جمالِ منتظرؑ

حضرتؑ امام مہدیؑ کے احوالؑ و اذکار اور
ظہور پر نور پر مشتمل ایک جامع کتاب

تالیف

آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی مدظلہ العالی

ترجمہ: حجۃ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری

جمالِ منتظرؑ

مولف

آیت اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی گلپائیگانی

مترجم

حجتہ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین، جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ لاہور فون۔ 5425372

نام کتاب .... منتخب الاثر

مولف .... آیت اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی گلپائیگانی

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

کمپوزنگ .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر محمد عمران چوہدری

پرنٹرز .... آصف پریس لاہور

ہدیہ .... 500 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین

فرسٹ فلور دوکان نمبر 20 الحمد مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور فون۔ 7225252

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

امینۂ خدا، ناموسِ کبریا، بنت المصطفیٰؐ، قرۃ عین المرتضیٰؑ، نامۂ زہراؑ، شقیقۃ الحسنؑ المجتبیٰ

والحسینؑ سید الشہداءؑ، عالمۂ غیر معلمہ، فہمۂ غیر مفہمہ، اختر برج عصمت، گوہر درج عفت

وولایت، عقیلۂ بنی ہاشم، صدیقۂ صغریٰ، جناب زینب کبریٰؑ علیا مقام کی ذات گرامی کے نام۔

فہرست

پہلی فصل.....۶۳

امام بارہ ہیں اس فصل میں آٹھ باب ہیں

دوسری فصل.....۲۴۹

اس میں انچاس (۴۹) باب ہیں

تیسری فصل.....۴۹۵

اس میں تین باب ہیں

چوتھی فصل.....۵۵۳

اس میں دو باب ہیں

پانچویں فصل.....۶۱۷

اس میں دو باب ہیں

چھٹی فصل.....۶۴۷

اس میں گیارہ باب ہیں

ساتویں فصل.....۷۲۱

اس میں بارہ باب ہیں

دسویں فصل.....۷۶۵

اس میں سات باب ہیں

اس کتاب کے

ماخذ اور مصادر

اس کتاب کے ماخذ اور مصادر

علماء عامہ کی کتب

صحیح بخاری — تالیف ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرہ متوفی ۲۵۶ھ

سنن ابوداؤد — تالیف ابوداؤد سلیمان بن اشعر بجستانی ۲۵۷ھ

صحیح مسلم: — تالیف ابو الحسین مسلم بن الحجاج قشیری نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ

سنن ابن ماجہ: — تالیف ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ قزوینی متوفی ۲۷۳ھ

جامع الترمذی: — تالیف ابوعیسیٰ محمد بن سورہ متوفی ۲۷۸ھ

مسند احمد — تالیف ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی مروزی متوفی ۲۴۱ھ

المستدرک علی الصحیحین — تالیف ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بہ حاکم نیشاپوری

	متوفی ۴۰۵ھ
تاریخ البغداد	تالیف ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ
تاویل مختلف الحدیث	تالیف ابن قتیبہ دینوری متوفی ۲۷۶ھ
الاستیعاب فی اسماء الاصحاب	تالیف ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر نمری قرطبی مالکی متوفی ۴۶۳ھ
تاریخ ابن عساکر	تالیف ابوالقاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ الشافعی متوفی ۵۷۱ھ
مصابیح السنۃ	تالیف ابومحمد حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ
ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ	تالیف محب الدین ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد طبری شیخ الحرم المکی متوفی ۶۹۴ھ
تذکرۃ الخواص	تالیف ابومظفر یوسف شمس الدین الملقب بہ سبط ابن الجوزی متوفی ۶۵۴ھ
البیان فی اخبار صاحب الزمان	تالیف ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی ۶۵۸ھ
کفایۃ الطالب فی مناقب	تالیف علی بن محمد بن احمد مالکی مکی المعروف بہ ابن صباغ
امیرالمومنین علی ابن ابی طالب	متوفی ۸۵۵ھ
الفصول المھمہ	تالیف علی بن محمد بن احمد مالکی مکی المعروف بہ ابن صباغ متوفی ۸۵۵ھ

مطالب السئول فی مناقب آل الرسول	تالیف کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ شافعی متوفی ۶۵۲ھ
منتخب کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	تالیف علاء الدین علی بن حسام الدین المعروف بہ متقی ہندی نزیل مکہ مشرفہ متوفی ۹۷۵ھ
البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان	تالیف علاء الدین علی بن حسام الدین المعروف بہ متقی ہندی نزیل مکہ مشرفہ متوفی ۹۷۵ھ
الصواعق المحرقہ	تالیف شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی شافعی نزیل مکہ مشرفہ متوفی ۹۷۴ھ
الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر	تالیف جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ
تاریخ والخلفاء امراء المومنین	تالیف جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ
کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق	تالیف عبد الرؤف المناوی متوفی ۱۰۳۱ھ
سیرۃ حلبیہ	تالیف علی بن برہان الدین حلبی شافعی
تلخیص المستدرک	تالیف ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی متوفی ۸۴۸ھ
فضائل امیر المومنین المعروف بالمناقب	تالیف موفق بن احمد مکی الخوارزمی متوفی ۵۳۸ھ یا ۵۶۸ھ
تیسیر الوصول الیٰ جامع الاصول	تالیف عبد الرحمٰن بن علی المعروف بہ ابن الدیبع شیبانی

من حدیث الرسول	زبید تالیف شافعی متوفی ۹۴۴ھ ابن اثیر جزری کی جامع الاصول میں اس کو مختصر کیا گیا ہے۔
التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول	تالیف شیخ منصور علی ناصف جو کہ علماء وازہر میں ایک ہیں اور جامع زینبی کے استاد ہیں۔
غایۃ المأمول شرح التاج الجامع للاصول	تالیف شیخ منصور علی ناصف جو کہ علماء ازہر میں سے ایک ہیں اور جامع زینبی کے استاد ہیں۔
نور الابصار فی مناقب	تالیف سید مومن بن حسن مومن شبلنجی مصری اکی
آل بیت النبی المختارؐ	تالیف سے موصوف رجب ۱۲۹۰ھ میں فارغ ہوئے۔
اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیتہ الطاھرین	تالیف شیخ محمد بن علی الصبان متوفی ۱۲۰۶ھ
الکشاف	تالیف ابو القاسم جار اللہ محمود الزمخشری خوارزمی متوفی ۵۲۸ھ
غرائب القرآن	تالیف حسن بن محمد بن قمی نیشاپوری
مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	تالیف فخر الدین محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ
السراج المنیر	تالیف خطیب شربینی
انوار التنزیل	تالیف قاضی ناصر الدین عبد اللہ بیضاوی متوفی ۶۸۵ھ اور دوسرے قول کے مطابق ۶۹۱ھ

روح البیان	تالیف شیخ اسماعیل حقی افندی
روح المعانی	تالیف مفتی بغداد شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ
شرح نہج البلاغہ	تالیف شیخ محمد عبدہ مفتی مصر متوفی ۱۳۲۳ھ
شرح نہج البلاغہ	تالیف عز الدین ابو حامد عبدالحمید بن ھبۃ اللہ مدائنی معتزلی المعروف بہ ابن ابی الحدید متوفی ۶۵۵ھ
وفیات الاعیان	تالیف ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان متوفی ۶۸۱ھ
المقدمۃ	تالیف عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون اشبیلی مغربی خضرمی متوفی ۸۰۸ھ
الفتوحات المکیۃ	تالیف محی الدین ابو عبداللہ محمد بن علی المعروف بہ ابن عربی حاتمی الطائی متوفی ۶۳۸ھ
الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر	تالیف سید عبدالوھاب شعرانی متوفی ۹۷۶ھ
الفتوحات الاسلامیہ	تالیف سید احمد بن سید زینی دحلان متوفی ۱۳۰۴ھ
سبائک الذھب فی معرفۃ قبائل العرب	تالیف ابو الفوز محمد امین بغدادی المشہور بہ سویدی
کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون	تالیف ملا کاتب چلپی

سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب	تالیف ابوالفوز محمد امین بغدادی معروف بہ سویدی
شذرات الذہب	تالیف ابوفلاح عبدالحی بن عماد حنبلی متوفی ۱۰۸۹ھ
ینابیع المودۃ	تالیف شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم المعروف بہ خواجہ کلان الحسینی البلخی قندوزی متوفی ۱۲۹۴ھ
معجم البلدان	تالیف شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت بن عبداللہ حموی رومی بغدادی متوفی ۶۲۶ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	تالیف مجد الدین ابو السعادات المبارک محمد بن محمد الجزری المعروف بہ ابن اثیر متوفی ۶۰۶ھ
الدرالمنثور	تالیف سیوطی
لسان العرب	تالیف ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم المعروف بہ ابن منظور افریقی، متوفی ۷۱۱ھ
تاج العروس	تالیف محب الدین ابو الفیض سید محمد مرتضیٰ الحسینی واسطی زبیدی حنفی نزیل مصر متوفی ۱۲۰۵ھ
حاشیہ الفتح المبین:	تالیف شیخ حسن بن علی المدابغی
روضۃ المناظر فی اخبار الاوائل والاواخر	تالیف ابوالولید محمد بن الشحنۃ الحنفی
مفتاح کنوز السنۃ	یہ تفصیلی معجم مفہرس ہے اس کو ان احادیث نبوی کو نکالنے کے لئے لکھا گیا ہے جو کتب اربعہ میں درج

ہیں اس کتاب کو جامعہ لیدن کے لسانیات کے استاد ڈاکٹر فنسنک نے انگریزی میں نے لکھا ہے اور فواد عبد الباقی نے انگریزی سے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔

روضۃ الصفا	تالیف میر خواند مورخ محمد بن خاوند شاہ بن محمود متوفی ۹۰۳ھ
شرح الدیوان	تالیف حسین بن معین الدین میبدی متوفی ۸۷۰ھ
مقاتل الطالبین	تالیف ابو الفرج علی بن الحسین بن محمد بن احمد زیدی اموی کاتب المعروف باصفہانی متوفی ۳۵۶ھ۔
المہدی والمہدویت	تالیف احمد امین مصری
تفسیر الجواہر	تالیف شیخ طنطاوی جوہری

علماء خاصہ کی کتب

نہج البلاغہ	تالیف شریف ابو الحسن محمد موسوی المعروف بہ رضی متوفی سن ۴۰۴ھ یا ۴۰۶ھ
کتاب سلیم بن قیس	تالیف ابو صادق سلیم بن قیس ھلالی عامری کوفی تابعی متوفی تقریباً ۷۰ یا ۹۰ھ
المحاسن	تالیف ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد برقی متوفی سن ۲۷۴ھ یا ۲۸۰ھ
قرب الاسناد	تالیف عبد اللہ بن جعفر حمیری یہ تیسری صدی کے پایہ کے علماء میں سے ہیں۔
تفسیر علی بن ابراہیم	تالیف علی ابن ابراہیم بن ھاشم ابوالحسن قمی یہ بھی تیسری صدی کے پایہ کے علماء میں سے ہیں۔
تفسیر فرات بن ابراہیم	تالیف فرات بن ابراہیم فرات کوفی تیسری صدی کے پایہ کے علماء میں سے ہیں۔

مکیال المکارم	تالیف سید محمد تقی موسوی متوفی ۱۳۴۸ھ
الغیبۃ	تالیف ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم نعمانی جو کلینی کے معاصر تھے۔
الکافی والروضۃ	تالیف ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ
کامل الزیارات	تالیف جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ متوفی ۳۶۸ھ
کمال الدین وتمام النعمۃ	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی الملقب بہ صدوق متوفی ۳۸۱ھ
من لا یحضرہ الفقیہ	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی الملقب بہ صدوق متوفی ۳۸۱ھ
الخصال	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی الملقب بہ صدوق متوفی ۳۸۱ھ
الامالی	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین صدوق
عیون اخبار الرضا	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین صدوق
علل الشرائع والمعانی	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین صدوق
تبین الحجہ فی تعیین الحجہ	تالیف حاج مرزا حسن آقا تبریزی متوفی ۱۳۵۲ھ
اثبات الوصیۃ	تالیف ابو الحسن علی الحسین مسعودی صاحب مروج

	الذھب متوفی ۳۳۳ھ
الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد	تالیف ابوعبداللہ محمد بن نعمان العکبری الملقب
	بہ المفید متوفی ۴۱۳ھ
الامالی	تالیف ابوعبداللہ محمد بن نعمان العکبری الملقب
	بہ المفید متوفی ۴۱۳ھ
الفصول العشرۃ فی الغیبۃ	تالیف ابوعبداللہ محمد بن نعمان العکبری الملقب
	بہ المفید متوفی ۴۱۳ھ
مسار الشیعۃ	تالیف ابوعبداللہ محمد بن نعمان العکبری الملقب بہ
	المفید متوفی ۴۱۳ھ
مجازات الآثار النبویہ	تالیف شریف رضی جامع نہج البلاغہ
الغیبۃ	تالیف ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی
	۴۶۰ھ
مصباح المتھجد	تالیف ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی
	۴۶۰ھ
التبیان فی تفسیر القرآن	تالیف ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی
	۴۶۰ھ
الرجال	تالیف ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی

۴۶۰ھ

الفہرست	تالیف ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی ۴۶۰ھ
اختیار الکشی	تالیف ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی ۴۶۰ھ
نزھۃ الناظر و تنبیہ الخاطر	تالیف حسین بن محمد بن الحسن بن نصر حلوانی جو پانچویں صدی کے پائے کے علماء میں سے ہیں۔
عیون المعجزات	تالیف شیخ حسین بن عبد الوھاب جو پانچویں صدی کے علماء میں سے ہیں۔
کفایۃ الاثر فی النصوص علی الائمۃ الاثنی عشر	تالیف ابو القاسم علی بن محمد بن علی خزاز رازی انہیں قمی کہا جاتا ہے، صدوق کے شاگردوں میں سے تھے۔
التفضیل	تالیف ابو الفتح محمد بن عثمان کراجکی متوفی ۴۴۹ھ
البرہان علی صحۃ طول عمر الامام صاحب الزمانؑ	تالیف ابو الفتح محمد بن عثمان کراجکی متوفی ۴۴۹ھ
دلائل الامامہ	تالیف ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری تقریباً چوتھی صدی کے علماء میں سے ہیں۔
ارشاد القلوب	تالیف ابو محمد حسن بن ابی الحسن محمد دیلمی

بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ	تالیف عماد الدین ابوجعفر محمد بن ابی القاسم علی بن محمد بن علی بن رستم طبری آملی چھٹی صدی کے علماء میں سے ہیں۔
المناقب المأۃ	تالیف ابوالحسن محمد بن احمد بن علی بن الحسن بن شاذان قمی ابن قولویہ کے بھانجے۔
الخرائج	تالیف قطب الدین ابو الحسین سعید بن ھبۃ اللہ راوندی متوفی ۵۷۳ھ
المناقب	تالیف رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی متوفی ۵۸۳ھ
متشابہ القرآن ومختلفہ	تالیف رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی متوفی ۵۸۳ھ
رجال النجاشی	تالیف احمد بن علی بن العباس نجاشی متوفی ۴۵۰ھ
الفضائل	تالیف ابو الفضل شاذان بن جبرئیل قمی انہوں نے اس کتاب کو ۵۵۸ھ میں تالیف کیا تھا۔
الاحتجاج	تالیف ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی متوفی ۵۸۸ھ
مجمع البیان	تالیف ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی

	متوفی ۵۸۸ھ
اعلام الوریٰ	تالیف امین الاسلام ابوعلی فضل بن الحسن بن الفضل متوفی ۵۴۸ھ
العمدة	تالیف ابوالحسن یحییٰ بن الحسن بن الحسین بن علی بن محمد بطریق حلی متوفی ۶۰۰ھ
الملاحم والفتن	تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ
الیقین فی امرة امیر المومنین	تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ
الطرائف	تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ
کشف المحجة	تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ
جمال الاسبوع	تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ
مہج الدعوات	تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ

الکامل فی السقیفۃ	تالیف عماد الدین طبری حسن بن علی بن محمد بن علی ابن الحسن ساتویں صدی کے پایہ کے علماء میں سے ہیں۔
مکارم الاخلاق	تالیف ابونصر رضی الدین حسن بن الفضل بن الحسن
کشف الیقین فی فضائل امیر المومنین	تالیف حسن بن یوسف المعروف بہ علامہ متوفی ۷۲۶ھ
کشف الغمہ	تصنیف ابوالفتح علی بن عیسیٰ اربلی آملی اس کی تصنیف سے ۶۸۷ھ میں فارغ ہوئے۔
الجنۃ الواقیۃ	تالیف ابوتقی ابراہیم بن علی بن الحسن کفعمی اس سے وہ ۸۹۵ھ میں فارغ ہوئے گویا یہ مصباح کی مختصر ہے اس کی نسبت صاحب البلغہ نے اس کی طرف دی ہے۔
مصباح الکفعمی	تالیف۔ایضاً
المختصر	تالیف حسن بن سلیمان حلی جو شہید اول کے شاگرد تھے۔
منیۃ المرید	تالیف زین الدین بن علی بن احمد عاملی الجبعی شہید ثانی
امل الآمل	تالیف محمد بن حسن بن علی المعروف بہ شیخ حر عاملی متوفی ۱۰۶۳ھ
بحار الانوار	تالیف ملا محمد باقر علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۱۰ھ
مرآۃ العقول	تالیف ملا محمد باقر علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۱۰ھ
الانوار النعمانیہ	تالیف سید نعمۃ اللہ بن سید عبد اللہ الحسینی الجزائری

متوفی ۱۱۱۲ھ

الکلم الطیب	تالیف سید علی خاں صدر الدین بن امیر نظام الدین احمد الحسنی الحسینی دشتکی شیرازی شارح صحیفہ سجادیہ متوفی ۱۱۲۰ھ
غایۃ المرام	تالیف سید ہاشم بن سید سلیمان کتکانی بحرانی متوفی ۱۱۰۷ھ ایک قول کے مطابق ۱۱۰۹ھ
المحجہ فیما نزل فی القائم الحجہ	تالیف سید ہاشم بن سید سلیمان کتکانی بحرانی متوفی ۱۱۰۷ھ ایک قول کے مطابق ۱۱۰۹ھ
تبصرۃ الولی فی من رای القائم المھدی	تالیف سید ہاشم بن سید سلیمان کتکانی بحرانی متوفی ۱۱۰۷ھ ایک قول کے مطابق ۱۱۰۹ھ
التحصین فی صفات العارفین	تالیف جمال الدین ابو العباس احمد بن شمس الدین محمد بن فہد الاسدی حلی ۸۵۰ھ
مجالس المومنین	تالیف شہید شریف ضیاء الدین قاضی نور اللہ الحسینی شہادت ۱۰۱۹ھ
تفسیر صافی	تالیف مولانا محمد الملقب محسن فیض کاشانی متوفی ۱۰۹۰ھ
منتہی المقال	تالیف ابو علی محمد بن اسماعیل متولد ۱۱۵۹ھ

حق الیقین	تالیف سید عبداللہ شبر متوفی ۱۲۴۲ھ
اربعین الخاتون آبادی الموسوم بکشف الحق	تالیف امیر محمد صادق بن سید محمد رضا الخاتون آبادی الاصفہانی متوفی ۱۲۷۲ھ
الجنۃ الماویٰ	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
مستدرک الوسائل	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
کشف الاستار عن وجہ الغائب من الابصار	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
النجم الثاقب	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
نفس الرحمٰن فی فضائل سلمان	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
الزام الناصب	تالیف حاج شیخ علی یزدی حائری متوفی ۱۳۳۳ھ
بشارۃ الاسلام	تالیف سید مصطفیٰ کاظمی آل سید حیدر متوفی ۱۳۳۶ھ
تنقیح المقال	تالیف شیخ عبداللہ مامقانی متوفی ۱۳۵۱ھ
مرآۃ الکمال	تالیف شیخ عبداللہ مامقانی متوفی ۱۳۵۱ھ
روضات الجنات	تالیف سید محمد باقر امیر زین العابدین موسوی خوانساری متوفی ۱۳۱۳ھ

منن الرحمٰن فی شرح القصیدۃ

الموسومۃ بوسیلۃ الفوز والامان

فی مدح صاحب العصر والزمان

عجل اللہ تعالیٰ فرجہ	تالیف شیخ جعفر بن محمد نقدی
اعیان الشیعہ	تالیف سید محسن امین شامی متوفی ۱۳۷۱ھ
البرہان علی وجود صاحب الزمانؑ	تالیف سید محسن امین شامی متوفی ۱۳۷۱ھ
المجالس السنیۃ	تالیف سید محسن امین شامی متوفی ۱۳۷۱ھ
المہدی	تالیف سید صدر الدین الصدر متوفی ۱۳۷۳ھ
الامام الثانی عشر	تالیف سید محمد سعید موسوی آل صاحب العبقات
دار السلام المشتمل علی ذکر من فاز بسلام الامامؑ	تالیف شیخ محمود عراقی میثمی

عرض ناشر

رب کائنات نے اپنے آفاقی، ابدی اور سرمدی پیغام کو پہنچانے کے لئے انبیاء کرام بھیجے، جنہوں نے اس جہانی، ربانی اور ضوفشانی پیغام سے اپنے اپنے عہد میں بنی نوع انسان کو منور و روشن کیا۔ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سلطان الانبیاء حضرت محمدؐ تک تمام نمائندگان الٰہی نے پوری جرأت، استقلال اور تندہی کے ساتھ اس فریضہ الٰہی کو بندگان خدا تک پہنچایا۔ چنانچہ اس کلمۂ حق کی پیغام رسانی کے سلسلہ میں بڑے بڑے مصائب و آلام جھیلے۔ ہر کڑی آزمائش سے گزرے لیکن پائے استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی تفویض شدہ مشن کی آبیاری کے لئے بھاری بھرکم نقصان اٹھائے، لیکن ایک دقیقہ کے لئے بھی نہ گھبرائے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ان نمائندان الٰہی کو مقاصد میں کامیابی و کامرانی نصیب ہوئی؟ کیا ظلم و ستم کی چکی میں پسی ہوئی قوموں کو نجات دلانے میں کلی طور پر کامیاب ہوئے؟ کیا احقاقِ حق اور ابطال باطل کے نظریہ کو عملی طور پر نافذ کرنے میں موفق ہوئے؟ جب ان سب سوالوں کا گہرائی و گیرائی سے تجزیہ کیا جائے تو جواب حوصلہ افزاء نہیں ملتا۔

ادھر قرآن مجید فرقان حمید، احادیثِ نبوی اور اقوال ائمہ اطہارؑ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کا نقارہ پوری دنیا پر بجنا ہے۔ اسلام کا فطری اور عقلی پیغام کرہ ارض کے غالب حصہ میں پہنچنا ہے۔ تو پھر وہ کون نمائندہ الٰہی ہے کہ جس کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے؟

جی ہاں وہ دن قریب ہے کہ جب ظلم کا اندھیرا چھٹنے والا ہے اور عدل و انصاف کا سویرا طلوع ہونے کو ہے۔ وہ سہرا محمدؐ کے بارہویں نائب حضرت مہدیؑ برحق کے سراقدس پر سجنے والا ہے۔ آپؑ کی حکومت پوری دنیا پر محیط ہوگی۔ آپ اپنی طاقت سے یہود و نصاریٰ اور باطل قوتوں کو کچل کر رکھ دیں گے، اور زمانہ کے ظالموں، ستمگروں، رسہ گیروں اور قاتلوں کی بیخ کنی کر دیں گے۔

امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور پرنور ہونے والا ہے۔ نرجس کے چاند کے ظہور پر ساری سپر طاقتیں صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائیں گی۔ فقط اللہ کی دھرتی پر اللہ کا نظام چلے گا۔ قرآئن و احوال اور آثار سے مترشح

ہے کہ وہ وقت قریب تر ہے اور محمدؐ کے آخری جانشین جلوہ افروز ہونے والے ہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے آئمہ کے مزارات مقدسہ کے امین ملک عراق پر حملہ کر کے اپنی نیستی و نابودی، تباہی و بربادی کو دعوت دی ہے۔ ان مزارات مقدسہ اور عتبات عالیہ کا وارث پردہ غیب میں بیٹھ کر خود ان کی محافظت و حفاظت کر رہا ہے۔

امام مہدیؑ کے القاب میں سے ایک ''بقیۃ اللہ'' معروف لقب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کے وجود مقدس کو محفوظ رکھا ہے تاکہ آپ دنیا کے مظلوموں، بے کسوں، بے نواؤں اور توحید و حق کے پیروکاروں کی مدد کے لئے پہنچیں گے۔ اس مطلب کے اثبات کے لئے ہم ایک حدیث سپرد قرطاس کرتے ہیں۔

چھٹے لال ولایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں ایک دن امامؑ کی خدمت اقدس میں شرف یاب ہوا اور عرض کی:

''مولا! کیا آپ ہمارے صاحب ہیں؟

آپؑ نے فرمایا:

کیا میں تمہارا صاحب ہوں؟

پھر آپ نے فرمایا:

''میں بوڑھا ہوں جب کہ تمہارا صاحب جوان ہے۔'' (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۴۱)

کتاب حاضر جمال منتظر حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی کی بے مثال و بے عدیل کتاب ''منتخب الاثر فی الامام الثانی عشرؑ'' کا ترجمہ ہے۔ آپ قم المقدسہ کی مشہور علمی شخصیت ہیں۔ آپ کی علمی و تحقیقی کتب شہرہ آفاقی حاصل کر چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب کا عربی سے ترجمہ حجۃ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری نے کیا ہے۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم ہماری توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور ہمارا حشر و نشر آئمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ فرمائے۔ اے پروردگار! ہمارے آقا کا جلد ظہور فرما! آمین! ثم آمین۔

والسلام مع الاکرام

طالب دعا!

ریاض حسین جعفری فاضل قم

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرجع عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی کے مختصر حالات زندگی

ولادت معظم لہ

آپکی ولادت ۱۹/ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ کو ایران کے شہر گلپایگان میں ہوئی۔

آپکے والد محترم و معظم حضرت آیت اللہ العظمیٰ آخوند ملا محمد جواد صافی" مرحوم تھے(۱) کہ جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ نہایت عادل متقی پرہیز گار، اپنے زمانے کے معروف عالم دین اور آپ کی تالیفات فقہ، اصول، کلام، شرح و تفسیر احادیث میں اپنی مثال آپ ہیں معظم لہ کی والدہ مکرمہ اپنے دور کے مشہور عالم حضرت آیت اللہ العظمیٰ آخوند ملا محمد علی مرحوم کی دختر نیک اختر تھیں آپ عالمہ فاضلہ شاعرۂ اہلبیت علیہم السلام تھیں، مودت و محبت اہلبیت علیہم السلام آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، یہی وجہ ہے کہ معظم لہ نے خلوص ولایت اہلبیت علیہم السلام میراث میں پایا ہے۔

یہ دو شعر آپ کی زبان پر ہمہ وقت جاری و ساری رہتے ہیں:

---

(۱) آپ کے والد محترم کا مرحوم آیت اللہ العظمیٰ آقای بروجردی بہت احترام کرتے تھے۔ اور آپ کو ایک مرتبہ مخاطب کر کے فرمایا میں آپ کے لئے ہر شب نماز تہجد میں دعا کرتا ہوں۔

لا عذّب الله امی انها شربت

حب الوصی و غذتنیه باللبن

وکان لی والد یهوی ابا حسن

فصرت من ذی و ذا اهوی ابا حسن

تعلیم وتربیت

آپ کی تربیت وپرورش ایسے گھرانے میں ہوئی جس کا شمار ایران کے مذہبی، علمی گھرانے میں ہوتا ہے۔

تحصیلات

ابتدائی کتابیں اپنے والد بزرگوار سے پڑھنے کے بعد سطحیات میں رسائل، مکاسب، کفایہ جیسی کتابیں گلپائیگان میں عالم جلیل القدر آخوند ملا ابوالقاسم (المعروف بہ قطب) کے پاس پڑھیں۔

معظم لہ نے زیادہ توجہ اور محنت ادبیات، کلام، تفسیر حدیث پر کی یہی وجہ ہے کہ ایسے مضامین پڑھانے میں آپ بہت زیادہ مشہور ہیں۔

حوزۂ علمیہ قم المقدسہ کی طرف ہجرت

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای صافی گلپائیگانی ۱۳۶۰ھ میں علوم محمد وآل محمد علیہم السلام سے مزید اپنی علمی تشنگی کو بجھانے کی خاطر حرم اہلبیت علیہم السلام شہر مقدس قم تشریف لائے اور حوزہ علمیہ قم المقدسہ میں عظیم شخصیات کی خدمت میں اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔

بہت کم عرصے میں ہی آپ کا شمار حوزہ کے بہترین مدرسین ومحققین میں ہونے لگا آپ تکمیل تحصیلات سے لیکر ابھی تک جوار حرم اہلبیتؑ شہر مقدس قم میں خدمت اسلام ومسلمین کرنے میں مشغول ہیں۔

معظم لہ کو کچھ عرصہ حوزہ علمیہ نجف اشرف جوار حرم مطہر باب مدینۃ العلم مولای متقیان حضرت امیر المومنینؑ

میں بھی رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور وہاں آپ نے اپنے دور کے چند مراجع عظام و اساتید عالی قدر سے کافی استفادہ کیا۔ اور آپ اپنی تمام مدت تحصیلات میں اپنے اساتید کی خاص توجہ کا مرکز رہے۔

حوزہ علمیہ قم المقدسہ میں معظم لہ کے اساتید:

حضرات آیات عظام

۱۔ حاج آقای سید محمد تقی خوانساری قدس سرہ متوفی ۱۳۷۱ھ

۲۔ حاج آقای سید محمد حجت کوہ کمری قدس سرہ متوفی ۱۳۷۲ھ

۳۔ حاج آقای سید صدرالدین صدر عاملی قدس سرہ متوفی ۱۳۷۳ھ

۴۔ حاج آقای سید محمد حسین بروجردی قدس سرہ متوفی ۱۳۷۵ھ

۵۔ حاج آقای سید محمد رضا گلپائیگانی قدس سرہ متوفی ۱۴۱۴ھ

حوزہ علمیہ نجف اشرف میں معظم لہ کے اساتید:

حضرات آیات عظام

۱۔ حاج آقای شیخ محمد کاظم شیرازی قدس سرہ متوفی ۱۳۶۷ھ

۲۔ حاج آقای سید محمد جمال الدین گلپائیگانی قدس سرہ متوفی ۱۳۷۷ھ

۳۔ حاج آقای شیخ محمد علی قدس سرہ متوفی ۱۳۶۴ھ

لیکن حاج آقای صافی گلپائیگانی کی علمی، فکری شخصیت بنانے میں یا حقیقت میں اس منصب عظیم (یعنی مرجع تقلید) تک پہنچانے میں جس شخصیت بزرگ نے کلیدی کردار ادا کیا ہے وہ عظیم الشان شخصیت استاد اعظم، فقیہ زمانہ، فخر جہان اسلام، منبع علم و حلم، مرجع عالیقدر حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای بروجردیؒ ہیں، کہ معظم لہ نے آپ کی خدمت اقدس میں سترہ سال علوم، معارف، اور بہت کچھ حاصل کیا۔

آپ حاج آقای بروجردیؒ کے وجود پر برکت سے دروس، مباحث علمی، جلوت خلوت میں استفادہ کرتے رہے۔

حاج آقای بروجردیؒ آپ کی طرف کافی توجہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ حاج آقای بروجردیؒ کی مرجعیت کے زمانے میں کویت سے ایک اہم مسئلہ پوچھا گیا آپ نے اس خط کا جواب آقای صافی گلپایگانی کو دینے کیلئے فرمایا: آپ نے نہایت محنت وتوجہ سے اس کا جواب لکھ کر حاج آقای بروجردیؒ کی خدمت میں پیش کیا آپ اس قدر خوش ہوئے جواب پاکر کہ اسی جلسہ میں فرمایا کہ اس فقیہہ وجوان ومجتہد کو عبا ہدیہ کریں، آپ کے حکم کے مطابق آپ کو عبا پیش کی گئی لیکن معظم لہ کے اندازے کے مطابق نہ تھی، حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای بروجردیؒ نے اپنی عبا اپنے دوش مبارک سے اتار کر آپ کو پہنائی اور احکام میں آپ کے استنباط واجتہاد کو کافی سراہا اور آپ کو دعا دی۔

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ حاج آقای صافی گلپایگانی نے اپنے استاد بزرگوار حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ حاج آقای بروجردیؒ کے دروس کو بھی تحریر کیا ہے۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای صافی گلپایگانی بزرگوں کی نظر میں

۱۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای سید جمال الدین ہاشمی گلپایگانی قدس سرہ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای سید جمال الدین ہاشمی گلپایگانی قدس سرہ جو نجف اشرف میں اپنے زمانے کے مرجع عالیقدر رہے، تین جمادی الاول ۱۳۷۵ھ میں معظم لہ کیلئے اجازہ اجتہاد صادر فرما کر مرقوم فرمایا:

”آپ اجتہاد کے اعلیٰ وبلند مقام پر فائز ہیں، اس اجازہ نامہ میں جو آج تک موجود ہے معظم لہ کو العالم، العلم العلیم، العلام، الفاضل، الکامل، علم الاعلام، حجۃ الاسلام کے القاب سے یاد فرمایا“۔

۲۔ رہبر کبیر انقلاب اسلامی ایران حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

رہبر کبیر انقلاب اسلامی ایران حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: آپ کی علمی شخصیت کے متعلق لوگوں کو بتایا جائے، اور خود امام خمینیؒ نے معظم لہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں ہر شب نماز تہجد میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔(۱)

(۱) اطلاعیہ دفتر اقامتگاہ امام خمینیؒ مورخہ ۲۸/ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ۔

۳۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای شیخ محمد علی خراسانیؒ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج شیخ محمد علی خراسانیؒ جو نجف اشرف میں آپ کے استاد معظم تھے، گیارہ شوال ۱۳۶۲ھ کو اپنے نامہ مبارک میں آپ کو "علم العلم ومنارہ" کے لقب سے یاد فرمایا، چونکہ آپ حوزہ علمیہ نجف اشرف چھوڑ کر ایران تشریف لا چکے تھے اس خط کے ذریعہ آپ کی واپسی کے لئے تحریر فرمایا حوزہ علمیہ نجف اشرف میں آپ کے جانے کے بعد ایک علمی خلا پڑ گیا ہے آپ کی علمی میدان میں ضرورت ہے، جتنی جلدی ممکن ہو حوزہ علمیہ نجف اشرف تشریف لائیں۔(۱)

۴۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای سید محمد رضا گلپائیگانیؒ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ گلپائیگانی نے اپنے وصیت نامہ میں آپ کے متعلق تحریر فرمایا:

جہاں کہیں بھی اذن فقیہ لازم ہو وہاں جناب مستطاب حضرت آیۃ اللہ صافی گلپائیگانی کی اجازت سے عمل کیا جائے، میں ان کو مسلم مجتہد وعادل سمجھتا ہوں۔(۲)

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ معظم لہ بتیس (۳۲) سال کی عمر میں مرجعیت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے اور اہم اور ضروری امور میں آپ کے ساتھ مشورہ کیا جاتا تھا حاج آقای سید محمد رضا گلپائیگانی مرحوم اہم فقہی مسائل کے متعلق آپ سے بحث ومشورہ کرتے تھے اور معظم لہ کی رائے کو قبول اور آپ کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔

۵۔ عالم بزرگ عرب حضرت آیت اللہ حاج آقای شیخ سلمان خاقانیؒ

عالم بزرگ عرب حضرت آیت اللہ حاج آقای شیخ سلمان خاقانی نے اپنی کتاب (الشیعۃ والسنۃ فی المیزان ص/۱۳) میں آپ کو اچھے الفاظ میں یاد فرمایا ہے۔

امتحان طلاب:

معظم لہ مرحوم آیۃ اللہ العظمیٰ حاج آقای بروجردیؒ کے زمانہ حیات اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد رضا گلپائیگانی

(۱) عین نامہ شریف موجود ہے۔ (۲) وصیت نامہ آیت اللہ العظمیٰ آقای گلپائیگانیؒ

مرجعیت کے دوران بھی اس ہیئت میں شامل رہے جو سطوح عالیہ اور طلبہ درس خارج کا امتحان لیتی تھی۔

معظم لہ مجلس خبرگان میں:

۱۳۵۸ھ میں آپ کو اور مرحوم آیت اللہ العظمٰی حاج آقای حائری کو استان مرکزی سے قانون اساسی جمہوری اسلامی ایران کی تدوین کیلئے نمائندہ مجلس خبرگان منتخب کیا گیا مجلس خبرگان میں آپ کا اپنا ایک مقام تھا۔ اور اراکین مجلس آپ کی سیاسی مذہبی رائے کا احترام کرتے تھے جب کسی وجہ سے فقیہ گرانقدر مرحوم آیۃ اللہ حا آقای شیخ مرتضیٰ حائریؒ نے استعفیٰ دیا تو جلسہ میں اعلان فرمایا کہ حضرت آیۃ اللہ صافی گلپایگانی کی رائے میری رائے ہے یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مجلس خبرگان کی تشکیل سے قبل معظم لہ نے اپنے قلم سے قانون اساسی مجلس خبرگان کی تدوین فرمائی۔

معظم لہ شورائے نگہبان میں:

بانی جمہوری اسلامی ایران حضرت امام خمینیؒ کی طرف سے شورائے نگہبان کے افتتاح کے بعد آپ کو شورائے نگہبان کا رکن منتخب کیا گیا۔ پھر کچھ مدت کے لئے معظم لہ شورائے نگہبان کے مدیر و مسئول رہے تمام مدت میں اپنے وظیفہ کو احسن طریقے سے انجام دیا، اراکین شوریٰ بالخصوص بزرگ فقہاء کی نظر میں آپکا اپنا ایک مقام تھا۔

حضرت آیت اللہ حاج آقای صافی گلپایگانی کی تالیفات

آپ کی تالیفات و آثار علمی کی تعداد سو سے زیادہ ہے ذیل میں ہم ان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

ا۔ منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر (جسکا اردو ترجمہ بنام جمال منتظر آپ کے ہاتھوں میں ہے) کافی مشہور ہے۔

علامہ بزرگ تہرانیؒ:

اس کتاب کے بارے میں علامہ بزرگوار، کتاب شناس عصر مرحوم حاج شیخ آقا بزرگ تہرانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اس (کتاب منتخب الاثر) موضوع پر میں نے آج تک کوئی کتاب نہیں دیکھی، خدا معظم لہ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔"

شیخ حبیب مہاجر عاملیؒ:

ایک اور علمی شخصیت علامہ شیخ حبیب مہاجر عاملیؒ (الاسلام فی علومہ وفنونہ) میں تحریر فرماتے ہیں:

''ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ اس کتاب کا ایک نسخہ اپنے پاس رکھے۔''

۲۔''امامت ومہدویت'' دو جلدوں میں، ۳۔مع الخطیب فی خطوطہ العریضہ، یہ کتاب چند مرتبہ طبع ہو چکی ہے اور اہل سنت کے دانشمندان کے یہاں بہت مقبول ہے، ۴۔صوت الحق ودعوۃ الصدق (صدائے حق اور دعوت صدق)، ۵۔لمحات فی الکتاب والحدیث والمذہب، ۶۔پرتوی از عظمت حسین علیہ السلام، ۷۔شہید آگاہ، ۸۔الٰہیات در نہج البلاغہ، ۹۔عروۃ الوثقیٰ پر حاشیہ، ۱۰۔المباحث الاصولیہ (تقریرات درس حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقای بروجردی قدس سرہ)، ۱۱۔ارث الزوجہ، ۱۲۔مناسک حج، فارسی زبان میں، ۱۳۔مناسک حج عربی زبان میں، ۱۴۔امان الامۃ من الاختلاف، ۱۵۔العقیدۃ بالمہدیۃ، ۱۶۔رسالہ در احکام ثانویہ (احکام ثانویہ کے بارے میں)، ۱۷۔الاحکام الشرعیہ ثابتۃ لا تتغیر ۱۸۔معرفۃ احکام و ملحقاتہ اس کتاب کو وزارت ارشاد کی طرف سے سال کی بہترین کتاب قرار دیا گیا، ۱۹۔رسالہ در معاملات مستحدثہ، ۲۰۔احادیث الائمۃ الاثنی عشر علیہم السلام اسناد ھا و الفاظھا، ۲۱۔نیایش در عرفات پیرامون دعای عرفہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام، ۲۲۔مع الشیخ جاد الحق، شیخ الازہر الاکبر فی ارث العصبہ، ۲۳۔دیوان اشعار، ۲۴۔ایران تسمع فتجیب، ۲۵۔راہ اصلاح یا امر بہ معروف و نہی از منکر، ۲۶۔استفتاءات پزشکی، (میڈیکل)، ۲۷۔بعض علمی وفقہی کتابوں پر تعلیقات، ۲۸۔تاریخ حوزہ ہای شیعہ، ۲۹۔حماسہ کربلا، ۳۰۔نوید امن وامان (وجود پربرکت وشخصیت مبارک امام زمانہؑ کے بارے میں)، ۳۱۔پانچ وہ پرسش (دس سوالوں کے جواب)، ۳۲۔سفرنامہ حج، ۳۳۔رسالۃ فی حکم نکول المنکر عن الیمین، ۳۴۔حدیث افتراق المسلمین علی ثلاث وسبعین فرقہ، ۳۵۔عالیترین مکتب تربیت و اخلاق، یا ماہ مبارک رمضان، ۳۶۔اصالت مہدویت، ۳۷۔تجلی توحید در نظام امامت، ۳۸۔القرآن مصون من التحریف، ۳۹۔نظام امامت و رہبری، ۴۰۔ولایت تکوینی وولایت تشریعی، ۴۱۔پیرامون معرفت امام، ۴۲۔من لھذا العالم، ۴۳۔عقیدہ آزادی بخش ۴۴۔بسوی دولت کریمہ، ۴۵۔جلاء البصر لمن یتولی الائمۃ الاثنی عشر، ۴۶۔ندای اسلام از اروپا (یورپ)، ۴۷۔رسالۃ فی تفسیر آیۃ التطہیر، ۴۸۔رسالۃ قیمہ حول عصمۃ الانبیاء والائمۃ، ۴۹۔بسوی آفریدگار، ۵۰۔رمضان در تاریخ، ۵۱۔ضرورۃ وجود الحکومۃ او ولایۃ الفقہاء فی عصر الغیبۃ، ۵۲۔عالَم مقاومت وحرکت، ۵۳۔فروغ ولایت در دعای

ندبہ، ۵۴۔ عنوان صحیفۃ المومن، ۵۵۔ سبط المصطفیؐ، ۵۶۔ وابستگی جہان بہ امام زمان علیہ السلام، ۵۷۔ معرفت حجت خدا شرح دعا اللھم عرفنی نفسک، ۵۸۔ بحث حول استقسام بالازلام، ۵۹۔ در آرزوی وصال، ۶۰۔ بین العلمین الشیخ الصدوقؒ والشیخ المفیدؒ، ۶۱۔ زندگی یوآسف، ۶۲۔ اعتبار قصد قربت در وقف، ۶۳۔ تفسیر آیہ فطرت، ۶۴۔ کفایۃ پر تعلیقات، ۶۵۔ احادیث الفضائل، ۶۶۔ پاسخ بہ پرسش یک خانم مسلمان (ایک مسلمان خاتون کے سوالات کے جواب)، ۶۷۔ جابر بن حیان، ۶۸۔ پیرامون روز تاریخی غدیر، ۶۹۔ دیوان اشعار، ۷۰۔ A Reply To Belief Of Mahdi'ism Shia Imamia، ۷۱۔ کتاب "منتخب الاثر" پیرامون ائمہ علیہم السلام پر مقدمہ، ۷۲۔ مصاحبہ ہای معظم لہ در مجلات مختلف از قبیل مجلہ، رایت وحوزہ و... (مختلف مجلات کی طرف سے معظم لہ کے انٹرویوز)، ۷۳۔ استفتاءات مجلہ رہنمون، ۷۴۔ مقالات عدیدہ در مجلات مختلف مثلاً مجلہ مسجد اعظم ومکتب اسلام ونور علم و...، ۷۵۔ متعدد عربی وفارسی کتب پر مقدمے منتھی الجمعان وگلشن ولایت کی طرف سے، ۷۶۔ حول دیات ظریف بن ناصح، ۷۷۔ مباحث کلام اور شبہات کے جوابات۔ ۷۸۔ توضیح المسائل۔

معظم لہ کے آثار پر ایک نظر

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای صافی گلپایگانی کے آثار علمی وقلمی اکثر عربی یا فارسی زبان میں ہیں اور بعض کتابوں کے انگریزی، فرانسیسی، اردو زبان میں ترجمے ہو چکے ہیں اور طبع ہو کر یہ کتابیں بازار میں مل رہی ہیں۔

اور بعض کتابیں محققین کے بے حد اصرار کی وجہ سے دوبارہ طبع ہوئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر

۲۔ مع الخطیب فی خطوطہ العریضۃ

۳۔ پرتوی از عظمت حسینؑ

۴۔ نوید امن امان

۵۔ رسالہ توضیح المسائل

۶۔ حوادث تاریخی

۷۔راہ اصلاح یا امر بہ معروف ونہی از منکر

۸۔عالیترین مکتب تربیت واخلاق یا ماہ مبارک رمضان۔

آپ کی کچھ کتب مختلف عرب ممالک مثلاً مصر، سوریہ، لبنان، سعودی عرب، بالخصوص مکہ، مدینہ، الصاد والقطیف میں کافی مشہور ومقبول ہیں اور عوام الناس ان کتب سے استفادہ کررہے ہیں، اور کچھ مفید ومؤثر کتابیں ایام حج میں مختلف اسلامی ممالک میں بطور ہدیہ بھیجی گئی ہیں۔

اور جو کتاب تمام امت اسلامیہ کے لئے موثر اور سودمند ہے جو ملت مظلوم تشیع بلکہ یوں کہا جائے کہ جس کتاب نے ملت مظلوم تشیع کی پہچان کروائی ہے وہ کتاب "مع الخطیب" ہے۔

عالم ومتفکر بزرگ مصری ابوریہ اور کتاب منتخب الاثر

آقای سید مرتضیٰ رضوی لکھتے ہیں ہماری ملاقات مصر میں قاہرہ کے علماء ودانشمندوں سے ہوئی۔اسی دوران قاہرہ کے متفکر بزرگ وعالم "ابوریہ" سے میری ملاقات ہوئی دوران گفتگو میں نے ان سے کہا اگر آپ حضرت مہدی (عج) علیہ السلام (ارواحنالہ فداہ) کے متعلق تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔

(احادیث کی رو سے) تو آپ کتاب منتخب الاثر جو حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقای صافی گلپایگانی کی نایاب تالیفات میں سے ایک ہے کہ جس کی روایات واحادیث اہل سنت اور ان کے محدثین کی طرف سے نقل ہوئی ہیں میں آپ کو یہ کتاب ہدیہ کروں گا اس سے استفادہ کریں۔

خلاصہ میں نے ان کو کتاب ہدیہ کی در پھر ایک ملاقات میں میں نے ان کے ساتھ اسی موضوع (حضرت مہدیؑ) کے بارے میں بحث کی وہ عالم بہت خوش ہوئے اور اس کتاب سے بہت متاثر اور استفادہ کیا۔(۱)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ معظم لہ کی ایک کتاب بنام حوادث تاریخ شاہ کے دور میں اس کی طبع پر پابندی لگادی گئی اور کافی عرصہ تک یہ کتاب منظر عام پر نہیں آنے دی گئی۔

پھر انقلاب اسلامی ایران کے بعد چھپ کر منظر عام پر آئی اور لوگ اس سے استفادہ کررہے ہیں یہ کتاب

---

(۱) مع الرجال الفکری فی قاہرہ ص۳۱۶۔

پاکٹ سائز میں بھی چھپ چکی ہے۔

آخر میں یہ تذکر لازم ہے کہ اختصار کی وجہ سے ہم آپ کی زحمات وخدمات کی تفصیل ذکر نہ کر سکے (آپ کی دینی، مذہبی، سیاسی خدمات انقلاب سے پہلے یا انقلاب اسلامی کے بعد) بالخصوص آپ کی اجتماعی خدمات مثلاً نوجوان نسل کی تربیت کے لئے قرآن مجید کی تفاسیر کے دروس، نہج البلاغہ کے خطبے شرح احادیث بعض ادعیہ مثل دعا ابوحمزہ دعاء افتتاح، تاریخ حیات پیغمبر اکرمؐ وائمہ طاہرین علیہم السلام، اخلاق کے موضوع و دروس یہ سب کچھ ہم اختصار کی وجہ سے چھوڑ رہے ہیں۔

دعا ہے کہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای لطف اللہ صافی گلپایگانی کی تمام زحمات وخدمات کو خداوند کریم بحق کریمہ اہلبیت حضرت معصومہ قم سلام اللہ علیہا قبول فرمائے اور آپ ہمیشہ مولا حضرت امام مہدی حجت ابن الحسن العسکری علیہما السلام کی پناہ میں رہیں۔

خداوند قدوس آپ کو طول عمر عنایت فرمائے اور مومنین آپ کے پر برکت وجود سے استفادہ کرتے رہیں۔

والحمد لله اولاً و آخراً و صلى الله علىٰ محمد و آله الطاهرين عليهم السلام

زندگانی ہے قلم اوراق جنکی ہیں غذا — انتخاب الفت حق کا اثر باقی رہے

ہے دعا حامد کی حق سے یہ بحق اہلبیت — حضرت صافی کا اس دہر پر سفر باقی رہے

مقدمه کتاب

بسمہ تعالیٰ

مقدمہ

جس شخص کو تاریخ و آثار اور آخری زمانہ میں حضرت مہدیؑ کے ظہور[1] کے بارے میں نبیؐ کی احادیث اور آپ سے مروی متواتر بشارتوں اور آپ کے اصحاب کی روایتوں سے کچھ لگاؤ ہے اس پر مخفی نہیں ہے کہ جہل کی تاریکی دور کرنے، ظلم و ستم کا قلع قمع کرنے اور عدل کا پرچم لہرانے، کلمۂ حق کو بلند کرنے، اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ دینے کے لئے خدا آپ کے وجود کا آفتاب طلوع کرے گا خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو آپ خدا کے اذن سے دنیا کو غیر خدا کی عبودیت کی ذلت سے نجات دلائیں گے۔ بری عادات اور برے اخلاق کا خاتمہ کردیں گے۔ اور ان ناقص قوانین پر خط تنسیخ کھینچ

---

[1] نہایہ میں لکھا ہے: مہدی وہ ہے جس کی ہدایت خدا نے حق کی طرف کی ہے اب یہ اسماء میں استعمال ہوتا ہے بلکہ زیادہ تر نام مہدی رکھے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اسکا نام مہدی رکھا گیا ہے کہ جس کے آخری زمانہ میں آنے کی رسول نے بشارت دی ہے اور لسان العرب میں لکھا ہے مہدی اسے کہتے ہیں جس کی خدا نے حق کی طرف ہدایت کردی ہو اور زیادہ تر اسماء میں استعمال ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام مہدی رکھا گیا ہے جس کی رسولؐ نے بشارت دی ہے کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا تاج العروس میں مرقوم ہے۔ مہدی اسے کہتے ہیں جس کی خدا نے حق کی طرف ھدایت کردی ہے اس لئے مہدی نام رکھا جاتا ہے بلکہ اب زیادہ تر نام مہدی رکھے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس کو مہدی کہا گیا ہے کہ جس کی بشارت دی گئی ہے کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا۔ خدا ہمیں ان کے انصار میں قرار دے۔

دیں گے۔ جن کو لوگوں نے اپنی خواہشوں کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ اور تعصبات کے اسباب کو قطع کر دیں گے قومی وعنصری اور وطنی تعصب وغیرہ کو ختم کر دیں گے جو کہ امت کے اختلاف اور افتراق کلمہ کا باعث اور فتنوں اور جھگڑوں کی آگ بھڑکانے کا سبب ہوتے ہیں۔

آپ کے ظہور سے خدا اپنے اس وعدہ کو پورا کرے گا کہ جو اس نے اپنے اس قول میں کیا ہے۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گذرنے والوں کو خلیفہ بنایا ہے اور ان کے لئے وہ اس دین کو غالب کرے گا جس کو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

اور خداوند عالم کا یہ قول: ہمارا ارادہ ہے کہ جن لوگوں کو روئے زمین پر کمزور بنا دیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور انہیں کو زمین کا وارث قرار دیں۔

عنقریب وہ سنہرا دور آئے گا کہ جس میں روئے زمین پر کوئی گھر باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ خدا اس میں کلمۂ اسلام کو داخل کر دے گا اور کوئی گاؤں باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ ایک منادی صبح و شام وہاں ندا دے گا "لا الٰہ الا اللہ"۔

یہ ایسا امر ہے کہ جس پر مسلمانوں کے اتفاق اور ان کے اجماع کو کوئی عبث نہیں قرار دیتا ہے حالانکہ صدر اول میں اور نبی و صحابہ اور تابعین کے زمانوں سے قریب کے زمانوں میں بہت سے لوگوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے لیکن ان میں سے ہمیں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملتا ہے کہ جس نے ان کے دعوے کو ان بشارتوں کی اصل کا انکار کر کے رد کیا ہو بلکہ انہوں نے ان کے خصوصیات و جزئیات سے بحث کی ہے۔

اور جو مسائل نقل ہوتے آئے ہیں ان کے اثبات کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے سماعت ان پر

ایمان مہدیؑ کے ظہور پر ایمان رکھنے سے بہتر نہیں ہے اگر چہ ہم یہ نہ کہیں کہ ظہور مہدیؑ پر ایمان رکھنا بعض مسائل سے افضل ہے۔ کیونکہ ظہور مہدی کے بارے میں جو بشارتیں وارد ہوئی ہیں وہ مرتبہ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں جبکہ بہت سی وہ چیزیں جنکے متعلق احادیث میں بیان ہوا ہے اور ان پر بہت سے مسلمانوں کا عقیدہ ہے وہ مرتبہ تواتر تک نہیں پہنچی ہیں بلکہ ان میں سے بعض کے سلسلے میں ایک ہی روایت ملتی ہے پھر بھی وہ ان کے نزدیک مسلّم امور میں شمار ہوتا ہے تو پھر کسی مومن مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان بے شمار روایات کے ہوتے ہوئے ظہور مہدیؑ میں شک کرے جسکو رسولؐ نے بیان کیا ہے اور جس کی آپ نے خبر دی ہے۔

ان روایات میں سے بعض کی سند کا ضعیف ہونا اور ان کے مضامین کا مانوس نہ ہونا یا ان میں سے بعض کے واقع ہونے کا بعید ہونا ان تمام احادیث کو مخدوش نہیں کر سکتا ہے کیونکہ بعض احادیث کی سند کا ضعیف ہونا ان حدیثوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے جو سند و متن کے اعتبار سے بالکل صحیح ہیں ورنہ تمام صحیح احادیث سے ہاتھ دھونا پڑے گا (کیونکہ وہ بھی بعض ضعیف احادیث کی جگہ پر ہیں) جبکہ ان کا مفہوم و مقصد تمام مسلمانوں کے درمیان مشہور ہے اور ان کو نقل کرنے والے اکثر ائمہ اسلام بڑے علماء اور فن حدیث کے اساتذہ ہیں جو کہ ان کے مضمون کے قطع کا باعث ہیں یہ ایک طرف دوسری طرف ضعف سند اس وقت قادح ہوتا ہے جب خبر متواتر نہ ہو لیکن متواتر خبر کے معتبر میں سند کے قوی ہونے کی شرط نہیں ہے۔

رہا ان عجیب و غریب چیزوں کے واقع ہونے کا بعید ہونا تو اس کا جواب یہ ہے، علمی مسائل میں اس کے بعید ہونے اور اس کے انوکھا ہونے کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے خصوصاً ان میں سے منقول مسائل میں اگر یہ باب کھل جائے تو پھر بہت سے ایسے عقائد حقہ کا رد و باطل ہونا لازم آئیگا۔ جو کہ انبیاء کی احادیث سے ثابت ہیں کہ جن سے علم یا اس کے خصوصیات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بس یہ کہ

ان کا تعلق شرع سے ہے۔ جیسے معاد، صراط، میزان، اور جنت وجہنم وغیرہ کے بعض خصوصیات و کیفیات اور مشرکین تو رسول کی بعثت کے آغاز میں آپ کے دین کے ظہور کی بشارتوں کو اور آپ کے کلمہ کے غالب آنے کو بھی بعید سمجھتے تھے، کیونکہ اس وقت اسلام نبیؐ، علیؑ اور خدیجہ میں منحصر تھا۔ بلکہ یہ بشارت مشرکین کے نزدیک محالات عادیہ میں شمار ہوتی تھی۔ اسی لئے وہ کہتے تھے "یا ایھا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون" (اے وہ شخص کہ جس پر ذکر، (قرآن) نازل ہوا ہے تو یقیناً دیوانہ ہے) کیونکہ نبیؐ جن باتوں کی خبر دیتے تھے وہ ان کے نزدیک عادت اور ظاہری اسباب کے لحاظ سے ممتنعات میں سے تھیں۔ لیکن چند روز گزرنے کے بعد ہی خدا نے اپنے کلمہ کو بلند کر دیا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا۔ عرب ان کے نزدیک آگئے اور عرب وعجم کے مشرکوں نے اسلام اور مسلمانوں کے سامنے سر جھکا دیا یہ ایک طرف، دوسری طرف موضوع مہدی انبیاء کے نقل ہونے والے معجزات اور خدا کی ان سنتوں سے زیادہ عجیب وغریب نہیں ہے جو کہ گذشتہ امتوں میں جاری ہو چکی ہیں جیسے مردوں کو زندہ کرنا مادرزاد اندھے کو بینائی دینا اور مبروص کو شفا دینا اور ابراہیم وموسیٰ اور دیگر انبیاء کے معجزات اور ان کا اپنی قوم سے غائب ہونا اور جب ان متواتر احادیث کو بعید اور انوکھا نہیں سمجھا جاتا کہ جن کے بعض راوی مکی، بعض مدنی، بعض کوفی، بعض بصری، بعض بغدادی، بعض رازی، بعض قمی، بعض شیعہ، بعض سنی، بعض اشعری، بعض معتزلی اور ان میں سے بعض صدر اول میں تھے اور بعض دوسرے زمانوں میں گذرے ہیں جو کہ وطن کی دوری، زمانوں، رایوں اور مذاہب کے اختلاف کے سبب ایک مجلس میں سے جمع نہیں ہو سکتے تھے۔ اور ان احادیث کے نقل پر ان کے اتفاق کا کذب ہونا۔ اور تاہم ان میں اکثر کے خاص طور پر کذب ہونے کا احتمال ہونا انتہائی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کے راوی ثقہ ہونے میں معروف ہیں بڑے علماء میں سے ہیں۔ دیندار اور زہد وعبادت والے لوگ ہیں اگر ہم ان احادیث کو چھوڑیں تو پھر فقہ وغیرہ کے تمام ابواب میں نبی اور آپ کی عترت کی منقول احادیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکے گا اور ان معتبر احادیث سے ہاتھ اٹھانا لازم آئیگا کہ جن کا تعلق

ہمارے دینی اور دنیوی امور سے ہے جب کہ تمام مسلم وغیر مسلم عقلاء اس پر عمل کرتے ہیں اور اس کو بعید سمجھنے پر مخالفوں نے زیادہ اعتماد کیا ہے اور اسکی وجہ سے شیعوں پر اعتراض کیا ہے اس چیز کی طرف توجہ نہ کرتے ہوئے کہ ان کے اس امر کی بازگشت ایسی چیز کی طرف ہورہی ہے کہ جس کو مسلم وغیر مسلم کسی نے بھی قبول نہیں کیا ہے اس کی مزید وضاحت انشاء اللہ عنقریب بیان ہوگی۔ ان اخبار کے صحیح ہونے اور مسلمانوں کے درمیان ظہور مہدی کی شہرت اور اس پر علماء کے متفق ہونے کی اہلسنت (۱) کے علماء کی ایک نمایاں جماعت نے تصریح کی ہے۔

آپ کو یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ ان احادیث کو ان صحائف میں جمع کرنے کا مقصد وجود مہدی اور آخری زمانہ میں ان کے ظہور کا اثبات نہیں ہے کیونکہ اس موضوع پر امام حسن عسکریؑ کے زمانہ سے آج تک بہت سی کتب، رسالے اور مفصل مقالات لکھے جا چکے ہیں اور علماء امامیہ میں تو ایسے افراد کی تعداد بہت کم ہے کہ جن کی اس موضوع پر کوئی خاص کتاب یا مقالہ یا جملہ نہ ہو کہ جن میں سے بعض سے رجوع واقعی مشتاق کو بے نیاز بنا دیتی ہے۔

مزید برآں اس موضوع پر بعض علماء اہل سنت جیسے حافظ ابو نعیم اصفہانی، صاحب کتاب صفۃ المھدی و مناقب المھدی، گنجی شافعی صاحب البیان فی اخبار صاحب الزمان، ملا علی متقی صاحب البرھان فی علامات مہدی آخر الزمان، عباد بن یعقوب الرواجنی صاحب کتاب اخبار المھدی، سیوطی۔

ان احادیث کو ان کے ائمہ جیسے احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ ترمذی، بخاری، مسلم، نسائی، بیہقی، ماوردی، طبرانی، سمعانی، رویانی، عبدری اور حافظ عبد العزیز العکبری نے اپنی تفسیر میں، ابن قتیبہ نے غریب الحدیث میں، ابن سری، ابن عساکر، دارقطنی، مسند سیدۃ نساء العالمین فاطمہ زہراؑ میں، کسائی

(۱) ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ (ج ۲ ص ۵۳۵ طبع مصر) میں لکھا ہے کہ اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ یہ دنیا اور اس کی تکلیف انہیں پر ختم ہوگی اور ان میں سے بعض نے صحیح ترمذی (ج ۲ ص ۴۶ طبع دہلی ۱۳۴۲ھ) میں اپنے حاشیہ میں تحریر کیا ہے شیخ عبد الحق نے اللمعات میں لکھا ہے....

نے مبتداء میں، بغوی، ابن اثیر، ابن دیبع الشیبانی اور حاکم نے مستدرک میں ابن عبد البر نے استیعاب میں اور حافظ ابن مطیق، فرغانی نمیری، مناوی، ابن شیرویہ الدیلمی، سبط ابن الجوزی، شارح المعتزلی، ابن صباغ مالکی، حموی، ابن المغازلی الشافعی، موفق بن احمد الخوارزمی، محب الدین الطبری، شبلنجی، صبان اور شیخ منصور علی ناصف وغیرہ نے نقل کیا ہے۔

صاحب العرف الوردی فی اخبار المھدی، ابن حجر صاحب القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر، شیخ جمال الدین یوسف بن یحیٰ الدمشقی صاحب عقد الدرر فی اخبار الامام المنتظر وغیرھم نے کتاب لکھی ہیں۔ اور ان میں سے بعض نے آپؑ کے حالات کے بارے میں سیرت حلبیہ

بہت سی حدیثوں سے جو حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی میرے اہل بیتؑ اولادِ فاطمہ سے ہوں گے اور الصبان اسعاف الراغبین (ب ۲ ص ۱۴۰ طبع مصر ۱۳۱۲ھ) ان کے خروج، آپ کے اہل بیت سے ہونے اور زمین کو عدل سے پر کرنے کے سلسلہ میں متواتر حدیثیں نقل ہوئی ہیں (نور الابصار ص ۱۵۵ طبع مصر ۱۳۱۲ھ) میں شبلنجی لکھتے ہیں نبیؐ سے متواتر حدیثیں نقل ہوئی ہیں کہ مہدی ان کے اہلبیت سے ہوں گے اور وہ زمین کو عدل سے پر کردیں گے۔ اور آپ عیسیٰؑ کے ساتھ خروج کریں گے اور فلسطین میں دجال کو قتل کرنے میں ان کی مدد کریں گے اور آپ اس امت کی امامت کریں گے اور عیسیٰؑ آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے شافعیوں کے مفتی سید احمد بن سید زینی دحلان نے فتوحات الاسلامیہ (ج ۲ ص ۲۱۱ طبع مصر ۱۳۲۳ھ) اور وہ احادیث جن میں مہدی کا ذکر ہوا ہے۔ وہ بہت ہیں متواتر ہیں ان میں صحیح بھی ہیں حسن بھی ہیں ضعیف بھی ہیں ان کی تعداد زیادہ ہے، لیکن ان کی کثرت اور ان کے بیان کرنے والوں کی کثرت ایک دوسرے کو قوی کرتی ہیں یہاں تک وہ ایسی ہوگئی ہیں کہ قطع کا فائدہ دیتی ہیں لیکن مقطوع بہ کا ظہور ضروری ہے اور وہ اولادِ فاطمہ سے ہوں گے۔ اور زمین کو عدل سے پر کریں گے۔ اس سے علامہ سید محمد بن رسول البرزنجی نے آخری اشاعت میں پردہ اٹھادیا ہے لیکن آپ کے ظہور کو کسی مخصوص و معین سال میں محدود کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اسکا تعلق غیب سے ہے کہ جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے اور پھر محدود کرنے کے لئے نبیؐ سے کوئی نص بھی وارد نہیں ہوئی ہے۔ سبائک الذھب (ص ۷۸ پر) سویدی لکھتے ہیں جس چیز پر علماء کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ مہدی آخری زمانہ میں قیام کریں گے اور زمین کو عدل سے پر کریں گے۔ آپ اور آپکے ظہور ...

(ص ۴۸) کی طرح مفصل کتاب لکھی ہے جسکا نام "القواصم عن الفتن القواصم" رکھا ہے۔ اس کتاب کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا مقصد تو بس زمانہ غیبت خصوصاً آخری زمانہ میں مہدویت اور امامت کے دعویداروں کے دعوؤں کو باطل کرنا ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے کہ ہمارے زمانہ میں جس کی مسلمانوں کو شدید ضرورت ہے کیونکہ ہمارے دشمن ہر اس حربہ اور وسیلہ کو بروئے کار لانے سے باز نہیں آئے ہیں کہ جس سے وہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرتے ہیں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف و عداوت کی آگ بھڑکاتے ہیں تاکہ انہیں غلام بنانے اور ان پر تسلط پانے میں آسانی ہو جائے حق کی قسم مسلمان جب بھی ذلیل ہوئے ہیں وہ صرف اپنے اختلاف و عداوت کی

کے بارے میں بہت زیادہ احادیث ہیں یہاں ان کو بیان کرنے کا موقع نہیں ہے کیونکہ اس کتاب میں اسکی گنجائش نہیں ہے ابن خلدون نے مقدمہ (ص ۳۶۷) میں لکھا ہے واضح رہے کہ جس چیز پر زمانہ میں تمام مسلمانوں کا اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں اہل بیتؑ میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جو دین کی تائید کرے گا اور عدل کو ظاہر کریگا اور مسلمان ان کا اتباع کریں گے اور اسلامی ممالک پر ان کا تسلط ہوگا۔ ان کا نام مہدی ہوگا۔ شیخ منصور علی ناصف "غایت المامول" (ج ۵ ص ۳۶۲) میں لکھتے ہیں (ساتواں باب خلیفہ مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں) سلفا اور خلفا علماء کے درمیان یہ بات مشہور رہی ہے کہ آخری زمانہ میں اہلبیتؑ میں سے ایک آدمی ضرور ظہور کرے گا اور اسکا نام مہدی ہوگا۔ اور سارے اسلامی ممالک پر اسکی حکومت ہوگی، مسلمان اسکی پیروی کرینگے اور ان کے درمیان عدل قائم کرے گا۔ دین کی تائید کرے گا۔ اور ان کے بعد دجال آئیگا۔ پھر عیسیٰؑ نازل ہوں گے اور اسے قتل کریں گے یا اسکے قتل میں عیسیٰؑ مہدی کا تعاون کریں گے اور مہدی سے متعلق احادیث کو نیک منش صحابہ نے بیان کیا ہے اور اکابر محدثین جیسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی، ابویعلیٰ، بزاز، امام احمد اور حاکم رضی اللہ عنھم نے نقل کیا ہے یقیناً اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے کہ جس نے مہدی سے متعلق تمام حدیثوں کو ضعیف قرار دیا ہے جیسے ابن خلدون وغیرہ اس نے ج ۵ ص ۳۸۱ پر لکھا ہے۔ پھر انہیں ترتیب سے لکھا ہے اس کے بعد رقم کیا ہے، وہ تمام حدیثیں جو ہم نے نقل کی ہیں سب حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ بات صاحب علم پر واضح ہے تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ ہم نے مہدی کے بارے میں جو احادیث نقل کی ہیں وہ متواتر ہیں اسی طرح دجال سے بھی متعلق احادیث بھی متواتر ہیں جس کے پاس ذرہ

بنیاد پر ہوئے ہیں اور باطل وکفر پرست ان پر غالب نہیں آئے مگر ان میں جنگ ونفرت پھیلا کر اور جن چیزوں کو یہ گناہگار ہتھکنڈے اور گندی خواہشوں والے مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور انہیں بیرونی معاملات سے نمٹنے کے بجائے اندرونی جھگڑوں میں پھنسائے رکھنے کا اہم سبب سمجھتے ہیں انہیں میں مسئلہ مہدی (مزید فائدہ حاشیہ ص ۴۰ پر ہے) بھی ہے انہیں اغراض کے تحت بعض ممالک جیسے ایران، ھندوستان اور افریقہ میں بعض پست اور اقتدار کے بھوکے بداخلاقی میں شہرت یافتہ کم عقل اور بے اہمیت لوگوں نے مہدویت کا دعویٰ کر دیا اور اسکے صفات، بلندیوں، علامات وآثار، نشانیوں، نسب شریف، خاندانی شرافت جو کہ عام طور پر ایک فرد یعنی بارہویں امام ابوالقاسم حجت بن الامام

برابر ایمان اور کچھ انصاف کا جذبہ ہے اس کے لئے اتنا کافی ہے اور خدا اعلیٰ واعلم ہے (صاحب غایت المامول کی بات ختم ہوئی) گنجی شافعی نے البیان کے باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ مہدیؑ کے سلسلے میں نبیؐ سے متواتر ومستفیض حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور المھدی والمھدویت ص ۱۰۶ میں احمد امین لکھتے ہیں۔ میں نے اپنے استاد احمد بن محمد صدیق کے "رسالہ ابراز الوھم المکنون فی کلام ابن خلدون" میں پڑھا جس کو انہوں نے ابن خلدون کے رد میں لکھا ہے، یقیناً انہوں نے ابن خلدون کے اس اعتراض کو رد کیا ہے کہ جو انہوں نے حضرت مہدیؑ کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث پر کیا تھا۔ اور ان احادیث کے صحیح ہونے کو ثابت کیا ہے اور لکھا ہے یہ حدیثیں حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور انہوں نے چند ایسی حدیثیں نقل کی ہیں کہ جنکا ذکر ابن خلدون نے نہیں کیا تھا اور ان کا اعتراض ابن خلدون پر یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ مہدی کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں کم ہی صحیح ہیں۔ فائدہ: یہ واضح ہو گیا ہے کہ مہدی منتظر اس امت سے ہوں گے اور آخری زمانہ میں دجال آئے گا۔ پھر عیسیٰ نازل ہوں گے اور اسے قتل کریں گے اہل سنت کا سلفاً وخلفاً یہی نظریہ رہا ہے اور (ج ۳ ص ۳۸) لکھتے ہیں فتح الباری میں حافظ لکھتے ہیں اس سلسلہ میں احادیث متواتر ہیں مہدی اس امت سے ہوں گے اور عیسیٰ نازل ہو کر ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے حافظ ہی لکھتے ہیں یہ بات صحیح ہے کہ عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے اور وہ زندہ ہیں شوکانی نے اپنے رسالہ التوضیح فی تواتر ما جاء فی المنتظر والدجال والمسیح میں لکھا ہے، عیسیٰ کے نزول کے بارے میں انتیس حدیثیں نقل ہوئی ہیں..........

ابی محمد حسن عسکری بن ابی الحسن علی الہادی بن ابی جعفر محمد جواد بن ابی الحسن علی رضا بن ابی الحسن موسیٰ کاظم بن ابی عبد اللہ جعفر صادق بن ابی جعفر محمد باقر بن ابی الحسن علی زین العابدین بن ابی عبد اللہ الحسین سید الشہداء بن امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام کے کسی میں جمع نہیں ہوئے ہیں یہی ہیں جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ آپ ہی زمین کو مشرق سے مغرب تک فتح کریں گے، اور اسلام کو عالمی دین بنائیں گے یہاں روئے زمین پر کوئی غیر خدا کی عبادت کرنے والا باقی نہیں رہے گا اور کوئی گاؤں باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہاں اشہد ان لا الہ الا اللہ کی آواز بلند ہوگی۔ اور ان کے ظہور کے وقت جبرئیل آسمان سے آپ کے

یا بہت ہی کم صحیح ہیں موصوف نے ابن خلدون سے سوال کیا ہے کہ اس قلیل سے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کیا یہ کہنا چاہتے ہیں کہ قلیل پر ایمان نہیں لایا جا سکتا مگر یہ کہ وہ مشہور یا متواتر ہوں، ہرگز نہیں کیونکہ ایسا نظریہ نہیں پایا جاتا ہے اور نہ اس سے پہلے کسی نے یہ نظریہ پیش کیا اور نہ اس کے بعد کسی نے ایسی جرأت کی ہے پھر انہوں نے ابن خلدون پر تنقید کی ہے کہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں دوسری جگہوں پر احادیث افراد کے ذریعہ اعتراض کیا ہے جبکہ ان احادیث کا ایک ہی سرچشمہ ہے اور اس سرچشمہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جب حدیث اس کی خواہش کے موافق ہو تو قبول کرے اگرچہ حدیث بجائے خود صحیح ہو۔

پھر لکھتے ہیں کہ وہ مہدی کو قبول کرتے ہیں بشرطیکہ جب ان کے بارے میں صحیح اور حسن حدیثیں وارد ہوئی ہوں ابن خلدون بدعت گذار ہیں اور بدعت گذار کے اقسام ہیں ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنی بدعت کی بدولت کافر ہو جاتے ہیں جیسے خدا کے لئے جسم کے قائل افراد یا خدا کے جزئیات کے علم کا انکار کرنے والے اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی بدعت سے کافر نہیں ہوتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کوئی بدعت کی ہو لیکن وہ اس پایہ کی نہ ہو تو ابن خلدون کو ایسے ہی لوگوں میں شمار کرنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں انہوں نے کافی طویل بحث کی ہے اور ابن خلدون نے جن راویوں کے جھوٹے اور ضعیف ہونے کا دعویٰ کیا ہے ان سے ابن خلدون نے روایت کر کے خود اپنے دعوے کی مخالفت کی ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت سے روایت کی ہے انہوں نے مہدی کی شان میں ایک شعر کہا ہے اور آپ کے وجود کو ثابت کیا ہے۔

نام سے ندادیں گے جو مشرق ومغرب میں سنی جائیگی۔

آپ ان صفات وعلامات کے مالک ہیں جن میں سے بعض کو ہم انشاء اللہ عنقریب بیان کریں گے جو آپ کے علاوہ کسی اور پر منطبق نہیں ہوتی ہیں خواہ کوئی بھی ہو چہ جائیکہ اس بیچارے پر جس کو گرفتار کیا گیا قید خانہ میں ڈالدیا گیا اور قید میں ہی رہا یہاں تک کہ اسے پھانسی دیدی گئی اور کسی جگہ تک نہیں پہنچ سکا وہ اپنے نفس کا مالک نہ ہوسکا چہ جائیکہ دوسرے کا مالک ہوتا لیکن ان تمام وضاحت کے باوجود جاہلوں میں سے بعض ان باطل دعویٰ کے فریب میں آجاتے ہیں کیونکہ وہ مہدی کے بارے میں وارد ہونے والی آیات واحادیث سے آگاہ نہیں ہوتا ہے اور نہ اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ

و خبرا لمهدی ایضا وردا　　　ذا کثرة فی نقله فاعتضدا

سیوطی کہتے ہیں:

و ما رواه عدد جم یجب　　　احالة اجتماعهم علیٰ الکذب

ابن خلدون کو ابوطیب بن احمد بن ابی الحسن الحسنی نے بھی اپنے رسالہ الموسوم "الاذاعة لما کان وما یکون بین الساعة" جیسا کہ المہدی والمہدویت میں بیان کیا ہے۔ اوران کے اقوال کو لغزش قرار دیا ہے بعد میں انہوں نے یہ موقف اختیار کیا تھا آخری زمانہ میں مہدی ظہور فرمائیں گے اوران کے ظہور کا انکار بہت بڑی جسارت اور بڑی لغزش ہے۔

کفایۃ الموحدین میں شافعی سے نقل ہوا ہے کہ یہ احادیث متواتر ہیں، "کتاب البرھان فی علامات مہدی آخرالزمان" کے (ب ۱۳) پر مہدی کے متعلق مذاہب اربعہ کے علماء شیخ ابن حجر شافعی "القول المختصر" کے مولف، ابوالسرور احمد بن ضیاء حنفی اور محمد بن محمد مالکی اور یحییٰ بن محمد حنبلی کے فتاویٰ نقل کئے ہیں اوران کے فتاویٰ سے ضمنی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ظہور مہدی کا نظریہ صحیح ہے مہدیؑ اوران کی صفت اوران کے خروج کی صفت اوران کے خروج سے پہلے جو فتنے رونما ہوں گے جیسے سفیانی کا خروج، اور زمین کا دھنس جانا وغیرہ کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں ابن حجر نے انہیں متواتر قرار دیا ہے اور وضاحت کی ہے کہ مہدی اہل بیتؑ سے ہیں وہ مشرق سے مغرب تک زمین کے مالک ہوں گے۔ اوراس کو عدل سے معمور کردیں گے اور عیسیٰ ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے اور سفیانی کو قتل کریں گے اور جس لشکر کو وہ مہدی سے جنگ کے لئے بھیجے گا وہ مکہ ومدینہ کے درمیان مقام بیداء میں دھنس جائے گا۔

مہدی ایک خاص معین شخص ہے کہ جس سے نسب وحسب اور صفات کے اعتبار سے کوئی بھی مشابہ نہیں ہوسکتا ہے۔ لہذا ہم نے ان احادیث میں بعض کو جمع کر دیا ہے انہیں ہم نے ایسی کتابوں سے اخذ کیا ہے جو عامہ وخاصہ کے نزدیک معتبر ہیں تا کہ شبہات کی گنجائش باقی نہ رہے اور یہ بہت بڑا

(صفحہ ۲۸ کا حاشیہ) ڈاکٹر احمد امین مصری نے المہدی والمہدویت نام کا رسالہ شائع کیا اور اپنے خیال میں مہدیؑ کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کورد کردیا جبکہ ان کورد کرنے میں موصوف نے پوچ دلیلوں پر اعتماد کیا ہے۔

ا۔ ان کے بارے میں وارد ہونے والی حدیثیں ضعیف ہیں۔ اسکا جواب آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

۲۔ ان احادیث کا متن حکم عقل کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دین کی تائید، نفوس کی تکمیل، زمین کو شرک وظلم سے پاک کرنے اور اسے ظالم وجابروں سے آزاد کرانے کیلئے آخری زمانہ میں اہلبیتؑ میں سے اولاد فاطمہؑ سے ایک مصلح کے ظہور میں ہمیں عقل کی مخالفت نظر نہیں آتی ہے۔ اگر چہ آپ کے بارے میں وارد ہونے والی بعض احادیث میں ایسی بات نظر آتی ہے کہ جو عام طور پر وقوع پذیر نہیں ہوتی ہے لیکن یہ بہت سی حدیثوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔ اور نہ اسکے باقی حصہ کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے اس بات کو ہم نے متن میں واضح کر دیا ہے۔

۳۔ یہ اہم چیز ہے موصوف نے اپنے رسالہ میں اس محور پر بحث کی ہے لکھتے ہیں اسلام میں مہدی اور مہدویت کی طویل تاریخ ہے مہدی کے نام پر بہت شورشیں اور تحریکیں وجود میں آئیں اور ان انقلابات، اور شورشوں سے اسلامی ممالک کو سوائے کمزوری کے اور کچھ نہیں ملا۔ ڈاکٹر احمد امین نے اپنے نظریہ کی تائید میں بعض حوادث کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ ان کے خیال میں مہدویت کی وجہ سے رونما ہوئے تھے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے اور موصوف کو فرق کی معرفت اور ان کے مبادیات کی بصیرت نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس نے یہ رسالہ تاریخی نتیجہ اخذ کرنے کے لئے لکھا ہے۔ بلکہ اس لئے لکھا ہے تا کہ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈال سکے اور ملت اسلامیہ کو مسلکِ وحدت سے وابستہ ہونے اور اللہ کی رسی کو تھامنے سے باز رکھ سکے۔ یا اس لئے لکھا ہے تا کہ بعض گمراہ فرقوں اور ان نظریات کی تائید کر سکے جو کہ اسلامی ممالک میں استعمار نے ایجاد کیا ہے، کیوں کہ احمد امین نے اس رسالہ میں......

فائدہ ہے۔

ان احادیث کو جمع کرنے کے اور بھی فوائد ہیں ان میں سے بعض کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایسی چیزیں لکھی ہیں کہ صحف وجرائد اور سیاسی فرقوں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے پران کا باطل ہونا واضح و آشکار ہے۔ اور اس بات کی تردید کے لئے ان کا یہ عذر کافی نہیں ہے کہ مصادر و ماخذ کم تھے۔ ایسا رسالہ لکھنے کی ان کی ذمہ داری نہیں تھی کہ جس کے لکھنے کے بعد انہیں غلط و اشتباہ کی بنا پر عذر خواہی کرنا پڑے۔ بلکہ ان پر ایسی چیز کا چھوڑنا واجب تھا پھر اسے جو چاہے انجام دیتا۔ لیکن احمد امین اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کی کہ اس سے دین عظمت پر حرف آئے گا۔ اور ملت اسلامیہ شک وشبہ میں پڑ جائیگی۔ شاید موصوف کو اور انہیں عطیہ دینے والے کو ساری ثقافت، حقائق کے انکار اور احادیث کی تردید ہی میں نظر آئی ہے۔ اگر ان کے نظریہ کے مطابق حق و باطل میں تمیز کرنے کا معیار وہی باتیں ہیں جو انہوں نے بیان کی ہیں، تو پھر انہیں مسلم حقائق کا بھی انکار کر دینا چاہئے کہ جن کے انکار کی کوئی سبیل نہیں ہے کیا احمد امین ان روایات کا اس لئے انکار کرتے ہیں کہ انبیاء کے نام سے جو انقلابات آئے ہیں وہ مہدی کے نام پر آنے والے انقلابات سے زیادہ ہیں؟ یا (معاذ اللہ) وہ خدا کے وجود کا انکار کرنا چاہتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اس کا مثل اختیار کر لیا ہے۔

اور خدا کے بندوں کی عبادت کرنے لگے ہیں وہ حقیقت عدل اور حسن اصلاح کا انکار کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اکثر انقلاب برپا کرنے والوں نے عدل و اصلاح کے نام سے اپنی تحریک کا آغاز کیا ہے یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے شرانگیزی اور فساد پھیلایا ہے اور انہیں انقلاب برپا کرنے پر طمع اور خواہش نفس ہی نے ابھارا تھا۔ درحقیقت ایسے انقلابیوں کی کامیابی کا سبب احمد امین جیسے لوگوں کی مہدی کی طرف راہنمائی اور ہدایت نہ ہوتا اور ان کا مہدی کی ان نشانیوں اور علامتوں سے بے خبر ہونا تھا جو کہ احادیث میں بیان ہوئی ہیں یہ ایک طرف دوسری طرف بعض لوگوں نے ان احادیث کی رد میں کچھ ایسے وجوہ بیان کئے ہیں جو بیت عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں مہدی کے عقیدہ سے مایوسی اور عمل سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ ترقی میں مانع ہوتا ہے۔ اے کاش مجھے یہ معلوم ہوتا کہ انہیں اس تعصب اور حقیقت سے چشم پوشی پر کس چیز نے مجبور کیا ہے یہاں تک کہ وہ ان پوچ دلیلوں سے ظہور مہدی کے عقیدہ کے بارے میں نبیؐ کے قول، ائمہ حدیث و تاریخ اور تمام اسلامی علوم میں ماہرین کے قول کو بھی رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کی تفصیل

۱۔ زمانہ غیبت میں شیعوں کا مہدی کے وجود اور آخری زمانہ میں ان کے ظہور کرنے کا اعتقاد رکھنا مسلمانوں کے اتحاد کلمہ اور ان کے ان اختلافات کو ختم کرنے میں مانع نہیں ہے جو کہ ان عظمت و شوکت کو نقصان پہنچا رہے ہیں کیونکہ محض ایک خالص عقیدہ ہے جو ان بشارتوں سے پیدا ہوا ہے اور مبانی اسلام اور اس چیز کے خلاف نہیں ہے جس پر صریح آیت اور سنت قطعیہ دلالت کرتی ہے بلکہ ایک عقیدہ ہے جو نبی کریم کی صداقت اور ان بشارتوں کے مالک کے اعتقاد سے وجود میں آیا ہے۔ لہذا اہل سنت کو اس سلسلہ میں وہی رویہ اختیار کرنا چاہئے جو اس مسئلہ کے علاوہ ان مسائل میں اختیار کرتے ہیں جن میں ان کے علماء کے نظریات مختلف ہوتے ہیں اور اس میں حقیقت کو اسی انداز میں دیکھیں جس طرح دیگر مسائل میں ملاحظہ کرتے ہیں۔

۲۔ اس کتاب میں تکرار سے گریز کیا ہے اس موضوع پر میرے پاس جو قدیم و جدید کتابیں تھیں جب میں نے ان کا مطالعہ کیا تو انہیں تکرار سے خالی نہیں پایا۔ پھر اکثر احادیث جو کسی خاص مطلب کو ادا نہیں کرتی ہیں کہ جن کو ایک باب میں نقل کر دیا جائے اور دوسرے ابواب میں نقل کرنے سے بے نیاز ہو جائیں بلکہ وہ مختلف جہتوں اور فوائد پر مشتمل ہیں اس بنا پر اسے متعدد ابواب میں بیان کرنا پڑتا ہے چنانچہ فریقین کی کتب میں حدیث کی تکرار کا ایک سبب یہ بھی ہے اور کبھی ان احادیث میں تقطیع ہوتی ہے لہذا میں نے تمام ابواب میں مذکورہ احادیث کی طرف اشارہ کر کے اور باب کے آخر میں ان کے نمبر بیان کر کے ان سے احتراز کیا ہے۔

۳۔ بہت سے ابواب کے تواتر عناوین کی معرفت ہے۔

انشاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔ جو فرحت و نشاط اور صفائے قلب کا باعث ہوگی اور لوگوں کو تہذیب اخلاق، علوم و فضائل اور کمالات سے سرشار ہونے اور رذائل و پست صفات سے نفس کو پاک کرنے کی طرف رغبت دلائے گی اور امت کے شعور و احساس کو حقیقی ذمہ داری کی طرف بڑھائے گی۔

یہ ایک بات، دوسری بات یہ ہے کہ پہلے ہم ائمہ اثنا عشر کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کو بیان کریں گے کیونکہ ان کا اس چیز میں بہت دخل ہے کہ جس کو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں پھران احادیث کو بیان کریں گے۔ جو حضرت کے صفات وحالات کے بارے میں فریقین کی طرف سے آئی ہیں۔

انشاء اللہ چونکہ اس سلسلہ میں نقل ہونے والی احادیث وروایات کا جمع کرنا طاقت سے باہر ہے اور وہ انہیں حاصل کرسکتا ہے جوفن حدیث میں مہارت رکھتا ہو یا فن حدیث میں نقاد اور بزرگ علماء اس کے کھرے کھوٹے کو پرکھنے والے ہیں۔

لہذا ہم نے انہیں احادیث کو نقل کرنے پر اکتفا کی ہے جو اس سلسلہ میں حق کو واضح کرتی ہیں اور جن سے وہ مقصد حاصل ہو جائے جس کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے اس سے زیادہ کے شائقین علماء کی تصنیفات کا مطالعہ فرمائیں میں نے اس کتاب میں دس فصلیں اور سو باب قائم کئے ہیں اور اسکا نام منتخب الاثر فی الامام الثانی عشرؑ رکھا ہے۔

خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اس چیز کی توفیق مرحمت فرمائے جو اس کی رضا کا باعث ہو اور ہم کو تعصب وظلم وتشدد کرنے سے باز رکھے اور حق وانصاف کے راستہ کی طرف ہماری ہدایت کرے اور ہمارے اعمال کو اپنے لئے خالص قرار دے اور اس دن کے لئے ذخیرہ کرے کہ جس دن مال واولاد کام نہ آئیگی مگر یہ کہ قلب سلیم کے ساتھ آئے۔

لطف اللہ صافی

۲۸ رمضان ۱۳۷۳ھ

پہلی فصل

امام بارہ ہیں اس فصل میں آٹھ باب ہیں

پہلا باب

امام بارہ ہیں

اس باب میں ۲۷۱ حدیثیں ہیں

۱۔صحیح بخاری۔(ج ۴ ص ۱۷۵ طبع مصر ۱۳۵۵ھ) مجھ سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ہم سے غندر نے بیان کیا، ہم سے شعبہ نے بیان کیا اور ان سے عبدالملک نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں، امیر بارہ ہوں گے، اس کے بعد ایک جملہ اور کہا، جس کو میں نہیں سن سکا، میرے والد نے بتایا رسولؐ فرماتے ہیں کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

۲۔صحیح ترمذی: (ج ۲ ص ۴۵ طبع دہلی ۱۳۴۲ھ) باب ما جاء فی الخلفاء، ہم سے ابوکریب نے بیان کیا، ہم سے عمر بن عبید نے بیان کیا اور انہوں نے سماک بن حرب سے اور انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد ایک جملہ اور کہا، جس کو میں نہیں سمجھ سکا تو میں نے اس شخص سے معلوم کیا جو میرے پاس بیٹھا تھا، اس نے بتایا کہ آپؐ فرماتے ہیں: وہ سب قریش سے ہوں گے (ترمذی لکھتے ہیں) یہ حدیث حسن و صحیح ہے، اس کے علاوہ دوسرے طریقہ سے جابر بن سمرہ سے روایت کی گئی ہے کہتے ہیں: ہم سے

ابو کریب نے بیان کیا، ہم سے عمر بن عبید نے بیان کیا انہوں نے اپنے، والد سے انہوں نے ابوبکر بن ابی موسیٰ سے اور انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نبیؐ کی ایسی ہی حدیث بیان کی۔

۳۔صحیح مسلم۔ کتاب الامارہ کے باب الناس تبع لقریش والخلافۃ فی قریش (ج ۲ص ۱۹۱ طبع مصر ۱۳۴۸ھ) ہم سے قتیبہ بن سعید نے ہم سے جریر نے بیان کیا اور انہوں نے حصین سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ جابر بن سمرہ نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: حدیث۔ہم سے رفاعہ بن الھیثم الواسطی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: ہم سے خالد یعنی ابن عبد اللہ الطحان نے بیان کیا انہوں نے حصین سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا یہ امر ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ان کے درمیان بارہ خلیفہ ہو نگے ،اس کے بعد ایک جملہ اور فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا میں نے اپنے والد سے معلوم کیا: کیا فرمایا انہوں نے؟ بتایا سب قریش سے ہوں گے۔

۴۔صحیح مسلم (کتاب الامارہ کے مذکورہ باب میں) ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا اور انہوں نے سفیان بن عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں لوگوں کا امر (کاروبار) ایسے ہی چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کے بارہ ولی ہوں گے اس کے بعد آپؐ نے ایک جملہ اور فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا تو میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا فرماتےؐ ہیں انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے، اسی حدیث کو قتیبہ بن سعید سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے لیکن اس میں اس جملہ ''لوگوں کا امر ایسے ہی چلتا رہے گا'' کو نہیں بیان کیا ہے۔

۵۔صحیح مسلم۔ (کے مذکورہ باب میں) ہم سے ہداب بن خالد الازدی نے بیان کیا، ہم سے حماد بن مسلمہ نے بیان کیا اور انہوں نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے

جابر بن سمرہ سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: یہ اسلام ایسے ہی عزیز رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اس کے بعد ایک جملہ اور فرمایا کہ جسے میں نہیں سمجھ سکا میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا سب قریش سے ہوں گے اس باب میں اسی حدیث کو تقریباً انہیں لفظوں میں اپنے طریق سے داؤد سے انہوں نے شعبی سے اور انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اور اپنے طریق سے ابن عون سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حاتم سے انہوں نے مہاجر سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور اپنے طریق سے ابن ابی ذئب سے انہوں نے مہاجر بن مسمار سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اسی کو (جیسا کہ مفتاح کنوز السنۃ میں ہے) طیالسی نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ (ح ۷۶۷ و ۱۲۷۸)

۶۔ صحیح ابی داؤد (کتاب المہدی، ج ۲ ص ۲۰۷ طبع مصر مطبعۃ التازیہ) ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے ہم سے وہب نے ہم سے داؤد نے بیان کیا اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں یہ دین ایسے ہی عزیز رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اس پر لوگوں نے تکبیر کہی اور ایک شور ہو گیا اس کے بعد آپؐ نے ایک جملہ اور کہا جو پوشیدہ رہ گیا میں نے اپنے والد سے معلوم کیا بابا! کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا سب قریش سے ہوں گے۔ اسی کتاب میں جابر بن سمرہ سے دو طریقوں سے ایک حدیث نقل کی ہے جو بارہ پر دلالت کرتی ہے[1] اسی کو خطیب نے تاریخ بغداد (ج ۲ ص ۱۲۶ رقم ۵۱۶ (۳۴۹ھ) میں جابر بن سمرہ سے دو طریقوں سے نقل کیا ہے اس فرق کے ساتھ اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے آہستہ سے ایک جملہ فرمایا تو میں نے اپنے والد سے کہا: کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

---

[1] ابوداؤد کا ان احادیث کو کتاب المہدی میں نقل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ امام مہدی کو بارہ خلفاء میں شمار کرتے ہیں ورنہ ان احادیث کو وہاں بیان کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

۷۔مسند احمد (ج ۵ص ۱۰۶طبع مصر مطبعۃ المیمنیۃ ۱۳۱۳ھ) ہم سے عبداللہ نے بیان کیا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ہم سے موسٰی بن اسماعیل نے بیان کیا ہم سے حماد بن مسلم نے بیان کیا ہم سے داؤد بن ھند نے بیان کیا اور انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: اس امت میں بارہ خلیفہ ہوں گے احمد نے اپنی مسند میں بارہ خلفاء کے بارے میں جابر سے ۳۴ طریقوں سے نصوص نقل کی ہیں، پانچویں جزء کے ص ۸۶ پر ایک حدیث ص ۸۷ پر دو حدیثیں، ۸۸ پر دو حدیثیں، ۸۹ پر ایک حدیث ۹۰ پر تین حدیثیں ۹۲ پر دو حدیثیں ۹۳ پر تین حدیثیں ۹۴ پر ایک حدیث ۹۵ پر ایک حدیث ۹۶ پر دو حدیثیں ۹۷ پر ایک حدیث ۹۸ پر چار حدیثیں ۹۹ پر تین حدیثیں ۱۰۰ پر ایک حدیث ۱۰۱ پر دو حدیثیں ۱۰۶ پر دو حدیثیں، ۱۰۷ پر دو حدیثیں ۱۰۸ پر ایک حدیث نقل کی ہے۔

۸۔المستدرک علی الصحیحین۔(طبع حیدرآباد، دکن ۱۳۳۴) کتاب معرفت الصحابہ (ج ۳ص ۶۱۸) میں ہے ہم سے علی بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ احمد بن نجدۃ القرشی نے خبر دی کہ ہم سے سعید بن منصور نے ہم سے یونس بن ابی یعقوب نے ان سے عون بن حجیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے کہا میں اپنے چچا کے ہمراہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا میری امت کا امر صحیح رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اس کے بعد ایک جملہ اور فرمایا اس میں آپؐ کی آواز دھیمی تھی میں نے اپنے چچا سے معلوم کیا جو کہ مجھ سے آگے تھے، چچا کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: بیٹا! وہ سب قریش سے ہوں گے اور (ص ۶۱۷) پر اپنی سند سے جریر سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے سنا کہ آپ فرماتے ہیں: اس امت کا امر ظاہر یا قوی رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ اٹھیں گے ایک جملہ اور فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا، میرے والد آنحضرتؐ کے قریب بیٹھے تھے میں نے ان سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

۹۔تیسیر الوصول الی جامع الاصول (کتاب الخلافت والامارۃ ج ۲فصل ۱ص ۳۴ طبع مطبعۃ

السلفیہ مصر ۱۳۴۶) جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: یہ دین ایسے ہی عزیز و سر بلند رہیگا یہاں تک کہ بارہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے بعد ہلاکت ہے اس حدیث کو نسائی کے علاوہ پانچوں صحاح میں لفظ قریش تک نقل کیا ہے باقی کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ منتخب کنز العمال (ج ۵ ص ۳۱۲ جو کہ احمد کی مسند کے حاشیہ پر بھی ہے) اس امت کے بارہ حاکم ہوں گے اور ان کو چھوڑ دینے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور یہ سب قریش سے ہوں گے اس حدیث کو طبرانی نے اپنی کتاب الکبیر میں جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے۔

۱۱۔ تاریخ بغداد (ج ۱۴ ص ۳۵۳ رقم ۷۶۷۳) ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد بن موسیٰ بن ہارون بن الصلت اہوازی نے خبر دی ہم سے ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدۃ حافظ نے بیان کیا، ہم سے یونس بن سابق البغدادی نے ہم سے حفص بن عمر بن میمون نے ہم سے مالک بن مغول نے ہم سے صالح بن مسلم نے بیان کیا اور انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر کوئی بات اور کہی جو مجھ پر مخفی رہ گئی کہا سب قریش سے ہوں گے اسی کتاب کی ج ۶ ص ۲۶۳ رقم ۳۲۶۹ پر اپنی سند کے ساتھ ابوالطفیل سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے رسولؐ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۱۲۔ تاریخ الخلفاء۔ مدت الخلافت والی فصل ص ۷ پر عبداللہ بن احمد کہتے ہیں ہم سے محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا ہم سے یزید بن ذریع نے ہم سے ابن عون نے بیان کیا اور انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ امر یعنی دین اسلام ایسے ہی عزیز رہے گا ان کو اس شخص پر فتح دی جائے گی جو ان کے خلاف اقدام کرے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے اس کو صواعق (ف ۳ باب ا ص ۱۱) میں مختلف طریقوں سے نقل کیا ہے اور کہا: انہیں طرق سے یہ بھی ہے، یہ امر ایسے ہی عزیز رہے گا اور

جوان کے خلاف اقدام کرے گا اس پر انہیں فتح دی جائے گی یہاں تک بارہ خلیفہ ہوں گے وہ سبھی قریش سے ہوں گے (اور لکھا ہے) اس کو عبداللہ بن احمد نے اپنی صحیح سند سے نقل کیا ہے۔

۱۳۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۴۵ طبع استنبول) میں، کتاب مودۃ القربیٰ سے عبدالملک بن عمیر سے اور انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے والد کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے پھر آپؐ نے اپنی آواز کو دھیمی کر لیا تو میں نے اپنے والد سے معلوم کیا یہ آہستہ سے آپؐ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا فرماتے ہیں: سب قریش سے ہوں گے۔

۱۴۔ مسند احمد (ج ۱ ص ۳۹۸) ہم سے عبداللہ نے، مجھ سے میرے والد نے ہم سے حسن بن موسیٰ نے حماد بن زید نے بیان کیا اور انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے وہ ہمیں قرآن پڑھا رہے تھے کہ ان سے ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمن کیا آپ حضرات نے رسولؐ سے یہ معلوم کیا ہے کہ اس امت کی زمام کتنے خلفاء کے ہاتھ میں رہے گی؟ عبداللہ بن مسعود نے کہا: جب سے میں عراق آیا ہوں اس وقت سے ابھی تک تم سے پہلے مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں کیا تھا، پھر کہا ہاں! ہم نے رسول اللہؐ سے معلوم کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا: بارہ خلیفہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے، منتخب کنزل العمال (ج ۵ ص ۳۱۲) میں ہے اس امت کے حاکم بارہ خلیفہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے، اس حدیث کو انہوں نے احمد سے اور طبرانی نے الکبیر میں، حاکم نے مستدرک میں نقل کیا ہے اور تاریخ الخلفاء (ص ۷) میں ہے احمد و بزاز نے سند حسن کے ساتھ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ اس امت پر کتنے خلفاء بادشاہت کریں گے تو انہوں نے کہا: اس سلسلہ میں ہم نے رسولؐ سے معلوم کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا: بارہ جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے (صواعق ص ۱۲) میں لکھا ہے ابن مسعود سے سند حسن کے ذریعہ منقول ہے ان سے سوال کیا گیا کہ کتنے حاکم ہوں گے، پوری مذکور حدیث متشابہ القرآن میں ابن بطہ ابانہ سے اور ابو یعلی سے

مسند میں اور ینابیع المودۃ (ص ۲۵۸) میں جریر سے انہوں نے اشعث سے انہوں نے ابن مسعود کی سے انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔ ۱

۱۵۔ غیبت نعمانی۔ عمر بن الخالد الحرانی نے زہیر بن معاویہ سے انہوں نے زیاد بن خثیمہ سے

۱ واضح رہے کہ یہ حدیثیں سوائے مذہب شیعہ امامیہ کے کسی اور مذہب پر منطبق نہیں ہوتی ہیں کیونکہ ان میں سے بعض کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہیں ہوں گے اور بعض کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام کی عزت وسرفرازی اس وقت تک ہے جب تک کہ بارہ خلفاء کا وجود ہے کچھ حدیثوں کا لب لباب یہ ہے کہ دین قیامت تک باقی ہے اور ائمہ کا سلسلہ بھی رہتی دنیا تک جاری رہے گا بعض حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ بارہ ہوں گے سب قریش سے ہوں گے اور بعض حدیثوں کا مفہوم یہ ہے کہ وہ بنی ہاشم سے ہوں گے تمام حدیثوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ خلفاء بارہ ہیں اور پے درپے ہوں گے اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ خصوصیات صرف ان بارہ ائمہ میں پائے جاتے ہیں جو فریقین کے نزدیک مشہور ہیں اور یہ مذہب امامیہ کے علاوہ مسلمانوں کے کسی مذہب کے موافق نہیں ہیں، اس بات کو رسول کا معجزہ سمجھنا چاہئے اور آپ کی غیب بیانی پر حمل کرنا چاہئے اور ان حدیثوں کی جو توجیہات کی جاسکتی ہیں ان میں سے یہ بہترین توجیہ ہے، بلکہ سیدھے، سچے اور شبہ واغراض سے خالی ذہن میں ان کے علاوہ اور کوئی بات نہیں آئے گی اگر ہم ان روایت میں ان بے شمار روایات کا بھی اضافہ کردیں جو کہ بارہ ائمہ کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے اسی فصل کے ابواب میں نقل کیا ہے تو یہ یقین ہو جائیگا کہ ان سے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام مراد ہیں ان احادیث کی تائید مشہور ومقطوع الصدور حدیث ثقلین اور وہ حدیث کرتی ہے کہ جس کو فریقین نے مختلف طرق کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے باعث امان ہیں ذخائر العقبیٰ میں مرقوم ہے کہ اس حدیث کو ابوعمر غفاری نے نقل کیا ہے (ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے باعث امان ہیں پس جب میرے اہل بیت نہیں رہیں گے تو زمین والوں کا قصہ ختم ہو جائیگا) ذخائر العقبیٰ میں لکھا ہے کہ اس کو احمد نے مناقب میں....

انہوں نے اسود بن سعید الھمدانی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا اس امت کا امر ایسے ہی استوار و محکم رہے گا اور اپنے دشمن پر فتحیاب رہے گی یہاں تک کہ اس کے بارہ خلیفہ گذر جائیں گے عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے حریز سے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ خدا سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امیر ہوں گے، اس کے بعد آپ نے ایک جملہ اور فرمایا جس کو میں نہیں سن سکا تو میں نے دوسرے افراد سے معلوم کیا اپنے والد سے پوچھا جو کہ میری بہ نسبت آنحضرتؐ کے نزدیک بیٹھے تھے انہوں نے بتایا: سب قریش سے ہوں گے اس حدیث کو مختلف عبارتوں اور بہت سے طرق کے ذریعہ جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے، اور ینابیع المودۃ

نقل کیا ہے حدیث نجوم میں ہے یہ ستارے اہل زمین کے لئے غرق سے امان کا باعث اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے اختلاف سے امان کا باعث ہیں صواعق میں تحریر ہے کہ حاکم نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے، اسی طرح حدیث سفینہ مثل اہل بیتی کسفینۃ نوح بھی بہت سے طرق سے مروی ہے اور وہ حدیث جس کو بخاری نے نبیؐ سے کتاب الاحکام کے باب مناقب قریش میں نقل کیا ہے، یہ امر خلافت جب تک دو آدمی بھی باقی ہیں قریش ہی میں رہے گا۔ اور جس حدیث سے روز سقیفہ ابوبکر نے انصار پر حجت قائم کی تھی ائمہ قریش ہی سے ہونگے اسی کی تائید آنحضرت کا یہ قول کر رہا ہے: جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا (حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں یہ روایت کی ہے، اور حاکم نے اس کو ابن عمر سے نقل کیا کہ رسولؐ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ ہو تو اسکی موت جاہلیت کی موت ہے، سیوطی کی الدر المنثور میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا آنحضرتؐ نے خدا کے اس قول [یوم ندعو کل اناس بامامھم] کے بارے میں فرمایا ہر قوم و گروہ کو اس کے زمانہ کے امام، ان کے رب کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائیگا اور ثعلبی نے رسولؐ سے اسناد کرتے ہوئے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے ان تمام احادیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ائمہ اثنی عشر (بارہ امیروں کا) سلسلہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے اور وہ شیعہ امامیہ کے علاوہ مسلمانوں میں سے کسی فرقہ نے بھی قریش سے ہونے والے ایسے بارہ اماموں کا دعویٰ نہیں کیا ہے کہ جن کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

(ص ۴۴۴) میں ہے کہ یحییٰ بن الحسن نے کتاب العمدہ میں بیس طریقوں سے نقل کیا ہے کہ نبیؐ کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے اور سب قریش سے ہوں گے، بخاری میں تین طریقوں سے مسلم میں نو طریقوں سے ابوداؤد میں تین طریقوں سے ترمذی میں ایک طریقہ سے اور حمیدی میں تین طریقوں سے منقول ہے۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن محمد بن اسحٰق القاضی نے ابویعلی سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے زیاد بن خثیمہ سے انہوں نے اسود بن سعید ھمدانی سے روایت کی ہے کہ کہا: میں نے جابر بن سمرہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے اور سب قریش سے ہوں گے جب آپ اپنے گھر لوٹ کر آئے تو

ینابیع المودۃ (ص ۴۴۶) میں لکھا ہے بعض محققین نے کہا ہے کہ جو احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپؐ کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے تو یہ بہت سے طرق سے وارد ہوئی ہیں وہ مشہور ہیں ان احادیث کی شرح اور زمان و مکان سے ان کی تطبیق سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان بارہ افراد سے رسول کی مراد ائمہ اہل بیتؑ عترت ہیں کیونکہ آپؐ کے بعد ہونے والے صحابہ پر ان احادیث کی تطبیق صحیح نہیں ہے کیونکہ ان کی تعداد بارہ سے کم ہے اور نہ ہی ان احادیث کو اموی بادشاہوں پر حمل کیا جاسکتا ہے کیونکہ ان کی تعداد بارہ سے زیادہ ہے پھر عمر بن عبدالعزیز کو چھوڑ کر وہ سبھی بداعمال اور ظالم تھے دوسرے یہ کہ وہ بنی ہاشم سے الگ ہیں اور رسول نے فرمایا ہے کہ وہ سب بنی ہاشم سے ہوں گے اور عبدالملک نے جابر سے جو روایت کی ہے اور اس قول میں آپ کی آواز کا ان پر مخفی رہنا اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ بنی امیہ بنی ہاشم کی خلافت کو پسند نہیں کرتے تھے، اور ان احادیث کو بنی عباس کے خلفاء پر بھی حمل نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ ان کی تعداد بھی بارہ سے زیادہ ہے اور انہوں نے آیت مودۃ القربیٰ کی بہت کم رعایت کی ہے اسی طرح حدیث کساء کی بھی کم رعایت کی ہے پس ان احادیث کو آپؐ کے اہل بیتؑ عترت سے ہونے والے ائمہ پر ہی منطبق کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم تھے ان کی قدر و منزلت سب سے زیادہ تھی وہ سب سے زیادہ پاک دامن تھے، سب سے بڑے متقی تھے نسب کے لحاظ سے سب سے بلند تھے، حسب میں سب سے افضل تھے، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم تھے، ان کے علوم آباء کے ذریعہ.....

میں نے اس بات کو چھیڑا جو آپ کے اور میرے درمیان ہوئی تھی اور عرض کی کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: فتنہ و فساد اور پھر ہلاکت و تباہی ہے، اسی حدیث کو شیخ نے اپنی اسناد سے کتاب الغیبۃ میں نقل کیا ہے۔

مگر انہوں نے یہ لکھا ہے جب آپؐ اپنے گھر واپس آئے تو قریش آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر فتنہ و فساد ہوگا۔ موت کا بازار گرم ہوگا۔

۷۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے احمد بن الحسن القطان سے انہوں نے ابوعلی محمد بن علی بن اسماعیل الکربی مروزی سے انہوں نے سہل بن عمار نیشاپوری سے انہوں عمرو بن عبداللہ بن رزین سے انہوں نے سفیان بن سعید بن عمر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد میں پہنچا تو اس وقت رسولؐ خطبہ دے رہے تھے میں نے

ان کے جدؑ سے متصل تھے جو میراث میں ملے تھے اور ان کا علم لدنی تھا اہل علم و تحقیق اور صاحبان کشف و توفیق نے انہیں اس طرح سمجھوایا ہے اس (بات کہ بارہ ائمہ سے رسول کی مراد ائمہ اہل بیت عترت ہیں)، کی تائید حدیث ثقلین اور وہ بہت سی حدیثیں کر رہی ہیں جو اس اور دوسری کتابوں میں مذکور ہیں اور جابر بن سمرہ کی روایت میں رسولؐ کا یہ قول [تجتمع علیہ الامۃ] تو اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ظہور قائم مہدی سلام اللہ علیہ کے وقت بھی آپ کی امامت کا اقرار کر لیں گے اور یہ تمام چیزیں ایک طرف لیکن تعصب و عناد نے ان لوگوں کو جو خود علماء کے زمرہ میں سمجھتے ہیں فضول قسم کی تاویلات اور کمزور احتمالات سے سہارا لینے پر مجبور کیا تا کہ وہ ان احادیث کو ان کے واضح ظواہر سے ہٹا دیں کہ جن کی تائید بہت سی متواتر حدیثیں کر رہی ہیں ان تاویلات کے بیان کرنے اور ان کا جواب دینے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

۱۔ صحیح ترمذی کے بعض حواشی میں تحریر ہے: رسولؐ کے اثنا عشر والے قول سے صحابہ کے بعد بنی امیہ کے بعض خلفاء مراد ہیں اور یہ ان کی مدح نہیں بلکہ اسکی دلالت سلطنت کی استقامت پر ہے ان ہی میں سے یزید بن معاویہ اور اس کا بیٹا معاویہ بھی ہے ان میں ابن زبیر داخل نہیں ہے کیونکہ وہ صحابہ میں داخل ہیں اور مروان بن حکم بھی ان بارہ میں شامل ہے کیونکہ اس کی بیعت ابن زبیر کے بعد ہوئی ہے پس وہ غاصب ہے پھر عبدالملک پھر ولید سے مروان بن محمد تک اس میں داخل ہیں اے کاش میں یہ سمجھ لیتا کہ رسولؐ کی احادیث میں ایسی فاسد و غلط تاویلات کے ارتکاب پر

سنا کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے، پھر آپؐ کی آواز دھیمی ہوگئی تو میری سمجھ میں نہ آسکا کہ آپؐ نے کیا فرمایا! میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا: انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

۱۸۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن عبدون المعروف بہ ابن الحاشر نے محمد بن علی الشجاعی الکاتب سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم المعروف بہ ابوزینب النعمانی الکاتب سے انہوں نے محمد بن عثمان العلان الذہبی البغدادی سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا: اس دین کے ماننے والوں کی اس شخص پر جوان پر حملہ کرے گا اسی طرح فتح ہوتی رہے گی یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اس پر کچھ لوگ اٹھنے

انسان کو کس چیز نے مجبور کیا ہے کیا ہماری طرف سے یہی آپ کا اجر رسالت ہے؟ یا یہ آپؐ کے کلام کو سبک سمجھنا ہے اور اگر یہی آپ کی مراد تھی تو ان احادیث کا کیا فائدہ تھا اور ان کا کیا ماحصل تھا؟ اور یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ آپ کا مقصد معاویہ و مروان کے علاوہ بنی امیہ سے بارہ افراد کی امیر ہونے کی خبر دینا تھا؟ اور یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ یہ صحابہ کے بعد والوں کی طرف اشارہ ہے؟ کیوں نہ فرمایا: (وہ اصحاب کے بعد ہوں گے) بلکہ یہ فرمایا (میرے بعد ہوں گے) اور جب کلام کو اس کے ظاہر سے ہٹانے اور اہل حق کے مذہب کے اثبات کے خوف سے بچنے کے لئے اس احتمال کا سہارا لینے کی نوبت آجائے تو پھر احتمالات کی بہتات ہو جائے گی اور یہ بھی احتمال دیا جائے گا کہ عبد الملک کے بعد والوں کی طرف اشارہ ہے اور آپ کے اس قول "میرے بعد" عبدالملک کے بعد مراد ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ہشام کے بعد والوں کی طرف اشارہ ہے اور اس بات کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ چھ ان میں سے عبدالملک کے بعد اور چھ بنی عباس میں سے ہوں اور میرے بعد سے بنی امیہ بھی مراد ہو سکتے ہیں اور یا بنی عباس میں سے سفاح و منصور وغیرہ کے بعد کی طرف اشارہ ہو یا ان میں بعض وہ اموی بادشاہ مراد ہوں جنہوں نے ہسپانیہ پر حکومت کی اور بعض فاطمی بادشاہ مراد ہوں کہ جنہوں نے مصر پر حکومت کی کیونکہ پہلے احتمال کو ان احتمالات میں سے کسی پر بھی کوئی ترجیح نہیں ہے۔

پھر یہ حدیثیں مدح کے علاوہ میں کیسے صادر ہوئیں جبکہ بعض طرق سے نقل ہونے والی حدیثوں میں صریح مدح موجود ہے اور ان ظالم و فاسق کو ان بہت سی روایات میں جو کہ دوسرے باب میں بیان ہوں گی انشاء اللہ، بنی اسرائل

اور کچھ بیٹھنے لگے آپؐ نے ایک جملہ اور فرمایا جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے اپنے والد یا بھائی سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا کہ فرماتے ہیں: سب قریش سے ہوں گے اسی حدیث کو انہیں اسناد سے محمد بن عثمان سے انہوں نے احمد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں نبیؐ نے فرمایا: ایسے ہی رہیں گے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی اسی حدیث کو اعلام الوریٰ میں ابوعون سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے۔

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے احمد بن الحسن القطان سے انہوں نے ابوعلی محمد بن اسماعیل سے رے میں انہوں نے فضل بن عبدالجبار المروزی سے انہوں نے علی بن الحسن یعنی ابن شقیق سے انہوں نے

کے نقباء اور عیسٰی کے حواریوں کے برابر قرار دینا کیسے صحیح ہے یہ ایک طرف دوسری طرف ان روایات کی دلالت اس بات پر ہے کہ خلفاء بارہ ہی ہوں گے۔

دوسرا احتمال مہدی کی وفات کے بعد بارہ بادشاہ ہوں گے ان میں سے چھ امام حسنؑ کی اولاد سے اور پانچ حسین کی اولاد سے ہوں گے اور ایک کسی اور خاندان سے ہوگا میں کہتا ہوں کہ یہ بھی بعض احادیث جیسے میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے یا اس حدیث) یہ دین ایسے ہی عزیز و سربلند رہے گا اس حدیث کہ لوگوں کا امر ایسے ہی چلتا رہے گا) کے خلاف ہے کیونکہ ان میں دلالت ان کے زمانہ کا نبیؐ کے زمانہ سے متصل ہونے اور رہتی دنیا تک ان کے باقی رہنے اور خلفاء کا ان میں منحصر ہونے پر ہے جیسا کہ ابن مسعود کی روایت میں اس کی تصریح کی گئی ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ اس امت پر کتنے خلیفہ ہوں گے انہوں نے اس کے بارے میں ہم سے معلوم کیا جو کہ مسلمانوں کے فرقوں کے درمیان مشہور ہے اور کلام نبیؐ کے صدق کے ظہور کے بعد ان احادیث کو ان کے غیر کے اوپر حمل کرنے اور اس امر کو مستقبل پر چھوڑنے کی کیا وجہ ہے؟ اگر آپ یہ کہیں کہ یہ خصوصیات اگر چہ نبیؐ کے بعد ائمہ اثنا عشر کے علاوہ دیگر افراد میں نہیں پائے جاتے ہیں لیکن مستقبل میں ان کے غیر میں پائے جائیں گے تو ہمارا جواب یہ ہوگا کہ جب یہ خصوصیات ائمہ اثنا عشر میں موجود ہیں تو ان احتمالات کی پروا نہیں کی جاسکتی ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہمارے نبیؐ کے اوصاف توریت وانجیل میں بیان کردیئے تھے پھر جب آپؐ نے ظہور فرمایا تو یہود و نصاریٰ نے آپ کی نبوت کا انکار کردیا۔

حسین بن داؤد سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سنا کہ فرماتے ہیں: یہ امر ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ حاکم ہوں گے پھر آپ نے دھیمی آواز میں ایک جملہ فرمایا میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ فرماتے ہیں کہ سب قریش سے ہوں گے، میں کہتا ہوں، علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں ائمہ اثنا عشر کے سلسلہ میں جابر بن سمرہ سے پچاسوں طریقوں سے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ان احادیث کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں جابر بن سمرہ سے چونتیس طریقوں سے نقل کیا ہے اسی کو طرائف اور خصال میں جابر سے بہت سے طریقوں سے نقل کیا ہے اس کو ابن بطریق نے عمدہ میں مذکورہ اسناد سے اپنی کتاب کے اول میں حمیدی کی الجمع بین الصحیحین

اور ان کے بارے میں قرآن میں آیا ہے لیکن ان کی اس بات کو قبول نہیں کیا ہے کہ وہ بعد میں ظاہر ہوں گے اور رہی یہ بات کہ ان احادیث کو اس قول پر حمل کرنا صحیح ہے کہ مہدی کے بعد بارہ افراد ہوں گے ان میں سے چھ حسن کی اولاد سے ہوں گے تو یہ ان بہت سی احادیث کے خلاف ہے جو فریقین کے طرق سے وارد ہوئی ہیں نیز ان احادیث کے برخلاف ہے جن میں خلفاء کو بارہ ہی میں منحصر و محدود کیا گیا ہے اور ان کے سلسلہ وجود کو نبیؐ کے زمانہ سے متصل قرار دیا ہے اسکی سند میں ضعف و کمزوری ہونے کے علاوہ صواعق میں بیان کیا گیا ہے یہ نہایت ہی واہیات ہے اور اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے اور صاحب فتح الباری فی شرح صحیح البخاری میں بھی نقل ہوا ہے۔

تیسرے: قاضی عیاض سے نقل ہوا ہے: مقصد یہ ہے کہ وہ۔ خلفاء۔ خلافت، اسلام کی قوت اور اس کے امور کے قائم و استوار ہونے کے زمانہ تک ہوں گے اور یہ اس شخص کے اندر پائی جائے گی کہ جس پر لوگوں نے بنی امیہ کی خلافت کے پراگندہ ہونے اور ولید بن یزید کے زمانہ میں فتنہ رونما ہونے کو ابن حجر نے فتح الباری میں تحریر کیا ہے: حدیث کے بارے میں جو بہترین بات کہی جا سکتی ہے وہ قاضی عیاض کا یہ قول ہے جو انہوں نے صحیح حدیث کے بعض طرق کے بارے میں کہا ہے: جس پر لوگوں کا اجماع ہو پھر انہوں نے ان لوگوں کے اسماء بیان کئے ہیں کہ جن کی خلافت پر لوگوں نے اجماع کیا تھا وہ ابوبکر، عمر، عثمان، علیؑ، معاویہ، یزید لعنہ ا......، عبدالملک اور اس کی اولاد سے ولید تک چار خلیفہ سلیمان، یزید ہشام اور عمر بن عبدالعزیز یہ خلفاء راشدین کے بعد سات خلیفہ ہیں اور بارہواں ولید بن یزید بن عبدالملک ہے۔

اور عبدری کی الجمع بین الصحاح الستہ ، سے بہت سے طرق سے نقل کیا ہے اور علامہ کشف الیقین میں الجمع بین الصحیحین سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبیؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد ضرور بارہ امیر ہوں گے سب قریش سے ہوں گے اور اعلام الوریٰ، میں لکھا ہے کہ جن احادیث کو غیر امامیہ اصحاب حدیث نے نقل کیا ہے اور انہیں صحیح قرار دیا ہے ان میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے جو جابر بن سمرہ سے، بہت سے طرق سے منقول ہے۔

۲۰۔ غیبت نعمانی۔ مسدد بن مستور نے حماد بن یزید سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ہم مغرب کے بعد ابن مسعود کے پاس بیٹھے تھے وہ قرآن کی تعلیم دے رہے تھے کہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا، اے ابو عبد الرحمٰن! کیا آپ نے نبیؐ سے یہ سوال کیا تھا

وضاحت: حدیث مذکور کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہ ردی ترین قول ہے اگر چہ ابن حجر نے اس کو بہترین قول قرار دیا ہے ہم بنی امیہ کے نسب اور اس بات سے قطع نظر کرتے ہیں کہ انہیں قریش سے منسوب نہیں کیا جا سکتا ہے جبکہ ان احادیث کی صریح دلالت اس بات پر ہے کہ بارہ امام قریش سے ہوں گے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بشارتیں جو کہ بطور مدح صادر ہوئی ہیں اور خلیفہ سازی کا کسی کو اختیار نہیں دیا گیا ہے، ان کو معاویہ پر کیسے حمل کیا جا سکتا ہے جبکہ اس نے امیر المومنینؑ سے جنگ کی ہے کہ جن کے بارے میں سید النبیینؐ نے فرمایا ہے۔ تمہاری جنگ میری جنگ ہے، اور معاویہ نے ہی آپؑ پر علی الاعلان منبروں سے سب و شتم کرایا اور جنت کے جوانوں کے سردار حسنؑ کو زہر دیا اور ان بشارتوں کو یزید پر حمل کرنا کیسے صحیح ہے کہ جس نے حسینؑ سے جنگ کی جو کھلم کھلا فسق و فجور کا مرتکب ہوتا تھا جس نے بنت رسولؐ کے فرزند کا سر دیکھ کر خوش ہو کر ابن الزبعری کے مشہور اشعار پڑھے اور جس کے حکم سے مسلم بن عقبہ نے تین دن تک اہل مدینہ کی جان، مال اور عزت و آبرو کو مباح سمجھا اور اس نے بہت سے صحابہ کو قتل کر ڈالا اور اس کے حکم سے مدینہ کو تاراج کر دیا۔ اور اس حادثہ میں ہزار باکرہ عورتوں کی عصمت دری کی چنانچہ اس حادثہ کے بعد کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتا تھا تو کہا جاتا تھا اس کی بکارت کی کوئی ضمانت نہیں ہے شاید واقعہ حرہ میں زائل ہو گئی ہو، نیز کہا گیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد چار ہزار بچے پیدا ہوئے، جبکہ رسولؐ نے فرمایا ہے جیسا کہ مسلم نے روایت کی ہے: جس نے مدینہ والوں کو خوف زدہ کیا اس نے خدا کو خوف زدہ کیا اور اس پر خدا، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور واقدی سے منقول ہے کہ غسیل ملائکہ حنظل کے فرزند عبد اللہ نے کہا: (خدا کی قسم یزید

کہ اس امت پر کتنے خلیفہ حاکم ہوں گے، انہوں نے جواب دیا جب سے میں عراق آیا ہوں کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا ہے پھر کہا: ہاں! تمہارے خلفاء بارہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے، نعمانی نے اس حدیث کو ابن مسعود سے مختلف طریقوں سے اور ملتی جلتی عبارتوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ نے احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الثقفی سے انہوں نے احمد بن عبد الجبار العطاردی سے انہوں نے محمد بن الحسان الفرسی سے انہوں نے علی بن محمد انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالکریم سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی سے انہوں نے حنش بن المعتمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں:

کے خلاف ہم نے اس وقت خروج کیا جب ہمیں یہ یقین ہو گیا کہ اب ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی کیونکہ اولاد کی ماؤں سے، لڑکیوں اور بہنوں سے زنا کیا جا رہا ہے، شراب پیتا ہے اور نماز سے سروکار نہیں رکھتا ہے) اسی یزید نے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا سیوطی وغیرہ نے لکھا ہے: نوفل بن ابی الفرات کہتے ہیں: میں عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے یزید کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا: امیر المومنین یزید بن معاویہ نے فرمایا ہے: عمر بن عبدالعزیز نے کہا: تم اسے امیر المومنین کہتے ہو؟ اور اس کے حکم سے اس کو بیس کوڑے لگائے گئے۔ صواعق میں مرقوم ہے کہ سعد بن حسان سے کہا گیا کہ بنی امیہ یہ گمان کرتے ہیں کہ خلافت انہیں میں منحصر ہے۔ تو انہوں نے کہا: زرقا کی اولاد نے جھوٹ کہا ہے وہ تو بادشاہ تھے بلکہ بدترین بادشاہ تھے اور پھر ان احادیث کو عبدالملک ایسے خیانت کار و بدعہد پر کیسے حمل کیا جا سکتا ہے جو امر بالمعروف سے روکنے والا تھا، تاریخ الخلفاء میں سیوطی لکھتے ہیں: عبدالملک کی برائیوں میں اگر صرف حجاج اور لوگوں اور صحابہ پر اس کا حاکم بنانا، ان کی توہین کرنا، انہیں قتل کرنا، مارنا، گالیاں دینا، قید کرنا صحابہ اور اکابرین تابعین میں سے بعض کو قتل کرنا، جس کو بھی جانتے ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ اس نے انس اور دیگر صحابہ کی مشکیں کسوائیں اور اس سے وہ انہیں ذلیل ہی کرنا چاہتا تھا اس کو معاف نہ کرے اور ولید بن یزید بن عبدالملک ایسے فاسق، شراب خور اور خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کا ارتکاب کرنے والے کو کیسے خلیفہ تسلیم کیا جا سکتا ہے یہی وہ شخص ہے جس نے پشت کعبہ پر شراب پینے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن لوگوں نے اس سے اسکے فسق کی وجہ سے نفرت کی، یہی وہ شخص ہے کہ جس نے قرآن کھولا اور اس سے فال نکالی تو یہ نکلا:

میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے سب قریش سے ہوں گے اس حدیث کو ابن شہر آشوب نے مرسل طریقہ سے حنش سے انہوں نے ابن مسعود سے مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے ابوعلی احمد بن الحسن بن علی بن عبدربہ سے انہوں نے محمد بن یحیٰی بن خلف بن یزید المروزی سے رے میں ربیع الاول ۳۳۲ھ میں انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی المعروف بہ ابن راہویہ سے (۲۳۸) میں انہوں نے یحیٰی بن یحیٰی نیشاپوری سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ہشام الدستوائی سے انہوں نے مجالد بن سعید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھے ہم ان کے سامنے اپنے مصحف پیش کر رہے تھے کہ ان سے ایک نوجوان نے معلوم کیا: آپ کے نبیؐ نے

و خاب کل جبار عنید، یہ دیکھ کر اس نے قرآن پھینک دیا اور اس پر تیروں کی بارش کردی اور کہا:

تهددنی بجبار عنیـــد فها انا ذاک جبار عنیـــد

اذا ما جئت ربک یوم حشر فقل یا رب مزقنی الولیـد

اس کے کچھ عرصہ بعد ہی اسے قتل کر دیا گیا، کیا عزتِ اسلام اور خلیفۂ رسولؐ کے یہی معنی ہیں اسی کے بارے میں مرقوم ہے جب یہ حج کیلئے گیا تو صندوقوں میں بند کر کے کتے بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ اور کعبہ کے برابر ایک قبہ بنایا جس کو خانہ کعبہ پر رکھنا چاہتا تھا اور اپنے ساتھ شراب لے گیا چنانچہ اس قبہ کو کعبہ پر نصب کر کے اس پر بیٹھ کر شراب پینا چاہتا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے اسے لوگوں سے ڈرایا لیکن اس نے کچھ نہ سنی، مسعودی نے مبرد سے نقل کیا ہے کہ اس نے اپنے ایک شعر میں الحاد کیا ہے اور اس میں رسول کا ذکر کیا ہے یہ اشعار اسی کے ہیں:

تلعب بالخلافة هاشمـــی بلا وحی اتاه ولا کتـــاب

و قل لله یمنعنی طعـــام و قل لله یمنعنی شرابـــی

عقد الفرید سے منقول ہے کہ اسحٰق بن محمد الازرق نے کہا: میں ولید کے قتل کے بعد منصور بن جمہور ازدی کے پاس گیا اس وقت اس کے پاس ولید کی دو کنیزیں تھیں (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا) ان میں سے ایک نے کہا میں تمام کنیزوں میں اس کی چہیتی کنیز تھی، چنانچہ وہ اس سے ہمبستری کرتا رہا کہ موذن نے اذان دی تو اس نے اسے نماز

آپ سے یہ بھی بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ انہوں نے کہا: یقیناً تم نوجوان ہو اور تم سے پہلے اس چیز کے بارے میں مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا تھا ہاں! ہمارے نبیؐ نے ہم سے یہ بتایا ہے کہ ان کے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے۔

۲۳۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے ابوالقاسم عتاب (غیاث نخ) بن محمد حافظ سے انہوں نے یحییٰ بن محمد بن صاعد سے انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن بن المفضل و محمد بن ابی عبید بن سواد الوراق سے انہوں نے ثعلبی سے انہوں نے عبدالغفار بن الحکم سے انہوں نے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے اور عتاب (غیاث) سے انہوں نے اسحٰق بن محمد الانماطی سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے جریر سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے

پڑھانے کیلئے بھیج دیا حالانکہ یہ نشہ میں تھی، مسجنب تھی چنانچہ اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور تاریخ الخلفاء میں سیوطی نے احمد کی مسند سے نقل کیا ہے یہ اس امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ولید ہوگا وہ اس امت کیلئے فرعون سے زیادہ سخت ہوگا صحیح یہی ہے کہ انہیں خلفاء کے بجائے فراعنہ کہا جائے، انہیں ملحدوں اور کافروں سے تشبیہ دی جائے نہ کہ عیسیٰ کے حواریوں اور بنی اسرائیل کے نقباء سے۔ ہم بنی امیہ کی برائیوں کو اس سے زیادہ بیان کر سکتے ہیں لیکن بحث کے طویل ہونے کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتے ہیں، تعجب ہے کہ قاضی عیاض نے ان ظالموں کو رسولؐ کا ایسا خلیفہ قرار دیدیا کہ جن کے بارے میں یہ بشارت دی گئی ہے وہ ہدایت کے مطابق عمل کریں گے اور جب وہ گذر جائیں گے تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت دھنس جائے گی، اور یہ امت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی جب تک یہ ائمہ ہوں گے اور یہ ائمہ ایسے ہی ہوں گے جیسے بنی اسرائیل کے نقباء اور اس سے زیادہ تعجب خیز بات تو یہ ہے کہ قاضی صاحب نے امام حسنؑ کو زمرہ خلافت میں سے ان کے جد کی حدیث کے ذریعہ خارج کر دیا ہے جب کہ وہ اپنے جد کی نص سے خلیفہ ہیں، اور قاضی صاحب نے یزید و معاویہ اور عاص کی اولاد کو خلفیہ بنا دیا کہ جن پر رسولؐ نے احادیث میں لعنت کی ہے۔

موصوف کے کلام کی کمزوری ابوداؤد کی صحیح میں ان کا یہ قول "ان سب پر امت کا اجماع ہوگا" کئی لحاظ سے ضعیف ہے:

ا۔ ان میں سے کسی کے اس فعل کو اس کی طرف منسوب کرنا جو کہ اس نے ارادہ و اختیار سے انجام دیا ہو نہ جبر و اکراہ سے تو آپؐ کے اس قول (تجتمع) سے اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ یہ آپؐ کا کلام ہے، ان کا قصد و اختیار کے ساتھ اجماع

شعبی اور عتاب (غیاث نخ) سے انہوں نے حسین بن محمد الجوانی سے انہوں نے ایوب بن محمد الوزان سے انہوں نے سعید بن مسلمہ سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے سب نے کہا کہ انہوں نے اپنے چچا قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ ابوالقاسم عتاب (غیاث نخ) نے کہا یہ حدیث مطرف ہے، انہوں نے کہا: جس وقت ہم مسجد میں بیٹھے تھے اور عبداللہ بن مسعود بھی ہمارے ساتھ تھے اس وقت ایک دیہاتی عرب آیا اور کہنے لگا: کیا تمہارے درمیان عبداللہ بن مسعود بھی ہیں؟ انہوں نے کہا؟ ہاں! میں ہوں عبداللہ بن مسعود! بتاؤ کیا بات ہے؟ اس نے کہا: اے عبداللہ کیا آپ کو آپ کے نبیؐ نے یہ بتایا ہے کہ تمہارے درمیان کتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبداللہ نے کہا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ جس کے بارے میں مجھ سے اس

کرنا مراد ہے لیکن اہل مکہ و مدینہ کے ایسے اجماع کے بارے میں خبر دینے کو کسی کے لئے بھی عظیم فقیہ، نمایاں محدثین، صحابہ اور بڑے تابعین میں سے صحیح نہیں جانا ہے خصوصاً یزید کی خلافت پر ان کا اجماع اور وہ اسے خلافت کیلئے منتخب کریں اور ولید بن یزید کی خلافت پر مسلمانوں کا اجماع۔

۲۔ اگر اسی پر بنا رکھیں تو اس سے امیر المومنین اور حسن علیہما السلام خلفاء سے خارج ہو جائیں گے کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر شام والوں کا اجماع نہیں ہے حالانکہ ان کی خلافت پر اتفاق و اجماع ہے۔

۳۔ اور یہ اضافہ دوسری حدیثوں کے طرق میں سے کسی دوسرے طریق سے وارد نہیں ہوا ہے جبکہ یہ احادیث صحت و متانت کے درجہ پر ہیں، قوی احتمال ہے کہ یہ قول: کلھم یجتمع علیه الامة راوی کا اضافہ ہے اور جہاں کمی، بیشی کا معاملہ پیش آجائے وہاں مرجع اصالۃ عدم الزیادۃ ہے یعنی اصل یہ ہے کہ اضافہ نہیں ہے لیکن یہ مورد اس کا مصداق نہیں ہے کیونکہ زیادہ تر روایات اس اضافہ سے خالی ہیں، صرف ابوداؤد نے اسے نقل کیا ہے اور اس میں صلاحیت نہیں ہے کہ ہم اس کے ذریعہ ان بہت سی احادیث کو قید لگائیں جو متواتر اور مطلق ہیں، جن کی بہت سے صحابہ نے روایت کی ہے جیسے عبداللہ بن مسعود، جابر بن سمرہ اور بہت سے نمایاں تابعین نے نقل کیا ہے کی ہیں۔

۴۔ بالفرض یہ جملہ آپ کی زبان سے صادر ہوا ہے تو بھی ان احادیث میں بیان ہونے والی باتوں کو ان چیزوں کے ذریعہ قید لگانا واجب ہے جو دیگر احادیث میں بیان ہوئی ہیں جیسے آپ کا یہ قول: کلھم یعمل بالھدی و دین الحق الخ وہ سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے اور یہ کہ جب وہ گذر جائیں گے تو زمین اپنے بسنے

وقت تک کسی نے سوال نہیں کیا ہے کہ جب سے میں عراق آیا ہوں، ہاں بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے اور کہا جریر نے: اشعث سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے، ابن بابویہ نے کمال الدین میں اور الخصال میں اور عیون میں اور آمالی میں عتاب سے اسانید کے ذریعہ روایت کی ہے مگر اس کے الفاظ میں مختصر اختلاف ہے (ابوعروبہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں اتنے ہی جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے ائمہ اثنا عشر کے بارے میں جو نصوص ہیں ان کو بحار، اعلام الوریٰ، عیون اخبار الرضا، الخصال، اور کمال الدین وغیرہ میں عبداللہ بن مسعود سے، بہت سے طرق سے نقل کیا گیا ہے، اور مناقب میں اپنی سند سے ابو یعلی موصلی سے انہوں نے اپنی مسند

والوں سمیت ختم نہیں جائیں گی، ان کی مثال عیسیٰؑ کے حواریوں اور بنی اسرائیل کے نقباء جیسی ہے اور خلفاء انہیں میں منحصر و محدود ہیں ان جملوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس اضافی جملہ کی صحیح توجیہہ "اگر آپ کی زبان سے صادر ہوا ہے تو" یہ ہے کہ اس سے امت کا اجماع مراد ہے ائمہ اثنا عشر کی امامت کے اقرار کے ساتھ ظہور مہدی کے وقت تک۔

۵۔ اس حدیث کی توجیہہ کے بارے میں کہا گیا ہے، اس سے اسلام میں قیامت تک ہونے والے ائمہ کا وجود مراد ہے جیسا کہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ابن حجر کی شرح بخاری سے نقل کیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے اسلام کے پورے زمانہ میں قیامت تک ہونے والے خلیفہ مراد ہیں جو کہ حق پر عمل کریں گے خواہ ان کے زمانہ میں تسلسل نہ ہو اسی بات کی تائید وہ چیز کرتی ہے جس کو ابن مسدد نے اپنی مسند کبیر میں ابوالخلد سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک کہ بارہ خلیفہ نہ ہوں گے وہ سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے ان میں سے دو اشخاص رسول کے اہل بیتؑ سے ہوں گے الخ ابن حجر کے کلام کے ذیل میں سیوطی لکھتے ہیں: بنا بر ایں، بارہ خلیفہ میں سے چار تو وہی ہیں۔ یعنی راشدین۔ اور حسن و معاویہ و ابن زبیر، عمر بن عبدالعزیز آٹھ تو یہ ہیں ممکن ہے انہیں میں عباسیوں میں سے مہتدی کو شامل کیا جائے کیونکہ وہ عباسیوں میں ایسا ہی تھا جیسا بنی امیہ میں عمر بن العزیز، ایسے ہی طاہر کہ اسے بھی عدل عطا کیا گیا تھا دو باقی بچتے ہیں، جو منتظر ہیں ان میں سے ایک مہدی ہیں وہ محمدؐ کے اہل بیتؑ سے ہوں گے۔

میں شیبانی بن فروخ سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے رسولؐ سے یہ بھی معلوم کیا تھا کہ ان کے بعد اس امت کے امر کے کتنے ذمہ دار ہوں گے؟ ابن مسعودؓ نے کہا: جب سے میں عراق آگیا ہوں تم سے پہلے مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا تھا، پھر کہا: ہاں! میں نے رسول اللہؐ سے یہ سوال کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا، بنی اسرائیل کے نقباء کی طرح بارہ ہوں گے صاحب مناقب کہتے ہیں: اس حدیث کو ابن بطہ نے ابانہ میں اور احمد نے اپنی مسند میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے اور اسی کو عثمان بن ابی شیبہ، ابوسعید الاشج، ابوکریب ومحمود بن غیلان وعلی بن محمد وابراہیم بن سعید وعبدالرحمٰن بن ابی حاتم

وضاحت: یہ قول بھی بے بنیاد اور غلط ہے کیونکہ ان روایات میں سے اکثر اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ خلفاء بارہ ہوں گے بلکہ بعض نے اس پر نص کر دی ہے کہ جس کی تاویل وتوجیہ بھی نہیں کی جا سکتی جیسے ابن مسعود کی روایت، اس کی دلالت تو اس بات پر بھی ہے کہ ان کا زمانہ متصل ہوگا اور وہ یکے بعد دیگرے ہوں گے اور اس بات پر اس بات سے ثبوت پیش کرنا کہ جس کو مسدد نے اپنی مسند میں ابوالخلد سے نقل کیا ہے تو ابوالخلد کے علم کا رجیں ہے اور وہ اہم ہے خواہ روایت کے عنوان سے صادر ہوا ہو یا نبیؐ سے حدیث کے عنوان سے یا وہ اپنی رائے وعقیدہ اور اپنے اجتہاد کا اظہار کر رہے ہوں اور اگر وہ ناواقف ہیں تو پھر ان کا یہ قول "کہ ان میں سے دو محمدؐ کے اہل بیت میں سے ہوں گے" جیسا کہ سیاق کلام گواہ ہے اضافہ ہے" ابوالخلد اور ان سے نقل کرنے والوں کا اضافہ واجتہاد ہے ورنہ آنحضرتؐ بجائے محمدؐ کے اہل بیت کے یہی فرماتے کہ میرے اہل بیت سے ہوں گے اسی کی تائید وہ چیز کرتی ہے جو اس باب کی ح ۵۳ میں خصال سے اور انہوں نے اپنی سند سے ابونجران سے نقل کیا ہے کہ ابوالخلد نے یہ ان سے بیان کیا اور ان کے سامنے اس پر قسم کھائی مگر یہ جملہ "کہ یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک کہ اس میں بارہ خلیفہ نہ ہوں گے وہ سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا، بہرحال یہ حدیث اس لئے قابل اعتناء نہیں ہے کہ اس کے متن وسند میں ضعف ہے اور یہ معتبر روایات کے معارض ہے اور ایسی حدیثوں سے ان بہت سی حدیثوں کو قید نہیں لگائی جا سکتی جو مطلق ہیں اور جن کی دلالت اس بات پر ہے کہ ان کا زمانہ متصل ہوگا اور وہ بارہ ہیں اس کی تائید متواتر احادیث سے بھی ہوتی ہے اور اگر تقیید ضروری ہو تو بھی صناعت

سب نے ابواسامہ سے انہوں نے مجالد سے اور انہوں نے شعبی سے نقل کیا ہے۔

۲۴۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد بن مندہ، نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن غیاث الکوفی سے انہوں نے حماد بن ابی حازم المدنی سے انہوں نے عمران بن محمد بن سعید بن میتب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں پہلی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا میرے صحابیو! تمہارے درمیان میرے اہل بیتؑ کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کشتی نوح اور بنی اسرائیل میں باب حطہ میں میرے بعد تم میرے اہل بیتؑ اور میری ذریت سے ہونے والے ائمہ سے تمسک کرنا کیونکہ وہ تمہیں کبھی گمراہ نہ ہونے دیں گے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: میرے اہل بیتؑ یا میری عترت سے بارہ ہوں گے۔

۲۵۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن علی بن سعید بن علی الخزاعی الکوفی نے محمد بن ابی عبداللہ الکوفی الاسدی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برمکی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے شعیب بن ابراہیم تمیمی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے ابان بن اسحق الاسدی سے انہوں نے صباح بن محمد بن ابی حازم سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ (خلیفہ) ہوں گے جتنے سال میں مہینے ہوتے ہیں اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہے، وہ موسیٰ کی ہیبت، عیسیٰؑ کی عظمت، حکم داؤد اور صبر ایوب کے حامل ہیں شیخ ابوعبداللہ کہتے ہیں: یہ حدیث کہ سال کے مہینوں کی تعداد کے برابر ہوں گے غریب ہے۔

۲۶۔ کفایۃ الاثر۔ قاضی ابوالفرج معافا بن زکریا بغدادی نے ابوالحسن بن علی بن عقبہ سنانی شیبانی نخ سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عزفہ (عدفہ نخ) طائی الحمصی سے

اسماء اور خصوصیات پر دلالت کر رہی ہیں ورنہ اس سے زیادہ واضح جواب ہوتا، اگر قارئین اس سے زیادہ وضاحت کے شائق ہیں تو اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں ان کی تحریر سے ہر قسم کا شک وشبہ رفع ہو جائے گا، حق وہ حق کی طرف خدا ہی ہدایت کرنے والا ہے۔

انہوں نے غربانی سے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبیؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امام ہوں گے پھر آپؐ کی آواز دھیمی ہوگئی میں نے سنا کہ فرماتے ہیں سب قریش سے ہوں گے۔

۲۷۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن حسن بن محمد بن مندہ سے انہوں نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن صدقہ رقی سے مصر میں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن خلد و ابوبکر باہلی سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے ابن عوف سے انہوں نے ہشام بن یزید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے، اس کے بعد آپ کی آواز دھیمی ہوگئی میں نے سنا کہ فرماتے ہیں: وہ سب قریش سے ہوں گے۔

۲۸۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے ابوطالب بن زید الرادانی (لسروانی نخ السورابی نخ) العدل سے انہوں نے سبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔ نوٹ: واضح رہے کہ متن کا کمزور ہونا حدیث کی ائمہ اثنا عشرہ پر دلالت کو متاثر نہیں کرسکتا ہے۔

۲۹۔ کشف الاستار۔ عبداللہ بن بطہ العکبری نے ابانہ میں اپنی اسناد سے مجاشع کے غلام عبداللہ بن امیہ سے انہوں نے یزید رقاشی سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ نے فرمایا: یہ دین ایسے ہی قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ (ائمہ) ہوں گے جب وہ گذر جائیں گے تو زمین اپنے بسنے والوں سمیت دھنس جائے گی اس حدیث کو مناقب میں عبداللہ بن امیہ سے انہوں نے یزید الرقاشی سے انہوں نے انس سے اس اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے: یہاں تک

کہ بارہ امیر ہوں گے اسی کو اعلام الوریٰ میں یزید الرقاشی کی طرف نسبت دیتے ہوئے انس سے نقل کیا ہے مگر اس میں ہے کہ یہ دین ہرگز زائل نہیں ہوگا۔

۳۰۔ کفایۃ الاثر۔ میں محمد بن متویہ سے انہوں نے علی بن محمد مہرویہ قزوینی سے انہوں نے حامد بن ابی حامد سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن رقی سے مصر میں انہوں نے عباس بن طالب سے انہوں نے عبد الواحد بن زید سے انہوں نے عاصم الاحول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے انس بن مالک نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امام ہوں گے پھر آپؐ کی آواز دھیمی ہوگئی میں نے سنا کہ فرماتے ہیں سب قریش سے ہوں گے۔

۳۱۔ کفایۃ الاثر۔ احمد محمد بن عبد اللہ الجوہری سے انہوں نے عبد الصمد بن علی بن محمد بن مکرم سے انہوں نے طیالسی ابو الولید سے انہوں نے ابو الزیاد (ابو الزناد نخ) عبد اللہ بن ذکوان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں، کتاب خدا، جس نے اس کا دامن تھام لیا وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی میں ہے پھر میرے اہل بیتؑ ہیں اپنے اہل بیتؑ کے سلسلہ میں تمہیں خدا کو یاد دلاتا ہوں، اسی جملہ کو تین بار کہا میں نے ابو ہریرہ سے معلوم کیا: تو کیا آنحضرتؐ کے اہل بیتؑ میں آپؐ کی ازواج ہیں؟ کہا: وہ نہ آپؐ کے اہل بیت ہیں اور نہ عقب، بلکہ آپؐ کے اہلبیت بارہ ائمہ ہیں کہ جن کا ذکر خدا نے اپنے اس قول میں کیا ہے:

[و جعلها کلمة باقية في عقبه]

۳۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابو الحسن محمد بن جعفر بن محمد تیمی المعروف بہ ابن النجار النحوی نے احمد بن محمد بن مروان الغزال سے انہوں نے محمد بن تیم سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبد الغفار بن قاسم سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت ﴿انما انت منذر

و لکل قوم هاد﴾ نازل ہوئی تو رسولؐ نے ہمیں سنائی پھر فرمایا: میں تو منذر (ڈرانے والا) ہوں کیا تم ہادی کو پہچانتے ہو؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ ہم نہیں پہچانتے۔ فرمایا جو جوتی ٹانک رہا ہے، سب گردن اٹھا کر دیکھنے لگے کہ ایک حجرہ سے علیؑ برآمد ہوئے اور ان کے ہاتھ میں رسولؐ کی نعلین تھی، پھر رسولؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، جان لو یہ میرا پیغام پہنچانے والے میرے بعد امام، میری بیٹی کے شوہر اور میرے نواسوں کے باپ ہیں، ہم اہل بیتؑ ہیں خدا نے ہم سے رجس کو دور رکھا ہے اور ہمیں پلیدگی سے پاک رکھا ہے اور یہ میرے بعد تاویل پر اسی طرح جنگ کریں گے جس طرح میں نے تنزیل پر جنگ کی ہے اور یہ خود امام ہیں اور ابو الائمہ ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: بارہ بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر اور دیکھو! اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہے اس کے ذریعہ خدا زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی ان سے زمین خالی نہیں رہے گی ورنہ اپنے بسنے والوں سمیت دھنس جائے گی اس حدیث کو غایت المرام میں ابن بابویہ سے اور انہوں نے اپنی سند سے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل محمد بن عبداللہ نے حسن بن علی بن زکریا العدوی سے انہوں نے ابو کریب محمد بن علان سے انہوں نے اسماعیل بن صبیح الیشکری سے انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے شبیب بن فرقد سے انہوں نے مفضل بن حصین سے انہوں نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امام ہوں گے پھر آپ کی آواز دھیمی ہوگئی میں نے سنا کہ فرماتے ہیں سب قریش سے ہوں گے، مفضل کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس کو میں نے سوائے حسن بن علی بن زکریا البصری کے اس اسناد کے ساتھ کسی اور سے نہیں سنا ہے اس کو میں نے ان سے چہار شنبہ کے دن بخارا میں لکھا اس دن عاشورہ تھا اور وہ اصحاب حدیث میں سے تھے مگر حدیث میں ثقہ تھے اور اکثر اہل بیتؑ کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اس حدیث کو مناقب میں مرسل طریقہ سے مفضل بن حصین سے انہوں نے عمر بن

خطاب سے نقل کیا ہے۔

۳۴۔ کفایۃ الاثر۔ ابو الفرج معافا بن زکریا نے علی بن عتبہ القاضی سے انہوں نے موسیٰ بن اسحٰق انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن مروان بن معاویہ سے انہوں نے شداد بن عبدالرحمٰن، جو کہ اہل بیتؑ مقدس میں سے تھے، سے انہوں نے ابراہیم بن ابی عیلہ سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: میری اور میرے اہل بیتؑ کی محبت سات جگہوں پر نفع بخش ہے مرتے دم، قبر میں، نشور، دوبارہ زندہ ہونے کے وقت، نامۂ اعمال ملتے وقت، حساب کے وقت، میزان کے وقت اور پل صراط سے گذرتے وقت پس جس نے مجھ سے محبت کی اور میرے اہل بیت سے محبت کی اور میرے بعد ان کے دامن سے وابستہ رہا تو روز قیامت ہم اسکی شفاعت کریں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ ہم ان سے کیسے متمسک رہیں فرمایا: میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے جو ان سے محبت کرے گا اور ان کی اقتدا کرے گا وہ کامیابی اور نجات سے ہمکنار ہوگا اور جو ان سے روگردانی کرے گا وہ گمراہ اور سرگرداں ہوگا۔

۳۵۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے جعفر بن علی بن سہل الدقاق الدوری سے انہوں نے علی بن الحارث المروزی سے انہوں نے ایوب بن عاصم الھمدانی سے انہوں نے حفص بن غیاث سے انہوں نے یزید بن مکحول سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو مجھے اللہ جل جلالہ نے ندا دی اور فرمایا، اے محمدؐ! میں نے عرض کی لبیک میرے آقا، فرمایا: میں نے جو بھی نبی بھیجا تو جب اس کا زمانہ ختم ہوگیا تو اس کے امر کو اس کے بعد اس کے وصی نے قائم رکھا ہے لہذا آپ علی بن ابی طالب کو اپنے بعد امام قرار دیدیجئے کیونکہ میں نے تم دونوں کو ایک ہی نور سے پیدا کیا ہے اور ائمہ راشدین کو تم دونوں کے نور سے پیدا کیا ہے۔ اے محمدؐ! کیا تم انہیں دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں میرے رب ارشاد ہوا اپنا سر بلند کرو، میں نے اپنا سر بلند کیا تو میں نے دیکھا میرے بعد ہونے والے بارہ ائمہ کے انوار ہیں، میں نے عرض کیا اے میرے

رب یہ انوار کس کے ہیں؟ فرمایا: یہ تمہارے بعد ہونے والے معصوم وامین ائمہ کے انوار ہیں۔

۳۶۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن ذہبان بن محمد المصری نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے عبد اللہ بن تمام الکوفی سے انہوں نے یحییٰ بن عبد الحمید سے انہوں نے حسین بن ابی بردہ سے انہوں نے یحییٰ بن یعلیٰ سے انہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن معاذ (سعد نخ) سے انہوں نے ابو قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے کہ میں اس کا اول ہوں اور میرے بعد اس کے بارہ امام ہیں، اور اس کے درمیان کے لوگ ہلاک ہوں گے عام تباہی ہوگی، میں ان سے نہیں ہوں اور وہ مجھ سے نہیں ہیں، اس کو ابو المفضل الشیبانی سے انہوں نے حسن بن ہدیہ سے انہوں نے ابو القاسم الفضل بن جعفر بن ابی نوح سے انہوں نے ابو الحسن بن مہاجر سے انہوں نے ہشام بن خالد دمشقی سے انہوں نے حسن بن یحییٰ الحسینی سے انہوں نے صدقہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے قتادہ سے نقل کیا ہے۔

۳۷۔ کفایۃ الاثر۔ قاضی ابو الفرج معافا بن زکریا نے علی بن عتیبہ (عتبہ نخ) سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن علوان سے انہوں نے ابو علی الخراسانی سے انہوں نے معروف بن خربوذ سے انہوں نے ابو الطفیل سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا رسولؐ اللہ نے مجھ سے فرمایا، تم میرے اہل بیت میں سے مرنے والوں کے وصی اور میری امت کے زندہ کے خلیفہ ہو، تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور تمہاری صلح میری صلح ہے تم ابو الائمہ ہو تمہارے صلب سے مطہر و معصوم گیارہ امام ہوں گے ان ہی میں سے مہدی ہیں جو دنیا کو عدل و انصاف سے پر کریں تم سے دشمنی رکھنے والوں کے لئے تباہی ہے اے علی! اگر کوئی شخص راہ خدا میں پتھر سے بھی محبت کرے گا تو خدا اسے اسی کے ساتھ محشور کرے گا اور تمہارے دوستوں اور شیعوں اور تمہارے ہونے والے ائمہ کے محب تمہارے ساتھ محشور ہوں گے اور تم میرے ساتھ بلند درجات میں ہوگے اور تم جنت و جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو، تم اپنے دوستوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرو گے۔

۳۸۔ المناقب۔ سہل بن حماد نے یونس بن ابی یعقوب سے انہوں نے عوان سے انہوں نے ابو جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم نبی کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے فرمایا: میری امت کا امر ایسے ہی صحیح رہے گا، یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے، حدیث کو اعلام الوریٰ میں عامہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۹۔ دلائل الامامۃ۔ ابو المفضل نے محمد بن الحسن الکوفی سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ فارسی سے انہوں نے یحییٰ بن میمون الخراسانی سے انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے انہوں نے اپنے بھائی محمد بن سنان الزہری سے انہوں نے سیدنا ابو عبد اللہ جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے اپنے والد حسین اور اپنے چچا حسن سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہاری اولاد سے گیارہ امام پورے ہو جائیں گے تو ان میں سے "میرے اہل بیتؑ میں سے" گیارہویں مہدی ہیں۔

۴۰۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید الخزاعی نے عبد العزیز بن یحییٰ الجلودی سے انہوں نے محمد بن زکریا الغلابی سے انہوں نے عتبہ بن ضحاک سے انہوں نے ہشام بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب امیر المومنین قتل کر دیئے گئے تو حسن بن علی صلوات اللہ علیہ منبر پر تشریف لے گئے جب بیان کا آغاز کرنا چاہا تو گلا رندھ گیا لہذا آپ کچھ دیر کے لئے بیٹھ گئے پھر کھڑے ہوئے اور گویا ہوئے ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو اپنی اولیت میں واحد و یکتا ہے (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا) ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے ہم اہل بیت کو خلافت سے نوازا امیر المومنین کے غم میں خدا ہمارے لئے کافی ہے اور انکی جدائی کا اثر مشرق و مغرب پر ہے۔ خدا کی قسم آپ نے صرف چار سو درہم چھوڑے ہیں اپنے اہل و عیال کے لئے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے مجھے میرے جد رسولؐ نے خبر دی ہے اس امر کے مالک آپ کی عترت سے بارہ خلیفہ ہوں گے اور ہم میں سے ہر ایک کو قتل کیا جائیگا یا زہر سے شہید کیا جائیگا۔

۴۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے عتبہ بن عبد اللہ الحمصی سے انہوں نے سلیمان بن عمر

الراسبی الکاتب سے حمص میں انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن عبداللہ المحمدی سے انہوں نے ابوروح بن فروۃ الفرح سے انہوں نے احمد بن محمد بن المنذر بن جیفر (جعفر نخ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حسن بن علیؑ نے فرمایا: میں نے اپنے جد رسول اللہؐ سے آپؐ کے بعد ہونے والے ائمہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ ائمہ ہوں گے خدا نے انہیں میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے اور اے حسن ان میں سے تم بھی ہو، حسنؑ نے عرض کی یا رسول اللہ اہل بیتؑ کے قائم کب ظہور کریں گے، فرمایا: اے حسن ان کی مثال قیامت کی سی ہے جو آسمانوں اور زمین میں بہت سخت وسنگین ہے وہ اچانک آئیں گے۔

۴۲۔ کفایۃ الاثر۔ معافا بن زکریا نے ابوسلیمان احمد بن ابی ہراسہ سے انہوں نے ابراہیم بن اسحٰق نہاوندی سے انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے عثمان ابوشیبہ سے انہوں نے حریز سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے حکم بن عتبہ سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے اس آیت ﴿اولئک الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین و حسن اولئک رفیقا﴾ فرمایا: نبیین میں سے جن پر خدا نے احسان کیا ہے وہ میں ہوں صدیقین علی بن ابی طالب، شہداء سے حسن حسین، صالحین سے حمزہ اور حسن اولئک رفیقا سے میرے بعد ہونے والے بارہ ائمہ مراد ہیں، اسی حدیث کو مناقب، میں مرفوع طریقہ سے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ام سلمہ سے نقل کیا ہے۔

۴۳۔ کمال الدین۔ عبداللہ بن محمد نے ابوالحسین احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ابوالحسن بن اللیث بن بہلول موصلی سے انہوں نے غسان بن الربیع سے انہوں نے سلیمان بن عبداللہ عامر شعبی کے غلام سے انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: میری امت کا امر ایسے ہی ظاہر و محکم رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے اس حدیث کو بحار میں امالی صدوق سے نقل کیا ہے۔

۴۴۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن عبدون المعروف بہ ابن الحاشر نے محمد بن علی الکاتب سے انہوں نے محمد بن ابراہیم المعروف ابن ابی زینب نعمانی سے انہوں نے محمد بن عثمان سے انہوں نے احمد بن ابی خیثمہ سے انہوں نے یحییٰ بن معین سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے خلف بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی حلال سے انہوں نے ربیعہ بن سیف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم شفی الاصجی کے پاس بیٹھے تھے، انہوں نے کہا: میں نے عبداللہ عمر بن سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ مناقب میں لیث بن سعد سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی حلال سے انہوں نے ربیعہ بن سیف سے انہوں نے شفیق الاصجی سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے ہاں اس میں ایک لفظ کا اختلاف ہے اسی کو اعلام الوریٰ، میں شفیق سے سند کرتے ہوئے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے۔

۴۵۔ کمال الدین۔ حمزۃ العلوی نے رجب، ۳۳۹ھ میں احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد بن حماد سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے رسولؐ نے تین مرتبہ فرمایا: بشارت ہو بشارت ہو میرے اہل بیت کی مثال بارش کی سی ہے نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے کہ آخر میرے اہل بیتؑ کی مثال باغ کی سی ہے جس سے ایک سال ایک فوج نے میوہ کھایا اور ایک سال ایک فوج نے پھل کھایا شاید اس کا آخر فوج کے لحاظ سے سمندر سے چوڑا اور طول کے اعتبار سے اس سے گہرا اور دانہ کے لحاظ سے اس سے اچھا ہوگا اور وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے کہ جس کا اول میں ہوں اور جس کا آخر میرے بعد سعداء، وصاحبان عقل میں سے بارہ اور عیسیٰ بن مریم ہیں لیکن اس کے درمیان فتنہ و ہلاکت ہے وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں، اسی حدیث کو بحار میں خصال اور عیون اخبار الرضا سے عبارت میں کچھ اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۴۶۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن عبدون نے محمد بن علی الکاتب سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں

نے محمد بن عثمان بن علان سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الرقی سے انہوں نے عمیس بن یونس سے انہوں نے مجالد بن سعید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم ابن مسعود کے پاس تھے ایک شخص نے ان سے کہا کیا تمہارے نبیؐ نے تم سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ انہوں نے کہا ہاں لیکن تم سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا تھا! اور تم یقیناً تم نوعمر ہو، میں نے آپؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد موسیٰ کے نقباء کے برابر خلیفہ ہوں گے خداوند عالم کا ارشاد ہے اور ہم نے ان میں سے بارہ نقباء بھیجے۔''

۴۷۔کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے محمد بن یحییٰ العطار سے انہوں نے سہل بن زیاد و احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن العباس بن جریش الرازی سے انہوں نے ابو جعفر ثانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ اپنے اصحاب سے فرماتے ہیں شب قدر پر ایمان لاؤ کہ وہ علی بن ابی طالب اور ان کے گیارہ فرزند ہیں جو کہ میرے بعد ہوں گے، اسی سے ملتی جلتی حدیث مناقب میں بیان کی گئی ہے ۔ بحار میں خصال سے اور کفایۃ الاثر میں اپنی اسناد سے حسن بن العباس سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی سے اور آپ نے اپنے آباء علیہم السلام سے اسی سے ملتی جلتی حدیث نقل کی ہے اور بحار میں شیخ کی کتاب غیبت سے، ایک جماعت سے اور اس نے تلعکبری سے انہوں نے اسدی سے انہوں نے حسن بن عباس سے انہوں نے ابو جعفر ثانی سے روایت کی ہے اور شیخ مفید نے، ارشاد، میں اپنی سند سے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

۴۸۔کمال الدین۔ ہمدانی نے محمد بن معقل القرمیسینی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ المصری سے انہوں نے ابراہیم بن بہر سے انہوں نے ابو عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے اہلبیتؑ میں سے بارہ خلیفہ ہوں گے خدا نے انہیں میرا فہم اور میرا علم و حکمت عطا کیا ہے اور انہیں میری طینت سے خلق کیا ہے تباہی ان لوگوں کے لئے جو میرے بعد ان پر تکبر کریں گے اور ان کے

بارے میں میرا قطع رحم کریں گے انہیں کیا ہو گیا ہے خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے، ایسی ہی حدیث بحار میں عیون اخبار الرضا اور اختصاص سے نقل کی ہے۔

۴۹۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق نے محمد بن ہمام سے انہوں نے ابوعلی عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے ابوالمثنی نخعی سے انہوں نے زید بن علی بن الحسین بن علی سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علی بن الحسین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا رسولؐ نے فرمایا: وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے کہ جس کا اول میں، علی اور میری اولاد سے گیارہ صاحبان علامات ہیں اور آخر عیسیٰ بن مریم ہیں لیکن اس کے درمیان وہ ہلاک ہوگا کہ جس سے میں نہیں اور وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۵۰۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے ابوالمفضل الشیبانی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الحمیری سے انہوں نے اپنے والد محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے ابوالجارود سے انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: میں اور گیارہ اشخاص میری اولاد سے اور اے علیؑ تم زمین کی کلید یعنی اسکی میخیں اور پہاڑ ہو خدا نے ہمارے سبب زمین کو رکھا ہے کہ اپنے بسنے والوں کے ساتھ دھنس نہ جائے۔

۵۱۔ المناقب۔ جابر الجعفی نے امام محمد باقر سے ایک طویل حدیث میں خداوند عالم کے اس قول ﴿ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عينا قد علم كل اناس مشربهم ﴾ کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب موسیٰ کی قوم نے خشکی اور تشنگی کی شکایت کی اور موسیٰ سے پانی مانگا تو موسیٰ نے بھی خدا سے ان کے لئے پانی طلب کیا اور جو خدا نے ان سے فرمایا وہ قوم نے سنا اسی طرح کچھ مومنین میرے جد رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسولؐ ہمیں اپنے بعد کے ائمہ کا تعارف کرا دیجئے تو آپ نے فرمایا (سلسلہ جاری تھا یہاں تک کہ فرمایا)۔ جب میں علی کا عقد فاطمہ سے کرونگا تو ان کے بطن اور علی کے صلب سے گیارہ امام پیدا ہوں گے اور علی کو ملا کر بارہ امام ہو جائیں گے یہ سب تمہاری امت کے لئے ہدایت کرنے

والے ہیں اور ہر امت ان میں سے اپنے امام سے ہدایت حاصل کرے گی اور اسی طرح تم جان لو گے جس طرح موسیٰ کی قوم نے اپنے گھاٹ کو پہچان لیا تھا۔

۵۲۔المناقب۔ابوجعفر کی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: میرے اہلبیتؑ میں سے بارہ، نقیب، محدث (جن سے فرشتہ ہمکلام ہوتا ہے) اور سمجھانے والے ہوں گے ان ہی میں مہدی برحق بھی ہیں وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

۵۳۔الخصال۔احمد بن الحسن القطان نے محمد بن قارون سے انہوں نے علی بن الحسن الصنجانی سے انہوں نے سدیر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی یونس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے ابونجران نے بیان کیا کہ ان سے ابوالخالد نے بیان کیا اور اس بات پر انہوں نے قسم کھائی کہ یہ امت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی جب تک کہ اس میں بارہ خلیفہ نہیں ہوں گے اور وہ سب ہدایت و دین حق پر عمل پیرا ہوں گے اسی حدیث کو کشف الاستار میں مسدد سے اور تاریخ الخلفاء میں مسدد سے اور انہوں نے اپنی مسند کبیر میں ابوخالد سے نقل کیا ہے۔

۵۴۔کمال الدین۔عبداللہ بن محمد الصائغ نے ابوعبداللہ محمد بن سعید سے انہوں نے حسین بن علی بن زیاد سے انہوں نے اسماعیل الطباق سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے برد سے انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ان سے کہا گیا: رسولؐ نے فرمایا ہے: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے، مکحول نے کہا صحیح ہے اسی کو انہوں نے دوسرے الفاظ میں بیان کیا۔

۵۵۔المناقب۔کتاب کشف الحیرۃ۔میں مرقوم ہے کہ۔امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہ بتاؤ کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے سورۂ حج میں فرمایا ہے: ﴿یا ایها الذین آمنوا اسجدوا و اعبدوا ربکم﴾ سلمانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول یہ کون لوگ ہیں جن پر آپ گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر گواہ ہیں جن کو خدا نے برگزیدہ کیا ہے اور ان کے لئے دین میں کوئی حرج نہیں رکھا ہے اور وہ ملت ابراہیم سے ہیں نبیؐ نے فرمایا: اس سے بطور خاص تیرہ افراد مراد ہیں نہ کہ یہ امت، سلمان نے عرض کی بتایئے وہ کون ہیں۔فرمایا: میں اور میرے بھائی علی

اور میری اولاد سے گیارہ افراد سب نے کہا: ہم نے جان لیا۔

۵۶۔غیبت نعمانی۔ ابن عقدہ نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے انہوں نے علی بن ابی یوسف سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے ابو جعفر سے آپ نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، میرے اہل بیتؑ سے بارہ محدث (جن سے فرشتے ہمکلام ہوتے ہیں) پیدا ہوں گے تو آپ سے ایک آدمی کہ جس کو عبداللہ بن زید کہا جاتا تھا اور وہ علیؑ بن الحسین کا رضاعی۔ بھائی۔ تھا اس نے کہا: سبحان اللہ محدث تو ایسا ہی ہے جیسے منکر تو ابو جعفر نے اسکی بات کو رد کرتے ہوئے فرمایا خدا کی قسم تمہارے ماںجائے علی بن الحسین ایسے ہی ہیں۔

۵۷۔کمال الدین۔ مظفر بن جعفر بن المظفر العلوی سمرقندی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن نصر سے انہوں نے حسن بن موسٰی خشاب سے انہوں نے حکم بن بہلول انصاری سے انہوں نے اسماعیل بن ہمام سے انہوں نے عمران بن قرہ سے انہوں نے ابو محمد مدنی سے انہوں نے ابن اذین سے انہوں نے ابان ابن ابی عیاش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے سلیم بن قیس ہلالی نے بیان کیا کہ میں نے علیؑ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں: رسولؐ پر قرآن کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ آپ نے اسے مجھے پڑھایا اور اس کا مجھے املا کرایا، میں نے اسے اپنے قلم سے لکھا، آپ نے مجھے اس کی تاویل و تفسیر، اس کا ناسخ و منسوخ اور اس کے محکم و متشابہ کی تعلیم دی اور خدا سے میرے لئے دعا فرمائی کہ مجھے اس کو سمجھنا اور حفظ کرنا سکھادے ،سو میں کتاب خدا کی کسی آیت کو نہیں بھولا ہوں اور نہ ہی آپ کے املا کئے ہوئے علم کو فراموش کیا ہے کہ جس کو میں نے لکھ لیا تھا۔ اور آنحضرت کو جو کچھ خدا نے حلال و حرام، امر و نہی اور جو اسکی طاعت و معصیت ہو چکی یا ہوگی، کا علم دیا ہے اسکی تعلیم آپ نے مجھے دی اور مجھے حفظ کرایا چنانچہ میں نے اس کا ایک حرف بھی فراموش نہیں کیا ہے، اس کے بعد آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور خدائے عز و جل سے دعا فرمائی کہ میرے قلب کو علم و فہم اور حکمت و نور سے بھر دے، لہذا اس میں

سے میں کسی چیز کو نہیں بھولا ہوں اور ایسی کوئی چیز نہیں بچی ہے کہ جس کو میں نے نہ لکھا ہو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کیا آپ کو اس بات کا خوف تھا کہ میں بعد میں بھول جاؤں گا۔ فرمایا: نہیں مجھے تمہارے بارے میں نسیان و جہل کا خوف نہیں ہے مجھے میرے رب نے خبر دی ہے کہ اس نے تمہارے اور تمہارے شرکاء جو کہ تمہارے بعد ہوں گے کے بارے میں میری دعا قبول کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: میرے بعد میرے شرکاء کون ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو خدا نے خود اپنی اور میری اطاعت سے متصل کیا ہے فرماتا ہے: اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ اور اپنے میں سے صاحبان امر کی اطاعت کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ: وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ میرے اوصیاء ہیں یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں گے سبھی ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں، انہیں چھوڑنے والا ان کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا وہ قرآن کے ساتھ اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ قرآن ان سے جدا نہیں ہوگا اور وہ قرآن کو نہیں چھوڑیں گے، انہیں کے ذریعہ میری امت والوں کی مدد کی جائے گی، ان کے وسیلہ سے وہ سیراب ہوں گے، انہیں کے ذریعہ ان سے بلاء دفع ہوگی اور ان کی دعا قبول ہوگی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ: مجھے ان کے نام بتایئے، فرمایا: میرا یہ بیٹا حسنؑ کے سر پر ہاتھ رکھا، پھر میرا یہ بیٹا حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھا، پھر ان کے بیٹے کہ جس کا نام علی ہوگا وہ علیؑ آپ کی زندگی ہی میں پیدا ہوگا اس سے میرا سلام کہنا، پھر اس طرح پورے بارہ ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں مجھے ان میں سے ہر ایک کا نام بتا دیجئے، تو آپ نے ہر ایک کا نام بیان کیا پھر فرمایا: اے بھائی خدا کی قسم میرا بیٹا اس امت کا مہدیؑ محمد بھی ہے جو زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان کون اس کی بیعت کرے گا اور ان کے اور ان کے قبیلوں کے ناموں سے بھی واقف ہوں: کتاب سلیم ابن قیس میں ایسی ہی ایک اور طویل حدیث، امیر المومنین سے نقل کی گئی ہے اور اس میں جناب امیر المومنین کی مخالفت میں جو لوگوں کی تغییر ہے اور اس کے اہم فوائد بیان ہوئے ہیں حدیث میں اختلاف کی وجوہ بیان ہوئی ہیں وہ صدق، ایمان، نفاق، حفظ و وہم، ناسخ و منسوخ، خاص و عام اور محکم و متشابہ وغیرہ میں مختلف تھے اور

ان جہات سے آپ کے عالم ہونے کا سبب بھی مرقوم ہے۔ اسی حدیث کو نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں ابان سے نقل کیا ہے۔

۵۸۔ اعلام الوریٰ۔ حماد بن سلمہ نے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے کہا: اے ابوطفیل: نبیؐ کے بعد بارہ خلیفہ شمار کرو اور اس کے بعد ہلاکت وخونریزی ہے، اسی کی شیخ نے اپنی کتاب الغیبۃ میں اپنی سند کے ذریعہ ابوطفیل سے روایت کی ہے (مگر انہوں نے لکھا ہے) کہ انہوں نے کہا: مجھ سے عبداللہ بن عمر نے کہا: اے ابوطفیل: بنی کعب بن لوی سے بارہ شمار کرو، اس کے بعد جنگ و ہلاکت ہے اور اسی حدیث کی مناقب میں عبدالرحمٰن بن زریق قزاز بغدادی سے انہوں نے خطیب سے تاریخ بغداد میں حماد سے انہوں نے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ اس کے آخر میں کہا۔ پھر اس کے بعد جنگ وقتال ہے، ابوالفرج محمد بن فارس غوری محدث اور ابوطفیل سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے ابن عمر سے رسولؐ کے بعد ہونے والے خلفاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: بنی کعب سے بارہ ہوں گے۔

۵۹۔ غیبت نعمانی۔ محمد بن احمد بن یعقوب۔ ایک نسخے کے مطابق احمد بن محمد بن یعقوب۔ نے ابوعبداللہ الحسین بن محمد سے انہوں نے محمد بن ابی قیس سے انہوں نے جعفر امانی سے انہوں نے محمد بن ابی القاسم سے انہوں نے عبدالوھاب ثقفی سے انہوں نے جعفر بن محمد بن علی علیہم السلام سے ایک حدیث میں رسولؐ سے روایت کی ہے کہ فرمایا: اے لوگو! سن لو: رضا و رضوان اور محبت اس کے لئے ہے جو علیؑ سے محبت کرتا ہے اور ان سے تولا رکھتا ہے اور ان کی اقتداء کرتا ہے اور ان کے بعد میرے اوصیاء اور میرے رب کے اوپر میرا حق ہے کہ وہ ان کے بارے میں میری دعا قبول فرمائے۔ وہ میرے بارہ وصی ہیں۔

۶۰۔ غیبت نعمانی۔ عبدالسلام بن ہاشم بزاز، عبداللہ بن امیر، یزید رقائی، مالک ابن انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس امت کا امر اسی طرح قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ خلیفہ ہوں گے۔

۶۱۔اعلام الوریٰ۔اور جو شیخ ابو عبداللہ جعفر بن محمد بن احمد بن دوریستی نے اپنی کتاب [الرد علی الزیدیہ] میں بیان کیا ہے کہ مجھ سے شیخ ابو جعفر بن بابویہ نے کہا: ہم سے محمد بن علی ماجیلویہ نے اور انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے احمد ابن ابی عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خلف بن حماد اسدی سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبایہ بن ربعی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے ان کی وفات کے وقت دریافت کیا کہ خدانخواستہ اگر ایسا ہو گیا تو ہم کس کے در پر جائیں گے؟ تو آنحضرت نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ان کی طرف کیونکہ یہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے اور پھر ان کے بعد گیارہ امام ہوں گے جن کی طاعت میری طاعت ہی کی مانند فرض ہے۔

۶۲۔اعلام الوریٰ۔شیخ جعفر بن محمد بن احمد دوریستی نے، کتاب مذکورہ میں اپنے والد سے انہوں نے مفید سے انہوں نے محمد بن علی، حمزہ بن محمد علوی احمد بن یحییٰ شحام سے انہوں نے ابو حاتم محمد بن ادریس سے انہوں نے حنظلی ابو بکر بن محمد بن ابی غیاث الاعین سے انہوں نے سوید بن سعید انباری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن شروین صنعانی سے انہوں نے ابن مثنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عائشہ سے سوال کیا کہ رسولؐ کے کتنے خلیفہ ہوں گے انہوں نے کہا: مجھے رسولؐ اللہ نے خبر دی ہے کہ ان کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔راوی کہتا ہے میں نے ان (عائشہ) سے کہا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ان کے نام میرے پاس رسول کے املا سے لکھے ہوئے ہیں راوی کہتا ہے، میں نے کہا: مجھے دکھایئے تو انہوں نے انکار کر دیا۔

۶۳۔کمال الدین۔ابی اور محمد بن حسن نے سعد اور محمد بن حسین بن ابی خطاب سے انہوں نے حکم بن مسکین سے انہوں نے صالح سے انہوں نے امام جعفر بن محمد سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس میں ذکر ہوا ہے کہ عمر کے پاس ایک یہودی آیا اور ان سے چند سوال پوچھے تو انہوں نے اسے علیؑ کے پاس بھیج دیا، آپؑ سے بھی اس نے چند سوال کئے ایک سوال اس نے یہ دریافت کیا مجھے یہ بتایئے کہ اس امت کی ہدایت کرنے والے امام کتنے ہیں کہ جن کو ان کی مخالفت کرنے والا کوئی

نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے؟ فرمایا: بارہ امام، اس نے کہا: خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا: یہی ہارون کے قلم سے لکھا ہوا موسیٰ کا املا ہے۔ اسی حدیث کو بحار میں عیون اخبار رضاؑ اور احتجاج سے صالح بن عقبہ کی روایت سے نقل کیا گیا ہے۔

۶۴۔ کمال الدین۔ ابی اور ابن الولید دونوں نے سعد و محمد العطا اور احمد بن ادریس سے اور سب نے، برقی، ابن یزید، ابن ہاشم سے اور سب نے ابن فضال سے، ایمن بن محرز الحضرمی، محمد بن سماعہ، ابراہیم بن یحییٰ مدنی سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے ایک طویل حدیث ہے جس میں یہودی کے حضرت علیؑ سے کچھ سوالات اور ان کے جواب بیان ہوئے ہیں، کہ اس نے کہا: مجھے یہ بتایئے کہ اس امت کی ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ امام کتنے ہیں کہ جن کو رسوا کرنے والوں کا رسوا کرنا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ نیز بتایئے کہ جنت میں محمد کی منزل کہاں ہے اور ان کی امت میں سے ان کے ساتھ کون ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: تمہارا یہ سوال کہ اس امت کی ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ امام کتنے ہیں کہ جن کو رسوا کرنے والے کا رسوا کرنا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ تو سنو۔ اس امت کے ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ بارہ امام ہیں کہ جن کو رسوا کرنے والے کا رسوا کرنا نقصان نہیں پہنچا سکے گا اب رہا تمہارا یہ سوال کہ جنت میں محمد کی منزل کہاں ہے اور ان کے ساتھ رہنے والے کون ہیں۔ تو وہ جنت میں سب سے افضل و اشرف، جنت عدن ہے اور یہ کہ ان کی امت میں سے ان کے ساتھ کون ہوگا تو وہ بارہ ائمہ ہدیٰ ہیں اس جوان نے کہا: آپؑ نے سچ فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے پاس موسیٰؑ کے املا اور ہارون کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ وضاحت۔ بحار اور کمال الدین میں ایسی ہی حدیث متعدد طرق سے مروی ہے جو کہ ائمہ اثنا عشر پر دلالت کرتی ہے۔ اور شیخ نے بھی اسے، کتاب غیبت میں اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے اور، اعلام الوریٰ، میں کلینی سے ابوسعید خدری سے کچھ اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے نیز ابوطفیل سے نقل کیا ہے۔

۶۵۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی سے انہوں نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے حسین بن ہمدان سے انہوں نے عثمان بن سعید سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن مہران سے انہوں نے محمد بن

اسماعیل الحسنی سے انہوں نے خالد بن المغلس سے انہوں نے نعیم بن جعفر سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے خالد کابلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپؑ اپنی محراب میں تشریف فرماتے میں بھی بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ آپ میری طرف متوجہ ہوئے ریش مبارک پر ہاتھ پھیر رہے تھے، میں نے عرض کی: مولا! مجھے بتایئے آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے، فرمایا: آٹھ، میں نے عرض کی کہ یہ کیسے؟ فرمایا: رسولؐ کے بعد اسباط کی تعداد کے برابر بارہ امام ہوں گے، تین گذر چکے ہیں، چوتھا میں ہوں اور آٹھ امام میرے بیٹوں میں سے ہوں گے جو ہم سے محبت کرے گا اور ہمارے حکم پر عمل کرے گا وہ عظیم و بلند مقام میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ اور جو ہم سے دشمنی کرے گا اور ہم میں سے کسی کا انکار کرے گا وہ خدا اور اس کی آیتوں کا انکار کرنے والا ہوگا۔

۶۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن حسن نے محمد بن حسین کوفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں علی بن اسحٰق قاضی نے اس اجازہ کے بارے میں خبر دی ہے جو انہوں نے محمد بن احمد بن سلیمان کے ساتھ ۳۱۳ھ میں بھیجا تھا۔ اور انہوں نے عبداللہ عمر علوی سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ العلا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زید بن علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میرے والد اپنے کچھ اصحاب کے ساتھ تشریف فرماتے اس وقت ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: فرزند رسولؐ! کیا: آپؑ کے نبیؐ نے آپ سے یہ بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: ہاں: بارہ بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر۔

۶۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن حسن بن حسین بن ایوب نے محمد بن حسن بزوفری سے انہوں نے احمد بن محمد ہمدانی سے انہوں نے قسم بن محمد بن حماد سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے انہوں نے یونس بن ارقم سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے سلیمان القصر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن بن علی علیہما السلام سے ائمہ کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: سال کے مہینوں کے برابر ہیں۔

۶۸۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن حسن بن محمد بن سعید نے علی بن عبداللہ خزاعی، (ایک نسخہ میں ہے خدیجی) سے اور انہوں نے حسین بن جعفر سے انہوں نے حسین بن حسن فزاری (غزاری نخ) اشقر سے انہوں نے محمد بن کثیر ابی عبداللہ بیاع ہروی سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ الغزاری سے انہوں نے حسین بن علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک شخص نے میرے والد سے ائمہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: بارہ ہیں میرے بھائی محمد کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، سات اس کے صلب سے ہوں گے۔

۶۹۔ عیون اخبار الرضا والخصال۔ ابی نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے ثمالی سے انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بیشک خدا نے محمد کو جن وانس کی طرف بھیجا اور آپؐ کے بعد بارہ وصی قرار دیئے ان میں سے کچھ گذر چکے ہیں اور کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے ساتھ سنت جاری ہوئی اور جو اوصیاء محمدؐ کے بعد ہوں گے وہ لوگ ہیں وہ عیسیٰ کے اوصیاء کی سنت پر ہوں گے اور وہ بارہ تھے اور امیر المومنینؑ مسیح کی سنت پر تھے اس کو شیخ نے اپنی اسناد کے ذریعہ ابوحمزہ سے اور انہوں نے ابوجعفر سے اپنی کتاب، غیبت، میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے اور بحار میں کمال الدین سے اپنی سند کے ساتھ ثمالی سے، اور "ارشاد" میں اپنی سند کے ساتھ انہیں سے اور "اعلام الوریٰ" میں اپنی سند کے ساتھ کلینی سے نقل کیا ہے۔

۷۰۔ عیون اخبار الرضا اور خصال۔ ماجیلویہ نے کلینی سے اور انہوں نے ابوعلی اشعری سے انہوں نے حسین بن عبیداللہ سے انہوں نے خشاب سے انہوں نے علی بن سماعہ سے انہوں نے علی بن الحسن بن رباط سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اذینہ سے اور انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آل محمد سے بارہ امام ہوں گے اور محمدؐ کے بعد بھی محدث ہوں گے اور علیؑ بن ابی طالب انہیں میں سے ہیں۔

۷۱۔ کمال الدین۔ محمد بن حسن، نے صفار سے انہوں نے طالب بن عبداللہ بن الصلت سے

انہوں نے عمار بن عیسٰی سے انہوں نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ میں اور ابوبصیر و محمد بن عمران مولا ابی جعفر مکہ میں انہیں کی منزل میں تھے کہ محمد بن عمران نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ہم بارہ مہدی ہیں پس ابوبصیر نے ان سے کہا: خدا کی قسم یہی میں نے بھی ابوعبداللہ سے سنا ہے پھر انہوں نے ایک بار یا دو بار قسم کھائی کہ انہوں نے یہ سنا ہے، ابوبصیر نے کہا: خدا کی قسم میں نے بھی ابوجعفر سے ایسی ہی حدیث سنی ہے اسی کی عیون و خصال میں بھی تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور بارہ مہدی کے بجائے بارہ محدث نقل ہوا ہے۔ محدث یعنی جس سے فرشتہ ہمکلام ہوتا ہے۔

۲۷۔ غیبت نعمانی۔ کلینی نے علی بن محمد سے انہوں نے سہل سے، انہوں نے محمد بن حسن سے ایک نسخہ میں میمون سے انہوں نے اصم سے انہوں نے کرام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو میرے اور میرے نفس کے درمیان ہے کہ جب تک قائم آل محمد قیام نہیں فرمائیں گے اس وقت تک میں دن میں کھانا نہیں کھاؤں گا، میں ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ کے ایک شیعہ نے خدا کے لئے یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس وقت تک دن میں کھانا نہیں کھائے گا جب تک قائم آل محمد قیام نہیں کریں گے، فرمایا: اے کرام روزہ رکھو لیکن عیدین کے دن اور ایام تشریق اور سفر میں روزہ نہ رکھو کیونکہ جب امام حسینؑ قتل کر دئے گئے تو زمین و آسمان اور ان کے ساکنوں نے فریاد کی: پروردگار! کیا ہمیں اجازت ہے کہ مخلوق کو ہلاک کر دیں تاکہ زمین کو ان لوگوں سے پاک کر دیں جنہوں نے تیری حرمت کو مباح سمجھا اور تیرے برگزیدہ کو قتل کیا ہے؟ خدا نے ان پر وحی نازل کی اے میرے فرشتو! اے میرے زمین و آسمانو! خاموش ہو جاؤ! پھر پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا تو اس کے پیچھے محمدؐ اور ان کے بارہ وصی تھے پھر ان میں سے ایک کی طرف اشارہ ہوا اور فرمایا: اے میرے فرشتو! آسمانو اور زمینو! اس کی مدد کرو یہی جملہ تین مرتبہ کہا اور محمد بن یعقوب کلینی کی دوسری روایت میں آیا ہے، ان میں سے اس کی مدد کرو، خواہ ایک زمانہ کے بعد، اسکی روایت انہوں نے کافی میں کرام سے کی ہے۔

۷۳۔ کمال الدین۔ احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے ابوسعید عصفری سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے علی بن الحسینؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے محمد و علی اور گیارہ ائمہ کو عالم ارواح میں اپنے نور کی ضیاء میں اپنے نور عظمت سے پیدا کیا ہے وہ مخلوق کی پیدائش سے پہلے اللہ عز و جل کی عبادت کرتے تھے اور اسکی تقدیس کرتے تھے اور وہ اس وقت آل محمد میں سے ہدایت یافتہ امام تھے، محمد بن علی بن الحسین کہتے ہیں اس حدیث کی دوسرے لفظوں میں بھی روایت کی گئی ہے مفہوم وہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے اور کافی میں کلینی نے اپنی سند سے ابوحمزہ علی بن الحسین سے مختصر اختلاف کے ساتھ اسکی روایت کی ہے اور اسی کی روایت کلینی سے ''اعلام الوریٰ'' میں ابوحمزہ سے کی گئی ہے۔

۷۴۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق نے احمد بن محمد ہمدانی سے انہوں نے ابوعبداللہ العاصمی سے انہوں نے حسن بن قاسم سے انہوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے وہب سے انہوں نے ذریح سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے بارہ مہدی ہیں۔

۷۵۔ کمال الدین۔ علی بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی نے احمد بن محمد ہمدانی سے اور انہوں نے ابو عبداللہ عاصمی سے انہوں نے حسین بن قاسم بن ایوب سے انہوں نے حسن بن محمد بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے ثابت بن صباغ سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے آپؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم میں سے بارہ مہدی ہیں چھ گذر چکے ہیں چھ اور باقی ہیں، چھٹے کے ساتھ خدا کو جو پسند ہوگا وہ کرے گا۔

۷۶۔ کمال الدین۔ علی بن احمد بن عبداللہ البرقی نے اپنے والد، محمد بن خالد سے انہوں نے محمد بن سنان اور ابوزراد سے ان لوگوں نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں

ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں آپؑ کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ ابوالحسن موسیٰ بن جعفر داخل ہوئے ابھی آپ بچے تھے، میں نے اٹھکر آپ کا بوسہ لیا اور آپؑ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ابوعبداللہ نے فرمایا: اے ابوابراہیم دیکھو میرے بعد یہ تمہارے آقا ہیں لیکن ان کے بارے میں کچھ لوگ ہلاک۔ گمراہ۔ ہوں گے اور کچھ کامیاب وخوش بخت ہوں گے خدا لعنت کرے اس کے قاتل پر اور اس کے عذاب میں اضافہ فرمائے ہاں خدا ان کے صلب سے ضرور ایسا بچہ پیدا کرے گا جو اپنے زمانہ والوں میں روئے زمین پر سب سے افضل وبہتر ہوگا۔ ان کا نام ان کے جد کے نام پر ہوگا وہ ان کے علم کے وارث اور ان کے قضایا میں ان کے احکام کے وارث ہیں۔

وہ معدن امامت اور راس الحکمت ہیں، ان کو فلاں خاندان کا سرکش ان کے عجائبات دیکھ کر حسد میں قتل کرے گا لیکن خدا اپنے امر کو پورا کرنے والا ہے خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو اور خدا ان کے صلب سے ایک بچہ پیدا کرے گا جو بارہ مہدی کا تکملہ ہوگا، خدا نے انہیں اپنی کرامت سے مختص کیا ہے اور اپنے دار قدس سے زینت دی ہے اور وہ منتظر ثانی عشر (بارہویں امام منتظر) ہیں ان کے مقرب کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس نے رسول کا دفاع کرنے میں آپ کے سامنے تلوار کھینچی ہو، کہا کہ بنی امیہ کا ایک غلام آگیا جس سے آپ کا سلسلہ کلام منقطع ہوگیا اس کے بعد میں گیارہ مرتبہ ابوعبداللہ کے پاس اس قصد سے گیا کہ آپ اپنے اس کلام کو مکمل کردیں لیکن میں اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکا، جب دوسرا سال آنے والا تھا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ بیٹھے تھے، فرمایا: اے ابوابراہیم وہ اپنے شیعوں کو شدید تنگی وسختی، طویل بلا اور اضطرابی وخوف اور کرب سے نجات دلائے گا اے ابوابراہیم خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس کے زمانہ کو پائے گا ابراہیم کہتے ہیں اس کے بعد میرے قلب کے لئے اس سے مانوس اور میری آنکھوں کے لئے اس سے زیادہ ٹھنڈی کوئی چیز نہ رہی اسی کی نعمانی نے اپنی، غیبت میں اپنی سند سے ابوعلی احمد بن محمد بن یعقوب بن عمار کوفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قسم بن ہاشم اللو، لوی سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے۔

۷۷۔ الطرائف۔ کہتے ہیں اورسدی کی، جو کہ قدیم مفسرین میں سے ایک ہیں اور ان کے نزدیک ثقہ ہیں تفسیر قرآن میں ہے کہ جب سارہ کو ہاجرہ کی منزلت ناگوار معلوم ہوئی تو خدا نے حضرت ابراہیم پر وحی نازل کی کہ اسماعیل اوران کی والدہ کو لیکر جائیں یہاں تک کہ میرے گھر مکہ کے پاس انہیں چھوڑیں کہ میں ان کی ذریت کو آسمان کے ستاروں کے برابر پھیلانے والا ہوں اور انہیں ان لوگوں کے لئے گرانقدر قرار دینے والا ہوں جو میرا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے ایک عظیم نبی بنانے والا ہوں اور ان کی ذریت سے بارہ عظیم ہستیاں قرار دینے والا ہوں، اسی کو کشف الاستار میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس۔ حدیث۔ کو ایک جماعت نے سدی سے نقل کیا ہے۔ نیز کہا ہے کہ اسی سے ملتی جلتی۔ عبارت۔ توریت کے پہلے سفر میں سارہ کے قصہ کے بعد ہے کہ جس میں خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو ان کے اوران کے بیٹے کے بارے میں مخاطب کیا ہے خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ اے ابراہیم میں نے اسمٰعیل کے بارے میں تمہاری دعا کو قبول کرلیا ہے اور جس کے لئے تم نے برکت مانگی اس کے بارے میں میں نے تمہاری سن لی ہے، سو میں ان کی بہت زیادہ تعداد بڑھاؤں گا اور عنقریب ان۔ کی اولاد۔ سے بارہ عظیم ہستیاں پیدا ہوں گی اور انہیں بڑی قوم کی مانند ائمہ بناؤں گا۔ یہی بعض قدیم لوگوں کی تالیفات اوراس نسخہ میں موجود ہے جو ہمارے پاس موجود ہے اوران۔ کی اولاد۔ سے بارہ شرفاء پیدا ہوں گے اوران سے ایک عظیم امت پیدا کروں گا۔

۷۸۔ غیبت النعمانی۔ عبدالواحد بن یونس موصلی نے احمد بن محمد بن ریاح الزہری سے انہوں نے احمد بن علی الحمیری سے انہوں نے حسین، ایک نسخہ کے مطابق حسن، بن ایوب سے انہوں نے عبدالکریم بن عمر خشعمی سے انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ کی خدمت میں عرض کی، خداوند عالم کے اس قول ﴿بل کذبو بالساعة و اعتدنا لمن کذب باالساعة سعیرا﴾ کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا: خدا نے سال میں بارہ مہینے قرار دئے ہیں اور رات میں بارہ گھنٹے اور دن میں بارہ گھنٹے اور ہم میں بارہ محدث قرار دئے ہیں اور امیر المومنین انہیں بارہ ساعات میں سے ایک تھے۔

۷۹۔غیبت نعمانی۔عبدالواحد بن عبداللہ بن محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے،انہوں نے عمر بن ابان الکلبی سے انہوں نے ابوسنان سے انہوں نے ابوسائب-ایک نسخہ کے مطابق صامت۔سے انہوں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد سے روایت کی ہے کہ آپ نے حدیث ائمہ میں فرمایا کہ امام بارہ ہیں۔

۸۰۔غیبت شیخ۔ایک جماعت نے ابومحمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے،انہوں نے ابن خضیب رازی سے،انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے انہوں نے حنظلہ بن زکریا تمیمی سے انہوں نے احمد بن یحییٰ طوسی سے انہوں نے ابوبکر عبداللہ بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جبرئیل رسولؐ پر خدا کی طرف سے ایک صحیفہ لیکر نازل ہوئے جس میں سونے کی بارہ مہریں تھیں،عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے کہ اس صحیفے کو اپنے بعد اپنے اہل میں سے نجیب (شریف) کو دیدینا وہ اس میں سے پہلی مہر نکالے گا اور جو کچھ اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرے گا پھر جب وہ اپنا زمانہ پورا کر چکے گا تو اس۔صحیفہ۔کو وہ اپنے وصی کو دے گا اسی طرح پہلا دوسرے کو ایک ایک کر کے دیتا رہے گا۔رسولؐ نے حکم خدا کے مطابق عمل کیا چنانچہ علی بن ابی طالب نے پہلی انگوٹھی کو نکال لیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کے مطابق عمل کیا پھر آپ نے۔وہ صحیفہ۔حسن کو دیدیا انہوں نے اپنی مہر یا انگوٹھی کو نکال لیا اور جو کچھ اس میں تھا اس پر عمل کیا آپ نے اپنے بعد حسین کو دیدیا،حسین نے علی بن الحسین کو دیدیا پھر یہ سلسلہ آخری تک ایسے ہی جاری رہیگا۔

۸۱۔غیبت شیخ۔ایک جماعت نے ابوالمفضل شیبانی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے ابوحسین اور تلعکبری سے انہوں نے ابوحسین محمد بن جعفر اسدی سے اور انہوں نے سہل بن زیاد آدمی سے انہوں نے حسن بن عباس بن الحریش رازی سے انہوں نے ابوجعفر ثانی سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے ابن عباس سے فرمایا ہر سال میں شب قدر ہوتی ہے اور اسی شب میں پورے سال کے امور نازل ہوتے ہیں اور رسولؐ کے بعد ان امور کے مالک ولی ہیں۔

ابن عباس نے کہا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: میں اور میری نسل سے گیارہ محدث ائمہ ہیں ایسے ہی جابر بن عبداللہ کے ذریعہ رسولؐ اور ابن عباس کے واسطے سے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے اور اسی کی کافی میں اپنی سند سے ابن الحریش سے انہوں نے ابوجعفر ثانی سے روایت کی ہے، نعمانی نے ابن الحریش نے اسکی روایت کی ہے اور، ارشاد، میں اپنی سند سے حسن بن عباس سے اسکی روایت کی ہے، اور، اعلام الوریٰ، میں کلینی سے روایت کی ہے۔

جو حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں وہ پہلی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱ تا ۲۳ اور تیسرے باب کی ح ۱و۲و۳ اور ۴۔ چھوتھے باب کی ح ۱ تا ۱۱ پانچویں باب کی ح ۱ چھٹے باب کی ح ۱ تا ۳۶، ساتویں باب کی ح ۱ تا ۳۶، آٹھویں باب کی ح ۱ تا ۵۰ اور دوسری فصل کے نویں باب کی ح ۱۱ اور دسویں باب کی ح ۱و۲و۳ اور بارہویں باب کی ح ۱و۲و۳۔ چودھویں باب کی ح ۱، سولہویں باب کی ح ۱و۲، سترہویں باب کی ح ۳، اور اٹھارہویں باب کی ح ۲، انیسویں باب کی ح ۱، بیسویں باب کی ح ۱ و۳، ۴، ۵، اور اکیسویں باب کی ح ۱و۲ بائیسویں باب کی ح ۳ چوبیسویں باب کی ح ۱و۲ چھبیسویں باب کی ح ۱ ستائیسویں باب کی ح ۱و۵ اور ۱۲، اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دوسرے باب کی ح ۲ اور ساتویں فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ ہے۔

وضاحت:

متشابہ القرآن ومختلفہ (ج ۲ ص ۵۵) میں لکھا ہے کہ ہمارے سرداروں صلوات اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں جو نصوص وارد ہوئی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

وہ حدیثیں جن کو اہل بیت کے خلف نے سلف سے اور انہوں نے اپنے آباء سے اور انہوں نے نبیؐ سے متفق طور پر ان (ائمہ) کی تعداد اور ان کے اسماء اور ان کے خلیفہ بنانے کے ذکر کے ساتھ نقل کیا ہے اور ہم انہیں جمع کر سکتے ہیں اور جیسا کہ ہم بیان کر سکتے ہیں اہل بیت کا اجماع حجت ہے اور دوسری وہ حدیثیں ہیں جن کو ہمارے مخالفوں نے نقل کیا ہے ان کی بھی دو قسمیں ہیں:

وہ حدیثیں جو تعداد میں ہماری موافقت کرتی ہیں تعیین میں نہیں دوسری وہ حدیثیں جو اس بات میں

ہماری موافقت نہیں کرتی ہیں کہ انہیں (اہل بیت کو) امامت کے لئے معین کیا گیا ہے پہلی قسم کی حدیثوں کو بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں، بجستانی نے اپنی سند میں اور خطیب نے تاریخ میں اور ابونعیم نے حلیہ میں اپنی اپنی سند سے جابر بن سمرہ سے اور انہوں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اسلام ایسے ہی عزیز و سرفراز رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ خلیفہ ہوں گے اسی حدیث کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں چونتیس طریقوں سے نقل کیا ہے اور خطیب نے تاریخ بغداد میں حماد بن سلمہ سے اور انہوں نے ابوطفیل سے نقل کیا ہے اور لیث بن سعد نے اپنی امالی میں اپنی اسناد سے سفیان اعجمی سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے اور بعض راویوں نے اس چیز کے ذریعہ ان کے سلسلہ میں نص کی ہے جس کی ایک جماعت نے اپنی اسانید کے ساتھ سلیمان بن قیس ہلالی اور ابو حازم اعرج سائب بن ابی ادنیٰ علیم ازدی، ابو مالک اور قاسم سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے اور محمد بن عمار و ابوطفیل، اور ابو عبیدہ نے عمار بن یاسر سے اور سعید بن میتب اور حارث بن الحنس بن المعتمر نے ابوذر سے اور احمد بن عبداللہ بن زید بن سلام نے حذیفہ یمان سے عطیہ عوفی اور ابوہارون عبدی و سعید بن میتب اور صدیق ناجی نے ابوسعید خدری سے اور جابر جعفی، واثلہ بن الاسقع، قاسم بن حسان اور محمد باقر نے جابر انصاری سے اور سعید بن جبیر، ابوصالح، مجاہد، عطاء اصبغ، سلیمان علی بن عبداللہ بن عباس نے ابن عباس سے، عطا بن سایب نے اپنے والد، مسروق، قیس بن عبد اور حنش بن المعتمر سے اور انہوں نے ابن مسعود سے اور ابوطفیل، ابوجحیفہ و ہشام نے ابن اسید سے، محمد بن زیاد اور یزید بن حسان، واضحیٰ اور سدی نے زید بن ارقم سے، مکحول، اجلح کندی، ابو سلیمان ضبی اور قسم نے اسعد بن زرارہ سے، سعید بن المسیب نے سعد بن مالک سے، ابوعبداللہ شامی، مطرف بن عبداللہ، اصبغ نے عمران بن حصین قسم بن حسان اور طفیل نے زید بن ثابت سے، زیاد بن عقبہ، عبد الملک بن عمیر، سماک بن حرب، اسود بن سعید اور عامر شعبی نے جابر بن سمرہ سے اور ہشام بن زید، انس بن سیرین، حفصہ بن سیرین، ابو عالیہ اور حسن بصری نے انس بن مالک سے، ابوسعید المقتری، عبدالرحمٰن اعرج، ابوصالح السمان، ابومریم اور ابوسلمہ نے ابوحریرہ سے مفضل بن حصین، عبداللہ بن مالک، عمرو بن عثمان نے عمر بن الخطاب، ابوطفیل کنانی اور شقیق اعجمی نے عبداللہ بن عمر سے، شعبہ نے قتادہ سے انہوں

نے حسن بصری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی ہے۔ عماد ذہبی اور ابن جبیر نے انہوں نے مقلاص سے اور انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے اور ابو حیفہ اور ابوقتادہ "دونوں صحابی تھے" اور سب نے رسولؐ سے روایت کی ہے اور سب روایات کے معنی ملتے جلتے ہیں کہ امام بارہ ہیں ان روایات کو ہم نے مناقب میں بیان کیا ہے اور راویوں میں سے ثوری، اعمش، رقاشی، عکرمہ، مجالد، غندر، ابن عون، ابومعاویہ، ابوسلمہ، ابوعوانہ، ابوکریت، علی بن الجعد، قتیبہ بن سعد، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن زیاد علابی، محمود بن غیلان، زیاد بن علاقہ اور حبیب بن ثابت ہیں یہ نصوص و احادیث مخالفوں کی زبان پر بھی مشہور ہیں اور اس سلسلہ میں انہوں نے موافقت کی ہے اور ان کے دشمنوں کی زبان سے حجت قائم ہوگئی ہے اور جب اتنی تعداد کے ذریعہ احادیث ثابت ہو چکی ہیں تو اس سے ان کی امامت بھی ثابت ہوگئی ہے اور امامیہ کے علاوہ امت میں سے کسی نے بھی اس تعداد کا دعویٰ نہیں کیا ہے اور جو چیز اجماع کے خلاف ہوگی اسے رد کر دیا جائے گا۔ پھر مصنف نے نوع ثانی کو اپنے اس قول سے شروع کیا ہے: الثانی: جیسے آپ کا قول ہے: میں تمہارے درمیان ثقلین، کتاب خدا اور اپنی عترت اہل بیت کو چھوڑنے والا ہوں جب تک تم ان سے وابستہ رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے، اس حدیث کے صحیح ہونے پر امامیہ اور زیدیہ کا اتفاق ہے اور اس کو ابوذر غفاری اور زید بن ثابت نے آخر تک بیان کیا ہے۔

دوسرا باب

ائمہؑ بنی اسرائیل کے نقباء اور اسباط اور عیسیٰؑ کے حواریوں کے برابر ہیں

اس میں چالیس حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ نے محمد بن ریاح اشجعی سے انہوں نے محمد بن غالب ابن الحرث الحارث نخ) سے انہوں نے اسماعیل بن عمر البجلی سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے ابوالحسن سے انہوں نے ابوالحرث سے انہوں نے ابوذر غفاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: جو مجھ سے اور میرے اہل بیتؑ سے محبت کرے گا وہ ان دو ''انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا'' کی طرح ہوگا پھر فرمایا: میرا بھائی سارے اوصیاء سے افضل اور میرے نواسے سارے نواسوں سے افضل ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب حسین کی اولاد سے ائمہ ابرار پیدا کرے گا اور اس امت کا مہدی ہم ہی میں سے ہوگا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالفرج المعافا بن زکریا بغدادی نے محمد بن ہمام سے انہوں نے محمد بن معافا سے انہوں نے محمد بن عامر سے انہوں نے عبداللہ بن زاہر سے انہوں نے عبدالقدوس سے انہوں

نے اعمش سے انہوں نے حنش بن المعتمر سے انہوں نے ابوذر غفاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ کی خدمت میں اس بیماری میں حاضر ہوا کہ جس میں آپؐ نے وفات پائی آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابوذر! میری بیٹی فاطمہ کو بلاؤ ابوذر کہتے ہیں میں اٹھا اور فاطمہؑ کی خدمت میں پہنچا اور کہا: اے سیدۂ نسواں: میرے ساتھ اپنے والد کے پاس چلئے آپ نے اپنا مقنع پہنا چادر اوڑھی اور گھر سے نکلیں، رسولؐ کی خدمت میں پہنچیں رسول کو دیکھتے ہی خود کو ان کے اوپر گرا دیا اور رونے لگیں ان کے رونے کی وجہ سے رسول اللہ بھی رونے لگے اور انہیں سینہ سے لگا لیا پھر فرمایا: اے فاطمہ! پدر قربان ہو رونہیں کہ تم مظلومی اور اپنے حق سے محرومی کے ساتھ مجھ سے سب سے پہلے ملحق ہوگی دیکھو! میرے فوراً بعد ہی نفاق کا خس و خاشاک اور کانٹے ظاہر ہوں گے لوگ دین کا لباس پہن لیں گے اور تم حوض کوثر پر میرے پاس سب سے پہلے پہونچو گی فاطمہ نے عرض کی بابا! میں آپ سے کہاں ملاقات کروں گی فرمایا: تم مجھ سے حوض کے پاس ملاقات کرو گی، میں اپنے شیعوں اور دوستوں کو سیراب کروں گا اور تمہارے دشمنوں اور تم سے بغض رکھنے والوں کو ہٹاؤں گا فاطمہ نے عرض کی: اے بابا! اگر وہاں ملاقات نہ ہوئی، فرمایا تو میزان کے پاس مجھ سے ملاقات کرو گی، عرض کی: بابا! اگر میزان کے پاس بھی نہ ہو سکی تو فرمایا: صراط کے پاس مجھ سے ملاقات کرو گی اور میں کہوں گا: میرے رب علی کے شیعوں کو محفوظ رکھ۔ ابوذر کہتے ہیں اس سے فاطمہؑ کے دل کو قرار آ گیا، پھر رسولؐ میری طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا: اے ابوذر! یہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی جان لو یہ سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار اور ان کے شوہر اوصیاء کے سردار اور ان کے دونوں بیٹے حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور یہ دونوں امام ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں اور ان کے والد ان دونوں سے افضل ہیں اور دیکھو خدا حسین کی اولاد میں نو امین معصوم امام پیدا کرے گا (ائمہ میں سے نو امین و معصوم ؑ) اور وہ عدل کے ساتھ حکومت کریں گے۔ اور اس امت کے مہدی ہم ہی میں سے ہوں گے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن عیاش جوہری نے محمد بن احمد الصفوانی سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ (سلمہ نخ) سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الحمصی سے انہوں نے ابن حماد سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: اے میرے صحابیو! (ساتھیو) جو میرے اہل بیت سے محبت کرے گا وہ ہمارے ساتھ محشور کیا جائیگا اور جس نے میرے بعد میرے اوصیا سے وابستگی اختیار کی گویا اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا۔ ابوذر کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر۔ آپ کے اہل بیتؑ سے ہوں گے؟ فرمایا: تمام میرے اہل بیتؑ سے ہوں گے ورنو ائمہ حسین کی اولاد سے ہوں گے اور مہدی ان ہی میں سے ہیں۔

۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن رہبان بن محمد البصری نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے عبد اللہ بن مسلمہ سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے محمد بن یعقوب بن خالد سے انہوں نے ابوصالح السمان سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا رسول نے ہم لوگوں کے درمیان خطبہ دیا فرمایا اے لوگو! جو چاہتا ہے کہ میری زندگی جیئے اور میری موت مرے تو اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب اور ان کے بعد باقی ائمہ سے محبت (ائمہ کی اقتداء نخ) کرے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے فرمایا: اسباط کے برابر۔

۵۔ کشف الیقین۔ مسند احمد بن حنبل سے انہوں نے مسروق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: مسعود کے فرزند کیا تمہارے نبی نے تم سے یہ بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا: ہاں بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن صدقہ رقی سے انہوں

نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے داؤد بن زاہر بن المسیب سے انہوں نے صالح بن ابی الاسود سے انہوں نے حسن بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے ہم لوگوں کے درمیان خطبہ دیا: خدا کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اللہ کے بندو! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو! کہ جس سے بندے بے نیاز نہیں ہو سکتے کیونکہ جو تقوے کی طرف رغبت کرتا ہے دنیا میں اسکی ہدایت کر دی جاتی ہے اور جان لو کہ موت ساری کائنات (یا گذر جانے والوں) کا راستہ ہے اور باقی رہ جانے والوں کا انجام ہے، وہ ٹھہرے ہوئے کو اچک لے گی۔ بھاگنے والوں کا لحاق اسے عاجز نہیں کر سکتا وہ ہر لذت کو فنا کر دے گی اور ہر نعمت کو ختم کر دے گی اور رونق کو ملیامیٹ کر دے گی، دنیا منزلِ فنا ہے، دنیا والوں کے لئے اس میں چمک دمک ہے یہ شیریں اور شاداب ہے اور اپنے طلب گار کے لئے عجلت سے کام لیتی ہے۔ خدا تم پر رحم کرے اس سے اپنے زادراہ کی آمادگی کے ساتھ بخیر نکل چلو اور اس سے ضرورت سے زیادہ نہ لو اور جن چیزوں سے مالدار بہرہ ور ہیں ان پر نگاہیں مرکوز نہ کرو آگاہ ہو جاؤ! دنیا نے رخ موڑ لیا ہے اور اس نے اپنے رخصت ہونے کا اعلان کر دیا ہے، جان لو کہ آخرت سامنے آگئی ہے، لوگو! گویا میں حوض کے کنارے دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آرہا ہے اور میرے پاس سے کچھ لوگوں کو ہٹا دیا جائیگا میں کہوں گا: اے میرے رب یہ مجھ سے ہیں یہ میری امت سے ہیں جواب دیا جائیگا: کیا آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا، کیا ہے، خدا کی قسم یہ اپنے مسلک پر قائم نہیں رہے بلکہ پچھلے پیروں پلٹ گئے لوگو! میں تمہیں اپنی عترت واہل بیتؑ کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے وہی میرے ائمہ راشدین اور امین ومعصوم ہیں، عبداللہ بن عباس کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: بنی سرائیل کہ نقباء اور عیسٰیؑ کے حواریوں کی تعداد کے برابر، نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان ہی میں سے اس امت کے مہدی ہیں۔

۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے صالح بن احمد بن مقاتل سے انہوں نے زکریا سے

انہوں نے سلیمان بن جعفر الجعفری سے انہوں نے مسکین بن عبد العزیز سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے اہلبیت کون ہیں؟ فرمایا: میرے گوشت وخون سے میرے اہل بیتؑ وعترت میرے بعد ہونے والے ائمہ ہیں کہ جن کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہے۔

۸۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبد اللہ نے محمد بن جعفر بن محمد الراوی الکوفی سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد سے انہوں نے ابو احمد الطوسی المتطوعی اور احمد بن محمد المقری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے داؤد بن الحسن سے انہوں نے حزام بن یحییٰ الشامی سے انہوں نے عتبہ بن تیہان السلمی سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ایمان ہم اہل بیتؑ کی محبت کے بغیر کامل نہیں ہوسکتا، بیشک مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتایا کہ ہم اہل بیتؑ سے وہی محبت کرے گا جو مومن ومتقی ہوگا اور ہم سے وہی دشمنی کرے گا جو بد بخت ومنافق ہوگا۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے مجھ سے اور میری ذریت میں سے ائمہ اطہار سے تمسک کیا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر۔

۹۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل الشیبانی نے حیدر بن محمد بن النعیم السمر قندی سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے یوسف بن السخت (المنتخب نخ) سے انہوں نے سفیان الثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبید سے انہوں نے ایاس بن سلمہ بن الاکوع سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میں انبیاء کا سردار اور علی اوصیاء کے سردار ہیں اور میرے دونوں نواسے اسباط سے افضل ہیں اور ہم ہی میں سے صلب حسین سے ائمہ معصومین ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے مہدی ہیں۔ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے عیسیٰ کے اسباط حواری اور بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔

۱۰۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن رہبان بن محمد المصری نے محمد بن عمر الجعانی سے انہوں نے اسماعیل بن محمد بن شیبۃ القاضی المصری سے انہوں نے محمد بن احمد بن الحسن (الحسین نخ) سے انہوں نے یحییٰ بن خلف الراسبی سے انہوں نے عبد الرحمٰن سے انہوں نے یزید بن الحسن سے انہوں نے معاویہ (معروف نخ) بن خربوذ سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ میں نے رسولؐ سے سنا کہ منبر سے فرماتے ہیں: لوگو! میں تمہیں چھوڑنے والا ہوں اور تم میرے پاس حوض پر وارد ہوگے اس حوض پر، جو بصرہ اور صنعاء کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ چوڑی ہے اس پر آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر چاندی کے جام رکھے ہوں گے اور جب تم میرے پاس حوض پر پہونچو گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں پوچھوں گا۔ دیکھو! تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ ثقل اکبر کتاب خدا ہے اس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے اس سے وابستہ ہو جاؤ کبھی گمراہ نہ ہوگے اور میرے اہل بیتؑ عترت کو نہ چھوڑو کہ مجھے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے لوگو! گویا میں حوض کے کنارے دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے کون میرے پاس پہنچ رہا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے پاس سے ہٹایا جا رہا ہے میں عرض کروں گا میرے رب یہ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں۔ جواب دیا جائیگا: اے محمدؐ! کیا آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا یہ آپ کے بعد اپنی جگہ قائم نہیں رہے بلکہ پچھلے پیروں پلٹ گئے تھے۔ پھر تین بار فرمایا: میں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں تمہیں خدا کو یاد، دلاتا ہوں، سلمان کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول کیا آپ ہمیں اپنے بعد ہونے والے ائمہ سے اور اس بات سے آگاہ نہیں فرمائیں گے کہ کیا وہ آپ کی عترت سے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں میرے بعد میری عترت سے اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے نو حسین کی صلب سے ہوں گے خدا نے انہیں میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے۔ انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرو کہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا اتباع کرو بیشک وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے۔

۱۱۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے محمد بن ابی عبداللہ الکوفی الاسدی سے انہوں نے محمد بن ابی بشر سے انہوں نے حسین بن ابی الہیثم سے انہوں نے ہشام بن خالد سے انہوں نے صدقہ بن عبداللہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ آپ سے سلمانؓ نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تھا۔ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہوں گے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہے جان لو کہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے دیکھنا یہ ہے کہ ان کے بارے میں تم میرا کیا خیال رکھتے ہو۔

۱۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابوعبید الحسن۔ (الحسین نخ) بن محمد بن سعید نے حسین بن علی البز وفری سے انہوں نے موسیٰ (محمد نخ) بن اسحٰق انصاری سے انہوں نے علی بن الحسن (الحسین نخ) سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ثور یعنی ابن یزید سے انہوں نے خالد بن سعد سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسولؐ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ کو ایسا ہی سمجھو جیسے بدن کے لئے سر ہوتا ہے اور جیسے سر میں آنکھیں ہوتی ہیں کہ سر کو بغیر آنکھوں کے ہدایت نہیں مل سکتی اور میرے بعد ان کی اقتداء کرنا کہ ہرگز گمراہ نہ ہوگے تو ہم نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا: فرمایا: میرے بعد ائمہ میری عترت سے ہوں گے یا فرمایا: میرے اہل بیت کی تعداد اتنی ہی ہے کہ جتنی بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد تھی۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن محمد نے عبیداللہ بن الحسن العطاری (العطاردی نخ) سے انہوں نے اپنے جد عبیداللہ بن حسن سے انہوں نے احمد بن عبدالجبار العصاری (العطاردی نخ) سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الرقاشی سے انہوں نے جعفر بن سلیمان (سلمان نخ) الضبعی سے انہوں نے یزید الرشک سے، کہا گیا ہے کہ قیس فقیر نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا۔

لوگو! میں عنقریب سفر کرنے والا ہوں اور غیب کی طرف جانے والا ہوں۔ میں اپنی عترت کے

بارے میں تمہیں نیک برتاؤ کرنے کی وصیت کرتا ہوں، سلمانؓ اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپؐ کے بعد ہونے والے ائمہ آپ کی عترت نہیں ہیں؟ فرمایا: ہاں میرے بعد میری عترت سے اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور اس امت کے مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں پھر جس نے ان سے تمسک کیا در حقیقت اس نے اللہ کی رسی کو تھام لیا۔ دیکھو! انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا اتباع کرو کہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن المطلب نے ابو اسید احمد بن محمد بن اسید المدنی سے انہوں نے عبدالعزیز بن اسحٰق بن جعفر سے انہوں نے عبدالوہاب بن عیسیٰ المروزی سے انہوں نے حسین (حسن نخ) بن علی بن محمد البلوی سے انہوں نے عبداللہ بن نجیح سے انہوں نے علی بن ہاشم سے انہوں نے علی بن جزور (خزور نخ) سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عمران بن حصین سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے رسولؐ سے سنا کہ علیؑ سے فرماتے ہیں: تم میرے علم کے وارث ہو تم امام ہو اور میرے بعد میرے خلیفہ ہو تم میرے بعد میرے امت کو ان باتوں کی تعلیم دو گے جنکو وہ نہیں جانتی تم میرے دونوں نواسوں کے والد اور میری بیٹی کے شوہر ہو اور تمہاری ذریت سے معصوم امام ہوں گے۔ سلمان نے آپؐ سے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہوں گے۔ اس حدیث کو علی بن محمد بن الحسن نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے حیدر بن نعیم السمرقندی سے انہوں نے محمد بن زکریا جوہری سے انہوں نے عباس بن بکار الضبی سے انہوں نے ابوبکر الھذلی سے انہوں نے ابوعبداللہ الشامی سے اور انہوں نے عمران بن حصین سے نقل کیا ہے۔

۱۵۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے ابوبکر القاضی محمد بن عمر سے انہوں نے محمد بن احمد بن ثابت القیسی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے انہوں نے اسحٰق بن ابی عمارہ سے انہوں نے حبش (حبشی نخ) بن

معاذ سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوجحیفہ وہب السیرائی سے انہوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے اس وقت سنا کہ جب لوگوں نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا (اس میں سلمان ؓکا ذکر نہیں ہے) فرمایا: میرے بعد اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے جان لو کہ یہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی بن الحسین نے محمد بن عمر الجعابی سے انہوں نے ابوعوانہ وضاح بن عبداللہ سے انہوں ابوبلج سے انہوں نے قاسم بن موسیٰ بن عبداللہ المقری سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالحمید سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ امام ہوں گے۔ اسی حدیث کو محمد بن عبداللہ الشیبانی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن عمارہ ثقفی سے انہوں نے عامر بن علوان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا یا یہ کہا ہے کہ میرے نانا نے بیان کیا اور انہوں نے نجی سے (یحییٰ نخ) بن حبشی الکندی (الاسدی نخ) سے انہوں نے ابوالجارود سے انہوں نے حبیب بن بشار سے انہوں نے حریز بن عثمان سے انہوں نے ابوقتادہ اور علی بن الحسین (الحسن نخ) بن علی الداری سے انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر العلوی سے انہوں نے علی بن زید بن جذعان سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابوقتادہ سے نقل کیا ہے اور کشف الاستار میں لکھا ہے۔ غایت الاحکام کے شارح نے ابوبلج کی روایت کو عمر بن میمون اور حبیب بن یسار سے انہوں نے حریز بن عثمان وعلی بن زید سے انہوں نے سعید بن المسیب سے اور سب نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء اور عیسیٰ کے حواریوں کی تعداد کے برابر بارہ امام ہوں گے۔

۱۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ الشیبانی نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے یحییٰ بن یعلی

بن عباد سے انہوں نے شعبہ بن سعید بن ابراہیم سے انہوں نے ابراہیم بن سعد بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے بیان کیا رسول اللہؐ نے فرمایا: جس گھر میں کسی کا نام کسی نبی کے نام پر ہوتا ہے خدا اس گھر میں ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو ان کی اصلاح کرتا ہے اور میرے بعد تمہاری ذریت سے ہونے والے ائمہ میں ایک کا نام میرا نام ہے اور ایک کا نام موسیٰ بن عمران کے نام پر ہے اور میرے بعد ہونے والے ائمہ کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہے، خدا نے انہیں میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے، پس جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے انہیں تسلیم نہ کیا اور ان کا انکار کیا اس نے مجھے تسلیم نہ کیا اور میرا انکار کیا اور جو خدا کے لئے ان سے محبت کرتا ہے قیامت کے دن وہ کامیاب ہوگا۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے محمد بن احمد الصفوانی سے انہوں نے مروان بن محمد السجاری سے انہوں نے ابو یحییٰ التمی (التمیمی نخ) سے انہوں نے یحییٰ البکاء سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ان میں سے ایک فرقہ ناجی ہے اور باقی ہلاک ہونے والے ہیں اور نجات پانے والے وہی ہیں جو تمہاری ولایت سے وابستہ ہیں جو تمہارے عمل کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اپنی رائے پر عمل نہیں کرتے ہیں، ان کے خلاف کچھ نہ کیا جائیگا میں نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔ (اتنے ہی ہیں)

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد بن محمد مندہ نے ابو الحسین زید بن جعفر بن محمد بن الحسین الخزاز سے کوفہ میں ۳۷۰ھ میں اور انہوں نے عباس بن العباس جوہری سے بغداد میں عمارہ کے گھر میں انہوں نے عفان بن مسلم سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جنگ جمل کے موقع پر یہ طے کیا کہ نہ میں علی کا ساتھ دونگا اور نہ ان کے مخالفوں کا چنانچہ میں نے نصف دن تک توقف کیا جب رات ہونے لگی تو خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ میں علی کی طرف سے

جنگ کروں، پھر جو ہونا تھا ہو گیا۔ جب میں مدینہ واپس آیا تو ام سلمہ کی خدمت میں پہنچا انہوں نے معلوم کیا کہ کہاں سے آئے ہو، میں نے کہا بصرہ سے انہوں نے معلوم کیا: تم کس فریق کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: اے ام المومنین! میں کسی بھی طرف سے جنگ میں شریک نہیں ہوا یہاں تک نصف دن گذر گیا تو خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ میں علی کی طرف سے جنگ کروں انہوں نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا، میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: جس نے علی سے جنگ کی در حقیقت اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی در حقیقت اس نے خدا سے جنگ کی، میں نے کہا، تو آپ سمجھتی ہیں کہ حق علی کے ساتھ ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! خدا کی قسم علیؑ حق کے ساتھ اور حق علیؑ کے ساتھ ہے خدا کی قسم امتِ محمد نے اپنے نبیؐ کے ساتھ انصاف نہیں کیا کیونکہ انہوں نے اس کو آگے بڑھا دیا جس کو خدا نے پیچھے رکھا تھا اور اس کو پیچھے ہٹا دیا جس کو خدا اور رسول نے آگے بڑھایا تھا انہوں نے اپنی ناموس کو اپنے گھروں میں محفوظ رکھا اور رسولؐ کی ناموس کو جنگ میں نکال لائے خدا کی قسم میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: بیشک میری امت کے درمیان تفرقہ واختلاف رونما ہوگا جب ان میں اتفاق ہو تو تم بھی اس سے متفق ہو جاؤ اور جب ان میں تفرقہ پڑ جائے تو تم میانہ روی اختیار کرنا اور میرے اہل بیتؑ کا دامن تھام لینا اگر وہ جنگ کریں تو جنگ کرو اگر صلح کریں تو صلح کرو اگر وہ کسی چیز سے چشم پوشی کریں تو تم بھی چشم پوشی کرو کیونکہ حق ان کے ساتھ ہے خواہ وہ کہیں بھی ہوں میں نے کہا: وہ کون اہل بیتؑ ہیں جن سے تمسک کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے؟ ام سلمہ نے کہا: وہی جو آنحضرتؐ کے بعد امام ہیں جیسا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہے علی میرے دونوں نواسے اور نو امام حسین کے صلب سے میرے اہل بیتؑ ہیں مطہر و معصوم امام ہیں اور جب انہوں نے یہ کہا: ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ تو میں نے کہا: خدا کی قسم لوگ ہلاک ہو گئے۔

۲۰۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل الشیبانی نے ابو القاسم احمد بن عامر سے انہوں نے سلیمان الطائی سے انہوں نے محمد بن عمران الکوفی سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی الحرار (نجران نخ) سے انہوں

نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے اسحٰق بن عمار سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے بھائی حسن بن علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہؐ نے فرمایا: میرے بعد اتنے ہی امام ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء اور عیسیٰ کے حواری تھے جو ان سے محبت کرے گا وہ مومن ہے اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ منافق ہے، وہ خدا کی مخلوق پر اسکی حجتیں اور اس کی مخلوق میں اسکی نشانیاں ہیں۔

۲۱۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے فرات بن احنف سے انہوں نے جابر بن یزید الجعفی سے انہوں نے محمد بن علی۔ امام محمد باقر سے انہوں نے علی بن الحسین زین العابدین سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ حسنؑ بن علی نے فرمایا: ائمہ اتنے ہی ہیں جتنے بنی اسرائیل کے نقباء اور اس امت کے مہدی ہم ہی میں سے ہیں۔

۲۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن المطلب نے ابواحمد عبداللہ بن الحسین الصیبی سے انہوں نے ابوالعینا سے انہوں نے یعقوب بن محمد بن علی بن عبدالھیمن بن عباس بن سعد الساعدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا، میں نے رسولؐ اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔

۲۳۔ الخصال۔ عتاب بن محمد الوراستی نے یحییٰ بن محمد بن صاعد سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مغرا سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حمزہ بن عون سے انہوں نے ابوثمامہ سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک شخص ابن مسعود کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا تمہارے نبی نے تم سے یہ بھی بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، تم سے پہلے کسی نے مجھ

سے یہ نہیں کہا تھا اور دیکھو تم دوسروں کی بہ نسبت جو اس سال ہو آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد موسیٰ کے نقباء کی تعداد کے برابر۔ خلیفہ ہوں گے قطان نے نعمان بن احمد بن نعیم الواسطی سے انہوں نے احمد بن سنان القطان سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے مسروق سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے مگر یہ کہ اس میں یہ ہے کہ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن کیا تم سے تمہارے نبی نے یہ بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں اور کسی نے اس کے سلسلہ میں مجھ سے سوال نہیں کیا، ہاں فرمایا: میرے بعد اتنے ہی خلیفہ ہوں گے جتنے موسیٰ کے نقباء تھے۔

۲۴۔ المناقب۔ ایک حدیث میں اعمش نے حسین بن علی علیہما السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے یہ بتایئے کہ کیا آپ کے بعد کوئی نبی ہوگا؟ فرمایا: نہیں، میں خاتم النبیین ہوں لیکن میرے بعد عدل کے ساتھ حکومت کرنے والے اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔[1]

اور اس موضوع پر جو حدیثیں دلالت کر رہی ہیں وہ پہلی فصل کے باب اول کی ح ۱۴، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۳۲، ۴۱، ۴۶، ۶۵، ۶۶ ہیں اور اسی فصل کے چوتھے باب کی ح ۵ و ۶ اور ساتویں باب کی ح ۱، ۷، ۳۲ اور آٹھویں باب کی ح ۱۱، ۳۲ ہیں۔

❀❀❀❀❀

---

[1] متشابہ القرآن و مختلفہ، میں خدا کے اس قول ﴿سنة من قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا﴾ اور خدا کے اس قول ﴿سنة الله فی الذین خلوا من قبل﴾ کے ذیل میں لکھا ہے: رسولؐ نے فرمایا: میری امت میں وہ سب کچھ ہوگا جو بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے اور میری امت کے کارنامے بنی اسرائیل کے کرتوت سے اتنے زیادہ متشابہ ہوں گے جیسے جوتی کا ایک تلا دوسرے تلے سے یا ایک تسمہ دوسرے تسمہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ پھر خداوند عالم فرماتا ہے: خدا کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالاتے ہیں کہ وہ انہیں زمین پر اسی طرح ضرور خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے والوں کو خلیفہ بنایا تھا، اور اس نے ہمیں یہ خبر بھی

دی ہے کہ وہ بارہ تھے چنانچہ ارشاد ہے ﴿و بعثنا منهم اثنی عشر نقیبا﴾ (اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیب بھیجے) تو ضروری ہے کہ خلفاء کی تعداد بھی اتنی ہی ہو کیونکہ خدا نے کاف تعظیمہ کے ساتھ ان کی ان سے تشبیہ دی اور یہ بات واضح ہے کہ نقباء ہی خلفاء ہیں اس چیز کو رسولؐ نے اس حدیث میں بیان کیا ہے جس کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور ابن بطہ نے، ابانہ، میں اور ابو یعلی موصلی نے مسند میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے ابن مسعود کہتے ہیں: میں نے رسولؐ سے دریافت کیا کہ اس امت کے کتنے خلیفہ حاکم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: بارہ کہ جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے اور مجالد نے جو حدیث شعبی سے اور انہوں نے مسروق سے نقل کی ہے اس میں ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد اتنے ہی خلیفہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے سلمان ابو ایوب، ابن مسعود، حذیفہ، واثلہ، ابو قتادہ، ابو ہریرہ اور انس نے روایت کی ہے کہ نبیؐ سے سوال کیا گیا کہ آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے اور ابو جعفر علیہ السلام کی حدیث میں ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے بارہ محدث و معصوم نقیب ہوں گے انہیں میں سے قائم برحق بھی ہیں جو کہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی ایک اور حدیث میں ہے۔ میرے بعد اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے موسیٰ کے نقیب تھے ابو صالح السمان نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا: فرمایا: لوگو! جو چاہتا ہے کہ میری زندگی جیئے اور میری موت مرے تو اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے اور ان کے بعد والے ائمہ کی اقتداء کرے عرض کیا گیا: آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے اسباط تھے، ارشاد ہے ﴿وقطعنا هم اثنتی عشرة اسباطا﴾ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ حدیثیں ہیں اگر چہ مخالف نے انہیں قبول نہیں کیا ہے نیز لکھا ہے یہ حدیثیں اگر چہ آحاد ہیں لیکن ان کے معنی متواتر ہیں خواہ ان میں خبر واحد ہی کیوں نہ ہو اور اگر یہ کہا جائے ان حدیثوں کے راویوں میں نقص ہے تو معترض کو یہ بتانا چاہئے کہ کس لحاظ سے نقص ہے پھر اس بات پر اہل بیتؑ کا اجماع ہے اور ان کا اجماع حجت ہے اور ان کی روایت پر عمل کرنا غیر کی روایت پر عمل کرنے سے بہتر ہے کیونکہ مخالفوں کا اجماع ہے کہ احادیث آحاد پر عمل کیا جاتا ہے اور ان کو قیاس پر مقدم کیا جاتا ہے اس بات پر بھی ان کا اتفاق ہے کہ نقل کرنے والوں میں بڑے عادل اور ان میں جس سے زیادہ روایت لی گی ہے اس کو مقدم کیا جائیگا کیونکہ مختص ان کے مذہب کو زیادہ بہتر سمجھتا ہے کہ جس کو اس نے مختص کیا ہے بہ نسبت اس شخص کے کہ جس کو مختص نہیں کیا گیا ہے لہذا وہ اس شخص کو مقدم سمجھتے ہیں جس سے

....

ابو یوسف روایت کرتے ہیں اور محمد ابو حنیفہ سے اور مزنی وربیع شافعی سے حدیث نقل کرنے کو دوسروں سے حدیث لینے کی بہ نسبت بہتر سمجھتے ہیں جب یہ بات طے ہوگئی اور امت نے ان اشخاص کی عدالت پر اجماع کرلیا کہ جن کو ہم امام مانتے ہیں اور ہم نے ان سے احکام لئے ہیں اور ان کے غیر ناقلوں کے عادل ہونے میں شک ہے یا ناقلوں میں سے کوئی ایک جماعت کے نزدیک عادل ہے تو دوسری جماعت کے نزدیک فاسق ہے اور یہ بات محتاج بیان نہیں ہے کہ اس میں کوئی بھی امیر المومنین اور حسن وحسین کے برابر نہیں ہے نہ دخل وخرج اور نہ شب گذاری و تنہائی اور زیادہ ساتھ رہنے میں پھر یہ اشخاص آپ کے اہل بیت میں سے جن کو رجس سے پاک کیا گیا ہے ان کو مباہلہ میں لے کر گئے تھے اس کے علاوہ اور بہت خصوصیتیں ہیں یہ بھی واضح ہے اور حسین کے فرزندوں میں ہر ایک کا کہ جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اپنے والد سے اختصاص اس طرح ہے کہ جو دوسروں میں نہیں ہے پس فقہاء کی طرف احکام پہنچانے کے لئے واجب ہے کہ ان کی حدیث وخبر کو مقدم کرے اس کے علاوہ ان کی شان میں قرآن و حدیث کی نصوص موجود ہیں سانہیں کو ہم نے ترجیح پر دلیل قرار دیا ہے، نہ اقتداء کے وجوب کے لئے اور ان سب کا اقتضاء یہ ہے کہ ان کی روایت کو راجح مانا جائے۔ حاشیہ ختم ہوا۔

تیسرا باب

امام بارہ ہیں اوران میں پہلے علیؑ ہیں

اس باب میں ۱۳۲ احدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔(۸۵طبع استانبول) مناقب میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے اور یہ وہ صحابی ہیں جو صحابہ میں سب سے بعد میں مرے ہیں۔انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اے علی! تم میرے وصی ہو، تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور تمہاری صلح میری صلح ہے تم امام ہواوران گیارہ اماموں کے باپ ہو جو مطہر و معصوم ہیں اوران ہی میں سے مہدی ہیں جو کہ زمین کو عدل وانصاف سے پر کریں گے۔ان کے دشمنوں کے لئے تباہی ہے، اے علیؑ! اگر کوئی شخص تم سے اور تمہاری اولاد سے خدا کے لئے محبت کرے گا تو خدا اس کو تمہارے اور تمہاری اولاد کے ساتھ محشور کرے گا اور تم بلند درجات میں میرے ساتھ ہو گے اور تم جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والے ہو تم اپنے دوستوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرو گے۔

۲۔ بحار الانوار۔ ابن عیاش کی کتاب المقتضب سے انہوں نے احمد بن محمد بن زاد القطان سے انہوں نے محمد بن غالب الضبی سے انہوں نے هلال بن عقبہ سے انہوں نے حبان بن ابن بشر سے انہوں نے معروف بن خربوذ سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ علیؑ فرماتے ہیں ہر سال شب قدر میں رسول اللہ کے بعد وصاۃ پر جو نازل ہوتا

ہے، وہ نازل ہوتا ہے، عرض کیا گیا: اے امیر المومنین وصاۃ کون ہے؟ فرمایا: میں اور میری اولاد سے گیارہ ائمہ ومحدث ہیں جن سے فرشتہ ہم کلام ہوتا ہے۔ ابن معروف کہتے ہیں: میں ابن عباس کے غلام ابوعبداللہ سے مکہ میں ملاقات کی اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: میں نے ابن عباس کو یہی بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور یہ پڑھا۔ و ما ارسلنا من قبلک من بنی ولا رسول ولا محدث۔ اور کہا خدا کی قسم وہ محدث ہیں۔ یعنی ان سے فرشتہ کلام کرتا ہے۔

۳۔ ارشاد۔ ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے ابوعلی الاشعری سے انہوں نے حسن بن عبیداللہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ الخشاب سے انہوں نے علی بن ساعہ سے انہوں نے علی بن الحسن بن رباط سے انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں: آل محمد سے بارہ امام ہیں علی بن ابی طالب اور گیارہ ان کی اولاد سے ہیں اور وہ سب محدث ہیں، رسولؐ اور علیؑ دونوں باپ ہیں اور غایت المرام میں علی بن احمد بن المالکی، جو علماء عامہ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ فصول المہمہ میں زرارہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ ابوجعفر فرماتے ہیں: امام بارہ ہیں اور وہ سب آل رسول سے ہیں، علی بن ابی طالب اور گیارہ ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۴۔ کتاب سلیم بن قیس۔ ابان نے سلیم سے انہوں نے علیؑ سے ایک حدیث میں نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: اے سلیم! میرے اوصیاء میری اولاد سے گیارہ ائمہ ہیں اور وہ سب محدث ہیں۔ میں نے عرض کی اے امیر المومنین! وہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ میرے بیٹے حسن پھر یہ میرے بیٹے حسین، پھر یہ میرے بیٹے، اپنے پوتے یعنی علی بن الحسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اس وقت آپؑ کی شیرخوارگی کا زمانہ تھا پھر آٹھ ان کی اولاد سے ہوں گے۔

اور جو حدیثیں اس موضوع پر دلالت کر رہی ہیں وہ پہلی فصل کے پہلے باب میں بیان ہو چکی ہیں ملاحظہ ہوں ح ۳۴، ۳۵، ۳۷، ۳۹، ۴۷، ۴۹، ۵۱، ۵۵، ۵۷، ۵۹، ۶۱، ۷۳، ۸۰، ۸۱ دوسرے باب کی ح ۴، ۱۴، ۹، اور مذکورہ فصل کے چوتھے باب کی جو حدیثیں اس پر دلالت کر رہی ہیں وہ اسے

۱۱ تک، چھٹے باب کی ح ۱، ۴، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، اور ساتویں باب کی ح ۱، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ اور آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۴ اور چوبیسویں باب کی ح ۱ و ۲ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ اور دوسرے باب کی ح ۲ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہیں۔

چوتھا باب

امام بارہ ہیں ان میں پہلے علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں

اس باب میں ۹۱ حدیثیں ہیں

۱۔کمال الدین۔علی بن احمد نے محمد بن ابی عبداللہ الکوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن ابی القاسم سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے پہلے علی بن ابی طالب ہیں اور آخر قائم ہیں میرے بعد یہی میرے خلیفہ، وصی، ولی اور میری امت پر خدا کی حجت ہیں۔ان کا اقرار کرنے والا مومن ہے اور ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔اسی حدیث کو کفایۃ الاثر میں محمد بن علی بن الحسین سے اور انہوں نے علی بن احمد بن محمد بن عمران الدقاق سے نقل کیا ہے۔

۲۔کمال الدین۔عطار نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالجبار سے انہوں نے احمد بن محمد بن زیاد الازدی سے انہوں نے آبان بن عثمان سے انہوں نے ثابت بن دینار سے انہس نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

رسولؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے اے علیؑ! ان میں سے پہلے تم ہو اور آخر قائم ہیں کہ جن کے ہاتھوں پر خدا زمین کے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔ اسی حدیث کو بحار میں عیون اخبار الرضا اور امالی سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۹۳) اور مناقب میں ہے ہمارے مشہور و بزرگ مشائخ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے اے علی! ان میں سے پہلے تم ہو اور ان میں کے آخر قائم ہیں کہ جن کے ہاتھوں پر خدا اس (زمین) کے مشارق و مغارب کو فتح کرے گا۔

۳۔ بحار الانوار۔ امالی (صدوق) میں ہے کہ قامی نے محمد حمیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن یزید سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے اسماعیل بن فضل الہاشمی سے انہوں نے صادق سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے رسولؐ کی خدمت میں عرض کی مجھے یہ بتایئے کہ آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: اے علی! ان کی تعداد بارہ ہے ان میں سے پہلے تم اور آخر قائم ہیں۔

۴۔ کمال الدین۔ قطان نے ابن زکریا قطان سے انہوں نے ابن حبیب سے انہوں نے فضل بن صقر سے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبایۃ بن ربعی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میں انبیاء کا سردار ہوں، علی بن ابی طالب اوصیاء کے سردار ہیں اور میرے اوصیاء بارہ ہیں اے علی ان میں سے پہلے تم اور آخر قائم ہیں۔ اس حدیث کو بحار میں عیون اخبار الرضا سے اور ینابیع المودۃ (ص ۲۵۸) پر کتاب مودۃ القربیٰ سے عبایۃ کے ذریعہ مرفوع طریقہ سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ کے (ص ۴۴۵) پر عبایۃ سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے اور کتاب فرائد السمطین سے ایسی ہی حدیث بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے اور مذکورہ حدیث کی کشف الاستار میں حموینی سے انہوں نے عبایۃ سے انہوں نے ابن عباس سے اور ابن عباس نے اس کو رسولؐ کی طرف مرفوع کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں انبیاء کا سردار ہوں اور علیؑ تم اوصیاء کے سردار ہو اور

میرے بعد میرے بارہ وصی ہوں گے ان میں سے اول علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں۔

۵۔ بحار الانوار۔ کشف الیقین میں محمد بن احمد بن الحسن بن شاذان نے المائۃ الحدیث سے کہ جن کو انہوں نے محمد بن الحسین بن احمد بن محمد بن جعفر سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے ابراہیم بن ہشام سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے زیاد بن المنذر سے انہوں نے سعد بن طریف سے انہوں نے اصبغ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: لوگو! جان لو خدا کا ایک باب (دروازہ) ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ یہ سن کر ابو سعید خدری کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اس باب کی طرف ہماری راہنمائی کیجئے تا کہ ہم اسے پہچان لیں؟ فرمایا وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں جو اوصیاء کے سردار، امیر المومنین، رب العالمین کے رسولؐ کے بھائی اور تمام لوگوں پر ان کے خلیفہ ہیں۔

لوگو! جو شخص میرے بعد حجت کو پہچاننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب کو پہچانے لوگو! جو شخص بھی خدا کے دلی کی ولایت سے تمسک کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ علی بن ابی طالب اور میری ذریت سے ہونے والے ائمہ کی اقتداء کرے کہ وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں۔ جابر بن عبد اللہ انصاری نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ ائمہ کی تعداد کیا ہے؟ فرمایا: اے جابر! خدا تم پر رحم کرے تم نے مجھ سے پورے اسلام کے بارے میں سوال کیا ہے ان کی تعداد، مہینوں کی تعداد کے برابر ہے اور وہ کتابِ خدا میں بارہ ہیں، جب سے خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے، ان کی تعداد ان چشموں کے برابر ہیں جو موسیٰ بن عمران کے لئے اس وقت جاری ہوئے تھے جب انہوں نے پتھر پر اپنا عصا مارا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہے خداوند عالم فرماتا ہے (یقیناً خدا نے بنی اسرائیل سے عہد و اقرار لیا اور ان میں سے بارہ کو نقیب بنا کر بھیجا) پس اے جابر! یہ ہیں میرے ائمہ ان میں سے اول علی بن ابی طالب اور آخر قائم ہیں۔ اسی حدیث کی محمد بن علی کراجکی کی کتاب استبصار میں محمد بن احمد بن علی بن شاذان سے انہوں نے محمد بن الحسین بن احمد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے ابراہیم بن ہشام سے روایت

کی ہے اور اسی کو غایت المرام میں ابن شاذان سے طرق عامہ سے، ابن عباس سے اور دیلمی نے ارشاد القلوب میں فضائل علی کے متعلق اسی کو کچھ اضافہ کے ساتھ بعض الفاظ میں اختلاف اور اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور اسی کی کتاب الیقین میں اصبغ سے روایت کی ہے اور انہوں نے ابن عباس سے باب اکیاسی (۸۱) میں اور باب ایک سو تینتیس میں نقل کیا ہے اور اس کتاب میں آنحضرتؐ کے اس قول کے بعد کہ وہ تمام لوگوں پر آپؐ کے خلیفہ ہیں، یہ تحریر ہے جو شخص محکم و مضبوط رسی کو پکڑنا چاہتا ہے کہ جس کے ٹوٹنے کا امکان نہ ہو تو اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کرے کہ اسکی ولایت میری ولایت اور اس کی طاعت میری طاعت ہے اور اسی حدیث کو بعض الفاظ میں کچھ اختلاف کے ساتھ، مناقب الماۃ، میں نقل کیا گیا ہے۔

۶۔ بحار الانوار۔ شیخ صدوق نے کتاب الاختصاص میں ابن المتوکل سے انہوں نے محمد بن ابوعبد اللہ الکوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے علی بن سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ؟ابن طریف سے انہوں نے ابن نباتہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: خدا کا ذکر اور میرا ذکر عبادت ہے اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے اور ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ کا ذکر عبادت ہے، اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور ساری کائنات سے افضل قرار دیا۔ میرا وصی تمام اوصیاء سے افضل ہے اور وہ خدا کے بندوں پر اس کی حجت اور اس کی مخلوق میں اس کا خلیفہ ہے اور ان کی اولاد میں سے میرے بعد ائمہ ھدیٰ ہیں ان کے ذریعہ خدا اہل زمین سے عذاب کو دور کرے گا اور ان کی وجہ سے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے گا مگر یہ کہ اس کے اذن سے اور ان پر پہاڑ کو گرنے سے روکے گا اور انہیں کے سبب اپنی مخلوق کو بارش سے سیراب کریگا اور انہیں کے باعث نباتات اگائے گا، یہی خدا کے برحق اولیاء ہیں اور یہی اس کے سچے خلیفہ ہیں، ان کی تعداد مہینوں کے برابر ہے، ان کی تعداد موسیٰ بن عمران کے نقباء کے برابر ہے، پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمایا (والسماء ذات البروج) پھر فرمایا اے ابن عباس کیا تم جانتے ہو کہ خدا بروج والے

آسمان کی قسم کھا رہا ہے آسمان اور اس کے بروج سے کیا مراد ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہی بتا دیجئے کہ یہ کیا ہے، فرمایا: آسمان سے میں اور بروج سے میرے بعد ہونے والے ائمہ مراد ہیں ان میں سے پہلے علی اور آخر مہدی ہیں، ان سب پر خدا کی رحمتیں ہوں۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ محمد بن ھمام نے ابوالحسن علی بن عیسیٰ القوھستانی سے انہوں نے موسیٰ بن اسحٰق الانماطی سے جو کہ ہمارے فاضل برادران میں سے سچے تھے انہوں نے بدر سے انہوں نے زید بن عیسیٰ بن موسیٰ سے جو کہ بڑے رعب و دبدبہ والے آدمی تھے، میں نے ان سے کہا آپ نے تابعین میں سے کس کو درک کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں تمہاری بات نہیں سمجھ سکا لیکن اتنا جانتا ہوں کہ میں کوفہ میں تھا تو کوفہ کی جامع مسجد میں ایک شیخ سے سنا کہ وہ نیک بندے کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں انہوں نے کہا: میں نے امیر المومنینؑ صلوات اللہ علیہ سے سنا کہ فرماتے ہیں؟ مجھ سے رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علی آپ کی اولاد سے گیارہ ائمہ ہوں گے جو کہ ہدایت کرنے والے، ہدایت یافتہ اور معصوم ہوں گے ان میں سے تم پہلے اور ان کے آخر کا نام میرا نام ہے وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، ایک شخص آپؑ کی خدمت میں آئے گا جبکہ مال کا انبار ہوگا اور کہے گا: اے مہدی مجھے عطا کیجئے آپؑ فرمائیں گے لے لو۔

۸۔ کمال الدین۔ حسن بن محمد بن سعید الھاشمی نے فرات بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن علیؑ بن احمد الھمدانی سے انہوں نے عباس بن عبداللہ البخاری سے انہوں نے محمد بن القاسم بن ابراہیم بن عبداللہ بن القاسم بن ابی بکر سے انہوں نے عبدالسلام بن صالح الھروی سے انہوں نے علی بن موسیٰ الرضا سے انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے پدر جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے پدر حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب سے انہوں نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے ایک حدیث میں فرمایا۔ کہ جس میں ان کی اور انبیاء کی ملائکہ مقربین پر فضیلت بیان کی ہے اور ان بعض چیزوں کو بیان کیا جو معراج کی شب آپ

کے سامنے آئی تھیں، میں نے عرض کی پروردگار میرے اوصیاء کون ہیں؟ تو مجھے ندا دی گئی اے محمد بیشک تمہارے اوصیاء (کے نام) ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں چنانچہ میں نے اپنے پروردگار کے سامنے ساق عرش کی جانب نظر کی تو میں نے بارہ نور دیکھے اور ہر نور میں ایک ہری سطر دیکھی کہ جس پر ہر وصی کا نام مرقوم تھا ان میں سے اول علی بن ابی طالب ہیں اور ان میں آخر میری امت کے مہدی ہیں۔ میں نے عرض کی: پروردگار یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہیں؟ ندا آئی: اے محمد یہی میرے اولیاء، دوست، اوصیاء اور تمہارے بعد میری مخلوق پر میری حجتیں ہیں اور یہی تمہارے اوصیاء وخلفاء ہیں اور تمہارے بعد میری مخلوق میں سب سے بہترین، میری عزت وجلال کی قسم، میں انہیں کے ذریعہ اپنے دین کی مدد کروں گا یا اسے ظاہر کروں گا اور انہیں کے ذریعہ اپنے کلمہ کو بلند کروں گا اور ان میں سے آخر کے وسیلہ سے زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اسے مشرق ومغرب کا مالک بنا دوں گا اور ہواؤں کو اس کے تابع کر دوں گا۔ اور متکبر کی گردنوں کو اس کے لئے جھکا دوں گا اور اسباب پر انہیں ترقی دوں گا، اپنے لشکروں سے اس کی مدد کروں گا اور اپنے ملائکہ کے ذریعہ اس کی مدد کروں گا یہاں تک کہ وہ میری دعوت کو بلند کرے گا اور میری توحید پر میری مخلوق کو جمع کرے گا پھر میں اس کے ملک کو اسی طرح برقرار رکھوں گا اور اسی طرح میں زمانہ کو اپنے اولیاء کے درمیان قیامت تک گھماتا رہوں گا۔ اسی حدیث کو بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ ینابیع المودۃ کے ص۴۸۰ پر نقل کیا ہے۔

۹۔ کمال الدین۔ جعفر بن محمد بن مسرور نے حسین بن محمد بن عامر سے انہوں نے معلی سے انہوں نے محمد بصری سے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے عبد اللہ الحکم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: بیشک میرے بعد خلق پر خدا کی حجتیں اور میرے اوصیاء وخلفاء بارہ ہیں ان میں سے پہلے میرے بھائی اور آخر میرے بیٹے ہیں، عرض کی گئی، اے اللہ کے رسولؐ آپ کے بھائی کون ہیں؟ فرمایا: علی بن ابی طالب۔ عرض کی گئی آپؐ کے بیٹے کون ہیں؟ فرمایا: مہدی! جو

کہ اس۔ دنیا۔ کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے، اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا، کہ اس میں میرا بیٹا مہدی خروج کریگا اور روح اللہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور (زمین ان کے نور سے چمک اٹھے گی (زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی نخ) اور ان کی بادشاہت مشرق سے مغرب تک ہوگی، اسی حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۴۴۷ پر) کتاب فرائد السمطین سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے، اسی کو غایت المرام میں حموینی سے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے مگر اس میں یہ ہے، زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔

۱۰۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۴۳۔ ایک طویل حدیث میں جس کو انہوں نے مناقب سے انہوں نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے، مدینہ کے یہودیوں میں سے علیؑ کی خدمت میں ایک یہودی کے آنے اور اس کا آپ سے کچھ سوال کرنے کے سلسلہ میں روایت ہے، یہودی نے کہا، مجھے یہ بتایئے کہ اس امت کے نبیؐ کے بعد اس کے کتنے امام ہوں گے؟ اور یہ بتایئے کہ جنت میں محمدؐ کا مقام کہاں ہے؟ اور یہ بتایئے کہ آپؐ کے قصر میں آپؐ کے ساتھ کون رہے گا؟ علیؑ نے فرمایا: اس امت کے نبیؐ کے بعد اس کے بارہ امام ہوں گے جن کو کسی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یہودی نے کہا: آپؑ نے سچ فرمایا۔ علی نے فرمایا: محمدؐ جنتِ عدن میں نزول فرمائیں گے اور یہ جنت کے وسط میں ہے اور اس سے بلند ہے، اور یہ عرشِ خدا سے نزدیک ہے یہودی نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، علیؑ نے فرمایا: اور آپؐ کے ساتھ اس جنت میں بارہ افراد ہوں گے ان میں سے اول میں ہوں اور ہمارا آخر قائم المہدی ہے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، آپؑ نے فرمایا: ایک سوال باقی رہ گیا ہے اسے بھی معلوم کر، یہودی نے کہا: مجھے بتایئے کہ آپ پیغمبرؐ کے بعد کتنی مدت تک زندہ رہیں گے۔ کیا آپ طبیعی موت مریں گے یا قتل کیئے جائیں گے؟ فرمایا: میں ان کے بعد تیس سال زندہ رہوں گا اس کے بعد داڑھی کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میری ریش میرے سر اور میری پیشانی کے خون سے رنگین ہو جائے گی اور آپ نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ یہودی نے کہا: **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ و اشھد انک وصی رسول اللہ.**

۱۱۔ کشف الاستار۔ غایت الاحکام کے شارح سے انہوں نے ابوعبداللہ الحسین بن علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بارہ مہدی ہم میں سے ہیں علیؑ ان میں سے پہلے اور آخر قائم ہیں۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۹ چھٹے باب کی ح ۱۶، ساتویں باب کی ح ۱، ۳، ۴، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، اور آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۳۲، ۴۱ چودھویں باب کی ح ۱ چوبیسویں باب کی ح ۱، ۲، چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دوسرے باب کی ح ۱۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

پانچواں باب

امام بارہ ہیں اور ان کے آخری مہدی علیہ السلام ہیں

اس باب میں ۹۴ حدیثیں ہیں

ا۔ المناقب۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بیشک خدا نے میرا اور میرے بعد بارہ اماموں کا اقرار لیا ہے وہی خلقِ خدا پر اسکی حجتیں ہیں، ان کا بارہواں قائم ہے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۹، ۵۲، ۶۷ چوتھے باب کی ح ا سے ۱۱ تک چھٹے باب کی ح ۱۶ ساتویں باب کی ح ۱، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ اور آٹھویں باب کی ح ا سے ۵۰ تک دوسرے فصل کے دسویں باب کی ح ۳، ۴ چودہویں باب کی ح ۱۱ اور چوبیسویں باب کی ح ا و ۲ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱۱ اور دوسرے باب کی ح ۱۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ا دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

چھٹا باب

امام بارہ ہیں ان میں سے نو حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے

اس باب میں ۱۳۹ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے علی بن عبد اللہ الوراق رازی سے انہوں نے سعید بن عبد اللہ سے انہوں نے ہیثم بن ابی مسروق النھدی سے انہوں نے حسین بن علوان سے انہوں نے عمرو بن خالد سے انہوں نے سعد بن طریف سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا کہ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں، میں، علیؑ، حسن و حسینؑ اور نو افراد حسین کی اولاد سے پاک ہیں اور معصوم ہیں، ابن شہر آشوب نے اپنی مناقب میں مرسل طریقہ سے اصبغ سے انہوں نے ابن عباس سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ اسی کو کمال الدین میں اور بحار میں عیون اخبار الرضا سے سعد سے انہوں نے نہدی سے انہوں نے ابن علوان سے انہوں نے عمرو بن خالد سے انہوں نے ابن طریف سے انہوں نے ابن نباتہ سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۲۵۸) میں کتاب مودۃ القربیٰ سے نقل کیا ہے اور (ص ۴۴۵ پر) لکھا ہے کہ اس کو حموینی نے نقل کیا ہے اور غایت المرام میں حموی سے اپنی سند سے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین نے محمد بن الحسین (الحسن نخ) البزوفری سے انہوں نے قاضی ابو اسماعیل جعفر بن الحسین البلخی سے انہوں نے شقیق بن احمد البلخی سے انہوں نے سماک سے

انہوں نے یزید (زید نخ) بن مسلم سے انہوں نے ابو ہارون عبدی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لئے ایسے ہی باعث امان ہیں جیسے آسمان والوں کے لئے ستارے باعث امان ہیں، عرض کیا گیا: یا رسولؐ اللہ! آپ کے بعد ہونے والے ائمہ آپؐ کے اہل بیت سے ہوں گے فرمایا: ہاں! میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے وہ امین و معصوم ہیں اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی سے ہے جان لو وہ میرے اہل بیتؑ اور میری عترت ہیں وہ میرے گوشت و خون سے ہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ان کے بارے میں مجھے اذیت دیتے ہیں خدا ان لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے محمد بن احمد الصفوانی سے انہوں نے فیض بن مفضل الحلبی سے انہوں نے مسعر بن کدام سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ امام ہوں گے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور مہدی انہیں میں سے ہیں۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ قاضی ابو الفرج المعافا بن زکریا بغدادی نے ابوسلمان (سلیمان نخ) احمد بن ابی ہراسہ (ابی ہراشہ نخ) سے انہوں نے ابراہیم بن اسحٰق نہاوندی سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے اسماعیل بن ادریس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الحمید الاعرج سے انہوں نے عطا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبد اللہ بن عباس کے پاس گئے اس وقت وہ طائف میں علیل تھے اسی علالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔ طائف کے بزرگوں میں سے ہم تقریباً تیس آدمی تھے، وہ کمزور ہو گئے تھے، ہم نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گئے، مجھ سے کہا: اے عطا یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے کہا: میرے سردار یہ اسی شہر کے بزرگ عبد اللہ بن سلمۃ بن حضرم الطائفی اور عمارہ بن ابی الاجلح اور ثابت بن مالک ہیں انہی میں ایک ایک کو شمار کر رہا تھا کہ وہ ان کے پاس گئے اور عرض کی: اے رسولؐ کے چچا کے بیٹے آپ نے رسول اللہ کو دیکھا ہے اور ان سے جو سنا ہے، ہم کو اس قوم کے اختلاف کا سبب بتایئے کچھ لوگ علیؑ کو مقدم کرتے ہیں اور کچھ لوگ انہیں

تین کے بعد قرار دیتے ہیں راوی کہتا ہے کہ اس پر ابن عباس نے ایک لمبی سانس لی اور کہا: میں نے سنا کہ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں: علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے اور میرے بعد وہی امام وخلیفہ ہیں، پھر جس نے ان سے تمسک کیا وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا اور جس نے ان سے روگردانی کی گمراہ ہو گیا اور بھٹک گیا۔ علی ہی مجھے کفن دیں گے اور وہی مجھے غسل دیں گے، میرا قرض ادا کریں گے اور میرے دونوں نواسوں حسنؑ وحسینؑ کے والد ہیں اور حسین کے صلب سے نو ائمہ ہوں گے اور انہیں میں سے اس امت کے مہدی ہیں، عبداللہ بن سلمہ الحضرمی نے ان سے کہا: اے رسولؐ اللہ کے چچا کے بیٹے کیا آپ نے اس سے پہلے ہمیں اس بات سے آگاہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں نے جو سنا تھا اس کو پہنچا دیا اور میں نے تمہیں نصیحت کی ہے لیکن تم لوگ نصیحت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتے ہو پھر کہا: اے خدا کے بندو! خدا سے اس شخص کی مانند ڈرو! جس نے اس کو تمہید سمجھا (اور خوف میں تقویٰ اختیار کیا اور فرصت کا پورا فائدہ اٹھایا) جس نے طلب میں رغبت کی اور فرار کرنے میں خوف کھایا پس تم لوگ موت آنے سے قبل اپنی آخرت کے لئے عمل کرو اور اپنے نبی کی عترت کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ کہ میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے میرے بعد میری عترت سے تمسک کیا وہ کامیاب ہونے والوں میں سے ہے پھر ابن عباس بہت روئے لوگوں نے کہا: آپ روتے ہیں جبکہ آپؐ کا رسول سے یہ رشتہ ہے تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے عطا! میں دو خصلتوں پر رو رہا ہوں، مطّلع (آنے والی منزل) کے خوف اور دوستوں کے فراق پر، اس کے بعد لوگ ان کے پاس سے چلے گئے تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے عطا! میرا ہاتھ پکڑ لو اور گھر کے صحن میں لے چلو چنانچہ میں نے اور سعید نے ان کا ہاتھ پکڑا اور گھر کے صحن میں لے آئے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور کہا: **اللھم انی اتقرب الیک بولایۃ الشیخ علی بن ابی طالب** اس جملہ کو دہراتے ہوئے وہ زمین پر گر پڑے جب ہم نے انہیں اٹھایا تو معلوم ہوا کہ وہ مر چکے ہیں، خدا ان پر حکمت نازل کرے۔

۵۔ کفایۃ الاثر۔ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن عبداللہ الجوہری نے عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم

سے انہوں نے طیالسی ابوالولید سے انہوں نے ابوالزیاد۔ (ابوالزناد نخ) عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ اللہ سے خدا کے اس قول ﴿وجعلها کلمة باقية فی عقبه﴾ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ امام (امامت) کو حسینؑ کی نسل میں باقی رکھا ہے ان کے صلب سے نو امام ہوں گے انہیں میں سے اس امت کا مہدی بھی ہے پھر فرمایا: اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان مارا جائے اور وہ خدا سے میرے اہل بیتؑ کی دشمنی کے ساتھ ملاقات کرے تو جہنم میں جائیگا، اسی روایت کو مناقب میں اس قول ''اس امت کے مہدی بھی ہیں'' تک نقل کیا ہے۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد بن مندہ نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابوالحسن (ابو الحسین نخ) محمد بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ بن منصور الہاشمی سے انہوں نے ابوموسیٰ عیسیٰ بن احمد سے انہوں نے ابوثابت المدنی سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے ہشام بن سعید سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک سے انہوں نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں لوگو! میں تمہیں چھوڑنے والا ہوں اور تم میرے پاس اس حوض پر پہنچنے والے ہو کہ جس کا عرض صنعاء سے بصرہ کے درمیان کی مسافت کے برابر ہے اور اس پر ستاروں کی تعداد کے برابر چاندی کے جام رکھے ہوئے ہیں اور جب تم میرے پاس پہنچو گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا دیکھو تم میرے بعد ان دونوں کے بارے میں کیا کرتے ہو، ان میں بڑا سبب کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے، اس سے وابستہ ہو جاؤ اور اس میں ردوبدل نہ کرو اور میری عترت ہے جو میرے اہل بیتؑ ہیں کیونکہ مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے اہلبیتؑ کون ہیں؟ فرمایا: میرے اہل بیت علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد حسنؑ و حسینؑ اور صلب حسینؑ سے ہونے والے نو ائمہ ہیں وہی میرے گوشت وخون سے میری عترت ہیں۔

۷۔ المناقب المائۃ۔ مسیب نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے رسولؐ اللہ نے اپنی امت میں خلیفہ بنایا ہے چنانچہ میں اس امت پر اس کے نبیؐ کے بعد اس پر خدا کی حجت ہوں اور میری ولایت آسمان والوں پر ایسے ہی لازم کی گئی ہے کہ جس طرح اہل زمین پر لازم کی گئی ہے اور ملائکہ میری فضیلت کا ذکر کرتے ہیں اور یہی ان کی تسبیح ہے لوگو! میرا اتباع کرو میں تمہیں زیادہ سیدھے راستہ پر لے چلوں گا، دائیں، بائیں نہ جاؤ کہ بھٹک جاؤ گے اور میں تمہارے نبیؐ کا وصی ہوں، ان کا خلیفہ، امام المومنین اور ان کا مولا و امیر ہوں، میں اپنے شیعوں کو جنت کی طرف لے جانے والا اور اپنے دشمنوں کو جہنم کی طرف ہنکانے والا ہوں، میں خدا کے دشمنوں پر اس کی تلوار اور اس کے دوست کے لئے اس کی رحمت ہوں میں رسول کے حوض اور ان کے لواء، کا مالک ہوں اور آپ کے منصب شفاعت کا مالک ہوں اور حسنؑ اور حسینؑ اور صلب حسینؑ سے نو افراد خدا کے خلیفہ ہیں، اس کی زمین پر اور اس کی وحی کے امین ہیں اور اس کے نبیؐ کے بعد مسلمانوں کے ائمہ ہیں اور خدا کی مخلوق پر اس کی حجتیں ہیں، اسی حدیث کو غایت المرام میں ابوالحسن الفقیہ بن شاذان (صاحب المناقب المائۃ) سے طرق عامہ سے روایت کیا ہے۔

۸۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید الخزاعی نے ابوالحسین محمد بن ابی عبداللہ الکوفی الاسدی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برمکی سے انہوں نے مندل بن علی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ رسولؐ علیؑ سے فرماتے ہیں، میرے بعد تم امام و خلیفہ ہو اور تمہارے دونوں بیٹے میرے یہ دونوں نواسے امام ہیں اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور حسین کے صلب سے نو معصوم امام ہیں اور ان ہی میں سے ہم اہل بیتؑ کے قائم ہیں۔ پھر فرمایا: اے علی قیامت میں ہمارے علاوہ کوئی سوار نہیں ہوگا اور ہم چار ہیں، اس وقت انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون ہیں، فرمایا: میں تو خدا کے چوپائے براق پر، میرے بھائی صالح اللہ کے اس ناقہ پر جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور میرے چچا حمزہ میرے ناقہ غضباء پر اور میرے بھائی علیؑ جنتی ناقہ پر

سوار ہوں گے اور ان کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا وہ ندا دیں گے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لوگ کہیں گے کہ یہ ملک مقرب یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے تو بطن عرش سے انہیں ملک جواب دے گا اے آدمیو! یہ نہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل ہے اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر، فاروق اعظم علی بن ابیطالب ہیں۔

۹۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن نے محمد بن الحسن البزدفری سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے محمد بن قرضہ (قرصہ نخ) سے انہوں نے شریک سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن حسان سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ علی بن ابی طالبؑ سے فرما رہے ہیں تم اوصیاء کے سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے جنت کے جوانوں کے سردار اور حسینؑ کے صلب سے خدا نو ائمہ پیدا کرے گا اور جب میں دنیا سے اٹھ جاؤں گا تو لوگوں کے دلوں میں تمہاری طرف سے جو کینہ بھرا ہوا ہے وہ ظاہر ہو جائیگا اور تمہیں تمہارے حق سے دور رکھیں گے۔ اور تمہارے اوپر مصائب ڈھائیں گے۔

۱۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) بن محمد نے محمد بن حسین البزدفری سے انہوں نے احمد بن عیسیٰ بن الفضل الانماطی سے انہوں نے داؤد بن فضل سے انہوں نے ابن عائشہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے والد نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور اس امت کے مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں میرے بعد جس نے ان سے وابستگی اختیار کی اس نے اللہ کی رسی کو تھام لیا اور جس نے ان کو چھوڑ دیا اس نے خدا کو چھوڑ دیا۔

۱۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے محمد بن احمد الصفوانی سے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے جعفر بن زبیر سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوالامامۃ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں

گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور مہدی انہیں میں سے ہیں۔

۱۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی بن معمر سے انہوں نے عبداللہ بن معبد سے انہوں نے موسیٰ بن ابراہیم المجع سے انہوں نے عبدالکریم بن ہلال سے انہوں نے اسلم سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے عمار سے روایت کی ہے جب رسولؐ کا وقت آخر آیا تو آپ نے علیؑ کو بلایا اور کافی دیر تک سرگوشی کے انداز میں ان سے گفتگو کی پھر فرمایا: اے علیؑ! تم میرے وصی اور میرے وارث ہو خدا نے تمہیں میرا علم و فہم عطا کیا ہے، پھر جب میں مرجاؤں گا تو قوم کے دل میں تمہاری طرف سے جو کینے چھپے ہوئے ہیں وہ ظاہر ہوں گے اور وہ تمہارا حق غصب کرلے گی اس پر فاطمہ، حسن و حسین رونے لگے، آپؐ نے فاطمہ سے فرمایا: اے عورتوں کی سردار! تمہیں کس چیز نے رلایا، عرض کی بابا جان میں آپ کے بعد ہونے والے نقصان سے ڈرتی ہوں، فرمایا: فاطمہ! تمہیں بشارت ہو کہ میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملحق ہوگی، تم روؤ نہیں اور غم نہ کرو کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے والد انبیاء کے سردار ہیں اور تمہارے ابن عم (یعنی علی بن ابی طالب) اوصیاء کے سردار ہیں اور تمہارے فرزند جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور خدا حسین کے صلب سے نو مطہر و معصوم امام پیدا کرے گا اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہے۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن وہبان نے محمد بصری سے انہوں نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے عبدالعزیز بن یحییٰ الجلودی سے انہوں نے محمد بن زکریا الغلابی سے انہوں نے احمد بن عیسیٰ بن زید سے انہوں نے عمرو بن عبدالغفار سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے حکم بن جبیر سے انہوں نے علی بن زید بن جذعان سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے سعد بن مالک سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اے علی! تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے بس میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تم میرے قرض کو ادا کرو گے، میرے وعدوں کو پورا کرو گے اور تم میرے بعد تاویل کے لئے ایسے ہی جنگ کرو گے جیسا کہ میں نے تنزیل کے لئے جنگ کی تھی۔ اے

علی! تمہاری محبت ایمان ہے اور تمہاری دشمنی نفاق ہے۔ مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ حسین کے صلب سے نو معصوم ومطہر امام ہوں گے اور انہیں میں سے اس امت کے مہدی بھی ہیں جو آخری زمانہ میں دین کے لئے قیام کریں گے جیسا کہ میں نے اس کے اول میں قیام کیا تھا۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے عتبہ بن عبداللہ الحمصی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے یحیٰی الصوفی سے انہوں نے علی بن ثابت سے انہوں نے رزین بن حبیب (حبیش نخ) سے انہوں نے حسن بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے بیان کیا: رسولؐ اللہ نے فرمایا میرے اس امر کے مالک بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے جن کو خدا نے میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ان کے سلسلہ میں مجھے اذیت دیتے ہیں، خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

۱۵۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل نے عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی سے انہوں نے احمد بن عیدان (عبدان نخ) سے انہوں نے سہیل بن صیفی (سیفی نخ) سے انہوں نے موسیٰ بن عبد ربہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسین بن علی علیہما السلام سے مسجد نبوی میں سنا کہ آپؑ فرماتے ہیں: یہ ان کے والد کی زندگی کا واقعہ ہے میں نے رسولؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: سب سے پہلے خدا نے اپنے حجابوں کو پیدا کیا اور اس کے حاشیوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ لکھا پھر عرش کو پیدا کیا اور اس کے ستونوں پر، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ تحریر کیا پھر زمین کو پیدا کیا اور اس کے کناروں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ لکھا اس کے بعد لوح کو پیدا کیا اور اس کے اطراف میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ لکھا: پس جو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ نبیؐ سے محبت کرتا ہے اور ان کے وصی سے محبت نہیں کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ نبیؐ کی معرفت رکھتا ہے اور ان کے وصی کی معرفت نہیں رکھتا ہے اس نے کفر کیا۔ پھر فرمایا، جان لو کہ میرے اہل بیتؑ تمہارے لئے باعث امان ہیں، میری محبت کی وجہ سے تم ان سے محبت کرو اور ان سے وابستہ ہو جاؤ وہ تمہیں گمراہ نہیں کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا نبی اللہ آپؐ کے اہل بیتؑ کون ہیں؟ فرمایا: علی،

میرے دونوں نواسے اور صلب حسینؑ سے ہونے والے نو ابرار، امین اور معصوم ائمہ ہی میرے اہلبیتؑ اور میرے گوشت وخون سے میری عترت ہیں۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) بن محمد نے محمد بن الحسن بن الحکم الکوفی سے انہوں نے حسین بن حمدان الحصیبی (الخصی نخ) سے انہوں نے عثمان بن سعید العمری سے انہوں نے ابوعبد اللہ محمد بن مہران سے انہوں نے محمد بن اسماعیل الحسینی (الحسنی نخ) سے انہوں نے خلف بن المفلس سے انہوں نے نعیم بن جعفر سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے ابوخالد کابلی سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو متفکر و مغموم پایا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کو متفکر کیوں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: بیٹا! ابھی روح الامین میرے پاس آئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ! علی الاعلیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے آپ نے اپنی نبوت کا عہد پورا کر دیا اور اپنا زمانہ مکمل کر دیا پس اب اسم اکبر، میراث علم اور علم نبوت کے آثار علی بن ابی طالب کے سپرد کر دو کیونکہ میں زمین کو نہیں چھوڑنا چاہتا مگر یہ کہ اس میں ایسا عالم ہو جس سے میری طاعت پہچانی جائے اور جس سے میری ولایت پہچانی جائے اور پھر میں تمہاری ذریت سے علم نبوت کے سلسلہ کو علم غیب سے قطع نہیں کروں گا کہ میں نے ان انبیاء کی ذریت سے اس سلسلہ کو منقطع نہیں کیا ہے جو تمہارے اور آدم کے درمیان گذرے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ کے بعد اس امر کا مالک کون ہوگا؟ فرمایا: تمہارے والد اور میرے بھائی وخلیفہ علی بن ابی طالب، اور علی کے بعد اس کے مالک حسن ہوں گے پھر تم اور تمہارے صلب سے نو افراد اس کے مالک ہوں گے۔ بارہ امام اس کے مالک ہوں گے، پھر ہمارے قائم کھڑے ہوں گے وہ دنیا کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے پر ہو چکی ہوگی اور وہ اپنے شیعوں میں سے مومنوں کے سینوں کو شفاء دیں گے۔

۱۷۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے ابومحمد سے حسین بن محمد بن اخی طاہر سے انہوں نے احمد بن علی سے انہوں نے عبدالعزیز بن الخطاب سے انہوں نے ابن ہاشم سے انہوں نے محمد بن ابی رافع

سے انہوں نے سلمہ بن شبیب سے انہوں نے الثقفی عبداللہ بن مسلم المدینی (الدینوری نخ) سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے علی سے فرمایا: اے علی بیشک اللہ تبارک وتعالی نے تمہیں روئے زمین پر مسکینوں اور کمزوروں کی محبت سے نوازا ہے تم انہیں بھائی بنانے پر راضی ہو گئے اور وہ تمہیں امام ماننے پر راضی ہو گئے پس تمہارے اور تمہیں دوست رکھنے اور تمہاری تصدیق کرنے والوں کے لئے طوبیٰ ہے اور تمہیں دشمن سمجھنے اور تمہیں جھٹلانے والوں کے لئے تباہی وہلاکت ہے۔ اے علی میں علم کا شہر ہوں تم اس کے دروازہ ہو اور شہر میں اس کے دروازہ ہی سے پہنچا جاتا ہے اے علی رجوع کرنے اور نگہداری کرنے والا تم سے محبت کریگا اور اے علی تمہارے بھائی چار جگہوں پر خوش ہوں گے دم نکلتے وقت کہ میں اور تم دونوں ان کے پاس ہوں گے اور قبر میں سوال کے وقت اور قیامت کے وقت اور صراط سے گذرتے وقت اے علی تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اے علیؑ جس نے تم سے صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی اور جس نے مجھ سے صلح کی اس نے خدا سے صلح کی اے علی! اپنے شیعوں کو بشارت دے دو کہ خدا ان سے راضی ہو گیا اور ان کے لئے تمہارے قائد ہونے کو پسند کرلیا ہے اور وہ تمہارے ولی ہونے سے راضی ہو گئے ہیں۔ اے علی تم مومنوں کے مولا اور سفید پیشانی والوں کے پیشوا ہو، تم میرے دونوں نواسوں کے والد ہو اور ابوالائمہ ہو ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہوگا اے علی تمہارے شیعہ برگزیدہ ہیں اگر تم اور تمہارے شیعہ نہ ہوتے تو دین خدا قائم نہ ہوتا۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر۔ گذشتہ اسناد کے ساتھ ام سلمہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے کہا: رسولؐ اللہ فرمایا کرتے تھے میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے خدا نے انہیں میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے، تباہی ان کے دشمنوں کیلئے ہے۔

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابوعبداللہ الحسین بن احمد بن شیبان القزوینی سے انہوں نے ابوعمرو احمد بن علی العبدی سے انہوں نے علی بن

مسعود (سعید نخ) بن مسروق سے انہوں نے عبدالکریم بن ھلال سے انہوں نے اسلم المکی سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے فاطمہؑ سے سنا کہ فرماتی ہیں؛ میں نے اپنے بابا سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول "علی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیما ھم" کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: وہ میرے بعد ہونے والے ائمہ علیؑ، میرے دونوں نواسے اور صلب حسینؑ سے نو افراد ہیں یہی رجال اعراف ہیں جنت میں وہی داخل ہوگا جو ان کو پہچانتا ہوگا اور یہ اس کو پہچانتے ہوں گے۔ اور جہنم میں وہی جائیگا جو ان کا انکار کرے گا اور یہ اس کا انکار کریں گے۔ خدا ان کی معرفت کے بغیر نہیں پہچانا جائیگا۔ اس حدیث کو مناقب میں فاطمہ علیہا السلام سے نقل کیا ہے۔

۲۰۔ بحار الانوار۔ امالی میں ابن مسرور سے انہوں نے ابن عامر سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حمزہ بن حمران سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے ابوالحسن آپؑ کو امیر المومنینؑ کہا جاتا ہے آپ کو ان پر کس نے امیر بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزجل نے مجھے ان کا امیر بنایا ہے تو وہ شخص رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یارسولؐ اللہ کیا علیؑ یہ بات سچ کہتے ہیں کہ خدا نے انہیں اپنی مخلوق کا امیر بنایا ہے یہ سن کر آنحضرت غضبناک ہو گئے اور فرمایا: بیشک علی اللہ کی عطا کردہ ولایت کے ذریعہ امیر المومنینؑ ہیں کہ جس کو اس نے اپنے عرش پر علی سے مخصوص کیا اور اس پر اس نے اپنے فرشتوں کو گواہ قرار دیا کہ علی خدا کے خلیفہ اور اس کی حجت ہیں اور مسلمانوں کے امام ہیں اور ان کی طاعت خدا کی طاعت سے ملی ہوئی ہے اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی سے ملی ہوئی ہے، پھر جو ان سے ناواقف رہا وہ مجھ سے ناواقف رہا اور جس نے ان کو پہچان لیا اس نے مجھے پہچان لیا او رجس نے ان کی امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کر دیا اور جس نے ان کے امیر ہونے کو قبول نہ کیا اس نے میرے رسول ہونے کو تسلیم نہ کیا اور جس نے ان کی فضیلت کو رد کیا اس نے میری

تنقیص کی اور جس نے ان سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے انہیں برا کہا اس نے مجھے برا کہا کیونکہ وہ مجھ سے ہیں اور وہ میری ہی طینت سے خلق کیے گئے ہیں اور وہ میری بیٹی فاطمہ کے شوہر اور میرے بیٹے حسن و حسین کے باپ ہیں پھر فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن، و حسین اور نو حسین کی اولاد سے خدا کی مخلوق پر اس کی حجتیں ہیں، ہمارے دشمن خدا کے دشمن اور ہمارے دوست خدا کے دوست ہیں۔ اسی حدیث کو غایت المرام میں ابن بابویہ سے اپنی سند سے علی بن الحسین سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اس قول "بیشک علی امیر المومنینؑ ہیں" کے بعد، اور سفید پیشانی والوں کے پیشوا ہیں، تحریر کیا ہے اور لکھا ہے: کیونکہ وہ میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں، یہ جملہ نہیں ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں، اور اسی حدیث کو کتاب، بشارۃ المصطفیٰ میں اپنی سند سے ابو حمزہ سے اور انہوں نے علی بن الحسینؑ سے نقل کیا ہے۔

۲۱۔ کمال الدین۔ میرے والد نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے سلیم بن قیس الھلالی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن جعفر الطیار سے سنا کہ کہتے ہیں: ہم اور حسن و حسین علیہما السلام، عبد اللہ بن عباس، عمر بن ابی سلمۃ اور اسامہ بن زید معاویہ کے پاس تھے انہوں نے ایک حدیث بیان کی انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہا: میں نے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں: میں مومنوں سے خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہوں پھر میرے بھائی علی بن ابی طالب مومنوں پر خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہیں اور جب وہ شہید ہو جائیں گے تو میرا بیٹا حسن مومنوں پر خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہے، ان کے بعد میرا بیٹا حسین مومنوں پر خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہے اور جب وہ شہید ہو جائیں گے تو ان کا بیٹا علی مومنوں پر خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہے اور اے علی! آپ انہیں دیکھ لیں گے پھر ان کے بیٹے محمد مومنوں کے نفسوں پر خود ان سے اولیٰ ہیں اور اے حسینؑ تم انہیں دیکھو گے پھر بارہ اماموں کا تکملہ اولادِ حسین سے نو امام ہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ پھر حسن نے شہادت پائی اور حسین و عبد اللہ بن عباس عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن

زید نے معاویہ کے سامنے مجھ سے یہ بیان کیا سلیم بن قیس کہتے ہیں: یہ حدیث میں نے سلمان و ابوذر، مقداد و اسامہ سے بھی سنی تھی اور انہوں نے اس کو رسولؐ اللہ سے سنا تھا، اس کو شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں نقل کیا ہے لیکن انہوں نے عمر بن ابی سلمہ کی بجائے، عمر بن ام سلمہ لکھا ہے، اسی طرح اس کی کافی میں روایت کی ہے۔ اور نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اس کو نقل کیا ہے اور اسی کو بحار میں خصال اور عیون اخبار الرضا سے نقل کیا ہے۔

۲۲۔ بحار الانوار۔ کشف الیقین، محمد بن جریر الطبری نے زرّاب بن یعلی بن احمد بغدادی سے انہوں نے ابوقتادہ سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے محمد بن بکیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک روز ہم نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا تا کہ ہم بھی اسے جان لیں؟ فرمایا: اے سلمان میرے پاس ابوذر، مقداد اور ابوایوب انصاری کو لاؤ (آگئے) اور زوجہ نبیؐ ام سلمہ دروازہ کے پیچھے تھیں اس کے بعد آپ نے فرمایا: گواہ رہنا اور دیکھو اچھی طرح سمجھ لینا کہ علی بن ابی طالب میرے وصی، وارث، میرے قرض کو ادا کرنے والے، میرے وعدے کو پورا کرنے والے اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے، مسلمانوں کے بادشاہ، پرہیز گاروں کے امام، سفید پیشانی والوں کے پیشوا اور کل قیامت کے دن رب العالمین کے پرچم کو اٹھانے والے ہیں وہ اور ان کے بعد ان کے دونوں بیٹے ہیں پھر میرے بیٹے حسین کی اولاد سے قیامت تک نو ہدایت کرنے والے مہدی ہیں میں اپنے بھائی کے سلسلہ میں خدا سے اپنی امت کی شکایت کروں گا کہ اس نے ان کا انکار کیا اور ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی۔

۲۳۔ امالی شیخ مفید۔ پچیسویں مجلس میں، ابو جعفر محمد بن علی نے سعد سے انہوں نے ابن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل سے انہوں نے جابر جعفی سے انہوں نے ابو جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے بیان کیا: رسولؐ نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علی! میں اور تم، تمہارے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ

اور نو افراد حسین کی اولاد سے دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں جس نے ہمارا اتباع کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ہم سے روگردانی کی وہ جہنم میں گیا۔ بحار میں مجالس الصدوق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے بس آخر میں ایک لفظ کا فرق ہے۔ اسی کو بشارۃ المصطفیٰ میں اپنی سند سے جابر سے انہوں نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے اس کے آخر میں ہے کہ جس نے ہم سے روگردانی کی وہ جہنم میں گر پڑا۔

۲۴۔ المناقب۔ خداوند عالم کے اس قول ﴿ ومن يطع الله و رسوله ﴾ میں انبیاء سے مصطفیٰ، صدیقین سے مرتضیٰ، شہداء سے حسن و حسین اور صادقین سے حسین کی اولاد سے ہونے والے نو امام مراد ہیں اور ﴿ حسن اولئک رفیقا ﴾ سے مہدی مراد ہیں۔

۲۵۔ غیبت نعمانی۔ اپنی اسناد سے عبد الرزاق سے انہوں نے محمد بن راشد سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ علی نے ایک طویل حدیث میں طلحہ سے اس وقت فرمایا جب مہاجرین و انصار اپنے اپنے فضائل و مناقب پر فخر کر رہے تھے۔ اے طلحہ کیا تم اس وقت موجود نہیں تھے جب رسولؐ نے ہم سب سے کاغذ طلب کیا تھا تا کہ اس پر ایسی چیز لکھ دیں کہ جس سے ان کے بعد امت گمراہ نہ ہو اور نہ آپس میں اختلاف کرے تو اس وقت تمہارے دوست نے کہا رسول اللہؐ ہذیان بک رہے ہیں، اس پر رسولؐ غضب ناک ہوئے اور اس ارادہ کو ترک کر دیا، طلحہ نے کہا: ہاں یہ میں نے دیکھا علیؑ نے فرمایا: جب تم لوگ نکل گئے تو رسولؐ نے مجھے اس بات سے آگاہ کیا جو وہ لکھنا چاہتے تھے اور لوگوں کو اس پر گواہ بنانا چاہتے تھے۔ اور انہیں جبرئیل نے یہ خبر دی تھی کہ خدا جانتا تھا کہ امت اختلاف کرے گی اور اس میں تفرقہ پڑے گا۔ پھر آپؐ نے صحیفہ طلب کیا اور اس میں علیؑ نے وہ بات لکھی جس کو آپ کتف پر لکھنا چاہتے تھے اور اس پر تین اشخاص سلمان فارسی، ابوذر اور مقداد کو گواہ قرار دیا اور ان ائمہ ھدیٰ کے نام بیان کئے کہ جن کی طاعت کا مومنین کو قیامت تک کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلے میرا نام لیا پھر میرے اس بیٹے حسن اور میرے اس بیٹے حسین کا نام لیا اور پھر میرے اس بیٹے حسین کی اولاد سے

ہونے والے نو ائمہ کا نام لیا۔ اے ابوذرؓ مقدادؓ ایسا ہی ہے؟ ان دونوں نے کہا: ہم رسولؐ کے اس قول کی گواہی دیتے ہیں۔ طلحہ نے کہا: خدا کی قسم میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ ابوذر سے فرماتے ہیں: زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا اور آسمان نے سایہ نہیں کیا ابوذر سے زیادہ سچے اور زیادہ نیک آدمی پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں نے گواہی نہیں دی ہے مگر حق کی اور میرے نزدیک آپ ان دونوں سے زیادہ سچے اور نیک منش ہیں۔

۲۶۔ کتاب سلیم بن قیس۔ ایک طویل حدیث میں علیؑ سے اور آپؑ نے رسولؐ اللہ سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ نے کچھ کلمات کے بعد فرمایا: امام بارہ ہیں پہلے امام علیؑ ہیں جو سب سے بہتر ہیں، پھر میرے بیٹے حسن اور ان کے بعد میرے بیٹے حسین ہیں اور ان کے بعد اولادِ حسین سے نو ہیں، اس حدیث کو بحار الانوار میں غیبتِ نعمانی سے اپنی سند کے ساتھ عبد الرزاق، ہمام بن معمر بن راشد سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے اور انہوں نے سلیم سے نقل کیا ہے۔

۲۷۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے محمد بن الحسین البزوفری سے انہوں نے محمد بن علی بن معمر سے انہوں نے عبداللہ بن معبد سے انہوں نے محمد بن علی بن طریف الحجری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے عاصم بن حمید سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے ایک حدیث میں علی بن الحسین علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہتے ہیں: میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اللہ! آپ سے آپ کے نبیؐ نے اپنے بعد کتنے اوصیاء کا وعدہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہم نے صحیفہ اور لوح میں بارہ اسامی دیکھے ہیں کہ جن کے نام ان کے والدین کے اسماء کے ساتھ مرقوم ہیں اس کے بعد فرمایا: ان میں سے سات اوصیاء میرے بیٹے محمد کے صلب سے ہوں گے ان ہی میں سے مہدی بھی ہیں ان سب پر اللہ کا درود ہو۔

۲۸۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے جعفر بن محمد بن جعفر الحسنی سے انہوں نے احمد بن عبدالمنعم الصیداوی سے انہوں نے مفضل بن صالح سے انہوں نے ابان بن تغلب سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ میں نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: خدا کی قسم یہ

ایک عہد ہے جس کو رسولؐ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ ان کے بعد بارہ امام ہوں گے اور ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور وہ مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں جو آخری زمانہ میں دین کے لئے قیام کریں گے جس نے ہم سے محبت کی وہ اپنی قبر ہی سے ہمارے ساتھ محشور ہوگا۔ اور جس نے ہم سے دشمنی کی یا ہم کو قبول نہ کیا یا ہم میں سے کسی ایک کو قبول نہ کیا اس کو اس کی قبر ہی سے جہنم میں پہنچا دیا جائیگا۔ اور گھاٹے میں رہا وہ شخص جس نے افتراء پردازی کی۔

۲۹۔ عیون اخبار الرضا والخصال۔ ابن مسرور نے حسین بن محمد بن عامر سے انہوں نے معلی سے انہوں نے وشاء سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں: ہم بارہ امام ہیں، ان ہی میں سے حسنؑ و حسین اور اولادِ حسین میں سے ہونے والے ائمہ بھی ہیں۔ اسی حدیث کو کافی میں حسین بن محمد سے انہوں نے معلیٰ بن محمد سے انہوں نے وشاء سے انہوں نے ابان سے انہوں نے زرارہ سے نقل کیا ہے اور ارشاد میں اپنی سند کے ساتھ زرارہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابوجعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں: امام بارہ ہیں حسنؑ و حسینؑ اور اولادِ حسین میں سے ہونے والے ائمہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

۳۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے محمد بن عمر القاضی الجعابی سے انہوں نے احمد بن واقد سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن الحمید سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن بن علیؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: رسولؐ اللہ کے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو میرے بھائی حسین کی اولاد سے ہوں گے اور اس امت کے مہدی بھی انہیں میں سے ہیں۔

۳۱۔ کتاب سلیم بن قیس۔ ایک طویل حدیث میں سلمان فارسی سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے فاطمہؑ سے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین پر ایک نگاہ کی تو اس سے مجھے منتخب کیا اور مجھے رسول و نبی بنایا دوبارہ نظر ڈالی تو تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے یہ حکم دیا کہ ان سے تمہاری شادی کر دوں اور انہیں اپنا وصی اور وزیر بنالوں اور اپنی امت میں انہیں اپنا خلیفہ قرار دوں پس تمہارے

والد خدا کے انبیاء و رسل میں سب سے بہتر اور تمہارے شوہر اوصیاء اور وزراء میں سب سے افضل ہیں اور میرے اہل بیتؑ میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملحق ہوگی پھر تیسری بار زمین پر نظر ڈالی تو تمہیں اور میرے بھائی تمہارے شوہر کی اولاد سے گیارہ افراد کو منتخب کیا چنانچہ تم جنت کی عورتوں کی سردار اور تمہارے دونوں بیٹے جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، میرے بھائی اور گیارہ ائمہ اور میرے اوصیاء بھی قیامت تک ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں۔

میرے بھائی کے بعد پہلے وصی حسن اور ان کے بعدؑ حسین اور ان کے بعد اولادِ حسین سے نو امام جنت میں ایک ہی منزل میں ہوں گے۔ اسی حدیث میں ہے۔ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس امت کے مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں کہ جن کے ذریعہ خدا زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ اسی حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند کے ساتھ محمد بن الحسن سے انہوں نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمر بن اذینہ سے انہوں نے ابان سے انہوں نے ابراہیم بن عمر سے اور انہوں نے سلیم سے نقل کیا ہے۔ اس کو ارشاد القلوب میں سلمان سے بعض الفاظ میں اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۳۲۔ کمال الدین۔ ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری سے انہوں نے جعفر بن اسماعیل ہاشمی سے انہوں نے اپنے ماموں محمد بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حماد سے انہوں نے عمر بن صالح السابری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے اس آیت ﴿اصلها ثابت و فرعها فی السماء﴾ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اصلها سے رسولؐ اللہ، فرعها فی السماء سے امیرالمومنین اور اس کے پھل حسن وحسین ہیں اور حسین کی اولاد سے ہونے والے نو ائمہ اس کی شاخیں ہیں اور شیعہ اس کے پتے ہیں، خدا کی قسم ان میں سے اگر کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ ٹوٹ کر گر پڑتا ہے ﴿توتی اکلها کل حین باذن ربها﴾ وہ اپنے پروردگار کی اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے،

یعنی جو ہر سال حج وعمرہ تمہارے لئے علم امام سے صادر ہوتا ہے۔

۳۳۳۔ کمال الدین۔ علی بن محمد بن احمد نے حمزہ بن القاسم العلوی العباسی سے انہوں نے جعفر بن مالک الفزاری سے انہوں نے محمد بن الحسین بن زید الزیات سے انہوں نے محمد بن زیاد الازدی سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے جعفر صادق بن محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے خدا کے اس قول ﴿اذا ابتلیٰ ابراھیم ربه بکلمات﴾ کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا: یہ وہی کلمات ہیں جو آدم نے اپنے پروردگار کی طرف سے پائے تھے اور ان کے ذریعہ خدا نے ان کی توبہ قبول کی تھی جب انہوں نے کہا: ﴿اسئلک بحق محمد و علی و فاطمه و الحسن و الحسین﴾ میری توبہ کو قبول فرما تو خدا نے ان کی توبہ قبول کی کہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اللہ اور خدا کے اس قول ''فاتمھن'' کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: یعنی انہیں بارہ اماموں میں قائم تک پورا کرے گا ان ائمہ میں نو حسین کی اولاد سے ہیں مفضل نے عرض کی فرزندِ رسولؐ! مجھے خدا کے اس قول ﴿و جعلها کلمة باقیة فی عقبه﴾ کے بارے میں بتائیے فرمایا کہ امامت کو اولادِ حسین میں قرار دیا نہ کہ اولادِ حسن میں حالانکہ دونوں ہی رسول اللہ کے بیٹے اور آپؐ کی اولاد اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بیشک موسیٰ وہارون دونوں ہی نبی تھے اور بھائی بھائی تھے لیکن خدا نے نبوت کو ہارون کی اولاد میں قرار دیا اور موسیٰ کی اولاد میں نہیں قرار دیا۔ اور کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کہے خدا نے امامت کو صلب حسین میں کیوں قرار دیا اور حسن کی اولاد میں کیوں قرار نہ دیا، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے افعال میں حکیم ہے جو وہ کرتا ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ ان سے باز پرس کی جائیگی اسی حدیث کو ینابیع المودۃ ص ۹۷ پر بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ اس قول '' اولادِ حسین'' تک نقل کیا ہے، اسی کو معانی الاخبار میں مفضل سے نقل کیا ہے اور مناقب میں کتاب النبوۃ سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اور ارشاد القلوب میں مفضل سے نقل کیا ہے۔

۳۳۴۔ ینابیع المودۃ۔ کے ۳۸ ویں باب میں خداوند عالم کے اس قول ﴿یا ایها الذین

آمنوا اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم﴾ کی تفسیر کے بارے میں ایک طویل حدیث میں کہ جس کو صاحب ینابیع نے حموینی سے اس بحث کے ذیل میں نقل کیا ہے جو علیؑ نے مہاجرین وانصار کی ایک جماعت سے عثمان کی خلافت کے بارے میں کی تھی فرماتے ہیں: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی ہے۔﴿ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم﴾ اور یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے﴿لم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین ولیجۃ﴾اور خدا کے امر کو ان کے ولی امر ہی جانتے ہیں اور ان کے سامنے ولایت کو اسی طرح واضح بیان کریں جس طرح انہوں نے ان کی نماز وزکواۃ اور حج کو بیان کیا ہے چنانچہ لوگوں کے لئے غدیر خم میں مجھے منصوب کیا اور فرمایا: اے لوگو! خدا نے مجھے ایک پیغام کی تبلیغ کے لئے بھیجا ہے کہ جس سے میرا سینہ تنگ ہے، میرا خیال تھا کہ لوگ میری بات نہیں مانیں گے لیکن مجھے میرے رب نے تنبیہ کی پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ میرا مولا اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور میں ان کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں، سب نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسولؐ پھر میرا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں اے اللہ اس کے دوست کو دوست اور اس کے دشمن کو دشمن رکھ اس پر سلمان کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول علی کی ولاء کیا ہے؟ فرمایا: ان کی ولاء ایسی ہی ہے جیسے میری ولاء ہے، جس شخص پر میں خود اس کے نفس سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں اس پر علی بھی خود اس کے نفس سے زیادہ حق تصرف رکھیں گے اس کے بعد یہ آیت﴿الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا﴾ نازل ہوئی تو رسولؐ نے فرمایا"اللہ اکبر باکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء ربی برسالتی و ولایۃ علی بعدی" صحابہ نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ: یہ آیتیں خاص طور پر علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں؟ فرمایا: ہاں ان کے اور ان کے بعد میرے ان اوصیاء کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کہ جو قیامت تک ہوں گے، انہوں نے عرض کی ہم کو بتایئے کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا: میرے بھائی میرے وارث اور وصی اور میرے بعد ہر مومن کے مولا علیؑ، پھر میرے بیٹے حسن پھر حسین پھر حسین کی اولاد

سے نو ائمہ ہیں قرآن ان کے ساتھ اور وہ قرآن کے ساتھ ہیں نہ وہ اسے چھوڑیں گے اور نہ وہ انہیں چھوڑے گا یہاں تک میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے سورۂ حج میں فرمایا ہے: ﴿یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا و اسجدوا او اعبدوا ربکم و افعلوا الخیرا. الیٰ آخر الاسورۃ﴾ فرمایا: اس سے مخصوصاً تیرہ افراد مراد ہیں سلمان نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! وہ کون ہیں، فرمایا: میں، میرے بھائی علی اور گیارہ میری اولاد سے ہیں۔

۳۵۔ کتاب سلیم بن قیس۔ علی بن ابی طالبؑ سے آپؑ نے نبیؐ سے ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے کہ آپؐ نے علیؑ کی فضیلت میں چند کلمات بیان کرنے کے بعد فرمایا: جان لو کہ وہ میرے خلیل، وزیر، برگزیدہ اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میرے بعد ہر مومن و مومنہ کے مولا ہیں اور جب وہ نہیں رہیں گے تو میرے بیٹے حسن اور ان کے اٹھ جانے کے بعد میرے بیٹے حسین اور ان کے بعد اولادِ حسین سے ہونے والے ائمہ (ایک دوسری روایت میں ہے کہ پھر نو امام حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے) جو ہدایت کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں۔

۳۶۔ کتاب سلیم بن قیس۔ ایک طویل حدیث میں کہ جس میں حضرت علیؑ کا صفین میں احتجاج بیان کیا گیا ہے اس میں آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کے اس قول ﴿یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم﴾ اور اس قول ﴿ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا﴾ کے بارے میں خدا کی قسم دیتا ہوں، پھر فرمایا: ﴿ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین و لیجۃ﴾ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ بعض مومنوں سے مخصوص ہے یا سب کے لئے ہے تو رسول کو خدا کا حکم ہوا کہ انہیں بتا دو اور ان کے لئے ولایت کی وضاحت اسی طرح کر دو جس طرح ان کی نماز، زکواۃ اور روزہ و حج کی وضاحت کی تھی لہذا آپؐ نے مجھے غدیر خم میں منصوب کیا اور فرمایا: بیشک خدا نے مجھے ایک پیغام کے ساتھ بھیجا ہے جس سے میرا سینہ تنگ ہو گیا اور مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے تو خدا نے سختی کے ساتھ فرمایا کہ اس

پیغام کو ضرور پہنچاؤ ورنہ عذاب کے لئے تیار رہو، اے علی! اٹھو، پھر نماز جماعت کے لئے ندا کرائی چنانچہ صحابہ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی اور اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! بیشک خدا میرا مولا اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور مجھے ان پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ اختیار حاصل ہے، پس جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں اے اللہ! اس کے دوست کو دوست اور اس کے دشمن کو دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد فرما اور جو اسے چھوڑ دے اسے چھوڑ دے۔ سلمان فارسی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ ان کی ولایت کس نوعیت کی ہے؟ فرمایا: ان کی ولایت ایسی ہی ہے جیسی میری ولایت ہے جس پر میں خود اس کے نفس سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں اس کے نفس پر علیؑ بھی خود اس سے زیادہ اختیار رکھتے ہیں، اس کے بعد خدا نے ﴿ **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** ﴾ نازل کی سلمان فارسی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ آیت خاص علیؑ کی شان میں نازل کی گئی ہے؟ فرمایا: ان کے اور قیامت تک ہونے والے میرے اوصیاء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ سلمان نے عرض کی: ہم کو بھی ان سے آگاہ کیجئے، فرمایا: علی میرے بھائی، میرے وزیر، میرے وصی، میرے وارث اور میری امت میں میرے خلیفہ ہیں اور میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں اور ان کی اولاد سے گیارہ امام ہوں گے، حسن و حسین اور پھر حسین کی اولاد سے تو امام یکے بعد دیگرے ہوں گے، قرآن ان کے ساتھ ہے اور وہ قرآن کے ساتھ ہیں وہ اس سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے اس پر بارہ بدری صحابہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ بات ہم نے رسولؐ سے ایسے ہی سنی ہے جیسے آپ نے بیان کی ہے نہ اس میں آپؑ نے ایک حرف کا اضافہ کیا ہے اور نہ کمی کی ہے۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: پھر علیؑ نے ابو درداء اور ابو ہریرہ اور اپنے اطراف والوں سے فرمایا: لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا ﴿ **انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا** ﴾ اس کے بعد رسولؐ نے مجھے، فاطمہ اور حسن و حسین کو زیر کساء جمع کیا اور فرمایا: اے اللہ یہی میری عترتؑ ہیں اور میرے عزیز اور میرے اہل بیتؑ ہیں پس ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں اس طرح پاک رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے اس پر ام سلمہ نے عرض کی: اور

میں! آنحضرت نے فرمایا: تم خیر پر ہو لیکن یہ آیت خاص میرے بھائی علیؑ اور میری بیٹی فاطمہ اور میرے دونوں بیٹے حسن وحسین کی شان میں نازل ہوئی ہے اس میں ہمارے ساتھ کوئی غیر نہیں ہے اور اس میں ہمارے ساتھ حسین کی اولاد سے ہونے والے نو ائمہ ہیں۔ ان سب نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ بھی ام سلمہ نے ہم سے بیان کیا تو ہم نے اس سلسلہ میں رسولؐ اللہ سے دریافت کیا تو آپؐ نے ہم سے وہی بیان کیا جو ہم سے ام سلمہ نے بیان کیا تھا پھر علیؑ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر معلوم کرتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے ﴿یا ایھا الذین آمنوا اتقو اللہ و کونوا مع الصادقین﴾ نازل کی تو سلمان نے عرض کی یا رسول اللہ عام مراد ہے یا خاص فرمایا جن کو حکم دیا گیا ہے وہ عام ہیں کیونکہ مومنوں کی جماعت کو اس کا حکم دیا گیا ہے لیکن صادقین سے مراد خاص علی بن ابی طالب اور قیامت تک ہونے والے میرے اوصیاء مراد ہیں۔ اس حدیث میں وہ چیز بھی مذکور ہے جو ہم نے بیان نہیں کی ہے، بعض نے ائمہ کی تصریح کی ہے کہ نو ائمہ حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے اور یہ ہم نے اس لئے نقل نہیں کیا ہے کہ جو ہم نے نقل کیا ہے وہی کافی ہے اور اسی حدیث کو غایت المرام میں غیبت نعمانی سے ابان سے دو طریقوں سے نقل کی ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱، ۳، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۹ اور ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک اور آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱، ۳، ۴ بارہویں باب کی ح ۲، ۳ چودہویں باب کی ح ۱ چوبیسویں باب کی ح ۱ چھٹی فصل کے پہلے باب کی ح ۱ اور چھٹی فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

ساتواں باب

اس چیز کے بیان میں کہ ائمہ بارہ ہیں اوران میں سے
نوامام حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے اوران میں نواں مہدیؑ ہے

اس باب میں ۱۰۷ حدیثیں ہیں

ا۔کمال الدین۔محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے حسن بن علی بن سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔رسولؐ نے فرمایا: بیشک خدا نے زمین پر ایک نظر ڈالی تو اس سے مجھے منتخب کیا اور مجھے نبیؐ بنایا، پھر دوبارہ نظر ڈالی تو علی کو منتخب کیا اور انہیں امام بنایا اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں علیؑ کو اپنا بھائی، ولی، وصی اور اپنا وزیر وخلیفہ بنالوں۔پس علی مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں وہ میری بیٹی کے شوہر ہیں اور میرے نواسے، حسن وحسین، کے والد ہیں جان لو کہ خدا نے مجھے اوران کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیا ہے اوراس نے حسین کے صلب سے ایسے ائمہ کو قرار دیا ہے جو میرے امر کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور میری وصیت کی حفاظت کریں گے ان میں سے نواں میرے اہل بیتؑ کا قائم اور میری امت کا مہدیؑ ہے وہ گفتار وکردار شکل وصورت میں سب

سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوگا۔ ایک طویل غیبت گمراہ کن حیرانی کے بعد ظہور کرے گا تا کہ حکم خدا کا اعلان کرے اور دینِ خدا کو ظاہر کرے اور خدا کی نصرت سے ان کی تائید ہوگی اور خدا کے فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کی جائے گی، پھر وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ اسی حدیث کو علی بن محمد بن علی الخزاز نے کتاب کفایۃ الاثر میں اپنے استاد محمد بن علی سے انہوں نے محمد بن موسیٰ بن المتوکل سے نقل کیا ہے۔ اور اسی کو ارشاد القلوب میں مفید سے مرفوع طریقہ سے عبداللہ بن عباس سے اس قول تک "ان میں سے نواں میرے اہلبیتؑ کا قائم ہوگا" نقل کیا ہے اور اسی کو غایت المرام میں نقل کیا ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل محمد بن عبداللہ شیبانی نے ابویعلی محمد بن زہیر بن الفضل آملی سے انہوں نے ابوالحسین (ابوالحسن نخ) عمر بن حسین بن علی بن رستم سے انہوں نے ابراہیم بن الیسار الزیاد (الرمادی نخ) سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: میرے بعد امام بارہ ہیں ان میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان میں سے نواں مہدی ہے۔ ابن شہر آشوب نے مناقب میں مرسل طریقہ سے ابن مسعود سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابوعبداللہ الحسین بن محمد بن سعید بن علی الخزاعی نے ابوعبداللہ محمد بن محمد (احمد نخ) الصفوانی سے انہوں نے ابوہاشم عمر ابن عبداللہ المقری سے انہوں نے عبداللہ بن حکیم الھذلی سے انہوں نے ابوبکر راہبی سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ حسینؑ سے فرماتے ہیں: تم امام فرزندِ امام اور برادر امام ہو اور تمہارے صلب سے نو امام ہوں گے اور ان میں نواں قائم ہے اور مناقب میں اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۴۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل شیبانی نے علی بن زکریا العدوی سے انہوں نے سلمہ بن قیس سے

انہوں نے علی بن عباس سے انہوں نے ابو الجیف (الجحاف نخ) سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان میں کا نواں قائم ہوگا خوش نصیب ہے وہ جوان سے محبت کرے۔

۵۔ کفایۃ الاثر۔ ان سے اور انہوں نے محمد بن جریر الطبری سے روایت کی ہے کہ میں نے ان کے سامنے پڑھا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن یحییٰ البجلی نے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ حسین سے فرماتے ہیں: اے حسین تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو اور امام کے بھائی ہو اور نو امام تمہارے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہوگا۔ عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: بارہ نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن اسماعیل سلیمانی نے محمد بن ہشام بن سہیل سے انہوں نے محمد بن عمران کوفی سے انہوں نے حماد بن حازم مدنی سے انہوں نے عمران بن محمد بن سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے، نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہے پھر فرمایا ہم سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

۷۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن حسن بن محمد نے حسین بن احمد بن العطار کوفی سے بغداد میں سنا کہ انہوں نے کہا: ہم ابوبکر، محمد بن موسیٰ بن مجاہد المقری کی مجلس میں شریک تھے ان میں ائمہ کا ذکر چھڑ گیا تو ابوبکر نے کہا: مجھ سے سلیمان بن ھبۃ اللہ الشجری (سنجری نخ) نے بیان کیا۔ انہوں نے یحییٰ بن اکثم سے انہوں نے ابوعبد الرحمٰن مسعودی سے انہوں نے کثیر النوا سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ امام ہوں گے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہے

۔ادل الذکر سے اور انہوں نے حسین بن احمد سے انہوں نے ہارون بن عبدالحمید سے قطین کے گھر میں اور ہارون نے اپنے والد عبدالحمید سے انہوں نے صالح بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے، مگر انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ان میں کا نواں ان کا قائم ہے۔

۸۔ کفایۃ الاثر۔ابوالحسین محمد بن جعفر بن محمد التیمی المعروف بہ ابن النجار کوفی نے ابن عباس احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن محمد بن عبداللہ بن الحسن (الحسین نخ) علوی الخریدی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے ایاس بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے ان میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور نواں انکا قائم و مہدی ہے۔ان کے محب خوش نصیب اور ان کے دشمن بدنصیب ہیں۔

۹۔کفایۃ الاثر۔علی بن الحسین (الحسن نخ) بن محمد بن مندہ سے انہوں نے ابومحمد ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد سعید سے انہوں نے محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن الازدی سے انہوں نے حسن بن ابی جعفر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابوذر غفاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں ان کا قائم ہے پھر فرمایا: جان لو کہ وہ تمہارے درمیان کشتی نوح کی مانند ہیں؛ جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ ڈوب گیا (ہلاک ہو گیا نخ) اور ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں باب حطہ اس حدیث کو مناقب میں ابوذر سے مرسل طریقہ سے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ کفایۃ الاثر۔علی بن الحسین بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن عامر الفرات سے انہوں نے حجاج بن منہال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عطاء بن سائب ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سلمانؓ فارسی سے روایت

کی ہے کہ سلمان نے کہا: میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت حسن و حسین آپؐ کے پاس کھانا تناول کر رہے تھے اور رسولؐ ایک مرتبہ حسنؑ کے دہن میں لقمہ دیتے تھے اور ایک مرتبہ حسینؑ کے دہن میں لقمہ دیتے تھے۔ جب دونوں کھانا تناول کر چکے تو رسولؐ نے حسنؑ کو دوش پر اور حسینؑ کو زانو پر بٹھالیا۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے سلمان! تم ان سے محبت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ ان سے کیسے محبت نہ کروں جب کہ آپؐ کے نزدیک ان کی یہ منزل ہے؟ فرمایا: اے سلمانؓ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی درحقیقت اس نے خدا سے محبت کی اور اس کے بعد آپؐ نے حسین کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ امام ہیں امام کے بیٹے ہیں اور ان کے صلب سے نیک امین اور معصوم نو امام ہوں گے اور نواں ان کا قائم ہے۔

۱۱۔ کمال الدین۔ سعد بن عبد اللہ نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے انہوں نے ابان بن تغلب سے انہوں نے سلیم بن قیس ہلالی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسینؑ بن علی آپؐ کے زانو پر بیٹھے ہیں اور آپؐ ان کی آنکھیں چوم رہے ہیں اور ان کے دہن کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: تم سید ہو، سید کے بیٹے ہو، تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو اور امام کے بھائی ہو ائمہ کے باپ ہو تم حجت اللہ ہو، حجتِ خدا کے فرزند ہو اور ان نو حجتوں کے والد ہو جو تمہارے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں ان کا قائم ہے۔ اسی حدیث کو کفایۃ الاثر میں، محمد بن علی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد سے بالا اسناد سلمان سے روایت کی ہے مگر یہ کہ کفایۃ الاثر میں یہ کہا ہے کہ آپؐ ان کی پیشانی کو بوسہ دے رہے تھے اور یہ لکھا ہے کہ تم سید ہو، سید کے بیٹے ہو، تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو لیکن یہ نہیں لکھا ہے کہ تم امام کے بھائی ہو، اور یہ تحریر کیا ہے کہ تم حجت ہو اور حجت کے فرزند ہو اور طرائف میں مناقب خوارزمی سے اپنی اسناد کے ذریعہ سلیم سے اسی طرح اس کی روایت کی ہے جیسا کہ بحار میں ہے۔

اور اس بحار میں خصال و عیون سے بھی نقل کیا ہے اسی حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۲۵۸)

کتاب مودۃ القربی کی مودۃ العاشر سے نقل کیا ہے اور ص ۴۹۲) پر مناقب خوارزمی سے انہوں نے اپنی سند سے سلیم سے انہوں نے سلمان سے مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے اور (ص ۴۴۵) پر نقل کیا ہے اور لکھا ہے: اس حدیث کی حموینی نے روایت کی ہے۔ المناقب المالکیہ میں بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ سلمان محمدی سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن حسین نے محمد بن حسین بزوفری سے انہوں نے عبداللہ بن عامر کوفی سے انہوں نے محمد بن ابو مسروق نہدی سے انہوں نے خالد بن الیاس سے انہوں نے صالح بن ابو حسان سے انہوں نے صباح بن محمد سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول خدا نے فرمایا: میرے بعد اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے اور وہ بارہ تھے پھر حسینؑ کی کمر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: نو اس کے صلب سے ہوں گے اور نواں ان کا مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے ایسے ہی پر کریگا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، جہنم ان کے دشمنوں کے لئے ہے۔ اسی کو مناقب میں بغیر اسناد کے لفظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ سلمان سے نقل کیا ہے۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالرزاق بن سلیمان بن غالب الازدی سے انہوں نے ابوعبداللہ الغنی حسن السمعانی سے انہوں نے عبدالوہاب بن حمام الحمیری سے انہوں نے ابن ابی شیبہ سے انہوں نے شریک الدین بن الربیع سے انہوں نے قاسم بن حسان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ پر وہ مرض طاری تھا جس میں آپ نے رحلت پائی، جناب فاطمہؑ آپؐ کے سرہانے موجود تھیں، راوی کہتا ہے فاطمہ پر گریہ طاری ہوگیا یہاں تک کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، رسولؐ نے آنکھ اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری پیاری فاطمہؑ تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ میں آپؐ کے بعد تباہی سے ڈرتی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: بیٹی گریہ نہ کرو، ہم اہل بیتؑ ہیں خدا نے ہم کو سات خصلتیں ایسی عطا کی ہیں کہ جو نہ ہم سے پہلے کسی کو عطا کی تھیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا ہوں گی خاتم النبیین ہم میں سے

ہے جو کہ خدا کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے اور وہ تمہارا والد میں ہوں۔ اور وہ وصی جو تمام اوصیاء سے بہتر ہے اور خدا کے نزدیک ان سب سے زیادہ محبوب ہے وہ بھی ہمارا ہی ہے اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہمارا شہید تمام شہداء سے بہتر اور خدا کے نزدیک ان سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہ تمہارے چچا ہیں اور ہم ہی میں سے وہ بھی ہے جن کے دو پر ہیں کہ جن سے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں اور وہ تمہارے ابن عم ہیں اور اس امت کے دو سبط ہیں اور وہ تمہارے بیٹے حسن و حسین ہیں اور عنقریب خدا حسینؑ کے صلب سے نو امین و معصوم پیدا کرے گا جب دنیا بلا و سختی میں گھر جائے گی فتنے پھوٹ پڑیں گے اور راستے قطع ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے پر حملہ کرے گا۔ نہ کوئی بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ کوئی چھوٹا بڑے کی تعظیم کرے گا۔ اس وقت خدا ہمارے مہدی کو بھیجے گا جو کہ حسینؑ کی نویں پشت میں ہوں گے وہ ضلالت و گمراہی کے قلعوں اور محلوں کو فتح کریں گے اور آخری زمانہ میں دین کے ساتھ قیام کریں گے بالکل اسی طرح، جس طرح میں نے ابتداء میں کیا تھا اور وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی اے فاطمہ! میرا دل نہ تڑپاؤ گریہ نہ کرو، خدا تم پر مجھ سے زیادہ مہربان ہے اور یہ تمہیں جو مجھ سے نسبت ہے اور میرے دل میں جو تمہاری منزلت ہے اس کے سبب ہے اور خدا نے تمہاری شادی ایسے شوہر سے کی کہ جو خاندانی شرافت کے لحاظ سے تمہارے خاندان میں بلند اور نسب کے لحاظ سے ان سب سے بلند اور رعایا پر ان میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور برابر تقسیم کرنے میں انہیں سب سے بڑا عادل اور معاملہ کو سمجھنے کے لئے ان سب سے زیادہ بابصیرت ہے میں نے خدا سے یہ درخواست کی ہے کہ میرے اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملحق ہو۔ پھر تم میرا ہی ٹکڑا ہو، جس نے تمہیں اذیت دی در حقیقت اس نے مجھے اذیت دی، جابر کہتے ہیں رسولؐ کی وفات کے بعد فاطمہؑ بیمار ہو گئیں، صحابہ میں سے دو آدمی آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے بنتِ رسولؐ اللہ! کیسی طبیعت ہے؟ فرمایا: میرے مخلصو! کیا تم دونوں نے رسولؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے انہیں اذیت دی در حقیقت اس نے مجھے اذیت دی؟ ان دونوں نے کہا: ہاں۔ خدا کی قسم ہم نے یہ رسولؐ سے سنا ہے۔ فاطمہؑ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند

کئے اور کہا: اے خدا گواہ رہنا ان دونوں نے مجھے اذیت دی اور میرا حق غصب کیا پھر ان کی طرف سے رخ پھیر لیا اور اس کے بعد دونوں سے کلام نہ کیا آپ اپنے والد کے پچھتر یا نوے دن تک زندہ رہیں پھر خدا نے انہیں آنحضرتؐ سے ملحق کر دیا۔ وضاحت اس مضمون کو عبارات و خصوصیات میں تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ بہت سے صحابہ نے نقل کیا ہے جیسا کہ روایت جابر سے نقل ہے اور سلمان سے وہ روایت میں منقول ہے جس کو ان سے کمال الدین میں اپنی سند سے سلیم بن قیس سے نقل کیا ہے۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد بن مقولہ (متو یہ نخ) نے ابو بکر بن عمر القاضی الجعانی سے انہوں نے نصر بن عبد اللہ الوشاء سے انہوں نے زید بن الحسن انماطی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ام سلمہ کے گھر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت ﴿انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا﴾ نازل ہوئی تو نبیؐ نے حسن و حسین اور فاطمہؑ کو بلایا اور اپنے سامنے بٹھایا پھر علیؑ کو بلایا اور انہیں اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا: اے اللہ یہی میرے اہل بیتؑ ہیں پس ان سے رجس کو دور رکھ۔ اور انہیں ایسا پاک رکھ جیسے پاک رکھنے کا حق ہے۔ ام سلمہ نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ میں بھی ان کے ساتھ ہوں فرمایا: تم خیر پر ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ خدا نے رجس کو دور رکھ کر اس عترت طاہرہ اور ذریت مبارکہ کو سرفراز کیا ہے۔ فرمایا: اے جابر کیوں نہ ہو یہ میری عترت میرے گوشت و خون سے ہیں میرے بھائی سید الاوصیاء اور میرے بیٹے بہترین اسباط اور میری بیٹی عورتوں کی سردار ہے اور مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ مہدی کون ہیں؟ فرمایا: حسینؑ کی صلب سے یکے بعد دیگرے نو ائمہ ہوں گے اور نویں ان کے قائم ہیں وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی اور وہ تاویل کے لئے اسی طرح جنگ کریں گے جس طرح میں نے تنزیل کے لئے جنگ کی ہے۔

۱۵۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن محمد بن عبد اللہ الجوہری نے ابو ذرعہ عبد اللہ بن جعفر المیمونی سے

انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے مالک بن سلیمان (سلمان نخ) سے انہوں نے عمر بن سعید (سعد نخ) المقری (الخضری) سے انہوں نے شریک سے انہوں نے رکین بن ربیع سے انہوں نے قاسم بن حسان سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حسنؑ وحسینؑ بیمار ہوئے تو رسولؐ خدا ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپؐ نے دونوں کو اٹھایا اور بوسہ دیا پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور عرض کی اے اللہ ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے پروردگار جن پر یہ سایہ فگن ہیں اے ہواؤں اور ان سے پیدا ہونے والی چیزوں کے رب۔ اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار، اے ہر چیز کے معبود، تو ایسا اول ہے کہ جس سے پہلے کچھ نہ تھا اور تو ایسا باطن ہے کہ تیرے سواء کچھ نہیں ہے۔ اے جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، اے ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کے خدا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی عافیت کے ذریعہ ان پر کرم فرما۔ اور انہیں اپنی پناہ و حفاظت میں رکھ اور اپنی رحمت کے ذریعہ اور ہر برائی اور ڈراؤنی چیز کو ان سے دور رکھ پھر حسنؑ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: تم امام ہو اور ولی اللہ کے فرزند ہو اس کے بعد حسینؑ کی کمر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا تم امام ہو اور اپنے صلب سے ہونے والے نو ائمہ کے باپ ہو یہ ائمہ ابرار ہیں اور ان کا نواں قائم ہے جس نے ان (تم نخ) سے اور تمہاری ذریت سے ہونے والے ائمہ سے وابستگی اختیار کی تو وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہوگا اور جنت میں ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا راوی کہتا ہے کہ دونوں نے رسولؐ کی دعا سے شفا پائی۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ حسن (حسین نخ) بن علی بن الحسن الرازی نے اسحٰق بن محمد بن خالویہ سے انہوں نے یزید بن سلیمان البصری سے انہوں نے شریک سے انہوں نے رکین بن الربیع سے انہوں نے قاسم بن حسان سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا: لوگو! کیا میں اس شخص کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو کہ جد و جدہ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہے۔ ہم سب نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ ضرور کیجئے فرمایا: حسنؑ و حسینؑ، میں ان دونوں کا جد سید المرسلین ہوں اور جنت والوں کی عورتوں کی سردار خدیجہ ان کی جدہ ہیں۔ پھر

فرمایا، کیا میں اس کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو ماں، باپ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں، ہم سب نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: ضرور کیجئے فرمایا: حسن وحسین ہیں ان کے والد علی بن ابی طالب ہیں اور ان کی والدہ عالمین کی عورتوں کی سردار فاطمہ ہیں۔ کیا میں اس کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں۔ ہم سب نے عرض کی ضرور کیجئے فرمایا: حسن وحسین ہیں ان کے چچا جعفر طیار اور پھوپھی ام ہانی جو علی کی بہن ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کیا میں اس کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو ماموں وخالہ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں ہم سب نے عرض کی ضرور کیجئے اے اللہ کے رسولؐ فرمایا: ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہؐ اور ان کی خالہ زینب بنت رسول اللہؐ ہیں پھر رسولؐ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگے فرمایا: ان دونوں کے قاتلوں پر خدا اور اس کے فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، صلب حسینؑ سے نیک، امین اور معصوم امام اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والے ائمہ ہوں گے اور اس امت کے مہدی بھی ہم ہی میں سے ہوں گے جن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ وہ کون ہیں فرمایا: وہ حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں، حسین کے صلب سے نو ائمہ ابرار ہوں گے اور نویں ان کے مہدی ہوں گے جو دنیا (زمین نخ) کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۷۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے شریف الحسین بن علی بن عبد اللہ الموسوی القاضی سے انہوں نے محمد بن الحسین بن الحسن (الحفص نخ) سے انہوں نے علی بن المثنی سے انہوں نے حریز بن عبد الحمید الضبی سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم بن یزید السمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا، ایک اعرابی اسلام قبول کرنے کی غرض سے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ساتھ سوسمار بھی تھا جس کو اس نے صحراء سے شکار کیا تھا اور اپنی آستین میں رکھ لیا تھا، رسولؐ نے اس کے سامنے اسلام پیش کیا اس نے کہا: اے محمد! میں آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا مگر یہ کہ یہ سوسمار آپ پر ایمان لے آئے یہ کہہ کر اس نے اپنی

آستین سے سوسمار نکلا سوسمار بھاگ نکلنے کے لئے مسجد سے باہر نکلا رسولؐ نے فرمایا: اے سوسمار میں کون ہوں وہ گویا ہوا۔ آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سوسمار تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ گویا ہوا۔ میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ذی روح کو پیدا کیا ہے اور ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا، موسیٰ سے گفتگو کی اور اے محمدؐ آپ کو برگزیدہ کیا۔ اعرابی نے کہا: اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ حقا۔ اے اللہ کے رسولؐ اب مجھے یہ بتائیے کہ کیا آپ کے بعد بھی کوئی نبی ہوگا نبیؐ نے فرمایا: نہیں، میں خاتم النبیین ہوں، ہاں میرے بعد میری ذریت سے بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر امام ہوں گے جو حق وانصاف کے ساتھ قیام کریں گے ان میں اول علیؑ بن ابی طالب ہیں وہی میرے بعد امام وخلیفہ ہیں اور نو امام اس (حسینؑ) کے صلب سے ہوں گے یہ کہہ کر میرے سینہ پر ہاتھ رکھا اور قائم ان کا نواں ہے جو آخری زمانہ میں دین کے ساتھ قیام کرے گا جیسا کہ میں نے اول زمانہ میں قیام کیا ہے۔ پھر اعرابی نے یہ اشعار پڑھے:

الا یا رسول اللہ انک صادق	فبورکت مھدیا و بورکت ھادیا
شرعت لنا الدین الحنیفی بعدما	عبدنا کامثال الحمیر الطواغیا
فیا خیر مبعوث و یا خیر مرسل	الیٰ الانس ثم الجن لبیک داعیا
فبورکت فی الاقوام حیا و میتا	و بورکت مولودا و بورکت ناشیا

اے اللہ کے رسولؐ آپؐ صادق و سچے ہیں؟ آپ ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں آپ نے ہمارے لئے سید ھا دین پیش کیا جبکہ ہم حمیر ایسے سرکشوں کی پوجا کرتے تھے۔

پس کتنے اچھے مبعوث اور کتنے بہترین مرسل ہیں پہلے انسانوں نے لبیک کہا اور پھر جناتوں نے، آپ زندگی میں اقوام کے درمیان بابرکت ہیں اور وفات کے بعد بھی، آپ کی پیدائش بھی بابرکت ہے اور تربیت بھی

راوی کہتا ہے پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے بنی سلیم کے بھائی کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟

اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت کے ذریعہ سرفراز کیا اور رسالت سے مخصوص کیا ہے۔ بنی سلیم کے چار ہزار گھر ہیں لیکن ان میں مجھ سے زیادہ نادار کوئی نہیں ہے۔ رسولؐ نے اپنے اونٹ پر مال بار کر کے اس کے سپرد کر دیا جب وہ اپنی قوم میں لوٹ کر آیا تو اس نے اپنی قوم والوں کو پورا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا: اعرابی ایک ناقہ کے طمع میں اسلام لایا ہے لہذا اعرابی نے اس میں سے کچھ نہ کھایا اور اگلے روز، رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یا ایها المرء الذی لا نعدمه انت رسول الله حقا نعلمه

و دینک الاسلام دینا نعظمه نبقی مع الاسلام شیئا نقضمه

قد جئت بالحق و شیئا نطعمه

اے وہ شخص کہ جس کو ہم بھلا و مٹا نہیں سکتے، آپ اللہ کے برحق رسولؐ ہیں ہم جانتے ہیں اور آپ کا دین، دین اسلام ہے ہم اس کی تعظیم کرتے ہیں ہم ہمیشہ اسلام کے ساتھ رہیں گے آپ اسلام لے کر آئے کہ جس کی ہمیں ضرورت تھی۔

اس پر نبیؐ نے تبسم کیا۔ اور فرمایا: اے علی اعرابی کی حاجت پوری کر دو، راوی کہتا ہے کہ علی اسے فاطمہؑ کے گھر لے گئے اور اسے شکم سیر کیا اور اسے خرموں سے لدا ہوا ایک اونٹ دیا۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) بن محمد نے محمد بن الحسین بن الحکم الکوفی سے انہوں نے علی بن العباس بن الولید البجلی سے انہوں نے جعفر بن محمد الحمدی سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ فرمایا کرتے تھے اور مجھے بشارت دیا کرتے تھے: اے حسین تم سید ہو سید کے فرزند ہو سادات کے والد اور تمہاری اولاد میں سے نو ابرار، امین اور معصوم امام ہیں اور نواں ان کا مہدی ہے (ان کا قائم ہے نخ) تم امام ہو، امام کے فرزند ہو اور ان نو ابرار ائمہ کے والد ہو

جو تمہارے صلب سے ہوں گے اور نواں ان کا مہدی ہے جو دنیا (زمین نخ) کو عدل و انصاف سے پر کرے گا اور آخری زمانہ میں اسی طرح قیام کرے گا جیسا کہ میں نے ابتدائی زمانہ میں قیام کیا تھا۔

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل نے ابوبکر محمد بن مسعود النیلی سے انہوں نے حسن (الحسین نخ) بن عقیل الانصاری سے انہوں نے ابو اسماعیل ابراہیم بن احمد سے انہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے ابوخالد عمرو بن خالد سے انہوں نے زید بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے اور آپؑ نے اپنی پھوپھی زینب بنت علیؑ سے اور ان مخدرہ نے اپنی والدہ فاطمہ علیہا السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میرا بیٹا حسین پیدا ہوا تو میرے پاس رسولؐ اللہ تشریف لائے تو میں نے زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر بچہ کو آنحضرت کو دیا، آپ نے زرد رنگ کا کپڑا پھینک دیا اور سفید کپڑا لیکر اس میں لپیٹ دیا پھر فرمایا: اے فاطمہ اسے لے لو، یہ امام ہے فرزند امام ہے اور نو ائمہ کے باپ ہیں اور ان کے صلب سے ائمہ ابرار ہوں گے اور نواں ان کا قائم ہے۔

۲۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن نے محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن قابوس القمی سے انہوں نے محمدؒ بن الحسنؒ سے انہوں نے یونس بن ظبیان سے انہوں نے جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسینؑ سے انہوں نے اپنے والد حسینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھ سے میری والدہ فاطمہؑ نے فرمایا: جب تم پیدا ہوئے تو رسولؐ اللہ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے تمہیں ایک زرد کپڑے میں لپیٹ کر آنحضرت کو دیدیا تو آنحضرتؐ نے اس زرد کپڑے کو پھینک دیا اور تمہیں سفید کپڑے میں لپیٹا اور تمہارے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی پھر فرمایا: اے فاطمہ! اسے لے لو کہ یہ ابو ائمہ ہیں ان کی اولاد سے نو ائمہ ابرار ہوں گے اور نواں ان کا مہدی ہے۔

۲۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) نے محمد بن الحسین الکوفی سے انہوں نے محمد بن علی بن زکریا سے انہوں نے عبد اللہ بن الضحاک سے انہوں نے ہشام بن محمد سے انہوں نے عبد الرحمٰن سے انہوں نے عاصم بن عمر سے انہوں نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ جب رسولؐ کا انتقال ہو

گیا تو فاطمہ کا یہ وتیرہ ہوگیا تھا کہ آپ شہداء کی قبر پر جاتی تھیں اور حمزہ کی قبر پر جا کر گریہ کرتی تھیں چنانچہ جب کبھی میں حمزہ کی قبر پر جاتا تو وہاں آپ کو گریہ کناں پاتا تھا تو ٹھہر جاتا تا کہ آپ رولیں، جب خاموش ہو جاتی تھیں تو میں آپ کے قریب جا کر سلام کرتا اور عرض پرداز ہوتا خدا کی قسم آپ کی گریہ وزاری سے میرا قلب ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا: اے ابوعمر مجھے رونے کا حق ہے کہ مجھے سب سے اچھے باپ رسولؐ کا صدمہ پہنچا ہے۔ ہائے مجھے رسولؐ سے ملنے کا کتنا شوق ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

اذامات یوما میتا قل ذکرہ　　　و ذکر ابی مذمات و اللہ اکثر

جب کوئی مرنے والا مر جاتا ہے تو اس کا ذکر کم ہو جاتا ہے لیکن جب سے میرے والد مرے ہیں خدا کی قسم ان کا ذکر زیادہ ہوگیا ہے۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی، میری سردار آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جس نے میرے سینہ میں طوفان مچا رکھا ہے فرمایا: پوچھو میں نے عرض کی کیا رسول نے اپنی وفات سے پہلے علیؑ کی امامت پر نص کر دی تھی؟ فرمایا: تعجب ہے کیا تم نے غدیر خم کا واقعہ بھلا دیا؟! میں نے عرض کی وہ تو ہے لیکن مجھے اس چیز سے آگاہ فرمائیں جو آپؑ سے بیان کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا: میں خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں۔ میں نے آپؐ سے سنا کہ کہتے ہیں: علی! ان سب سے بہتر ہیں جو میں تمہارے درمیان چھوڑ رہا ہوں وہ میرے بعد امام وخلیفہ ہیں اور میرے دونوں نواسے اور نو حسین کے صلب سے ائمہ ابرار ہوں گے اگر تم ان کا اتباع کرو گے تو ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور اگر ان کی مخالفت کرو گے تو تمہارے درمیان قیامت تک اختلاف رہے گا۔ میں نے عرض کی میری سردار تو انہوں نے اپنے حق سے کیوں پہلو تہی کر لی ہے۔ فرمایا: اے ابوعمر رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے: امام کی مثال کعبہ کی سی ہے کہ لوگ اس کے پاس جاتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا ہے (یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ علی کی مثال) پھر فرمایا: خدا کی قسم اگر وہ حق کو اس کے اہل کے پاس ہی رہنے دیتے اور اپنے نبیؐ کی عترت کا اتباع کرتے تو خدا کے بارے میں کوئی بھی اختلاف نہ کرتا اور ان میں ایک

سلف کے بعد دوسرا وارث بنتا رہتا یہاں تک کہ ہمارا قائم قیام کرتا جو کہ حسینؑ کی نویں پشت میں ہے لیکن ان لوگوں نے اس کو آگے بڑھایا جس کو خدا نے پیچھے رکھا تھا اور اس کو پیچھے ہٹایا جس کو خدا نے مقدم کیا تھا یہاں تک کہ جب انہوں نے رسول کو لحد میں لٹا دیا اور قبر میں دفنا دیا تو اپنی خواہش سے خلیفہ چن لیا اور اپنی من مانی کی پس تباہی ہے ان لوگوں کے لئے کیا انہوں نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے: ﴿و ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لھم الخیرۃ﴾ تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے اور ان کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے سنا لیکن جیسا کہ خدا کا ارشاد ہے: ''فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور'' پس اس نے ان کی آنکھوں کو اندھا نہیں کیا بلکہ ان کے دلوں کو اندھا کر دیا جو کہ ان کے سینوں میں ہے: افسوس کہ انہوں نے دنیا کے بارے میں اپنی امیدوں کو بڑھا لیا اور اپنی اجل کو بھول گئے لہذا تباہی ان کے لئے ہے اور ان کے اعمال بے کار ہو گئے، میں خوشحالی و فراوانی کے بعد بدحالی و سختی سے تیری پناہ چاہتی ہوں۔

۲۲۔ کمال الدین۔ ماجیلویہ نے اپنے چچا سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے جابر بن یزید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن سمرہ سے ایک حدیث میں نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: مجھے نجات کی ہدایت کر دیجئے فرمایا: اے سمرہ! جب خواہشوں میں اختلاف اور رایوں میں تفرقہ ہو جائے تو اس وقت تم علیؑ بن ابی طالب سے متمسک ہو جانا کیونکہ وہ میرے بعد میری امت کے امام اور ان کے درمیان خلیفہ ہیں وہ فاروق ہیں جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں جو ان سے سوال کرتا ہے اس کا جواب دیتے ہیں اور جو ان سے ہدایت چاہتا ہے اس کی ہدایت کرتے ہیں اور جو ان کے پاس حق تلاش کرتا ہے اسے مل جاتا ہے اور ان کے پاس ہدایت ڈھونڈتا ہے وہ اس کے سامنے آجاتی ہے اور جو ان کے پاس پناہ لیتا ہے وہ اسے محفوظ رکھتے ہیں، جس نے ان کا دامن تھام لیا اس نے نجات پائی اور جس نے ان کی اقتداء کی انہوں نے اسکو ہدایت کی تم میں سے جس

نے ان سے صلح ومحبت کی وہ محفوظ رہا اور جس نے ان کی بات نہ مانی اور ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا، اے سمرہ! علیؑ مجھ سے ہیں اور ان کی روح میری روح سے اور ان کی طینت میری طینت سے ہے وہ میرے بھائی ہیں اور میں ان کا بھائی ہوں اور وہ میری بیٹی (فاطمہ جو کہ اولین و آخرین میں سے سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں) کے شوہر ہیں اور ان کی اولاد سے میری امت کے دو امام اور جنت کے جوانوں کے سردار حسن و حسین ہیں اور نو امام حسینؑ کے صلب سے ہوں گے ان کا نواں میری امت کا قائمؑ ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، اس حدیث کو مذکورہ اسناد سے ہی امالی میں نقل کیا ہے۔

۲۳۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق نے محمد بن احمد الھمدانی سے انہوں نے محمد بن ہشام سے انہوں نے علی بن الحسن۔ الحسین نخ۔ ساتج سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن عسکریؑ سے سنا کہ فرمایا: مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسولؐ نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علی! تم سے وہی محبت رکھے گا جو حلال زادہ ہوگا اور تم سے وہی بغض رکھے گا کہ جس کی پیدائش صحیح نہ ہوگی۔ اور تم سے وہی محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور وہی دشمنی کرے گا جو کافر ہوگا۔ اس پر عبداللہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ کی حیات میں علیؑ کے بغض وعداوت کے ذریعہ یہ جان لیتے تھے کہ کس کی پیدائش صحیح نہیں ہے اب یہ بتایئے آپ کی حیات کے بعد کافر اور جائز پیدائش والے کی کیا پہچان ہے جبکہ وہ زبان سے اسلام کا اظہار کرتا ہے اور اپنے باطن کی باتوں کو چھپا کر رکھتا ہے۔ فرمایا: اے مسعود کے فرزند! میرے بعد علی بن ابی طالب تمہارے امام اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں، جب وہ گذر جائیں گے تو میرے بیٹے حسن تمہارے امام ہیں اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں اور جب وہ نہ رہیں گے تو میرے بیٹے حسین تمہارے امام اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں پھر حسین کی اولاد سے نو افراد یکے بعد دیگرے تمہارے امام اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں اور ان کا نواں ان کا قائم اور میری امت کا قائم ہے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ

ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو بحار میں کافی سے اپنی سند کے ساتھ حسن بن علی سے اور آپؑ نے اپنے آباء سے نقل کیا ہے۔ احتجاج وغایۃ المرام میں اسی اسناد کے ساتھ علی بن الحسن السائح سے نقل کیا ہے۔

۲۴۔کمال الدین۔ ابن البرقی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد سے انہوں نے محمد داؤد سے انہوں نے محمد بن الجارود سے انہوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک دن امیر المومنین اپنے بیٹے حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے ایک روز رسولؐ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں اسی طرح تھا، اور فرما رہے تھے: میرے بعد میرا یہ بھائی ساری مخلوق سے بہتر اور ان کا سردار ہے یہ میرے بعد ہر مسلمان کا امام ہے اور ہر مومن کا مولا ہے جان لو اب میں یہ کہتا ہوں کہ میرے بعد ساری مخلوق سے افضل اور ان کا سردار میرا یہ بیٹا ہے اور میری وفات کے بعد یہ ہر مسلمان کا امام اور ہر مومن کا مولا ہے واضح رہے میرے بعد ان پر اسی طرح ظلم کیا جائے گا جس طرح رسولؐ کے بعد مجھ پر ظلم کیا گیا ہے اور حسن کے بعد ساری مخلوق سے افضل اور ان کا سردار میرے اس بیٹے کا بھائی ہے اپنے بھائی کے بعد وہ مظلوم ہے وہ کربلا کی زمین پر قتل کیا جائیگا جان لو کہ روزِ قیامت وہ اور ان کے اصحاب شہداء کے سردار ہوں گے اور حسین کے بعد ان کے صلب سے نو افراد ہوں گے جو روئے زمین پر خدا کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر اس کی حجت اور اس کی وحی پر اس کے امین مسلمانوں کے ائمہ مومنوں کے پیشوا اور پرہیزگاروں کے سردار ہیں ان کا نواں قائم ہے کہ جس کے ذریعہ خدا زمین کو اس کے تاریک ہونے کے بعد منور کرے گا اور ستم کے بعد اس کو عدل کا مرکز بنادے گا اور جہالت کے بعد اس پر علم کو رواج دے گا۔ قسم اس ذات کی جس نے میرے بھائی محمد کو نبیؐ بنا کر بھیجا اور مجھ کو امامت سے مخصوص کیا ہے اس سلسلہ میں آسمان سے روح الامین جبرئیل کی زبان سے وحی نازل ہوئی ہے ایک شخص نے رسولؐ اللہ سے آپ کے بعد ہونے والے ائمہ کے بارے میں سوال کیا اور اس وقت میں وہاں موجود تھا آپؐ نے فرمایا: "و السماء ذاتِ

البروج" بروج والے آسمان کی قسم وہ اتنے ہیں جتنے بروج، شب و روز اور مہینوں کے رب کی قسم، وہ اتنے ہیں جتنے مہینے، سائل نے معلوم کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ وہ کون ہیں؟ رسولؐ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ان میں سے پہلا یہ ہے اور آخری مہدی ہے، جس نے ان کو دوست رکھا اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے ان کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا، جس نے ان کو پہچان لیا اس نے مجھ کو پہچان لیا انہیں کے ذریعہ خدا اپنے دین کی حفاظت کرے گا انہیں کے وسیلہ سے شہروں کو آباد کرے گا انہیں کے واسطہ سے بندوں کو رزق دے گا ان کے واسطہ سے آسمان سے پانی برسائے گا اور انہیں کے وسیلہ سے زمین سے اس کی برکتیں نکالے گا۔ یہی میرے برگزیدہ (میرے اوصیاء نخ)۔ میرے خلیفہ ہیں اور مسلمانوں کے امامؑ اور مومنوں کے مولا ہیں۔ اسی حدیث کو اسی سند کے ساتھ غایت المرام میں نقل کیا ہے۔

۲۵۔ کمال الدین۔ ماجیلویہ نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن معبد سے انہوں نے حسین بن خالد سے انہوں نے علی بن موسیٰ رضا سے اور آپؑ نے اپنے آباء کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ میرے دین کو اختیار کرے اور میرے بعد کشتی نجات پر سوار ہو تو اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب کی اقتداء کرے اور ان کے دشمنوں کو دشمن سمجھے اور ان کے دوست کو دوست سمجھے کیونکہ وہ میری زندگی اور میری وفات کے بعد میری امت میں میرے وصی و خلیفہ ہیں اور میرے بعد ہر مسلمان کے امیر (امام نخ) اور ہر مومن کے امیر ہیں، ان کی بات میری بات ہے اور ان کا امر میرا امر ہے، ان کی نہی میری نہی ہے ان کا تابع میرا تابع ہے، ان کا ناصر میرا ناصر ہے اور ان کو چھوڑنے والا مجھ کو چھوڑنے والا ہے۔ پھر رسولؐ نے فرمایا: جو شخص میرے بعد علیؑ کو چھوڑ دے گا وہ روز قیامت مجھے نہیں دیکھے گا اور میں اس کو نہیں دیکھوں گا اور جو شخص علیؑ کی مخالفت کرے گا خدا اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور آگ کو اس کا ٹھکانا قرار دے گا اور یہ بہت برا ٹھکانا ہے، اور جو علیؑ سے الگ ہو جائے گا خدا روز حشر اس کی پرواہ نہیں کریگا اور جو علیؑ کی

مدد کرے گا خدا اس دن اس کی مدد کرے گا جس دن وہ اس سے ملاقات کرے گا اور نزول کے وقت اس کی حجت کی تلقین کرے گا پھر فرمایا: اور علیؑ کے بعد حسن و حسینؑ میری امت کے دو امام ہیں اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور ان کی والدہ جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے والد سید الاوصیاء ہیں اور حسینؑ کے صلب سے نو امام ہوں گے ان کا نواں قائم ہے ان کی طاعت میری طاعت ہے ان کی نافرمانی، میری نافرمانی ہے اپنے بعد ان کی فضیلت کا انکار کرنے والوں اور ان کی حرمت کو ضائع کرنے والوں کی میں خدا سے شکایت کروں گا، میری عترت اور میری امت کے ائمہ کی مدد اور سرپرستی کے لئے خدا کافی ہے اور ان کے حق کا انکار کرنے والوں سے انتقام لینے والا ہے۔ اور عنقریب ظلم کرنے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ پلٹائے جائیں گے۔

اسی حدیث کو غایت المرام میں ابراہیم بن محمد الحموینی سے نقل کیا ہے علماء عامہ میں پایہ کے علماء نے اپنی سند سے علی بن موسیٰ الرضاؑ سے روایت کی ہے۔

۲۶۔ کمال الدین۔ احمد بن زیاد بن جعفر نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن معبد سے انہوں نے حسین بن خالد سے انہوں نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا میں خلقِ خدا کا سردار ہوں اور میں جبرئیل و اسرافیل حاملانِ عرش اور خدا کے تمام ملائکہ مقربین اور خدا کے انبیاء، مرسلین سے افضل ہوں، میں شفاعت اور حوض کا مالک ہوں میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں، جس نے ہم دونوں کا اقرار و اعتراف کیا، اس نے خدا کو مان لیا اور جس نے ہمارا انکار کر دیا اس نے خدا کا انکار کر دیا اور علیؑ کی نسل سے میری امت کے دو سبط اور جنت کے جوانوں کے سردار حسن و حسین ہیں اور حسین کی اولاد سے نو امام ہوں گے ان کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ ان کا نواں قائم و مہدی ہے۔

۲۷۔ ماجیلویہ نے اپنے چچا سے انہوں نے برقی سے انہوں نے کوفی سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل سے انہوں نے ثمالی سے انہوں نے ابو جعفر سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسینؑ سے

آپؑ نے اپنے والد حسینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں اور میرے بھائی اپنے جد رسولؐ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے مجھے اپنے زانو پر بٹھالیا اور بھائی حسن کو دوسرے زانو پر بٹھایا، پھر ہمیں بوسہ دیا اور فرمایا: میرے باپ قربان تم دونوں امام ہو، سبطین۔ (صالحین نخ) ہو، میری اور تمہارے والد اور تمہاری والدہ کی طرف سے خدا نے تمہیں منتخب کیا ہے اور اے حسین تمہارے صلب سے نو افراد کو منتخب کیا ہے اور ان میں نواں قائم ہے اور فضیلت میں خدا کے نزدیک وہ سب برابر ہیں۔ اس حدیث کو دلائل الامۃ میں اپنی سند سے ابو حمزہ سے اور انہوں نے امام محمد باقر سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۸۔ کمال الدین۔ ہمارے اصحاب میں سے اکثر نے محمد بن ہمام سے انہوں نے عبد اللہ بن جعفر سے انہوں نے احمد بن حلال سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے سعید بن غزوان سے انہوں نے ابو بصری سے انہوں نے امام صادقؑ سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: بیشک خدا نے ایام میں سے جمعہ کو، مہینوں میں رمضان کو اور راتوں میں سے شب قدر کو منتخب کیا ہے اور مجھے تمام انبیاء پر برگزیدہ کیا ہے اور میری طرف سے علیؑ کو منتخب کیا ہے اور انہیں تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے اور علی کی اولاد سے حسن و حسین کو برگزیدہ کیا ہے اور حسین کی طرف سے ان کی نسل سے اوصیاء کو منتخب کیا ہے وہ تنزیل۔ قرآن۔ غالیوں کی تحریف سے محفوظ رکھیں گے باطل پرستوں کے انتحال اور گمراہ لوگوں کی تاویل سے محفوظ رکھیں گے۔ ان میں نواں قائم ہے وہ ان کا ظاہر بھی ہے اور ان کا باطن بھی ہے، اس حدیث کو نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ابو بصیر سے اور انہوں نے ابو عبد اللہ سے نقل کیا ہے۔ اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے، جو کہ ابو بصیر سے متصل ہے اور انہوں نے ابو عبد اللہ سے اس سے ملتی جلتی حدیث کو نقل کیا ہے۔

۲۹۔ بحار الانوار۔ میں اختصاص سے اور اس میں محمد بن احمد علوی سے انہوں نے احمد بن علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سلمان فارسیؒ

نے کہا: میں نے حسین بن علی علیہما السلام کو نبیؐ کی آغوش میں دیکھا کہ آنحضرتؐ ان کی آنکھوں کو بوسہ دے رہے ہیں اور ان کے ہونٹ چوم رہے ہیں اور فرمارہے ہیں۔ تم سید ہو، ابن سید ہو، سادات کے باپ ہو، تم حجت ہو، حجت کے فرزند ہو اور حجج کے باپ ہو، تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو اور اپنے صلب سے ہونے والے نو ائمہ کے باپ ہو ان میں نواں قائم ہے۔

۳۰۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید الخزاعی نے احمد بن محمد بن سعید سے کوفہ میں اور انہوں نے جعفر بن علی بن نجیح سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن میمون سے انہوں نے مسعودی ابوعبد الرحمٰن سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الفزاری سے انہوں نے ابوخالد الواسطی سے انہوں نے زید بن علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ مجھ سے ابوعلی بن الحسین نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے حسین تم امام ہو، امام کے بھائی اور امام کے فرزند ہو اور تمہاری اولاد سے نو امین معصوم ہوں گے اور ان کا نواں مہدی ہے، ان کو دوست رکھنے والا خوش نصیب اور ان سے بغض رکھنے والا بدبخت ہے۔

۳۱۔ بحار الانوار۔ میں عیون اخبار الرضا سے، ہمدانی سے انہوں نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے امام صادقؑ سے آپؑ نے اپنے آباء کرام سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے امیر المومنینؑ سے رسولؐ اللہ کے اس قول ﴿انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی﴾ کے بارے میں سوال کیا کہ عترت کون ہے؟ فرمایا: میں حسن وحسین اور نو افراد حسینؑ کی اولاد سے اور ان کا نواں مہدی اور قائم ہوگا نہ وہ کتاب خدا کو چھوڑیں گے اور نہ وہ ان سے جدا ہوگا یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر رسولؐ کے پاس پہنچیں گے۔ اعلام الوریٰ میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور اس حدیث کو کمال الدین میں اسی اسناد سے امام صادقؑ اور آپؑ کے آباء سے نقل کیا ہے۔

۳۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) نے محمد بن الحسین الکوفی سے انہوں نے احمد بن ہود بن ابی ہراشہ ابوسلیمان الباھلی سے انہوں نے ابراہیم بن اسحٰق بن ابی بشر نہاوندی سے

انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے ابو مریم عبدالغفار بن القاسم سے روایت کی ہے کہ ، انہوں نے کہا: میں اپنے مولا امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؑ کے پاس آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ موجود تھے کہ اسلام کا ذکر چھڑ گیا۔ میں نے عرض کی: کون سا اسلام افضل ہے فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے مومن محفوظ رہیں۔ میں نے عرض کی: کون سا اخلاق افضل ہے؟ فرمایا: صبر و سخاوت، میں نے عرض کی: کن مومنوں کا ایمان زیادہ کامل ہے؟ فرمایا جو زیادہ خوش اخلاق ہیں۔ میں نے عرض کی کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جو اپنے گھوڑے کو پے کر دے اور اپنا خون بہادے۔

میں نے عرض کی: کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: طویل قنوت والی۔ میں نے معلوم کیا۔ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: تمہارا ان چیزوں کو چھوڑنا جو خدا نے تمہارے اوپر حرام کی ہیں۔ میں نے عرض کی بادشاہ کے پاس جانے کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں: فرمایا میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ میں نے عرض کی: اکثر میں شام کا سفر کرتا ہوں اور ابراہیم بن الولید بادشاہ کے پاس جاتا ہوں۔ فرمایا: اے عبدالغفار تمہارا بادشاہ کے پاس جانا تمہیں تین چیزوں: دنیا کی محبت، موت کو بھلانے اور خدا کی مقدر کردہ چیزوں پر تمہارے کم راضی ہونے کی طرف بلائے گا۔ میں نے عرض کی : فرزندِ رسولؐ: میں بال بچوں دار ہوں اور نفع حاصل کرنے کے لئے وہاں تجارت کرتا ہوں۔ تو اس سلسلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے عبدالغفار! میں تمہیں دنیا سے دست بردار ہونے کا حکم نہیں دے رہا ہوں۔ بلکہ گناہوں کو چھوڑنے کا حکم دے رہا ہوں، کیونکہ دنیا کو چھوڑ دینا فضیلت ہے اور گناہوں کو چھوڑنا فریضہ ہے اور تم فضیلت کسب کرنے سے زیادہ فریضہ پورا کرنے کے محتاج ہو۔ راوی کہتا ہے پھر میں نے آپؑ کے دست مبارک اور پیروں کو بوسہ دیا اور عرض کی فرزندِ رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے کہ ہمیں سوائے آپ کے کہیں صحیح علم نہیں ملتا ہے اور اب جبکہ میں بوڑھا ہو گیا اور میری ہڈی کمزور ہو گئی ہے لیکن آپ حضرات میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر خوشی منائی جاسکے بلکہ میں آپ حضرات کو قتل اور آوارہ وطن ہوتے اور خوف زدہ دیکھتا ہوں اور

میں مدتوں سے آپ کے قائم کے انتظار میں ہوں، سوچتا ہوں آج ظہور کریں گے یا کل ظہور فرمائیں گے۔ فرمایا: اے عبدالغفار! ہمارے قائم میری ساتویں پشت میں ہیں اور یہ ان کے ظہور کا زمانہ نہیں ہے اور دیکھو مجھ سے میرے والد نے ان سے ان کے پدر نے اور ان سے ان کے آباء نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر، ان میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور نویں قائم ہیں، وہ آخری زمانہ میں ظہور کریں گے اور اس زمانہ کو عدل سے پر کریں گے جبکہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکا ہوگا۔ میں نے عرض کی فرزند رسولؐ آپ کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا: میری اولاد کے سردار ابوالائمہ جعفر ہیں جو قول و فعل میں صادق ہیں۔ اور اے عبدالغفار تم نے بہت اہم سوال کیا ہے اور اس کے جواب کے اہل ہو۔ پھر فرمایا: جان لو کہ علم کی کنجی سوال ہے اس کے بعد یہ شعر پڑھا:

شفاء العمی طول السوال و انما تمام العمی طول السکوت علیٰ الجهل

زیادہ سوال کرنے میں اندھے پن کے لئے شفاء ہے اور جہالت کے ہوتے ہوئے زیادہ خاموش رہنا مکمل اندھا پن ہے۔

۳۳۔ غیبت نعمانی۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ابن غزوان سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حسین بن علیؑ کی نسل سے نو امام ہوں گے ان میں نواں قائم ہے۔ اسی حدیث کو شیخ نے کتاب الغیبت میں ہمارے بعض علماء سے انہوں نے کلینی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور اسی کو کافی میں اپنی سند سے ابوبصیر سے اور اسی کی بحار میں الخصال سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے ابوبصیر سے انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ فرمایا: ہم میں سے حسین بن علیؑ کے بعد نو امام ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہے اور وہ ان میں افضل ہیں۔

۳۴۔ کمال الدین۔ مظفر علوی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے احمد بن علی بن کلثوم

سے انہوں نے حسن بن علی الدقاق سے انہوں نے محمد بن احمد بن ابی قتادہ سے انہوں نے احمد بن ھلال سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے سعید بن غزوان سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حسین بن علیؑ کے بعد ہم میں سے نو امام ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہے۔

۳۵۔ نفس الرحمٰن۔ ابوعبداللہ بن احمد محمد بن عیاش نے کتاب، مقتضب الاثر، میں ابوعبداللہ محمد بن اسحٰق بن عبدالعزیز الخراسانی العدل سے انہوں نے احمد بن عبید بن ناصح سے انہوں نے ابراہیم بن الحسن بن یزید الصمد انی سے انہوں نے محمد بن آدم سے انہوں نے اپنے والد آدم سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول کی خدمت میں حاضر تھے اور حسین بن علی آپ کے زانو پر بیٹھے تھے آپؐ نے ان کے چہرہ پر نظر کی اور ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! تم سید ہو، تم امام ہو اور نو ائمہ کے باپ ہو ان میں نواں ان کا قائم ہے اور ان کا امام ہے اور ان میں سب سے بڑا عالم، زیادہ فیصلہ کرنے والا اور ان سے افضل ہے۔

۳۶۔ کشف الیقین۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے نبیؐ نے حسینؑ کے بارے میں فرمایا: یہ میرا بیٹا امام، امام کا بھائی اور نو ائمہ کا باپ ہے اور ان میں نواں قائم ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۱، ۳، ۴۔ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چودھویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱ و ۲ سترہویں باب کی ح ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ و ۲، ۴، ۱۵ اکیسویں باب کی ح ۱ و ۲ چوبیسویں باب کی ح ۱ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

آٹھواں باب

بارہ اماموں کے اسماء

اس باب میں ۵۰ حدیثیں ہیں

ا۔ ینابیع المودۃ۔ ص۴۴۰۔ میں کتاب فرائد السمطین سے اپنی سند سے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ نعثل نامی یہودی آیا اور کہنے لگا: اے محمد! میں آپ سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے ایک زمانہ سے میرے سینہ میں ہلچل مچار کھی ہے اگر آپ نے مجھے ان کا جواب دے دیا تو میں آپ کے ہاتھ پر اسلام لے آؤں گا۔ فرمایا: اے ابوعمارہ سوال کرو۔ اس نے کہا: اے محمد! اپنے رب کی توصیف بیان کیجئے: آپؐ نے فرمایا: اس کی توصیف اسی طرح کی جا سکتی ہے جس طرح اس نے خود اپنی توصیف کی ہے اور پھر اس خالق کی تعریف کیسے کی جا سکتی ہے جس نے عقلوں کو اسے درک کرنے سے، اوہام کو اسے پانے سے اور خطور کو اسے محسوس کرنے اور آنکھوں کو اس کا احاطہ کرنے سے عاجز کر دیا ہے خدا تعریف کرنے والوں کی تعریف و توصیف سے بلند و برتر ہے وہ اپنے قرب میں دور اور اپنے دور میں قریب ہے وہ کیف کو کیف بنانے والا اور این۔ کہاں۔ کو این۔ کہاں۔ قرار دینے والا ہے پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کہاں ہے وہ کیفیت اور اینونیت کو ختم کرنے والا ہے وہ ایک اور بے نیاز ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی تعریف کی ہے اور وصف بیان کرنے والے اس کی توصیف تک نہیں پہنچ سکتے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا

ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے، نعثل نے کہا: اے محمدؐ! آپ نے صحیح فرمایا: آپ اپنے اس قول "انہ واحد لا شبیہ لہ" کی وضاحت فرمائیے اس نے کہا کیا معبود ایک اور انسان ایک نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ واحد حقیقی ہے معنی میں ایک ہونے کے لحاظ سے۔ یعنی اس کا جزء ہے اور نہ وہ مرکب ہے اور انسان واحد ہے معنی میں دو ہونے کے لحاظ سے وہ روح اور بدن سے مرکب ہے۔ نعثل نے کہا: آپ نے صحیح فرمایا۔ یہ بتایئے کہ آپؐ کا وصی کون ہے؟ کیونکہ کوئی نبی نہیں گذرا مگر یہ کہ اس کا وصی ہوا ہے ہمارے نبی موسیٰ بن عمران نے یوشع بن نون کو اپنا وصی بنایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے وصی علی بن ابی طالب ہیں اور ان کے بعد میرے نواسے حسن و حسین اور پھر حسین کے صلب سے نو وصی ہوں گے۔ نعثل نے کہا: اے محمدؐ! مجھے ان کے نام بتایئے۔ فرمایا: جب حسین دنیا سے گذر جائیں گے تو ان کے بیٹے علی ہونگے اور جب علی گذر جائیں گے تو ان کے فرزند محمد ہوں گے اور جب محمد کا انتقال ہو جائے گا تو ان کے بیٹے جعفر ہوں گے اور جب جعفر وفات پا جائیں گے تو ان کے فرزند موسیٰ ہوں گے اور جب موسیٰ گذر جائیں گے تو ان کے بیٹے علی ہوں گے اور جب علی وفات پا جائیں گے تو ان کے فرزند محمد ہوں گے اور جب محمد کی رحلت ہو جائیگی تو ان کے بیٹے علی ہوں گے اور جب علی گذر جائیں گے تو ان کے فرزند حسن ہوں گے اور جب حسن دنیا سے اٹھ جائیں گے تو ان کے فرزند، حجت، محمد مہدی ہوں گے یہ بارہ ہیں۔ نعثل نے کہا: مجھے یہ بتایئے کہ علی اور حسن و حسینؑ کی موت کیسے ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: علی سر پر ضربت لگنے سے قتل ہوں گے، اور حسن کو زہر سے قتل کیا جائے گا اور حسین کو ذبح کیا جائیگا۔ نعثل نے کہا: ان کا ٹھکانہ کہاں ہے؟ فرمایا: جنت میں میرے درجہ میں نعثل نے کہا: **اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ و اشہد انہم الاوصیاء بعدک.** میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور یہ ہستیاں۔ آپؐ کے بعد وصی ہیں۔ بیشک ہم نے پہلی کتابوں میں اور اس چیز میں کہ جس کی موسیٰؑ بن عمران نے ہم کو وصیت کی ہے اس میں بھی یہ دیکھا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئیگا جس کا نام احمد اور محمد ہوگا وہ خاتم الانبیاء ہوگا ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور ان کے بعد ان کے بارہ

اوصیاء ہوں گے ان میں سے اول اس نبی کے ابن عم اور داماد ہیں اور دوسرے، تیسرے ان کی اولاد سے دو بھائی ہیں، اول کو نبی کی امت تلوار سے قتل کرے گی دوسرے کو زہر سے اور تیسرے کو ان کے اہل بیت کے ساتھ ایک جماعت عالم غربت میں تلوار سے ایسے قتل کرے گی جیسے بھیڑ کے بچہ کو ذبح کیا جاتا ہے۔ وہ قتل پر صبر کریں گے تاکہ ان کے درجات اور ان کے اہل بیتؑ وذریت کے درجات بلند ہو جائیں اور اپنے دوستوں اور پیروؤں کو جہنم سے بچا سکیں ان میں سے نو امام تیسرے۔ کی اولاد ۔ میں سے ہوں گے یہ اسباط کی تعداد کے برابر بارہ ہیں۔ کیا آپؐ اسباط کو جانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! وہ بارہ تھے ان میں سے پہلے لاوی بن برخیا ہیں وہ بنی اسرائیل سے ایک مرتبہ غائب ہو گئے تھے پھر واپس آئے تو خدا نے ان کے ذریعہ ان کی شریعت کو ظاہر و غالب کیا جو کہ مٹ چکی تھی پھر انہوں نے قرسطیا بادشاہ سے جنگ کی یہاں تک کہ بادشاہ کو قتل کر دیا آپؐ نے فرمایا: میری امت میں وہ سب کچھ ہوگا جو بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے اور میری اولاد میں سے بارہواں غیبت اختیار کرے گا یہاں تک کہ انہیں کوئی بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس وقت اسلام کا نام ہی رہ جائے گا اور قرآن کے حروف ہی باقی بچیں گے اس وقت خدا ان کو خروج کی اجازت دے گا اور ان کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کرے گا اور اس کی تجدید کرے گا ان سے محبت کرنے والا اور ان کی پیروی کرنے والا خوش نصیب ہے اور ان سے دشمنی رکھنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے خوش نصیب ہے وہ جو ان کے راستہ پر گامزن ہوا پھر نعثل نے یہ اشعار پڑھے:

صلی الاله ذوالعلی علیک یا خیر البشر ۔۔۔ انت النبی المصطفی و الهاشمی المفتخر

بکم هدانا ربنا و فیک نرجو ما امر ۔۔۔ و معشر سمّیتهم ائمة اثنا عشر

حباهم رب العلی ثم اصطفا هم من کدر ۔۔۔ قد فاز من والاهم و خاب من عادی الزهر

آخر هم یسقی الظما و هو الامام المنتظر ۔۔۔ عترتک الاخیار لی و التابعین ما امر

من كان عنهم معرضا فسوف تصلاه سقر

اے خیر البشر آپؐ پر بلند و برتر خدا درود بھیجتا ہے آپ برگزیدہ و چنے ہوئے نبیؐ ہیں اور قابل فخر ہاشمی ہیں ہمارے پروردگار نے آپ کے ذریعہ ہماری ہدایت کی اور آپ ہی میں وہ بھی ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور معاشرہ انہیں ائمہ اثنا عشر کہتا ہے۔ ربِ اعلیٰ ان سے قریب ہوا پھر انہیں رجس سے پاک وصاف رکھا، ان سے محبت کرنے والا کامیاب ہو گیا اور ان سے دشمنی رکھنے والا گھاٹے میں رہا۔ ان کا آخر پیاسوں کو سیراب کرے گا اور وہ امام منتظرؑ ہیں آپ کی برگزیدہ عترت مجھے اور اتباع کرنے والوں کو حکم دے جس نے ان سے اعراض کیا وہ عنقریب جہنم میں جائیگا۔

یہی حدیث کفایۃ الاثر میں ابوالمفضل محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب شیبانی سے احمد بن مطرف بن سواد بن الحسین القاضی البستی سے ابو حاتم مہلبی مغیرہ بن محمد بن مہلب سے عبدالغفار بن کثیر کوفی سے ابراہیم بن حمید سے ابو ہاشم سے مجاہد سے ابن عباس سے کچھ اختلاف اور بعض الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ نقل کی گئی ہے اور اسی کی غایۃ المرام میں حموینی سے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالحسن بن علی بن الحسین نے ابومحمد بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے حسن بن علی بن زکریا العدوی بصری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم المنذر رکی سے انہوں نے حسین بن سعید بن الہیثم سے انہوں نے اجلح الکندی سے انہوں نے افلح بن سعید سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے طاؤس یمانی سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حسن آپ کے دوش پر اور حسین زانو پر بیٹھے ہیں آپؐ انہیں چوم رہے ہیں اور بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو انہیں دوست رکھے اور اس کو دشمن سمجھ جو ان سے دشمنی رکھے پھر فرمایا: اے ابن عباس! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کی ڈاڑھی ان کے خون سے رنگین ہے یہ پکار رہے ہیں لیکن جواب نہیں دیا جا رہا ہے یہ مدد مانگ رہے ہیں لیکن مدد نہیں کی جا رہی ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ ایسا کون کریگا؟

فرمایا: میری امت کے شریر لوگ خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے پھر فرمایا: اے ابن عباس جو ان کا حق پہچانتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا جان لو کہ جس نے ان کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کی گویا اس نے خدا کی زیارت کی اور خدا پر زائر کا حق یہ ہے کہ وہ اسے آگ کے عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ ان کے قبہ کے نیچے دعا کی مقبولیت اور ان کی تربت میں شفاء ہے اور ائمہ ان کی اولاد سے ہوں گے ابن عباس نے کہا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: عیسیٰ کے حواریوں، موسیٰ کے اسباط اور بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہوں گے۔ میں نے عرض کی: اے رسولؐ! وہ کتنے تھے؟ فرمایا: وہ بارہ تھے اور میرے بعد امام بھی بارہ ہی ہوں گے ان میں سے پہلے علی بن ابی طالب اور ان کے بعد میرے نواسے حسن و حسین، حسین کے بعد ان کے فرزند علیؑ، اور ان کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے محمد اور ان کی رحلت کے بعد ان کے فرزند جعفر اور ان کے گذر جانے کے بعد ان کے فرزند موسیٰ ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے علی اور ان کے دنیا سے جانے کے بعد ان کے فرزند محمد اور ان کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے علی اور ان کے دنیا سے گذر جانے کے بعد ان کے بیٹے حسن اور ان کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد ان کے پسر حجت ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے یہ نام ہرگز نہیں سنے ہیں۔ فرمایا: اے ابن عباس! میرے بعد یہی ائمہ ہیں یہ امین، معصوم نجباء اور اخیار ہیں، اے ابن عباس جو شخص قیامت کے دن ان کے حق کی معرفت کے ساتھ آئے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچاؤں گا اور اے ابن عباس جو ان کا انکار کرے گا یا ان میں سے کسی ایک کو قبول نہیں کرے گا گویا اس نے میرا انکار کر دیا اور مجھے قبول نہیں کیا اور جس نے میرا انکار کیا اور مجھے تسلیم نہ کیا گویا اس نے خدا کا انکار کر دیا اور اس کو قبول نہیں کیا اے ابن عباس عنقریب لوگ دائیں بائیں کو اختیار کریں گے جب ایسا ہو تو تم علی اور ان کی جماعت کا اتباع کرنا کیونکہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے اور یہ دونوں۔ علی اور حق۔ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس

پہنچیں گے۔ اے ابن عباس ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے ان کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اور ان کی صلح میری صلح ہے اور میری صلح خدا کی صلح ہے پھر رسولؐ نے فرمایا: وہ نور خدا کو اپنے منھ سے بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اس کو پسند نہیں کرتا ہے وہ اپنے نور کو ضرور کامل کرے گا خواہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبد اللہ بن المطلب اور احمد بن محمد بن عبید اللہ بن الحسن بن عیاش، جوہری نے محمد بن لاحق یمانی سے، انہوں نے ادریس بن زیاد السبیعی سے انہوں نے اسرائیل بن یونس بن ابی اسحٰق السبیعی سے انہوں نے جعفر بن زبیر سے انہوں نے قاسم بن سلیمان سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! میں عنقریب تم سے جدا ہونے والا اور تمہیں چھوڑ کر غیب میں جانے والا ہوں میں تمہیں اپنی عترت کے بارے میں نیک وصیت کرتا ہوں۔ یعنی اس کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا۔ خبردار بدعت کے قریب نہ جانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی اور اس کو اختیار کرنے والا جہنمی ہے لوگو! جو سورج کو گم کردے اسے چاند سے وابستہ ہو جانا چاہئے اور جو چاند کو کھو دے اسے فرقدین سے وابستہ ہونا چاہئے اور جو فرقدین کو گم کردے (ایک نسخہ میں ہے کہ) جب تم فرقدین کو گم کردو تو۔ تمہیں میرے بعد چمکنے والے ستاروں سے وابستہ ہونا چاہئے یہ میں اپنی بات کہتا ہوں۔ اور خدا سے اپنے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ پھر جب منبر سے اتر آئے تو میں آپؐ کے پیچھے، پیچھے چلا یہاں تک کہ آپ عایشہ کے گھر میں داخل ہوئے میں بھی آپؐ کے پاس پہنچ گیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے آپؐ کی زبان سے سنا کہ جب تم سورج کو گم کردو تو چاند سے وابستہ ہو جانا اور جب چاند کو گم کردو تو فرقدین سے تمسک کرو اور جب فرقدین نہ رہیں تو چمکنے والے ستاروں سے وابستہ ہو جاؤ تو یہ بتایئے کہ سورج کیا ہے یا چاند کیا ہے فرقدین کیا ہے اور نجوم الزاہرہ کیا ہیں فرمایا: سورج میں ہو، چاند علیؑ ہیں، جب تم مجھے گم کر دو تو میرے بعد علی سے تمسک کرو اور فرقدین حسن وحسین ہیں پس جب چاند کو گم کردو تو ان۔ (حسنؑ وحسینؑ) سے تمسک کرو اور

نجوم الزاہرہ نو ائمہ ہیں جو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان میں نویں مہدی ہیں، میرے بعد یہی اوصیاء اور خلفاء ہیں نیکوں کے امام ہیں ان کی تعداد یعقوب کے اسباط اور عیسیٰ کے حواریوں کے برابر ہے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ مجھے ان کے نام بتایئے: فرمایا: ان کے اول اور ان کے سردار علی بن ابی طالبؑ اور میرے دونوں نواسے ہیں اور ان دونوں کے بعد زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام ہیں اور ان کے بعد انبیاء کے علم کی تہ تک پہنچنے والے محمد بن علی ہیں، پھر صادق جعفر بن محمد اور ان کے بعد ان کے فرزند کاظم ہیں جنہیں موسیٰ ابن عمران کہا گیا ہے اور علی ہیں جو سرزمین خراسان میں شہید کئے جائیں گے پھر ان کے فرزند محمد اور دو صادق علی و حسن ہیں اور حجت القائم ہیں جو اپنی غیبت میں منتظر رہیں گے یہ میری عترت میرے خون اور میرے گوشت سے ہیں، ان کا علم میرا علم ہے اور ان کا حکم میرا حکم ہے اور ان کے بارے میں جو مجھے اذیت دے گا خدا اسے میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔

۴۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن اسماعیل سلیمانی اور محمد بن عبداللہ شیبانی نے محمد بن حمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے حسن۔ ایک نسخہ کے مطابق حسین۔ بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے احمد بن حرث سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے یونس بن ظبیان سے انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا کہ کہہ رہے تھے: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر آیت "یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم" نازل کی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو پہچان لیا ہے یہ اولی الامر کون ہیں کہ جن کی اطاعت کو خدا نے آپؐ کی اطاعت سے متصل کیا ہے؟ فرمایا: یہ میرے خلیفہ اور مسلمانوں کے امام ہیں ان میں پہلے علی بن ابیطالب پھر حسن، پھر حسین، پھر علی بن الحسین، پھر محمد بن علی جو توریت میں باقر کے نام سے مشہور ہیں اور اے جابر تم عنقریب ان سے ملاقات کرو گے۔

جب ان سے ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا۔ پھر صادق، جعفر بن محمد ہیں، پھر موسیٰ بن جعفر، پھر علی

بن موسیٰ پھر محمد بن علی، پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر میرا نام اور میری کنیت ہے وہ روئے زمین پر خدا کی حجت ہیں اور اس کے بندوں میں اس کا ذخیرہ ابن حسن بن علی ہیں، انہیں کے ہاتھوں پر خدا زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو فتح کرے گا اور یہی ہیں جو اپنے شیعوں اور دوستوں سے غائب رہیں گے اور اس غیبت میں ان کی امامت کا اقرار وہی کرے گا جس کے دل کو خدا نے ایمان کے لئے آزمالیا ہے۔ جابر کہتے ہیں: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ان کی غیبت کے دوران ان کے شیعوں کو ان سے فائدہ پہنچے گا؟ فرمایا: بالکل اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبیؐ بنایا۔ ایک نسخہ میں ہے۔ جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنایا۔ شیعہ ان کے نور سے روشنی پائیں گے اور ان کی غیبت کے زمانہ میں ان سے ایسے ہی مستفید ہوں گے جس طرح لوگ بادل میں چھپے ہوئے سورج سے مستفید ہوتے ہیں اے جابر یہ خدا کے پوشیدہ رازوں میں سے ہے اور علم خدا کے خزانوں میں سے ایک ہے اسے اس کے اہل ہی سے بتانا۔ جابر بن یزید کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ انصاری علی بن الحسینؑ کی خدمت میں پہنچے جب وہ اس حدیث کو سنا رہے تھے اسی وقت محمد بن علی باقر زنان خانے سے باہر آئے اور آپ کے سر پر اونی ٹوپ تھی اس وقت آپ بچہ تھے جب جابر نے انہیں دیکھا تو ان کا ان کے جوڑ جوڑ کانپنے لگا اور ان کے بدن کا رونگٹا کھڑا ہو گیا ان کی طرف محبت سے دیکھا اور کہا: بچہ آگے آیئے تو وہ آگے آئے کہا پیچھے جایئے وہ پیچھے ہٹ گئے جابر نے کہا کعبہ کے رب کی قسم: رسولؐ کی عادات ہیں پھر اٹھے اور ان کے قریب گئے اور کہا: بچہ آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا محمد کہا کس کے فرزند ہو؟ فرمایا: علی بن الحسین، جابر نے کہا: میں آپ کے قربان، آپ ہی باقر ہیں۔ فرمایا: ہاں مجھے پھر آپؑ نے کہا وہ چیز دیجئے جو رسولؐ نے آپ کے سپرد کی تھی، جابر نے کہا: مولا! مجھے رسولؐ نے بشارت دی تھی کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا جب تک آپ سے ملاقات نہیں ہوگی۔ اور یہ فرمایا تھا کہ جب تمہاری (امام محمد باقر) سے ملاقات ہو تو ان سے میرا اسلام کہنا تو میرے مولا رسولؐ نے آپ کو سلام کہلایا ہے۔ ابو جعفر نے فرمایا: اے جابر! رسولؐ پر سلام ہو جب تک زمین و آسمان باقی ہیں اور تم پر بھی کہ تم نے سلام پہنچایا۔ اس کے بعد جابر۔ مسلسل۔ آپ کے پاس جاتے اور آپ سے

علم حاصل کرتے تھے۔ ایک روز محمد بن علی نے جابر سے کوئی بات معلوم کی تو جابر نے کہا: خدا کی قسم رسولؐ کی منع کی ہوئی چیز میں داخل نہیں ہوا ہوں یقینا مجھے رسولؐ نے یہ خبر دی ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد ان کے اہل بیتؑ میں سے آپ حضرات ہدایت کرنے والے امام ہیں، طفلی میں سب سے بڑے عالم اور بزرگی میں بھی سب سے بڑے عالم ہیں فرمایا: انہیں سکھانے کی کوشش نہ کرو کہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں ابو جعفر نے فرمایا: میرے جد رسولؐ نے صحیح فرمایا بیشک میں ان چیزوں کو تم سے زیادہ جانتا ہوں جن کو میں نے تم سے معلوم کیا ہے، خدا کی قسم مجھے بچپنے ہی میں حکم عطا کیا گیا ہے یہ ہمارے اوپر خدا کا فضل اور ہم اہل بیت پر اس کی رحمت ہے، اسی کی ابن بابویہ نے، کمال الدین میں ہمارے بہت سے راویوں، کہ جن میں محمد بن ہمام جیسے راوی شامل ہیں، سے مختصر اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے اسی کو مختصر طور پر ینابیع المودۃ میں ص ۴۹۴ پر جابر کی طرف نسبت دیتے ہوئے مناقب سے نقل کیا ہے۔

۵۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین۔ ایک نسخہ میں۔ حسن۔ بن مندہ نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے سلمہ بن الخطاب سے انہوں نے محمد بن خالد الطیالیسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے اور ان سب نے علقمہ بن محمد الحضرمی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے حسین بن علی علیہما السلام سے فرمایا: تمہارے صلب سے نو امام ہوں گے ان میں سے اس امت کے مہدی بھی ہیں۔ جب تمہارے والد شہید ہو جائیں گے تو ان کے بعد حسن اور حسن کی زہر خورانی کے بعد تم اور جب تم شہید ہو جاؤ گے تو تمہارے بیٹے علی اور جب وہ گذر جائیں گے تو ان کے بیٹے محمد اور جب محمد کی وفات ہو جائے گی تو ان کے فرزند جعفر اور جب جعفر کی رحلت ہو جائے گی تو ان کے پسر موسیٰ اور جب موسیٰ دنیا سے اٹھ جائیں گے تو ان کے فرزند علی اور جب علی کی رحلت ہو جائے گی تو ان کے پسر محمد اور جب محمد دنیا سے گذر جائیں گے تو ان کے فرزند علی اور جب علی دنیا سے اٹھ جائیں گے تو ان کے پسر حسن اور جب حسن دنیا سے اٹھ

جائیں گے تو ان کے بعد حجت زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم جور سے بھری ہوگی۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین بن محمد نے ابومحمد ہارون بن موسیٰ سے ماہ ربیع الاول ۳۸۱ھ میں ابوعلی محمد بن ہمام سے عامر بن کثیر بصری سے حسن بن محمد بن ابوشعیب الحرانی سے مسکین بن بکر بن۔ ابی نخ۔ بسطام سے انہوں نے شعبہ۔ سعید نخ۔ بن الحجاج سے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے ہارون حیدر بن محمد بن نعیم سمرقندی نے ابی النصر محمد بن مسعود عیاشی سے انہوں نے یوسف بن سخت۔ مجت نخ، مشحت نخ۔ بصری سے انہوں نے اسحق بن الحریث سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں، ابوذر، سلمان، زید بن ثابت اور زید بن ارقم نبیؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ حسن و حسین داخل ہوئے رسولؐ نے دنوں کو چوما پھر ابوذر اٹھے اور دونوں کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور واپس آ کر ہمارے پاس بیٹھ گئے تو ہم نے ان سے آہستہ سے کہا: اے ابوذر آپ رسولؐ اللہ کے اصحاب میں بزرگ ہیں آپ (ایک نسخہ میں ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ کے اصحاب میں سے ایک بزرگ آدمی کو دیکھا جو دو بچوں کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا) بنی ہاشم کے بچوں کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور جھک کر ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں ابوذر نے کہا: ہاں جو ان کے بارے میں میں نے رسولؐ اللہ سے سنا ہے وہ تم بھی سن لیتے تو تم اس سے زیادہ کرتے جو میں نے کیا ہم نے کہا اے ابو ذر تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول کو علیؑ اور ان دونوں کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے: اے علی! خدا کی قسم اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اور روزہ رکھے یہاں تک کہ بھیگی ہوئی مشک کی مانند ہو جائے تو تمہاری محبت اور تمہارے دشمنوں سے بیزاری کے بغیر اس کی نماز و روزہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا اے علی! جس نے تمہاری محبت کے ذریعہ اللہ سے توسل کیا تو اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ناامید نہ لوٹائے اے علی! جس نے تم سے محبت کی اور تم سے تمسک کیا حقیقت

میں اس نے مضبوط ذریعہ کو اختیار کر لیا ہے راوی کہتا ہے کہ پھر ابوذر اٹھے اور نکل گئے، ہم رسولؐ کے قریب گئے اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کے بارے میں ابوذر نے ہم سے ایسا ایسا کہا ہے۔ رسولؐ نے فرمایا کہ ابوذر نے سچ کہا ہے خدا کی قسم ابوذر سے زیادہ سچے آدمی کا زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا اور آسمان نے سایہ نہیں ڈالا ہے۔ خدا کی قسم زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا اور آسمان نے سایہ نہیں ڈالا ایسے آدمی پر جو ابوذر سے زیادہ صادق وسچا ہو۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد رسولؐ نے فرمایا: مجھے اور میرے اہل بیتؑ کو اللہ نے آدم کی خلقت سے سات ہزار سال قبل خلق کیا پھر ہمیں آدم کے صلب میں منتقل کیا گیا پھر ہم کو پاک مردوں کے اصلاب سے پاک عورتوں کے رحموں میں منتقل کیا جاتا رہا ہیں۔ راوی۔ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول پس آپ اور علیؑ کہاں تھے؟ فرمایا: ہم عرش کے نیچے نور کا پرتو تھے، ہم اللہ کی تسبیح و تمجید کرتے تھے پھر فرمایا جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو جبریل نے مجھے چھوڑ دیا تو میں نے کہا: میرے دوست جبریل تم ایسی جگہ میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو! جبریل نے کہا اے محمد میں اس مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہوں ورنہ میرے پر جل جائیں گے پھر مجھے خدا نے اپنی مشیت کے مطابق نور میں داخل کیا اس کے بعد خدا نے مجھ پر وحی کی اے محمد میں نے زمین پر نظر ڈالی تو آپ کو منتخب کیا اور آپ کو نبی قرار دیا، پھر دوبارہ دیکھا تو علی کو منتخب کیا اور انہیں آپ کا وصی آپ کے علم کا وارث اور آپکے بعد امام قرار دیا ہے اور آپ دونوں کے اصلاب سے پاک ذریت اور معصوم ائمہ پیدا کروں گا جو میرے علم کے خزینہ دار ہوں گے اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا و آخرت کو پیدا نہ کرتا اور نہ جنت و جہنم کو اے محمد! کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں اے رب! اپنے سر کو بلند کرو، میں نے سر بلند کیا تو اس وقت میں نے علی، حسن و حسینؑ، علی بن الحسین، محمد بن علیؑ جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور حجت کے انوار کو دیکھا جو ان کے درمیان چمکتے ہوئے ستارے کی مانند چمک رہا تھا۔ میں نے عرض کی: اے پروردگار یہ کون ہیں اور یہ کون ہے؟ فرمایا: اے محمد یہ وہ پاک ہستیاں ہیں جو آپ کے صلب سے ہیں اور آپ کے بعد

امام ہوں گے اور یہ وہ حجت ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کرے گا اور مومن لوگوں کے دلوں کو شفاء بخشے گا، راوی کہتا ہے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ نے تو عجیب بات سنائی ہے آپؐ نے فرمایا اس سے زیادہ تعجب والی بات تو یہ ہے کہ جو قومیں میری زبان سے یہ بات سن رہی ہیں وہ خدا کی ہدایت کے بعد پچھلے پاؤں لوٹ جائیں گی اور ان۔ ائمہ طاہرین۔ کے بارے میں مجھے اذیت دیں گی انہیں کیا ہو گیا ہے خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ اسی کو دیلمی نے مفید سے مرفوع طریقہ سے انس سے ارشاد القلوب میں نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے حسن بن علی۔ والحجہ بن الحسن۔ چمک رہے ہیں۔

۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ نے جابر۔ رجاء نخ۔ بن یحییٰ العبر تائی سے انہوں نے یعقوب بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساقِ عرش پر لکھا ہوا دیکھا، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید اور انہیں کے وسیلہ سے ان کی مدد کی اور میں نے نور سے لکھے ہوئے بارہ نام دیکھے، جو اس طرح ہیں۔ علی بن ابی طالب اور میرے دو نواسے ان دونوں کے بعد نو ائمہ: علی علی علی تین بار محمد محمد دو بار جعفر و موسیٰ، حسن اور حجت ان کے درمیان درخشاں ہے۔ میں نے عرض کی: اے میرے رب کن اشخاص کے اسماء ہیں تو مجھے میرے رب نے ندا دی یہ تمہاری ذریت سے اوصیاء ہیں، میں انہیں کے سبب ثواب دوں گا اور انہیں کے باعث عقاب کروں گا۔

۸۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ اور قاضی ابوالفرج المعافا بن زکریا بغدادی اور حسن بن محمد بن سعید اور حسن بن علی بن الحسن الرازی، سب۔ نے ابوعلی محمد بن ھمام بن سہیل کاتب سے انہوں نے حسن بن محمد بن جمہور العمی سے انہوں نے اپنے والد محمد بن جمہور العمی سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعید بن ابراہیم سے انہوں نے عبد الرحمٰن الاعرج سے

انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں، ابوبکر، عمر، فضل بن عباس زید بن حارثہ اور عبداللہ بن مسعود رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حسین بن علی علیہما السلام داخل ہوئے رسولؐ نے انہیں پکڑ لیا اور ان کا بوسہ لیا۔

اور ان کے منہ پر منہ رکھا اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرے، اے حسین تم امام امام کے بیٹے اور تمہاری اولاد سے نو امام ہوں گے نیک امام، آنحضرتؐ سے عبداللہ بن مسعود نے کہا، یہ کون امام ہیں جن کا آپؐ نے صلب حسین میں ذکر کیا ہے؟ آپؐ نے سکوت اختیار کیا پھر سر بلند کر کے فرمایا: اے عبداللہ تم نے بہت بڑا سوال کیا ہے لیکن میں تمہیں جواب دوں گا۔ حسینؑ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا میرے اس بیٹے کے صلب سے بابرکت بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام ان کے جد کے نام پر علی ہوگا، انکو عابد اور نور زاہدین کے نام سے یاد کیا جائیگا اور علی کے صلب سے خدا ایک بیٹا پیدا کرے گا اس کا نام میرا نام ہوگا اور وہ مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا اور علم کی تہ تک کما حقہ پہنچ جائے گا حق ہی بولیگا اور صحیح۔ بات کا حکم دے گا خدا ان کے صلب سے کلمۃ الحق اور لسان صدق کو پیدا کرے گا۔ عبداللہ ابن مسعود نے عرض کی اے نبی خدا ان کا کیا نام ہے فرمایا: انہیں جعفر اور ان کے قول و فعل میں صادق کہا جائے گا ان پر طعن کرنے والا گویا مجھ پر طعن کرنے والا ہے اور ان پر اعتراض کرنے والا گویا مجھ پر اعتراض کرنے والا ہے، اسی اثناء میں حسان بن ثابت آ گئے انہوں نے رسولؐ کی شان میں شعر پڑھا تو حدیث کا سلسلہ منقطع ہو گیا، اگلا دن ہوا تو رسولؐ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر عائشہ کے گھر تشریف لے گئے ان کے ساتھ میں، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس بھی داخل ہوئے۔ آپ کا وتیرہ تھا کہ جب آپؐ سے کوئی سوال کیا جاتا تو آپؐ جواب دیتے تھے اور اگر سوال نہیں کیا جاتا تھا تو آپؐ خود ہی سلسلہ چھیڑ دیتے تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں، باپ آپ پر قربان کیا آپ مجھے صلب حسینؑ سے ہونے والے باقی خلفاء سے آگاہ نہیں فرمائیں گے؟ فرمایا: ہاں اے ابو ہریرہ پھر خدا جعفر کے صلب سے پاک صاف بچہ پیدا کرے گا جس کا نام موسیٰ بن عمران

ہوگا۔ ابن عباس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ پھر اس کے بعد؟ فرمایا: موسیٰ کے صلب سے ان کے فرزند علی ہوں گے جن کو رضا کہا جائیگا یہ علم کا منبع اور بردباری کا سرچشمہ ہیں پھر فرمایا: میرے والد فدا ہو جائیں عالم غربت میں قتل ہونے والے پر اور علی کے صلب سے ان کے فرزند محمد ہوں گے وہ ساری خلقت سے زیادہ محمود و پاک اور سب سے زیادہ خوش اخلاق ہوں گے اور محمد کے صلب سے ان کے بیٹے علی ہوں گے جو طاہر اور صادق القول ہوں گے اور علی کے صلب بابرکت سے حسن ناطق عن اللہ اور ابو حجت پیدا ہوں گے اور حسن سے ہم اہل بیتؑ کے قائم پیدا ہوں گے۔ جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، وہ ہیبت موسیٰ، حکم داؤد اور عظمت عیسیٰ کے مالک ہیں پھر آپؐ نے آئمہ ذریت "بعضها من بعض و الله سميع عليم" کی تلاوت کی علی بن ابی طالبؑ نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا یہ کون اشخاص ہیں کہ آپ نے جن کا ذکر کیا ہے؟ فرمایا: اے علی! یہ آپ کے بعد ہونے والے اوصیاء عترت طاہرہ اور ذریت مبارکہ ہیں، اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر کوئی شخص ہزار سال خدا کی عبادت کرے اور پھر ہزار سال رکن و مقام کے درمیان عبادت کرے اور پھر ان کی ولایت سے انکار کرتے ہوئے میرے پاس آئے تو بھی خدا اسے منھ کے بل جہنم میں گرا دے گا وہ خواہ کوئی بھی ہو، ابو علی بن ہمام کہتے ہیں تعجب تو ابو ہریرہ پر ہے کہ وہ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں اور پھر اہل بیتؑ کے فضائل کا انکار کرتے ہیں، اسی کو غایت المرام میں صدوق سے اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے۔

۹۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد، بن جعفر بن الحسن بن جعفر بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام، سے انہوں نے اسحٰق بن جعفر سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اجلح الکندی سے انہوں نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساق عرش پر نور سے لکھا دیکھا: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسولؐ ہیں میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید اور علی کے وسیلہ سے ان کی مدد

کی ہے ان کے بعد حسن وحسین ہیں اور میں نے نور سے لکھے ہوئے علی علی علی، محمد محمد دو بار، اور جعفر و موسیٰ اور حسن وحجت بارہ نام دیکھے میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ اشخاص کون ہیں جن کو تو نے مجھ سے متصل کیا ہے؟ پس مجھے ندا دی گئی، اے محمد یہ آپؐ کے بعد ائمہ اور آپ کی ذریت میں سے اخیار ہیں۔ اسی کو مناقب میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۰۔ محمد بن عبداللہ اور معافا بن زکریا اور حسن بن علی بن الحسن الرازی نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن احمد بن عیسیٰ ورطا الکوفی سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے یزید بن ہارون سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے ہمارے مشائخ اور ہمارے علماء نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عبدالقیس نے کہا۔ حدیث طویل ہے ہم اس کا ایک حصہ بیان کرتے ہیں۔ ہمیں رسولؐ اللہ کی کوئی حدیث سنایئے انہوں نے یعنی ابوایوب خالد بن یزید انصاری نے کہا میں نے رسولؐ سے علیؑ کے بارے میں سنا ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے اور وہی میرے بعد امام وخلیفہ ہیں وہ تاویل پر اسی طرح جنگ کریں گے جس طرح میں تنزیل پر جنگ کر چکا ہوں اور میرے نواسے حسن وحسین اس امت کے امام ہیں وہ کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں اور ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں اور حسین کے بعد ان کے صلب سے نو امام ہوں گے انہیں میں سے قائم بھی ہیں جو آخری زمانہ میں قیام کریں گے جیسا کہ آپؐ اس زمانہ کے اول قیام کر چکے ہیں وہ ضلالت وگمراہی کے قلعہ کو فتح کریں گے۔ تو یہ نو کون ہیں؟ یہ حسین کے بعد ائمہ ہیں ایک کے بعد ایک ہوگا ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ آپؐ کے پاس کتنے بندے ہیں جو امام ہوں گے فرمایا: بارہ، کیا آپ سے ان کے اسماء بھی بیان کئے گئے ہیں؟ فرمایا: ہاں جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساق عرش کی طرف نظر کی تو دیکھا لکھا ہوا ہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے ان کی تائید علی کے ذریعہ اور ان کی مدد علی ہی کے وسیلہ سے کی ہے اور میں نے ساق عرش پر علی کے بعد گیارہ اسماء نور سے لکھے ہوئے دیکھے اور حسن وحسین علی علی علی محمد محمد، جعفر، موسیٰ، حسن اور حجت ہیں، میں نے عرض کی: بارالہا میرے مولا! یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے سرفراز

کیا ہے اوران کے اسماء کو اپنے نام سے متصل کیا ہے؟ ندا آئی اے محمدؐ! آپؐ کے بعد یہ اوصیاء اور امام ہیں ان کے محب کے لئے خوش نصیبی اوران کے دشمنوں کے لئے ہلاکت ہے۔

۱۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ نے ابوالحسن عیسیٰ بن العرار الکبیر۔ العسکینی نخ۔ سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عمر بن مسلم بن لاحق لاحقی البشری، (بصری میں نخ) سے ۳۱۰ھ میں انہوں نے محمد بن عمارہ السکری سے انہوں نے ابراہیم بن عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن ہارون الکرخی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن یزید بن سلامہ سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم لوگوں کے ساتھ رسولؐ اللہ نے نماز ادا کی پھر ہماری طرف روئے مبارک کیا اور فرمایا: میرے صحابیو! میں تمہیں اللہ کے تقوے اوراس کی طاعت وفرمان کے مطابق عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں پھر جو اس پر عمل کرے گا وہ کامیاب ہوگا فائدہ پائے گا اور رستگار ہوگا۔ اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ پشیمان ہوگا پس تم تقویٰ اختیار کرو کہ قیامت کے خوف سے محفوظ رہو گے گویا مجھے بلایا جارہا ہے اور میں لبیک کہہ رہا ہوں، میں تمہارے درمیان دوگراں قدر چیزیں کتاب خدا اور اپنی عترت، جو میرے اہل بیتؑ ہیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور میرے بعد جو شخص میری عترت سے وابستہ ہوگا وہ کامیاب ہو جائے گا اور جو انہیں چھوڑ دے گا وہ ہلاک ہوجائے گا میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بتایئے ہمارے درمیان آپ کس کو چھوڑ رہے ہیں فرمایا: جو موسیٰ بن عمران نے اپنی قوم میں چھوڑا تھا۔ میں نے عرض کی ان کے وصی یوشع بن نون تھے، فرمایا: میرے بعد میرے وصی اور خلیفہ علی بن ابی طالب ہیں جو نیک لوگوں کے قائد و رہبر، اور کافروں کے قاتل ہیں، جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد کی جائے گی اور جو انہیں چھوڑ دے گا اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: اتنے ہی جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے، نو حسین کے صلب سے ہوں گے خدا نے انہیں میرا علم وفہم عطا کیا ہے وہ علم خدا کے خزینہ دار اوراس کی وحی کے سرچشمے ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! اولاد حسن سے کوئی نہیں ہے، فرمایا: خدا نے امامت کو حسین کی

اولاد میں قرار دیا ہے اور اس لئے ہے کہ خدا کا قول ہے "وجعلها کلمة باقية في عقبه" اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپؐ مجھے ان کے نام نہیں بتائیں گے؟ فرمایا: ضرور: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساقِ عرش کی جانب نظر کی تو دیکھا کہ نور سے لکھا ہوا ہے: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسولؐ ہیں، میں نے ان کی تائید علی کے ذریعہ کی ہے اور انہیں کے وسیلہ سے ان کی مدد کی ہے اور میں نے حسن وحسین اور فاطمہ کا نور دیکھا اور تین جگہ علی علی علی محمد محمد، موسیٰ، جعفر، حسن اور حجت کو دیکھا جو ان کے درمیان کوکب دری کی مانند چمک رہا ہے، میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہیں کہ جن کے اسماء کو تو نے اپنے نام کے ساتھ متصل کیا ہے؟ فرمایا: اے محمد! یہی وہ اوصیاء اور ائمہ ہیں جو تمہارے بعد ہوں گے میں نے ان کو تمہاری ہی طینت سے خلق کیا ہے، جس نے ان سے محبت کی وہ خوش نصیب ہے اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا، انہیں کے باعث میں پانی برساتا ہوں اور انہیں کے باعث ثواب وعقاب دیتا ہوں، پھر رسولؐ اللہ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور دعا کی، میں نے سنا کہ آپؐ فرما رہے ہیں۔: اے اللہ! علم وفقہ کو میری ذریت اور میری ذریت کی ذریت میں قرار دے۔

۱۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی بن الحسین نے محمد بن موسیٰ بن متوکل سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صادق، جعفر بن محمد انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: مجھے جبریل نے اپنے رب کی طرف سے خبر دی ہے کہ فرمایا: جس نے یہ جان لیا کہ مجھ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد میرے بندے اور رسولؐ ہیں اور علی بن ابی طالبؑ میرے خلیفہ ہیں اور ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ میری حجت ہیں اس کو میں اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا اور اپنی بخشش سے اسے جہنم سے نجات عطا کروں گا اور اس کے لئے اپنے جوار کو مباح کردوں گا اور

اس کیلئے اپنی کرامت کو واجب کردوں گا اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا اور اس کو اپنا خاص وخالص قرار دوں گا اگر وہ مجھے ندا دے گا تو میں لبیک کہونگا اگر مجھ سے دعا کرے گا تو قبول کروں گا اگر مجھ سے سوال کرے گا تو عطا کروں گا، اگر وہ خاموش رہے گا تو میں خود ابتداء کروں گا اگر وہ غلط کام کرے گا تو میں اس پر رحم کروں گا اگر وہ مجھ سے بھاگے گا تو میں اس کو پکاروں گا، اور اگر میری طرف پلٹ آئے گا تو میں قبول کروں گا اگر وہ میرے دروازہ پر دستک دے گا تو میں کھول دوں گا اور اگر اس نے یہ گواہی نہ دی کہ مجھ تنہا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے یا اس کی گواہی دی لیکن یہ گواہی نہ دی کہ محمد میرے بندے اور میرے رسولؐ ہیں یا اسکی گواہی تو دے لیکن یہ تسلیم نہ کرے کہ علی بن ابی طالب میرے خلیفہ ہیں یا اس کی گواہی دے لیکن یہ گواہی نہ دے کہ ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ میری حجت ہیں تو اس نے میری نعمت کا انکار کر دیا اور میری عظمت کو گھٹا دیا اور میری آیتوں، کتابوں اور رسول کا انکار کر دیا اور اگر وہ میری طرف آئے گا تو میں اس کے سامنے پردہ ڈال دوں گا اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو اسے محروم رکھوں گا اور اگر وہ مجھے ندا دے گا تو میں اس کی ندا نہیں سنوں گا اگر مجھ سے دعا کرے گا تو مستجاب نہیں کروں گا اگر مجھ سے لو لگائے گا تو مایوس کروں گا یہ میری طرف سے اس کی سزا ہے اور میں کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا ہوں۔ اس پر جابر بن عبداللہ انصاری اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! وہ ائمہ علی بن ابی طالب کے بیٹوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: جنت کے جوانوں کے سردار حسن وحسین اور ان کے بعد اپنے زمانہ کے سید العابدین علی بن الحسین، پھر باقر، محمد بن علی اے جابر تم انہیں پاؤ گے جب ان سے تمہاری ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام کہنا ان کے بعد صادق، جعفر بن محمد پھر کاظم، موسیٰ بن جعفر ان کے بعد رضا، علی بن موسیٰ، پھر تقی محمد بن علی، ان کے بعد نقی علی بن محمد پھر زکی حسن بن علی ان کے بعد ان کے فرزند قائم بالحق میری امت کے مہدی ہیں جو کہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے ہی پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اے جابر! یہ ہیں میرے خلیفہ، میرے اوصیاء اور میری اولاد وعترت جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان کا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو حقیقت یہ ہے کہ

اس نے میرا انکار کیا، انہیں کے سبب خدا آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر یہ اس کی اجازت سے گر پڑے اور انہیں کے باعث اللہ زمین کی حفاظت کرتا ہے کہ وہ اپنے بسنے والوں سمیت دھنس نہ جائے اسی کو کمال الدین میں ابن متوکل سے نقل کیا گیا ہے اور مناقب المأۃ، میں امام صادقؑ اور ان کے آباء علیہم السلام سے اور ''غایت المرام'' میں ابن شاذان سے عامہ کے طرق سے نقل کیا ہے اور ''احتجاج'' میں علی بن ابی حمزۃ سے انہوں نے امام صادق سے انہوں نے اپنے آباء سے اور انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے اور اسی کو شہید سعید شریف نور الدین قاضی شریف مرعشی حسینی نے علی بن عبد الحمید الحسینی النجفی سے ''شرح مصباح المتہجد میں مفید سے اور انہوں نے امام صادق'' سے نقل کیا ہے۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابو ذر احمد بن محمد بن سلیمان الباغندی سے انہوں نے ابراہیم بن مختار سے انہوں نے نصر بن حمید سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے اور ہارون کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن موسیٰ عباس بن مجاہد نے ۳۱۸ھ میں ابو عبداللہ بن زید اور اسماعیل بن یونس الخزاعی المصری اور ھشیم بن بشیر الواسطی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ان کے سامنے ان کی اصل کتاب سے پڑھا: ابو مقدام شریح بن ہانی بن شریح الصائغ المکی سے اور انہوں نے علیؑ سے اور احمد بن محمد بن عبداللہ جوہری سے انہوں نے محمد بن عمر القاضی الجعابی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن (ابی نخ) جعفر سے انہوں نے محمد بن حبیب الجند نیشا پوری سے انہوں نے زید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی بن ابی طالبؑ سے اور آپؑ نے نبیؐ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس میں رسولؐ نے انبیاء کے اوصیاء کے نام بیان کئے ہیں۔

اسی طرح سلسلہ کلام جاری رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا میں اسے (یعنی وصایت کو) علی بن ابی طالب کے سپرد کروں گا اور۔ دوران گفتگو فرمایا: اے علی! میں اسے آپ کے حوالے کروں گا اور آپؑ اسے اپنے بیٹے حسن کے سپرد کریں گے اور حسن اپنے بھائی حسین کو دیں گے اور حسین اسے

اپنے فرزند علی کے اور علی اپنے بیٹے محمد کے اور محمد اپنے پسر جعفر کے اور جعفر اپنے فرزند موسیٰ کے اور موسیٰ اپنے بیٹے علی کے اور علی اپنے پسر محمد کے اور محمد اپنے فرزند علی کے اور علی اپنے فرزند حسن کے اور حسن اپنے بیٹے قائم کے سپرد کریں گے پھر ان سے ان کے امام غائب ہو جائیں گے جب تک خدا چاہے گا۔ غائب رہیں گے۔ ان کی دو غیبتیں ہوں گی ایک دوسری سے طویل ہوگی پھر رسولؐ اللہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور اپنی آواز بلند کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! خبردار! کہ جب میرے ساتویں بیٹے کا پانچواں غائب ہو جائیگا۔ علیؑ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! ان کی غیبت کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا: صبر کریں گے یہاں تک کہ خدا انہیں خروج کی اجازت دے گا اور وہ یمن کے "کرعہ" گاؤں سے خروج کریں گے، ان کے سر پر عمامہ ہوگا اور میری زرہ ڈالے ہوں گے اور میری تلوار ذوالفقار حمائل کئے ہوں گے اور ایک منادی ندا کریگا اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کی پیروی کرو، وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جب دنیا سراسر فتنہ وفساد میں تبدیل ہو جائے گی۔ ایک دوسرے پر حملہ کرے گا بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور طاقتور کمزور پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خدا انہیں خروج کی اجازت مرحمت کرے گا۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی بن الحسین نے محمد بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے احمد بن ماجیلویہ سے انہوں نے احمد بن ھلال سے انہوں نے محمد بن ابی عمر سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے صادق جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب مجھے معراج میں آسمان پر لے جایا گیا اور میرے اوپر میرے رب نے وحی کی: اے محمد میں نے زمین پر نظر کی تو اس سے آپ کو چنا اور آپ کو نبی بنایا۔ اور آپ کے لئے اپنے نام سے ایک نام نکالا۔ مشتق کیا۔ میں محمود ہوں اور آپ محمد ہیں۔ میں نے دوبارہ زمین پر نظر ڈالی تو اس سے علیؑ کو منتخب کیا اور انہیں آپ کا وصی وخلیفہ اور آپ کی

بیٹی کا شوہر اور آپ کی ذریت کا باپ قرار دیا اور ان کے لئے اپنے ناموں میں سے ایک نام مشتق کیا پس میں علی الاعلیٰ ہوں اور وہ علی ہیں، فاطمہ اور حسن وحسین کا نور میں نے آپ دونوں کے نور سے نکالا ہے، پھر میں نے ان کی ولایت کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا، جس نے اسے قبول کیا وہ میرے مقربین میں ہے۔ اے محمد! اگر کوئی بندہ میری عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے اور بھیگی مشک کی مانند ہو جائے اور پھر میرے پاس ان کی ولایت کا انکار کرتے ہوئے آئے تو بھی میں اسے اپنی جنت میں ساکن نہیں کروں گا اور نہ اسے اپنے عرش کے سایہ میں داخل کروں گا۔ اے محمد کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، میرے رب! فرمایا: اپنا سر بلند کرو، میں نے اپنا سر بلند کیا تو میں نے علی، فاطمہ، حسن وحسین، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور محمد بن حسن قائم کا نور دیکھا جو کہ ان کے درمیان کوکب دری کی مانند چمک رہا ہے، میں نے عرض کی: میرے رب یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ ائمہ ہیں اور یہ وہ قائم ہے جو میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کرے گا اور انہیں کے ذریعہ میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا، یہ میرے دوستوں کے لئے آرام ہے یہ آپ کے شیعوں کے دلوں کو ظالموں، منکروں اور کافروں سے شفاء دے گا۔ اسی کو ''کمال الدین'' میں محمد بن ابراہیم بن اسحٰق سے بحار، المختصر، عیون اخبار رضا سے اپنی سند سے امیر المومنینؑ سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ اور اس کے آخر میں کچھ اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے، اسی کی حکایت خطیب عظیم، خطیب خوارزم موفق بن احمد نے غایت المرام سے نبیؐ سے کچھ اختلاف کے ساتھ کی ہے۔

۱۵۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے عیسیٰ بن موسیٰ الہاشمی سے سُرَّ مَنْ رأی میں روایت کی ہے انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے اپنے آباء کے وسیلہ سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ کہا: میں ام سلمہ کے گھر حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آیہ ﴿ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا ﴾ نازل ہوئی، رسول اللہؐ نے فرمایا:

اے علی! یہ آیت تمہاری شان میں اور، میرے دونوں نواسوں اور آپ کی اولاد سے ہونے والے ائمہ کی شان میں نازل ہوئی ہے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: آپ اے علی! اور آپ کے دونوں بیٹے، حسن و حسین اور حسین کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے بیٹے محمد، محمد کے بعد ان کے پسر جعفر، جعفر کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ، موسیٰ کے بعد ان کے فرزند علی، علی کے بعد ان کے بیٹے محمد، محمد کے بعد ان کے فرزند علیؑ علی کے بعد ان کے پسر حسن، حسن کے بعد ان کے بیٹے حجت ہیں، میں نے ان کے اسماء ساقِ عرش پر اسی طرح لکھے ہوئے دیکھے تو میں نے اللہ عزوجل سے ان کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: اے محمد! یہ آپؐ کے بعد پاک و معصوم ائمہ ہیں اور ان کے دشمن ملعون ہیں۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے عتبہ بن عبداللہ الحمصی سے مکہ ۳۸۰ھ میں نقل کیا جبکہ ان کے پاس پڑھ رہے تھے اور انہوں نے علی بن موسیٰ قطفانی سے انہوں نے احمد بن یوسف حمصی سے انہوں نے محمد بن عکاشہ سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن حسن بن حسن سے انہوں نے اپنے والد حسن بن علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا ایک روز رسولؐ اللہ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: لوگو! گویا مجھے بلایا جا رہا ہے اور میں لبیک کہوں گا اور میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں کتاب خدا اور اپنی عترت، اپنے اہل بیتؑ کو چھوڑ رہا ہوں جب تک تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے تم ان سے سیکھو انہیں سکھاؤ نہیں کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں، ان سے زمین کبھی خالی نہیں رہے گی اور اگر خالی ہوگئی تو اپنے بسنے والوں سمیت دھنس جائے گی پھر فرمایا: اے اللہ میں جانتا ہوں کہ علم نہ ختم ہوگا اور نہ اس کا سلسلہ منقطع ہوگا اور نہ تو زمین کو اپنی حجت سے خالی چھوڑے گا۔

خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ تا کہ وہ تیری حجت کو باطل نہ ہونے دے اور نہ تیرے دوستوں کو ہدایت کے بعد گمراہ ہونے دے وہ تعداد میں بہت کم ہیں لیکن خدا کے نزدیک ان کی بڑی قدر ہے جب آپؐ اپنے منبر سے اتر آئے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ ساری مخلوق پر حجت

نہیں ہیں؟ فرمایا: اے حسن! اللہ فرماتا ہے: (انما انت منذر و لکل قوم ھاد) آپ توڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک ہادی ہے، پس میں منذر ڈرانے والا ہوں اور علی ہادی ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے اس قول کے کیا معنی ہیں کہ زمین کبھی حجت سے خالی نہیں رہتی ہے؟ فرمایا: ہاں، علی امام اور حجت ہیں اور ان کے بعد تم امام اور حجت ہو اور تمہارے بعد حسین امام اور حجت ہیں اور یقیناً مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ وہ حسینؑ کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام علی رکھا جائیگا چنانچہ جب حسین دنیا میں نہ رہیں گے تو ان کے فرزند علیؑ اس منصب پر فائز ہوں گے اور وہ حجت وامام ہوں گے اور خدا علی کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا اور وہ سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوگا، اس کا علم میرا علم اور اس کا حکم میرا حکم ہوگا اور اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے پھر خدا محمد کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام جعفر ہوگا وہ صادق القول ہوں گے اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے، پھر خدا جعفر کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام موسیٰ بن عمران ہوگا وہ خدا کے بڑے عبادت گذار و مطیع ہوں گے، اپنے والد کے بعد امام و حجت ہوں گے، اس کے بعد خدا ان کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کو علی کہا جائیگا وہ علم خدا کا سرچشمہ اور اس کی حکمت کا مرکز ہوں گے اور اپنے والد کے بعد امام و حجت ہوں گے پھر خدا علی کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا اس کا نام محمد ہوگا اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے پھر خدا محمد کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام علی ہوگا اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے پھر خدا علی کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام حسن ہوگا اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے پھر خدا حسن کے صلب سے امام زمانہ حجت القائم اور اپنے دوستوں کو نجات دینے والے کو پیدا کرے گا وہ غیبت میں چلے جائیں گے اور ظاہر نہ ہوں گے، یہاں تک کہ ایک گروہ اپنے مسلک سے ہٹ جائیگا اور دوسرا ثابت قدم رہے گا۔ پہلا کہے گا۔ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہے گا تو خدا س دن کو اتنا طول دے گا کہ ہمارا قائمؑ ظہور کرے اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریگا

جس طرح وہ ظلم و جور سے پھر چکی ہوگی، زمین آپ حضرات سے خالی نہیں رہے گی خدا آپ کو میرا علم عطا کرے بیشک میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ میری ذریت میں اور میری ذریت کی ذریت میں اور میری نسل کی نسل میں۔ میرا علم وفہم قرار دے، یہی عبارت کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ ہی غایت المرام میں نقل ہوا ہے۔

۱۷۔ الاربعین (تالیف مجلسی) شیخ الجلیل ابوالفتح کراجکی کی کتاب "کنز الفوائد سے اپنی اسناد سے ابو جارود بن المنذر رعبدیؒ سے ایک طویل حدیث میں رسولؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے جارود شب معراج آسمان پر خدا نے مجھ پر وحی کی کہ تم یہ معلوم کرو کہ تم سے پہلے ہم نے رسولوں کو کس چیز کی بنا پر مبعوث کیا، میں نے معلوم کیا کہ کس چیز کی بنا پر مبعوث کیا؟ فرمایا: آپؐ کی نبوت اور علی بن ابی طالب اور تم دونوں سے ہونے والے ائمہ کی ولایت کی بنا پر، پھر مجھ پر وحی کی کہ میں عرش کے دائیں جانب دیکھوں، میں نے دیکھا تو علی، حسن و حسینؑ، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی و علی بن محمد، حسن بن علی اور مہدی دریائے نور میں نماز پڑھ رہے ہیں عرض کی: میرے رب نے مجھ سے فرمایا: یہ میری حجتیں اور میرے دوست ہیں اور یہ۔ یعنی مہدیؑ۔ میرے دشمنوں سے انتقام لینے والے ہیں۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ابو محمد ہارون۔ الحسن نخ۔ بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ بن منصور الہاشمی سے انہوں نے ابو موسیٰ عیسیٰ بن احمد العطار سے انہوں نے عمار بن محمد الثوری سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو الحجاف داؤد بن ابی عوف سے انہوں نے حسن بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ آپ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپ میرے علم کے وارث میرے حکم کا سرچشمہ اور میرے بعد امام ہیں اور جب آپ شہادت پا جائیں گے تو آپ کے فرزند حسن جب حسن شہید ہو جائیں گے تو آپ کے فرزند حسین اور جب حسین شہید ہو جائیں گے تو ان کے بیٹے علی اور ان۔ حسین۔ کے بعد صلب حسین سے نو ائمہ اطہار ہوں گے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ: ان کے کیا نام ہیں؟ فرمایا: علی، محمد، جعفر،

موسیٰ، علی، محمد، علی، حسن اور مہدی حسین کے صلب سے ہوں گے خدا ان کے ذریعہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے ابوالحسن علی بن محمد بن شنبوز سے انہوں نے علی بن حمدون سے انہوں نے علی بن حکیم الاودی۔ ایک نسخہ کے مطابق ازدی۔ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عبداللہ بن سعد سے انہوں نے حسین بن علی علیہما السلام سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ جب خدا نے ساقِ عرش پر نام محمد لکھا تو میں نے عرض کی: میرے پروردگار یہ نام جو ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے اس کو میں تیرے نزدیک بہت عزیز پاتا ہوں۔ فرمایا کہ پھر خدا نے انہیں زمین و آسمان کے درمیان بغیر روح کے بارہ پیکر دکھائے، جبریل نے عرض کی اے میرے رب! تجھے ان کے اس حق کی قسم جو تیرے اوپر ہے مجھے ان کے بارے میں مطلع فرما۔ فرمایا: یہ علی بن ابی طالب کا نور ہے یہ حسن کا نور ہے، یہ حسین کا نور ہے، یہ علی بن الحسین کا نور ہے، یہ محمد بن علی کا نور ہے، یہ جعفر بن محمد کا نور ہے، یہ موسیٰ بن جعفر کا نور ہے، یہ علی بن موسیٰ کا نور ہے، یہ محمد بن علی کا نور ہے، یہ علی بن محمد کا نور ہے، یہ حسن بن علی کا نور ہے، اور یہ حجت القائم المنتظر کا نور ہے: کہا: رسولؐ اللہ فرماتے تھے کہ جس نے بھی ان حضرات کے ذریعہ خدا کا تقرب حاصل کرنا چاہا خدا نے اسی کی گردن کو آگ سے نجات دی۔

۲۰۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے محمد بن ابی بکر ہارون دینوری سے انہوں نے محمد بن عباس المقری سے انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم الغفاری سے انہوں نے حریز بن عبداللہ الحذاء، سے انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب یہ آیت "اولوا الارحام بعضهم اولیٰ ببعض" نازل ہوئی تو میں نے رسولؐ سے اس کی تاویل معلوم کی۔ آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم اسے تمہارے علاوہ کوئی دوسرا مراد نہیں لیا گیا ہے، تم اولوالارحام، ہو پھر جب ہمارا انتقال ہو جائے تو تمہارے والد علیؑ مجھ سے اولیٰ ہیں اور میرے جانشین ہیں جب تمہارے والد شہادت پائیں گے تو تمہارے بھائی حسن ان سے اولیٰ ہیں جب حسن

شہید ہو جائیں گے تو تم ان سے اولیٰ ہو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ تو میرے بعد مجھ سے اولیٰ کون ہے؟ فرمایا: تمہارے بعد تمہارے بیٹے علی تم سے اولیٰ ہیں اور علی کی شہادت کے بعد ان کے فرزند محمد ان سے اولیٰ ہیں اور محمد کی شہادت کے بعد ان کے فرزند جعفر ان سے اولیٰ ہیں اور جعفر کی شہادت کے بعد ان کے فرزند موسیٰ ان سے اولیٰ ہیں اور موسیٰ کی شہادت کے بعد ان کے فرزند علی ان سے اولیٰ ہیں اور علی کی شہادت کے بعد ان کے فرزند محمد ان سے اولیٰ ہیں اور محمد کی شہادت کے بعد ان کے فرزند علی ان سے اولیٰ ہیں اور علی کی شہادت کے بعد ان کے فرزند حسن ان سے اولیٰ ہیں اور جب حسن بھی دنیا سے اٹھ جائیں گے تو تمہارے نویں فرزند غیبت میں چلے جائیں گے۔ یہ ہیں تمہارے صلب سے ہونے والے ائمہ، خدا نے انہیں میرا علم وفہم عطا کیا ہے ان کی طینت میری طینت ہے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ان کے بارے میں مجھے دکھ دیتے ہیں؟ خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

۲۱۔علی بن الحسن۔الحسین نخ۔بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل النحوی سے انہوں نے حسین بن عبداللہ السکری، البکری نخ۔العسکری نخ۔سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا: میں مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق رکھتا ہوں پھر علی تم مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق رکھو گے پھر آپ کے بعد حسن کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا۔ ان کے بعد حسین کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا۔ ان کے بعد علی کو مومنین کے نفسوں پر ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا ان کے بعد محمد کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا، ان کے بعد جعفر کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا ان کے بعد موسیٰ کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا، ان کے بعد علی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا۔ ان کے بعد محمد کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا، ان کے بعد علی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ

تصرف کا حق ہوگا ان کے بعد حسن کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا۔ یہ ائمہ ابرار ہیں، یہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے۔

۲۲۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن محمد بن عبد اللہ العیاشی۔ العباسی نخ۔ نے اپنے جد عبد اللہ بن الحسن سے انہوں نے احمد بن عبد الجبار سے انہوں نے احمد بن عبد الرحمٰن المخزومی سے انہوں نے عمرو بن حماد الاتح سے انہوں نے علی بن ہاشم البرید سے انہوں نے ابو سعید تیمی سے انہوں نے ابو ذر کے غلام ابو ثابت سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا: جب مجھے شب (معراج) آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید کی اور علی کے ذریعہ ان کی مدد کی اور میں نے علی، فاطمہ، حسن و حسین کے انوار کو دیکھا اور علی بن الحسین محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن، جعفر علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی کے انور دیکھے اور نور حجت دیکھا جو ان کے درمیان کوکب دری کی مانند چمک رہا تھا، میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہے؟ اور وہ سب کون ہیں؟ مجھے ندا دی گئی اے محمد! یہ نور علی و فاطمہ ہے یہ نور تمہارے نواسوں حسن و حسین کا ہے اور یہ انوار تمہارے بعد صلب حسین سے ہونے والے پاک و معصوم ائمہ کے ہیں اور یہ وہ حجت ہے جو زمین۔ دنیا نخ۔ کو عدل، و انصاف سے پر کرے گا۔

۲۳۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسمٰعیل الغزاری سے انہوں نے عبد اللہ بن صالح کاتب اللیث سے انہوں نے رشید بن سعد سے انہوں نے ابو یوسف حسین بن یوسف انصاری سے جو کہ بنی خزرج سے ہیں، انہوں نے سہل بن سعد انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت رسولؐ سے ائمہ کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ فرمایا کرتے تھے: اے علیؑ! میرے بعد تم امام و خلیفہ ہو اور تمہیں مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہے پھر جب تم شہادت پاؤ گے تو تمہارے فرزند حسن کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق کا ہوگا، اور جب حسن شہید ہو جائیں گے تو

تمہارے فرزند حسینؑ کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا، جب حسین شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند علی بن الحسین کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب علی شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند محمد کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب محمد شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند جعفر کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا جب جعفر شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند موسیٰ کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب موسیٰ شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند علیؑ کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب علی شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند محمد کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب محمد شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند علی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب علی شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند حسن کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب حسن شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند قائم المہدی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا انہیں کے ذریعہ خدا زمین کے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا، یہ حضرات حق کے امام اور سچی زبان ہیں جو ان کی مدد کریگا اس کی مدد کی جائے گی اور جو ان کو چھوڑ دیگا اسے چھوڑ دیا جائے گا، اسی سلسلہ میں علی بن الحسن سے محمد بن الحسین کوفی سے میسرہ بن عبداللہ سے، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قرشی سے محمد بن سعدہ صاحب الواقدی سے انہوں نے محمد بن عمر الواقدی سے انہوں نے ابو ہارون۔ مروان نخ۔ سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں فاطمہ بنت رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے ہاتھ میں سبز زمرد کی تختی ہے، پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

۲۴۔ بحار الانوار۔ الفضائل اور الروضۃ میں اسناد کے ذریعہ اس کا سلسلہ عبداللہ بن ابی اوفی تک پہنچایا ہے رسول اللہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب خدا نے حضرت ابراہیم خلیل کو پیدا کیا اور ان کی آنکھ سے پردہ ہٹا دیا تو آپؑ نے آسمان کی جانب دیکھا اور عرض کی بار الٰہا: میرے سید و

سرور یہ کیسا نور ہے۔

فرمایا اے ابراہیم یہ میرے برگزیدہ محمد ہیں، عرض کی بار الہا: اس کے پاس میں ایک نور اور دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: اے ابراہیم! میرے دین کے مددگار علی ہیں۔ پھر عرض کی: بار الہا: ان دونوں کے پاس میں ایک نور اور دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: اے ابراہیم یہ فاطمہ ہیں جو اپنے شیعوں کو جہنم سے بچائیں گی۔ عرض کی بار الہا: ان تینوں کے انوار کے پاس دو نور اور دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: اے ابراہیم یہ حسن و حسین کے نور ہیں جو کہ اپنے جد، والد اور ماں سے متصل ہیں، عرض کی بار الہا۔ میرے آقا : میں نو نور اور دیکھ رہا ہوں کہ ان پانچوں کا حلقہ کئے ہوئے ہیں۔ فرمایا: اے ابراہیم یہ ان کی اولاد سے ائمہ ہیں۔ عرض کی بار الہا۔ اے میرے آقا۔ مجھے ان کا تعارف کرا۔ فرمایا، اے ابراہیم ان کا اول علی بن الحسینؑ اور علی کے فرزند محمد، محمد کے بیٹے جعفر، جعفر کے پسر موسیٰ، موسیٰ کے فرزند علی، علی کے بیٹے محمد کے پسر حسن اور حسن کے فرزند قائم المہدی ہیں، عرض کی: بار الہا: میں ان کے اطراف انوار دیکھ رہا ہوں کہ جنکی تعداد کو تیرے سوا کوئی اور نہیں جانتا ہے فرمایا: اے ابراہیم وہ ان کے شیعہ اور ان کے چاہنے والے ہیں، عرض کی بار الہا: ان کے شیعہ اور محب کس چیز سے پہچانے جائیں گے فرمایا اکیاون رکعت نماز پڑھنے اور با آواز بلند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے، رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے، سجدہ شکر کرنے اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے سے ابراہیم نے عرض کی: اے اللہ! مجھے ان کے شیعوں اور محبوں میں قرار دے۔ تو فرمایا: میں نے تمہیں قرار دیا۔ اور ان کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی "وإنّ من شيعته لابراهيم اذجاء ربه بقلب سليم" اور ان کے شیعوں میں سے ابراہیم بھی ہیں جب وہ اپنے پروردگار کے پاس قلب سلیم کے ساتھ آئیں۔ مفضل بن عمر کہتے ہیں جب ابو حنیفہ نے اپنی موت کے آثار محسوس کئے تو انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا اور سجدہ کیا اور سجدہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اسی حدیث کو شاذان بن جبریل قمی نے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ اپنی کتاب "کتاب الفضائل" میں بیان کیا ہے۔

۲۵۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے تلعکبری سے انہوں نے ابوعلی احمد بن علی الرازی الایادی

سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے علی بن سنان الموصلی العدل سے انہوں نے احمد بن محمد بن خلیل سے انہوں نے محمد بن صالح الھمد انی سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے زمال بن مسلم اور عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے اور انہوں نے سلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوسلمی نبیؐ کے چرواہے سے سنا کہ کہتے ہیں، میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں میں نے شبِ معراج آسمان پر سنا کہ (خدائے) عزیز جل شانہ، فرماتا ہے، رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف نازل کی گئی ہے، میں نے کہا: اور مومنین فرمایا: اے محمد تم نے سچ کہا۔ تم نے اپنی امت کے لئے کس کو خلیفہ بنایا ہے؟ میں نے کہا: جو اس سے بہتر ہے۔ فرمایا: علی بن ابی طالب؟ میں نے عرض کی ہاں میرے پروردگار، فرمایا: اے محمد میں نے زمین پر نظر ڈالی تو اس سے آپ کو منتخب کیا اور پھر اپنے اسماء میں سے آپ کے نام کو مشتق کیا، پس جہاں مجھے یاد کیا جاتا ہے وہیں میرے ساتھ آپ کو یاد کیا جاتا ہے، میں محمود ہوں آپ محمد ہیں، میں نے زمین پر نظر ڈالی تو اس سے علیؑ کو منتخب کیا اور اپنے اسماء سے ان کا نام مشتق کیا، میں اعلیٰ ہوں وہ علیؑ ہیں اے محمد میں نے آپ علی، فاطمہ اور حسن، حسین کو اپنے نور سے پیدا کیا اور پھر آپ حضرات کی ولایت کو آسمان اور زمین والوں کے سامنے پیش کیا پس ان میں سے جس نے آپ، کی ولایت کو قبول کرلیا وہ میرے نزدیک مومن ہے اور جس نے اس کا انکار کر دیا وہ میرے نزدیک کافر ہے، اے محمد اگر میرا کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ بھیگی مشک کی مانند ہو جائے اور میرے پاس آپ حضرات کی ولایت کے انکار کے ساتھ آئے تو جب تک کہ وہ آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کرے گا میں اس کو معاف نہیں کروں گا۔ اے محمد کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں، میں نے عرض کی: ہاں مولا، فرمایا: عرش کی دائیں جانب دیکھو، میں نے دیکھا کہ میں علی، فاطمہ، حسن، حسین، علی، محمد، جعفر، موسیٰ، علی، محمد، علی اور حسن و مہدی علیہم السلام نور کے دریا میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور مہدی ان کے درمیان میں کوکب دری کی مانند ہیں، فرمایا: اے محمد! یہ سب حجتیں ہیں اور یہ آپ کی عترت کے خون کا انتقام لینے والا ہے اے محمد! میرے عزت وجلال کی قسم یہ میرے دوستوں کے لئے حجت واجبہ اور میرے دشمنوں سے

انتقام لینے والا ہے، اسی حدیث کو بحار میں ایک جماعت سے ابوسلمی کی سند سے نقل کیا گیا ہے اور طرائف وغایت المرام میں بڑے خطیب صدر الائمہ موفق ابن احمد خوارزم نے اپنی سند سے سلامہ سے انہوں نے ابوسلیمان رسولؐ کے چرواہے سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے اور، (میں نے آپ علی، فاطمہ اور حسن وحسین) اور (ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ)، اور میرے نور کے جسم سے، کی جگہ (میرے نور سے) بیان کیا ہے، اور اسی حدیث کو مناقب المائۃ میں رسولؐ کے چرواہے ابوسلیمان سے بعض الفاظ میں کچھ اختلاف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اسی کی بحار، میں ابن ابراہیم کی تفسیر فرات سے جعفر بن محمد سے ابوجعفر کی طرف نسبت دیتے ہوئے رسولؐ سے روایت کی گئی ہے اور "مقتضب الاثر" سے اپنی سند سے ابوسلمی سے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۸۶) میں ابوالموید موفق بن احمد خوارزمی سے انہوں نے ابوسلیمان رسول کے چرواہے سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حموینی نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

۲۶۔ مناقب۔ عبداللہ بن محمود البغوی نے علی بن الجعد سے انہوں نے احمد بن وہب بن منصور سے انہوں نے ابوقبیصہ شریح بن محمد عنبری سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علی! میں اپنی امت کو ڈرانے والا، آپ ہدایت کرنے والے، حسن اس کو لے چلنے والے اور حسین اس کو ہنکانے والے ہیں اور علی بن الحسین اسے جمع کرنے والے، محمد بن علی اس کے عارف، جعفر بن محمد اس کے کاتب، موسیٰ بن جعفر اس کے محافظ، علی بن موسیٰ اس کے گذارنے والے، اس کو نجات دلانے والے، اس کے دشمنوں کو دفع کرنے والے اور اس کے مومنوں کو قریب کرنے والے ہیں، محمد بن علی اس کے قائد وسائق اور علی بن محمد اس کے چلانے والے اور اسکے عالم ہیں اور حسن بن علی اس کے منادی اور اسکے معطی ہیں اور قائم الخلف اس کے ساقی وشاہد ہیں۔ بیشک اس میں مومنین (متوسمین نخ) کے لئے نشانیاں ہیں، ابن شہر آشوب کہتے ہیں: اس حدیث کو ایک جماعت نے جابر بن عبداللہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے، اور اسی کو المناقب المائۃ میں بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

۲۷۔المناقب۔اعمش نے ابواسحٰق سے انہوں نے حارث بن سعید بن قیس سے انہوں نے علی بن ابی طالب اور جابر انصاری دونوں سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں تمہیں حوض پر وارد کرنے والا اور اے علی آپ ساقی اور حسن نقیب، حسین آمر اور علی الحسین آگے چلنے والے، محمد بن علی ناشر، جعفر بن محمد سایق، موسیٰ بن جعفر محبوں کو بچانے والے اور منافقوں اور دشمنوں کا قلع قمع کرنے والے ہیں علی بن موسیٰ مومنین کو زینت دینے والے، اور محمد بن علی اہل جنت کو ان کے درجوں میں پہنچانے والے علی بن محمد اپنے شیعوں کا پیغام دینے والے اور ان کی حوروں سے شادی کرنے والے ہیں اور حسن بن علی اہل جنت کا چراغ ہیں جس سے وہ روشنی حاصل کریں گے اور مہدی روز قیامت ان کے شفیع ہیں یعنی صرف اسی کو اجازت دیں گے جس سے راضی ہوں گے، اس حدیث کو غایت المرام" میں اخطب الخطباء موفق بن احمد سے اپنی اسناد سے سعید بن بشر سے علیؑ سے نقل کیا ہے ہاں اس میں حسن الذائد اور حسین الفارض کا ذکر کیا ہے اور "المناقب المائۃ" میں علیؑ سے نقل کیا ہے اور حسن الزائد کا ذکر کیا ہے اور حدیث کے آخر میں لکھا ہے، اور قائم ان کے شیعوں کے ہادی ہیں" اسی حدیث کو" کشف الاستار اور" النجم الثاقب" میں اخطب الخطبا سے۔ المناقب۔ سے انہیں کی سند سے علیؑ سے نقل کیا ہے اور طرائف میں بھی صدر الائمہ سے اپنی سند سے حارث اور سعید بن بشر سے اور انہوں نے علیؑ سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نبیؐ سے نقل کی ہے۔

۲۸۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے محمد بن احمد بن عبداللہ الہاشمی سے انہوں نے ابوموسیٰ، عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور سے انہوں نے ابوالحسن، علی بن محمد العسکریؑ سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی ابن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: کہ رسولؐ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ خدا سے محفوظ و مطہر حالت میں خدا سے ملاقات

کرے اور اسے نزع اکبر کا خوف لاحق نہ ہو تو اسے تم سے محبت کرنا چاہئے اور تمہارے بعد تمہارے بیٹے، حسن و حسین علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور مہدی عج سے محبت کرے مہدی ان کے خاتم ہیں، آخری زمانہ میں ایک قوم ضرور ایسی ہوگی جو تم سے محبت کرے گی لوگ انہیں برا بھلا کہیں گے اگر ان سے محبت کرتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا، اگر وہ جان لیتے تو ضرور وہ تمہیں اور تمہارے فرزندوں کو اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں اور قوم وقبیلہ پر مقدم کرتے، ان پر خدا کا بہترین درود ہو وہ ان کے لواء حمد کے نیچے محشور ہوں گے وہ ان کی غلطیوں سے چشم پوشی کریں گے اور جو انہوں نے نیکیاں کی ہیں ان کی جزاء میں ان کے درجات بلند کریں گے مناقب میں اسی کے مثل روایت کی گئی ہے۔

۲۹۔ غیبت النعمانی۔ عبداللہ بن عبدالملک نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل رقی سے انہوں نے موسیٰ بن عیسیٰ سے انہوں نے ہشام بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے محمد بن علی، باقر سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: بیشک شب معراج خدا نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! تم نے زمین پر اپنی امت کا خلیفہ کس کو بنایا؟ جب کہ اس کو وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ میں نے عرض کی: اپنے بھائی کو۔ فرمایا: اے محمد! علی بن ابیطالب کو، میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: اے محمد! میں نے زمین پر ایک نظر ڈالی تو اس سے آپ کو منتخب کیا پس جب میرا ذکر کیا جائیگا تو میرے ساتھ تمہارا ذکر کیا جائیگا میں محمود ہوں اور تم محمد ہو پھر میں نے زمین پر دوبارہ نظر ڈالی اس سے تمہارے وصی علی بن ابی طالبؑ کو منتخب کیا، آپ انبیاء کے سردار اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں، پھر میں نے اپنے اسماء سے ان کے نام کو مشتق کیا۔

چنانچہ میں اعلیٰ ہوں وہ علی ہیں، اے محمد! میں نے علی، فاطمہ، حسن وحسین اور ائمہ کو ایک نور سے پیدا کیا اور پھر ان کی ولایت کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا تو ان میں سے جس نے ان کی ولایت کو

قبول کیا وہ مقربین میں ہو گیا اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافرین میں ہو گیا۔ اے محمدؐ اگر کوئی بندہ میری عبادت کرتے کرتے مر جائے اور پھر ان کی ولایت سے انکار کے ساتھ مجھ سے ملے تو میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔ پھر فرمایا: اے محمدؐ! کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: آگے بڑھو، میں آگے بڑھا تو علی بن ابی طالب، حسن و حسینؑ علی بن الحسین محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علیؑ، علی بن محمد، حسن بن علی اور حجت القائمؑ کو دیکھا وہ ان کے درمیان میں کوکب دری کی مانند ہیں، میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ سب ائمہ ہیں اور یہ قائم ہیں جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کریں گے اور اے محمدؐ یہ میرے دشمنوں سے انتقام لیں گے اے محمدؐ! ان سے محبت کرو کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور اس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو ان سے محبت کرتا ہے۔

۳۰۔ بحار الانوار۔ الفضائل۔ الروضہ میں۔ ابو قتیبہ نے امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے علیؑ سے مرفوع طریقہ سے روایت کی ہے: کہ آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے بھائی رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ اس کی طرف رخ کرے اور اس سے رخ نہ موڑے تو اسے چاہئے کہ علی سے محبت کرے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ وہ خوش ہو تو اسے تمہارے بیٹے حسن سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے بے خوف ہو کر ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے تمہارے بیٹے حسین سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ اس نے اس کے گناہ محو کر دیئے ہوں تو اسے علی بن الحسین سجاد سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے ٹھنڈی آنکھ کے ساتھ ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے محمد بن علی باقر سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ اس کا نامہ، اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں ہو تو اسے جعفر بن محمد، صادق، سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے طاہر و مطہر ہو کر ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے موسیٰ کاظم سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے ہنسی خوشی کی حالت میں ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے علی بن موسیٰ رضا سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ

اس کے درجات بلند ہو گئے ہوں اور اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہو تو اسے محمد تقی سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ اس کا حساب آسان طریقہ سے لیا جائے تو علی ہادی سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ وہ کامیاب لوگوں میں سے ہو تو اسے حسن عسکری سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ اس کا ایمان کامل اور اسلام بہترین ہو گیا ہو تو اسے صاحب الزمان، حجت المنتظر سے محبت کرنا چاہئے کہ یہ تاریکیوں کے چراغ، ہدایت کرنے والے امام، تقوے کی نشانیاں ہیں، جو ان سے محبت کرے گا اور انہیں اپنا ولی سمجھے گا خدا کے یہاں میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ کشف الاستار میں حافظ ابوالفتح، محمد بن ابی الفوارس سے روایت کی گئی ہے انہوں نے اپنی "اربعین" میں کہ جس کے شروع ہی میں انہوں نے یہ حدیث لکھی ہے میری امت میں سے جس نے میری یہ چالیس حدیثیں یاد کیں قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں۔ اور شافعی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: حدیث سے مراد، علی بن ابی طالب کے مناقب ہیں اور احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے دل میں اہل بیت کے فضائل کے متعلق یہ خیال آیا کہ شافعی کے نزدیک یہ کہاں سے صحیح ہو گیا، تو میں نے رسول کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں تم میری اس حدیث (جو میری امت میں سے میری چالیس حدیثیں حفظ کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں) کے بارے میں محمد بن ادریس شافعی کے قول میں شک کیا ہے، کیا تم یہ نہیں جانتے کہ میرے اہل بیت کے فضائل بے شمار ہیں۔ حافظ ابوالفتح کہتے ہیں: چوتھی حدیث، ہمیں محمود بن محمد الھروی نے قریہ میں ذی الحجہ کے اختتام پر ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن عیسیٰ الاشعری ابو حفص احمد بن نافع البصری کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ امام ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام کے خادم تھے وہ کہتے ہیں مجھ سے عبد صالح موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد جعفر صادقؑ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد علم انبیاء کی تہہ تک پہنچنے والے محمد بن علی

نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد سید العابدین بن علی بن الحسین نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد سید الشہداء حسین بن علی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد سید الاوصیا علی بن ابی طالب علیہم السلام نے بیان کیا۔ فرمایا: مجھ سے میرے بھائی رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ وہ خداوند عالم سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ اس کی طرف نظر کرم کرے اس سے اعراض نہ کرے تو اسے علی سے محبت کرنا چاہئے اسی طرح بعض الفاظ میں اختلاف کے ساتھ پوری حدیث نقل کی ہے۔ وضاحت: حافظ محمد بن ابو الفوارس کی کتاب "اربعین" مکتبہ رضویہ ۸۴۴۳ میں موجود ہے اور یہ حدیث اس کے ص ۱۶ و ۱۷ اور ۱۸ پر اور شافعی کا قول اور احمد کا خواب ص ۳ و ۴ پر مرقوم ہے۔

۳۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) بن مندہ نے محمد بن الحسین۔ الحسن نخ۔ کوفی المعروف بہ ابی الحکم سے انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ بن ابراہیم سے انہوں نے۔ محمد بن نخ۔ سلیمان بن حبیب سے انہوں نے شریک سے حکیم بن جبیر سے انہوں نے ابراہیم النخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے امیر المومنین سے انہوں نے اپنے معروف خطبہ "لولوہ"، میں اس وقت فرمایا جب عامر بن کثیر نے کہا: اے امیر المومنین آپ نے ہمیں کافر ائمہ اور باطل خلفاء سے خبردار کردیا اب اپنے بعد ائمہ حق اور لسان صدق سے بھی آگاہ فرمائیے فرمایا: ہاں! یہ ایک عہد ہے جو میرے سپرد رسولؐ اللہ نے کیا ہے اس امر کے مالک بارہ امام ہوں گے تو امام حسین کے صلب سے ہوں گے نبیؐ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساقِ عرش کی جانب نظر کی اس پر لکھا تھا، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسولؐ ہیں، میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید اور علی ہی کے ذریعہ ان کی نصرت کی ہے، اور میں نے بارہ نور دیکھے، میں نے عرض کی پروردگار یہ کن اشخاص کا نور ہے ندا دی گئی اے محمد یہ تمہاری ذریت سے ہونے والے ائمہ کے انوار ہیں۔ حضرت علیؑ کہتے ہیں۔ اے اللہ کے رسول کیا آپ مجھے ان کے اسماء نہیں بتائیں گے؟ فرمایا: ہاں، میرے بعد تم امام اور خلیفہ ہو، تم ہی میرے قرض کو ادا اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے اور تمہارے بعد حسن و حسین اور

حسین کے بعد ان کے فرزند علی زین العابدین علی کے بعد ان کے فرزند محمد جن کو باقر کہا جائیگا اور محمد کے بعد ان کے فرزند جعفر، جن کو صادق کہا جائیگا اور جعفر کے بعد ان کے فرزند موسیٰ جن کو کاظم کہا جائیگا اور موسیٰ کے بعد ان کے فرزند علی جن کو رضا کہا جائیگا علی کے بعد ان کے فرزند محمد جن کو تقی کہا جائیگا اور محمد کے بعد ان کے فرزند علی جن کو نقی کہا جائیگا اور علی کے بعد ان کے فرزند حسن جن کو امین۔ عسکری نخ۔ کہا جائیگا اور جن کی اولاد میں سے قائم ہے اس کا نام میرا نام ہے اور مجھ سے سب سے زیادہ مشابہہ ہے وہ اسے۔ زمین کو۔ ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۳۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن نے محمد بن الحسین کوفی سے انہوں نے محمد بن محمود سے انہوں نے احمد بن عبداللہ الذہلی سے انہوں نے ابوالحفص الاعشی سے انہوں نے عنبسہ بن الازہر سے انہوں نے یحییٰ بن عقیل سے انہوں نے یحییٰ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حسین کے پاس تھا جب ایک عرب ان کے پاس آیا۔ آپ کو سلام کیا حسین نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا: فرزندِ رسولؐ ایک مسئلہ ہے۔ فرمایا: بیان کرو۔ کہا: ایمان اور یقین میں کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: چار انگل کا کہا: کیسے؟ فرمایا: ایمان وہ ہے جو ہم نے سنا اور یقین وہ ہے جو ہم نے دیکھا ہے اور آنکھ اور کان کے درمیان چار انگل ہی کا فاصلہ ہے، اس نے کہا: زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا دعا مستجاب ہونے کے برابر اس نے کہا: مشرق و مغرب میں کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: سورج کی ایک دن کی مسافت اس نے کہا: آدمی کی عزت و آبرو کیا ہے؟ فرمایا: اس کا لوگوں سے بے نیاز رہنا۔ اس نے کہا سب سے بری چیز کیا ہے؟ فرمایا: بوڑھے میں بدکاری، حاکم میں جدوجہد بہت بری بات ہے اور صاحبِ حسب میں جھوٹ برا ہے، مالداری میں کنجوسی بری بات ہے، عالم میں حرص بری بات ہے۔ اس نے کہا: فرزندِ رسول آپ نے صحیح فرمایا: اب مجھے یہ بتایئے کہ رسولؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا بارہ، بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر، اس نے کہا: مجھے ان کے نام بتایئے حسین نے سر جھکا لیا اور پھر بلند کیا اور فرمایا: ہاں بھائی عربی میں تمہیں ان کے نام بتاتا ہوں۔ رسولؐ کے

بعد میرے والد اور حسن اور میں اور میری اولاد سے نو فرزند امام و خلیفہ ہیں وہ نو یہ ہیں۔ میرے بیٹے علی ان کے بعد ان کے فرزند محمد اور ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ اور ان کے بعد ان کے بیٹے علی اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد اور ان کے بعد ان کے بیٹے علی اور ان کے بعد ان کے فرزند حسن اور ان کے بعد خلف المہدی وہ میری نویں۔ پشت میں۔ اولاد ہیں وہ آخری زمانہ میں دین کے لیے قیام کریں گے اس پر دیہاتی یہ کہتا ہوا اٹھا۔

مسح النبی جبینه   فله بریق فی الخدود

ابواه من اعلیٰ قریش   وجده خیر الجدود

ترجمہ رسولؐ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ چمک اٹھا، ان کے والدین قریش کی اعلیٰ شاخ ہیں اور ان کے جد بہترین جد ہیں۔

۳۳۔ کفایۃ الاثر۔ المعافا بن زکریا نے محمد بن یزید الازہری سے انہوں نے محمد بن مالک بن ابرد سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے غالب الجہنی سے انہوں نے ابوجعفر باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ اللہ کے بعد ائمہ بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہوں گے اور وہ بارہ تھے، کامیاب وہ ہے جو ان سے محبت کرے گا اور وہ ہلاک ہوگا جو ان سے دشمنی کرے گا، اور مجھ سے میرے والد نے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا تھا۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے۔؛ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید کی ہے اور علی ہی کے ذریعہ ان کی نصرت کی ہے اور ایک جگہ دیکھا علی علی علی، محمد محمد، جعفر، موسیٰ، حسن، حسین اور حجت ان کی تعداد بارہ تھی میں نے عرض کی اے پروردگار! یہ لوگ کون ہیں جن کو میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: اے محمد! یہ نور تمہارے وصی اور تمہارے دونوں نواسوں کا ہے اور یہ نور ان کی ذریت سے ہونے والے ائمہ کا ہے انہیں کے سبب میں ثواب دیتا ہوں اور

انہیں کے باعث عقاب کرتا ہوں۔

۳۴۔کفایۃ الاثر۔ابوالمفضل شیبانی نے جعفر بن محمد علوی سے اورانہوں نے عبداللہ بن احمد بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حسین بن عطیہ سے انہوں نے عمر بن یزید سے انہوں نے ورد بن کمیت سے انہوں نے اپنے والد کمیت بن المسہل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے مولا ابوجعفر محمد بن علی، باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے فرزند رسول اللہ میں نے آپ کی شان میں کچھ اشعار کہے ہیں کیا انہیں پڑھنے کی مجھے اجازت ہے فرمایا: ایام البیض، میں نے کہا وہ خاص طور پر آپ میں ہیں فرمایا: پڑھو میں نے پڑھے۔

اضحکنی الدھر و ابکانی والدھر ذو صرف و الوان

لِتسعة بالطف قد غودروا صاروا جمیعا رھن اکفان

زمانہ نے مجھے ہنسایا اور مجھے رلایا، زمانہ بدلنے والا اور رنگ بدلنے والا ہے

نوکو طف میں شہید کردیا گیا ہے اور وہ سب کفن کے رہین ہو گئے ہیں۔

اس پر ابوعبداللہ نے گریہ کیا۔ میں نے پردہ کے پیچھے سے کنیز کے رونے کی آواز سنی پھر جب میں اس شعر پر پہنچا:

ستة لا تجازی بھم بنو عقیل خیر فرسان

ثم علیّ الخیر مولا ھم ذکر ھم ھیّج احزانی

چھ ایسے ہیں کہ ان سے آگے نہیں بڑھا جا سکتا ہے: عقیل کے بیٹے بہتر سوار ہیں پھر علی ان کے بہترین مولا ہیں ان کی یاد سے میرا حزن وغم بھڑک اٹھتا ہے۔

پس آپ نے گریہ کیا اور فرمایا جو ہمیں یاد کرتا ہے یا ہمارے ذکر کے وقت جس کی آنکھ سے آنسو نکل آئیں خواہ مچھر کے پر کے برابر ہی نکلے خدا اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے اور میں اس کے

آنسوؤں کو اس کے اور جہنم کے درمیان حجاب بنا دیتا ہوں۔ پھر جب میں اپنے اس کلام پر پہنچا:

من کان مسرورا بما مسکم او شامتاً یوماً من الان

فقد ذللتم بعد عزّ فما ادفع ضیما حین یغشانی

وہ جو آپ پر پڑنے والی مصیبتوں پر مسرور ہو

کیا کوئی آپ پر شماتت بھی کر سکتا ہے۔ کیا آج تک ایسا ہوا ہے۔

عزت کے بعد آپ کو ذلیل تصور کیا گیا بس جب مجھے ظلمت کے بادل گھیر لیتے ہیں تو میں اسے دفع نہیں کرتا ہوں۔

میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! کمیت کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو بخش دے اور جب میں نے یہ شعر پڑھا

متیٰ یقوم الحق فیکم متیٰ یقوم مھدیکم الثانی

آپ کے درمیان حق کب قائم ہوگا اور آپ کا مہدی ثانی کب قیام کرے گا۔

آپ نے جلدی سے فرمایا: انشاء اللہ پھر فرمایا: اے ابوالمستہل بیشک ہمارے قائم حسین کی نویں پشت میں ہیں کیونکہ رسولؐ کے بعد بارہ امام ہوں گے اور بارہویں قائم ہیں۔ میں نے عرض کی: مولا! وہ بارہ کون ہیں؟ فرمایا: ان میں اول علی بن ابی طالبؑ ان کے بعد حسن وحسین، علی بن الحسین اور میں ہوں پھر میرے بعد یہ اور اپنا ہاتھ جعفر کے شانے پر رکھا۔ میں نے عرض کی ان کے بعد؟ فرمایا: ان کے فرزند موسیٰ اور موسیٰ کے بعد ان کے بیٹے علی، اور علی کے بعد ان کے پسر محمد اور محمد کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے بیٹے حسن یہ اس قائم کے والد ہیں جو ظاہر ہو کر دنیا کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اور ہمارے شیعوں کے سینوں کو شفاء بخشیں گے۔ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ وہ کب ظاہر ہوں گے؟ فرمایا: یقیناً

رسولؐ اللہ سے اس سلسلہ میں سوال کیا گیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا: ان۔ قائم۔ کی مثال قیامت کی سی ہے کہ وہ اچانک آئے گی۔

۳۵۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے جعفر بن محمد بن جعفر بن الحسن العلویؔ سے انہوں نے ابونصر احمد بن عبدالمنعم الصیداوی سے انہوں نے عمرو بن شمر الجعفی سے انہوں نے جابر بن یزید الجعفی سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی باقرؑ سے روایت کی ہے جابر کہتے ہیں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! بعض لوگ کہتے ہیں۔ گمان کرتے ہیں نخ۔ کہ خدا نے حسن وحسین کی نسل میں امامت قرار دی ہے۔ فرمایا خدا کی قسم جھوٹ بولتے ہیں۔ کیا انہوں نے خدا کا یہ قول نہیں سنا ہے "وجعلها كلمة باقية في عقبه" کیا اسے امام حسینؑ کی ذریت کے علاوہ اور کسی کی ذریت میں قرار دیا ہے پھر فرمایا: اے جابر! ائمہ وہی ہیں جن کی رسولؐ نے تصریح کی اور ائمہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جب شبِ معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساق عرش پر نور سے لکھے ہوئے بارہ نام دیکھے، انہیں میں سے علی اور آپؐ کے دونوں نواسے اور، علی، محمد، جعفر، موسیٰ، علی، محمد، علی، حسن اور حجت القائم ہیں یہی برگزیدہ اور پاک اہل بیت میں سے ائمہ ہیں، خدا کی قسم اس کا دعویٰ ہمارے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی کرے گا تو خدا اس کا حشر ابلیس اور اس کے لشکر کے ساتھ کرے گا اس کے بعد آپؑ نے لمبی سانس لی اور فرمایا: خدا اس امت کے حق کی رعایت نہ کرے کہ اس نے اپنے نبی کے حق کی رعایت نہیں کی ہے۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ حق کو اس کے اہل پر چھوڑ دیتے تو خدا کے بارے میں کوئی بھی اختلاف نہ کرتا۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

ان اليهود لحبّهم لنبيّهم آمنوا بوايق حادث الازمان

و المومنون بحب آل محمد يرمون في الافاق بالنيران (بالبهتان نخ)

بیشک یہود اپنے نبی کی محبت میں زمانہ کے باقی ماندہ حوادث پر ایمان لے آئے لیکن آل محمد کی محبت میں مومنین دنیا بھر میں آگ لگاتے پھر رہے ہیں، یا بہتان باندھتے پھر رہے ہیں۔

میں نے عرض کی میرے سید و سردار کیا یہ امر آپ کے لئے نہیں ہے۔فرمایا: ہاں میں نے کہا: تو آپ نے اپنے حق سے چشم پوشی کیوں کی ہے جبکہ خدا فرماتا ہے " و جاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھو اجتباکم" اللہ کے لئے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے اسی نے تمہیں منتخب کیا ہے، فرمایا: تو امیر المومنین کو کیا ہو گیا تھا کہ اپنے حق کو چھوڑ بیٹھے تھے، اس نے کہا: انہیں مددگار نہیں ملے تھے۔کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا حضرت لوط کے قصہ میں فرماتا ہے" لو ان لی بکم قوۃ او آوی الیٰ رکن شدید" کاش مجھے تمہارے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ کی پناہ لے سکتا اور حضرت نوحؑ کے قصہ میں فرماتا ہے " فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر" پس اس نے اپنے پروردگار کو پکارا یقیناً میں مغلوب ہوں پس تو میرا بدلہ لے اور حضرت موسیٰ کے واقعہ میں فرماتا ہے: ربّ انّی لا املک الا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین" موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار میں صرف اپنی ذات اور اپنے بھائی کا مالک ہوں پس تو ہمارے اور نافرمان لوگوں کے درمیان جدائی ڈال دے۔

پس اے جابر جب نبی کی یہ حالت ہے تو وصی اس سے زیادہ معذور ہے۔امام کی مثال کعبہ کی ہے لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ لوگوں کے پاس نہیں جاتا۔اسی کی ینابیع المودۃ۔کے ص ۴۲۷ پر کتاب المحجہ سے مختصر اختلاف کے ساتھ اس قول "یرمون فی الافق بالنیران" تک روایت کی گئی ہے۔اس شعر سے پہلے یہ ہے:

و ذوو الصلیب بحب عیسیٰ اصبحوا   یمشون زھواً فی قری نجران

صلیب والے عیسیٰ کی محبت میں نجران کے دیہات میں فخر کے ساتھ چل رہے ہیں۔

۳۶۔کفایۃ الاثر۔علی بن الحسین نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن ھمام سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الحمیری سے انہوں نے عمر بن علی العبدی سے انہوں نے داؤد بن کثیر رقی سے انہوں نے یونس بن ظبیان سے ایک طویل حدیث میں صادق، جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے یونس! اگر تم صحیح علم چاہتے ہو تو ہم اہل بیت کے پاس ہے

کیونکہ ہمیں میراث دی گئی ہے اور ہمیں حکمت وفصل الخطاب کے چشمے دیئے گئے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! کیا اہل بیت کی ہر فرد کو جو کہ علی وفاطمہ کی اولاد سے ہے اس کو ایسے ہی میراث ملی ہے جیسے آپ حضرات کو ملی ہے؟ فرمایا: اس کا ورثہ تو بس بارہ ائمہ ہی کو ملا ہے۔ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ مجھے ان ائمہ کے نام بتایئے فرمایا: ان میں اول علی بن ابیطالبؑ اور ان کے بعد حسن وحسین اور ان کے بعد علی بن الحسین اور ان کے بعد محمد بن علی باقر اور ان کے بعد میں اور میرے بعد میرے بیٹے موسیٰ اور موسیٰ کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے بیٹے محمد اور محمد کے بعد علی اور علی کے بعد حسن اور حسن کے بعد حجت ہیں، خدا نے ہم کو برگزیدہ کیا ہے اور ہمیں وہ چیز عطا ہوئی ہے جو عالمین میں سے کسی کو عطا نہیں ہوئی ہے۔

۳۷۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ہشا م سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں صادق، جعفر بن محمد، علیہما السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس معاویہ بن وہب اور عبدالملک بن اعین آئے آپ نے حدیث بیان کی پھر فرمایا: بیشک انسان کے لئے سب سے بڑا فریضہ اور سب سے بڑا واجب پروردگار کی معرفت اور اس کی عبودیت کا اقرار ہے۔ معرفت کی حد یہ ہے کہ وہ یہ جان لے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے نہ کوئی اس کی شبیہ ونظیر ہے اور یہ جان لے کہ وہ قدیم، ثابت اور موجود ہے مقید نہیں ہے۔ وہ بغیر شبیہ ومثل کے موصوف ہے۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے، اس کے بعد رسولؐ کی معرفت اور ان کی نبوت کی شہادت دینا ہے اور رسولؐ کی ادنیٰ معرفت ان کی نبوت کا اقرار کرنا اور جو کچھ وہ خبر وکتاب لائے ہیں اور امر ونہی کیا ہے ان سب کو تسلیم کرنا ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد امام کی معرفت ہے وہ خوشحالی وتنگ دستی میں اسی کی صفت کو مکمل کرتا ہے اور امام کی ادنیٰ معرفت یہ ہے کہ وہ منصب نبوت کو چھوڑ کر نبی کے برابر ہے اور ان کا وارث ہے اور اس کی ا طاعت خدا اور رسولؐ کی اطاعت ہے اور اس کے ہر امر کو تسلیم کرنا اور اپنا ہر کام اس کے حوالے کرنا اور

اس کی بات ماننا اور یہ جاننا کہ رسولؐ کے بعد علی بن ابی طالبؑ اور ان کے بعد حسن وحسین پھر علی بن الحسین، پھر محمد بن علی اور پھر میں ہوں اور میرے بعد میرے بیٹے موسیٰ ہیں اور ان کے بعد ان کے فرزند علی اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد اور ان کے بعد ان کے پسر علی اور ان کے بعد ان کے فرزند حسن اور حسن کی اولاد سے حجت ہیں۔

۳۸۔ کمال الدین۔ احمد بن حسن عطار اور علی بن احمد بن محمد بن الدقاق اور علی بن عبداللہ الوراق اور عبداللہ بن محمد بن الصائغ اور محمد بن احمد شیبانی نے احمد بن یحییٰ بن زکریا القطان سے انہوں نے بکر بن عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے تمیم بن بہلول سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے مجھ سے عبداللہ بن ابی الھذیل نے بیان کیا اور میں نے ان سے امامت کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کس کے لئے واجب ہے اور جس کے لئے واجب ہے اس کی کیا نشانیاں ہیں؟ فرمایا: اس پر دلیل اور مومنین پر حجت رکھتا ہو اور مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار، قرآن سے بولنے والا، احکام کا عالم، خدا کے نبی کا بھائی، اس کی امت میں اس کے خلیفہ اور ان۔ امت۔ میں اس کا وصی اور ولی ہے اور وہ نبیؐ کیلئے ایسا ہی ہے جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے اور خدا کے اس قول۔ اے ایمان لانے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر کی" نیز خدا کے اس قول ﴿ تمہارا وصی تو بس اللہ، اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں ﴾ سے مفترض الطاعت ہے اللہ نے روز غدیر اپنے رسول کے ذریعہ ان کی ولایت وامامت کو اس طرح ثابت کیا کہ رسول نے کہا: کیا میں تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ تصرف کا حق نہیں رکھتا ہوں؟ سب نے کہا: ہاں۔ تو آپؐ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! اس سے محبت کرنے والے سے محبت فرما اور اس سے دشمنی رکھنے والے کو دشمن سمجھ اور جو اسکی مدد کرے تو اس کی مدد فرما۔ اور جو اس کو چھوڑ دے تو اسے چھوڑ دے اور جو اسکی اطاعت کرے تو اسے عزت عطا کر یہ علی بن ابی طالب ہیں جو رسول کے بعد امیر المومنین اور پرہیزگاروں کے امام سفید پیشانی والوں کے پیشوا اور اوصیاء میں سب سے افضل اور ساری مخلوق سے بہتر ہیں ان کے بعد

رسولؐ کے دونوں نواسے خیر النساء کے فرزند حسن وحسین ہیں پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی پھر جعفر بن محمد پھر موسیٰ بن جعفر پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علی، پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر محمد بن حسن ہیں۔ ان پر اللہ کا درود ہو۔ جو یکے بعد دیگرے آج تک ہیں یہ رسول کی عترت ہیں، جو وصی اور امام ہونے میں معروف ہیں کسی عصر وزمان میں بھی زمین ان میں سے حجت سے خالی نہیں رہی ہے یہ عروۃ الوثقیٰ ائمہ ہدیٰ اور دنیا والوں پر قیامت تک حجت ہیں جو بھی ان کی مخالفت کرے گا وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا اور حق وہدایت کو چھوڑنے والا ہے وہ قرآن سے کلام کرتے ہیں اور بیان میں رسول کی طرف سے گویا ہوئے ہیں۔ یادرکھو! جو شخص ان کی معرفت حاصل کیے بغیر مرگیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ بیشک، پاک دامنی، فہم، صدق وصلاح، اجتہاد، نیک وبد کی امانت ادا کرنا، طویل سجدے کرنا، رات بھر عبادت کرنا، حرام چیزوں سے پرہیز کرنا، صبر کے ساتھ فراخی وکشادگی کا انتظار کرنا اور بہترین ہمنشینی اور اچھی ہمسائیگی انہیں میں منحصر ہے پھر تمیم بن بہلول نے کہا: مجھ سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے جعفر بن محمد سے امامت کے بارے میں بالکل ایسے ہی نقل کیا ہے، اس کو خصال میں اور سید المحدث البحرانی نے غایت المرام میں نقل کیا ہے۔

۳۹۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے علی بن احمد بن محمد بن عمران بن موسیٰ الدقاق اور علی بن عبداللہ الوراق سے انہوں نے محمد بن ہارون صوفی سے انہوں نے ابوتراب عبید اللہ بن موسیٰ الرویانی سے انہوں نے عبد العظیم بن عبداللہ الحسنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے مولیٰ علی بن محمد کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے ابوالقاسم! خوش آمدید، واقعاً آپ ہمارے دوست ہیں، راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسول! میں آپ کے سامنے اپنا دین پیش کرنا چاہتا ہوں اگر قبول ہو تو اس کی تائید فرمائیں تاکہ میں اس کے ساتھ خدا سے ملاقات کروں فرمایا: اے ابوالقاسم! بیان کرو، میں نے عرض کی: میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایک مانتا ہوں، اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے وہ دونوں حدوں حد ابطال وحد تشبیہ سے بلند ہے وہ جسم وصورت نہیں ہے اور نہ عرض وجوہر ہے بلکہ وہ جسموں کو بنانے والا اور صورتوں کا مصور اور اعراض وجواہر کا خالق ہے وہ ہر چیز کا رب،

مالک، بنانے والا اور اس کو وجود میں لانے والا ہے اور اس کے بندے اور رسول خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا اور ان کی شریعت قیامت تک باقی رہے گی اور میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ آپؐ کے بعد علی بن ابی طالب امام وخلیفہ اور ولی امر ہیں پھر حسن وحسین، پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی پھر جعفر بن محمد پھر موسیٰ بن جعفر پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علی، مولا! پھر آپؑ ہیں آپؑ نے فرمایا: میرے بعد میرے بیٹے حسن ان کے بعد خلف کے بارے میں لوگوں کا کیا حال ہوگا، میں نے عرض کی مولا کیا ہوگا فرمایا: اسے کوئی شخص نہیں دیکھے گا اور نہ اس کے نام کے ساتھ اس کا ذکر جائز ہوگا یہاں تک کہ وہ ظاہر ہوگا اور زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا: میں اقرار کرتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ ان کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے، ان کی طاعت، خدا کی طاعت ہے ان کی دشمنی، خدا کی دشمنی ہے، ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے نیز کہتا ہوں، معراج حق ہے، قبر کے مسائل حق ہیں جنت حق ہے، جہنم حق ہے، صراط حق ہے، میزان حق ہے، بیشک قیامت آنے والی ہے اور جو قبروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا اور یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ جو چیزیں واجب ہیں ان میں ولایت کے بعد نماز، زکواۃ، روزہ، حج جہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہیں علی بن محمد نے فرمایا: اے ابوالقاسم خدا کی قسم یہی اللہ کا دین ہے اس نے اپنے بندوں کے لئے اسی کو پسند کیا ہے اس پر ثابت رہو خدا تمہیں دنیا وآخرت میں قول ثابت کے ساتھ ثابت رکھے، صدوق نے امالی میں علی بن احمد اور علی بن عبداللہ سے ایسے ہی روایت کی ہے نیز ''کمال الدین'' میں انہیں دونوں سے یہی روایت بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے۔

۴۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد بن منویہ نے احمد بن زیاد بن جعفر ھمدانی سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن احمد موصلی سے انہوں نے صقر بن ابی دلف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب متوکل ہمارے سردار ابوالحسن کو لے چلا تو میں آپ کے بارے میں پوچھنے کے لئے آیا۔ راوی کہتا ہے کہ متوکل کے ساتھی۔ حجاب نخ۔ نے میری طرف دیکھا اور مجھے اپنے

پاس آنے کی اجازت دی کہا اے صقر کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی استاد خیریت ہے۔ کہا: اے صقر بیٹھو، صقر کہتے ہیں: اس نے میرے اگلے پچھلے سارے حساب چکا دیئے میں نے کہا: مجھ سے آنے میں غلطی ہوئی۔ لوگ اس کے پاس سے ہٹ گئے تو اس نے کہا: تمہارا کیا حال ہے کس لئے تم آئے ہو، میں نے کہا: نیک کام کے لئے۔ تو اس نے کہا: شاید تم اپنے مولا کے بارے میں معلوم کرنے آئے ہو، میں نے کہا: میرا مولا کون ہے؟ میرے مولا امیر المومنین ہیں، اس نے کہا خاموش ہو جاؤ تمہارے مولا ہی برحق ہیں ڈرو نہیں میں تمہارا ہم مذہب ہوں میں نے کہا: الحمد للہ اس نے کہا: کیا تم انہیں دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ قاصد چلا جائے راوی کہتا ہے کہ میں بیٹھ گیا۔ جب وہ نکل گیا تو اس نے اپنے غلام سے کہا: صقر کو اس کمرے میں پہنچا دو جس میں علوی محبوس ہے اور انہیں چھوڑ کر نکل آؤ۔ صقر کہتے ہیں اس نے مجھے داخل کیا اور ایک کمرہ کی طرف اشارہ کیا، میں اس میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آپؑ چٹائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کے سامنے ایک قبر کھودی ہوئی ہے، صقر کہتے ہیں: میں نے سلام کیا۔ آپؑ نے جواب دیا اور پھر فرمایا بیٹھو میں بیٹھ گیا۔ فرمایا: اے صقر! تمہیں کون سی چیز لائی ہے؟ میں نے عرض کی مولا! میں آپؑ کی خبر کی تصدیق کے لئے آیا ہوں صقر کہتے ہیں پھر میں نے قبر کو دیکھا اور رونے لگا آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے صقر تم کیوں جزع وفزع کر رہے ہو، وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، میں نے کہا: الحمد للہ، میں نے پھر عرض کی: مولا! ایک حدیث ہے جس کی روایت نبیؐ سے کی جاتی ہے میں اس کے معنی نہیں سمجھ پایا۔ فرمایا: وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: رسولؐ کی حدیث یہ ہے: لا تعادوا الایام فتعا دیکم "ایام پر زیادتی نہ کرو کہ تم پر زیادتی کی جائے گی" اس کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: ایام سے مراد ہم ہیں جب تک کہ زمین و آسمان باقی ہیں، شنبہ رسولؐ یکشنبہ امیر المومنین، دوشنبہ حسن و حسین اور سہ شنبہ علی بن الحسین و محمد ابن علی و جعفر بن محمد اور چہار شنبہ موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ محمد بن علی اور میں ہوں اور پنجشنبہ میرے فرزند حسن اور جمعہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے ان کے ساتھ حق والوں کی ایک جماعت جمع ہوگی وہ اسے۔ زمین کو۔ ایسے ہی عدل و

انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی ایام کے یہی معنی ہیں اور تم انہیں دنیا میں نہ ستاؤ کہ تم آخرت میں سزا پاؤ گے پھر فرمایا: اس کو چھوڑ دینے میں تمہارے لئے امان نہیں ہے۔ اسی حدیث کو صدوق نے ''کمال الدین'' احمد بن زیاد سے اور معانی الاخبار'' میں اپنی سند سے صقر سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۴۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن جعفر بن محمد تیمی المعروف بابن النجار نحوی کوفی نے محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی سے انہوں نے ہشام بن یونس سے انہوں نے قسم بن خلیفہ سے انہوں نے یحییٰ بن زیاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: امام بارہ ہیں چار گذشتہ میں اور آٹھ باقیماندہ ہیں۔ میں نے عرض کی: بابا: مجھے ان کے نام بتایئے، کہا: گذشتہ میں علی بن ابی طالب حسن و حسین اور علی بن الحسین ہیں اور ہونے والوں میں میرے بھائی باقر اور ان کے بعد جعفر صادق، ان کے بعد ان کے فرزند موسیٰ ان کے بعد ان کے بیٹے علی ان کے بعد ان کے پسر محمد اور ان کے بعد ان کے فرزند علی اور ان کے بعد ان کے پسر حسن اور ان کے بعد مہدی۔ میں نے عرض کی: اے بابا! کیا آپ ان میں نہیں ہیں، کہا نہیں۔ لیکن میں عترت میں سے ہوں میں نے کہا: ان کے اسماء آپ کو کہاں سے معلوم ہوئے؟ فرمایا: یہ ہم سے رسولؐ نے بیان کیا ہے۔ اسی کو تنقیح المقال میں، مقتضب الاثر سے اسی اسناد سے یحییٰ بن زید سے روایت کی ہے۔

۴۲۔ کمال الدین۔ ابو الحسن احمد بن ثابت الدولانی۔ الدوالیتی نخ۔ نے مدینۃ السلام میں، محمد بن الفضل النحوی سے انہوں نے محمد بن علی بن عبدالصمد کوفی سے انہوں نے علی بن عاصم سے انہوں نے امام محمد بن علی بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ سے اور انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپؐ کے پاس ابی بن کعب

بھی موجود تھے۔ رسولؐ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! اے زمین وآسمان کی زینت خوش آمدید۔ ابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول آپؐ کے علاوہ کوئی زمین وآسمان کی زینت کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا: اے ابی! اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبیؐ بنایا ہے حسین بن علی آسمان میں اس سے کہیں عظیم اور بڑے ہیں جتنا کہ زمین پر ہیں کیونکہ عرش کی دائیں جانب لکھا ہوا ہے، وہ ہدایت کے چراغ اور کشتی نجات اور وہ ہستی وحمیت اور فخر سے مبرا امام اور علم کا سمندر ہیں تو وہ کیسے زمین اور آسمانوں کی زینت نہیں ہیں اور خدا نے ان کے صلب میں طیب، مبارک، اور زکی نطفہ قرار دیا ہے جو مخلوق کے رحموں میں آنے سے قبل یا اصلاب میں پانی کے جاری ہونے سے پہلے یا رات، دن کے وجود سے قبل خلق کیا گیا اور اسے ان دعاؤں کی تلقین کی گئی جن کے ذریعہ مخلوقات کو پکارا جائیگا۔ مگر یہ کہ خدا اس کا حشر آپ کے ساتھ کرے گا اور آپ آخرت میں اس کے شفیع ہوں گے خدا اسے اس کی تنگی سے کشادگی عطا کرے گا اور اس کے ذریعہ اس کے قرض کو ادا کرے گا، اس کے کام کو آسان کردے گا اس کے راستہ کو واضح کرے گا اور اسے اس کے دشمن پر غالب کرے گا اور اس کے پردے کو چاک نہیں کرے گا۔ ابی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ دعائیں کیا ہیں؟ فرمایا: جب تم اپنی نماز سے فارغ ہوجاؤ اور بیٹھو! تو یہ کہو: **اللھم انی اسئلک بملکک (بکلماتک نخ) و معاقد عزک. عرشک نخ۔ و سکان سمواتک و ارضک و انبیائک و رسلک ان تستجیب لی فقد رھقنی من امری عسرا فاسئلک ان تصلی علیٰ محمد و آل محمد و ا تجعل لی من امری یسراً.**

اے اللہ میں تجھ سے تیرے ملک۔ تیرے کلمات نخ۔ تیرے عہدوں۔ تیرے عرش نخ۔ اور تیرے آسمان وزمین کے ساکنوں، تیرے انبیاؑ اور رسولوں کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا کو قبول فرما کہ مجھے میرے کام نے تنگ دستی سے دوچار کردیا ہے، پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے کام کو آسان کردے۔

اللہ عزوجل تیرے کام کو آسان کردے گا اور تیرے سینہ کو کشادہ کردے گا اور تمہاری روح قبض

ہونے کے وقت تمہیں "لا الہ الا اللہ" کی تلقین فرمائے گا۔ ابی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے حبیب حسین کے صلب میں کیسا نطفہ ہے؟ فرمایا: اس نطفہ کی مثال چاند کی سی ہے یہ بیٹوں اور بیٹیوں کا نطفہ ہے جو ان کا اتباع کرے گا وہ رشید ہے اور جو ان سے بھٹک جائیگا وہ ہلاک ہوگا۔ ابی نے عرض کی، ان کا کیا نام ہے اور ان کی دعا کیا ہے؟ فرمایا: ان کا نام علی ہے اور ان کی دعا یہ ہے: **"یا دائم یا دیموم یا حی یا قیوم یا کاشف الغم یا فارج الھم و یا باعث الرسل و یاصادق الوعد"** جو اس دعا کو پڑھے گا خدا اس کو علی بن الحسین کے ساتھ محشور فرمائے گا اور وہ اسے جنت میں لے جائیں گے۔ ابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی ان کا وصی و جانشین بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں اس کے لئے زمین اور آسمانوں کی مواریث ہے۔ ابی نے کہا: زمین و آسمان کے مواریث کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: حق کے ساتھ فیصلہ کرنا اور دیانت کے ساتھ حکم کرنا۔ احکام کی تاویل اور جو ہو چکا ہے اسے بیان کرنا۔ ابی نے کہا: ان کا کیا نام ہے؟ فرمایا: محمدؐ! آسمانوں میں ملائکہ ان سے انس حاصل کرتے ہیں اور وہ اپنی دعائیں کہتے ہیں: **اللھم ان کان لی عندک رضوان و ودفاغفرلی و لمن تبعنی من اخوانی او شیعتی و طیّب ما فی صلبی یا ارحم الراحمین.**

اور ان کے صلب میں مبارک وزکی نطفہ رکھا گیا ہے۔ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ خدا نے اس نطفہ کو پاک کیا ہے اور اس کا نام جعفر رکھا ہے اور اسے ہادی، مہدی، راضی اور پسندیدہ قرار دیا ہے وہ اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے اور اپنی دعائیں کہتا ہے: **یا دیاّن غیر متوان یا ارحم الراحمین اجعل لشیعتی من النار وقاء لھم عندک رضاءً و فاغفر ذنوبھم و یسر امورھم و اقض دیونھم و استر عوراتھم و اغفر لھم الکبایر التی بینک و بینھم یا من لا یخالف الضیم ولا تاخذہ سنة ولا ،، م اجعل لھم من کل ھم غم فرجاً".**

جو شخص اس دعا کو پڑھے گا خدا اسے نورانی چہرہ اور جعفر بن محمد کے ساتھ جنت میں محشور فرمائے گا۔ اور اے ابی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے ساتھ ایک پاک ومبارک اور طیب نطفہ قرار دیا ہے اور اس پر رحمت نازل کی ہے اور اس کا نام موسیٰ رکھا ہے اور اسے امام قرار دیا ہے۔ ابی نے کہا: اے اللہ

کے رسولؐ! گویا وہ ایک دوسرے کے بعد مسلسل ہیں اور ایک دوسرے کی نسل ہیں ایک دوسرے کے وارث اور بعض، بعض کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: ان کی تعریف مجھ سے جبریل نے اور ان سے خدا نے بیان کی ہے ابی نے کہا: کیا اپنے آباء کی دعا کے علاوہ موسیٰ کی بھی کوئی دعا ہے جس کے ذریعہ وہ دعا کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں وہ اپنی دعامیں کہتے ہیں: **یا خالق الخلق و یا باسط الرزق و یا فالق الحب و النوی و یا باریٔ النسم و محی الموتیٰ و ممیت الاحیاء و یا دائم الثبات و مخرج النبات. نبات نخ. افعل بی ما انت اہلہ"**.

جو شخص اس دعا کے ذریعہ دعا کرے گا خدا اس کی حاجتوں کو پورا کرے گا اور قیامت کے روز اسے موسیٰ بن جعفر کے ساتھ محشور کرے گا۔ بیشک خدا نے ان کے صلب میں طیب و زکی اور پسندیدہ نطفہ قرار دیا ہے اور ان کا نام علی رکھا ہے اور خدا ان کے خُلق و حکم اور علم سے راضی ہے اور انہیں اپنے شیعوں کے لئے اپنی حجت قرار دیا ہے، قیامت کے دن ان کے ذریعہ اپنی حجت قائم کرے گا۔ ان کی بھی دعا ہے جس کے ذریعہ وہ دعا کرتے ہیں: **اللھم اعطنی الھدیٰ و ثبتنی علیہ و احشر نی علیہ آمناً أمن من لا خوف علیہ ولا حزن ولا جزع انک اھل التقویٰ و اھل المغفرۃ"**.

خدا نے ان کے صلب میں مبارک، طیب، زکی اور پسندیدہ نطفہ قرار دیا ہے اور اس کا نام محمد بن علی رکھا ہے وہ اپنے شیعوں کے شفیع اور اپنے جد کے علم کے وارث ہیں ان کی روشن نشانی اور واضح حجت ہے۔ جب وہ پیدا ہوں گے تو کہیں گے: **لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ**. وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں: **یا من لا شبیہ لہ ولا مثال انت اللہ لا الٰہ الا انت ولا خالق الا انت تفنی المخلوقین و تبقیٰ انت حلمت عمّن عصاک و افی المغفرۃ رضاک"**.

جو شخص اس دعا کے ذریعہ دعا کرے گا۔ قیامت کے دن محمد بن علی اس کی شفاعت کریں گے۔ خدا نے ان کے صلب میں، زکی و روشن مبارک و طیب و طاہر نطفہ قرار دیا ہے ان کا نام علی بن محمد رکھا ہے اور انہیں اللہ نے سکون و وقار کا لباس پہنا دیا ہے اور علم ودیعت کیا ہے اور انہیں ہر پوشیدہ چیز

سکھادی ہے ان کے سینہ میں ایک چیز ہے، جس کی وہ خبر دیں گے وہ اپنے دشمن سے محفوظ رہیں گے۔ وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں: **یا نور النور یا برھان یا منیر یا مبین یا رب اکفنی شر الشرور و آفات الدھور و اسئلک النجاۃ یوم ینفخ فی الصور"۔**

جو شخص اس دعا کے ذریعہ دعا کرے گا علی بن محمد اس کی شفاعت کریں گے اور اسے جنت میں لے جائیں گے خدا نے ان کے صلب میں ایک نطفہ قرار دیا، اس کا نام حسن بن علی رکھا ہے اور اپنے شہروں میں نور اور اپنی زمین پر خلیفہ اور اپنی امت کے لئے عزت، اپنے شیعوں کے لئے ہادی اور ان کے پروردگار کے یہاں ان کا شفیع قرار دیا ہے جو ان کی مخالفت کرے گا اس کے لئے عذاب اور جو ان سے محبت کرے گا اس کے لئے جنت اور جو انہیں امام سمجھے گا اس کے لئے برہان قرار دیا ہے وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں: **" یا عزیز العز فی عزہ یا عزیز اعزّنی بعزّک و ایّدنی بنصرک و ابعد عنیّ ھمزات الشیاطین و ادفع عنیّ بدفعک و امنع عنیّ بمنعک و اجعلنی من خیار خلقک یا واحدیا احد یا فرد یا صمد"۔**

جو شخص اس کے ذریعہ دعا کرے گا خدا اس کا حشر انہیں کے ساتھ کرے گا اور اس کے لئے جہنم سے نجات ہے خواہ اس کے لئے لازمی ہی ہو۔ خدا نے حسن کے صلب میں مبارک و پاکیزہ، طیب وطاہر اور مطہر نطفہ قرار دیا ہے جس سے ہر وہ مومن راضی ہوگا جس سے خدا نے ان کی ولایت کا عہد لیا ہے اور ہر منکر ان کا انکار کرے گا وہ پرہیز گار، پاکیزہ، پسندیدہ، ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ امام ہیں ان کا اول و آخر عدل ہے وہ اللہ کی تصدیق کریں گے اور خدا اپنے قول میں ان کی تصدیق کرے گا وہ تہامہ سے خروج کریں گے یہاں تک ان کی نشانیاں اور علامتیں ظاہر ہو جائیں گی۔ طالقان میں ان کے خزانے ہیں لیکن سونا چاندی نہیں بلکہ مستعد گھوڑے اور مشخص۔ ۔جرأتمند۔ مرد ہیں، خدا انہیں دور دراز کے شہروں سے اہل بدر کی تعداد کے برابر جمع کرے گا ان۔ بدر والوں۔ کی تعداد تین سو تیرہ تھی، ان کے پاس مہر سیل صحیفہ ہوگا جس میں ان کے اصحاب کی تعداد، ان کے نام، انساب، شہر، پیشہ اور زبان لکھی ہوگی، انہیں کرار کی کنیت سے پکاریں گے وہ ان۔ امام

زمانہ کی طاعت میں بڑے سنجیدہ ہوں گے، ابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ان کی علامت و نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کے لئے علم ہے جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو وہ علم کھل جائے گا اور خدا اسے۔ علم کو۔ گویائی عطا کرے گا تو وہ علم کہے گا: اے اللہ کے ولی نکلئے اور خدا کے دشمنوں کو قتل کیجئے اور ان کے دو پرچم اور دو علامتیں ہوں گی اور ان کے لئے میان میں رکھی ہوئی تلوار ہوگی جب وہ وقت آئے گا تو تلوار خود بخود میان سے نکل آئے گی خدا اس تلوار کو گویائی عطا کرے گا۔ تلوار ندا دے گی اے اللہ کے ولی خروج کیجئے۔ آپ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ دشمنوں سے پہلو تہی اختیار کریں نکلئے اور خدا کے دشمنوں کو جہاں پائیں قتل کر دیں اور خدا کی حدود کو قائم کریں اور حکم خدا سے حکم کرو، ان کے دائیں جبریل اور بائیں میکائیل ہوں گے اور آگے آگے شعیب و صالح ہوں گے اور وہ یہ پڑھیں گے جو میں تمہیں بتاتا ہوں اور میں اپنا امر خدا کو تفویض کرتا ہوں۔ اے ابی خوش نصیب ہے وہ جوان سے ملاقات کرے گا، خوش قسمت ہے وہ جوان سے محبت کرے گا خوش حال ہے وہ جوان سے یہ کہے کہ خدا انہیں ہلاکت سے محفوظ رکھے اور ان کا، اللہ کے رسول اور ائمہ کا اقرار کرنے سے، ان کے لئے جنت کھولی جائے گی، زمین پر ان کی مثال مشک کی سی ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہے اور کبھی متغیر نہیں ہوتی ہے اور آسمان پر ان کی مثال روشن چاند کی سی ہے کہ جس کا نور ختم نہیں ہوگا، ابی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ان ائمہ کا حال خدا سے کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: خدا نے میرے اوپر بارہ مہریں اتاریں اور بارہ صحیفے نازل کئے اور ہر امام کا نام اور اسکی صفت مہر پر اور اس کے صحیفہ میں لکھی تھی۔ اسی کو حموینی نے اپنی سند سے غایت المرام سے علی بن عاصم سے انہوں نے محمد بن علی بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ سے اور انہوں نے اپنے آباء سے نقل کیا ہے اور ''عیون اخبار الرضا'' میں علی بن ثابت الدوالیبی سے اپنی سند سے حسین بن علی بن ابی طالب سے نقل کیا ہے اور اس کے آغاز میں لکھا ہے، (عرشِ خدا کی دائیں جانب لکھا تھا مصباح ھدی وسفینہ النجاہ و امام خیر و یمن و عز و فخر و ذکر)۔

۴۴۳۔ کمال الدین۔ محمد بن علی ماجیلویہ نے اپنے چچا ابو القاسم سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ

البرقی سے انہوں نے محمد بن علی القرشی سے انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے انہوں نے حریز سے انہوں نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے مجاہد ابن عباس سے انہوں نے ایک طویل حدیث میں رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد ائمہ، ہادی علی اور مہدی حسن، ناصر حسین، منصور علی بن الحسین، شفاع محمد بن علی نفاع جعفر بن محمد، امین موسیٰ بن جعفر، موتمن علی بن موسیٰ، امام محمد بن علی، فعال علی بن محمد، علام حسن بن علی اور جن کی اقتداء میں عیسیٰ نماز پڑھیں گے، قائم علیہ السلام ہیں۔

۴۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے سلمہ بن الخطاب سے انہوں نے محمد بن خالد طیالیسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے اور ان سب نے علقمہ بن محمد الحضرمی سے انہوں نے صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امام بارہ ہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: اے فرزند رسول! مجھے ان کے اسماء بتایئے فرمایا: گذشتہ میں علی بن ابی طالب، حسن و حسین، علی بن الحسین اور محمد بن علی ہیں اور پھر میں ہوں میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! آپؑ کے بعد؟ فرمایا: میں نے اپنے بیٹے موسیٰ کو وصیت کی ہے میرے بعد وہ امام ہیں، میں نے عرض کی: موسیٰ کے بعد؟ فرمایا، ان کے فرزند علی جن کو رضاؑ سے پکارا جائے گا جو عالم غربت، خراسان، میں دفن ہوں گے پھر علی کے بعد ان کے فرزند محمد اور محمد کے بعد ان کے بیٹے علی اور علی کے بعد ان کے فرزند حسن اور حسن کی اولاد سے مہدی ہیں پھر فرمایا: مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے کہا کہ رسولؐ نے فرمایا: اے علی! جب ہمارا قائم خروج کرے گا تو ان کے پاس بدر کے مجاہدوں کے برابر تین سو تیرہ مرد جمع ہو جائیں گے اور جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان کی میان میں رکھی ہوئی تلوار ان سے کہے گی اے اللہ کے ولی اٹھئے اور خدا کے دشمنوں سے جنگ کیجئے۔

۴۵۔ عیون اخبار الرضا۔ ابی و محمد بن الحسن دونوں نے بیان کیا ہے کہ ہم سے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا اور ان سب نے ابوالخیر صالح بن ابی حماد اور حسن بن ظریف سب

نے بکر بن صالح سے اور ہم سے میرے والد اور محمد بن موسیٰ بن المتوکل، محمد بن علی ماجیلویہ احمد بن علی بن ابراہیم بن ہاشم الحسین بن ابراہیم بن تاتانہ اور احمد بن زیاد بن جعفر الھمدانی نے کہا کہ ہم سے علی بن ابراہیم بن ہاشم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بکر بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سالم سے انہوں نے ابو بصیر سے اور انہوں نے ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے والد نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا: مجھے تم سے ایک کام ہے جب تمہیں خالی دیکھوں گا تو میں اس کے بارے میں معلوم کرون گا جابر نے عرض کی: جس وقت آپ چاہیں معلوم کرلیں ابو جعفر انہیں تنہائی میں لے گئے اور ان سے کہا: مجھے اس لوح کے بارے میں بتایئے جو تم نے میری ماں فاطمہ بنت رسولؐ کے ہاتھ میں دیکھی تھی اور اس لکھی ہوئی لوح کے بارے میں میری ماں نے تم سے کیا کہا تھا: جابر نے کہا: میں خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں: میں حیات رسولؐ میں آپ کی والدہ کی خدمت میں شرفیاب ہوا تا کہ انہیں حسینؑ کی ولادت کی مبارک باد پیش کروں تو میں نے ان کے ہاتھ میں ہری تختی دیکھی میں نے سوچا کہ یہ زمرد کی ہے، میں نے اس میں سورج کے نور جیسی سفید کتاب دیکھی، میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں بنت رسولؐ یہ لوح کیسی ہے؟ فرمایا: یہ لوح خدا نے رسولؐ اللہ کو ہدیہ کی ہے، اس میں میرے والد، میرے شوہر علی، میرے بیٹوں اور میری اولاد سے ہونے والے اوصیاء کے نام ہیں، یہ مجھے میرے والد نے اس لئے دی ہے تا کہ اس کے ذریعہ مجھے خوش کرسکیں وہ لوح آپ کی ماں فاطمہ علیہا السلام نے مجھے دی، میں نے اس کو پڑھا اور اس کی نسخہ برداری کی۔ اس کی نقل کرلی۔ میرے والد نے فرمایا: اے جابر! کیا تم اسے مجھے دکھا سکتے ہو، انہوں نے کہا: ہاں۔ دکھا سکتا ہوں۔ میرے والد ان کے ساتھ ان کے گھر گئے اور جابر نے میرے والد کے سامنے ایک صحیفہ پیش کیا جابر نے کہا میں خدا کو حاضر قرار دیتا ہوں اس کو میں نے لوح میں اسی طرح لکھا ہوا دیکھا تھا۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے: یہ کتاب غالب و حکیم۔ علیم نخ۔ خدا کی طرف سے اس کے نور و سفیر، اس کے حجاب و دلیل محمد کے لئے ہے، روح الامین اس کو سارے

جہانوں کے پالنے والے کے پاس سے لیکر نازل ہوئے ہیں، اے محمد! میرے اسماء کو عظیم سمجھو! اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو جابروں کو شکست دینے والا ہے اور ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہے، روز جزاء بدلہ دینے والا ہے، میں ہی اللہ ہوں میرے سواہ کوئی معبود نہیں ہے، جس نے میرے فضل کے علاوہ کسی اور سے امید وابستہ کی یا میرے عدل وعذاب کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف زدہ ہوا تو اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ جو سارے جہانوں میں سے کسی کو نہیں دیا ہو گا پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جو نبی بھی بھیجا اور اس کے دن پورے ہو گئے اور مدت ختم ہو گئی تو میں نے اس کا وصی قرار دیا، میں نے آپ کو انبیاء پر فضیلت دی ہے اور آپؐ کے وصی کو اوصیاء پر فضیلت دی ہے اور آپ کو آپ کے شیعہ اور ان کے بعد آپ کے دونوں نواسوں حسن وحسین، کے ذریعہ سرفرازی عطا کی ہے، حسن کو میں نے ان کے والد کے انتقال کے بعد اپنے علم کا سرچشمہ قرار دیا ہے، اور حسین کو اپنی وحی کا خزینہ دار بنایا ہے اور انہیں شہادت سے سرفراز کیا ہے اور ان کے لئے سعادت کو معین کر دیا ہے وہ شہادت پانے والوں میں سب سے افضل اور درجہ کے اعتبار سے میرے نزدیک شہداء سے بلند و برتر ہیں اور میں نے اپنے کلماتِ تامہ کو ان کے ساتھ اور حجت بالغہ کو ان کے پاس قرار دیا ہے ان کی عترت کے سبب میں ثواب و عقاب دوں گا اور ان میں سے پہلے علی، سید العابدین اور گذشتہ اولیاء کی زینت ہیں اور ان کے فرزند محمد باقر، میرے علم کے تہہ تک پہنچنے والے اپنے جد کی شبیہ اور میرے حکم کا سرچشمہ ہیں اور جعفر کے بارے میں شک کرنے والے عنقریب ہلاک ہوں گے ان پر اعتراض کرنا گویا مجھ پر اعتراض ہے میرا قول پورا ہو کر رہے گا۔ میں جعفر کی منزلت کو بلند کردوں گا اور انہیں ان کے پیروؤں، انصار اور ان کے دوستوں کے بارے میں خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے فرزند موسیٰ کو منتخب کیا ہے اور اس کے بعد ایک گھٹا ٹوپ تاریکی ہے بیشک میرا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا اور میری حجت پوشیدہ نہ رہے گی اور میرے دوست بد بخت نہیں ہوں گے جان لو کہ جس نے ان میں سے ایک کا بھی انکار کر دیا حقیقت میں اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب کی

کسی آیت کو بدلا اس نے مجھ پر بہتان باندھا، بہتان باندھنے اور انکار کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے اور میرے بندہ، حبیب اور برگزیدہ موسیٰ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد ثامن۔ آٹھویں امام۔ کو جھٹلانے والا میرے تمام اولیاء کا منکر ہے۔ اور علی میرے ولی و ناصر ہیں اور جس پر میں نے عبائے نبوت ڈالی اور منصب سے نوازا ہے۔

اسے متکبر عفریت قتل کرے گا اور وہ اس شہر میں دفن ہوگا جس کو نیک بندے نے آباد کیا ہے اور اس کی دوسری جانب میری مخلوق کا بدترین ہوگا، میرا قول پورا ہو کر رہے گا، میں ان کے بیٹے محمد کے ذریعہ ان کی آنکھ کو ٹھنڈا کروں گا وہ ان کے خلیفہ اور میرے علم کے وارث، میرے حکم کا سرچشمہ میرے اسرار کا ٹھکانہ اور میری مخلوق پر میری حجت ہیں، جو بندہ بھی ان پر ایمان لائے گا میں اس کے لئے جنت کو ٹھکانہ بناؤں گا اور اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کروں گا جن کو جہنم گھیر چکا ہوگا اور ان کے بیٹے علی جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق میں گواہ اور میری وحی کے امین ہیں ان پر سعادت کو تمام کردوں گا اور ان سے اپنے راستہ کی طرف دعوت دینے والے اور اپنے علم کی کان حسن کو پیدا کروں گا اور پھر اس کو ان کے فرزند کے ذریعہ جو کہ سارے جہانوں کے لئے رحمت، موسیٰ کا کمال، عیسیٰ کی عظمت اور ایوب کا صبر ہیں مکمل کروں گا ان کی غیبت کے زمانہ میں میرے چاہنے والے ذلیل سمجھے جائیں گے وہ اپنے سروں کو ترک و دیلم کی طرح جھکائے ہوں گے وہ قتل کئے جائیں گے، جلائے جائیں گے وہ خوف زدہ، مرعوب اور ہراساں ہوں گے زمین کو ان کے خون سے رنگین کر دیا جائے گا اور ان کی عورتوں میں گریہ و نالہ کی آواز بلند ہوگی۔ حقیقت میں وہی میرے دوست ہیں میں ان سے ہر گھٹا ٹوپ فتنہ کو دفع کروں گا۔

۴۶۔ دلائل الامامۃ۔ ابو المفضل نے علی بن الحسن مقری کوفی سے انہوں نے احمد بن یزید الدھان سے انہوں نے مکول بن ابراہیم سے انہوں نے رستم بن عبد اللہ بن خالد المخزومی سے انہوں نے سلیمان الاعمش سے انہوں نے محمد بن خلف الطاطری سے انہوں نے زاذان سے انہوں

نے سلمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا: خدا نے کوئی نبی بھیجا نہ کوئی رسول مگر یہ کہ اس کے بارہ نقیب۔نمائندے۔قرار دیئے ہیں۔میں نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ تو مجھے اہل کتاب سے معلوم ہو چکا ہے آپؐ نے فرمایا: کیا تم میرے بارہ نقیبوں کو جانتے ہو جن کو خدا نے میرے بعد میری امت کے لئے منتخب کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔فرمایا: اے سلمان! خدا نے مجھے اپنے برگزیدہ نور سے پیدا کیا اور مجھے پکارا تو میں نے اس کی اطاعت کی اور میرے نور سے علی کو پیدا کیا اور انہیں ندا دی تو انہوں نے اس کی اطاعت کی اور علی کے نور سے فاطمہ کو خلق کیا اور انہیں نداء دی تو انہوں نے اس کی اطاعت کی مجھ سے اور علی وفاطمہ سے حسن کو پیدا کیا اور نداء دی تو انہوں نے اس کی اطاعت کی۔پھر مجھ سے اور علی وفاطمہ سے حسین کو خلق کیا اور انہیں دعوت دی تو انہوں نے اس کی اطاعت کی پھر اس نے اپنے اسماء سے ہمارے پانچ نام رکھے پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں، اللہ اعلیٰ ہے اور یہ علی ہیں اللہ فاطر ہے اور یہ فاطمہ ہیں، اللہ احسان کرنے والا ہے یہ حسن ہیں، اللہ محسن ہے اور یہ حسین، پھر اس نے ہم سے اور حسین کے نور سے نو نور پیدا کئے اور انہیں دعوت دی تو انہوں نے اس وقت اس کی اطاعت کی کہ جب نہ بلند آسمان تھے اور نہ بچھی ہوئی زمین تھی نہ ملک تھا نہ بشر اس وقت ہمارا نور تھا، ہم ہی اللہ کی تسبیح کرتے تھے، اس کا فرمان سنتے تھے اور اطاعت کرتے تھے، میں۔راوی۔نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں جو ان کی معرفت حاصل کرے گا اس کی کیا جزاء ہے؟ فرمایا جو ان کو اس طرح پہچان لے گا جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے اور ان کی اقتداء کرے گا اور ان کے دوست سے دوستی اور ان کے دشمن سے دشمنی کرے گا خدا کی قسم وہ ہم میں سے ہے جہاں ہم وارد ہوں گے، وہاں وہ بھی پہنچے گا، جہاں ہم ٹھہریں گے وہاں وہ بھی ٹھہرے گا، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیا ان کے اسماء انساب کی معرفت کے بغیر ان پر ایمان رکھا جا سکتا ہے؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! تو مجھے کہاں سے معلوم ہوگا میں تو صرف حسین تک جانتا ہوں فرمایا: پھر سید العابدین علی بن الحسین، پھر ان کے بیٹے محمد جو انبیاء و مرسلین اور اولین و آخرین کے علم کے باقر۔شگافتہ کرنے

والے۔ ہیں پھران کے بیٹے اللہ کی زبان صادق، جعفر بن محمد ان کے بعد ان کے فرزند، اللہ کے لئے صبر کی حالت میں غصہ کو پینے والے موسیٰ بن جعفر ہیں، پھران کے بیٹے خدا کے حکم پر راضی علی بن موسیٰ رضا خدا کے حکم پر راضی۔ اس کے بعد ان کے فرزند، امر خدا کو اختیار کرنے والے، محمد بن علی ہیں پھران کے بیٹے، اللہ کی طرف ہدایت کرنے والے علی بن محمد ہیں ان کے بعد ان کے فرزند، سرّ خدا کے امین حسن بن علی ہیں اور پھران کے فرزند، محمد بن حسن، مہدی، القائم بامر اللہ ہیں، اسی حدیث کی نفس الرحمٰن، میں مقتضب الاثر سے سلیمان سے بعض عبارات میں اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے، اور صادق، کی مصباح الشریعہ کے ۶۷ ویں باب میں صحیح اسناد سے سلمان فارسی سے روایت کی گئی ہے۔

۴۷۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالحسین محمد بن ہارون نے ابو ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابو مفضل محمد بن احمد عبد اللہ بن احمد الہاشمی المنصوری سے انہوں نے ابو موسیٰ عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور الہاشمی سے انہوں نے حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ سے انہوں نے علی بن موسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مجھ سے رسولؐ نے فرمایا کہ شب معراج میں نے سرخ اور سبز زبرجد، در، مرجان کے محل دیکھے جن کا فرش مشک جس کی مٹی زعفران ہے اور اسمیں میوے، خرمے، انار، حور، نیک و شریف اور حسین وجمیل عورتیں، دودھ کی نہریں، شہد کی نہریں در اور گوہر پر جاری ہیں اور ان نہروں کے کناروں پر، گنبد، مکانات، خیمے، خادم اور نوخیز لڑکے ہیں۔ اور اس کا فرش ریشم، سندس اور حریر کا ہے اور اس میں پرندے ہیں، میں۔ رسولؐ۔ نے کہا: اے میرے دوست جبریل یہ قصر ومحل کس کے ہیں اور ان کا کیا قصہ ہے؟ جبریل نے مجھے بتایا: یہ قصر ومحل اور ان میں جو خدا کی مخلوق ہے اور جو سامان آپ ان میں دیکھ رہے ہیں ایسا ہی اور اس سے بہت زیادہ آپ کے بھائی علی، آپ کے بعد آپ کی امت میں آپؐ کے خلیفہ کے شیعوں کا ہے، آخری زمانہ میں انہیں۔ شیعوں۔ کو ان کے غیر کے نام سے پکارا جائیگا انہیں رافضی کہا جائیگا اگر چہ یہ نام ان کے لئے زینت ہے کیونکہ

انہوں نے باطل کا انکار کیا ہے اور حق سے وابستہ ہو گئے ہیں یہی سواد اعظم ہیں، اور یہ چیزیں ان کے بعد ان کے بیٹے حسن اور ان کے بعد حسین کے شیعوں کے لئے ہیں۔ جس نسخہ سے ہم نے یہ روایت نقل کی ہے اس میں یہ جملہ اور ان کے بعد ان کے فرزند علی بن الحسین کے شیعوں کے کیلئے، چھوٹ گیا ہے چنانچہ ہم نے بھی نقل میں امانت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا اضافہ نہیں کیا ہے۔ اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے فرزند جعفر بن محمد کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ بن جعفر کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے فرزند علی بن موسیٰ کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے فرزند علی بن محمد کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے بیٹے حسن بن علی کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد المہدی کے شیعوں کے لئے ہیں۔ اے محمدؐ! آپ کے بعد یہ ائمہ، ہدایت کی نشانیاں اور تاریکی کے چراغ ہیں، ان کے شیعہ اور آپ کے تمام بیٹوں کے شیعہ اور ان کے محب، حق کے شیعہ ہیں اور اس کے رسولؐ کے چاہنے والے ہیں انہوں نے باطل کو ٹھکرا دیا اور اس سے اجتناب کیا اور حق کا رخ کیا اور اس کا اتباع کیا ہے وہ ان کی حیات میں ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی وفات کے بعد ان کی محبت میں ان کی زیارت کرتے ہیں خدا کی ان پر رحمت ہو بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۴۸۔ غیبت الشیخ۔ جابر جعفی کہتے ہیں: میں امام محمد باقرؑ سے خداوند عالم کے اس قول ﴿ان **عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السماوات والارض منها اربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن انفسكم**﴾ (بیشک خدا نے جس دن زمین و آسمان کو پیدا کیا اسی دن سے خدا کے نزدیک، خدا کی کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ ہے ان میں سے چار حرمت کے ہیں یہی دین سیدھا ہے، پس تم ان چار مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو) راوی کہتا ہے کہ آپؑ نے ایک لمبی سانس لی پھر فرمایا: اے جابر، سال سے میرے جد رسول اللہؐ اور بارہ مہینوں سے امیر المومنینؑ سے مجھ تک، پھر میرے بیٹے جعفر، ان کے فرزند موسیٰ، ان کے پسر علی، ان کے بیٹے محمد، ان کے فرزند علی، ان کے پسر حسن اور ان کے بیٹے محمد ہادی و مہدی بارہ امام مراد

ہیں جو کہ خلق پر خدا کی حجت ہیں اور اس کے علم و وحی کے امین ہیں اور اربعہ حرم سے وہ لوگ مراد ہیں جو دین قیم ہیں۔ ان میں سے ایک ہی نام سے ہونے والے چار امام علی، امیر المومنینؑ میرے والد علی بن الحسین، علی بن موسیٰ رضا، اور علی بن محمد مراد ہیں اور ان کا اقرار ہی دین قیم ہے، اور **و لا تظلموا فیھن انفسکم** سے مراد یہ ہے کہ ان سب کا اقرار کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔

۴۹۔ غایت المرام۔ شرف الدین نجفی نے اپنی کتاب تاویل الآیات الباہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرہ میں لکھا ہے: شیخ محمد بن الحسنؒ نے محمد بن وہبان سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی بن رحیم سے انہوں نے عباس بن محمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابو نصیر یحییٰ بن ابی القاسم سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ جابر بن یزید جعفی نے جعفر بن محمد، علیہما السلام سے اس آیت "**و ان من شیعتہ لابراھیم**" (بیشک ابراہیم بھی ان کے شیعوں میں سے ہیں) کی تفسیر معلوم کی تو آپؑ نے فرمایا: جب خدا نے ابراہیم کو خلق کیا اور ان کی آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے تو انہوں نے عرش پر ایک نور دیکھا عرض کی: پروردگار یہ کس کا نور ہے؟ ارشاد ہوا: یہ مخلوق میں سے میرے برگزیدہ محمد کا نور ہے، ابراہیم نے اسی نور کے پاس ایک نور اور دیکھا۔ عرض کی: بار الہا! یہ کس کا نور ہے؟ ارشاد ہوا۔ یہ میرے دین کے مددگار علی بن ابی طالب کا نور ہے اور ان دونوں انوار کے پاس تین اور دیکھے عرض کی: بار الہا! یہ کس کس کا نور ہے؟ ارشاد ہوا، یہ فاطمہ کا نور ہے کہ جو اپنے محبوں کو جہنم سے بچائیں گی اور ان کے دونوں فرزندوں حسن و حسین کا نور ہے، عرض کی: پالنے والے میں نو انوار اور دیکھ رہا ہوں جو ان کے اطراف میں ہیں، ارشاد ہوا، ابراہیم یہ اولادِ فاطمہ و علی سے ہونے والے امام ہیں، ابراہیم نے عرض کی: بار الہا: ان ہستیوں کا واسطہ مجھے ان نو کا تعارف کرا دے، ارشاد ہوا۔ اے ابراہیم! ان میں سے پہلے علی بن الحسین، ان کے فرزند محمد، ان کے بیٹے جعفر، ان کے پسر موسیٰ، ان کے بیٹے علی، ان کے فرزند محمد، ان کے پسر علی، ان کے بیٹے حسن اور ان کے فرزند حجت القائم ہیں، ابراہیم نے عرض کی:

معبود، ان کے اطراف میں، میں بہت سے انوار دیکھ رہا ہوں کہ جن کو تیرے سوا کوئی شمار نہیں کرسکتا ہے ارشاد ہوا، اے ابراہیم یہ ان کے شیعہ اور امیر المومنین علی بن ابی طالب کے شیعہ ہیں، ابراہیم نے عرض کی: معبود! ان کے شیعہ کس چیز سے پہچانے جائیں گے؟ فرمایا: اکیاون رکعت نماز اور بآواز بلند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے اور رکوع سے قبل قنوت پڑھنے، دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے سے، اس وقت ابراہیم نے عرض کی: اے اللہ مجھے بھی امیر المومنینؑ کے شیعوں میں قرار دے۔ امام نے فرمایا: اسی چیز کو خدا نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے ارشاد ہے و ان من شیعته لابراهیم.

۵۰۔ الکافی۔ ہمارے علماء کی ایک جماعت نے احمد بن محمد البرقی سے انہوں نے ابو ہاشم داؤد بن القاسم الجعفری سے انہوں نے ابو جعفر ثانی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: امیر المومنینؑ سلمان کے ہاتھ کا سہارا لیئے ہوئے تشریف لائے آپ کے ہمراہ آپ کے فرزند حسن بن علی بھی تھے، آپ مسجد میں داخل ہوئے اور بیٹھ گئے کہ خوش شکل و بہترین لباس میں ملبوس ایک شخص آیا، امیر المومنینؑ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے معلوم کیا: یا امیر المومنین تین چیزوں کے متعلق میں آپ سے سوال کرتا ہوں اگر آپ نے ان کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ قوم نے آپ کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے وہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث نہیں ہے اور اگر آپ نے جواب نہ دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ اور وہ برابر ہیں۔ امیر المومنین نے اس سے کہا جو مجھ سے دریافت کرنا ہے دریافت کر! اس نے کہا: مجھے یہ بتایئے جب انسان سوتا ہے تو اسکی روح کہاں جاتی ہے، ایک انسان کس طرح یاد بھی رکھتا ہے اور بھول بھی جاتا ہے، اور ایک انسان کا بیٹا کس طرح اپنے چچا اور ماموں دونوں کی شبیہ ہوتا ہے۔ امیر المومنین امام حسن کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے ابو محمد! اس کا جواب دو، راوی کہتا ہے: امام حسن نے اس کا جواب دیا تو اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اسی کلمہ پر باقی ہوں، میں گواہی دیتا ہوں محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں اسی شہادت پر باقی ہوں، پھر امیر المومنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں گواہی دیتا ہوں آپ رسول خدا کے وصی ہیں اور ان کی حجت سے قائم ہیں اور میں اسی پر باقی ہوں، امام حسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

میں گواہی دیتا ہوں آپ علی کے وصی ہیں اور ان کی حجت سے قائم ہیں اور میں اس پر باقی ہوں، میں گواہی دیتا ہوں حسین بن علی اپنے بھائی کے وصی ہیں ان کے بعد ان کی حجت سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں علی بن الحسین حسین کے بعد آپ کے حکم سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں محمد بن علی، علی بن الحسین کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں جعفر بن محمد، محمد بن علی کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں موسیٰ بن جعفر، جعفر بن محمد کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں علی بن موسیٰ، موسیٰ بن جعفر کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں محمد بن علی، علی بن موسیٰ کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں علی بن محمد، محمد بن علی کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں حسن بن علی، علی بن محمد کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کی جو حسن کا بیٹا ہے جس کی نہ کنیت بیان ہوگی اور نہ ہی اسم، یہاں تک کہ اس کا امر ظاہر ہوگا جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں، پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور روانہ ہوا، امیر المومنین نے فرمایا: اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو وہ کہاں جاتا ہے، حسن بن علی علیہما السلام اس کے پیچھے گئے اور فرمایا: مسجد سے قدم باہر نکالتے ہی مجھے نہیں معلوم وہ زمین کی کس طرف گئے، لہذا میں امیر المومنین کی خدمت میں پلٹ آیا اور انہیں آگاہ کیا، آپؑ نے فرمایا اے ابو محمد کیا تم نے اسے پہچانا؟! میں نے عرض کی اللہ، اس کے رسول اور امیر المومنین بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ خضر تھے، دوسری سند میں اس کی روایت ابو ہاشم سے کی ہے بحار میں غیبت الشیخ سے اپنی سند کے ساتھ برقی سے روایت کی ہے۔ اور کمال الدین، عیون اخبار الرضا اور علل الشرائع سے اپنی سند کے ساتھ ابو جعفر سے اور احتجاج سے انہوں نے داؤد بن قاسم سے اور محاسن سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے داؤد بن قاسم سے روایت کی ہے۔

وضاحت: بارہ اماموں کے متعلق جو نصوص وارد ہوئی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ جن کے بیان کے لئے یہ کتاب ناکافی ہے، امامت وغیرہ کے متعلق ہمارے علماء نے جو کتابیں تالیف کی ہیں وہ ان جیسی روایات سے پر ہیں ان کی تحقیق نہایت ہی دشوار ہے، اس کے علاوہ وہ تمام روایات جو نبی کے

بعد امامت اور خصوصاً امیر المومنین کی امامت کے متعلق صحیح و متواتر روایات وارد ہوئی ہیں ان کے لئے متعدد جلدیں درکار ہیں لہذا اس کتاب میں اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں اور جو اس سے مزید کا خواہاں ہے وہ اس موضوع پر تالیف شدہ کتابوں کا مطالعہ کرے۔

دوسری فصل

ان احادیث وروایات کے بارے میں ہے

جو مہدیؑ کے ظہور، اسماء، اوصاف، خصائص وشمائل اور بشارت

پر دلالت کرتی ہیں

اس فصل میں ۴۹ باب ہیں

پہلا باب

آپ ع کے ظہور، خروج اور بشارت کے بارے میں ہے

اس باب میں ۶۵۷ حدیثیں ہیں

۱۔ صحیح ترمذی (ج ۲ ص ۴۶ طبع دہلی ۱۳۴۲ھ) باب ماجاء فی المہدی میں ہے۔ ہم سے عبید بن اسباط بن محمد القرشی، ابوسفیان ثوری نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی عرب کا حاکم و مالک ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا ترمذی کہتے ہیں: اس سلسلہ میں علیؑ، ابوسعید، ام سلمہ اور ابو ہریرہ سے بھی حدیثیں نقل ہوئی ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

احمد بن حنبل نے اپنی مسند۔ طبع مصر ۱۳۱۳ھ ج ۱ ص ۳۷۶۔ میں روایت کی ہے کہ ہم سے عبداللہ نے بیان کیا ہے اور کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابوعمرو بن عبید نے بیان کیا اور انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: زمانہ ختم نہیں ہوگا اور دہر تمام نہیں ہوگا یہاں تک کہ میرے اہلبیت میں سے ایک آدمی عرب کا حاکم و مالک ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

۲۔ صحیح ترمذی۔ (ج ۲ ص ۴۶) ہم سے عبدالجبار بن العلاء عطار نے بیان کیا اور انہوں نے

سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی آئے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا، عاصم کہتے ہیں: ہم سے ابو صالح نے بیان کیا اور انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طول دے گا کہ وہ۔ مہدی۔ آئے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی کو منتخب کنز العمال (جو کہ مسند احمد کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) کی ج ۶ ص ۳۰ پر ترمذی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابن مسعود سے اسکی روایت کی ہے۔ یہی مصابیح السنۃ میں علامات قیامت میں مرقوم ہے۔ اور احمد نے اپنی مسند (ج ۱ ص ۳۷۶ پر) عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

۳۔ صحیح ترمذی۔ (ج ۲ ص ۴۶) ہم سے محمد بن بشار نے، ہم سے محمد بن جعفر نے، ہم سے شعبہ نے بیان کیا: میں نے زید العمی سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے ابو الصدیق ناجی سے سنا کہ وہ ابو سعید خدری سے حدیث نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: ہمیں یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں نبیؐ کے بعد کوئی حادثہ نہ رونما ہو لہذا ہم نے نبیؐ سے معلوم کیا تو آپؐ نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوں گے جو پانچ یا سات یا نو[۱] یا اس سے زیادہ مدت تک زندہ رہیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے دریافت کیا: یہ پانچ، سات اور نو کیا ہے؟ فرمایا: (سال) فرمایا: ان کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کہے گا: اے مہدی! مجھے عطا کیجئے، مجھے عطا کیجئے، تو آپ اس کے کپڑے میں اتنا بھر دیں گے جتنا وہ لے جا سکے گا۔ ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، اسی حدیث کو انہوں نے دوسرے طریقہ سے ابو سعید سے اور انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے۔ ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمر ہے کہا گیا ہے کہ بکر بن قیس

---

[۱] ہم نے آپ کی خلافت و بادشاہت کی مدت کی تعیین کے سلسلہ میں نویں فصل میں ایک باب قائم کیا ہے۔

ہے۔اسی حدیث کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند (ج ۳ ص ۲۱) پر اپنی اسناد سے ابو سعید سے الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے نیز اسی کو تاج الجامع للاصول (طبع مصر ۱۳۵۴ھ ج ۵ ص ۳۶۴ پر) میں نقل کیا ہے۔

۴۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷ مطبع التازیہ مصر) کتاب المہدی میں ہے: ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے، ہم سے فضل بن دکین نے، ہم سے فطر نے بیان کیا اور انہوں نے ابو القاسم بن ابی بزہ سے انہوں نے ابو طفیل سے، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور آپؑ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر زمانہ کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو بھی خدا میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو اس زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۴۳۲) میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو داؤد، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے، نیز اسی کو نور الابصار (ب ۲ ص ۱۵۴ پر) بھی تحریر کیا ہے۔

۵۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷) ہم سے مسدد نے اور یحییٰ نے بیان کیا اور انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے: یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یا فنا نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے میرا ہمنام عرب کا حاکم و بادشاہ ہوگا۔ ابو داؤد کہتے ہیں حدیث فطر میں ہے کہ وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کی احمد نے اپنی مسند (ج ۱ ص ۳۷۷) میں عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ نیز (ج ۱ ص ۴۳۰) پر دوسرے طریق سے نقل کی ہے۔

۶۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷) ہم سے احمد بن ابراہیم نے، ہم سے عبد اللہ بن جعفر رقی نے، ہم سے ابو الملیح حسن بن عمر نے بیان کیا ہے انہوں نے زیاد بن بیان سے انہوں نے علی بن نفیل سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: مہدی میری عترت، فاطمہ کی ذریت سے ہوگا، اسی حدیث کو ابن ماجہ

احمد اور ابن ماجہ نے علی سے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہی ینابیع المودۃ (ص ۴۴۸) پر مرقوم ہے اور اسی کتاب کے (ص ۴۳۲) پر اسی حدیث کو صاحبِ جواہر العقدین سے نقل کیا ہے اور اسی کو صواعق میں آیت الثانیہ عشر میں احمد اور ان کے علاوہ سے نقل کیا ہے اور یہی "البیان" میں مروی ہے اور لکھا ہے کہ اس کو حافظ ابونعیم نے "مناقب مہدی" میں نقل کیا ہے اور اسی کو طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان اسانید کا بعض کا بعض سے انضمام اور حفاظ کا اس کو اپنی کتابوں میں درج کرنا اس کے صحیح ہونے کا سبب ہے (انتہی کلام البیان) اسی حدیث کو البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" کے دوسرے باب میں احمد بن ابی شیبہ اور ابن ماجہ سے نقل کیا ہے اور ابونعیم بن حماد نے "الفتن" میں اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے علیؑ سے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ صحیح ابن ماجہ (ج ۲ ابواب فتن کے باب خروج المہدی) میں ہے ہم سے ہدیۃ بن عبد الوہاب نے بیان کیا۔ ہم سے سعید بن عبد الحمید بن جعفر نے بیان کیا اور انہوں نے علی بن زاد الیمانی سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: ہم عبد المطلب کی اولاد میں، حمزہ، علی، جعفر اور حسن و حسین اور مہدی جنت والوں کے سردار ہیں، اور اسی حدیث کی ینابیع المودۃ ص ۴۳۵) پر صاحب جواہر العقدین اور ابن ماجہ سے روایت کی ہے، اور لکھا ہے: اس حدیث کو ابونعیم، ثعلبی، صاحب اربعین، حموینی، حاکم اور دیلمی نے بھی نقل کیا ہے، اور ینابیع المودۃ ص ۳۰۹ پر اسی کو صواعق سے نقل کیا ہے۔ اسی کو "البیان" میں اپنی سند سے انس سے نقل کیا ہے اور ذخائر العقبیٰ" کی قسم اول کے باب مناقب بنی عبد المطلب میں ص ۱۵ پر نقل کیا ہے۔ نیز انس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا: ہم فرزندانِ عبد المطلب میں حمزہ، علی، جعفر بن ابی طالب، حسن و حسین، اور مہدی جنت والوں کے سردار ہیں، اسی کو ابن السری نے بھی بیان کیا ہے نیز اسی کی مطالب السؤل کے دوسرے باب اور برہان کے دوسرے باب علامات مہدی آخر الزمان میں روایت کی گئی ہے: لیکن اس کی روایت میں اتنا فرق ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم سات بنی عبد المطلب

ہے۔ اسی حدیث کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند (ج ۳ ص ۲۱) پر اپنی اسناد سے ابو سعید سے الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے نیز اسی کو تاج الجامع للاصول (طبع مصر ۱۳۵۴ھ ج ۵ ص ۳۶۴ پر) میں نقل کیا ہے۔

۴۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷ مطبع التازیہ مصر) کتاب المہدی میں ہے: ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے، ہم سے فضل بن دکین نے، ہم سے فطر نے بیان کیا اور انہوں نے ابو القاسم بن ابی بزہ سے انہوں نے ابو طفیل سے، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور آپؑ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر زمانہ کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو بھی خدا میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو اس زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۴۳۲) میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو داؤد، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے، نیز اسی کو نور الابصار (ب ۲ ص ۱۵۴ پر) بھی تحریر کیا ہے۔

۵۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷) ہم سے مسدد نے اور یحیٰی نے بیان کیا اور انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے: یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یا فنا نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے میرا ہمنام عرب کا حاکم و بادشاہ ہوگا۔ ابو داؤد کہتے ہیں حدیث فطر میں ہے کہ وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کی احمد نے اپنی مسند (ج ۱ ص ۳۷۷) میں عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ نیز (ج ۱ ص ۴۳۰) پر دوسرے طریق سے نقل کی ہے۔

۶۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷) ہم سے احمد بن ابراہیم نے، ہم سے عبد اللہ بن جعفر رقی نے، ہم سے ابو الملیح حسن بن عمر نے بیان کیا ہے انہوں نے زیاد بن بیان سے انہوں نے علی بن نفیل سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: مہدی میری عترت، فاطمہ کی ذریت سے ہوگا، اسی حدیث کو ابن ماجہ

نے اپنی سنن کے جزء ثانی کے ابواب الفتن کے باب خروج المہدی میں اپنی سند سے سعید بن میتب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم ام سلمہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہمارے درمیان مہدی کا ذکر چھڑ گیا۔ام سلمہ نے فرمایا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: مہدی اولادِ فاطمہ سے ہوگا التاج الاصول (ج ۵ ص ۳۶۴) اور الصواعق المحرقہ میں ان کے بارے میں وارد ہونے والی آیات میں سے بارہویں آیت میں اور مصابیح السنۃ کے باب علامات قیامت میں بھی اس کی روایت کی گئی ہے ۔لیکن ان میں الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، اسی کو (اسعاف الراغبین کے باب ۲ ص ۱۴۲) میں مسلم، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ اور بیہقی سے اور (ینابیع المودۃ ص ۴۳۲) میں صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، صاحب الفاتح اور بیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہے نیز مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳۰ میں ابوداؤد سے اس کو نقل کیا ہے ہاں ان کتابوں میں ''من ولد فاطمہ'' کے بجائے ''من اولادِ فاطمہ'' مرقوم ہے۔

۷۔صحیح ابی داؤد (ج ۲ ص ۲۰۸) ہم سے سہل بن تمام بن بزیع، عمران القطان نے بیان کیا ہے اور انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول نے فرمایا روشن جبیں اور لمبی ناک والے مہدیؑ مجھ سے ہیں وہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔اور وہ سات سال حکومت کریں گے۔حاکم نے اپنی کتاب مستدرک۔(طبع حیدر آباد، دکن ۱۳۳۴ھ) کی ج ۴ کے ص ۵۵۷ پر اپنی اسناد سے کچھ اختلاف کے ساتھ ایسے ہی روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ روایت مسلم کی شرائط کے لحاظ سے صحیح ہے، اگر چہ انہوں نے اس کی روایت نہیں کی ہے، اس حدیث کو التاج ج ۵ ص ۳۶۴ میں ابوداؤد سے انہوں نے ترمذی سے روایت کی ہے اور نور الابصار کے باب ۲ ص ۱۵۴ میں ترمذی سے جیسا کہ وہ۔زمین۔ظلم سے بھر چکی ہوگی تک روایت کی ہے ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے۔اسی کو طبرانی نے اپنی معجم میں اور دوسروں نے بھی نقل کیا ہے۔اور منتخب کنز العمال (ج ۶ ص ۳۰) میں بھی اس کی روایت کی گئی ہے۔

۸۔صحیح بخاری کے دوسرے جز کی کتاب بدء الخلق کے باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، میں ہے کہ ہم سے ابن بکیر نے، لیث نے بیان کیا ہے اور انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوقتادہ انصاری سے انہوں نے غلام نافع سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا[1]۔ اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح جزءِ اول کی قسم اول کے باب نزول عیسیٰ میں نقل کیا ہے: مجھ سے حرملہ بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہمیں ابن وہب نے بتایا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے ابوقتادہ انصاری کے غلام نافع نے بتایا کہ ابو ہریرہ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا الخ۔ اس حدیث کو نور الابصار۔ ب ۲ ص ۱۵۴۔ پر اپنی اسناد سے نافع سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن شہاب الزہری کی حدیث کے مطابق ہے۔ ینابیع المودۃ ص ۴۳۲ اور غایت المرام اور کتاب العمدہ کے جزءِ دوم کی فصل ماجاء فی المہدی من متون الصحاح الستہ عن الجمع بین الصحیحین والجمع بین الصحاح الستہ، میں ہے، اسی کو مطالب السئول کے باب ۱۲ میں قاضی ابومحمد حسین بغوی کی کتاب شرح السنۃ سے نقل کیا ہے۔

۹۔صحیح ابن ماجہ۔ (کے جزءِ دوم کے ابواب فتن کے باب خروج المہدی، میں ہے، ہم سے عثمان بن ابی شیبہ ابوداؤد الحضرمی اور یاسین نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابراہیم بن محمد حنفیہ سے انہوں نے اپنے والد علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ: نے فرمایا: مہدیؑ ہم اہل بیتؑ میں ہیں خدا ان کے امر کی ایک رات میں اصلاح کردے گا یعنی ایک شب میں ان کے ظہور و حکومت کے اسباب فراہم کردے گا۔ منتخب کنز العمال میں احمد اور ابن ماجہ سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: مہدی اہل بیت سے ہیں خدا ایک رات میں ان کے امر کی اصلاح کردے گا۔ اسی حدیث کو جامع الصغیر (ح ۹۲۴۳) میں روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ اسی کو

---

[1] غایۃ المامول شرح التاج الجامع للاصول میں ہے کہ جس خلیفہ کے زمانہ میں عیسیٰ اتریں گے وہ مہدی ہیں۔

احمد اور ابن ماجہ نے علی سے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہی ینابیع المودۃ (ص ۴۴۸) پر مرقوم ہے اور اسی کتاب کے (ص ۴۳۲) پر اسی حدیث کو صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے اور اسی کو صواعق میں آیت الثانیہ عشر میں احمد اور ان کے علاوہ سے نقل کیا ہے اور یہی "البیان" میں مروی ہے اور لکھا ہے کہ اس کو حافظ ابو نعیم نے "مناقب مہدی" میں نقل کیا ہے اور اسی کو طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان اسانید کا بعض کا بعض سے انضمام اور حفاظ کا اس کو اپنی کتابوں میں درج کرنا اس کے صحیح ہونے کا سبب ہے (انتہی کلام البیان) اسی حدیث کو البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" کے دوسرے باب میں احمد بن ابی شیبہ اور ابن ماجہ سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم بن حماد نے "الفتن" میں اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے علیؑ سے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ صحیح ابن ماجہ (ج ۲ ابواب فتن کے باب خروج المہدی) میں ہے ہم سے ہدیۃ بن عبد الوہاب نے بیان کیا۔ ہم سے سعید بن عبد الحمید بن جعفر نے بیان کیا اور انہوں نے علی بن زاد الیمانی سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: ہم عبد المطلب کی اولاد میں، حمزہ، علی، جعفر اور حسن و حسین اور مہدی جنت والوں کے سردار ہیں، اور اسی حدیث کی ینابیع المودۃ ص ۴۳۵) پر صاحب جواہر العقدین اور ابن ماجہ سے روایت کی ہے، اور لکھا ہے: اس حدیث کو ابو نعیم، ثعلبی، صاحب اربعین، حموینی، حاکم اور دیلمی نے بھی نقل کیا ہے، اور ینابیع المودۃ ص ۳۰۹ پر اسی کو صواعق سے نقل کیا ہے۔ اسی کو "البیان" میں اپنی سند سے انس سے نقل کیا ہے اور ذخائر العقبیٰ" کی قسم اول کے باب مناقب بنی عبد المطلب میں ص ۱۵ پر نقل کیا ہے۔ نیز انس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا: ہم فرزندانِ عبد المطلب میں حمزہ، علی، جعفر بن ابی طالب، حسن و حسین، اور مہدی جنت والوں کے سردار ہیں، اسی کو ابن السری نے بھی بیان کیا ہے نیز اسی کی مطالب السئول کے دوسرے باب اور برہان کے دوسرے باب علامات مہدی آخر الزمان میں روایت کی گئی ہے: لیکن اس کی روایت میں اتنا فرق ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم سات بنی عبد المطلب

سے ہیں، اور لکھا ہے کہ اسی حدیث کی حاکم، ابن ماجہ اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے، اسی کو غایت المرام میں ثعلبی کی تفسیر (الکشف والبیان فی تفسیر القرآن) سے اور کتاب العمدہ کے دوسرے جزء کی ساتویں فصل میں ثعلبی سے اپنی اسناد کے ساتھ انس سے نقل کیا ہے نیز دوسرے جزء میں اس کو نقل کیا ہے۔

۱۱۔منتخب کنز العمال۔ (جو کہ مسند احمد کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) ج۵ص۴۰۴ میں ہے کہا: اے عوف! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی اور ان میں سے ایک جنتی اور باقی جہنمی ہیں۔ اس کے بعد آخری زمانہ میں رونما ہونے والے فتنوں کا ذکر کیا ایسے ہی یکے بعد دیگرے فتنے رونما ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ جس کا نام مہدیؑ ہوگا۔ اے عوف اگر تم اسے یعنی مہدیؑ کو۔ پانا تو ان کا اتباع کرکے ہدایت یافتہ لوگوں میں ہو جانا، اسی حدیث کو انہوں نے طبرانی سے اور انہوں نے عوف بن مالک سے نقل کیا ہے۔

۱۲۔مسند احمد۔ (ج۳ص۲۸) ہم سے عبداللہ نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے عبدالصمد نے انہوں نے کہا: ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے کہا: ہم سے مطرف معلّی نے بیان کیا اور انہوں نے ابوصدیق سے انہوں نے ابوسعید سے روایت کی ہے: رسولؐ نے فرمایا: زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی پھر میری عترت سے ایک آدمی خروج کرے گا، وسات یا نو (سال) تک حکومت کرے گا یا زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا اسی حدیث کو مستدرک۔ (ج۴ص۵۵۸) میں نقل کیا ہے اسی کی کتاب الفتن والملاحم میں اپنی سند سے ابوسعید سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کی روایت نہیں کی ہے۔

۱۳۔المستدرک علی الصحیحین۔ (ج۴ص۴۶۵) طبع حیدرآباد دکن ۱۳۳۴ھ) میں ہے۔ مجھ سے حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ تمیمی نے بیان کیا اور انہوں نے کہا، ہم سے ابومحمد حسن بن ابراہیم بن

حیدر حمیری نے کوفہ میں بیان کیا: اور انہوں نے کہا، ہم سے قاسم بن خلیفہ نے ابو یحییٰ عبد الحمید بن عبد الرحمٰن الحمانی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عمرو بن عبید اللہ العدوی نے بیان کیا اور انہوں نے: معاویہ بن قرہ سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت پر اس کے بادشاہوں کی طرف سے اتنی شدید بلائیں نازل ہوں گی کہ ان سے سخت بلا سنی نہیں گئی ہوں گی یہاں تک کہ کشادہ اور وسیع وعریض زمین ان پر تنگ ہو جائے گی اور زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی۔ مومن کو کوئی ایسی پناہ گاہ نہیں ملے گی کہ جہاں وہ پناہ لے سکے اس وقت خدا میری عترت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا اور وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ آسمان اور زمین کے بسنے والے اس سے خوش ہوں گے، زمین اپنے سارے خزانے اگل دے گی، آسمان سے بارش کا نزول ہوگا اور وہ ان کے درمیان، سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے اور زمین والوں پر خدا اتنی نعمتیں نازل کرے گا کہ جس سے مر جانے والے زندہ ہونے کی تمنا کریں گے۔ حاکم کہتے ہیں۔ اس حدیث کی تمام اسناد صحیح ہیں اگرچہ مسلم و بخاری نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔ اسی حدیث کو صواعق میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسی ہی روایت طبرانی اور بزاز نے بھی نقل کی ہے۔ اسی روایت کو اسعاف الراغبین ص ۱۳۴ ینابیع المودۃ ص ۴۳۱ میں بھی مروی ہے اور البیان میں بھی اس کو نقل کیا گیا ہے۔

اور لکھا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے اپنی معجم میں اور حافظ ابونعیم نے ابو سعید خدری سے مناقب مہدیؑ میں نقل کیا ہے نیز لکھا ہے کہ اسی حدیث کو دوسرے طریق سے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔ اسی کو شیخ زین الدین الملیباری نے اپنی کتاب میں جو کہ "الروض الفائق" کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے نقل کیا ہے۔ اور اسی کو بشارۃ المصطفیٰ میں بھی نقل کیا ہے۔

۱۴۔ مسند احمد۔ (ج ۳ ص ۳۷) ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور کہا: ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا اور کہا کہ ہم سے جعفر المعلی بن زیاد نے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ ہم سے علاء بن بشیر نے بیان کیا اور انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے

انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں کہ جس کو اس وقت بھیجا جائیگا کہ جب لوگ اختلاف اور زلزلوں میں مبتلا ہوں گے وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، اہل آسمان اور زمین والے ان سے خوش ہوں گے وہ مال کو صحیح طریقہ سے تقسیم کریں گے۔ ایک شخص نے دریافت کیا: صحیح طریقہ کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: لوگوں کے درمیان مساوی طور پر مال تقسیم کریں گے۔ پھر فرمایا: خدا امتِ محمد کے دلوں کو بے نیاز کرے دے گا اور اس امت پر مہدی کا عدل سایہ فگن ہوگا۔ ایک منادی، ندا کرے گا کہ جس کو مال کی ضرورت ہو وہ لے جائے اس پر صرف ایک آدمی آئے گا، وہ اس سے کہیں گے کہ خازن کے پاس جاؤ اور کہو کہ تمہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مجھے مال دیدو چنانچہ اسے مال دیا جائیگا وہ کہے گا کہ یہ تو کم ہے؟ پھر خازن اس کے دامن میں اتنا ڈال دے گا کہ جس کے اٹھانے سے وہ قاصر رہے گا اور شرمندہ ہو کر باہر نکل جائیگا اور کہے گا، امت محمدؐ میں، میں ہی زیادہ طمع پرور تھا اور اب اس کو لے جانے سے بھی عاجز ہوں! پھر وہ اس مال کو واپس کرنا چاہے گا لیکن اسے قبول نہیں کیا جائیگا بلکہ جواب دیا جائیگا: جو چیز ہم بخش دیتے ہیں اس کو واپس نہیں لیتے ہیں۔ اسی طرح سات آٹھ یا نو سال گذر جائیں گے اور اس کے بعد زندگی بے مزہ ہو جائیگی۔ ایسی ہی حدیث انہوں نے (ج ۳ ص ۵۲) پر دوسرے طریق سے نقل کی ہے اور منتخب کنز العمال۔ ج ۶ ص ۲۹ پر۔ احمد اور ماوردی سے اور انہوں نے ابو سعید سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اس حدیث کے اول میں ہے کہ میں تمہیں مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں جو کہ قریش اور میری عترت سے ہوں گے اسعاف الراغبین میں۔ (ج ۲ ص ۱۳۷ پر) احمد اور ماوردی سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے نیز نور الابصار ب ۲ ص ۱۵۵) صواعق اور ینابیع المودۃ ص ۴۶۹ پر) یہی حدیث درج ہے۔

۱۶۔ کنوز الحقائق۔ نبیؐ سے مروی ہے کہ مہدیؑ جنت والوں کے طاؤس ہیں اس کو دیلمی نے نقل کیا ہے نیز یہ ینابیع المودۃ ص ۱۸۱، ص ۴۳۵ اور ۴۸۹ پر درج ہے اور اس کو ''البیان'' میں ابن شیرویہ سے نقل کیا ہے اور کتاب الفردوس میں باب الالف واللام میں اپنی اسناد سے ابن عباس سے

نقل کیا ہے اور نور الابصار کے دوسرے باب ص ۱۵۴ پر منقول ہے۔

۱۷۔ جامع الصغیر (ح ۹۲۴۵) مہدی میری اولاد سے ہیں جن کا چہرہ کوکب دری کی مانند ہے، اس حدیث کو رویانی نے حذیفہ سے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے اسی کو منتخب کنز العمال (ج ۶ ص ۳۰) میں رویانی سے اور انہوں نے حذیفہ سے نقل کیا ہے نیز ینابیع المودۃ ص ۱۸۸ میں اس کی روایت کی گئی ہے۔

۱۸۔ مسند احمد (ج ۳ ص ۱۷) ہم سے عبداللہ نے بیان کیا اور کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابو النصر، ابو معاویہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے مطر بن طہمان سے ابو صدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، رسولؐ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے اونچی اور باریک ناک والا اور روشن وکشادہ پیشانی والا مالک وحاکم نہیں بنے گا وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جس طرح اس سے قبل وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ یہی سلسلہ سات سال تک جاری رہے گا۔

۱۹۔ المستدرک علی الصحیحین (ج ۴ ص ۵۵۷) کتاب الفتن والملاحم میں ہے کہ ہم سے ابوبکر بن اسحٰق اور علی بن حمشاذ العدل اور ابوبکر، محمد بن احمد بن بابویہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہم سے بشر بن موسیٰ اسدی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ہوذہ بن خلیفہ نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے بیان کیا کہ حسین بن علی دارمی نے مجھ سے بیان کیا اور ہم سے محمد بن اسحٰق امام سے ہم سے محمد بن بشار اور بن عدی نے عوف سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ زمین ظلم وجور اور زیادتی سے بھر جائیگی۔ اس کے بعد میرے اہل بیتؑ میں سے ایک مرد آئے گا اور وہ اسے۔ زمین کو۔ اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کی روایت نہیں کی ہے اور جس حدیث کی اس طریق سے تفسیر کی گئی ہے اور عاصم کی حدیث، جو کہ زر سے اور انہوں نے عبداللہ سے نقل کی ہے، ان سب کے طریق صحیح

ہیں اور میں نے اس کتاب میں صحیح حدیث جمع کرنے ہی پر اساس رکھی ہے۔

۲۰۔ ینابیع المودة (ص۴۳۲) میں قتادہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب سے معلوم کیا کہ کیا مہدی حق ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! وہ اولادِ فاطمہؑ سے ہیں، میں نے کہا: فاطمہؑ کی کس اولاد سے؟ انہوں نے کہا: فی الحال تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" کے دوسرے باب میں نعیم بن حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب سے معلوم کیا: کیا مہدی حق ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کس کی اولاد سے ہیں؟ کہا: اولادِ فاطمہ سے!۔

۲۱۔ ینابیع المودة۔ (ص۴۴۷) میں فرائد السمطین سے اپنی سند سے شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن یعقوب الکلابادی البخاری سے انہوں نے اپنی سند سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: جس نے خروجِ مہدی کا انکار کیا اس نے محمدؐ پر نازل ہونے والی ہر چیز کا انکار کر دیا اور جس نے عیسیٰؑ کے نازل ہونے کا انکار کیا اس نے کفر کیا، جس نے دجال کے خروج کا انکار کیا در حقیقت اس نے کفر کیا۔ یہ حدیث، غایت المرام، میں فرائد السمطین فی فضل المرتضیٰ والبتول والسبطین میں بھی منقول ہے اور، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان باب ۱۲ میں اور ابو بکر اسکافی نے فوائد الاخبار میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: جس نے دجال کے خروج کو جھٹلایا اس نے کفر کیا اور جس نے مہدی کے ظہور کی تکذیب کی گویا وہ کافر ہو گیا۔

۲۲۔ نہج البلاغہ۔ (ج۳ص۱۹۹) آپ نے فرمایا: دنیا ہم سے دشمنی کے بعد اسی طرح محبت کرے گی جس طرح کاٹنے والی سرکش اونٹنی اپنے بچہ سے پیار کرتی ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے خدا کا یہ قول زبان پر جاری کیا: ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں کہ جن کو روئے زمین پر کمزور بنا دیا گیا ہے ان کو ائمہ بنائیں اور ان کو روئے زمین کا وارث قرار دیں۔ ابن ابی الحدید نے اپنی شرح (ج۴ص۳۳۶) میں لکھا ہے: ہمارے علماء کہتے ہیں: خدا نے ایسے امام کا وعدہ کیا ہے جو پوری

زمین کا مالک ہوگا اور تمام ممالک پر تسلط پائے گا۔

۲۳۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۴۸) صاحب اربعین نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: یہ امت ظالم بادشاہوں کے ہاتھوں یوں ہی تباہ ہوتی رہے گی، وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے، انہیں جلاوطن کریں گے مگر یہ کہ کوئی ان کی اطاعت کا اظہار کرے چنانچہ پرہیزگار مومن اپنی زبان سے ان سے ساز باز کرے گا لیکن دلی طور پر ان سے دور رہے گا۔

پھر جب خدا اسلام کو اس کی اصلی صورت پر لوٹانا چاہے گا تو ہر ظالم و سرکش کو شکست دے گا، جو وہ کرنا چاہتا ہے اسے انجام دینے پر قدرت رکھتا ہے، وہی امت کی تباہی و بربادی سے اس امت کی اصلاح کرے گا، اے حذیفہ! اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طول دے گا کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی مالک ہوگا اور اسلام کی مدد کرے گا۔ خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے اور وہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے پر قادر ہے۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان ب۲ میں بھی ایسی ہی روایت کی ہے، اسی کو بحار میں کشف الغمہ سے اپنی اسناد کے ساتھ حذیفہ سے نقل کیا ہے۔

۲۴۔ الصواعق المحرقہ۔ ان کے بارے میں نازل ہونے والی بارہویں آیت "و انہ لعلم للساعۃ" میں ہے کہ مقاتل بن سلیمان اور ان کا اتباع کرنے والے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت مہدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اسعاف الراغبین (ب۲ ص ۱۴۱) میں لکھا ہے کہ مقاتل بن سلیمان اور ان کا اتباع کرنے والے مفسرین نے خداوند عالم کے اس قول "و انہ لعلم للساعۃ" کے بارے میں بیان کیا ہے کہ یہ مہدی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور نور الابصار ب۲ ص ۱۵۳ میں مقاتل بن سلیمان اور ان کا اتباع کرنے والے مفسرین سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ مہدی ہیں جو آخری زمانہ میں ظہور کریں گے ان کے خروج کے بعد قیامت اور علاماتِ قیامت ظاہر ہوں گی۔ اس کو ینابیع المودۃ ص ۱۵۳ میں نقل کیا ہے۔

۲۵۔البیان۔سعید بن جبیر نے خدا کے اس قول" **لیظهره علیٰ الدین کله ولو کره المشرکون**" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ مہدی ہیں جو عترت فاطمہ سے ہوں گے اس حدیث کو"نور الابصار" ب ۲ ص ۱۵۳ میں نقل کیا ہے۔

۲۶۔غرائب القرآن۔خدا کے اس قول"الذین یؤمنون بالغیب" کی تفسیر میں لکھا ہے: بعض شیعہ حضرات نے کہا ہے کہ غیب سے مراد مہدی منتظر ہیں۔جس کا وعدہ خدا نے قرآن میں کیا ہے، حدیث میں آیا ہے کہ آیت یہ ہے: **وعد الله الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنّهم فی الارض**" خدا نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہیں کہ وہ انہیں ضرور روئے زمین پر خلیفہ بنائے گا۔

حدیث: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طول دے گا کہ میری امت سے ایک آدمی خروج کرے گا اس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی، وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔تفسیر کبیر میں بیان کیا گیا ہے: بعض شیعہ کہتے ہیں: غیب سے مراد مہدی منتظر ہیں کہ جس کا وعدہ خدا نے قرآن میں کیا ہے اس کے بعد مذکورہ آیت و حدیث مرقوم ہے۔

۲۷۔نہج البلاغہ۔(ج ۲ ص ۱۲۹ خ ۱۷۷) آپ نے اس خطبہ میں فرمایا جو کہ کوفہ میں اس پتھر پر کھڑے ہو کر دیا تھا کہ جس کو جعدہ بن ہبیرہ نے آپ کے لئے نصب کیا تھا اس وقت آپ کے دوش پر رداء پڑی تھی۔آپ کی تلوار کا غلاف لیف کا تھا پائے مبارک میں لیف ہی کی نعلین تھیں اور پیشانی پر۔سجدوں کے سبب۔گھٹہ تھا جیسا کہ اونٹ کا گھٹہ ہوتا ہے۔"وہ حکمت کی سپر لگائے ہوئے ہوگا جس کو اس نے اس کے تمام آداب و شرائط کے ساتھ حاصل کیا ہوگا۔وہ شرائط یہ ہیں۔ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کی معرفت کما حقہ حاصل ہو، دل۔دنیوی دلچسپیوں سے۔خالی ہو چنانچہ اس کی گم شدہ متاع اور انتہائی آرزو اور حاجت اس کے پاس ہی ہوگی، جس کو وہ تلاش کرتا ہوگا وہ اس وقت غریب و مسافر ہوگا کہ جب اسلام غربت میں ہوگا اور حالات کی افتاد سے اس اونٹ کی مانند

ہوگا جو تھکن سے زمین پر اپنی دم مارتا ہے اور اپنی گردن کا اگلا حصہ زمین پر ڈالے ہوئے ہو، وہ اللہ کی باقی ماندہ حجتوں کا بقیہ اور انبیاء کے جانشینوں میں سے ایک وارث و جانشین ہے۔"

۲۸۔البیان۔ حافظ ابو طاہر اسماعیل بن ظفر بن احمد نابلسی نے ابو المکارم احمد بن محمد بن عبد اللہ اصفہانی سے انہوں نے خلف بن احمد بن العباس رامہرمزی سے انہوں نے ہمام بن محمد بن ایوب سے انہوں نے طالوت بن عباد سے انہوں نے سوید بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: خدا میرے اہل بیتؑ میں سے ضرور چمک دار و فاصلہ دار دانت والے اور روشن پیشانی والے کو بھیجے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا اور مال کو کما حقہ خرچ کرے گا۔ کہتے ہیں۔ اس کو ابو نعیم نے اپنی عوالی میں نقل کیا ہے واضح رہے کہ وہ روایت میں ہمارے نزدیک شہرت یافتہ ہیں، اسی کو ینابیع المودۃ ص۴۲۳ میں صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے نیز اسعاف الراغبین ب۲ ص۱۳۵ سے نقل کیا ہے۔

۲۹۔شرح نہج البلاغہ۔ حدیدی نے ج۱ ص۹۲ میں روایت کی ہے کہ ہمارے شیخ ابو عثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اور ابو عبیدہ نے کہا اور اس میں جعفر بن محمد کی روایت۔ جس کی انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی ہے۔ کا اضافہ کیا ہے: جان لو کہ میری عترت کے ابرار، سب سے زیادہ پاک و پاکیزہ، میری نسل میں سب سے بڑے عقلمند اور بزرگی و عظمت کے زمانہ میں سب سے بڑے عالم ہیں، میرے اہل بیتؑ نے علم خدا سے علم سیکھا ہے اور حکم خدا سے حکم دیا ہے اور صادق کی بات سنی ہے، اب اگر تم ہمارے آثار کی پیروی کروگے تو ہماری بصیرتوں کے ذریعہ ہدایت پا جاؤ گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا تمہیں ہمارے ہاتھ سے ہلاک کرائے گا۔ حق کا نشان ہمارے ساتھ ہے اور جو اس سے ملا وہ ملحق ہو جائیگا اور جو اس سے پیچھے رہ جائے گا وہ غرق ہو جائیگا، جان لو کہ ہر مومن ہمارے ذریعہ اپنا عوض لیتا ہے اور ہمارے ہی سبب تمہاری گردنوں سے ذلت کا پھندہ نکل سکتا ہے، (اس کائنات کا) ہم سے آغاز ہوا ہے نہ کہ تم سے اور ہم ہی پر اس کا اختتام ہوگا نہ کہ تم پر۔ حدیدی اپنی شرح میں لکھتے ہیں: حدیث کے

آخر میں یہ جوفرمایا ہے کہ، ہم ہی پر اس کا اختتام ہوگا تو یہ اس مہدی کی طرف اشارہ ہے جو آخری زمانہ میں ظہور کریں گے؛ اکثر محدثین کا عقیدہ ہے کہ مہدی اولادِ فاطمہ سے ہوں گے اور ہمارے علماءِ معتزلہ نے اس کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ انہوں نے اپنی کتابوں میں صراحت کے ساتھ مہدی کا ذکر کیا ہے اور ان کے شیوخ نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

۳۰۔ شرح نہج البلاغہ حدیدی (ج ۱ ص ۹۳) قاضی القضاۃ رحمہ اللہ نے کافی الکفاۃ ابوالقاسم اسماعیل بن عباد رحمہ اللہ سے متصل اسناد کے ساتھ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے مہدی کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے اس کے بعد آپؑ نے مہدی کے شمائل بیان کئے: وہ روشن پیشانی، لمبی وباریک ناک، مناسب شکم، پتلی ران، سفید دانت والے ہیں اور ان کی دائیں ران پر تل ہے، بعینہ یہی حدیث عبداللہ بن قتیبہ نے غریب الحدیث میں نقل کی ہے۔ اور اسی کو ینابیع المودۃ ص ۴۹۷ میں شرح نہج البلاغہ سے نقل کیا ہے۔

۳۱۔ صحیح بن ماجہ۔ ج ۲ کے ابواب الفتن کے باب خروجِ المہدی میں ہے۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا اور کہا: ہم سے معاویہ بن ہشام نے بیان کیا اور کہا: ہم سے علی بن صالح نے بیان کیا اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ جوان آئے، انہیں دیکھ کر آپؐ کی آنکھیں نم ہوگئیں اور رنگ بدل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: ہم نے آپؐ کے چہرہ پر ایسے ناگوار آثار کبھی نہیں دیکھے تھے: فرمایا: ہم اہل بیتؑ کو خدا نے آخرت کے لئے منتخب کیا ہے اور میرے اہل بیتؑ کو میرے بعد شدید بلاؤں، جلاوطنی اور دربدری کا سامنا کرنا پڑیگا یہاں تک کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ آئیں گے ان کے ہاتھوں میں سیاہ پرچم ہوں گے وہ۔ اس وقت کی حکومت سے۔ خیر وصلاح کا مطالبہ کریں گے لیکن ان کا مطالبہ پورا نہیں کیا جایگا تو وہ جنگ کریں گے اور فتح یاب ہو جائیں گے تو ان کا مطالبہ پورا کرنے کی پیشکش کی جائیگی لیکن وہ اسے ٹھکرا دیں گے اور حکومت چھین کر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے سپرد کریں

گے جو اسے اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ پس جو اس زمانہ میں موجود ہو اسے چاہئے کہ اس کے پاس جائے خواہ اسے بیٹھ کر برف کی چٹان سے جانا پڑے، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، میں ایسی روایت منقول ہے لیکن اس کے آخر میں یہ جملہ ہے کہ خواہ اسے بیٹھ کر برف کی چٹان ہی سے جانا پڑے کہ وہ مہدی ہیں۔

۳۲۔ البیان۔ حافظ یوسف بن خلیل بن عبداللہ دمشقی نے شیخ الشیوخ ابوسعید خلیل بن ابی الرجاء بن ابی الفتح رازی سے انہوں نے ابونعیم احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حاتم سے انہوں نے نعیم بن حماد سے انہوں نے ولید سے انہوں نے علی بن حوشب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مکحول سے سنا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں: آپؑ نے فرمایا: میں نے رسولؐ کی خدمت میں عرض کی: کیا مہدی ہم آل محمدؐ سے ہیں یا ہمارے غیر سے ہیں؟ فرمایا: نہیں! بلکہ ہم سے ہیں، خدا ہم پر دین کو اسی طرح ختم کرے گا جس طرح اس نے ہم سے اس کی ابتداء کی ہے لوگ، ہمارے ذریعہ اسی طرح فتنوں سے نکالے جائیں گے جس طرح وہ ہمارے ہی سبب شرک سے نکالے گئے تھے اور فتنہ کی عداوت کے بعد خدا ان کے دلوں میں الفت ڈال دے گا جس سے وہ بھائی بھائی بن جائیں گے جیسا کہ شرک کی عداوت کے بعد ان کے دلوں میں ہماری وجہ سے ایک دوسرے کی محبت ڈال دی تھی۔ چنانچہ وہ فتنوں کی عداوت کے بعد ہمارے سبب ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو جائیں گے۔ جیسا کہ وہ شرک کی عداوت کے بعد بھائی، بھائی ہو گئے، صاحب البیان لکھتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، حفاظ نے اپنی کتابوں میں اس کی روایت کی ہے۔ طبرانی نے اپنی کتاب معجم الاوسط میں اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اس کو نقل کیا ہے، اور عبد الرحمٰن بن حاتم نے اپنی کتاب عوالی میں اس کو اسی طرح تحریر کیا ہے جس طرح ہم نے نقل کیا ہے، اسی کو ینابیع المودۃ ص ۴۹۱ اور الملاحم والفتن ب ۱۶۱ میں نعیم بن حماد نامی کی کتاب الفتن سے اور انہوں نے مکحول سے اسناد کرتے ہوئے علیؑ سے نقل کیا ہے اور نور الابصار۔ ب ۲ ص ۱۵۵۔ اور البرہان فی علامات مہدی صاحب الزمان میں ایسی ہی روایت کی ہے۔

۳۳۔ منتخب کنز العمال ج۶ ص ۳۰ اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی دیلم وقسطنطنیہ کے پہاڑوں تک کا مالک ہو جائیگا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے اور صواعق میں اس کو بارہویں آیت کے ذیل میں تحریر کیا ہے۔ ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہاں تک میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی دیلم وقسطنطنیہ کے پہاڑوں کا حاکم ومالک ہو جائیگا۔

۳۴۔ ینابیع المودۃ ص ۴۸۸ ابوسعید سے مرفوع طریقہ سے نقل کیا ہے: لمبی اور پتلی ناک والا مہدی ہم اہل بیتؑ میں سے ہے وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ اسی حدیث کو بشارت الاسلام میں حافظ ابونعیم سے نقل کیا ہے اور المہدی میں اس کو عقد الدرر سے نقل کیا ہے۔

۳۵۔ الفصول المہمہ۔ ابوداؤد وترمذی نے اپنی سنن میں عبداللہ بن مسعود تک سلسلہ پہنچایا ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس کو ضرور طول دیگا۔ یہاں تک کہ اس دن میری امت کے درمیان میری عترت سے ایک آدمی کو بھیجے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۳۶۔ مسند احمد۔ (ج ۳ ص ۴۸) ہم سے عبداللہ، میرے والد، عبدالصمد ابان، سعید بن زید نے بیان کیا اور انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو کما حقہ عطا کرے گا اس کو شمار نہیں کرے گا۔

۳۷۔ البیان۔ ابوطاہر اسماعیل بن ظفر بن احمد نابلسی نے ابوالمکارم احمد بن محمد بن عبداللہ بن المعدل سے انہوں نے علی بن احمد بن الحسن الحداد سے انہوں نے حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سعد بن محمد بن اسحق سے انہوں نے محمد بن یوسف ترکی سے انہوں نے کثیر بن یحییٰ سے

انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: زمانہ کے خاتمہ کے نزدیک اور فتنوں کے ظہور کے وقت ایک شخص آئے گا جس کا نام مہدیؑ ہوگا، اسکی عطا بابرکت ہوگی، اس حدیث کو حافظ ابونعیم نے ایسے ہی نقل کیا ہے جیسا کہ ہم نے تحریر کیا ہے۔

۳۸۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۴۵) ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: خدا نے اس دین کا آغاز علیؑ سے کیا ہے اور جب وہ قتل ہو جائیں گے تو وہ فاسد ہو جائیگا اور مہدی کے علاوہ کوئی بھی اس کی اصلاح نہیں کر سکے گا، اسی کتاب کے ص ۲۵۹ پر، کتاب مودۃ القربیٰ سے ابن عباس سے مرفوع طریقہ سے ایسی ہی حدیث نقل ہوئی ہے۔

۳۹۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۲۵۸ مذکورہ کتاب سے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت میں اولادِ حسین سے ایک شخص ہوگا جو زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کرے گا جیسے وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، نیز اسی کتاب کے ص ۴۴۵ پر علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: دنیا ایسے ہی چلتی رہے گی یہاں تک کہ وہ میری امت میں قیام کریں گے۔ (حدیث)

۴۰۔ ینابیع المودۃ۔ ۴۸۸ و ص ۴۹۰ پر حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا اور قیامت تک رونما ہونے والی چیزوں کے بارے میں بتایا اس کے بعد فرمایا: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو طول دے گا اور میری اولاد میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ اس پر سلمان کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! وہ آپؐ کے کس بیٹے سے ہوگا؟ حسین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میرے اس بیٹے سے۔ کشف الغمہ میں اس حدیث کو ابونعیم کی کتاب الاربعین اور "نعت المہدی" کے باب اول میں عقد الدرر سے "کتاب صفۃ المہدی" میں حذیفہ سے نقل کیا ہے۔

۴۱۔ البیان۔ حافظ علامہ مفتی شام ابوعمرو اور عثمان بن عبد الرحمٰن نے حافظ ابوعبداللہ محمد بن محمود سے انہوں نے مقری ابوالحسن محمد بن علی طوسی سے انہوں نے فقیہ حرمین ابوعبداللہ محمد بن الفضل سے

انہوں نے عبدالغافر سے انہوں نے محمد بن عمرویہ سے انہوں نے مسلم بن الحجاج نیشاپوری سے اور انہوں نے زہیر بن حرب سے انہوں نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے انہوں نے اپنے والد وجد سے انہوں نے ابونضرہ سے اور انہوں نے ابوسعید اور جابر بن عبداللہ دونوں سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو مال کو کھلے ہاتھوں تقسیم کرے گا، اسے گن کر نہیں رکھے گا۔

۴۲۔ ینابیع المودۃ (ص ۱۸۶ پر) قرۃ المرنی سے منقول ہے کہ زمین ضرور بالضرور ظلم و جور سے بھر جائے گی، تو میرے اہل بیتؑ سے ایک شخص خروج کرے گا اور وہ زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو کشف الغمہ میں ابونعیم سے اپنی اسناد کے ساتھ ابوسعید سے اور انہوں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔

۴۳۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ کے (ب ا) پر امیر المومنین علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدی پرندہ کو اشارہ کریں گے تو وہ آپ کے ہاتھ پر اتر آئے گا، وہ زمین کے جس گوشہ میں بھی نکل جائیں گے تو وہ روئیدہ ہو کر سرسبز ہو جائیگا۔

۴۴۔ ینابیع المودۃ ص ۴۴۰ موفق بن احمد اخطب خطباء خوارزم نے اپنی سند سے، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: روز خیبر رسولؐ نے علیؑ کو علم دیا اور خدا نے انہیں فتح عطا کی اور پھر آنحضرتؐ نے غدیر خم میں یہ فرمایا: وہ۔ یعنی علی۔ ہر مومن و مومنہ کے مولا ہیں نیز فرمایا: اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم تاویل کے لئے ایسے ہی جنگ کرو گے جس طرح میں نے تنزیل کے بارے میں جنگ کی ہے، نیز فرمایا: تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے، میں اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے اور میں اس سے جنگ کروں گا جو تم سے جنگ کرے گا، تم ہی عروۃ الوثقیٰ ہو اور اس چیز کو بیان کرنے والے ہو جو میرے بعد ان پر مشتبہ ہو جائے گی، میرے بعد تم ہر مومن مرد و عورت کے امام ہو اور خدا نے تمہاری

ہی شان میں فرمایا: "و اذان من اللہ و رسولہ الیٰ الناس یوم الحج الاکبر" تم میری سنت پر عمل کرنے والے اور میری امت سے بدعت کو دور کرنے والے ہو اور سب سے پہلے میرے لئے زمین شگافتہ ہوگی، اور جنت میں تم میرے ساتھ ہوگے اور سب سے پہلے میں، تم، فاطمہ وحسن وحسین جنت میں داخل ہوں گے بیشک خدا نے مجھ پر وحی کی ہے کہ میں تمہاری فضیلت سے امت کو آگاہ کردوں۔ چنانچہ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے میں لوگوں کے درمیان کھڑا ہوا اور ان تک وہ پیغام پہنچادیا جس کے پہنچانے کا مجھے حکم دیا گیا تھا۔ اور خدا کا وہ پیغام یہ ہے: یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ اے علی لوگوں کے دلوں میں کینے ہیں ان سے ہوشیار رہنا وہ انہیں میرے مرنے کے بعد ظاہر کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں پھر آپ نے گریہ کیا اور فرمایا: مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ وہ ان۔ علیؑ۔ پر ظلم کریں گے اور یہ ظلم باقی رہے گا یہاں تک کہ ان کا قائم ظہور کرے گا وہی ان کی حکمت۔ بات۔ کو بلند کرے گا اور ساری امت ان کی محبت پر اجماع کرے گی اور ان کی بدگوئی کم ہوگی، ان سے محبت نہ کرنے والا ذلیل ہوگا ان کی تعریف کرنے والوں کی کثرت ہوگی، یہ سب کچھ اس وقت ہوگا جب شہر متغیر ہو جائیں گے، خدا کے بندے کمزور و ناتواں ہو جائیں گے اور فرج و کشائش سے مایوس ہو جائیں گے۔ اس زمانہ میں میرے بیٹوں میں سے حضرت قائم مہدیؑ ظہور کر کے قیام کریں گے، خدا ان کی تلواروں سے حق کو ظاہر کرے گا، لوگ راضی برضا یا خوف وہراس سے ان کی پیروی کریں گے، پھر فرمایا: لوگو! میں تمہیں فرج وکشائش کی خوشخبری دیتا ہوں، بیشک خدا کا وعدہ حق ہے اس کی خلاف ورزی نہیں ہوسکتی اور اس کی قضا وفیصلہ کو ٹالا نہیں جاسکتا کہ وہ حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے، بیشک خدا کی نصرت ومدد قریب ہے، اے اللہ! یہ میرے اہل بیتؑ ہیں، ان سے رجس کو دور رکھ اور اس طرح پاک کر جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے، اور ان کا محافظ ونگہبان ہو جا، ان کی رعایت فرما ان کا ہو جا، ان کی مدد فرما، ان کو عزت عطا کر، ذلیل ہونے سے محفوظ رکھ اور ان میں میرا جانشین قرار دے بیشک تو جو کرنا چاہتا ہے اس پر تو قادر ہے، موفق بن احمد نے اس حدیث کو کچھ

اختلاف کے ساتھ اپنی سند سے ابولیلیٰ نے کتاب فضائل امیر المومنین ابی الحسن، المعروف بالمناقب کے ص ۳۵ پر طبع ۱۳۱۳ھ پر نقل کیا ہے۔

۴۵۔ تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۶۲ طبع ۱۳۲۹ھ ابن عساکر نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے کہ میں جس کا اول، آخر عیسیٰ اور وسط میں مہدی ہیں، منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۳۰ میں ایسی ہی حدیث ابونعیم کی تالیف اخبار المہدی، سے ابن عباس سے نقل کی ہے مگر اس کے اول میں ہے کہ وہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی، اسی کو مذکورہ کتاب کی ج ۶ ص ۳۱ پر، حاکم سے نقل کی ہے لیکن اس میں ہے کہ میرے اہل بیت میں سے مہدی اس کے وسط میں ہے، اسی حدیث کی روایت سیرت حلبیہ (ج ۱ ص ۲۲۷ طبع مصر مطبع مصطفیٰ) میں کی ہے مگر اس میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اور مہدیؑ میرے اہل بیت سے ہیں۔

وضاحت: مہدیؑ اس اعتبار سے وسط میں ہیں کہ آپ عیسیٰ کے نزول سے پہلے ظہور فرمائیں گے۔ عیسیٰ آپ کے پاس آئیں گے اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور آپ کے اصحاب میں ہوں گے۔

۴۶۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۸۹ صحیح نسائی میں مرفوع طریقہ سے روایت کی ہے: مبارک ہو تمہیں مبارک: میری امت تو بس ایسی ہی ہے جیسی بارش جس کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا اس کا اول اچھا ہے یا آخر یا اس باغ کی سی ہے کہ جس سے ایک سال ایک گروہ پھل کھائے اور دوسرے سال دوسرا گروہ پھل کھائے شاید ان کا آخر ایسا گروہ ہو جو۔ زندگی میں۔ زیادہ عریض۔ فکر میں۔ زیادہ گہرا اور۔ حسن و جمال۔ میں زیادہ بہتر ہو اور پھر وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اول میں، میں، وسط میں مہدی اور آخر میں عیسیٰ ہیں لیکن اسی بیچ میں بدخلق لوگ ہیں، میں ان سے نہیں ہوں اور نہ وہ مجھ سے ہیں، اسی حدیث کو کتاب، العمدہ، کے جز ثانی کی فصل ما جاء فی المہدی، میں عبدری کتاب کی متون الصحاح الستۃ عن الجمع بین الصحیحین سے نقل کیا ہے۔

۴۷۔ ینابیع المودۃ ص ۴۹۰ میں غایت المرام اور ابوالمظفر سمعانی کی فضائل الصحابہ سے ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: فاطمہؑ اپنے والد کی خدمت میں اس وقت آئیں کہ جب آپؐ مریض تھے وہ آپ کو دیکھ کر۔ رونے لگیں اور کہا: بابا! میں آپ کے بعد تباہی و بربادی سے ڈرتی ہوں، آنحضرتؐ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! خدا نے اہل زمین پر نظر ڈالی تو ان میں سے تمہارے والد کو منتخب کیا اور انہیں رسول بنا کر بھیجا پھر دوبارہ نظر ڈالی تو تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے یہ حکم دیا کہ ان سے تمہارا عقد کر دوں، سو میں نے کر دیا۔ وہ سارے مسلمانوں سے زیادہ بردبار، سب سے بڑے عالم اور سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے ہیں اور ہم اہل بیتؑ کو سات خصلتیں ایسی عطا کی ہیں کہ جو نہ اولین میں سے کسی کو عطا ہوئی ہیں اور نہ آخرین میں کسی کو مل سکیں گی۔ ہمارے نبیؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں اور ہمارے وصی تمام اوصیاء سے افضل ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہمارے شہید تمام شہیدوں سے افضل ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں اور ہم ہی میں سے دو پر والے ہیں جن سے وہ جنت میں جہاں چاہتے پرواز کرتے ہیں اور وہ جعفر ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے سبط ہیں اور وہ تمہارے بیٹے ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے مہدی بھی ہیں، ابو ہارون عبدی کہتے ہیں: میں نے زمانہ حج میں وہب بن منبہ سے ملاقات کی اور ان کے سامنے یہ حدیث پیش کی تو انہوں نے کہا: جب موسیٰ نے اپنی قوم کا امتحان لیا اور اس نے بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا تو موسیٰ پر یہ بات بہت شاق گذری، خدا نے فرمایا: اے موسیٰ! جو انبیاء تم سے پہلے ہوئے ہیں ان کی قوم بھی فتنوں سے گذری ہے اور امتِ احمد بھی ان کے بعد فتنوں سے دوچار ہوگی۔ یہاں تک وہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ پھر خدا ذریتِ احمد میں سے ایک کے ذریعہ ان کی اصلاح کرے گا اور وہ مہدی ہیں۔

۴۸۔ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب۔ ج۱ص ۲۲۳ ایک روایت میں، جابر الصدفی سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص خروج کرے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا وہ کہتے ہیں" اس حدیث کو ابن لہیعہ نے اپنے بیٹے کے بیٹے عبدالرحمن بن قیس بن

جابر الصدفی سے انہوں نے والد اور اپنے دادا سے اور انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے۔ اور منتخب کنز العمال ج۶ ص ۳۰ پر طبرانی سے اور انہوں نے الکبیر میں (ایک حدیث میں) روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص خروج کرے گا جو زمین کو اس طرح عدل سے پر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اسی حدیث کو نور الابصار ب۲ ص ۱۵۵ میں جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس حدیث کو ابو نعیم نے فوائد میں اور طبرانی نے اپنی معجم میں نقل کیا ہے اور اسی کو کشف الغمہ میں ابو نعیم سے نقل کیا ہے۔

۴۹۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۶۷ بعض صاحبان کشف و شہود سے اور انہوں نے مولانا امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عنقریب خدا ایسی قوم کو لائے گا کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتی ہے اور جو ان کے درمیان غریب ہے وہ مالک و بادشاہ ہوگا کہ جس کا چہرہ اور زلفیں سرخ ہیں وہ دشواری کے بغیر زمین کو عدل سے پر کریگا۔ اور وہ بچپنے ہی میں اپنے والدین سے جدا ہو جائیگا اور اپنی جائے پرورش میں عزیز ہوگا۔ امن و امان کے ساتھ مسلمانوں کے شہروں کا مالک ہو جائیگا زمانہ ان کا مخلص ہوگا، ان کی بات سنی جائے گی، بوڑھے، جوان ان کی اطاعت کریں گے اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اس وقت ان کی خلافت کامل اور ان کی خلافت ثابت ہوگی، اس وقت خدا قبر والوں کو اٹھائیگا جب وہ اٹھیں گے تو وہ اپنے گھروں کے علاوہ کچھ نہ پائیں گے، زمین مہدی کے ذریعہ آباد، پاک صاف ہو جائیگی، اس میں نہریں جاری ہوں گی، زمین سے فتنہ و فساد اٹھ جائیگا اور خیرات و برکات کی فراوانی ہوگی۔

۵۰۔ ینابیع المودۃ ص ۴۳۸ لیکن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا کلام:

اے حسین! جب آپ کسی شہر میں غریب و اجنبی ہوں تو وہاں کے رسم و رواج کے مطابق زندگی گذاریں۔

گویا، میں خود کو محراب میں اور اپنی اولاد کو کربلا میں دیکھ رہا ہوں میری داڑھی ایسے ہی خون سے رنگین ہوگئی ہے جس طرح دلہن کا لباس رنگین ہوتا ہے، اس حادثہ کو میں نے دیکھا ہے لیکن ظاہری

آنکھوں سے نہیں بلکہ مجھے اس کے دروازوں کی کنجی دی گئی ہے، خدا ہمارے قائم کو، جو کہ قیام کرنے والے ہیں، اور اس قیام میں شریک ہونے والوں کو سیراب کرے۔ اے حسین وہی میرے اور تمہارے خون کا انتقام لیں گے۔ پس کربلا کی مصیبتوں پر صبر کرو۔

۵۱۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۳۹۔ میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے: شہ سوار امام خدا کا تازیانہ ہے جو مشرکوں کے لشکروں کو اپنی تلوار سے ذلت کی خاک چٹائیں گے، اور ہر گوشہ میں اس دین کو ظاہر کریں گے اور ظلم کرنے والے مشرکوں کی ناک رگڑیں گے۔ وائے ہو مشرکوں پر اور بھرپور طریقہ سے وائے ہو ظالم پر، پھر فرماتے ہیں:

یہ میں نے فخر و مباہات کے لئے نہیں کہا ہے بلکہ اس کی خبر مجھے بنی ہاشم میں سے برگزیدہ نے دی ہے۔

۵۲۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۰۶ پر کتاب الدر المنظم سے امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ پرچم مہدی، اور دولتِ احمدی کا مالک قائم تلوار کے ساتھ ظہور کرے گا اور زمانہ کی سچی زبان کہہ رہی ہے کہ وہ زمین کو ہموار کرے گا اور سنت و فرض کو زندہ کرے گا۔

۵۳۔ البیان۔ حافظ ابو الحسن محمد بن ابی جعفر قرطبی نے دمشق میں اور مفتی صقر بن یحییٰ بن صقر الشافعی وغیرہ نے حلب میں سب نے کہا: ہم سے ابو الفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابو علی حسن بن احمد بن حسن نے بیان کیا اور کہا: ہم سے حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ نے بیان کیا اور انہوں نے محمد بن زکریا العلابی سے سنا کہ انہوں نے کہا: ہم سے عباس بن بکار نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے عبداللہ نے بیان کیا اور انہوں نے اعمش سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کا اخلاق میرے اخلاق جیسا ہوگا، اس کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی، رکن و مقام کے درمیان لوگ اس کی بیعت کریں گے، اسی کے ذریعہ خدا دین کو لوٹائے گا اور اسے بہت سی فتوح عطا کرے گا چنانچہ روئے زمین پر ہر شخص کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھے

گا۔ اس پر سلمان اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ آپ کے کس بیٹے۔ کی نسل۔ سے ہوگا؟ آپؐ نے حسینؑ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس سے ہوگا۔

۵۴۔ التاج الجامع للاصول۔ ج۵ ص ۳۶۳۔ ابوسعید سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہے جو بے دریغ مال کو تقسیم کرے گا اسے گن کر نہیں رکھے گا (اس حدیث کو مسلم سے نقل کیا ہے) غایت المامول شرح التاج میں لکھا ہے یہ خلیفہ آنے والی حدیث کی رو سے مہدی ہیں اور ایسا وہ غنیمت کی بہتات اور فتوحات کی کثرت کی وجہ سے کریں گے پھر وہ خودسخی بھی ہیں اور ہر ایک کو نیکی و روزی سے نوازتے ہیں۔

۵۵۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۹۵۔ مناقب میں علی بن سوید سے اور انہوں نے موسیٰ کاظم سے اس آیت " ان تقول نفس یا حسرتی علیٰ ما فرّطت فی جنب الله" کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جنب اللہ، امیر المومنین علی ہیں اسی طرح ان کے بعد کے اوصیاء اس بلند مرتبہ پر فائز ہوں گے۔ یہاں تک یہ سلسلہ ان کے آخر مہدی پر تمام ہوگا۔

۵۶۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۲۵ میں کتاب الحجہ سے امام باقر وامام صادق رضی اللہ عنھما سے خدا کے اس قول " و لقد کتبنا فی الزبور" کے بارے میں منقول ہے کہ دونوں نے فرمایا: وہ قائم اوران کے اصحاب ہیں، اس آیت کی تفسیر میں مجمع البیان میں مرقوم ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا: وہ آخری زمانہ میں مہدیؑ کے اصحاب ہیں اس پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس کو عامہ وخاصہ دونوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک صالح انسان کو بھیجے گا جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۵۷۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۲۶ میں کتاب الحجہ سے اور اس میں تفسیر عیاشی سے منقول ہے کہ علی بن الحسین رضی اللہ عنھما نے یہ آیت " لیستخلفنّهم فی الارض " پڑھی اور فرمایا: خدا کی قسم وہ ہم اہل بیتؑ کے مہدیؑ ہیں، رسولؐ نے فرمایا ہے: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اسے ضرور

طول دے گا یہاں تک کہ میری عترت میں سے ایک شخص آئے گا جس کا نام میرا نام ہوگا وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

تفسیر مجمع البیان میں ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ یہ آیت مہدی آل محمدؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور عیاشی نے اپنی سند سے علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم وہ ہم اہل بیتؑ کے شیعہ ہیں اور اس امر کو خدا ہم اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کے ذریعہ انجام ولائے گا اور وہ اس امت کے مہدیؑ ہیں اور یہ قول رسول ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہ"ں تک کہ میری عترت میں سے ایک آدمی آئیگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اسی حدیث کو ابوجعفر اور ابوعبداللہ سے نقل کیا گیا ہے۔ لہذا آیہ "الذین آمنوا و عملوا الصالحات سے نبیؐ اور ان کے اہل بیتؑ مراد ہیں، یہ آیت ان کو خلیفہ بنانے، شہروں پر ان کے تسلط اور ظہور مہدیؑ کے وقت ان سے خوف وہراس برطرف کرنے پر مشتمل ہے اور خدا کے اس قول "کما استخلف الذین من قبلھم" سے یہ مراد ہے کہ خدا انہیں خلافت کے لائق بنائے گا جیسا کہ آدم، داؤد اور سلیمان کو لائق بنایا تھا، اس پر خدا کا یہ قول دلالت کر رہا ہے: انی جاعل فی الارض خلیفة، یا داؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض نیز فرمایا: فقد آتینا آل ابراھیم الکتب و آتینا ھم ملکا عظیماً، اس پر عترت طاہرہ کا اجماع ہے اور ان کا اجماع رسولؐ کے قول "انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اھل بیت لن یفترقا حتیٰ یردا علیّ الحوض" کی رو سے حجت ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ مطلق طور پر ماضی میں روئے زمین پر کسی کا تسلط نہیں ہوا ہے یقیناً وہ مہدی ہی ہیں کیونکہ خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے اور مذکورہ آیت میں جو مفہوم ادا ہوا ہے اس کی تائید آیت لیظھرہ علیٰ الدین کلہ" بھی کرتی ہے۔

حاکم نے مستدرک کی کتاب الفتن والملاحم (ج ۴ ص ۴۳۰) میں اپنی سند کے ساتھ مقداد بن اسود سے انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے: کوئی خام و پختہ جھونپڑی نہیں بچے گی مگر یہ کہ خدا اس میں

اسلام کو داخل کرے گا عزت والا عزیز ہو یا ذلت والا ذلیل ہو خدا انہیں عزت عطا کرے گا اور انہیں اس کا اہل قرار دے گا یا انہیں ایسا ذلیل کرے گا کہ اسمیں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ مجازات الآثار النبویہ میں منقول ہے کہ جب فاطمہؑ نے آپ کا کرتا پھٹا ہوا اور شکم کرسے لگا ہوا دیکھا تو رونے لگیں آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ روئے زمین پر کوئی کچا، پکا گھر اور جھونپڑی نہیں، بچے گی مگر یہ کہ خدا اس میں تمہارے والد کے ذریعہ عزت یا ذلت داخل کریگا نیز آپؐ سے روایت ہے کہ خدا اس دین کو ہر اس گھر میں داخل کرے گا جس میں رات داخل ہوتی ہے، تفسیر تبیان میں خدا کے اس قول" ولقد کتبنا فی الزبور" کی تفسیر میں ابوجعفرؑ سے منقول ہے کہ خدا کا مومنوں سے وعدہ ہے کہ وہ انہیں پوری زمین کا وارث بنائے گا، اس مضمون کی دیگر احادیث ۴۵ ویں باب میں بیان ہوں گی۔

۵۸۔ مجمع البیان۔ خدا کے اس قول" ولقد کتبنا فی الزبور" میں لکھا ہے کہ امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی نے اپنی کتاب "البعث والنشور" میں اس موضوع سے متعلق بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں جن کو ہم سے ان کے نواسے ابوالحسن عبید اللہ بن محمد بن احمد نے ۵۱۸ھ کے مہینوں میں بیان کیا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے کہا: ساری حدیثیں ہم سے ابوالحسن نے اپنے نانا کے حوالے سے بیان کی ہیں اور کہا: ہمیں ابوعلی رودباری نے خبر دی اور انہوں نے کہا: ہمیں ابوبکر داؤد بجستانی نے اپنی کتاب سنن سے بہت سے طرق کے ذریعہ خبر دی پھر کہا: اور سب نے عاصم مقری سے انہوں نے زرعہ (زید نخ) انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی بچے گا تو خدا اسے ضرور طول دے گا یہاں تک کہ اس دن یا اس کے کسی وقت میں مجھ سے یا میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کو بھیجے گا اس کا نام میرا نام ہوگا وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۵۹۔ مجمع البیان۔ خدا کے اس قول" لیظہر علی الدین کلہ" (سورہ توبہ) کی تفسیر میں ابوجعفرؑ نے فرمایا: یہ دین تمام ادیان پر اس وقت غالب آئیگا جب مہدی آل محمد خروج کریں گے اس

وقت محمد۔ کی نبوت کا۔ اقرار کئے بغیر کوئی باقی نہ رہے گا۔ مفاتیح الغیب " التفسیر الکبیر " میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: سدی کہتے ہیں: ایسا مہدی کے خروج کے وقت ہوگا، السراج المنیر میں اس آیت کی تفسیر میں تحریر ہے کہ سدی کہتے ہیں: ایسا خروجِ مہدی کے وقت ہی ہوگا۔

۶۰۔ ینابیع المودة۔ ص ۴۲۵ میں کتاب المحجہ سے خدا کے اس قول " وعد الله الذین آمنوا منکم " کے بارے میں اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت قائم مہدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۶۱۔ ینابیع المودة میں مذکورہ کتاب سے خدا کے اس قول "لیستخلفنھم" کے بارے میں امام محمد باقر اور امام صادق رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ دونوں نے فرمایا: یہ قائم اور ان کے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہے اور غیبتِ نعمانی میں احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ سے انہوں نے احمد بن یوسف بن یعقوب الجعفی ابوالحسین کی کتاب سے انہوں نے اسماعیل بن مہران سے انہوں نے حسن بن علی بن ابوحمزہ سے انہوں نے اپنے والد اور روھب سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے خدا کے اس قول " وعد الله الذین آمنوا منکم " کے معنی کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ قائم اور ان کے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۶۲۔ نہج البلاغہ۔ آپ کے کلمات حکمت میں ہے۔ جب وہ وقت آئیگا تو دین کا یعسوب اپنی جگہ بیٹھے گا اور لوگ اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خریف میں بادل جمع ہو جاتے ہیں۔ الملاحم و الفتن کے باب ۱۸۱ میں نعیم بن حماد تابعی کی کتاب الفتن سے اور اس میں معاویہ اور ابواسامہ وکیع بن یمان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: فتنے پھوٹتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی بھی لا الٰہ الا اللہ کہنے والا باقی نہیں رہے گا۔ بعض نے کہا ہے کہ اللہ، اللہ نہیں کہا جائیگا تو دین کا یعسوب اپنی جگہ بیٹھے گا اس کے بعد خدا موسم خریف کے بادل کی مانند ایک گروہ کو بھیجے گا، میں ان کے سردار و امیر اور ان کے اترنے کی جگہ کا نام جانتا ہوں، اسی حدیث کو کتاب الفتن کے باب ۳۷

میں ابو یحییٰ زکریا حرث بن سوید تک سلسلہ پہنچاتے ہوئے علیؑ سے نقل کیا ہے۔ مگر آپ نے اس طرح فرمایا ہے: اسلام اسی طرح گھٹتا رہے گا یہاں تک لا الہ الا اللہ بھی نہیں کہا جائیگا پس جب ایسا ہوگا تو خدا ایک گروہ کو بھیجے گا جو موسم خریف کے بادلوں کی طرح جمع ہو جائیں گے۔

۶۳۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۴) میں اسعد اسکاف سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے ایک طویل حدیث میں جس میں امیر المومنینؑ کا خطبہ نقل کیا ہے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد میرے اہل بیت میں ضرور ایک شخص ہوگا جو امرِ خدا کے مطابق امر کرے گا اور حکمِ خدا سے حکم کرے گا اور یہ سخت نفاق وقحط کے زمانہ کے بعد ہوگا جس میں بلاء شدید ہوگی، امید منقطع ہو جائیگی اور رشوت ستانی عام ہوگی۔

۶۴۔ المہدی۔ میں عقد الدرر کے باب سوم سے اور اس میں ابو وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: علیؑ نے حسینؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ میرا بیٹا سید وسردار ہے جیسا کہ رسولؐ نے ان کا نام رکھا ہے ان کے صلب سے عنقریب ایک بچہ پیدا ہوگا اس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہوگا وہ اس وقت خروج کرے گا جب لوگ غفلت میں پڑے ہوں گے، حق کو دبایا جارہا ہوگا اور کھلم، کھلا ظلم کیا جارہا ہوگا ان کے خروج سے آسمان والے اور اسکے باشندے خوش ہوں گے وہ روشن پیشانی باریک و لمبی ناک، مناسب شکم، پتلی ران والا ہے اس کے دائیں رخسار پر تل ہے اور دانت متصل ہیں وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۶۵۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۴) عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت المال کو چھوڑ کر کہا: خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں بیت المال کے خزانہ اور اسلحہ واثاثہ کو ایسے ہی چھوڑ دوں یا اسے راہ خدا میں تقسیم کر دوں، علی بن ابی طالبؑ نے ان سے فرمایا: چھوڑ کر گذر جائیے کہ آپ اس کے مالک نہیں ہیں بلکہ اس کا مالک ہم سے قریش کا جوان ہے وہ اس کو آخری زمانہ میں راہ خدا میں تقسیم کرے گا۔ (اس حدیث کو ابو نعیم سے نقل کیا ہے) اور الملاحم والفتن کے باب ۱۵۶ میں نعیم تابعی کی کتاب الفتن سے اور انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے اسحٰق بن یحییٰ

سے انہوں نے طلحہ تمیمی سے انہوں نے طاؤس سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے لیکن اس کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے ''علی بن ابی طالب نے ان سے فرمایا: ایسے ہی چھوڑ دیجئے کہ آپ اس کے مالک نہیں ہیں۔ اسی کو البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان کے باب اول میں نعیم سے اور انہوں نے طاؤس سے نقل کیا ہے اور کتاب المہدی میں عقد الدرر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۶۶۔ بشارت الاسلام۔ میں عقد الدرر سے منقول ہے کہ ابو قتیل نے کہا کہ ابو رومان نے کہا: علی بن ابی طالب نے فرمایا: جب آسمان سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ حق آل محمد ہی میں ہے، اس وقت مہدی خروج کریں گے۔ اس حدیث کو امام ابوالحسن احمد بن جعفر المناوی نے کتاب الملاحم میں اور امام حافظ ابو عبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں بیان کیا ہے۔

۶۷۔ الملاحم والفتن کے ستائیسویں باب میں مؤلف نے سلیلی کی کتاب الفتن سے نقل کیا ہے کہ بنی امیہ، بنی ہاشم اور اہل بیت نبوت کے دشمن تھے حالانکہ وہ مہدی کے بارے میں جانتے تھے کیونکہ ان کے اور معاویہ کے زمانہ میں مہدی کا ذکر رہتا تھا ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے۔ جن کی تاریخ بھی ہے۔ اپنی کتاب عیون اخبار بنی ہاشم میں: مہدی اور امام کا ذکر کرتے ہوئے اپنی اسناد کے ساتھ لکھا ہے کہ: ایک دن معاویہ بنی ہاشم کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم لوگ اسی خبر سے خلافت کا استحقاق پیدا کرنا چاہتے تھے جس سے تم نے نبوت کا استحقاق پیدا کیا تھا جبکہ یہ دونوں کسی ایک خاندان کو نہیں ملتی ہیں، اپنی جان کی قسم خلافت کے بارے میں تمہاری دلیل لوگوں کے لئے مشتبہ ہے، تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے اہلبیت ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کی نبوت ہم میں اور خلافت ہمارے غیر میں ہے یہ ایک شبہہ ہے جس کے ذریعہ دھوکا دیا جاتا ہے۔ شبہہ کو شبہہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حق سے مشابہت رکھتا ہے یہاں تک کہ پہچان لیا جائے۔ اب تو خلافت عام افراد اور خاص شوریٰ کی مرضی سے قریش کی شاخوں میں چلی گئی ہے اور کوئی یہ نہیں کہتا ہے کہ کاش بنی ہاشم کو ہمارا حاکم بنایا گیا ہوتا، اگر بنی ہاشم کو ہمارا ولی بنایا گیا ہوتا تو ہمارے دین و دنیا کے لئے بہتر ہوتا مختصر یہ کہ نہ تمہارے حق میں عام لوگوں نے فیصلہ کیا اور نہ مخصوص شوریٰ نے اور جب انہوں نے اسے تمہارے غیر کو

دینے میں اتفاق کر لیا تو واضح ہے کہ اس سے تمہیں روک دیا پھر اگر تم کل اس سے بے رغبت رہتے تو آج ہم سے جنگ نہ کرتے۔ لیکن تم نے یہ گمان کیا کہ ہاشمی بادشاہ اور قائم مہدی بھی تمہارا ہی ہے جبکہ مہدی، عیسیٰ بن مریم ہیں اور ملک اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے اور اس کو ہم انہیں کے سپرد کریں گے۔ قسم اپنی جان کی اگر تم مالک بن گئے ہوتے تو عاد والوں کی آندھی اور ثمود والوں کی کڑک وصاعقہ بھی لوگوں کے لئے تم سے زیادہ ہلاکت خیز نہ ہوتی۔ اس کے بعد معاویہ خاموش ہو گیا تو عبد اللہ بن عباس اٹھے، خدا کی حمد وثناء کی اور پھر کہا: تمہارا یہ کہنا کہ ہم نبوت کے ساتھ خلافت کے مستحق نہیں ہو سکتے تو یہ بتاؤ کہ جب ہم نبوت کے سبب بھی خلافت کے مستحق نہیں ہو سکتے تو پھر کس چیز کے ذریعہ اس کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ اور تمہارا یہ کہنا کہ نبوت وخلافت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں یعنی کسی ایک خاندان کو نہیں مل سکتی ہیں تو خدا کے اس قول "**فقد آتینا آل ابراھیم الکتاب و الحکمة و آتینا ملکا عظیما**" وکہاں لے جاؤ گے کتاب سے مراد نبوت اور حکمت سے سنت اور ملک سے مراد خلافت ہے اور ہم آل ابراہیم ہیں ہمارے اور ان کے بارے میں خدا کا ایک حکم ہے ہم میں اور ان میں سنت جاری ہے۔ اور تمہارا یہ قول کہ ہماری دلیل وحجت مشتبہ ہے تو یہ بجائے خود ایک اشتباہ ہے خدا کی قسم ہماری دلیل اظہر من الشمس ہے اور چاند سے زیادہ روشن ہے اور اس کو تم بھی جانتے ہو لیکن ہم نے تمہیں خاک چٹائی ہے اور تمہاری ناک رگڑ دی ہے اور تمہارے بھائی، دادا، چچا اور ماموں کو قتل کیا ہے اور اب ان کی بوسیدہ ہڈیاں اور روحیں جہنم میں پہنچ گئی ہیں لہذا تم ان کی روحوں پر آنسو نہ بہاؤ اور تمہیں اس خون پر غصہ نہیں آنا چاہئے کہ جس کو شرک نے حلال کیا ہے یا جس میں شرک رچ بس گیا تھا اور جس کو اسلام نے نظر انداز کیا ہے۔ اور تمہاری یہ بات کہ لوگوں نے تمہیں ہمارے خلاف جمع نہ ہونے دیا تو یاد رکھو کہ انہوں نے ہمیں اتنی بڑی چیز سے محروم نہیں کیا جتنی عظیم چیز سے ہم نے انہیں محروم کر دیا ہے، دیکھو جب کوئی چیز مل جاتی ہے تو اس کا محصول بھی مل جاتا ہے، اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے باطل مٹ جاتا ہے اور تمہارا یہ کہنا کہ ہمارا یہ زعم ہے کہ ملک ومہدی ہمارا ہے تو تمہارا یہ زعم کتاب خدا میں شک ہے، خدا فرماتا ہے: "**زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا قل بلیٰ و ربی لتبعثن**" یہ تمام چیزیں گواہی دے رہی ہیں مالک وبادشاہ ہمارا ہوگا۔ اگر دنیا کا ایک ہی

دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا اور اس کو ضرور بھیجے گا اور وہ دنیا کو اس طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، اگر دنیا والوں نے ایک دن حکومت کی ہے تو ہم دو دن حکومت کریں گے۔ اور اگر انہوں نے ایک ماہ کی ہے تو ہم ایک سال کریں گے اور اگر انہوں نے ایک سال کی ہے تو ہم دو سال کریں گے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ عیسیٰ بن مریم مہدی ہیں تو سن لو کہ عیسیٰ، دجال کو قتل کرنے کے لئے نازل ہوں گے جب وہ انہیں دیکھے گا تو چربی کی طرح پگھل جائیگا اور ہم میں سے ایک آدمی امام ہوگا اور ان کی اقتدا میں عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔ اگر تم چاہو تو میں اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں، رہی عاد کی آندھی اور ثمود کی کڑک و صاعقہ تو یہ دونوں عذاب تھیں اور ہماری حکومت رحمت ہے۔

۶۸۔ الملاحم والفتن۔ (کے ۲۸ ویں باب میں) محمد بن جریر طبری کی کتاب "عیون اخبار بنی ہاشم" سے مہدی سے متعلق معاویہ سے ابن عباس کا مناظرہ اس طرح نقل کیا ہے: ابن عباس نے کہا: قریش کا قبیلہ جس چیز پر بھی فخر کرتا ہے اس چیز میں کوئی نہ کوئی اس کا شریک ضرور ہوتا ہے لیکن بنی ہاشم نبوت پر فخر کرتے ہیں اور اس میں کوئی بھی ان کا شریک نہیں ہے اور نہ کوئی اس سلسلہ میں برابری کر سکتا ہے اور نہ کوئی ان سے نبوت کو چھین سکتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے محمد کو قریش سے اس لئے قرار دیا ہے کہ وہ سب سے بہتر تھے اور بنی ہاشم سے اس لیئے قرار دیا ہے کہ بنی ہاشم قریش سے افضل تھے اور بنی عبد المطلب میں اس لئے قرار دیا کہ وہ بنی ہاشم سے افضل تھے اور تم پر انہیں چیزوں کے سبب فخر کرتے ہیں جن کے ذریعہ تم عرب پر فخر کرتے ہو، یہ امت مرحومہ ہے اس کا نبی بھی اسی سے ہے، اس کا مہدی اور اس کا آخری مہدی بھی اسی سے ہے، بیشک ہم ہی سے آغاز ہوا ہے اور ہم ہی پر اختتام ہوگا، تمہارے لئے جلد ہونے والی بادشاہت تھی اور ہمیں تاخیر سے ملے گی پھر اگر تمہاری بادشاہت ہم سے پہلے تھی تو کوئی بات نہیں کیونکہ ہماری حکومت کے بعد کسی کی حکومت نہیں ہوگی، اس لئے ہم اہل عافیت ہیں اور عافیت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

۶۹۔ الملاحم والفتن کے ۴۳ ویں باب میں۔ کہ جس کو انہوں نے ابوزکریا کی کتاب الفتن سے نقل کیا

ہے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا اور کہا: ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا اور کہا: ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا اور انہوں نے سیار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اگر دنیا کی ایک ہی رات باقی بچے گی یا کہا کہ ایک ہی دن باقی بچے گا تو بھی مہدی اس میں خروج کریں گے۔

۷۰۔ العمدہ۔ ثعلبی نے خدا کے اس قول "اذ اوی الفتیة الیٰ الکھف" کی تفسیر میں بیان کیا ہے اور ایک بسیط حدیث اور ان کا غار میں جانے اور پھر بیدار ہونے کو بیان کیا ہے اور پھر گذشتہ اسناد۔ یعنی جس کو ثعلبی نے کتاب العمدہ میں بیان کیا ہے۔ کی بنا پر لکھا ہے: وہ لیٹ گئے تو فوراً ہی ان پر نیند کا غلبہ ہو گیا چنانچہ وہ مہدی کے خروج کے وقت تک سوتے ہی رہیں گے۔ کہا جاتا ہے۔ پھر کہا کہ۔ مہدی ان پر سلام کریں گے تو خدا انہیں زندہ کر دے گا اور وہ دوبارہ سو جائیں گے اور قیامت تک نہیں اٹھیں گے اسی حدیث کو طرائف میں ثعلبی کی تفسیر سے نقل کیا ہے۔ اور البرہان فی علامت مہدی آخرالزمان" کے باب اول میں نقل کیا ہے۔

۷۱۔ کشف الیقین۔ میں کتاب الفردوس سے اور اس میں جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے جنت چار افراد کی مشتاق ہے خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ چار افراد، علی بنؑ ابی طالب، حسن و حسین اور مہدی ہیں کہ جن کی اقتداء میں عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے خدا کا درود ہو ان پر۔

۷۲۔ الیقین فی امرۃ امیر المومنینؑ۔ کے ایک سو ستائیسویں باب میں ہے کہ احمد بن محمد طبری نے محمد بن ابی بکر بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے حسن بن علی ابو محمد دینوری سے انہوں نے محمد بن الھمدانی سے انہوں نے محمد بن خالد طیالیسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے عقبہ بن قیس بن سمعان سے انہوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام سے انہوں نے رسولؐ سے (ایک طویل حدیث میں کہ جس میں قصہ غدیر اور علی کو خلیفہ منتخب کرنے اور آپ کے طویل خطبہ کا ذکر کیا ہے) روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لوگو! خدا کی طرف سے مجھ میں پھر علی بن ابی طالبؑ میں اور پھر ان کی نسل میں قائم مہدی تک نور اتارا گیا ہے۔ مہدیؑ خدا کا حق اور

ہمارے برحق کو لیں گے۔ اس حدیث کی احتجاج میں روایت کی ہے مگر اس میں یہ عبارت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا کی طرف سے نور جاری وساری ہے۔

۷۳۔ کشف الاستار میں، محمد حنفیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: ہم علیؑ کی خدمت میں حاضر تھے ایک شخص نے آپؑ سے مہدی کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: افسوس، افسوس! پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ کی نو انگلیاں متصل کیں اور فرمایا: یہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کہے گا تو قتل کر دیا جائیگا تو خدا انہیں خریف کے بادلوں کی طرح جمع کر دے گا اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی الفت ومحبت ڈال دے گا جبکہ وہ ایک دوسرے سے واقف اور آشنا بھی نہ ہوں گے ان کی تعداد بدر والوں کے برابر ہوگی، اولین ان پر سبقت نہیں کر سکے اور آخرین ان کی عظمت ومنزلت کو نہیں پا سکیں گے۔ ان کی تعداد طالوت کے ان اصحاب کے برابر ہوگی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ اس حدیث کو حافظ ابوعبداللہ حاکم نے اپنی کتاب، مستدرک'' میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث بخاری مسلم کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے نقل نہیں کیا ہے ،مخفی نہ رہے کہ ان کا یہ قول کہ وہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپؑ نے اولادِ حسینؑ سے ہونے والے نو ائمہ کے اسماء کی تعداد کے برابر انگلیاں بند کیں اور جب حجت بن الحسن کے نام پر پہنچے تو فرمایا: یہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے اور آپؑ کا یہ جملہ اس بات پر نص ہے کہ مہدی عج امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں، یہ حدیث تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ، البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان' میں نقل ہوئی ہے۔

۷۴۔ امالی صدوق۔ محمد بن الحسن نے حسین بن الحسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے محمد بن الحسین کنانی سے انہوں نے اپنے جد ابوعبداللہ صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

بیشک اللہ عز وجل نے اپنے نبیؐ پر ان کے انتقال سے قبل ایک کتاب (نوشتہ) نازل کی اور فرمایا: اے محمدؐ! یہ کتاب نجیب کے لئے تمہاری وصیت ہے، میں نے کہا: اے جبرئیل! میرے اہلبیتؑ

کون ہیں؟ فرمایا: علی بن ابی طالب، اس پر سونے کی مہریں لگی ہوئی تھیں، نبیؐ نے وہ کتاب علی کو دیدی اور فرمایا: اس کی ایک مہر توڑ دو اور اس میں جو کچھ ہے اس کے مطابق عمل کرو چنانچہ علیؑ نے مہر توڑی اور جو اس میں۔ مرقوم۔ تھا اس کے مطابق عمل کیا پھر آپؑ نے وہ کتاب اپنے فرزند حسن کے سپرد کی، انہوں نے ایک مہر توڑی اور جو کچھ اس میں تحریر تھا اس کے مطابق عمل کیا۔ انہوں نے وہ کتاب اپنے بھائی حسین کے حوالے کی، انہوں نے ایک مہر توڑی اس میں لکھا تھا کہ شہادت پانے تک لوگوں کے ساتھ قیام کرو کہ ان لوگوں کو آپؑ ہی کے ساتھ شہادت مل سکتی ہے۔ اپنے نفس کو خدا کے لئے فروخت کردو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر اس کتاب کو علی بن الحسین کے سپرد کیا۔ آپؑ نے ایک مہر توڑی، اس میں لکھا تھا کہ خاموشی اختیار کرو اور اپنے گھر میں محدود رہو اور آخری وقت تک اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہے، آپؑ نے ایسا ہی کیا، اور اس کتاب کو محمد بن علیؑ کے سپرد کیا آپ نے اس کی ایک مہر توڑی تو دیکھا: لوگوں سے گفتگو کرو، انہیں فتوا دو اور خدا کے علاوہ کسی سے نہ ڈرو! تمہیں کوئی بھی ضرر نہیں پہنچ سکے گا۔ پھر آپؑ نے وہ کتاب میرے سپرد کی، میں نے اس کی ایک مہر توڑی تو دیکھا لوگوں سے گفتگو کریں اور انہیں فتوا دیں، اہل بیتؑ کے علوم کو نشر کریں اور اپنے آباء صالحین کی تصدیق کریں اور خدا کے علاوہ کسی سے نہ ڈرایئے آپؑ امن وامان میں ہیں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر میں نے اس کتاب کو موسیٰ بن جعفر کے حوالے کردیا، اسی طرح موسیٰ اسے اپنے بعد والے کے سپرد کریں گے۔ اور قیام مہدیؑ تک یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ ایسی ہی حدیث علل الشرائع میں حسن بن سماعہ سے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۷۵۔ الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ۔ ابن بابویہ نے محمد بن موسیٰ متوکل سے انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ہمارے بہت سے علماء سے انہوں نے داؤد بن کثیر رقی سے انہوں نے ابوعبداللہ سے خدا کے قول " الذین یومنون بالغیب" کے سلسلہ میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یعنی جو قائم کے قیام وانقلاب پر ایمان لایا وہ حق ہے۔

۷۶۔ارشاد۔ ابوالحسن علی بن بلال مہلبی نے محمد بن جعفر المودب سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے علی بن محمد بن قتیبہ سے انہوں نے فضل بن شاذان سے انہوں نے اسماعیل بن الصباح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک شیخ۔ بزرگ۔ سے سنا کہ وہ سیف بن عمیرہ کے حوالے سے نقل کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں، میں ابوجعفر منصور کے پاس موجود تھا کہ انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا: اے سیف بن عمیرہ! اولادِ علی بن ابیطالب میں سے ایک شخص کا نام لیکر منادی ضرور ندا کرے گا۔ راوی کہتا ہے۔ اے امیر المومنینؑ میں آپ پر قربان! یہ بات آپ کہہ رہے ہیں؟!! اس نے کہا: ہاں۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ بات لوگوں نے میرے سامنے کہی ہے۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین اس سے قبل میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔ اس نے کہا: اے سیف! یہ حق ہے اور جب ایسا ہوگا تو سب سے پہلے اس آواز پہ ہم لبیک کہیں گے۔ کہا یہ ندا بنی فاطمہ علیہا السلام میں سے ہمارے چچا کہ بیٹے کو نہیں دی جائے گی؟ پھر کہا: ہاں اے سیف اگر اس حدیث کو میں نے ابوجعفر محمد بن علیؑ سے نہ سنا ہوتا جو انہوں نے مجھ سے بیان کی ہے اور تمام روئے زمین پر بسنے والے اس کو مجھ سے بیان کرتے تو میں ان کی یہ بات نہ مانتا لیکن محمد بن علی نے بیان کی ہے، شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اور کلینی نے روضہ میں سیف تک سلسلہ پہنچاتے ہوئے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ نیز کتاب ''المہدیؑ'' میں عقد الدرر کی فصل سوم سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۷۷۔امالی صدوق۔ متوکل کے بیٹے نے محمد بن عبداللہ کوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے علی بن سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ثمالی سے انہوں نے سعد الخفاف سے انہوں نے ابن نباتہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ سے حجابِ نور کی طرف لے جایا گیا تو میرے پروردگار نے مجھے نداء دی۔ اے محمدؐ! تم میرے بندے ہو اور میں تمہارا رب ہوں! پس میری ہی اطاعت وفرمانبرداری کرو

اور میری ہی عبادت کرو، اور مجھ ہی پر اعتماد کرو کہ میں تمہارے عبد، حبیب، رسول، نبی اور تمہارے بھائی علی کے خلیفہ و باب ہونے پر راضی ہوں، علی میرے بندوں پر میری حجت ہیں اور میری مخلوق کے لئے امام ہیں انہیں کے ذریعہ میرے دشمنوں میں سے میرے دوست پہچانے جائیں گے۔ اور انہیں کے سبب شیطان کے گروہ سے میرا گروہ ممتاز و جدا ہوگا، انہیں کے باعث میرا دین قائم ہوگا، میرے حدود کی حفاظت ہوگی، میرے احکام نافذ ہوں گے میں تمہارے سبب، ان کے سبب اور ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ کے سبب اپنے بندوں اور اپنی کنیزوں پر رحم کروں گا اور قائم کے ذریعہ اپنی زمین کو اپنی تسبیح و تحلیل و تقدیس اور تکبیر و تمجید سے آباد۔ یا معمور۔ کروں گا اور ان ہی کے وسیلہ سے زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اپنے اولیاء کو اس کا وارث بناؤں گا اور ان ہی کے باعث ان لوگوں کی بات کو نیچا کروں گا جو میرا انکار کرتے ہیں اور اپنے قول کو بلند کرونگا، ان ہی کے ذریعہ میں اپنے بندوں کو زندگی دوں گا (ان ہی کے واسطہ سے اپنے بندوں کو اپنے علم کی خبر دوں گا اور اپنے شہروں کو زندہ کروں گا نخ) اور اپنی مشیت سے ان کیلئے ذخیروں اور خزانوں کو آشکار کروں گا اور اپنے ارادہ سے انہیں پوشیدہ و مخفی رکھی جانے والی باتوں سے آگاہ کروں گا اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کروں گا تاکہ وہ میرے امر کے نفاذ اور میرے دین کے اعلان میں ان کی تائید کریں، کیوں نہ ہو کہ وہ میرے ولی برحق ہیں، اور سچ مچ میرے بندوں کے مہدی ہیں۔

۷۸۔ بحار الانوار۔ امالی شیخ۔ ایک جماعت نے ابوالمفضل سے انہوں نے احمد بن محمد بن بشار سے انہوں نے مجاہد بن موسیٰ سے انہوں نے عباد بن عباد سے انہوں نے مجالد بن سعید سے انہوں نے حبر بن نوف ابوولاک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری سے کہا: خدا کی قسم ہم پر جو بھی سال آتا ہے وہ گذشتہ سال سے بدتر ہوتا ہے اور جو حاکم و امیر آتا ہے وہ پہلے والے سے بدتر ہوتا ہے۔ ابوسعید خدری نے کہا: میں نے رسولؐ سے یہی سنا ہے جو تم کہہ رہے ہو اور آپؐ ہی سے یہ بھی سنا ہے کہ تمہارا امر ایسے ہی جاری ہوگا یہاں تک فتنہ و ظلم ہی کے زمانہ میں وہ شخص پیدا ہو جائیگا جس کو اس زمانہ میں نہیں پہچانا جائیگا یہاں تک کہ زمین ظلم و ستم سے پر ہو جائیگی،

کوئی شخص بھی اللہ کہنے کی جرات نہیں کر سکے گا پھر خدا اس شخص کو بھیجے گا جو مجھ سے اور میری عترت سے ہوگا، وہ زمین کو ایسے ہی عدل سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے والے نے اسے ظلم و جور سے بھر دیا تھا۔ اور اس کے لئے زمین اپنے خزانے اگل دے گی، وہ بہت زیادہ بخشش کرے گا فراخدلی سے مال تقسیم کرے گا اس کو بے حساب دیگا۔

۷۹۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے ابو علی رازی سے انہوں نے ابن ابی دارم سے انہوں نے علی بن عباس سند مقانعی سے انہوں نے محمد بن ہاشم قیسی سے انہوں نے سہل بن تمام بصری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی آخری زمانہ میں خروج کریں گے۔

۸۰۔ غیبت الشیخ۔ اسی اسناد کے ساتھ حسن بن الحسین نے بلیۃ سے انہوں نے ابو الحجاف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدیؑ مبارک ہو، اسی جملہ کو تین بار دہرایا (پھر فرمایا) وہ اس وقت خروج کریں گے جب لوگ اختلاف اور شدید زلزلوں میں گھرے ہوں گے اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، اس۔ معبود۔ کے بندوں کے دلوں کو عبادت سے سرشار کردیں گے بندوں پر ان کا عدل سایہ فگن ہوگا۔

۸۱۔ غیبت الشیخ۔ مذکورہ اسناد کے ساتھ حسین بن حسین سے انہوں نے سفیان حریری سے انہوں نے عبد المومن سے انہوں نے حارث بن حصیرہ سے انہوں نے عمارہ بن جوین العبدی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول کو منبر سے فرماتے سنا ہے کہ بیشک میری عترت میرے اہل بیتؑ مہدیؑ آخری زمانہ میں خروج کریں گے ان کے لئے آسمان اپنے قطروں کو برسائے گا اور زمین اپنے دانوں کو نکال دے گی۔ یعنی ان کے زمانہ میں بہت زیادہ بارش ہوگی اور بہت زیادہ پیداوار ہوگی۔ اور وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے معمور کریں گے جس طرح اسے لوگوں نے ظلم و جور سے بھر دیا ہوگا۔

۸۲۔ غیبت الشیخ۔ محمد بن اسحٰق نے مقاتلی سے انہوں نے جعفر بن زہری سے انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے قیس بن ربیع وغیرہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا ہے یہ دنیا کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا یہاں تک کہ میری امت میں میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص آئیگا جس کو مہدی کے نام سے پکارا جائیگا۔

۸۳۔ بحارالانوار۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے بزوفری سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے ابن قتیبہ سے انہوں نے فضل سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے ابولہیعہ سے انہوں نے ابوقبیل سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: پس اس وقت مہدی خروج کریں گے اور وہ ان کی (حضرت علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اولاد سے ہوں گے خدا ان کے ذریعہ جھوٹ کو نابود کرے گا، اور زمانہ کی سختیاں کافور ہو جائیں گی اور انہیں کے ذریعہ تمہاری گردنوں سے ذلت کا طوق اتارے گا۔ پھر فرمایا: میں اس امت کا اول، مہدی اوسط اور عیسیٰؑ آخر ہیں اور اس کے علاوہ ہلاکت وتباہی ہے۔

۸۴۔ بحارالانوار۔ "امالی صدوق" ابن متوکل سے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے اس شخص سے نقل کیا ہے کہ جس نے ابوعبداللہؑ سے سنا تھا فرمایا:

لکل اناس دولة یرقبونها ودولتنا فی آخر الدهر یظهر

ہر قوم کے لئے ایک سلطنت ہے جس کا وہ انتظار کرتی ہے اور ہماری حکومت آخری زمانہ میں ظاہر ہوگی۔

۸۵۔ غیبت نعمانی۔ علی بن الحسن مسعود نے محمد بن یحییٰ عطار قمی سے انہوں نے محمد بن حسن رازی سے انہوں نے محمد بن علی کوفی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے قسم سے انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے خدا کے اس قول " اذن للذین یقاتلون بانهم

ظلموا و ان الله علیٰ نصرھم لقدیر" کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اس سے مہدی اور ان کے اصحاب مراد ہیں۔

۸۶۔ دلائل الامامۃ۔ ابو المفضل محمد بن عبد اللہ نے احمد بن اسحٰق بن بہلول قاضی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سمرہ بن حجر سے انہوں نے حمزۃ النصیبی سے انہوں نے زید بن رفیع سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بنی ہاشم کے چند جوان ادھر سے گذرے۔ ان کے چہرے روشن چراغ کی مانند درخشاں تھے، انہیں دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ آپ کے رونے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: خدا نے ہم اہل بیتؑ کے لئے دنیا کو چھوڑ کر آخرت کو اختیار کیا ہے اور عنقریب میرے اہل بیتؑ کو قتل کیا جائیگا انہیں وطن سے نکالا جائیگا، آوارہ وطن کر دیا جائیگا یہاں تک کہ خدا انہیں پرچم عطا کرے گا جو مشرق کی سمت سے آئے گا جو اسے جھٹکا دیگا وہ جھٹکا کھائے گا جو انہیں پھاڑے گا اسے چیر دیا جائیگا، پھر ان سے جنگ کے لئے میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص نکلے گا اس کا نام میرا نام اور اس کا اخلاق میرا اخلاق ہے، میری امت اس کے پاس اس طرح آئے گی جس طرح طائر آشیانوں کی طرف آتے ہیں پھر وہ زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، اس حدیث کا ایک جز ابن مسعود سے مختلف طرق سے نقل ہوا ہے۔

۸۷۔ دلائل الامامۃ۔ ابو طاہر عبد اللہ بن احمد الخازن نے ابوبکر بن محمد بن محمد بن عمر بن محمد بن مسلم سے انہوں نے ابوالحسن عبداللہ بن محمد بن عباس رازی التمیمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد جعفر بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد محمد بن علی نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد علی بن الحسین نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد حسین نے بیان کیا اور آپؑ نے اپنے بھائی حسن سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: مجھ سے

میرے والد علی بن ابی طلبؑ نے بیان کیا اور فرمایا: رسولؐ نے مجھ سے فرمایا: حضرت قائم کے قیام کرنے سے پہلے قیامت نہیں آئے گی اور وہ اس وقت قیام کریں گے جب خدا اذن دے گا، جو ان کا اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ان سے روگردانی کرے گا وہ ہلاک ہو جائیگا خدا کے بندو! خدا پر نظر رکھو اور ان کے پاس پہنچو! خواہ تمہیں برف پر بیٹھ کر جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کے خلیفہ ہیں۔ عیون اخبار الرضا میں آپؑ کے آباء سے اور انہوں نے امیر المومنینؑ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۸۸۔ دلائل الامامۃ۔ ابو الحسین محمد بن ہارون بن موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابو علی نہاوندی سے انہوں نے اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن سلیم سے انہوں نے ہشام بن حسن سے انہوں نے معلی بن ابی معلی سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: تمہیں مہدی مبارک ہو، وہ آخری زمانہ میں سختیوں اور ذلتوں کے وقت آئیں گے خدا زمین کو ان کیلئے عدل و انصاف سے وسیع کریگا۔

۸۹۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون بن موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابو علی سے انہوں نے ابو علی نہاوندی سے انہوں نے احمد بن زہیر سے انہوں نے عبداللہ بن داہر رازی سے انہوں نے عبداللہ بن القدوس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عاصم بن ابی نجود سے انہوں نے زر بن ابی حبیش سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ میرا ایک بیٹا، جس کا نام میرے نام پر ہوگا، مالک نہیں بن جائیگا وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔

۹۰۔ دلائل الامامۃ۔ ابو الحسین محمد بن ہارون بن موسیٰ نے محمد بن جریر طبری سے انہوں نے عیسیٰ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے حسن بن الحسین عرنی سے انہوں نے یحییٰ بن یعلی بن الجرود سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے ایک حدیث میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ہم میں سے مہدی ہوگا کسی امت میں بھی اس کے علاوہ مہدی نہ ہوگا کہ جسکا انتظار کیا جائے۔

۹۱۔غیبت الشیخ۔شریف ابو محمد محمدی نے محمد بن علی بن تمام سے انہوں نے حسین بن محمد القطعی سے انہوں نے علی بن احمد بن حاتم البزاز سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے خدا کے اس قول " **و فی السماء رزقکم و ما توعدون فورب السماء و الارض انه لحق مثل ما انکم تنطقون** " کے بارے میں کہا ہے: اس آیت سے حضرت قائم کا قیام وانقلاب مراد ہے، اسی طرح آیت " **اینما تکونوا یاتِ بکم الله جمیعا** " کے بارے میں کہا ہے کہ اس آیت سے حضرت قائم کے اصحاب مراد ہیں کہ خدا انہیں دن بھر میں جمع کردے گا۔

۹۲۔غیبت الشیخ۔محمد بن علی بن الحسین بن محمد القطعی نے علی بن حاتم سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے عبید بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن الحسینؑ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہیکہ آپ نے خدا کے اس قول " **و نرید ان نمن علیٰ الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین** " کے بارے میں فرمایا: یہ آل محمد ہیں: خدا ان کی محنت وجانفشانیوں کے بعد ان کے مہدی کو بھیجے گا وہ انہیں عزت دے گا اور ان کے دشمنوں کو ذلیل کرے گا "تفسیر تبیان" میں اس آیت کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ ہمارے علماء کی ایک جماعت نے روایت کی ہے کہ یہ آیت مہدی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۹۳۔غیبت الشیخ۔احمد بن ادریس نے علی بن الفضل سے انہوں نے احمد بن عثمان سے انہوں نے احمد بن رزق سے انہوں نے یحییٰ بن علا رازی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: اس امت میں خدا ایک شخص کو پیدا کرے گا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں خدا اس کے سبب آسمان اور زمین کی برکتوں کو جاری کرے گا چنانچہ آسمان بارش برسائے گا اور زمین اپنا دانہ، اناج، اگائے گی اور اس کے وسیلہ سے چوپائے اور درندے محفوظ رہیں گے، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، اس کے لئے وہ (کفار کو) قتل کرے گا یہاں تک کہ جاہل کہے گا اگر یہ آل محمد کی ذریت سے ہوتا تو

رحم کرتا۔

۹۴۔ بحارالانوار۔ احمد بن محمد بن سنان نے ابان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ ابوعبداللہ کہتے ہیں: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ شخص خروج کرے گا جو مجھ سے ہے اور وہ آل داؤد کی طرح حکومت کرے گا وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں ہوگا اور ہر ایک کو اس کا حق دے گا۔

۹۵۔ الارشاد۔ ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے اور علی بن محمد قاسانی سے اور سب نے زکریا بن یحییٰ نعمان بصری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ علی بن جعفر بن محمد حسن بن الحسین بن علی بن الحسین سے حدیث بیان کر رہے ہیں انہوں نے اپنی حدیث میں فرمایا: یقیناً خدا نے ابوالحسن، رضاؑ کی اس وقت مدد کی جب ان کے خلاف ان کے بھائی اور ان کے چچا نے بغاوت کی تھی جب وہ طویل حدیث بیان کر چکے تو میں اٹھا اور ابوجعفر محمد بن علی رضا، کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی: میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دیتا ہوں کہ آپ میرے امام ہیں۔ اس پر امام رضاؑ رونے لگے اور فرمایا: چچا! کیا آپ نے میرے والد کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ رسولؐ نے فرمایا: بہترین کنیز نوبیہ طیبہ[1] کے فرزند پر میرے باپ قربان کہ ان کی اولاد سے ایک جلاء وطن اور آوارہ وطن اپنے والد اور دادا کے خون کا انتقام لے گا وہ غیبت اختیار کرے گا تو کہا جائیگا وہ مر گیا ہے یا ہلاک ہو گیا ہے یا کسی وادی میں چلا گیا ہے میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں۔ آپؑ نے سچ فرمایا اسی حدیث کو اعلام الوریٰ میں کلینی کی سند کے ساتھ زکریا بن یحییٰ سے نقل کیا ہے۔

۹۶۔ الکامل سقیفہ۔ میں امام علی بن الحسین زین العابدین کے اس مشہور خطبہ سے جو آپ نے دمشق میں فرمایا تھا، نقل کیا ہے بیشک خدا نے ہمیں بردباری، علم، سخاوت، شجاعت سے نوازا ہے اور مومنوں کے دلوں میں محبوبیت دی ہے، ہم ہی میں سے رسولؐ، ان کے وصی، سید الشہدا حمزہ، اور جنت میں پرواز کرنے والے جعفر، اس امت کے دو سبط اور دجال کو قتل کرنے والے مہدی ہیں۔

---

[1] امام محمد تقی کی والدہ مراد ہیں، وہ نوبیہ تھیں سبیکہ بھی کہا جاتا تھا۔

۹۷۔ مقاتل الطالبین۔ (زید بن علی کے مقتل اوران کی شہادت کے اسباب کے بارے میں)
لکھا ہے ہم کو علی بن الحسین نے خبر دی اور کہا: مجھ سے حسن بن علی آدمی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابوبکر جبلی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن عنبری نے بیان کیا اور کہا: ہم سے موسیٰ بن محمد نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ولید بن محمد الموتری نے بیان کیا اور کہا: میں زہری کے ساتھ رصافہ میں تھا کہ ایک شور ہوا زہری نے مجھ سے کہا، ولید ذرا دیکھو تو کیا ماجرا ہے؟ میں نے مکان کے روشن دان سے دیکھا اور بتایا کہ زید بن علی کا سر ہے وہ فوراً سیدھے ہو کر بیٹھے اور کہا: عجلت نے اس گھر کے لوگوں کو ہلاک کر دیا میں نے کہا: یا مالک وہ مختار ہوں گے۔ انہوں نے کہا: مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے فاطمہؑ کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ اور وہ یہ کہ۔ رسولؐ نے فرمایا: مہدی تمہاری اولاد سے ہوگا، دلائل الامامۃ میں ایسی ہی حدیث اپنی سند سے ولید سے نقل کی ہے۔

۹۸۔ قرب الاسناد۔ محمد بن عیسیٰ نے عبداللہ بن میمون القداح سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علی بن ابی طالب نے فرمایا: ہم میں سے سات افراد ایسے ہیں، جن کا مثل خدا نے زمین پر پیدا نہیں کیا ہے رسولؐ ہم ہی میں سے ہیں جو اولین و آخرین کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور ان کے وصی خیر الاوصیاء ہیں اور ان کے دونوں اسباط (نواسے) خیر الاسباط ہیں اور وہ حسن و حسین ہیں اور آپؐ کے چچا حمزہ سید الشہداء ہیں۔ فرشتوں کے ساتھ جس نے پرواز کی وہ جعفر ہیں اور قائمؑ بھی ہم میں سے ہے۔

۹۹۔ احتجاج۔ ابوجعفر مہدی ابن ابی حرب الحسینی المرعشی نے شیخ ابوعلی الحسن بن شیخ سعید ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک جماعت سے جماعت نے ابومحمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے ابوعلی محمد بن ہمام سے انہوں نے علی سوری سے انہوں نے افطس کے بیٹوں میں سے جو کہ خدا کے نیک بندے ہیں ابومحمد علوی سے۔ انہوں نے محمد بن موسیٰ ہمدانی سے انہوں نے محمد بن خالد طیالیسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے اور

سب نے قیس بن سمعان سے انہوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے (ایک طویل حدیث میں کہ جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ نبیؐ نے حکم خدا سے خلافت کو معین کیا تھا۔ اور اس طویل خطبہ کو ذکر کیا ہے جو کہ آنحضرتؐ نے غدیر میں دیا تھا) آپؑ نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے بروز غدیر اپنے خطبہ میں فرمایا: لوگو! میں نبیؐ ہوں اور علی میرے وصی ہیں جان لو کہ خاتم الائمہ ہم میں سے قائم المہدی ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ وہی تمام ادیان پر غالب آئیں گے اور ظالموں سے انتقام لیں گے، خبردار ہو جاؤ کہ وہ قلعوں کو فتح کرنے والے اور انہیں منہدم کرنے والے ہیں جان لو کہ وہ مشرکوں کے ہر قبیلہ کو تہ تیغ کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ اولیاء خدا میں سے ہر ایک کے خون کا انتقام لیں گے، خبردار ہو جاؤ کہ وہ دین خدا کے ناصر و مددگار ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ وہ گہرے سمندر سے چلو بھرنے والے ہیں، ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ ہر صاحب فضل و کمال کو اس کے فضل و کمال کے ساتھ اور ہر جاہل کو اس کے جہل کے ساتھ نام زد کرنے والے ہیں وہ خدا کے برگزیدہ اور اس کے پسندیدہ ہیں، یاد رکھو کہ وہ ہر علم کے وارث اور اس کا احاطہ کرنے والے ہیں، آگاہ ہو جاؤ کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے خبر دینے والے اور ایمان کی بابت تنبیہ کرنے والے ہیں وہ اعلیٰ درجہ کے سمجھدار مستحکم ہیں اور تمام امور انہیں کے سپرد ہوں گے، جان لو کہ ان کی بشارت سلف نے دی ہے وہی حجت باقیہ ہیں، ان کے بعد کوئی حجت نہیں ہے، حق انہیں کے ساتھ ہے اور نور انہیں کے پاس ہے، انہیں کوئی بھی مغلوب نہیں کر سکتا اور نہ کوئی ان کے خلاف کامیاب ہو سکتا ہے، آگاہ ہو جاؤ وہ اللہ کی زمین پر اس کے ولی ہیں اور اس کی مخلوق میں اس کے مقرر کئے ہوئے حاکم ہیں اور وہ زمین میں پوشیدہ و آشکار اس کے امین ہیں۔

۱۰۰۔ مستدرک الوسائل۔ (کہتے ہیں) گذشتہ اسناد کے ساتھ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے کہ اس میں سے میرے والد اور محمد بن الحسن اور علی بن الحسین بھی ہیں، بیان کیا اور ان سب نے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید اللہ الیقطینی سے انہوں نے عبد اللہ بن زکریا مومن سے

انہوں نے ابن مسکان سے انہوں نے زید ابن ابی ہبیرہ کے غلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: اے لوگو! انزع (علیؑ) کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ کہ یہ صدیق اکبر ہیں اور جو ان کا اتباع کرے گا اس کی ہدایت کرنے والے ہیں اور جو ان پر سبقت کرے گا وہ دین سے خارج ہو جائے گا اور جو انہیں چھوڑ دیگا خدا اسے ہلاک کردے گا اور جو ان سے تمسک کرے گا وہ خدا کی رسی سے متمسک ہو جائیگا اور جو ان کی ولایت کا اقرار کرلیگا، خدا اس کی ہدایت کرے گا، اور جو ان کی ولایت کو چھوڑ دے گا خدا اسے گمراہی میں چھوڑ دے گا، اور انہیں کی اولاد سے اس امت کے دو سبط حسن و حسین ہیں اور وہ میرے بیٹے ہیں اور حسینؑ کی اولاد میں سے ائمہ ھدیٰ اور قائم المھدیؑ ہیں، لہذا تم ان سے محبت کرو اور انہیں سے الفت رکھو، انہیں چھوڑ کر ان کے دشمنوں کو رازدار و دوست نہ بناؤ کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے گا اور تم زندگانی دنیا میں ذلیل و خوار ہو جاؤ گے اور جو افترا کرتا ہے۔ بہتان باندھتا ہے۔ وہ گھاٹے میں ہے۔

۱۰۱۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ (کے دوسرے باب) میں حسن بن سفیان اور ابونعیم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اگر دنیا کی صرف ایک ہی رات باقی بچے گی تو بھی میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص مالک و حاکم ہوگا، اسی حدیث کو کشف الغمہ میں حافظ ابونعیم سے نقل کیا ہے۔

۱۰۲۔ المقدمہ (ص ۳۷۹) جو فصل مؤلف نے امر فاطمی کے سلسلہ میں قائم کی ہے اس میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: قیامت نہیں آئیگی یہاں تک کہ ان کے درمیان میرے اہلبیت میں سے ایک شخص خارج ہوگا اور ان پر ضرب لگاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ حق کی طرف لوٹ آئیں راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: وہ کتنے سال تک حاکم و مالک رہیں گے؟ کہا: خمس واثنین (پانچ و دو) تک راوی نے دریافت کیا: یہ خمس واثنین کیا ہے کہا اس کو میں بھی نہیں جانتا ہوں، اس حدیث کو موصوف نے ابویعلی الموصلی کی (مسند سے) نقل کیا ہے۔

۱۰۳۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۲۳) کتاب الحجہ فیما نزل فی القائم الحجہ سے یحییٰ بن ابی القاسم سے

روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جعفر صادق نے سورۂ یونس میں، خدا کے اس قول "یقولون لولا انزل علیه آیة من ربه فقل انما الغیب لله فانتظروا انی معکم من المنتظرین" کے بارے میں فرمایا: اس آیت میں غیب سے مراد، حجۃ القائم ہیں۔[۱]

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۲۵، ۳۲، ۳۷، ۳۹، ۴۱، ۵۲، ۷۲، ۷۶ اور دوسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۶، ۱۱، ۱۳، ۲۱، تیسرے باب کی ح ۱ چوتھے باب کی ح ۱ سے ۱۱ تک پانچویں باب کی ح ۱ چھٹے باب کی ح ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۲۲، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۳ ساتویں باب کی ح ۱

---

۱ بحار الانوار میں سید ابن طاؤس کی طرائف سے منقول ہے، کسی شیعہ عالم نے ایک کتاب لکھی ہے وہ میری نظر سے گذری ہے مجھے اس کی خبر و اطلاع ہے اس میں ہماری نقل و تحریر سے کہیں بہتر احادیث ہیں، اس کا نام مصنف نے، کشف المخفی فی مناقب المهدی رکھا ہے اور اس میں مذاہب اربعہ کے رجال کے طرق سے ایک سو دس احادیث نقل کی ہیں۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ان میں سے تین احادیث صحیح بخاری سے، گیارہ حدیثیں صحیح مسلم سے اور حمیدی کی الجمع بین الصحیحین سے دو حدیثیں اور زید بن معاویہ عبدری کی کتاب الجمع بین الصحاح الستہ سے گیارہ حدیثیں، کتاب فضائل الصحابہ سے سات احادیث جن کو شیخ حافظ عبد العزیز عکبری نے احمد بن حنبل کی مسند سے نقل کیا ہے ثعلبی کی تفسیر سے پانچ حدیثیں ابن قتیبہ دینوری کی غریب الحدیث سے چھ حدیثیں ابن شیرویہ دیلمی کی کتاب الفردوس سے چار حدیثیں، کتاب، مسند سیدۃ نساء العالمین فاطمہ الزہرا۔ تالیف حافظ ابو الحسن علی دار قطنی۔ سے چھ حدیثیں، حافظ مذکور ہی کی تالیف، مسند امیر المومنین علی بن ابی طالب، سے تین حدیثیں کسائی کی کتاب المبتداء سے دو حدیثیں جو ذکرِ مہدی اور خروج سفیانی و دجال پر مشتمل ہیں، ابو محمد حسین بن مسعود فراء کی کتاب المصابیح سے پانچ حدیثیں ابو الحسن احمد بن جعفر بن محمد بن عبید اللہ المنادری کی کتاب الملاحم سے ۳۴ حدیثیں حافظ محمد بن عبد اللہ حضرمی، المعروف بہ ابن مطیق کی کتاب سے تین حدیثیں، ابو الفتح محمد بن اسماعیل بن ابراہیم الفرغانی کی کتاب، الرعایۃ سے تین حدیثیں ہیں اور انہیں میں سے حمیدی کی روایت سے خبر سطیح بھی ہے۔ ابو عمر یوسف بن عبد البر النمیری کی کتاب الاستیعاب سے دو حدیثیں ہیں اس کے بعد انہوں نے عامہ کے بزرگ علماء کی ان تصنیفات کا ذکر کیا ہے جو ایسی احادیث پر مشتمل ہیں جو مہدی کے خروج کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، پھر لکھتے ہیں کل ایک سو چھپن حدیثیں ہیں، لیکن اس موضوع پر جو حدیثیں..... (باقی اگلے صفحہ پر)

سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ا سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے دوسرے باب کی ح ا سے ۸ تک ،تیسرے باب کی ح ا سے ۸ تک، چوتھے باب کی ح ا سے ۵ تک، پانچویں باب کی ح ا سے ۵ تک، چھٹے باب کی ح ا سے ۱۰ تک، ساتویں باب کی ح ا آٹھویں باب کی ح ا سے ۱۰ تک، نویں باب کی ح ا دسویں باب کی ح ا سے ۸ تک گیارھوں باب کی ح ا بارھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرھویں باب کی ح ا ،۲، ۳ اٹھارھویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ا بیسویں باب کی ح ا سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ بائیسویں باب کی ح ا سے ۷ تک تیئیسویں باب کی ح ۱، ۲ چوبیسویں باب کی ح ۱، ۲ پچیسویں باب کی ح ا سے ۸ تک چھبیسویں باب کی ح ا سے ۹ تک، ستائیسویں باب کی ح ا سے ۲۱ تک، اٹھائیسویں باب کی ح ا سے ۴ تک انتیسویں باب کی ح ۲ تیسویں باب کی ح ا سے ۴ تک اکتیسویں باب کی ح ا سے ۲ تک، بتیسویں باب کی ح ا سے ۲ تک تینتیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چونتیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، پینتیسویں باب کی ح ا سے ۱۵ تک چھتیسویں باب کی ح ا سینتیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اڑتیسویں باب کی ح ا سے ۷ تک انتالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چالیسویں باب کی ح ا اکتالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بیالیسویں باب کی ح ۱، ۲ تینتالیسویں باب کی ۱، ۲، ۳، چوالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، پینتالیسویں باب کی ح ا سے ۵ تک چھیالیسویں باب کی ح ۱، ۲ سینتالیسویں باب کی ح ۲، ۳ اڑتالیسویں باب کی ح ا سے ۲، انچاسویں باب کی ح ا سے ۲ تک اور تیسری فصل کے باب اول کی ح ا سے ۲۰ تک دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ا سے ۵ تک اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ اور دوسرے باب کی ح ۱، ۲، ، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، اور ۱۹ اور تیسرے باب کی ح ا سے ۲۲ تک چوتھے باب کی ح ا سے ۲۰ تک پانچویں باب کی ح ا سے ۲ تک چھٹے باب کی

طرق شیعہ سے وارد ہوئی ہیں تو ان کو نقل کرنے کے لئے جلد درکار ہیں، کتاب الانوار النعمانیہ میں کتاب کشف الغمہ سے ایسی ہی عبارت نقل ہوئی ہے۔ جیسی طرائف میں نقل ہوئی ہے۔ اور لکھا ہے کتاب کشف المہدیؑ فی مناقب المہدی، میں ایک سو دس حدیثیں ہیں الخ۔

عامہ کی کتابوں سے کفایۃ الموحدین میں دو سو سے زیادہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں (جلد دوم ص ۵۴)

ح ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ ساتویں باب کی ح ۴ نویں باب کی ح ۱ سے ۷ تک دسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، گیارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ ساتویں فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، دوسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ چوتھے باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ پانچویں باب کی ح ۱ سے ۷ تک، چھٹے باب کی ح ۱، ۲ ساتویں باب کی ح ۱، ۲ اور آٹھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱، ۲ گیارہویں باب کی ح ۱ بارہویں کی ح ۱، ۲، ۳، آٹھویں فصل کے باب اول کی ح ۲، ۳، ۴، ۵ دوسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، نویں فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، دوسرے باب کی ح ۱ تیسرے باب کی ح ۱ دسویں فصل کے باب اول کی ح ۱ و ۲ اور دوسرے باب کی ح ۲، ۳، ۴، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، چوتھے باب کی ح ۱، ۲، ۳، پانچویں کی ح ۱، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶ اور چھٹے باب کی ح ۱، ۲، ۳، اور ساتویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

وضاحت:

بشارت ظہور مہدی، اور آپؑ کے اوصاف و خصائص کے سلسلہ میں، فریقین کی کتابوں میں جو احادیث نقل ہوئی ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، ہم نے ان کا صرف ایک ہی حصہ نقل کیا ہے کیونکہ ان کا احاطہ کرنا طاقت سے باہر ہے۔ اس موضوع پر، اس کتاب میں ذکر ہونے والی وہ احادیث بھی دلالت کرتی ہیں جن کی طرف ہم نے اشارہ نہیں کیا ہے، وہ سب پہلی فصل میں بارہ ائمہ کے بارے میں نقل ہوئی ہیں اور یہ کہ آپ خاتم الائمہ اور ان کے قائم اور بارہویں ہیں، اور آپ باب اول میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ ابو داؤد نے اپنی صحیح۔ ج ۲ ص ۲۰۷ کی کتاب المہدی میں ان احادیث کو نقل کیا ہے اور یہ اس باب کی علامت ہے کہ انہوں نے آپ کو ان بارہ خلفاء میں شمار کیا ہے کہ جن کی رسولؐ پہلے ہی بشارت دے چکے تھے، ورنہ کتاب مہدی میں ان احادیث کا نقل کرنا بے محل قرار پائے گا۔

دوسرا باب

مہدیؑ رسولؐ خدا کی عترت، آپؐ کے اہل بیتؑ اور آپ کی ذریت سے ہیں

اس باب میں ۳۸۹ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۳۳) صاحب جواہر العقدین سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مہدیؑ میری عترت میں سے ایک شخص ہے وہ میری سنت کے لئے جنگ کرے گا بالکل ایسے ہی جیسے میں نے وحی کے لئے جنگ کی ہے۔ اس حدیث کو نصیر بن حماد نے نقل کیا ہے۔

اسی کو صواعق کی بارہویں آیت کے ذیل میں نصیر بن حماد سے الملاحم والفتن کے باب ۱۹۲ویں میں۔ جس کو انہوں نے نعیم بن حماد کی کتاب الفتن سے زہری سے اسناد کرتے ہوئے عائشہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: وہ۔ یعنی مہدی۔ میری عترت سے ایک مرد ہے جو میری سنت کے لئے ایسے ہی جنگ کرے گا جس طرح میں نے قرآن کے لئے جنگ کی ہے، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان کے دوسرے باب میں ہے کہ نعیم بن حماد نے اس حدیث کو علی وعائشہ سے اور انہوں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔

۲۔ اسعاف الراغبین (جو کہ نور الابصار کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) کے دوسرے باب اور

ص ۲۲۴ پر ہے کہ طبرانی نے روایت کی ہے: مہدی ہم میں سے ہیں اوران پر دین کا خاتمہ ہوگا جس طرح اس کا آغاز ہم ہی سے ہوا تھا۔

اس حدیث کو صواعق میں طبرانی سے ینابیع المودۃ ص ۴۳۳ پر صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے۔

۳۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۲) میرے اہل بیت سے ایک شخص خروج کرے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا، اور اس کا اخلاق میرا اخلاق ہوگا۔ وہ اس۔ زمین۔ کو اسی طرح عدل و انصاف سے پُر کرے گا، جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو طبرانی نے "الکبیر" میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے۔ اور "البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" میں طبرانی اور ابو نعیم سے اور کشف الغمہ میں ابو نعیم سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے "الاحادیث الاربعین" میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ کشف الغمہ۔ رسولؐ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص مالک و حاکم نہیں بن جائیگا، اس کا نام میرے نام پر ہوگا وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پُر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، اس حدیث کو صاحب کشف الغمہ نے حافظ ابو نعیم کی کتاب "الاحادیث الاربعین" سے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے۔

۵۔ الملاحم والفتن۔ (۱۹۴ ویں) باب میں۔ جس کو انہوں نے نعیم کی تالیف "کتاب الفتن" سے نقل کیا ہے ہم سے نعیم نے بیان کیا۔ اور کہا کہ ہم سے ولید نے بیان کیا اور کہا کہ ہم سے ابورافع نے بیان کیا اور انہوں نے ابو سعید خدری سے اور انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: وہ یعنی مہدی میری عترت سے ہے۔

۶۔ الملاحم والفتن۔ (کے) ۱۹۸ ویں باب میں۔ کہ جس کو انہوں نے نعیم کی کتاب الفتن سے

نقل کیا۔ ہے کہ ہم سے نعیم نے بیان کیا اور کہا: ہم سے قسم بن مالک المزنی نے بیان کیا: اور انہوں نے یاسین بن سیار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابراہیم بن محمد حنفیہ سے سنا کہ کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور کہا رسولؐ نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہے۔

۷۔ الملاحم والفتن۔ کے انیسویں باب میں۔ کہ جس کو زکریا نے کتاب الفتن میں بیان کیا ہے صاحب الملاحم والفتن کہتے ہیں: زکریا نے کتاب الفتن میں بیان کیا ہے: ہم سے عبدالقدوس عطار نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عمران القطان نے بیان کیا اور کہا: ہم سے قتادہ نے بیان کیا اور انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیتؑ سے ہے۔

۸۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ (کے) باب ۲ میں ہے کہ طبرانی نے اوسط میں عمرو بن علی کے طریق سے علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا: میں نے نبیؐ سے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! مہدی ہم میں سے ہے یا ہمارے غیر سے؟ فرمایا: بلکہ ہم میں سے ہے۔ خدا ان پر اسی طرح ختم کرے گا جس طرح اس نے ہم سے آغاز کیا تھا اور اسی طرح لوگ ہمارے ذریعہ فتنہ سے نجات پائیں گے جس طرح ہمارے ذریعہ انہوں نے شرک سے نجات پائی ہے اور ہمارے ہی باعث ان کے دلوں میں عداوت کے بعد الفت و محبت پیدا ہو جائیگی جس طرح شرک وعداوت کے بعد ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا ہوئی۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۲۵، ۳۲، ۳۹، ۴۱، ۵۲، ۵۷، ۷۶ دوسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۶، ۹، ۱۱، ۱۳، ۲۱، چوتھے باب کی ح ۹ چھٹے باب کی ح ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۲۷، ۲۶، ۲۹، ۳۰ اور ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ اور آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۹، ۴۰، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۷، ۴۸، ۵۳، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۴، ۶۶،

۷۱،۷۳،۷۶،۷۸،۸۱،۸۲،۸۶،۸۹،۹۲،۹۳،۹۴،۹۵،۹۶،۹۷،۹۸،۹۹،۱۰۰،۱۰۱،۱۰۲
تیسرے باب کی ح ۱،۲،۳،۴،۸ چوتھے باب کی ح ۱،۲، پانچویں باب کی ح ۱ چھٹے باب کی ح ۱ سے ۱۰
تک ساتویں باب کی ح ۱ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۱۰ تک نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱ سے
۸ تک گیارہویں باب کی ح ۱ بارہویں باب کی ح ۱،۲،۳، تیرہویں باب کی ح ۱ چودھویں باب کی
ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱،۲،۳ سترہویں باب کی ح ۱،۲،۱۳ اٹھارہویں باب کی
ح ۱،۲۔ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱،۲،۳،۴،
بائیسویں باب کی ح ۳،۴،۶ تیئسویں باب کی ح ۱،۲ چوبیسویں باب کی ح ۱،۲ پچیسویں باب کی
ح ۱،۳،۴،۵،،۸،۹ چھبیسویں باب کی ح ۵ ستائسویں باب کی ح ۱،۲،۵،۶،۷،۱۲،۱۷،۱۹
اٹھائسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱۱ اکتیسویں باب کی ح ۱،۲ ۔تیسویں باب کی ح ۱
چونتیسویں باب کی ح ۱۲،۳، پینتیسوں باب کی ح ۱،۲،۱۵، سینتسویں باب کی ح ۱۳، اکتالیسویں
باب کی ح ۳ چوالیسویں باب کی ح ۱ پینتالیسویں باب کی ح ۱۱ اڑتالیسویں باب کی ح ۱،۲،۴ تیسری
فصل کے باب اول کی ح ۱ سے ۲۰ تک دوسرے باب کی ح ۲ چوتھی فصل کے باب اول کی ح ۱ سے
۲۴ تک دوسرے باب کی ح ۱ سے ۱۵ تک پانچویں فصل کے باب اول کی ح ۱ سے ۷ تک دوسرے
باب کی ح ۱ سے ۵ تک چھٹی فصل کے باب اول کے ح ۱ دوسرے باب کی ح ۱ تیسرے باب کی
ح ۱۵ پانچویں باب کی ح ۳ چھٹے باب کی ح ۳،۷،۱۷،۱۹ نویں باب کی ح ۵ دسویں باب کی ح ۲،۴
ساتویں فصل کے باب اول کی ح ۱ چوتھے باب کی ح ۱ چھٹے باب کی ح ۱ و ۲ آٹھویں باب کی ح ۲ نویں
باب کی ح ۱ بارہویں باب کی ح ۱۱ آٹھویں فصل کے باب اول کی ح ۴ دوسرے باب کی ح ۲، دسویں
فصل کے باب اول کی ح ۱،۲، دوسرے باب کی ح ۴ چوتھے باب کی ح ۱،۲ پانچویں باب کی
ح ۱،۶،۷ چھٹے باب کی ح ۱۔

❁❁❁❁❁

تیسرا باب

آپؑ کا نام رسولؐ کا نام آپؑ کی کنیت رسولؐ کی کنیت ہے۔ آپؑ شکل و صورت اور قول و فعل میں سب سے زیادہ رسولؐ سے مشابہ ہیں اور آنحضرتؐ کی سنت ہی پر عمل کریں گے

اس باب میں ۴۸ حدیثیں ہیں

۱۔ تذکرۃ الخواص (۳۷۷ طبع ۱۳۶۹ھ) عبدالعزیز محمود بن البزاز نے ہم کو ابن عمر کے حوالے سے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: میرے بیٹوں میں سے ایک مرد آخری زمانہ میں خروج کرے گا اس کا نام میرے ہی نام جیسا ہوگا، اور اس کی کنیت میری ہی کنیت جیسی ہوگی وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، اور وہ مہدی ہیں، یہ مشہور حدیث ہے، ابوداؤد نے زہری سے انہوں نے علیؑ سے معناً اس کی روایت کی ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر اس زمانہ کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو بھی خدا میرے اہل بیت میں سے ایک کو بھیجے گا جو زمین کو عدل سے معمور کرے گا۔ اس کا ذکر بہت سی روایات میں ہوا ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے جعفر بن محمد بن مسرور سے انہوں نے حسین (حسن نخ) بن محمد

بن عامر سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ابوالجمیلہ مفضل بن صالح سے انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی میری اولاد سے ہیں ان کا نام میرا نام ان کی کنیت میری کنیت ہے وہ صورت وسیرت میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں، ان کے لئے غیبت وحیرت ہے اس زمانہ غیبت میں بہت سی امتیں گمراہ ہو جائیں گی پھر وہ اس طرح آگے بڑھیں گے (ظاہر ہوں گے) جیسے شہاب ثاقب اور وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اسی حدیث کو کمال الدین میں جعفر بن محمد سے اور ینابیع المودة ص ۴۸۸ اور ص ۴۹۳) پر جابر سے نقل کیا ہے۔

۳۔کمال الدین۔میرے والد اور محمد بن الحسن، محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری اور محمد بن یحییٰ عطار، سب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور ابراہیم بن ہاشم اور احمد بن ابی عبداللہ البرقی اور محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے اور سب نے ابوعلی حسن بن محبوب السراد سے انہوں نے داؤد بن الحصین سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے جعفر صادقؑ سے اور آپؑ نے اپنے آباء کرامؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: مہدی میری اولاد سے ہیں ان کا نام میرا نام اور ان کی کنیت میری کنیت ہے وہ صورت وسیرت میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں ان کے لئے غیبت وحیرت ہے یہاں تک کہ اس غیبت کے زمانہ میں بہت سے لوگ اپنے ادیان سے پھر جائیں گے اس وقت وہ شہاب ثاقب کی مانند آئیں گے اور اس کو اسی طرح عدل وانصاف سے معمور کریں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اسی حدیث کو ینابیع المودة (۴۹۳) میں نقل کیا ہے۔

۴۔کمال الدین۔عبدالواحد بن محمد بن عبدوس نیشاپوری نے حمدان بن سلیمان عطار سے انہوں نے علی بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن جعفر مدائنی سے انہوں نے عبداللہ بن الفضل الہاشمی سے انہوں نے ہشام بن سالم سے انہوں نے

صادق جعفرؑ بن محمدؑ سے اور آپؑ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: قائم میری اولاد سے ہوں گے ان کا نام میرا نام ہوگا اور ان کی کنیت میری کنیت ہوگی ان کے شمائل میرے شمائل ہوں گے ان کی سنت میری سنت ہے، وہ لوگوں کو میری ملت و شریعت پر قائم کریں گے اور انہیں میرے رب کی اطاعت کی دعوت دیں گے جس نے ان کی اطاعت کی، حقیقت میں اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے انہیں جھٹلایا اس نے میری تکذیب کی، جس نے ان کی تصدیق کی گویا اس نے میری تصدیق کی ان کے بارے میں جو لوگ مجھے جھٹلانے والوں اور ان کی شان میں میری بات کا انکار کرنے والوں اور ان کی راہ سے میری امت کو گمراہ کرنے والوں کی میں خدا سے شکایت کروں گا اور عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس جگہ پلٹائے جائیں گے۔

۵۔ الملاحم والفتن۔ باب ۷۹ ویں میں ابو صالح سلیلی سے انہوں نے اپنی کتاب الفتن میں۔ ایک حدیث۔ علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ وہ (مہدی) صورت و سیرت اور حسن و جمال میں سب سے زیادہ رسولؐ سے مشابہ ہیں۔

۶۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، کے تیسرے باب میں لکھا ہے: اس حدیث کو انہوں نے یعنی نعیم بن حماد نے بھی علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ مہدی کا نام محمد ہے۔

۷۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان (ب ۳) نیز انہوں نے یعنی نعیم بن حماد نے اس کو ابو سعید خدری سے اور انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مہدی کا نام میرا ہی نام ہے۔

۸۔ کشف الغمہ۔ حافظ ابو نعیم نے اپنی اسناد کے ساتھ ''الاحادیث الاربعین'' میں ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: میرے اہل بیت سے ایک شخص خروج کرے گا۔ اور میری سنت پر عمل کرے گا خدا اس کے لئے آسمان سے برکت نازل کرے گا اور زمین

ان کے لئے اپنی برکت پیش کردے گی اور زمین ایسے ہی عدل سے معمور ہو جائے گی جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر گئی تھی وہ سات سال تک اس امت کے ساتھ یہی سلوک روا رکھیں گے، وہ بیت المقدس میں نازل ہوں گے۔

اسی پر فصل اول کے چوتھے باب کی ح۷، ساتویں باب کی ح۱۲ آٹھویں باب کی ح۱، ۴، ۶، ۱۴، ۲۲، ۳۱، ۳۸، ۴۴، ۳۶، ۴۷، ۴۸، دوسری فصل کے باب اول کی ح۱، ۲، ۵، ۱۲، ۲۶، ۳۵، ۴۰، ۵۳، ۵۷، ۵۸، ۸۶، ۸۹ دوسری باب کی ح۳، ۴، چوتھے باب کی ح۲ آٹھویں باب کی ح۷ اور دسویں باب کی ح۳ تیرہویں باب کی ح۱ بیسویں باب کی ح۵ اور تیسویں باب کی ح۱ اور تینتیسویں باب کی ح۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح۶، ۱۳، ۱۴، ۱۹ اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح۱ اور تیسرے باب کی ح۸ بھی دلالت کرتی ہے اور اس کتاب میں مذکورہ بہت سی روایت بالالتزام اس پر دلالت کررہی ہیں۔

چوتھا باب

آپؑ کے شمائل سے متعلق

اس باب میں ۲۱ حدیثیں ہیں

۱۔الصواعق المحرقہ۔(ان کے بارے میں نازل ہونے والی آیات میں سے بارھویں آیت میں ہے)رویانی اور طبرانی وغیرہ نے آپؐ سے روایت کی ہے: مہدی میرے بیٹوں میں سے ہیں ان کا چہرہ کوکب دری کی مانند ہے ان کا رنگ عربی اور بدن اسرائیلی[1] ہے وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جس طرح وہ ستم سے بھر چکی ہوگی، ان کی خلافت سے اہلِ آسمان، زمین والے یہاں تک کہ فضا میں پرندے بھی خوش ہوں گے وہ بیس سال تک حکومت و بادشاہت کریں گے۔

اس حدیث کو غایت المامول شرح التاج الجامع الاصول ج۵ص ۳۶۴ میں رویانی ابونعیم اور دیلمی وطبرانی سے نقل کیا ہے اور البیان میں، مؤلف نے، اپنی سند کے ساتھ حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی میرے بیٹوں میں سے ہیں، پوری حدیث نقل کی ہے مگر تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ، اور لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، بحمد اللہ ہم نے اس کو ثقفی کے اصحاب میں سے جم غفیر سے حاصل کیا ہے، ہمارے نزدیک اس کی سند مشہور ہے، اس حدیث کو

---

۱ یعنی آپ طول، قامت اور عظیم الجثہ ہونے میں بنی اسرائیل کی مانند ہیں۔(اس طرح بعض نے ذکر کیا ہے)

ابونعیم نے "مناقب المهدی" میں بیان کیا ہے اور طبرانی نے اپنی معجم میں محمد بن ابراہیم بن کثیر الصوری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے وراد بن الجراح نے اسی طرح بیان کیا جس طرح ہم نے نقل کیا ہے۔ اور اسی کو دوسری جگہ دیلمی کی کتاب الفردوس کے باب الف ولام میں اپنی اسناد کے ساتھ حذیفہ سے نقل کیا ہے سوائے اس کے کہ اس میں کوکب دری کی بجائے وجهه کالقمر الدری (ان کا چہرہ قمر دری کے مانند ہوگا) ہے مختصر لفظی اختلاف ہے، اسی کو نور الابصار باب ۲ ص ۱۵۴ میں کتاب الفردوس سے اور اسعاف الراغبین باب ۳ ص ۱۳۵ میں رویانی سے روایت کی ہے اور طبرانی نے اس ٹکڑے (اور ان کی خلافت سے اہلِ آسمان راضی وخوش ہوں گے) تک نقل کیا ہے اور طرائف میں اپنی سند کے ساتھ کتاب الفردوس سے حذیفہ سے اس کی روایت کی ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۶۹) میں صاحب جواہر العقدین وغیرہ سے اس کی روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ رویانی وطبرانی اور ابونعیم اور دیلمی نے اپنی مسند میں اس کی روایت کی ہے، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، میں رویانی کی مسند سے اور ابونعیم سے اور انہوں نے حذیفہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور کشف الغمہ میں حافظ ابونعیم کی "الاحادیث الاربعین" سے اس کی روایت کی ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ علی بن احمد بن موسیٰ نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برمکی سے انہوں نے اسماعیل بن مالک سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابوالجارود زیاد بن المنذر سے انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر سے آپ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے انہوں نے امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے منبر سے فرمایا: آخری زمانہ میں میرے بیٹوں میں سے ایک خروج کرے گا جس کا رنگ گندمی ہوگا اس کا شکم چوڑا، ران۔ موٹی ان کے شانوں کی ہڈیاں مضبوط اور ان کی پشت پر ان کی جلد کے رنگ کی طرح دو تل ہوں گے اور ان کا تل نبیؐ کے تل کی مانند ہوگا، ان کے دو نام ہوں گے ایک ظاہر دوسرا مخفی، مخفی نام احمد ہے اور ظاہر، محمد ہے جب وہ اپنے سر، یا پرچم کو ہلائیں گے تو اس سے مشرق ومغرب روشن ہو جائیں گے وہ بندوں کے سر پر ہاتھ رکھیں گے، پھر کوئی مومن باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ اس کا قلب فولاد سے بھی زیادہ

مضبوط ہو جائیگا اور خدا اس کو چالیس مردوں کی قوت عطا کرے گا اور پھر مومنین میں سے کوئی مردہ باقی نہ رہے گا کہ جس کے دل میں ایسی ہی خوشی داخل نہ ہوئی ہو حالانکہ وہ اپنی قبر میں ہوگا، وہ قبر کے اندر ہی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور ایک دوسرے کو حضرت قائم کے ظہور کی بشارت دیں گے۔

۳۔ الجامع الصغیر۔ (ح ۹۲۴۴) روشن پیشانی اور لمبی ناک والے مہدی مجھ سے ہیں اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی سات سال تک ان کی حکمرانی ہوگی، اس حدیث کو سیوطی نے جامع الصغیر میں صحیح قرار دیا ہے، ینابیع المودۃ ص ۴۳۰ میں اسے مشکواۃ المصابیح سے اور اس میں ابوسعید خدری سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ابوداؤد نے بھی اس کی روایت کی ہے۔ اور اس کو حموینی اور ابن جوزی نے بھی نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ ص ۱۸۸ و ۴۸۸ پر ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے روشن پیشانی اور لمبی ناک والا اس زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے معمور کرے گا کہ جیسے وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، وہ سات سال۔ حکمراں۔ رہے گا۔ اسی حدیث کو طرائف میں الجمع بین الصحاح الستہ سے اور اس میں ابوسعید سے نقل کیا ہے جبکہ دلائل الامامۃ میں ابوسعید سے روایت منقول ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں میرے اہل بیتؑ میں لمبی ناک اور روشن پیشانی والا ضرور قیام کریگا اور وہ اسی طرح عدل پھیلائے گا جس طرح ظلم پھیل چکا ہوگا وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔

۴۔ المہدی۔ عقد الدرر کے تیسرے باب میں ابوجعفر محمد بن علی، باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے مہدی کے اوصاف دریافت کئے گئے تو آپؑ نے فرمایا: خوبصورت میانہ قد جوان ہیں، ان کی زلف شانوں پر پڑی ہوئی ہیں، داڑھی اور سر کے کالے بالوں سے ان کے چہرے کا نور ساطع ہوگا۔

۵۔ اسعاف الراغبین۔ (طبع مطبعۃ المیمنیۃ مصر) نور الابصار کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے اس

کے۔ باب ۲ ص ۱۳۵ میں مرقوم ہے کہ آپ کے شمائل کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ وہ جوان ہیں، دونوں آنکھیں سرمئی ہیں ابرو کمان کی سی، ناک لمبی، داڑھی بہت زیادہ گھنی اور گھونگھریالی، دائیں رخسار اور دائیں ہاتھ پر تل ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۷، ۱۷، ۲۸، ۳۰، ۴۳، ۴۹ اور ۶۴ اور تیسرے باب کی ح ۲، ۳، ۵ اور بائیسویں باب کی ح ۷ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱۹ اور تیسرے باب کی ح ۲، ۳، ۴ دلالت کرتی ہے[1]۔

---

[1] انشاء اللہ تعالیٰ اکتیسویں باب میں یہ بیان ہوگا کہ آپؑ کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ آپؑ مرور ایام سے بوڑھے نہیں ہوں گے یہاں تک کہ آپؑ کا وقت آخر آجائیگا، اس وقت اگر چہ آپؑ کبیر السن ہوں گے لیکن دیکھنے میں جوان لگیں گے۔ دیکھنے والا چالیس سال یا اس سے کم ہی تصور کرے گا۔ طویل غیبت اور کبیر السن ہونے کے بعد ظہور فرمائیں گے۔

پانچواں باب

مہدیؑ امیر المومنینؑ کی اولاد سے ہیں

اس باب میں ۲۱۴ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۹۴) مناقب سے ثابت بن دینار سے سلسلہ متصل کرتے ہوئے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: بیشک علیؑ میرے بعد میری امت کے امام ہیں، اور ان کا بیٹا قائم المنتظر ہے جب وہ ظہور کرے گا تو زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے معمور کرے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے، ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کی ۔امامت کے عقیدہ پر باقی رہنے والے کبریت احمر سے بھی زیادہ عزیز ہوں گے۔ اس پر جابر بن عبداللہ انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ کے فرزند قائم کے لئے غیبت ہے؟ فرمایا: ہاں! میرے رب کی قسم یہ غیبت اس لئے ہے تا کہ مومنین کو آزمایا جائے اور کافروں کو ہلاک کردیا جائے، اے جابر! یہ تو خدا کا امر ہے اور خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے جو اس کے بندوں سے پوشیدہ ہے، اے جابر! خبردار تم اس میں شک نہ کرنا کیونکہ امرِ خدا میں شک کرنا کفر ہے۔ اسی حدیث کو ص ۴۴۸ و ۴۸۸ پر فرائد السمطین سے نقل کیا ہے۔ کتاب الیقین میں حافظ المسمّی بناورۃ الفلک محمد بن احمد بن علی النطنزی سے انہوں نے اپنی کتاب میں ابوالحسن احمد بن

الحسین المقری سے انہوں نے علی بن شجاع بن علی الصیقلی سے انہوں نے شریف ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن القاسم بن محمد بن عبداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن ہشام سے انہوں نے محمد بن جعفر کوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے انہوں نے محمد بن الفرات سے انہوں نے ثابت بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس سے ایسی ہی روایت کی ہے[1]

شیخ صدوق نے کمال الدین میں محمد بن موسیٰ بن متوکل سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے انہوں نے علی بن عثمان سے انہوں نے محمد بن الفرات سے انہوں نے ثابت بن دینار سے انہوں نے ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالمفضل محمد بن عبداللہ نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک کوفی سے انہوں نے سفیان بن المہدی سے انہوں نے ابان سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک روز رسولؐ ہمارے پاس تشریف لائے، علی پر نظر ڈالی اور ان کے کندھوں کے درمیان اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: اے علی! اگر دنیا کا صرف ایک دن ہی باقی بچے گا۔ تو خدا اسے ضرور طول دے گا یہاں تک کہ تمہاری عترت سے ایک شخص کہ جس کا نام مہدی ہوگا زمام دار و حکمراں بنے گا وہ خدا کی طرف ہدایت کرے گا اور عرب اس کے ذریعہ اسی طرح

[1] سید بن طاؤس کہتے ہیں: چونکہ یہ حدیث ہر اس شخص پر حجت ہے جس تک پہنچے اس لئے جو بھی اس میں اور اس کے علاوہ ان حدیثوں میں غور کرے گا جو کہ ہماری اس کتاب کی اسی فصل کے باب ۲۶، ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ میں مذکور ہیں، اسے معلوم ہو جائےگا کہ نبیؐ نے علیؑ اور ان کے فرزند مہدی کے زندہ رہنے اور ان کی طویل غیبت کے بارے میں کسی کے لئے حجت اور پس و پیش کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے یہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور محمدؐ کی حجتوں میں سے ایک حجت ہے، مہدی کی ولادت کی آپؑ کے آباء نے خبر دی ہے اور مہدی کی طویل غیبت کے بارے میں اس وقت خبر دی تھی جب کہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ غیبت کا سلسلہ کتنا طویل پکڑے گا۔ لہٰذا یہ خدا اور اس کے رسول کی طرف سے دنیا و آخرت میں ہر اس شخص کے لئے حجت ہے جس کی طرف آپ کو بھیجا گیا ہے۔

ہدایت پائیں گے جس طرح تم نے کفار ومشرکین کی گمراہی سے ہدایت کی ہے پھر فرمایا: اس کی ہتھیلیوں پر لکھا ہوگا۔ بایعوہ فانّ البیعۃ للّٰہ عز و جل۔

۳۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن ادریس نے علی بن محمد بن قتیبہ سے انہوں نے فضل بن شاذان سے انہوں نے مصبح سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے وہب بن منبہ سے سنا تھا کہ انہوں نے ایک طویل حدیث میں ابن عباس سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے: اے وہب! پھر مہدی خروج کریں گے میں نے کہا: آپ کی اولاد سے؟ کہا: نہیں! خدا کی قسم وہ میری اولاد سے نہیں ہیں بلکہ علی بن ابی طالبؑ کی اولاد سے ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان کے زمانہ کو پائے گا۔ انہیں کے ذریعہ خدا امت کو رنج ومحن سے نجات عطا کرے گا یہاں تک کہ وہ اسے عدل و انصاف سے مالا مال کردیں گے۔

۴۔ الملاحم و الفتن۔ کے دوسرے باب (ص ۱۸۲) جو کہ نعیم بن حماد تابعی کی تالیف کتاب الفتن سے نقل کیا ہوا ہے میں ہے کہ: ہم سے نعیم نے بیان کیا اور کہا، ہم سے یحیٰی بن الیمان نے بیان کیا اور انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ۔ یعنی مہدی۔ ہم سے ہیں۔

۵۔ معانی الاخبار۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق نے عبدالعزیز بن یحیٰی علوی سے انہوں نے مغیرہ بن محمد سے انہوں نے رجاء بن سلمہ سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر جعفی سے انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر بن علیؑ اور آپ نے امیر المومنینؑ کے اس خطبہ سے (جو آپ نے نہروان سے لوٹنے کے بعد دیا تھا) نقل کیا ہیکہ آپؑ نے فرمایا: میری اولاد سے اس امت کا مہدی ہوگا المختصر میں اس کی روایت کی گئی ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۷، ۳۹، ۵۷، ۶، ۷ دوسرے باب کی ح ۳، ۶، تیسرے باب کی ح ۱ چوتھے باب کی ح ۶، ۷ چھٹے باب کی ح ۳، ۵، ۱۱، ۱۳، ۲۷، ۳۰ ساتویں باب کی ح ۱ سے

۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۶، ۲۰، ۲۵، ۳۰، ۳۹، ۴۰، ۵۴، ۶۴، ۷۳، ۷۶، ۸۴، ۹۴، ۹۵، ۹۷، ۱۰۰ چوتھے باب کی ح ۲ چھٹے باب کی ح ۱ سے ۱۰ تک ساتویں باب کی ح ۱ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۱۰ تک نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک گیارھوں باب کی ح ۱ بارھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، تیرھویں باب کی ح ۱ چودھویں باب کی ح ۱ پندرھویں باب کی ح ۱ سولھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارھویں باب کی ح ۱، ۲، انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، بائیسویں باب کی ح ۴، ۶، پچیسویں باب کی ح ۲، ۶، ستائیویں باب کی ح ۱، ۱۶۔ اٹھائیسوں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ سینتیسویں باب کی ح ۱، ۳ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ اور دوسرے باب کی ح ۱ و ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸، چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

چھٹا باب

مہدیؑ، سیدۃ النساء حضرت فاطمہؑ کی اولاد سے ہیں

اس باب میں ۱۹۲ حدیثیں ہیں

ا۔ المستدرک علی الصحیحین (ج ۴ص ۵۵۷) کی کتاب الفتن والملاحم میں ہے کہ مجھے فقیہ ابونصر نے خبر دی اور کہا: ہم سے عثمان بن سعید الدارمی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا اور کہا: ہمیں ابوالملیح رقی نے خبر دی اور کہا: مجھ سے زیاد بن بیان نے بتایا اور اس کے فضل کا ذکر کیا اور کہا: میں نے علی بن نفیل سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے ام سلمہ سے سنا کہ کہتی ہیں: میں نے نبی کو مہدیؑ کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں وہ حق ہے وہ بنی فاطمہ سے ہیں (اسی کو ہم سے) ابواحمد بکر بن محمد الصیر فی نے مرو میں بیان کیا اور کہا، ہم سے ابوالاحوص محمد بن الہیثم قاضی نے بیان کیا اور کہا، ہم سے عمرو بن خالد الحرانی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابوالملیح نے بیان کیا اور انہوں نے زیاد بن بیان سے انہوں نے علی بن فضیل سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: وہ اولادِ فاطمہ سے ہیں۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۳۴) میں طبرانی۔ کی اوسط۔ سے انہوں نے عبایہ بن ربعی سے

انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: خیر الانبیاء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں، خیر الاوصیاء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں، خیر الشہداء ہم میں سے ہیں، اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں اور جنت میں اپنے دونوں پروں سے حسب منشا پرواز کرنے والے ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچازاد بھائی جعفر ہیں۔ اور اس امت کے دو سبط، جنت کے سردار حسن وحسین ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے فرزند ہیں اور مہدی ہم میں سے ہیں جو تمہاری ہی اولاد سے ہیں۔ صواعق میں بارہویں آیت کے ذیل میں ایسے ہی روایت درج ہیں۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۳۶) میں صاحب جواہر العقدین، سے انہوں نے ابن مغازلی شافعی کی مناقب سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: فاطمہؑ اس وقت آپ کی خدمت میں آئیں جب آپؐ مریض تھے اور آپ کی حالت دیکھ کر رونے لگیں۔ آپ نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ کی کرامت تم سے مخصوص ہے ۔تمہارے شوہر سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے اور سب سے بڑے عالم ہیں خدا نے زمین والوں پر نظر کی تو ان میں سے مجھے منتخب کیا اور مجھے نبی مرسل بنایا۔ دوبارہ زمین والوں پر نظر کی تو اس سے تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھ پر وحی کی کہ ان کا رشتہ تم سے کردوں اور انہیں اپنا وصی بنا لوں اے فاطمہؑ! خیر الانبیاء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں اور خیر الاوصیاء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں، خیر الشہداء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں۔ اور دو پروں والے بھی ہم میں سے ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں۔ اور وہ تمہارے والد کے چچازاد بھائی جعفر ہیں۔ اس امت کے دو سبط اور جنت کے جوانوں کے سردار حسن وحسین بھی ہم ہی میں سے ہیں اور وہ تمہارے فرزند ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں اور وہ تمہاری اولاد سے ہیں۔ صاحب ینابیع المودۃ کہتے ہیں۔ محمد ابراہیم حموی شافعی نے اس حدیث کو اپنی کتاب فرائد السمطین میں نقل کیا ہے اور ذخائر العقبیٰ میں ابوایوب انصاری سے ایسی ہی روایت ہے اور لکھا ہے کہ اس کو طبرانی نے اپنی معجم

میں نقل کیا ہے اور بحار میں شیخ مفید کی امالی سے اور انہوں نے اسماعیل بن یحییٰ عبسی سے انہوں نے محمد بن جریر طبری سے انہوں نے محمد بن اسماعیل السواری سے انہوں نے ابوا لصلت ہروی سے انہوں نے حسین الاشقر سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبایہ بن ربعی سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے اپنی بیماری میں فاطمہ سے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس امت کے لئے مہدی ناگزیر ہیں، خدا کی قسم وہ تمہاری اولاد سے ہیں۔

۳۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۲) حسین سے مروی ہے کہ رسولؐ نے فاطمہ سے فرمایا: مبارک ہو مہدی تم سے ہیں، اس حدیث کو ابن عساکر کی تاریخ سے نقل کیا ہے۔ اور کنوز الحقائق میں نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے فاطمہ! مبارک ہو مہدی تم سے ہیں۔ اور البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان کے دوسرے باب میں ابن عساکر اور ابونعیم سے انہوں نے حسین علیہ السلام اور آپ نے نبیؐ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے اور انہوں نے فضل سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے عمار بن مروان سے انہوں نے منخل سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدی اولاد فاطمہؑ میں سے ایک مرد ہے اور وہ گندم گوں ہے۔

۵۔ المہدی۔ عقد الدرر کے باب اول میں امام ابوعمر عثمان بن سعید مقری سے انہوں نے اپنی سنن میں قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب سے کہا: کیا مہدی حق ہیں؟ انہوں نے کہا: حق ہیں۔ میں نے کہا: کس سے؟ کہا: کنانہ سے، میں نے کہا: کنانہ کی کس شاخ سے ہیں؟ کہا قریش سے میں نے کہا قریش کی کس شاخ سے؟ کہا بنی ہاشم سے میں نے کہا: بنی ہاشم میں کس سے؟ کہا اولاد فاطمہ سے الملاحم والفتن کے دوسرے باب اور نعیم بن حماد کی تالیف کتاب الفتن کے ۶۰ ویں باب میں ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۶۔ کشف الغمہ۔ حافظ ابونعیم نے الاحادیث الاربعین" میں زہری سے انہوں نے علی بن الحسین سے آپ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: مہدی تمہاری اولاد سے ہوں گے۔ اس حدیث کو دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے علی بن الحسین۔ علیہما السلام۔ سے اور آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کیا ہے۔

۷۔ منتخب کنز العمال۔ (ج۶ ص ۳۷) مہدی ہم میں سے ایک مرد ہے۔ اور الملاحم والفتن کے ۱۶۲ویں باب میں۔ جو کہ نعیم کی کتاب الفتن سے نقل کیا۔ ہے کہ نعیم نے کہا: ہم سے ابو ہارون نے بیان کیا اور انہوں نے عمر بن قیل الملائی سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے علیؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: مہدی ہم اولاد فاطمہ میں سے ایک مرد ہے۔

۸۔ غایت المرام۔ (ایک طویل حدیث کے ذیل) میں شیخ کی مجالس سے انہوں نے ایک جماعت سے، جماعت نے مفضل سے انہوں نے محمد بن فیروز بن غیاث الجلاب سے، انہوں نے محمد بن الفضل بن المختار سے انہوں نے ابوالفضل بن مختار سے انہوں نے حکم بن ظہیر الفزاری کوفی سے انہوں نے ثابت بن ابی صفیہ ابی حمزہ سے انہوں نے ابوطفیل عامر بن واثلہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فاطمہؑ سے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے خدا نے مجھے اور علی، حسن و حسینؑ کو منتخب کیا اور تمہیں برگزیدہ کیا ہے، میں آدم کے بیٹوں کا سردار ہوں، علی، سید العرب ہیں، تم عورتوں کی سردار ہو اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور تمہاری ذریت سے مہدی ہیں، ان کے ذریعہ خدا زمین کو اسی طرح عدل سے معمور کرے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم سے بھر چکی ہوگی، انہیں سے نفس الرحمٰن میں اپنی امالی میں ایک طویل حدیث میں روایت کی ہے۔

۹۔ تفسیر فرات کوفی۔ سورۃ واقعہ میں محمد بن القاسم بن عبیدہ سے معنعن طریقہ سے۔ عبداللہ ابن عباس سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے رسولؐ سے۔ فضائل علیؑ میں ایک طویل حدیث

کے ضمن میں۔ روایت کی ہے کہ آپؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا: مہدی جن کی اقتداء میں عیسیٰ نماز پڑھیں گے وہ تم سے اور علی سے ہوں گے۔

۱۰۔ المناقب۔ عبدالملک نے زہری سے کہا: کیا آپ اس منادی کے بارے میں کچھ جانتے ہیں جو آسمان سے ندا کرے گا؟ زہری نے کہا: مجھے علی بن الحسین نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ مہدی اولاد فاطمہ سے ہیں اور سیرت حلبی (ج۱ص ۲۲۷ طبع مصر مطبعۃ مصطفیٰ محمد) میں روایت ہے کہ مہدی عترت نبیؐ سے اور اولاد فاطمہ سے ہیں۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح۵،۶،۷ دوسرے باب کی ح۳،۶ اور چھٹے اباب کی ح۳،۵،۱۱،۱۳،۲۷،۳۰ اور ساتویں باب کی ح۱ سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح۱ سے ۵۰ تک، دوسری فصل کے باب اول کی ح۶،۲۰،۲۵،۶۷،۹۴،۹۵،۹۷ اور ۱۰۰ ساتویں باب کی ح۱ آٹھویں باب کی ح۱ سے ۱۰ تک نویں باب کی ح۱ دسویں باب کی ح۱ سے ۸ تک گیارہویں باب کی ح۱ بارہویں باب کی ح۱،۲،۳ تیرہویں باب کی ح۱ چودہویں باب کی ح۱ پندرہویں باب کی ح۱ سولہویں باب کی ح۱،۲،۳ سترہویں باب کی ح۱،۲،۳، اٹھارہویں باب کی ح۱،۲ انیسویں باب کی ح۱ بیسویں باب کی ح۱ سے ۸ تک، اکیسویں باب کی ح۱،۲،۳،۴، بائیسویں باب کی ح۴،۶ ستائیسویں باب کی ح۱ اٹھائیسویں باب کی ح۳ تیسویں باب کی ح۱ سینتیسویں باب کی ح۱ اور تیسری فصل کے باب اول کی ح۱،۲،۶،۸،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۷،۱۹،۲۰ اور دوسرے باب کی ح۱،۲ تیسرے باب کی ح۱،۲،۴،۵،۶،۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح۱، دوسرے باب کی ح۱ ساتویں فصل کے ساتویں باب کی ح۱ دلالت کرتی ہے۔

ساتواں باب

مہدیؑ سبطین، حسن و حسین علیہما السلام کی اولاد سے ہیں[1]

اس باب میں ۱۰۷ حدیثیں ہیں

۱۔ البیان۔ علم الہدیٰ مرتضیٰ بن احمد بن محمد بن جعفر بن زید بن جعفر بن محمد بن احمد بن محمد بن الحسین بن اسحٰق بن امام جعفر صادقؑ نے ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی سے انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد الحداد سے انہوں نے ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی سے انہوں نے حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی سے اور ہمیں حافظ ابوالحجاج یوسف بن خلیل نے خبر دی انہوں نے محمد ابوزید کرانی سے انہوں نے فاطمہ بنت عبداللہ الجوزدانیہ سے انہوں نے ابوبکر بن ربدہ سے انہوں نے حافظ ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے محمد بن زریق بن جامع المصری سے انہوں نے ہیثم بن حبیب سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے علی الہلالی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ خدا کی خدمت میں، آپؐ کے مرض الموت، میں، حاضر ہوا اس وقت فاطمہ آپؐ کے سر کے پاس موجود تھیں، راوی کہتا ہے کہ فاطمہؑ رونے لگیں یہاں تک کہ آپؐ کی آواز بلند ہو گئی آپؐ نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: میری پیاری بیٹی! تم کیوں رو رہی ہو؟ عرض کی:

---

[1] حضرت مہدیؑ حسنؑ و حسینؑ کی نسل میں سے ہیں کا مطلب یہ ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقر کی والدہ فاطمہ سبط اکبر امام حسن مجتبیٰؑ کی بیٹی ہیں لہذا امام محمد باقرؑ اور آپ کے بعد کے سارے ائمہ حسنؑ و حسینؑ کی نسل سے ہیں۔

میں آپ کے بعد رونما ہونے والے حوادث کی وجہ سے رو رہی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتی کہ خدا نے زمین پر ایک نظر کی تو اس سے تمہارے والد کو منتخب کیا اور رسول بنا کر بھیجا دوبارہ نظر کی تو تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھ پر وحی کی کہ میں تمہاری شادی ان سے کردوں اے فاطمہ! خدا نے ہم اہل بیتؑ کو سات خصلتیں ایسی عطا کی ہیں کہ جو نہ ہم سے پہلے کسی کو عطا ہوئیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا ہوں گی، میں خاتم النبیین اور نبیوں میں سب سے محترم ہوں، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز و محترم ہوں اور تمام مخلوق سے زیادہ پیارا اور محبوب ہوں اور تمہارا باپ ہوں، اور میرا وصی تمام اوصیاء سے بہتر ہے اور ان میں سب سے زیادہ خدا کا محبوب ہے اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہم ہی میں سے وہ بھی ہیں جن کو خدا نے سبز پر عطا کئے ہیں جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچازاد بھائی اور تمہارے شوہر کے بھائی اور ہم ہی میں سے ہیں، ہم ہی میں سے اس امت کے دو سبط بھی ہیں اور وہ تمہارے دونوں بیٹے حسن و حسین ہیں اور یہی دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنایا ہے ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں۔ اے فاطمہؑ اس ذات کی قسم کہ جس نے حق کے ساتھ مجھے نبیؐ بنایا ہے انہیں دونوں۔ کی اولاد۔ سے اس امت کے مہدی ہیں اور اے فاطمہ! جب دنیا ہرج و مرج کا شکار ہو جائیگی اور، فتنے ظاہر ہوں گے، راستوں میں لوٹ مار ہوگی، ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہوگا اور کوئی چھوٹا بڑے کی تعظیم نہیں کرے گا اور بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خدا ان دونوں کی اولاد سے ایک شخص کو بھیجے گا وہ گمراہی کے قلعوں اور بند دلوں کو کھول دے گا وہ آخری زمانہ میں دین کے ساتھ قیام کرے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح میں نے پہلے قیام کیا تھا۔ وہ دنیا کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اے فاطمہ! گھبراؤ نہیں، گریہ نہ کرو بیشک خدا تمہارے لئے مجھ سے بڑا رحیم و مہربان ہے اور یہ اس لئے ہے کہ تمہیں مجھ سے نسبت ہے اور میرے دل میں تمہارا ایک مقام ہے۔ خدا نے تمہاری شادی تمہارے ایسے شوہر سے کی جو شرافت میں تمہارے اہل بیت میں سب سے افضل و اشرف ہیں اور منصب کے لحاظ سے سب سے معزز ہیں اور رعیت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں اور برابر تقسیم کرنے میں سب سے بڑے عادل ہیں اور معاملہ فہمی میں سب سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔

اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے میرے پاس پہنچو!
علیؑ نے فرمایا: رسولؐ کے انتقال کے بعد فاطمہؑ پچھتر دن زندہ رہیں اور پھر خدا نے انہیں نبیؐ سے ملحق کر دیا۔ گنجی لکھتے ہیں۔ اس حدیث کو صاحب حلیۃ الاولیاء نے اپنی کتاب میں کہ جس کا ترجمہ ذکر نعمت مہدی ہے اسی طرح نقل کیا ہے اور طبرانی نے اس کو اپنی کتاب "معجم الکبیر" میں اہل صعدہ کے شیخ سے نقل کیا ہے اور اسی کو کشف الغمہ میں حافظ ابونعیم کی "الاحادیث الاربعین" سے اور المہدی میں عقد الدرر کی تیسری فصل کے نویں باب سے اور ابونعیم کی کتاب صفۃ المہدی سے انہوں نے علی بن حلال سے اور انہوں نے اپنے والد سے اس قول "جس طرح وہ ستم سے بھر چکی ہوگی" تک ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۳۶)۔ میں اس حدیث کے کچھ حصہ کو جواہر العقدین عن فرائد السمطین سے نقل کیا ہے نیز لکھا ہے، صواعق میں وہی لکھا ہے جو جواہر العقدین میں مرقوم ہے اور اسی حدیث کو غایت المرام میں علی بن بلال سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اسی کو "البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" کے دوسرے باب میں اس جملہ "اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے سات مبعوث کیا ان دونوں" سے جس طرح وہ ستم سے بھر چکی ہوگی، تک، طبرانی کی الکبیر سے اور ابونعیم سے انہوں نے علی الہلالی سے نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ ساتویں باب کی ح ۳۲ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۴، ۹۵ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرہویں باب کی ح ۱ چودہویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، بائیسوں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ دلالت کرتی ہے۔

آٹھواں باب

مہدیؑ حسینؑ کی نسل سے ہیں

اس باب میں ۱۸۵ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے تلعکبری سے انہوں نے احمد بن علی رازی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق المقری سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے بکار بن احمد سے انہوں نے حسن بن الحسین سے انہوں نے سفیان الحریری سے انہوں نے فضیل بن زبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے زید بن علی سے سنا کہ کہتے ہیں: یہ منتظر حسینؑ بن علیؑ کی نسل سے، حسینؑ کی ذریت سے اور حسینؑ کی اولاد میں سے ایک ہے اور حسینؑ وہ مظلوم ہیں جنکے بارے میں خدا نے فرمایا ہے: "**من قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه**" کہا ان کے ولی ان کی ذریت سے اور ان کی نسل و اولاد سے ایک مرد ہے۔ پھر یہ پڑھا: "**وجعلها کلمة باقیة فی عقبه**" "**سلطانا فلا یسرف فی القتل**" کہا ان کی حکومت یا دلیل ان کی اس حجت میں ہے جو خدا کی پیدا کی ہوئی ہر شے پر ہے تا کہ لوگوں پر اس کی حجت قائم ہو جائے اور اس پر کسی کی حجت نہ رہے۔

۲۔دلائل الامامۃ۔ابو طاہر عبداللہ بن احمد الخازن رضا نے ابو بکر محمد بن عمر سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن عباس رازی قمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

علی بن موسیٰ الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد جعفر بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد محمد بن علی نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد علی بن الحسینؑ نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد حسینؑ نے اپنے بھائی حسنؑ کے حوالے سے بیان کیا اور انہوں نے فرمایا: مجھ سے میرے والد علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حسین کی نسل سے ایک آدمی میری امت کی زمام اپنے ہاتھ میں لیگا اور دنیا کو اسی طرح عدل سے معمور کردے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، بحار میں عیون اخبار الرضا سے تمیمی کی اسناد کے ساتھ، امام رضاؑ سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے اور ان حضرات نے نبیؐ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔ البیان۔ اپنی اسناد کے ساتھ دار قطنی سے انہوں نے اپنی سند سہیل بن سلیمان سے انہوں نے ہارون عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو سعید خدری کے پاس گیا اور ان سے کہا: کیا آپ بدر میں موجود تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں بدر میں موجود تھا۔ میں نے کہا: کیا آپ مجھے علی کی فضیلت میں رسولؐ سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہیں سنائیں گے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سناؤں گا، ایک بار رسولؐ بیمار ہوئے اور آپ کے اندر نقاہت پیدا ہوگئی فاطمہؑ آپ کی عیادت کے لئے آئیں، اس وقت میں رسول کے دائیں جانب بیٹھا تھا، جب فاطمہؑ نے رسول کی نقاہت دیکھی تو ان کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوکر رخسار پر آگئے، رسولؐ نے ان سے فرمایا: اے فاطمہ! تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ خدا نے زمین پر نظر ڈالی تو اس سے تمہارے والد کو منتخب کیا اور نبیؐ بنایا۔ دوبارہ زمین پر نگاہ کی تو تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھ پر وحی کی تو میں نے انہیں داماد بنالیا اور انہیں اپنا وصی مقرر کیا۔ کیا تم جانتی ہو کہ خدا نے تمہیں کتنی عزت دی ہے؟ تمہاری شادی اس شخص سے کی جو ان۔ صحابہ۔ میں سب سے بڑا عالم، سب سے زیادہ بردبار اور سابق الاسلام ہے یہ سن کر فاطمہؑ مسکرائیں اور خوش ہوئیں پھر رسولؐ نے ان سے اس فضیلت میں سے مزید بیان کرنا چاہا، جو خدا نے محمد وآل محمد کے لئے مقرر کی تھی چنانچہ فرمایا: اے فاطمہ! علی کے آٹھ مناقب ہیں: اللہ اور اس کے رسول

پر ایمان، ان کی حکمت، ان کی زوجہ، ان کے سبط حسن وحسین، ان کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ اے فاطمہ! ہم اہل بیت کو چھ خصلتیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو نہ اولین میں سے کسی کو عطا ہوئی ہیں اور نہ آخرین میں سے کسی کو مل سکیں گی۔ ہمارے نبی تمام انبیاء سے افضل ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں اور ہمارے وصی تمام اوصیاء سے بہتر ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہمارے شہید تمام شہداء سے بہتر ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے دو سبط بھی ہیں اور وہ تمہارے دونوں بیٹے ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے مہدی ہیں کہ جنکے پیچھے عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے، پھر آپؐ نے حسین کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: امت کے مہدی ان سے ہوں گے اس حدیث کو شیخ نے اپنی کتاب، غیبت میں اپنی سند کے ساتھ ابو ہارون عبدی سے اور انہوں نے ابو سعید سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اور حدیث کے آخر میں لکھا ہے: پھر حسینؑ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اس سے تین، تین، تین کے بعد مہدیؑ ہوں گے۔ دلائل الامامۃ میں، اپنی سند کے ساتھ ابو ہارون سے انہوں نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے، بیشک جس مہدی کی اقتداء میں عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے وہ ہم میں سے ہیں پھر حسینؑ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: وہ اس کی نسل سے ہوں گے کشف الیقین میں دار قطنی سے انہوں نے اپنے رجال سے، انہوں نے ابو ہریرہ سے اس سے ملتی جلتی روایت نقل کی ہے اور عیون المعجزات میں ابو سعید سے دلائل الامامۃ جیسی حدیث نقل ہوئی ہے۔

۴۔ البیان۔ میں ابو قبیل سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے اور کہا ہے: نسلِ حسین سے ایک شخص مشرق کی طرف سے خروج کرے گا اگر اس کے سامنے پہاڑ بھی آئیں گے تو انہیں بھی پاش پاش کر دیگا اور ان میں بھی راستہ بنالے گا، اس روایت کو طبرانی اور ابو نعیم نے مذکورہ راوی ہی سے نقل کیا ہے۔

اسی کو الملاحم والفتن باب ۹۵ میں عبد اللہ بن عمر تک سلسلہ پہنچاتے ہوئے نعیم سے نقل کیا ہے۔

۵۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن ہوذہ نے نہاوندی سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد سے انہوں نے

ابان بن عثمان سے انہوں نے ابوعبداللہ سے ایک حدیث میں بیان کیا ہے کہ رسولؐ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ عرض کی: ضرور اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا: ابھی کچھ دیر قبل جبریل میرے پاس تھے انہوں نے مجھے خبر دی ہے جو قائم آخری زمانہ میں خروج کریں گے اور زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی وہ حسینؑ کی نسل اور تمہاری ذریت سے ہوں گے۔

۶۔ روضہ۔ ہمارے اصحاب۔ یا علماء۔ کی ایک جماعت نے سہل بن زیاد سے اور انہوں نے محمد بن سلیمان سے انہوں نے ہیثم بن اشیم سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نبیؐ ایک روز ہشاش بشاش برآمد ہوئے لوگوں نے عرض کی: خدا آپ کو ہمیشہ مسرور رکھے اور آپ کی مسرتوں میں اضافہ فرمائے۔ اس پر رسولؐ نے فرمایا: کوئی شب و روز ایسا نہیں گذرتا کہ جس میں خدا کی طرف سے میرے پاس کوئی تحفہ نہ آتا ہو۔ لیکن آج خدا نے مجھے ایسا تحفہ دیا ہے کہ ایسا تحفہ پہلے کبھی نہیں دیا تھا۔ اور وہ یہ کہ میرے پاس جبریل آئے مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور کہا: اے محمدؐ! بنی ہاشم میں سے خدا نے سات افراد کو منتخب کیا ہے کہ نہ ان کا مثل پہلے پیدا ہوا ہے اور نہ آئندہ پیدا ہوگا پس اے اللہ کے رسولؐ ان میں سے آپ تو سید الانبیا ہیں اور آپؐ کے وصی علی بن ابی طالبؑ سید الاوصیاء ہیں آپؐ کے نواسے حسن وحسین سید الاسباط ہیں آپ کے چچا حمزہ سید الشہداء ہیں آپ کے چچا زاد بھائی فرشتوں کے ساتھ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں، اور تم ہی میں سے وہ قائم ہیں جنکے پیچھے عیسیٰ بن مریم اس وقت نماز پڑھیں گے جب خدا انہیں زمین پر اتارے گا وہ حسینؑ کی نسل اور علی وفاطمہ کی ذریت سے ہوں گے۔

۷۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۳۲) صاحب مشکواۃ المصابیح سے انہوں نے ابواسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علیؑ نے اپنے فرزند حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسولؐ نے اس کا نام رکھا ہے عنقریب اس کے صلب سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر رکھا جائیگا اور وہ صورت وسیرت میں آنحضرتؐ سے مشابہ ہوگا۔ پھر یہ بیان کیا کہ وہ زمین کو عدل سے

پر کرے گا۔صاحب ینابیع کہتے ہیں: اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے لیکن یہ قصہ نقل نہیں کیا ہے اور اسی حدیث کو بہار میں طرائف سے اور اس میں الجمع بین الصحاح الستۃ سے اور اس میں ابو اسحٰق سے نقل کیا ہے اور کتاب ''المہدی'' میں عقد الدرر کے باب اول سے اور اس میں ابوداؤد کی سنن، ترمذی کی جامع اور نسائی کی اپنی سنن سے نقل کیا ہے انہوں نے ابن اسحٰق سے اور اسکے دوسرے باب میں بیہقی سے اور انہوں نے ''البعث والنشور'' میں۔اس قول ''اور وہ خلق میں ان سے مشابہ نہیں ہوں گے'' تک روایت کی ہے۔اور ملاحم والفتن کے ۷۶ ویں باب میں ایسی ہی روایت کی ہے جس کو انہوں نے احمد بن عیسیٰ سلیلی کی تالیف کتاب الفتن سے اور انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے۔

۸۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے تلعکبری سے احمد بن علی رازی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق المقری سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے بکار بن احمد سے انہوں نے حسن بن الحسین سے انہوں نے سفیان الجریری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: خدا کی قسم مہدی نہیں ہوگا مگر نسل حسین سے۔

۹۔امالی صدوق۔میرے والد نے حبیب بن الحسین تغلبی سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے ابوالجارود سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: نبیؐ ام سلمہ کے گھر میں تھے ام سلمہ سے فرمایا: کسی کو بھی میرے پاس نہ آنے دینا کچھ دیر کے بعد حسین آگئے وہ بچے تھے لہذا انہیں نہیں روکا چنانچہ وہ رسولؐ کے پاس پہنچ گئے، ان کے پیچھے پیچھے ام سلمہ بھی پہنچ گئیں۔دیکھا کہ حسین آنحضرتؐ کے سینہ اقدس پر لیٹے ہوئے ہیں اور رسول رو رہے ہیں، آپؐ کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے جسے سونگھ رہے ہیں، نبیؐ نے فرمایا: اے ام سلمہ یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسین قتل کیے جائیں گے اور یہ اس جگہ کی خاک ہے جہاں یہ قتل ہوں گے، اسے اپنے پاس رکھ لو، جب یہ خاک خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ میرا پیارا قتل کر دیا گیا۔ام سلمہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! خدا سے دعا کیجئے کہ وہ حسین کو اس سے نجات دے۔فرمایا: میں نے ایسا ہی کیا تھا

لیکن خدا نے مجھ پر وحی کی: حسین کے لئے ایسا درجہ و مرتبہ ہے جس کو مخلوقات میں سے کوئی نہ پا سکے گا اور ان کے شیعہ شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور مہدی، انہیں کی نسل سے ہیں، پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو حسین کا دوست اور ان کا شیعہ ہے، خدا کی قسم روز قیامت وہی کامیاب ہوں گے۔

۱۰۔ کشف الیقین۔ خوارزمی نے اپنی کتاب مناقب میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا: رسولؐ نے حسین سے فرمایا: مہدی تمہاری نسل سے ہوگا۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۷۶، دوسرے باب کی ح ۴،۳ ۶ چھٹے باب کی ح ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۲۷، ۲۸، ۳۲ ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک۔ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۳۰، ۳۹، ۴۰، ۵۴، ۶۴، ۷۴، ۹۴، ۹۵، ۱۰۰ نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک گیارہویں باب کی ح ۱ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرہویں باب کی ح ۱ چودہویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارہویں باب کی ح ۲۱ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ سینتیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دوسرے باب کی ح ۱۳، دسویں باب کی ح ۲ ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

نواں باب

نو ائمہ حسینؑ کی نسل سے ہوں گے

اس باب میں ۱۶۰ احدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبد اللہ بن المطلب نے ابراہیم بن عبد الصمد بن موسیٰ بن اسحٰق الہاشمی سے انہوں نے ابوعبداللہ بن بکر الغنوی سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے ابوطفیل عامر بن واثلہ سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: علی بن ابی طالب نیک لوگوں کے قائد اور بدکاروں کے قاتل ہیں جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد کی جائے گی، جو انہیں چھوڑے گا اسے چھوڑ دیا جائیگا علیؑ کے بارے میں شک کرنے والا اسلام میں شک کرنے والا ہے میرے بعد وہ بہترین جانشین وخلف اور میرے صحابہ میں سب سے بہتر ہیں، علی کا گوشت میرا گوشت ہے ان کا خون میرا خون ہے وہ میرے نواسوں کے باپ ہیں اور حسین کے صلب سے نو ائمہ ہوں گے انہیں میں سے اس امت کے مہدی بھی ہیں۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶ ۷ تک دوسرے باب کی ح ۲، ۶ چھٹے باب کی ح ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۲۷، ۲۸، ۳۳ اور ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۴۳ ۷ دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک بارہویں باب کی

ح ۱،۲،۳ چودھویں باب کی ح ۱ سولھویں باب کی ح ۱،۲،۳ سترھویں باب کی ح ۱،۲،۳ اٹھارھویں باب کی ح ۱،۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱،۲،۳ بائیسویں باب کی ح ۴،۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اور تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱،۲،۶،۸،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۷،۱۹،۲۰ دوسرے باب کی ح ۱،۲ تیسرے باب کی ح ۱،۲،۴،۵،۶،۸ اور چھٹی فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

دسواں باب

مہدیؑ، حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں

اس باب میں ۱۴۸ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ ابو صالح محمد بن فیض بن فیاض العجلی الساوی نے محمد بن احمد بن عامر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رکین سے انہوں نے قسم بن حسان سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا نہیں ختم ہوگی یہاں تک کہ نسلِ حسین سے ایک شخص میری امت کی زمام اپنے ہاتھ میں لے گا، وہ دنیا کو اسی طرح عدل سے معمور کرے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، ہم سے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ وہ کون ہے؟ فرمایا: وہ صلب حسینؑ سے نویں امام ہیں۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن رہبان بن محمد الصنانی بصری نے حسین بن علی البز وفری سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے مسمر بن ابی نویرہ سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے ابو سلیمان اصمی سے انہوں نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ ہمارا قائم ظہور کرے گا اور وہ اس وقت قیام کریں گے جب خدا اذن دے گا۔ پھر جو ان کا اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ان

سے روگردانی کرے گا وہ ہلاک ہوگا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! ان کے پاس پہنچو! خواہ تمہیں برف کے اوپر سے بیٹھ کر جانا پڑے کہ وہ خدا کے خلفیہ ہیں، راوی کہتا ہے: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کا قائم کب ظہور کرے گا؟ فرمایا: جب ہرج ومرج عام ہوگا۔ اور وہ حسینؑ کی نویں نسل میں ہیں۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے محمد بن الحسین بن حفص الخثعمی الکوفی سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد عمار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں بعض غزوات میں رسولؐ کے ساتھ تھا اور علی نے جھنڈے والوں کو تہ تیغ کر دیا اور ان کو پراگندہ کر دیا اور عمرو بن عبداللہ الجمحی کو قتل کر دیا ہے نیز شیبہ بن نافع کو بھی مار ڈالا تو میں رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: علی نے راہِ خدا میں ایسے ہی جہاد کیا ہے جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیوں نہ ہو کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، وہ میرے علم کے وارث ہیں، میرے قرض کو ادا کرنے والے میرے وعدہ کو پورا کرنے والے اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو میرے بعد خالص مومن نہ پہچانا جاتا۔ ان کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اور ان کی صلح، میری صلح ہے اور میری صلح خدا کی صلح ہے وہ میرے نواسوں کے والد اور میرے بعد ہونے والے ائمہ انہیں سے ہوں گے اور خدا ان کی نسل میں ائمہ راشدین کو خلق کرے گا ان میں سے اس امت کے مہدی ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں، باپ آپ پر قربان! مہدی کون ہیں؟ فرمایا: اے عمار! جان لو کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ صلبِ حسینؑ سے نو ائمہ ہوں گے اور ان میں سے نواں غیبت اختیار کرے گا یہ خدا کا قول ہے۔ "قل ارأیتم ان اصبح ما و کم غورا فمن یاتیکم بماء معین" ان کی غیبت طولانی ہوگی۔ ایک گروہ ان کی غیبت سے مکر جائے گا۔ ایک غیبت کے نظریہ پر باقی رہے گا وہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے پر کریں گے۔ اور تاویل کے لئے ایسے ہی جنگ

کریں گے جیسے میں نے تنزیل کے لئے جنگ کی ہے وہ اسم واخلاق میں سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوں گے۔

۴۔کفایۃ الاثر۔محمد بن علی نے احمد بن زید بن جعفر ہمدانی سے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد السلام بن صالح ہروی سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ربیع بن سعد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حسین بن علی نے۔خدا ان پر رحمت نازل کرے۔فرمایا: ہم میں سے بارہ امام ہیں،ان میں سے پہلے علی بن ابی طالبؑ ہیں اور آخر میرے نویں فرزند ہیں۔وہی قائم برحق ہیں،خدا ان کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرے گا اور ان کے وسیلہ سے دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرے گا خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو،وہ غیبت اختیار کرے گا اس زمانہ میں کچھ لوگ دین سے پھر جائیں گے جبکہ باقی دین پر ثابت رہیں گے انہیں اذیت دی جائے گی اور کہا جائے گا۔ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین اگر تم سچے ہو تو تمہارا وعدہ کہاں ہے؟یاد رکھو!ان کی غیبت میں اذیت اٹھانے والے اور جھٹلائے جانے والے ان مجاہدوں کی مانند ہیں جنہوں نے رسول کی رکاب میں تلوار سے جہاد کیا ہے۔اس حدیث کو کمال الدین اور بحار میں ابن العیاش ہمدانی کی مقتضب الاثر سے نقل کیا گیا ہے۔

۵۔کمال الدین۔احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی نے علیؒ بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علیؒ بن معبد سے انہوں نے حسین بن خالد سے انہوں نے علیؑ بن موسیٰ رضا سے،آپ نے موسیٰ بن جعفرؑ سے آپ نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے آپ نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے آپ نے اپنے والد علیؑ بن الحسین سے آپ نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے اور آپ نے اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے حسین تمہاری نویں نسل (پشت) میں قائم برحق،دین کا مددگار اور عدل کو پھیلانے والا ہوگا،حسینؑ بن علی نے فرمایا: میں نے عرض کی: اے امیر المومنینؑ! کیا یہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس نے محمد کو نبی

مبعوث کیا اور انہیں تمام مخلوقات پر برگزیدہ کیا ہے۔ ایسا ضرور ہوگا لیکن غیبت و حیرت کے بعد ہوگا۔ اس غیبت میں کوئی بھی اپنے دین پر باقی نہ رہ سکے گا مگر وہ مخلص اور روح یقین کے حامل کہ جن سے خدا نے ہماری ولایت کا عہدہ لیا ہے اور ان کے دلوں پر ایمان کی مہر لگائی ہے اور اپنی پیدا کی ہوئی روح سے ان کی تائید کی ہے۔

۶۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر بن مظفر علوی سمرقندی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جبریل بن احمد سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے انہوں نے حسن بن محمد صیرفی سے انہوں نے حنان بن سدیر سے انہوں نے اپنے والد سدیر بن حکیم سے انہوں نے اپنے والد ابوسعید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب حسن بن علی علیہما السلام نے معاویہ سے صلح کی تو کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ سے گستاخانہ انداز میں بات کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: تم پروائے ہو جو میں نے کیا ہے اسے تم نے سمجھا بھی ہے؟! جو میں نے انجام دیا ہے وہ میرے شیعوں کے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع وغروب کرتا ہے، کیا تم یہ بھول گئے ہو کہ میں تمہارا امام ہوں، میری طاعت تم پر واجب ہے اور میں رسول کی حدیث کے مطابق جنت کے سرداروں میں سے ایک ہوں! سب نے کہا: یہ تو ہم جانتے ہیں! آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جب خضر نے کشتی میں سوراخ کیا، دیوار کو ٹھیک ٹھاک بنا دیا اور لڑکے کو قتل کر دیا تو موسیٰ بن عمران سے یہ برداشت نہ ہو سکا۔ کیونکہ وہ ان کارناموں میں مخفی حکمت سے واقف نہیں تھے اور خدا کے نزدیک اس کے ذکر میں حکمت وصواب ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کی گردن میں اس زمانہ کا سرکش حاکم اپنی بیعت کا قلادہ ڈالنے کا خواہش مند رہتا ہے۔ ہاں قائم کہ جن کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے اور خدا ان کی ولادت کو پوشیدہ رکھے گا اس کے بعد انہیں پردۂ غیب میں رکھے گا۔ کے بارے میں یہ بات کوئی سوچ کا بھی نہیں وہ نواں جو میرے بھائی حسین بن سیدۃ النساء کی اولاد میں سے ہوگا خدا اس کی غیبت میں اس کی عمر طولانی کریگا پھر اپنی قدرت سے خدا اسے چالیس سال سے کم عمر کے جوان کی صورت میں ظاہر

کریگا تا کہ معلوم ہوجائے کہ خدا ہر شیء پر قادر ہے۔ صاحب کمال الدین نے اس کی روایت کفایۃ الاثر سے جعفر بن محمد بن سعود سے سند کرتے ہوئے کی ہے انہوں نے بھی (نواں میرے بھائی حسین بن سیدۃ النساء کی اولاد سے ہوگا) کوذکر کیا ہے۔

۷۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد بن عبدوس عطار نے ابوعمرو السکینی (اللیثی) سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے علی بن محمد بن شجاع سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن ابی بصیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن الحجاج سے انہوں نے جعفر صادقؑ بن محمدؑ سے آپؑ نے اپنے والد محمد بن علی سے آپ نے اپنے والد علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ حسین بن علی نے فرمایا: میرے نویں بیٹے میں وہی سنت وخصوصیت ہے جو یوسف وموسیٰ میں تھیں وہ ہم اہلبیتؑ کے قائم بھی ہے خداوند عالم ان کے قیام وخروج کے اسباب ایک رات میں فراہم کرے گا۔ اسی حدیث کو بحار میں احتجاج سے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن حجاج سے انہوں نے صادقؑ سے آپ نے اپنے آباء کرام سے نقل کیا ہے۔

۸۔ کمال الدین۔ احمد بن محمد الحق المعاذی نے احمد بن محمد الهمدانی کوفی سے انہوں نے احمد بن موسیٰ بن فرات سے انہوں نے عبدالواحد بن محمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ بن شریک سے انہوں نے رجل (جمیل نخ) سے انہوں نے حمدان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے حسین بن علی بن ابی طالب کو فرماتے ہوئے سنا: اس امت کے مہدی میری نویں پشت میں ہوں گے۔ وہ غیبت میں رہیں گے وہ اپنی میراث کو تقسیم کریں گے اور وہ زندہ ہیں۔

اس پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ا سے ۳۶ تک اور آٹھویں باب کی ح ا سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۳، ۷ اور بارھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، چودھویں باب کی ح ا سولھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، سترھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارھویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ا بیسویں باب کی ح ا سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تک بائیسویں باب کی ح ۴، ۶

ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ اور دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ اور دسویں باب کی ح ۲ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

گیارہواں باب

امام مہدیؑ علی بن الحسین زین العابدینؑ کی نسل سے ہوں گے

اس باب میں ۱۸۵ حدیثیں ہیں

۱۔ بشارت المصطفیٰ ۔ ہم کو شیخ ابو عبداللہ محمد بن شہریار خازن نے ماہ شوال ۵۱۴ھ میں مولیٰ امیر المومنینؑ علی بن ابی طالبؑ کے مشہد و مرقد میں خبر دی اور کہا: شیخ سعید ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی رحمۃ اللہ اور محمد بن محمد بن میمون المعدل نے واسط میں؛ انہوں نے کہا کہ ہم سے حسن بن اسماعیل بزاز اور ایک جماعت نے بیان کیا اور اس جماعت نے کہا: ہم کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن عبداللہ المطلب شیبانی نے خبر دی اور انہوں نے کہا: ہم سے ابو عبداللہ جعفر بن محمد بن جعفر بن حسن علوی الحسینی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابو نصر محمد بن عبدالمنعم بن نصر الصیداوی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے حسین بن شداد جعفی نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد شداد بن رشید سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن ہند الجملی سے انہوں نے ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ جب علی بن ابی طالب کی بیٹی فاطمہ نے اپنے بھتیجے علی بن الحسین کی عبادت میں بہت زیادہ جانفشانی دیکھی تو وہ جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آئیں اور فرمایا: اے رسولؐ کے صحابی! آپ لوگوں پر ہمارے کچھ حقوق ہیں، ان میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ جب تم، ہم میں سے کسی کو زیادہ جانفشانی کرتے دیکھو! تو اسے خدا کی یاد، دلاؤ اور اسے

اپنے نفس و جان کا خیال رکھنے کی دعوت دو۔ دیکھو! یہ علی بن الحسین اپنے والد حسینؑ کی یادگار ہیں انہوں نے عبادت میں اتنی مشقت و جانفشانی کی کہ ان کی ناک گھس گئی اور پیشانی پر گھٹے پڑ گئے ہیں اور گھٹنوں اور ہتھیلیوں پر گھٹے پڑ گئے ہیں، ہر وقت وہ عبادت میں مشغول رہتے ہیں، جابر بن عبداللہ انصاری، علی بن الحسینؑ کے در دولت پہ آئے، دروازہ پر ابو جعفر، محمد بن علی علیہم السلام کو دیکھا آپ بنی ہاشم کے ان بچوں کے ساتھ تھے جو وہاں جمع تھے جابر آگے بڑھے، ان کی طرف دیکھا اور کہا یہ تو رسولؐ کے چلنے کا انداز ہے بچہ! بتاؤ تم کون ہو؟ فرمایا: محمد بن علی بن الحسین ہوں، یہ سن کر جابر رونے لگے اور کہا: خدا کی قسم تم علم کی تہہ تک پہنچنے والے ہو۔ میرے باپ آپ پر قربان، ذرا میرے قریب آؤ، آپ ان کے قریب گئے انہوں نے اپنا دامن کھولا اور آپؑ کا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا پھر اپنے رخسار اور چہرہ پر ملا اور کہا: آپؑ کو آپؑ کے جد رسولؐ نے سلام کہا ہے۔ ایسا کرنے کا مجھے آنحضرت ہی نے حکم دیا تھا نیز فرمایا تھا کہ تم اسی طرح زندہ و باقی رہو گے یہاں تک کہ میرے بیٹے محمد بن علی سے ملاقات کرو گے وہ کما حقہ علم کی تہہ تک پہنچ جائیگا اور اس کو شگافتہ کرے گا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اندھے ہو جاؤ گے وہی تمہاری آنکھیں کھولے گا۔ اس کے بعد جابر نے کہا: اپنے والد علی بن الحسین سے میرے لئے اجازت لے لیجئے کہ میں حاضر خدمت ہو جاؤں۔ ابو جعفر اپنے والد کی خدمت میں پہنچے، انہیں واقعہ سنایا اور بتایا کہ وہ بزرگوار دروازہ پر کھڑے ہیں اور انہوں نے ایسا ایسا کہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: بیٹا! وہ جابر بن عبداللہ انصاری ہیں اور انہوں نے بچوں کے درمیان جو تمہارا ہاتھ سینہ و رخسار پر رکھا۔۔۔ اس سے ان کا کوئی اور مقصد نہیں تھا بلکہ وہ تمہاری شکل و شباہت دیکھنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد انہیں اجازت دی، وہ اندر آئے دیکھا کہ آپ محراب عبادت میں ہیں، کثرت عبادت سے آپ لاغر ہو گئے ہیں، علیؑ بن الحسینؑ اٹھے اور نہایت ہی نحیف آواز میں جابر سے مزاج پرسی کی اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا، جابر یہ کہتے ہوئے قریب آئے فرزندِ رسولؐ! کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا نے جنت کو آپؑ حضرات اور آپؑ کے چاہنے والوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور جہنم کو آپ کے دشمنوں کے لئے بنایا گیا ہے پھر آپؑ نے اپنے کو ایسی سخت مشقت میں کیوں ڈال رکھا ہے؟ علی بن الحسینؑ نے فرمایا: اے رسولؐ کے صحابی! کیا

آپ نہیں جانتے کہ خدا نے میرے جد رسولؐ کی گذشتہ اور آئندہ کی تمام فروگذاشتوں کو معاف کر دیا تھا لیکن رسولؐ عبادت میں جو مشقت و جانفشانی کرتے تھے اس کو ترک نہیں کیا تھا، میرے ماں، باپ ان پر قربان ہو جائیں اتنی عبادت کی کہ آپ کی پنڈلیوں میں ورم آ گیا، لوگوں نے عرض کی: آپ عبادت میں اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ جبکہ خدا نے آپ کی گذشتہ اور آئندہ کی تمام فروگذاشتوں کو معاف کر دیا ہے؟! آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا میں اس کا شکر گذار بندہ نہ بنوں، جابر نے علی بن الحسین کی طرف دیکھا سمجھ گئے کہ میں نے جو بات مشقت و جانفشانی سے روکنے کے لئے کہی تھی اس کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے تو عرض کی: فرزند رسولؐ اپنا خیال رکھئے آپ اس خاندان سے ہیں جس کے ذریعہ بلا ٹلتی ہے اور آسمان سے بارش ہوتی ہے، علی بن الحسین نے فرمایا: اے جابر! میں اپنے آباء و اجداد کی سیرت پر عمل کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اس۔ خدا۔ سے ملاقات کروں جابر یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے: خدا کی قسم انبیاء کی اولاد میں کوئی بھی علی بن الحسین جیسا نہیں دیکھا گیا ہے سواء یوسف بن یعقوب کے خدا کی قسم علی بن الحسینؑ کی ذریت یوسفؑ بن یعقوب کی ذریت سے افضل ہے کیونکہ ان کی ذریت سے (مہدی) بھی ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۷۶ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک، دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۴، ۹۵ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرہویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۱۸ اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کے ح ۱ دلالت کرتی ہے اور اگر اس میں ان روایت کا بھی اضافہ کر دیا جائے کہ جو اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں کہ مہدی، امام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے۔ جن کو ہم دوسری فصل کے آٹھویں باب میں نقل کر چکے ہیں تو ان کی

دلالت بھی اس بات پر ہوگی کہ مہدی علی بن الحسینؑ کی اولاد سے ہوں گے تو ان احادیث کی تعداد ۱۸۵ ہو جائے گی کیونکہ حسینؑ کی اولاد میں صرف علی بن الحسینؑ ہی ہیں اور کوئی نہیں۔

بارھواں باب

مہدیؑ، محمد باقرؑ بن علیؑ کی ساتویں پشت میں ہوں گے

اس باب میں ۱۰۳ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل شیبانی نے محمد بن علی بن شاذان سے انہوں نے حسن بن محمد بن عبدالواحد سے انہوں نے حسن بن الحسین العرنی سے انہوں نے یحییٰ بن یعلی سے انہوں نے عمر بن موسیٰ سے انہوں نے زید بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب جابر بن عبداللہ انصاری میرے والد کے پاس آئے تو اس وقت میں موجود تھا، جس وقت وہ والد ماجد سے محو گفتگو تھے اس وقت ایک حجرہ سے میرے بھائی نکل آئے تو جابر کی نظر انہیں پر مرکوز ہو گئی پھر وہ ان کی جانب بڑھے اور کہا: نور چشم آگے آیئے آپؑ آگے آئے، جابر نے کہا: ذرا پیچھے جایئے، آپؑ پیچھے ہٹے، جابر نے کہا: صورت و سیرت تو ہو بہو رسول جیسی ہے!! نور نظر آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا: محمد! جابر نے کہا: کس کے فرزند ہو؟ فرمایا: علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ کے، جابر نے کہا: تو آپ ہی باقر ہیں؟! جابر جھکے اور آپؑ کے سر اور ہاتھوں کو چوما اور عرض کیا اے محمد! رسولؐ نے تمہیں سلام کہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ پر اعلیٰ ترین درود و سلام اور آپ نے سلام پہنچایا آپ پر بھی سلام ہو، اس کے بعد والد ماجد مصلے پر چلے گئے تو جابر آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ایک روز رسولؐ نے مجھ سے فرمایا: اے

جابر! جب تمہاری ملاقات میرے بیٹے باقرؑ سے ہو تو انہیں میرا اسلام کہنا وہ اسم واخلاق میں سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہیں، ان کا علم میرا علم اور ان کا حکم میرا حکم ہے ان کی نسل میں سات معصوم، ائمہ ابرار ہوں گے اور ان میں ساتواں مہدی ہے جو اس زمانہ کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی پھر رسولؐ نے اس آیت " **وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا و اوحينا اليهم فعل الخيرات و اقام الصلواة و ايتاء الزكواة و كانوا لنا عابدين** " کی تلاوت کی۔

۲۔ غیبت نعمانی۔ علی بن الحسین نے محمد بن یحیٰی عطار سے انہوں نے محمد بن الحسن رازی سے انہوں نے محمد بن علی کوفی سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن یوسف سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے فضیل الرسان سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک دن میں ابوجعفر محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا چنانچہ جب دیگر حاضرین وہاں سے چلے گئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوحمزہ خدا کے نزدیک جو چیز حتمی ہے اور جن میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے ان میں سے ہمارے قائم کا قیام وانقلاب بھی ہے پھر جو میری اس بات میں شک کرے تو وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ خدا کا منکر ہوگا، اس کے بعد فرمایا: اس پر میرے ماں، باپ قربان کہ جس کا نام میرا نام اور جس کی کنیت میری کنیت ہے وہ میری ساتویں پشت میں ہیں، آپ پر میرے باپ، قربان جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، نیز فرمایا: ابوحمزہ! جو انہیں پائے۔ دیکھے۔ اور ان پر ایمان نہ لائے وہ محمدؐ وعلیؑ پر ایمان نہیں لایا۔ ان کے منکر پر خدا نے جنت کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو ظالموں کے لئے بدترین ٹھکانہ ہے۔ اور جس کی خدا نے ہدایت کی ہے اس کے لئے اس سے زیادہ واضح، روشن اور آشکار خدا کا قول ہے کہ جو اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے : " **ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً في كتاب الله يوم خلق السماوات و الارض منها اربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن انفسكم** "۔

واضح رہے کہ محرم، صفر، ربیع اور اس کے بعد کے مہینوں اور حرمت والے مہینوں، رجب ذیقعدہ ،ذی الحجہ اور محرم کی معرفت سید ھا دین نہیں ہے کیوں کہ ان مہینوں کو، یہود و نصاریٰ منافق و مخالف سبھی جانتے ہیں اور انہیں ان کے ناموں کے ساتھ شمار کرتے ہیں بلکہ اس سے ائمہ علیہم السلام مراد ہیں جو دین کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں اور حرمت والے مہینوں سے مراد امیر المومنینؑ ہے کہ جن کے نام کو خدا نے اپنے نام علی سے مشتق کیا ہے۔ جیسا کہ رسولؐ کا نام اپنے نام محمود سے مشتق کیا ہے اور ان کی نسل میں سے تین کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے اور وہ علی بن الحسینؑ، علی بن موسیٰ رضاؑ اور علی بن محمد ہیں، پس یہ نام جو کہ نام خدا سے مشتق ہے محترم ہو گیا ہے۔[1]

۳۔اثبات الوصیہ۔ حمیری نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے نصر بن سوید سے انہوں نے یحییٰ حلبی سے انہوں نے علی بن ابو حمزہ سے انہوں نے کہا میں ابو بصیر کے ساتھ تھا اور ہمارے ساتھ ابو جعفر کا غلام بھی تھا اس نے ہم سے بیان کیا کہ اس نے ابو جعفر سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں: ہم میں سے بارہ محدث ہیں میرے بعد ساتواں قائم ہیں تو ابو بصیر کھڑے ہوئے اور غلام سے کہا میں گواہی دیتا ہوں یقیناً میں اس تذکرہ کو ابو جعفر سے چالیس سال سے سن رہا ہوں۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ ساتویں باب کی ح ۳۲ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے چودھویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہوں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی

---

[1] علامہ مجلسی نے بحار میں تحریر کیا ہے کہ شہور۔ مہینوں۔ سے ائمہ کو اس لئے مکنی کیا گیا ہے کہ انہیں کے سبب آسمان گردش میں ہیں۔ انہیں کے باعث ارکان و ستون قائم و ثابت ہیں، ان کے طفیل میں سال اور زمانہ کا سلسلہ جاری ہے اور انہیں کی برکت سے عالم امکان کا نظام اپنی جگہ ٹھہرا ہوا ہے، انہیں مناسبتوں سے متن قرآن میں ائمہ کو استعارہ کے طور پر ان اسماء سے یاد کیا گیا ہے اس لئے بھی شہور سے کنی کیا گیا ہے کہ وہ زمانے والوں کے درمیان مشہور تھے اور اس لئے بھی کہ ان کے انوار ممکنات سے پہلے تھے اور چونکہ مخلوق پر ان کے علوم کی چھوٹ ان کی قابلیت و استعداد کے مطابق پڑتی ہے، لہٰذا انہوں نے انہیں چاند اور مہینوں سے تشبیہ دی ہے۔

ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسوں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسوں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸، چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کررہی ہے۔

تیرہواں باب

مہدیؑ، جعفر صادقؑ بن محمدؑ کی اولاد سے ہوں گے

اس باب میں ۱۰۳ حدیثیں ہیں

۱۔ کشف الغمہ۔ ابن الخشاب رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھ سے ابوالقاسم طاہر بن ہارون موسیٰ علوی نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد ہارون سے، انہوں نے اپنے والد موسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے سید و سردار جعفرؑ بن محمدؑ نے فرمایا: خلفِ صالح میری نسل سے ہوں گے وہی مہدی ہیں، ان کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے، وہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے ان کی والدہ کا نام صیقل ہے (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا) ان کے دو نام ہیں خلف و محمد آخری زمانہ میں ظہور کریں گے ان کے سر پر ابر سایہ فگن ہوگا، جہاں جہاں آپ جائیں گے وہاں وہاں وہ بھی جائے گا وہ فصیح آواز میں کہے گا: یہ مہدی ہیں۔ (ینابیع المودۃ ص ۴۹۱) میں حافظ ابونعیم کی اربعین سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ اور غایت المرام میں مذکورہ حدیث ہی کو ابن الخشاب سے نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷، آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۴، ۹۵، چودھویں باب کی ح ۱ پندرھویں باب کی ح ۱ سولھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، سترھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارھویں باب کی ح ۱، ۲،، انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسوں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں

باب کی ح۳۴ تیسویں باب کی ح۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح۱، ۲ تیسرے باب کی ح۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸، چھٹی فصل کے باب اول کی ح۱ دلالت کررہی ہے۔

چودہواں باب

مہدیؑ، جعفر صادقؑ بن محمدؑ کی چھٹی پشت میں ہیں

اس باب میں ۹۹ حدیثیں ہیں

ا۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد عطار نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے حنان (حیان نخ) سراج سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سید اسماعیل بن حمیری سے سنا کہ کہتے ہیں؛ میں غلو کیا کرتا تھا میرا عقیدہ تھا کہ محمد بن حنفیہ غیبت میں ہیں، اس سلسلہ میں کافی دنوں تک گمراہ رہا، یہاں تک کہ خدا نے جعفر صادقؑ بن محمدؑ کے ذریعہ مجھ پر احسان کیا اور ان کے وسیلہ سے مجھے جہنم سے بچالیا۔ اور مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت کی۔ جب میں نے ان کی دلیلوں کو صحیح پایا اور یہ دیکھا کہ وہ مجھ پر اور تمام لوگوں پر خدا کی حجت ہیں اور امام ہیں، خدا نے ان کی طاعت کو فرض کیا ہے اور ان کی پیروی کو واجب قرار دیا ہے تو میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ! ہمارے سامنے آپؑ کے آباء کے حوالے سے غیبت اور اس کے صحیح ہونے کے سلسلہ میں حدیث بیان کی جاتی ہے، آپؑ مجھے یہ بتایئے کہ کس کے لئے غیبت واقع ہو گی؟! فرمایا: میری چھٹی پشت میں ہونے والے کے لئے واقع ہوگی، وہ رسولؐ کے بعد ہونے والے ائمہ ھداۃ میں سے بارہویں ہیں ان میں اول علیؑ بن ابی طالبؑ اور آخر قائمؑ برحق ہیں وہی زمین پر

بقیۃ اللہ اور صاحب الزمان ہیں اگر وہ اتنے ہی عرصہ تک غیبت میں رہیں گے کہ جتنے عرصہ تک نوح اپنی قوم کے درمیان تھے تو بھی دنیا سے نہیں جائیں گے، یہاں تک کہ وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے معمور کریں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔ سید کہتے ہیں: جب میں نے اپنے مولا جعفر صادقؑ بن محمد سے یہ بات سنی تو خدا سے توبہ کی اور اپنے گذشتہ حالات کو آپؑ سے بیان کیا اس سلسلہ میں، میں نے ایک قصیدہ بھی کہا ہے جس کا پہلا شعر ہے:

فلما رأیت الناس قد غووا　　　تجعفرت باسم الله فیمن تجعفروا

اس قصیدہ کو بشارۃ المصطفیٰ میں اپنی سند کے ساتھ سید اسماعیل بن محمد حمیری سے نقل کیا ہے۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ دوسری فصل سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب ک ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

پندرہواں باب

امام مہدیؑ ابوابراہیم امام موسیٰؑ بن جعفرؑ کے صلب سے ہیں

اس میں ۱۰۱ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔امام جعفرؑ صادق (ابوعبداللہ) نے ایک طویل حدیث میں فرمایا ہمارا صاحب ظاہر ہوگا اور وہ اس کی نسل سے ہوگا، امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف اشارہ کیا، وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔دنیا اس کی مخلص ہو جائیگی۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

سولھواں باب

مہدیؑ ساتویں امام موسیٰؑ بن جعفرؑ کی پانچویں پشت میں ہوں گے

اس باب میں ۹۸ حدیثیں ہیں

ا۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد سندی نے محمد بن الحسین سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد محمد بن علی سے انہوں نے علی بن جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب میرے ساتویں بیٹے کی پانچویں پشت میں بیٹا ہوگا تو اس وقت تم لوگ اپنے دین کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا خبردار کوئی چیز تمہیں ان سے منحرف و دور نہ کردے بیٹا! اس صاحب الامر کے لئے غیبت ضروری ہے اور یہ اتنی طویل ہوگی کہ وہ شخص بھی اس امر سے منحرف ہو جائیگا جو اسے تسلیم کرتا تھا، یہ خدا کی طرف سے آزمائش ہے، جس کے ذریعہ وہ اپنی مخلوق کو آزمائیگا، اگر تمہارے آباؤ اجداد کو اس دین سے بہتر دین ملتا تو وہ ضرور اس کا اتباع کرتے میں نے عرض کی: آقا! ساتویں بیٹے کا پانچواں کون ہے؟ فرمایا: بیٹا! تمہاری عقل اس کو سمجھنے سے قاصر ہے اور تمہارا ذہن اس کو برداشت نہیں کر سکے گا ایسے ہی زندگی بسر کرتے رہو ایک روز سمجھ جاؤ گے۔ کمال الدین میں اپنے والد اور محمد بن الحسن سے انہوں نے سعد سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔ اسی کو علل الشرائع میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ شیخ نے کتاب ''غیبت'' میں اپنی اسناد کے ساتھ اور کلینی نے کافی میں نقل

کیا ہے اور اثبات الوصیۃ میں سعد سے انہوں نے حسن بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے علی بن جعفر سے، انہوں نے موسیٰ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ میرے والد نے ایوب بن نوح سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے صفوان بن مہران سے انہوں نے جعفر صادق بن محمد سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس نے تمام ائمہ کا اقرار کیا اور مہدی کا انکار کر دیا تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے تمام انبیاء کا اقرار کیا اور محمدؐ کا انکار کر دیا۔ عرض کیا گیا: فرزندِ رسولؐ آپ کے بیٹوں میں مہدی کون ہے؟ فرمایا ساتویں بیٹے کا پانچواں۔ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائیگا۔ اس کا نام لے کر پکارنا تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ اس حدیث کو حسن بن احمد بن ادریس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایوب سے نقل کیا ہے علی بن محمد دقاق سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ بن احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عبد العزیز عبدی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی یعفور سے انہوں نے صادقؑ سے ایسی ہی روایت اس اختلافِ عبارت کے ساتھ کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس نے میرے آباء اور بیٹوں میں سے تمام ائمہ کا اقرار کیا اور میری اولاد میں سے مہدیؑ کا انکار کر دیا تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے تمام انبیاء کا اقرار کیا لیکن محمدؐ کا انکار کر دیا میں نے عرض کی: میرے آقا! مہدیؑ کون ہیں؟ الخ۔

اسی حدیث کو دوسری جگہ محمد بن احمد سے اپنی سند کے ساتھ ابن ابی یعفور سے نقل کیا ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن حمزہ نے اپنے چچا حسن بن حمزہ سے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے صالح بن سندی سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! کیا آپ قائم برحق ہیں؟ فرمایا: میں قائم برحق ہوں لیکن جو قائم برحق خدا کے دشمنوں سے زمین کو پاک کرے گا اور اسکو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، وہ میری پانچویں نسل میں ہوگا، اپنی جان کے خوف سے غیبت اختیار کرے گا۔ اسکی غیبت کی مدت بہت دراز ہوگی اس

میں کچھ مرتد ہو جائیں گے معدودے چند ثابت قدم رہیں گے۔ پھر فرمایا: ہمارے وہ شیعہ خوش نصیب ہیں جو ہمارے قائم کی غیبت کے زمانہ میں ہماری امامت کے سلسلہ سے وابستہ، ہماری محبت پر باقی اور ہمارے دشمنوں سے بیزار رہیں گے۔ وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں وہ ہمارے ائمہ ہونے پر خوش ہیں اور ہم ان کے شیعہ ہونے پر خوش ہیں، وہ خوش قسمت ہیں یقیناً خوش قسمت ہیں خدا کی قسم روز قیامت وہ ہمارے درجہ میں ہوں گے۔ اسی حدیث کو کمال الدین میں احمد بن زیاد سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح بن سندی سے نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷۔ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۱۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک، اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴ و ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

ستر ہواں باب

مہدیؑ ابوالحسن بن موسیٰ الرضاؑ کی نسل سے ہوں گے

اس باب میں ۹۵ حدیثیں ہیں

ا۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے احمد بن زیاد بن جعفر سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن جعفر (معبد نخ) سے انہوں نے حسین بن خالد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علی بن موسیٰ، رضاؑ نے فرمایا: جس کے پاس دین نہیں ہے اس کے پاس ورع و پاک دامنی بھی نہیں ہے اور جس کے پاس تقیہ نہیں ہے اس کے پاس ایمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک تم میں سے وہی زیادہ معزز و محترم ہے جو تقیہ پر زیادہ عمل کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: فرزند رسولؐ! کب تک؟! فرمایا: وقت معلوم تک اور یہ دن وہ ہے کہ جس میں ہمارے قائم خروج کریں گے پھر جس نے ہمارے قائم کے ظہور سے پہلے تقیہ چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: فرزند رسولؐ! آپ اہل بیتؑ میں قائم کون ہے؟ فرمایا: وہ میری چوتھی نسل میں ہوں گے۔ وہ کنیز کے فرزند ہیں خدا ان کے ذریعہ زمین کو ظلم سے پاک کرے گا اور اس کو مقدس بنادے گا۔ لوگ اس کی ولادت میں شک کریں گے۔ وہ اپنے خروج سے پہلے ہی غیبت میں رہیں گے اور جب خروج کریں گے تو زمین ان کے نور سے چمک اٹھے گی، وہ لوگوں کے درمیان میزان عدل قائم کریں گے۔ پھر کوئی کسی

پر ظلم نہیں کرے گا۔ ان کے لئے زمین سمٹ جائے گی، ان کے لئے سایہ نہیں ہوگا اور یہ وہ ہیں کہ منادی آسمان سے ندا کرے گا آپ کی طرف بلائے گا۔ اس ندا کو تمام زمین والے سنیں گے۔ وہ کہے گا: خبردار ہو جاؤ کہ خانہ خدا کے پاس حجت خدا نے ظہور کیا ہے، ان کا اتباع کرو کہ حق انہیں کے ساتھ اور انہیں میں منحصر ہے یہ خدا کا قول ہے: ﴿ان نشاء ننزل علیهم من السماء آیة فظلّت اعناقهم لها خاضعین﴾ اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے آیت نازل کر دیتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جاتیں۔

اسی حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند سے علی بن معبد سے انہوں نے حسین بن خالد سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۸۹) میں ایسی ہی حدیث نقل ہوئی اور (ص ۴۴۸) پر فرائد السمطین سے، انہوں نے حسن بن خالد سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے: خدا کا قول ہے: ان نشاء ننزل الخ، یہ بھی خدا کا قول ہے: یوم ینادی المناد من مکان قریب یوم یسمعون الصیحة بالحق ذلک یوم الخروج یعنی وہی دن میرے بیٹے قائم کا خروج ہے، غایت المرام میں حموی سے اپنی سند کے ساتھ حسن بن خالد سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ احمد بن زیاد نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دیان یا ریان بن الصلت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت رضاؑ کی خدمت میں عرض کی: آپ ہی صاحب الامر ہیں؟ فرمایا: میں صاحب الامر ہوں لیکن میں وہ صاحب الامر نہیں ہوں جو اس زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اور وہ میں کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم میرے بدن کے ضعف کو دیکھ رہے ہو، اور قائم وہ ہیں جو بڑھاپے کے سن میں خروج کریں گے لیکن جوان لگیں گے اور اتنے طاقتور ہوں گے کہ اگر زمین سے بڑے سے بڑے درخت اکھاڑنا چاہیں گے تو اکھاڑ لیں گے۔ اگر آپ پہاڑوں کے درمیان آواز بلند کریں گے تو وہ دہل جائیں گے۔ ان کے ساتھ موسیٰؑ کا عصا اور سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی وہ میری چوتھی پشت میں ہوں گے، جب تک خدا چاہے گا انہیں پردۂ غیب میں رکھے گا، پھر انہیں ظاہر کرے گا اور ان کے

ذریعہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

۳۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۵۴) میں فرائد السمطین سے اس میں احمد بن زیاد سے انہوں نے دعبلؔ خزاعی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے مولا علی رضا علیہ السلام کو اپنا قصیدہ سنایا۔ امام رضاؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہارے قصیدہ میں دو بیت کو شامل کردوں؟ میں نے عرض کی فرزندِ رسولؑ! ضرور کیجئے! فرمایا:

و قبر بطوس یا لها من مصیبة

الحت علیٰ الاحشاء بالزفرات

الیٰ الحشر حتیٰ یبعث الله قائما

یفرج عنّا الهمّ و الکربات

ایک قبر طوس میں ہے، بڑی مصیبت ہے جو قیامت تک دردناک نالوں سے حسرت کی آگ کو بھڑکاتی رہے گی یہاں تک کہ خدا قائم کو بھیجے گا اور ہم سے غم واندوہ کو دور کرے گا۔

دعبل کہتے ہیں: پھر میں نے اپنا باقی قصیدہ پڑھا، جب میں نے یہ شعر پڑھا:

خروج امام لا محالة لا زم

یقوم علیٰ اسم الله و البرکات

یمیّز فینا کل حق و باطل

و یجری علیٰ النعماء و النقمات

امام کا خروج لامحالہ ہوگا وہ خدا کے حکم اور اسکی برکتوں سے قیام کریں گے وہ ہمارے درمیان حق و باطل کو جدا کریں گے اور لوگوں کو نعمتوں اور نقمتوں کے ذریعہ جزا وسزا دیں گے۔

امام رضاؑ بہت روئے اور فرمایا: اے دعبلؔ تمہاری زبان سے روح القدس بول رہا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ امام کون ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں: ہاں یہ سنا ہے کہ آپ حضرات میں سے ایک

امام خروج کریں گے اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کریں گے۔ آپؑ نے فرمایا: میرے بعد میرے بیٹے محمدؑ اور محمدؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ اور علیؑ کے بعد ان کے پسر حسنؑ اور حسنؑ کے بعد ان کے بیٹے حجت القائمؑ ہیں وہ اپنی غیبت میں منتظر ہوں گے اور زمانہ ظہور میں ان کی اطاعت کی جائے گی پھر وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے معمور کریں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، لیکن وہ کب ظہور کریں گے تو اس وقت کے بارے میں کچھ حدیثیں ہیں، مجھ سے میرے والد نے اپنے آباء کے حوالہ سے بیان کیا اور انہوں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: ان کی مثال قیامت کی سی ہے کہ وہ اچانک آئے گی۔

اور کفایۃ الاثر میں محمد بن عبداللہ بن حمزہ سے انہوں نے اپنے چچا حسن سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالسلام بن صالح الہروی سے انہوں نے دعبلؔ سے روایت کی ہے اور عیون اخبار الرضا میں اور کمال الدین میں اپنی مسند کے ساتھ دعبلؔ سے روایت کی ہے اور اعلام الوریٰ میں ابوالصلت سے اور غایت المرام میں، حموی سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول ح۷۶ آٹھویں باب کی ح۱ سے ۵۰ دوسری فصل کے سولہویں باب کی ح۱،۲،۳ سترہویں باب کی ح۱،۲،۳ اٹھارہویں باب کی ح۱،۲ انیسویں باب کی ح۱ بیسویں باب کی ح۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح۱،۲،۳ بائیسویں باب کی ح۴،۶ ستائیسویں باب کی ح۱ اٹھائیسویں باب کی ح۳ تیسویں باب کی ح۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح۱،۲،۶، ۸،۱۰،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۷،۱۹-۲۰ دوسرے باب کی ح۱،۲ تیسرے باب کی ح۱،۲،۴،۵،۶،۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح۱ دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

اٹھارھواں باب

امام مہدیؑ امام محمدؑ بن علی رضاؑ کی تیسری پشت میں ہوں گے

اس باب میں ۹۰ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی بن احمد بن محمد بن عمران الدقاق نے محمد بن علی سے انہوں نے علی بن احمد بن محمد بن ہارون صوفی سے انہوں نے ابوتراب عبیداللہ (عبداللہ نخ) بن موسیٰ رویانی سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی بن الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے آقا محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ آپؑ سے قائم کے بارے میں سوال کروں کہ کیا وہی مہدیؑ ہیں یا کوئی دوسرا؟ تو آپؑ نے خود کلام کی ابتداء کی اور فرمایا: اے ابوالقاسم: قائم ہم میں سے ہیں اور وہ مہدیؑ ہیں کہ جن کی غیبت میں ان کا انتظار کرنا اور ان کے ظہور کے زمانہ میں ان کی اطاعت واجب ہے وہ میری تیسری پشت میں ہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد (ص) کو نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور ہم کو امامت سے مختص کیا ہے اگر دنیا کا ایک ہی دن رہ جائے گا تو خدا اس دن کو اتنا طویل کر دے گا کہ وہ اس میں خروج کرے گا اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اور خدا ایک رات میں ان کی حکومت اور دیگر امور کے لئے راستہ ہموار کر دے گا جیسا کہ خدا نے اپنے کلیم موسیٰؑ کے امر کی اصلاح اس وقت کی تھی کہ جب وہ اپنے اہل کے لیئے آگ

لینے گئے تھے اور جب وہ لوٹ کر آئے تو رسولؐ و نبی مرسل تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کا اعلیٰ ترین عمل انتظار فرج و کشائش کا انتظار ہے۔ کمال الدین میں عبدالعظیم کی طرف سند کرتے ہوئے ابوجعفر ثانی سے اور انہیں سے اعلام الوریٰ میں ایسی ہی روایت نقل کی گئی ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے عبدالواحد بن محمد بن عبدوس۔ کہ وہی عطار ہیں۔ سے انہوں نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے صقر بن ابی دلف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر بن محمد بن علی رضاؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد میرا بیٹا علی امام ہے۔ اس کا امر میرا امر اس کا قول میرا قول اور اس کی طاعت میری طاعت ہے، پھر آپؑ خاموش ہو گئے میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسول خدا علی کے بعد کون امام ہے؟ فرمایا: ان کے بیٹے حسنؑ، میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ خدا تو حسنؑ کے بعد کون امام ہوگا؟ اس پر آپنے بہت گریہ فرمایا پھر فرمایا: بیشک حسنؑ کے بعد ان کے فرزند قائم برحق منتظر ہیں، میں نے عرض کی: اے فرزند رسولؐ! انہیں قائم کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ وہ اپنے ذکر کے ختم ہو جانے اور اپنی امامت کا اقرار کرنے والوں میں سے اکثر کے مرتد ہو جانے کے بعد قیام کریں گے۔ میں نے عرض کی: اور انہیں منتظر کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: ان کے لئے غیبت ہے، جس کا طویل زمانہ ہوگا اور اس کی مدت دراز ہوگی لہذا مخلص ان کے ظہور کا انتظار کریں گے۔ اور شک کرنے والے ان کا انکار کریں گے اور ان کا انکار کرنے والے ان کا مذاق اڑائیں گے اور وقت مقرر کرنے والوں کو جھٹلایا جائے گا اسؑ زمانہ میں باطل پرست ہلاک ہوں گے، اس میں مسلمان نجات پائیں گے۔ کمال الدین میں اپنی سند سے اور اعلام الوریٰ میں ایسی ہی حدیث ابوجعفر سے نقل کی ہے۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول ح۶،۷ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے سولھویں باب کی ح۱،۲،۳ سترہویں باب کی ح۱،۲،۳ اٹھارہویں باب کی ح۱،۲ انیسویں باب کی ح۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح۱،۲،۳ بائیسویں باب کی ح۴،۶ ستائیسویں باب کی ح۱ اٹھائیسویں باب کی ح۳ تیسویں باب کی ح۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح۱،۲،۶،

۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹ـ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸
چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

●●●●●

انیسواں باب

مہدیؑ ابوالحسنؑ علیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ کی اولاد سے ہوں گے

اس باب میں ۹۰ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن حمزہ نے انہوں نے حسن بن حمزہ سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن احمد موصلی سے انہوں نے صقر بن ابی دلف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے علی بن محمد بن علی رضاؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد میرے بیٹے حسنؑ امام ہیں. اور حسنؑ کے بعد ان کے فرزند قائم ہیں جو کہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اس حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند کے ساتھ صقر سے اور اعلام الوریٰ میں بھی صقر سے نقل کیا ہے۔

اس پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے ستر ہویں باب کی ح ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۲، بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

بیسواں باب

مہدیؑ ابوالحسنؑ کے خلف کے خلف اور ابومحمد حسنؑ کے فرزند ہیں

اس باب میں ۱۴۶ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد سندی نے محمد بن الحسن سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن احمد علوی سے انہوں نے ابو ہاشم داؤد بن القاسم الجعفری سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا: میں نے ابوالحسن صاحب العسکریؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد خلف میرا بیٹا حسنؑ ہے خلف کے بعد خلف کے ساتھ تمہارا کیا سلوک ہوگا؟ میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں کیا مطلب؟ فرمایا: کیوں کہ تم ان کو ظاہراً نہیں دیکھو گے اور نہ تمہارے لئے یہ جائز ہوگا کہ تم ان کا نام لے کر ان کا ذکر کرو۔ میں نے عرض کی تو ہم انہیں کیسے یاد کریں؟ فرمایا: یہ کہو حجت، آل محمدؐ سے ہیں اسی روایت کو کافی میں نقل کیا اور کمال الدین میں اور علل الشرائع میں محمد بن الحسن سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد سے نقل کیا ہے اور شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اور مجلسی نے بحار میں اسی کو غیبت نعمانی سے نقل کیا ہے اور مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں اپنی سند سے اور مسعودی نے اثبات الوصیۃ میں سعد سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے ابو ہاشم جعفر سے روایت کی ہے اور عیون المعجزات و اعلام الوریٰ میں اسکی روایت کی ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے احمد بن محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بن وہب بغدادی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو محمد حسن بن علی سے سنا کہ فرماتے ہیں: گویا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد میرے خلف کے بارے میں اختلاف کر رہے ہو مگر یاد رکھو کہ رسول اللہؐ کے بعد ائمہ کا اقرار کرنے والا اور میرے بیٹے کا انکار کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے تمام انبیاء و رسل کا اقرار کیا اور رسولؐ کی نبوت کا انکار کر دیا کیونکہ ہمارے آخر کی اطاعت ہمارے اول کی اطاعت کی سی ہے اور ہمارے آخر کا انکار ایسا ہی ہے جیسا ہمارے اول کا انکار ہے ہاں میرے بیٹے کے لئے غیبت ہے اس میں لوگ شک میں مبتلا ہوں گے سوائے اس کے کہ جس کو خدا محفوظ رکھے گا۔ اس حدیث کو کمال الدین میں احمد بن محمد سے نقل کیا ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل نے ابو علی بن ہمام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن عثمان عمری سے سنا کہ کہتے ہیں: میں ابو محمد، حسن بن علی کے پاس تھا کہ آپ سے اس خبر کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی روایت آپ کے آباء سے کی گئی تھی۔ خبر یہ ہے۔ جان لو کہ ... بندوں پر خدا کی حجت سے قیامت تک۔ کبھی بھی۔ خالی نہیں رہے گی، اور جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو پہچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ پھر فرمایا: یہ ایسے ہی حق ہے جیسا کہ دن کا ہونا حق ہے۔ تو عرض کیا گیا: فرزندِ رسولؐ! آپ کے بعد حجت اور امام کون ہیں؟ فرمایا: میرے بعد میرے بیٹے امام اور حجت ہیں اور جو شخص انکو پہچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا، لیکن وہ غیبت اختیا... گے، جس میں نادان حیران ہوں گے اور اس میں باطل پرست ہلاک ہوں گے اور وقت مقر... والے اس میں جھٹلائے جائیں گے، اس کے بعد وہ مہدیؑ خروج کریں گے گویا میں نجف میں ان کے سر پر سفید پرچم لہراتا ہوا دیکھ رہا ہوں، اس حدیث کو کمال الدین میں محمد بن ابرا... اسحق سے اور انہوں نے ابو علی سے نقل کیا ہے۔

۴۔ ینابیع المودۃ (ب ۷۶) مناقب میں واثلہ بن اصقع بن قرخاب سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے (ایک طویل حدیث میں کہ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ جندل بن جنادہ بن جبیر

نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھتے تھے، ان سے رسول اللہؐ نے سوال کیے اور انہوں نے جواب دیے) جندل نے کہا: میں نے صبح کے وقت موسیٰ بن عمران کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہے ہیں، اے جندل! خاتم الانبیاء محمدؐ کے ہاتھ پر اسلام لاؤ اور ان کے بعد ان کے اوصیاء سے وابستہ رہو میں اسلام لایا، خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کی طرف میری راہنمائی کی، پھر کہا اے اللہ کے رسولؐ! مجھے بتایئے کہ آپؐ کے بعد آپ کے اوصیاء کون ہیں تا کہ میں ان سے وابستہ ہو جاؤں؟ فرمایا: میرے اوصیاء، بارہ ہیں، جندل نے کہا: ہم نے توریت میں ایسے ہی دیکھا ہے، جندل نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے ان کے اسماء بتایئے! فرمایا: ان میں پہلے سید الاوصیاء ابوالائمہ علیؑ ہیں پھر ان کے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ ہیں پس ان سے وابستہ ہو جاؤ خبردار تمہیں جاہلوں کا جہل فریب نہ دے اور دیکھو جب علیؑ بن الحسینؑ زین العابدینؑ پیدا ہوں گے تو خدا تمہیں اٹھا لے گا اور دنیا میں تمہاری آخری غذا دودھ کا شربت ہوگا جو کہ تم پیو گے، جندل نے کہا: ہم نے توریت اور انبیاء کی کتابوں میں ایلیاء اور شبر و شبیر دیکھا ہے یہ علی اور حسن و حسین ہو گئے اور حسین کے بعد کون ہیں مجھے ان کے نام بتائیں کیا ہیں؟ فرمایا: جب حسینؑ کی مدت ختم ہو جائے گی تو ان کے بیٹے علی الملقب بہ زین العابدین اور ان کے بعد ان کے فرزند محمدؑ الملقب بہ باقر اور ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر کہ جن کو صادقؑ کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ جن کو کاظمؑ کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے فرزند علیؑ، جن کو رضاؑ کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد جن کو تقی و زکی کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے فرزند علی جن کو نقی و ہادی کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے بیٹے حسنؑ جن کو عسکری کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد امام ہیں کہ جن کو مہدیؑ قائم اور حجت کہا جائیگا وہ غیبت اختیار کرے گا اور پھر غیبت سے نکل آئیگا اور زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریگا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس کی غیبت میں صبر کرنے والے خوش نصیب ہیں! اور ان کی محبت پر باقی رہنے والے خوش قسمت ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی تعریف خدا نے اپنی کتاب میں کی ہے اور فرمایا "ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب" پھر فرمایا: "اولائک حزب اللہ الا ان

حزب الله هم الغالبون ''جندل نے کہا: تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے مجھے ان کی معرفت کی توفیق عطا کی اس کے بعد وہ علیؑ بن الحسین کی ولادت تک زندہ رہے۔ طائف چلے گئے وہاں بیمار ہو گئے، دودھ پیا تو کہا: مجھ سے رسولؐ نے فرمایا تھا کہ دنیا میں تمہاری آخری غذا دودھ کا گھونٹ ہوگا چنانچہ وہیں ان کا انتقال ہو گیا اور طائف میں مشہور موضع کوزارہ میں دفن ہوئے۔

وضاحت: اس حدیث کو ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے کفایۃ الاثر میں نقل کیا ہے، انہیں میں سے شیخ علی بن محمد بن علی الخزاز بھی ہیں، کفایۃ الاثر میں ایسی ہی حدیث اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ انصاری کے حوالے سے رسولؐ سے نقل کی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ عج کا نام لینا جائز نہیں ہے، اسی جماعت میں سے صدوق بھی ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتاب الحجہ الی تعیین الحجہ سے واضح ہوتا ہے، انہوں نے بھی اپنی سند کے ساتھ جابر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے ان کی عبارت بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ نام لینا جائز نہیں ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ علی بن عبد اللہ الوراق نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے احمد بن اسحٰق اشعری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو محمد حسن بن علی علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میں یہ چاہتا تھا کہ آپ سے آپ کے بعد ہونے والے خلف کے بارے میں سوال کروں آپ نے خود سلسلہ کلام کا آغاز کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: اے احمد بن اسحٰق! بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے خلقتِ آدم سے (آج تک) زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑا ہے اور نہ خالی چھوڑے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی، اسی حجت کے ذریعہ زمین والوں سے وہ بلا کو دفع کرتا ہے، اسی کی وجہ سے بارش برساتا ہے اور اسی کے ذریعہ زمین کی برکتیں نکالتا ہے، راوی کہتا ہے، میں نے عرض کی: اے فرزند رسولؐ! آپ کے بعد امام و خلیفہ کون ہے؟ اس پر آپ جلدی سے اٹھے گھر میں داخل ہوئے اور دوش پر ایک لڑکے کو اٹھا کر لائے اس تین سال کے بچہ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا تھا۔ فرمایا: اے احمد بن اسحٰق: اگر تم خدا اور اس کی حجتوں کے نزدیک معزز نہ ہوتے تو میں اپنے اس بیٹے کو تمہارے سامنے نہ لاتا، اس کا نام و کنیت رسولؐ کے نام و کنیت کے موافق ہے

، یہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اے احمد بن الحق اسکی مثال اس امت میں خضر کی سی ہے اس کی مثال ذوالقرنین کی سی ہے خدا کی قسم وہ ضرور غیبت میں رہیں گے اس غیبت کے زمانہ میں ہلاکت سے کوئی نجات نہیں پاسکے گا مگر جس کو خدا اس کی امامت کے اقرار پر ثابت و برقرار رکھے اور غیبت کے زمانہ میں اس کو تعجیل فرج۔ جلدی کشائش۔ کی توفیق مرحمت کرے، احمد بن الحق کہتے ہیں، میں نے عرض کی: مولا! کیا کوئی ایسی نشانی ہے کہ جس سے میرا دل مطمئن ہوجائے۔ عین اسی وقت بچہ فصیح عربی میں گویا ہوا: فرمایا: میں زمین پر بقیۃ اللہ ہوں اور اس کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں، کوئی نشانی معلوم نہ کر دا ے احمد بن الحق مجھ سے دور ہو جاؤ۔ احمد بن الحق کہتے ہیں کہ میں خوشی و مسرت سے ساتھ نکل آیا۔ اگلے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی! اے فرزند رسولؐ! آپ نے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اس سے مجھے بہت مسرت ہوئی ہے۔ اب یہ بتایئے کہ ان میں خضر و ذوالقرنین کے کون سے خصائل پائے جائیں گے۔ فرمایا: اے احمد طویل غیبت ہے، میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! ان کی غیبت ضرور طویل ہوگی! فرمایا: ہاں خدا کی قسم اتنی طویل ہوگی کہ اس میں اس امر کے اکثر قائل اس سے پھر جائیں گے اور کوئی باقی نہیں رہے گا مگر وہی کہ جس سے خدا نے ہماری ولایت کا اقرار دعہد لے لیا ہے، اور اس کے دل میں ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے اس کی تائید و مدد کی ہے اے احمد بن الحق یہ امر خدا میں سے ایک امر اور یہ خدا کے اسرار میں سے ایک راز اور اللہ کے غیب میں سے ایک غیب ہے، پس جو میں نے تمہیں دیا۔ بتایا۔ ہے اس کو لے لو اور چھپالو اور شکر گذاروں میں ہو جاؤ کل ہمارے ساتھ علیین میں ہو گے صدوق کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث عبداللہ الوراق کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنی اور انہیں کے خط میں لکھی دیکھی تو میں نے اس سے سوال کیا: چنانچہ انہوں نے یہ حدیث نقل کی اور کہا: سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن الحق رحمۃ اللہ سے ایسے ہی نقل کیا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اس کو ینابیع المودۃ (ص ۴۵۸) میں کتاب الغیبت سے نقل کیا ہے۔

۶۔ کشف الغمہ ۔ ابن الخشاب رحمۃ اللہ کہتے ہیں: خلف الصالح نے بیان کیا کہ ہم سے صدقہ بن موسیٰ نے بیان کیا: ہم سے ہمارے والد نے رضاؑ کے حوالے سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: خلف صالح ابو محمد، حسنؑ بن علیؑ کی اولاد میں ہیں اور وہ صاحب الزمان ہیں اور وہ مہدیؑ ہیں، ینابیع المودۃ (ص ۴۹۱) حافظ کی اربعین سے انہوں نے ابن الخشاب سے اس کی روایت کی ہے اور اسی حدیث کو غایت المرام میں ابن الخشاب سے نقل کیا ہے۔

۷۔ ارشاد۔ ابو القاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے محمد بن علی بن بلال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے پاس ابو محمد حسن بن علی عسکریؑ کی طرف سے ان کے انتقال سے دو سال قبل ایک تحریر پہنچی جس میں آپ نے اپنے بعد ہونے والے جانشین کی خبر دی تھی، پھر وفات سے تین روز قبل ایک تحریر پہنچی اس میں آپ نے اپنے جانشین سے آگاہ کیا۔

۸۔ الخرائج۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عیسیٰ بن صبیح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حسن عسکریؑ ہمارے پاس قید میں تشریف لائے، میں آپ کو پہچانتا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہاری عمر پینسٹھ سال ایک ماہ دو دن ہے، میرے پاس دعا کی کتاب تھی جس پر میری تاریخ پیدائش لکھی تھی میں نے اس کو دیکھا تو وہی تھی جو آپ نے بتائی تھی، فرمایا: تمہارے یہاں بیٹا ہوا؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اے اللہ! اس کو بیٹا عطا کر کہ جو اس کا قوت بازو بن جائے کہ بہترین دست و بازو بیٹا ہی ہوتا ہے، پھر آپ نے مثال کے طور پر یہ شعر پڑھا:

من كان ذا ولد يدرك ظلامته ان الذليل الذى ليست له عضد

میں نے عرض کی: آپ کے یہاں فرزند ہے۔ فرمایا: ہاں خدا کی قسم عنقریب میرے یہاں بیٹا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا۔ لیکن فی الحال نہیں ہے پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

لعلك يوما ان ترانى كانما بنّى حوالـــــى الاسود اللوابد

فان تميما قبل ان تلد الحصى   اقام زمانا و هو فى الناس واحد -

اس پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، چودہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶، ۵ چوبیسویں باب کی ۱، ۲ ستائیسویں باب کی ح ۱ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

اکیسواں باب[1]

مہدیؑ کے والد کا نام حسنؑ ہے

اس باب میں ۱۴۷ حدیثیں ہیں

۱۔ اعلام الوریٰ۔ مفضل بن عمر سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے مولا جعفر صادقؑ بن محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مولا! مجھے اپنے بعد ہونے والے جانشین کے بارے میں کچھ

---

[1] اس باب اور کتاب کے دوسرے ابواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ ابوداؤد کی روایت میں زائدہ، عاصم، زر اور عبداللہ سے اور انہوں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(روایت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور اتنا طول دے گا کہ خدا اس دن مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ایک شخص کو بھیجے گا اس کا نام میرے نام اور اس کے والد کا نام میرے پدر کے نام کے موافق ہوگا اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی) کیونکہ ان بے شمار اور متواتر روایات کی دلالت اس بات پر ہے کہ آپؑ کے والد کا نام حسنؑ ہے۔

گنجی نے ''البیان'' میں لکھا ہے: اس حدیث کو ترمذی نے لکھا ہے لیکن یہ نہیں لکھا ہے کہ ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہے'' اور امام احمد نے اپنی قوی یادداشت واتقان کے باوجود اس حدیث کو اپنی مسند میں متعدد مقامات پر نقل کیا ہے کہ ان کا نام میرے نام کے مطابق وموافق ہے ابونعیم نے ''مناقب المہدیؑ'' میں حدیث کے طرق کو بہت بڑی تعداد سے نقل کیا ہے اور سب نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ

بتایئے! فرمایا: اے مفضل! میرے بعد موسیٰ امام ہیں اور خلف المنتظر م ح م د بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ ہیں، کمال الدین میں ایسی ہی حدیث اپنی سند کے ساتھ مفضل سے نقل کی ہے۔

۲۔ مستدرک الوسائل۔ مستدرک کے خاتمہ پر اپنے مشائخ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ شیخ جلیل ابوالحسن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمیؒ سے امام حسن عسکریؑ کی خط و کتابت رہتی تھی اور آپکی توقیع۔تحریر۔ان کے پاس پہنچی تھی احتجاج میں شیخ طبرسی کی روایت کے مطابق یہ ہے:

آغاز اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پالنے والا ہے، عاقبت موحدین کے لئے ہے اور جہنم ملحدوں کے لئے ہے ظالموں کے علاوہ کسی پر سختی نہیں ہوگی، سوائے احسن الخالقین کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور مخلوق میں سب سے بہترین محمدؐ پر اور ان کی پاک و پاکیزہ عترت پر درود ہو اما بعد:

میرے معتمد و فقیہہ شیخ ابوالحسن علی بن الحسین بن بابویہ قمی خدا آپ کو اپنی رضا و خوشنودی کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کے بچوں کو اپنی رحمت سے صالح اولاد قرار دے، میں تمہیں، تقوائے الٰہی،

سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان ہی میں سے سفیان بن عیینہ کہ جن سے مختلف طرق نکلتے ہیں، انہیں میں فطر بن خلیفہ ہیں ان سے، بہت سے طرق نکلتے ہیں، انہیں میں اعمش بھی ہیں ان سے بھی، بہت سے طرق نکلتے ہیں انہیں میں ابواسحٰق سلیمان فیروز شیبانی ہیں ان سے مختلف طرق نکلتے ہیں، انہیں میں حفص بن عمر ہیں انہیں میں سفیان ثوری ہیں ان سے بھی بہت سے طرق نکلتے ہیں انہیں میں ان کے طرق بھی مختلف طرق سے ہیں انہیں میں واسط الحارث بھی ہیں ان میں یزید بن معاویہ ابوشیبہ ہیں اس میں ان کے دو طریقے ہیں، انہیں میں سلیمان بن قرم ہیں ان سے متعدد طرق نکلتے ہیں" انہیں جعفر الاحمر اور قیس بن ربیع، سلیمان بن قرم اور اسباط کو ایک حدیث میں جمع کیا ہے، انہیں میں سلام ابوالمنذر ہیں، انہیں میں ابوشہاب محمد بن ابراہیم الکنانی ہیں ان سے بہت سے طرق نکلتے ہیں، انہیں میں عمرو بن عبید تنافسی ہیں، ان سے بہت سے طرق ہیں انہیں میں ابوبکر بن عیاش ہیں ان کے طرق بھی بہت سے طرق سے ہیں انہیں میں ابوالجحاف داؤد بن ابی العوف ہیں ان سے بھی بہت سے طرق نکلتے ہیں انہیں میں عثمان بن شبرمہ بھی ہیں ان کے مختلف طرق ہیں ان میں عبدالملک ابوعیینہ، ان میں محمد بن عیاش ہیں ان میں عمرو العامری ہیں ان کے طرق مختلف طرق سے ہیں پھر سند بیان کی، اس سلسلہ میں ہم سے ابوغسان،

نماز قائم کرنے اور زکواۃ دینے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ زکواۃ نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ہے۔

اور میں تمہیں گناہ کی بخشش، مغفرت، غصہ پی جانے، صلۂ رحمی اور بھائیوں کی مالی مدد اور تنگی و کشائش میں ان کی حاجت روائی کی کوشش کرنے، نادانی کے وقت بردباری سے کام لینے دین فہمی کے امور میں ثابت قدمی، حکم قرآن کی پابندی، حسن خلق، نیکی کا حکم دینے، برائی سے روکنے کی

قیس نے بیان کیا جبکہ اس کو منسوب نہیں کیا اور ان میں عمرو بن قیس الملائی ہے، ان میں عمار بن زریق ہیں ان میں عبداللہ بن حکم بن جبیر اسدی ہیں ان میں سے عمرو بن عبداللہ بن بشیر ہیں ان میں ابوالاحوص ہیں ان میں سے سعد بن حسن ثعلبہ کے بھانجے ہیں، ان میں سے معاذ بن ھشام ہیں وہ کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے عاصم سے روایت کی ہے، ان میں سے یوسف بن یونس ہیں ان میں سے غالب بن عثمان ہیں، ان میں سے حمزہ الزیات ہیں، ان میں سے شیبان ہیں ان میں سے حکم بن ھشام ہیں اور اس حدیث کی عاصم کے علاوہ دوسرے افراد نے بھی زر سے وہ عمر بن مرہ ہیں انہوں نے زر سے روایت کی ہے اور سب نے یہ روایت کی ہے کہ ان کا نام میرے نام کے موافق ہے۔ جان لو کہ ان میں سے صرف عبیداللہ بن موسیٰ نے زائدہ سے انہوں نے عاصم سے اس کی روایت کی ہے کہ ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہے۔ اور عقلمند اس میں شک نہیں کرے گا کہ اس اضافہ کا کوئی اعتبار نہیں اس کے خلاف ان ائمہ کا اتحاد ہے۔ اور کشف الغمہ میں لکھا ہے: لیکن ہمارے شیعہ علماء اس حدیث کو صحیح نہیں مانتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک ان "مہدی" کا نام اور ان کے والد کا نام ثابت ہو چکا ہے، مگر جمہور نے یہ نقل کیا ہے۔

کہ زائدہ راوی احادیث میں اضافہ کرتا تھا تو اس کی زیادتی اس بات کا باعث ہوئی کہ روایات و اقوال میں جمع کیا جائے یہ تھا سند حدیث کے سلسلہ میں مختصر تبصرہ، یہ تو واضح ہے کہ اس اضافہ کے ساتھ زائدہ کی نقل پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور وہ قابل اعتبار نہیں ہے بلکہ نفس اس بات سے مطمئن ہو جاتا ہے کہ زائدہ یا رواۃ حدیث میں سے کسی نے اس جملہ کا اضافہ کر دیا ہے اور یہ بھی بعید نہیں ہے کہ یہ اضافہ سیاستمداروں اور حکام کی کرشمہ سازی ہو کیونکہ صدر اول میں سیاست کی کامیابی اور حکومت کی تشکیل کے لئے احادیث کا اہم کردار ہوتا تھا چنانچہ اہل سیاست و حکام احادیث گڑھواتے تھے اور ان کے ذریعہ عوام کے دلوں کو اپنی طرف کھینچتے تھے تا کہ ان کی حکومت باقی رہ سکے اس سلسلہ میں معاویہ کے اعمال کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ وہ علیؑ کی فضیلت و منقبت میں حدیث بیان کرنے والے پر سختی کرتا تھا اور اس کے برعکس علیؑ و

وصیت کرتا ہوں، کہ خدا فرماتا ہے زیادہ سرگوشی میں کوئی بھلائی نہیں ہے مگر یہ کہ صدقہ یا نیکی کا حکم دیا جائے یا لوگوں کی اصلاح کریں، تمام فحش سے پرہیز کرو اور تمہارے لئے ضروری ہے کہ نماز شب کی پابندی کرو۔ کیونکہ رسولؐ نے علیؑ کو وصیت کی تھی فرمایا: اے علی! نماز شب کی پابندی کرو۔ نماز شب کی پابندی کرو، نماز شب کی پابندی کرو۔ کیونکہ جس نے نماز شب کو حقیر سمجھا وہ ہم میں سے نہیں ہے

اہلبیتؑ کی مذمت میں اور عثمان وغیرہ کی مدح میں احادیث گڑھنے والوں کو انعام و بخشش سے نوازتا تھا۔

چنانچہ معاویہ نے احادیث گڑھنے کے لئے ابو ہریرہ جیسے دنیا پرست اور پیسہ کے بھوکے لوگوں کو نوکر بنالیا تھا۔ اور ایسا ہی خلافت بنی عباس کے ابتدائی زمانہ میں ان کی حکومت کی تشکیل اور بنی امیہ کے خلاف انقلاب کو کامیاب بنانے کے لئے کیا گیا حدیث گڑھنے والے ان کے حکم سے یا ان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے ان کے مذھب ان کی رایوں یا ان کی سیاست کی تائید میں اور ان کے باطل اعمال کو صحیح کرنے اور عوام میں ان کی عظمت کو برقرار رکھنے کے لئے حدیث گڑھتے تھے اور جس چیز کو بنی عباس نے اپنے دینی عقیدہ کی رو سے اپنی حکومت کی تشکیل کا وسیلہ بنایا تھا وہ حضرت مہدیؑ کے بارے میں وارد ہونے والی بشارتیں تھیں تو محمد بن عبد اللہ منصور عباسی الملقب بالمھدی کی حکومت کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے یا محمد بن عبد اللہ بن حسن الملقب بہ نفس الزکیہ رضی اللہ عنہم کی دعوت کی تائید کے لئے اس جملہ کا اضافہ ناگزیر تھا اور میرے نزدیک یہ احتمال بہت قریب ہے۔ اس کو بعض مورخین نے (جیسے صاحب فخری نے آداب السلطانیہ والدول الاسلامیہ) میں لکھا ہے کہ عبد اللہ محض نے بہت سے لوگوں کے دلوں میں یہ بات بٹھادی تھی کہ ان کے بیٹے محمد ہی وہ مہدی ہیں کہ جن کی بشارت دی گئی ہے اور وہ اس اضافہ۔ ان کے والد کے نام میرے نام پر ہے۔ کے ساتھ روایت کرتے تھے۔ صادق علیہ السلام نے ان کے والد عبد اللہ محض سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا اسے نہیں پا سکے گا۔ کچھ بھی ہو اس زیادتی و اضافہ کا ان متواتر و قطعی اخبار کے ہوتے ہوئے جو کہ علماء کی کتابوں میں مذکور ہیں کوئی اعتبار نہیں ہے اور دوسری طرف علماء نے اس اضافہ اور مذکورہ اخبار و احادیث کے درمیان جمع کرنے کے سلسلہ میں بہت سی وجوہ بیان کی ہیں گنجی شافعی کی کتاب البیان میں یہ تصیحت ہے کہ ممکن ہے۔ رسول اللہؐ نے یہ فرمایا ہو کہ ان کے والد کا نام میرے بیٹے کے نام پر ہے۔ یعنی حسن ہے۔ کیونکہ رسولؐ۔ حسنؑ اور ان کے بھائی حسینؑ دونوں کو اپنا بیٹا کہتے ہیں "نہایۃ ابن کثیر" اس میں راوی وہم میں پڑ گیا اور اس نے ابنی کی جگہ ابی کر دیا اور اس دوسرے احتمال کی تائید (اس باب کی ح ۴) سے ہوتی ہے جس کو کمال الدین محمد

پس میری وصیت پر عمل کرو اور جس چیز کا میں نے آپکو حکم دیا ہے اس کام کا میرے تمام شیعوں کو حکم دو تا کہ وہ اس پر عمل کریں، آپ صبر سے کام لیں اور انتظار فرج ضروری ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت کا بہترین عمل انتظار فرج ہے اور ہمارے شیعہ اسی طرح حزن وملال میں رہیں گے یہاں تک کہ میرا بیٹا ظہور کرے گا کہ جس کی نبیؐ نے اس طرح بشارت دی ہے:

وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اے شیخ اور میرے معتمد ابوالحسن آپ صبر کریں اور میرے تمام شیعوں کو صبر کرنے کی تلقین کریں کیونکہ زمین خدا کی ہے وہ جس کو چاہے گا اسکو اس کا مالک بنائے گا عاقبت متقین کے لئے ہے آپ پر، ہمارے تمام شیعوں پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں، ہمارے لئے اللہ کافی ہے وہ بہترین کارساز، بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے)

اسی حدیث کو قاضی نور اللہ شوشتری نے مجالس المومنین میں نقل کیا ہے، اور مناقب میں اس حدیث کو (وعترتہ الطاھرین) تک نقل کیا ہے اور کہا ہے: اس کا جز۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ صبر کریں الخ مگر یہ کہ کہا ہے (نبیؐ نے فرمایا ہے کی بجائے فرمایا نبیؐ نے) نقل کیا ہے اور (آپؑ نے اس طرح فرمایا ہے) اور کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی میرے معتمد کو بیان کیا ہے اسی طرح توقیع کے اول میں (میں نے اللہ کی رسی کو پکڑ رکھا ہے) اور توقیع کے آخر میں صلی اللہ علیٰ محمد وآلہ لکھا ہے اور ہمارے لئے اللہ کافی ہے کا ذکر بھی نہیں کیا ہے۔

۳۔ اثبات الوصیہ۔ ابوالحسین محمد بن جعفر السدی نے احمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ۲۶۲ھ کو مدینہ میں خدیجہ بنت محمد بن علی رضا، ابوالحسن صاحب العسکر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور پس پردہ ان سے گفتگو کی اور ان سے ان کے دین کے بارے میں سوال کیا اور یہ کہ ان کا امام کون ہوگا تو انہوں نے کہا: خلف زکی ابن الحسن بن علی میں نے کہا: خدا مجھے آپ کا فدیہ

بن طلحہ شافعی نے بیان کیا ہے وہ مطالب السؤول فی مناقب آل الرسول میں جواب کی تفصیل شروع کرنے سے پہلے ان دو چیزوں کو بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پر غرض موقوف ہے۔

قرار دے کیا اس سلسلہ میں کوئی خبر ہے یا مشاہدہ؟ کہا میرے بھتیجے ابو محمد کے حوالے سے منقول ہے یہ انہوں نے اپنی ماں کے پاس لکھا ہے، میں نے ان سے معلوم کیا کہ بچہ کہاں ہے؟ کہا۔ مستور ہے (پوشیدہ ہے) حدیث جاری رہی یہاں تک کہ انہوں نے کہا، تم تو اخبار و رجال اور ثقہ لوگوں میں سے ہو کیا تم نے یہ روایت نہیں کی ہے کہ حسینؑ کے نویں بیٹے اپنی میراث تقسیم کریں گے اور یہ میراث باقی ماندہ وحی ہے؟ شیخ نے اپنی کتاب، الغیبۃ، میں کلینی سے اور انہوں نے محمد بن جعفر اسدی سے انہوں نے احمد بن ابراہیم سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۴۔ بحار الانوار۔ شیخ کی امالی میں حفار سے انہوں نے عثمان بن احمد سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے بشر بن عمر سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اسماعیل بن ابان سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ثور بن ابی فاختہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے ایک حدیث میں اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: بعض علامات ظہور اور ان حالات کا ذکر کرنے کے بعد کہ جن میں قائم ظہور فرمائیں گے: کہا: نبیؐ نے فرمایا: ان کا نام میرے نام جیسا اور ان کے والد کا نام میرے بیٹے کے نام کا سا ہے اور وہ میرے بیٹے (میرے بیٹے سے آپ کی مراد) سبط اکبر حسن کی نسل سے ہوگا۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک، اور دوسری فصل کے سترہویں باب کی ح ۳۔ اٹھارہویں باب کی ح ۱۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک بائیسویں باب کی ح ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اور تیئیسویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے اور اسی پر یہ احادیث اور دوسری وہ احادیث دلالت کر رہی ہیں جو کہ پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک اور دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اور بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چودھویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۲، ۳ سولہویں باب کی ح ۱ سترہویں باب کی ح ۱، ۲ اٹھارہویں باب کی ح ۱، بائیسویں باب کی ح ۴ چوبیسویں باب کی ح ۱، ۲ اور اس پر تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے بات کی ح ۱، ۲، ۴، ۵

،۶، ۸اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ادلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

بائیسواں باب

مہدیؑ سیدۃ اماء کے فرزند ہیں

اس باب میں ۵۹ حدیثیں ہیں

ا۔شرح نہج البلاغہ۔ابن ابی الحدید ج ۲ ص ۱۷۹ طبع مصر نے کہا اور اسی کا جز (یعنی اس خطبہ کا جز جس کا ایک حصہ رضی قدس سرہ نے بیان کیا ہے) اپنے نبیؑ کے اہل بیتؑ کو دیکھو اگر وہ بیٹھ جائیں تو تم بھی بیٹھ جاؤ اگر وہ تم سے مدد چاہیں تو تم ان کی مدد کرو خدا ہم اہل بیتؑ میں سے ایک مرد کے ذریعہ فتنوں کو خاموش کرے گا، بہترین کنیز کے فرزند پر میرے بابا قربان وہ انہیں تلوار کے سوا اور کچھ نہ دے گا تباہی و ہلاکت ہی کا دور ہوگا وہ ان کے سروں پر آٹھ ماہ مسلط رہے گا یہاں تک کہ قریش کہیں گے کہ اگر یہ اولاد فاطمہؑ سے ہوتا تو ہم پر ضرور رحم کرتا، پھر خدا انہیں بنی امیہ پر حملہ کرنے کی جرأت دے گا اور وہ انہیں شکست فاش دے گا، انہیں تہس نہس کر دے گا۔ان پر لعنت ہوتی رہے اور جہاں بھی پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور ایسے قتل کئے جائیں گے جیسا کہ قتل کئے جانے کا حق ہے، یہ اللہ کا دستور ان لوگوں میں بھی تھا جو پہلے گذر گئے ہیں اور تم اللہ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ابن ابی الحدید کہتے ہیں: اور کوئی یہ کہے کہ اس وقت بنی امیہ میں سے کون موجود ہوگا کہ جس کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ وہ ان سے انتقام لے گا یہاں تک کہ وہ یہ چاہیں گے کہ ان کے بدلے اگر علیؑ کے ہاتھ میں ان کے امر کی زمام ہوتی تو بہتر تھا، کہا گیا ہیکہ امامیہ رجعت کے

قائل ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ امام منتظر کے ظہور کے بعد بنی امیہ وغیرہ کے سرغنہ اور ان کے بڑے لوگوں کو پلٹایا جائے گا وہ ان میں سے بعض لوگوں کے ہاتھ و پیر کاٹیں گے۔ بعض کی آنکھیں پھوڑیں گے۔ بعض کو سولی دیں گے اور آل محمدؑ کے گذشتہ اور موجودہ دشمنوں سے انتقام لیں گے اس کے بعد ابن ابی الحدید نے اپنے مذہب کے علماء کے اس اشکال کو اس تصریح کے بعد رد کر دیا کہ مہدیؑ اولاد فاطمہؑ سے ہوں گے اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، ظالموں سے انتقام لیں گے اور انہیں عبرت ناک سزا دیں گے، وہ ام ولد۔ کنیز کے بیٹے۔ ہیں جیسا کہ دوسری کتاب میں وارد ہوا ہے، ان کا نام محمد ہے (ان کا ظہور اس وقت ہوگا جب بنی امیہ میں سے ایک شخص کہ جس کو صحیح حدیث میں سفیانی کہا گیا ہے جو کہ ابوسفیان بن حرب بن امیہ کی اولاد سے ہوگا۔ اسلامی ممالک میں سے اکثر پر قبضہ کرے گا۔ فاطمی امام اس کو اور بنی امیہ وغیرہ میں سے اس کے چاہنے والوں کو قتل کریں گے اس وقت آسمان سے مسیح نازل ہوں گے، قیامت کے آثار رونما ہوں گے اور دابۃ الارض ظاہر ہوگا، اس حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۴۹۸) میں نقل کیا ہے۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۵۱۲) مدائنی نے کتاب صفین، میں روایت کی ہے کہ جنگ نہروان کے ختم ہو جانے کے بعد علیؑ نے خطبہ دیا اور اس میں بعض پیشین گوئیوں کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ حکم خدا ہے جو کہ ہو کے رہے گا، پس اے بہترین کنیز کے بیٹے کب تک تمہارا انتظار کیا جائیگا؟ رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے فتح قریب کی بشارت دے دو، میرے ماں باپ قربان اس چھوٹی سی جماعت پر کہ جن کے نام زمین پر مجہول ہیں۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن حمزہ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو احمد محمد بن زیاد الازدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے آقا موسیٰؑ بن جعفرؑ سے خدا کے اس قول "و اسبغ علیکم نعمہ ظاهرة و باطنة" کے معنی دریافت کئے۔ فرمایا: نعمت ظاہرہ سے امام ظاہر اور نعمت باطنہ سے امام غائب مراد ہے راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: ائمہ میں کوئی ایسا بھی ہوگا جو غیبت اختیار کرے گا؟ فرمایا: ہاں ان کا جسم لوگوں کی آنکھوں

سے پوشیدہ رہے گا لیکن مومنوں کے دلوں سے اس کا ذکر غائب نہیں ہوگا اور وہ ہم میں سے بارہواں ہے۔ اس کے لئے خدا ہر مشکل کو آسان کردے گا اور ہر دشواری کو سہل بنادے گا، اور اس کے لئے زمین کے خزانوں کو ظاہر کردے گا اور دور کو اس سے قریب کردے گا اور ہر سرکش ظالم کی نسل منقطع کر دیگا ان کے ہاتھ سے ہر شیطان کو ہلاک کرے گا وہ سیدۃ الاماء۔ کنیزوں کی سردار۔ کا پسر ہے، اسکی ولادت کا لوگوں کو علم نہیں ہوگا۔ اور نہ کسی کے لئے ان کا نام لینا جائز ہوگا یہاں تک کہ وہ ظہور کریں گے اور زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، کمال الدین میں اس حدیث کو احمد بن زیاد بن علی بن ابراہیم سے نقل کیا ہے۔

۴۔ کمال الدین۔ علی بن احمد بن محمد بن عمران نے محمد بن عبداللہ کوفی سے انہوں نے محمد بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں غیبت انبیاءؑ کی سنت ہے یہ ہم اہل بیتؑ کے قائم کے لئے بھی ہے اور جو حوادث وغیبتیں سلف میں ہوئی ہیں وہ خلف میں ہوں گی۔ ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے عرض کی فرزند رسول آپ اہل بیتؑ میں سے قائم کون ہے؟ فرمایا: اے ابو بصیر وہ میرے بیٹے موسیٰ کی پانچویں نسل میں ہوں گے وہ سیدۃ الاماء کے بیٹے ہیں وہ غیبت اختیار کریں گے اس میں باطل پرست شک کریں گے، پھر خدا ان کو ظاہر کرے گا اور ان کے ہاتھوں زمین کے مشرق ومغرب کو فتح کرے گا۔ اور عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور زمین کے کسی بھی گوشہ میں خدا کے غیر کی عبادت نہیں کی جائے گی۔

۱۔ حاکم نے مستدرک کی کتاب الایمان (ج ۱ ص ۳۷) پر اپنی سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوںؓ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: تم پہلے والوں کا قدم بقدم، بالشت بہ بالشت اتباع کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ سوسمار کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی ان کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! کیا یہود ونصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا: پھر کون؟ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرط کے لحاظ سے صحیح ہے اگرچہ انہوں نے اس کو اس طرح نہیں نقل کیا ہے: وضاحت: یہ حدیث فریقین کی کتابوں میں مختلف الفاظ میں نقل ہوئی ہے۔

چپہ چپہ پر خدا ہی کی عبادت ہوگی اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہوگا خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی ہو۔

۵۔ بحار الانوار۔ غیبت نعمانی، عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن ریاح سے انہوں نے احمد بن علی الحمیر ہ سے انہوں نے حکم بن عبد الرحیم القصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر کی خدمت میں عرض کی: یہ امیر المومنین کا قول ہے کہ خیرۃ الاماء۔ کنیزوں کی سردار۔ کے فرزند پر میرے ماں باپ قربان، کیا وہ فاطمہ ہیں؟ فرمایا: ﴿فاطمة خير الحوائر﴾ یعنی فاطمہ حوروں میں سب سے بہتر ہیں۔

۶۔ بحار الانوار۔ ابن العیاش کی مقتضب الاثر میں (اس کے مولف) کہتے ہیں: شیخ الثقہ ابوالحسین بن عبد الصمد بن علی نے ۲۸۵ھ میں مجھ سے عبید بن کثیر کے پاس بیان کیا اور ان سے نوح بن دراج نے ان سے یحییٰ بن الاعمش نے ان سے زید بن وہب نے ان سے ابو حنیفہ اور حرث بن عبد اللہ ھمدانی، حرث بن شرب سب نے ہم سے بیان کیا کہ وہ سب علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے فرزند حسن آئے۔ آپ نے فرمایا: فرزندِ رسولؐ خوش آمدید اور جب ان کے فرزند حسین آئے تو فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان اے خیر الاماء کے فرزند کے والد! عرض کیا گیا: اے امیر المومنینؑ یہ کیا معاملہ ہے آپ نے حسنؑ سے یہ اور حسینؑ سے یہ فرمایا ہے؟! اور یہ خیرۃ الاماء کے فرزند کون ہیں؟ فرمایا: یہ گمشدہ جلاوطن م ح م د بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی اس حسین کے فرزند ہیں یہ کہہ کر حسین کے سر پر ہاتھ رکھا۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن ریاح زہری سے انہوں نے احمد بن علی الحمیر ی سے انہوں نے حسن بن ایوب سے انہوں نے عبد اللہ الخثعمی سے (عبد الکریم بن عمرو نخ) سے انہوں نے محمد بن عصام سے انہوں نے وہب (وھیب) بن حفص سے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوجعفرؑ یا ابوعبد اللہؑ نے فرمایا: (روایت میں یہ تردد ابن عصام کی طرف سے ہے) اے ابومحمد! قائم کی دو علامتیں ہیں، ان کے سر میں تل اور ان کے سر میں خراز ہے اور ان کے دونوں کاندھوں کے درمیان دائیں کاندھے کے نیچے دائیں طرف تل ہے سیبہ اور

بہترین کنیز کے فرزند ہیں اس سلسلہ میں نعمانی نے اس کے علاوہ بھی روایات نقل کی ہیں۔
اس پر دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۱۱ اور اٹھارہویں باب کی ح ادلالت کر رہی ہے۔

تیئیسواں باب

جب محمدؐ و علیؑ و حسنؑ پے در پے تین نام آئیں تو ان میں سے چوتھا قائمؑ ہے

اور اس باب میں دو حدیثیں ہیں

ا۔ دلائل الامامۃ۔ ابو المفضل نے محمد بن الحسن کوفی سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ الفارسی سے انہوں نے یحییٰ بن میمون خراسانی سے انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے انہوں نے اپنے بھائی محمد بن سنان الزہری سے انہوں نے سیدنا ابو عبد اللہ جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے اپنے والد حسینؑ اور اپنے چچا حسنؑ سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے انہوں نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب میری اولاد میں سے ائمہ کے نام محمد، علی، حسن پے در پے آئیں تو ان میں سے چوتھے قائم ہیں جو ماسول۔ جن پر امید قائم ہے۔ اور منتظر ہیں۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد سندی نے محمد بن الحسن سے انہوں نے عبد اللہ بن جعفر الحمیری سے انہوں نے احمد بن ھلال سے انہوں نے امیہ بن علی العیسیٰ (القیسی نخ) سے انہوں نے ابو الہیثم تمیمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو عبد اللہ نے فرمایا: جب تین نام محمد، علی اور حسن پے در پے آئیں تو ان میں چوتھا ان کا قائم ہے اسی حدیث کو کمال الدین میں محمد بن ابراہیم بن اسحٰق سے انہوں نے ابو علی بن ھمام سے انہوں نے احمد بن مابندان سے انہوں نے احمد بن ھلال سے

انہوں نے امیہ بن علی القیسی سے انہوں نے ابو الہیثم التجمی (تمیمی نخ) سے ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تین نام محمد، علی اور حسن پے درپے آئیں تو ان میں کا چوتھا ان کا قائم ہے۔ شیخ نے اپنی کتاب، غیبت میں اور نعمانی نے غیبت میں اپنی اپنی سند سے ابو عبداللہ سے اسی مضمون کی روایت کی ہے اور کمال الدین میں اس حدیث کو دوسرے طریق سے بھی نقل کیا گیا ہے۔[۱]

---

[۱] اسمائے شریفہ امام محمد یعنی امام محمد بن علی بن موسیٰ الرضا اور علی یعنی امام علی بن محمد بن علی بن موسیٰ الرضا اور ان کے بیٹے حسن یعنی امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہم اجمعین مراد ہیں۔

چوبیسواں باب

مہدیؑ بارہویں امام اور خاتم الائمہؑ ہیں

اس باب میں ۱۳۶ احدیثیں ہیں

۱۔کمال الدین۔علی ابن عبداللہ الوراق نے محمد بن ہارون صوفی سے انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے ابراہیم ابن ابی زیاد سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے ابوخالد کابلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے آقا علیؑ بن الحسینؑ زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: فرزندِ رسولؐ مجھے ان لوگوں سے مطلع فرمایئے کہ خدا نے جنکی اطاعت ومودت کو فرض کیا ہے اور رسولؐ نے جن کی اقتداء کو بندوں پر واجب کیا ہے۔تو آپنے مجھ سے فرمایا: اے کابلی جن اولوالامر۔صاحب امر۔کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اور ان پر ان کی طاعت ومودت کو واجب کیا ہے: وہ امیرالمومنینؑ علیؑ بن ابی طالب پھر آپ کے فرزند حسنؑ وحسینؑ ہیں پھر یہ سلسلہ ہم تک پہنچے گا پھر خاموش ہوگئے تو میں نے عرض کیا: میرے آقا ہم سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا: کہ زمین اس کے بندوں کے لئے حجت خدا سے کبھی خالی نہیں رہے گی تو آپؑ کے بعد حجت وامام کون ہے؟ فرمایا: میرے بیٹے محمدؑ اور توریت میں ان کا نام باقر ہے جو علم کو ایسے ہی شگافتہ کریں گے جیسا کہ حق ہے یہی

میرے بعد امام و حجت ہیں اوران کے بعد ان کے فرزند جعفرؑ، آسمان والوں کے نزدیک ان کا نام صادق ہے میں نے عرض کی: میرے آقا یہ بتایئے کہ انہیں کا نام صادق کیوں پڑا جب کہ آپ حضرات میں ہر ایک صادق ہے؟ فرمایا: مجھ سے میرے والد نے اپنے والد علیہا السلام کے حوالے سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب میرا بیٹا جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب پیدا ہو تو تم اس کا نام صادق رکھنا کیونکہ ان کے بیٹوں۔نسل۔میں سے پانچواں کہ جس کا نام جعفر ہوگا وہ خدا پر جھوٹ باندھتے ہوئے امامت کا دعویٰ کرے گا اور وہ خدا کے نزدیک جعفر کذاب ہوگا کیونکہ وہ خدا پر جھوٹ باندھنے والا ہے اور اس چیز کا مدعی ہے کہ جس کا وہ اہل نہیں ہے، اپنے والد کا مخالف ہے۔اور اپنے بھائی پر حسد کرنے والا ہے یہی وہ ہے جو ولی خدا کی غیبت کے وقت خدا کے راز کے انکشاف کی طرف اشارہ کرے گا۔پھر علیؑ بن الحسین ؑ نے شدید گریہ کیا اور فرمایا: گویا میں جعفر کذاب کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ خدا کے ولی امر اور اس کی حفاظت میں مخفی کی تفتیش و تلاش اور اپنے والد کے ناموس کے نگہبان کے قتل اور ان پر کامیاب ہونے کی حرص اور اپنے بھائی کی میراث کی طمع میں اپنے زمانہ کے سرکشوں کی راہنمائی کر رہا ہے تاکہ ناحق ان کی میراث حاصل کر سکے۔ابو خالد نے کہا: فرزندِ رسول اللہ! کیا ایسا ضرور ہوگا، فرمایا: ہاں! خدا کی قسم یہ چیز ہمارے پاس اس صحیفہ میں لکھی ہوئی ہے جس میں ان رنج و محن کا ذکر ہے جن سے رسولؐ کے بعد دوچار ہوں گے۔ ابو خالد کہتے ہیں میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: اس کے بعد ولی خدا، رسولؐ کے اوصیاء اور آپؐ کے بعد ہونے والے بارہویں امام کی غیبت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اے ابن خالد ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کی امامت کے قائل اور ان کے ظہور کے منتظر ہر زمانہ کے لوگوں سے افضل ہیں۔کیونکہ خدا نے انہیں اتنی عقل و فہم عطا کر دی ہے کہ جس سے ان کے نزدیک غیبت مشاہدہ جیسی ہو گئی ہے اور انہیں اس زمانہ میں ان مجاہدوں کی مانند قرار دیا ہے جنہوں نے رسولؐ کی موجودگی میں تلوار سے جہاد کیا ہو وہی حقیقی مخلص ہیں اور وہی ہمارے سچے شیعہ ہیں اور وہی کھلم کھلا اور خفیہ طریقہ سے دین خدا کی طرف بلانے والے ہیں۔اور فرمایا: انتظارِ فرج و کشائش

بہت بڑا عمل ہے اس حدیث کو احتجاج میں ابو حمزہ سے اور انہوں نے ابو خالد سے نقل کیا ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے کہا: ہم سے (ابو محمد نخ) ہارون بن موسیٰ نے بغداد میں ۳۸۱ھ میں بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ہم سے محمد (احمد نخ) ہارون بن موسیٰ نے بغداد میں ۳۸۱ھ میں بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ہم سے محمد (احمد نخ) بن مخزوم المقری بنی ہاشم کے غلام نے ۳۲۴ھ میں بیان کیا ابو محمد نے کہا: ہم سے ابو حفص عمر بن الفضل المطیری (طبری نخ) نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن الحسن فرغانی نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے عبداللہ بن محمد بن عمرو البلوی نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: مجھ سے ابراہیم بن عبداللہ بن العلا نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: مجھ سے محمد بن بکیر نے بیان کیا کہ میں زیدؒ بن علیؑ کے پاس پہنچا تو اس وقت ان کے پاس صالح بن بشر بھی تھے میں نے انہیں سلام کیا اس وقت وہاں سے عراق کے لئے نکلنا ہی چاہتے تھے، میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اللہ! مجھے کوئی ایسی بات سنایئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو، انہوں نے کہا: ہاں مجھ سے میرے والد نے اپنے پدر بزرگوار اور جد کے حوالے سے ایک حدیث سنائی فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے: میں روز قیامت چار اشخاص کی شفاعت کروں گا: میری ذریت کی عزت کرنے والے ان کی حاجت روائی کرنے والے اور ان کے امور میں ان کے لئے کوشش کرنے والے جبکہ وہ اس کی طرف محتاج ہوں اور جو دل وزبان کے ساتھ ان سے محبت کرے میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اللہ! اس فضیلت میں سے کچھ اور سنایئے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے۔ فرمایا: ہاں مجھ سے میرے والد نے اپنے والد اور جد کے حوالے سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو ہم اہل بیتؑ سے محبت کرے گا روز قیامت ہم اس کے شفیع ہوں گے۔ اے بکیر کے فرزند جو شخص ہم اہلبیت سے خدا کے لئے محبت کرے گا خدا اسے ہمارے ساتھ اٹھائے گا اور ہمارے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ اے بکیر کے بیٹے جو ہم سے وابستہ ہو گیا تو وہ اعلیٰ درجات میں ہمارے ساتھ رہے گا۔ اے بکیر کے بیٹے! بیشک خدا نے محمدؐ کو برگزیدہ ومنتخب کیا ہے اور ہم کو ان کی ذریت کے عنوان سے منتخب کیا ہے پس اگر ہم نہ ہوتے تو خدا دنیا وآخرت کو پیدا نہ کرتا،

اے بکیر کے فرزند! ہمارے سبب خدا پہچانا گیا اور ہمارے سبب سے اس کی عبادت کی گئی اور خدا تک پہنچنے کا راستہ ہم ہی ہیں، مصطفیٰؐ ہم میں سے ہیں، مرتضیٰؑ ہم میں سے ہیں اس امت کے قائمؑ مہدیؑ ہم میں سے ہوں گے میں۔ ابن بکیر۔ نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اللہ کیا آپ حضرات سے رسول اللہؐ نے بتایا ہے کہ آپ کے قائمؑ کب قیام وخروج کریں گے؟ فرمایا: اے بکیر کے بیٹے! تم ان سے ملحق نہیں ہوگے یہ امر اس کے بعد چھ اوصیاء کے گذر جانے کے بعد رونما ہوگا۔ پھر خدا ہمارے قائمؑ کا خروج قرار دے گا اور وہ۔ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ اللہ! کیا آپ صاحب الامر نہیں ہیں؟ فرمایا: میں عترت سے ہوں میں نے عرض کی: یہ بات آپ کہہ رہے ہیں یا رسولؐ سے نقل کر رہے ہیں؟ فرمایا: اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سی ثروت۔ خیر۔ سمیٹ لیتا لیکن یہ وہ چیز ہے جو رسولؐ نے ہمیں بتائی ہے۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

نحن سادات قریش	و قوام الحق فینا
نحن الانوار التی	من قبل کون الخلق کنا
نحن منا المصطفی المختار	و المھدی منا
فبنا عرف اللہ	و بالحق اقمنا
سوف یصلاہ سعیرا	من تولیٰ الیوم منا

ہم قریش کے سردار ہیں، ہم میں ہی حق کا قیام ہے، ہم وہ انوار ہیں، جو دنیا کی تخلیق سے پہلے موجود تھے، منتخب مصطفیٰؐ ہم میں سے ہیں، مہدیؑ بھی ہم میں سے ہیں، ہمارے سبب خدا پہچانا گیا ہے، اور ہم نے حق کے ساتھ قیام کیا ہے، اور جس نے آج ہم سے روگردانی کی وہ عنقریب جہنم میں پہنچ جائیگا۔

علی بن الحسین نے فرمایا: اور محمد بن الحسین البزوفری نے اس حدیث کو ہم سے حسینؑ بن علیؑ

کے روضہ میں محمد بن یعقوب کلینی، محمد بن یحییٰ عطار، سلمہ بن الخطاب محمد بن خالد الطیالسی، سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سب نے علقمہ بن محمد الحضرمی سے اور انہوں نے صالح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں زیدؑ بن علیؑ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس محمد بن بکیر آئے پھر اس حدیث کو بیان کیا۔ اس حدیث کو ارشاد القلوب میں دیلمی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۹ و ۷۶ چوتھے باب کی ح ۱ سے ۱۱ تک، پانچویں باب کی ح ۱ ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱۵، ۵۴، ۷۳، ۹۹ دسویں باب کی ح ۱، ۳، ۴ بارہویں باب ۱، ۲، ۳ چودہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲ سترہویں باب کی ح ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱، ۳، ۴، ۵، ۷ اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۳، ۴، ۶ پچیسویں باب کی ح ۲ ستائیسویں باب کی ح ۱، ۵، ۱۲ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۲۱ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دوسرے باب کی ح ۱۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

پچیسواں باب

مہدیؑ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی

اس باب میں ۱۲۳ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ علی بن محمد بن الحسن قزوینی نے محمد بن عبد اللہ الحضرمی سے انہوں نے محمد (ابراہیم نخ) بن احمد بن یحییٰ احول سے انہوں نے خلاد المقری سے انہوں نے قیس بن ابی حصین سے انہوں نے یحییٰ بن وثاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسینؑ بن علیؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طویل کردے گا کہ میری اولاد میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور دنیا کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی ایسے ہی میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے سنا تھا۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے محمد بن الحسن بن احمد بن الولید سے انہوں نے محمد بن الحسن صفار اور سعد بن عبد اللہ بن محمد الطیالسی سے انہوں نے زید بن محمد بن قابوس سے انہوں نے نضر بن التری سے انہوں نے ابو داؤد سلیمان بن سفیان المشرف سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے انہوں نے مالک الحسین سے انہوں نے حرث بن مغیرہ نضری سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ

انہوں نے کہا: میں امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فکرمند پایا کہ زمین کو کرید رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں آپؑ کو فکرمند زمین کریدتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ کیا آپ کو اس سے دلچسپی ہے؟ فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اس سے اور دنیا کی کسی چیز سے دلچسپی کبھی بھی نہیں رہی ہے لیکن میں اس مولود کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو میری اولاد میں بارہویں پشت میں ہوگا اور وہ مہدی ہیں وہ اس۔دنیا۔کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ ان کے لئے حیرت وغیبت ہے۔ اس غیبت میں کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور کچھ ہدایت پا جائیں گے۔ یہ پوری حدیث ہے۔

دلائل الامامۃ۔ میں محمد بن ھارون سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ھمام سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے حسن بن علی رازی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد خلف الکوفی سے انہوں نے منذر بن محمد بن قابوس سے انہوں نے نضر بن سندی سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے انہوں نے مالک الجہنی سے انہوں نے حرث بن المغیرہ سے انہوں نے اصبغ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور اس کو اثبات الوصیۃ میں اصبغ سے نقل کیا گیا ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد علوی سے انہوں نے علی بن الحسین (الحسن نخ) بن علی بن عمران بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے اپنے چچا عمر بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپؑ فرمایا کرتے تھے: میرے بیٹے باقر کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے کہا: اے میرے بیٹے! باقر یعنی محمد۔ میں نے عرض کی: آپ نے ان کا نام باقر کیوں رکھا ہے؟ راوی کہتا ہے اس پر آپؑ نے تبسم کیا اس سے قبل میں نے آپ کو تبسم کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اور پھر ایک طویل سجدہ کیا، میں نے سنا کہ سجدہ میں کہہ رہے ہیں: اے اللہ جو تو نے ہم اہل بیتؑ کو عطا کیا ہے اس پر تیری حمد وشکر ہے اس جملے کو دہراتے رہے، پھر فرمایا: بیٹا امامت ان کی اولاد میں رہے گی یہاں تک کہ ہمارے قائم قیام کریں گے اور اسے۔زمین کو۔ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا

کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اور یہ۔ یعنی امام محمد باقرؑ۔ امام ہیں، ابوالائمہ ہیں، حلم کا سرچشمہ ہیں علم کا منبع ہیں اور کما حقہ اس کی تہہ تک پہنچنے والے ہیں خدا کی قسم وہ تمام لوگوں سے زیادہ رسولؐ سے مشابہ ہیں۔ میں نے عرض کی: ان کے بعد کتنے امام ہیں؟ فرمایا: سات! ان ہی میں سے مہدی ہیں جو کہ آخری زمانہ میں دین کے ساتھ قیام کریں گے۔

۴۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون بن موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعلی نہاوندی سے انہوں نے ابوالقاسم بن ابی حبہ سے انہوں نے اسحٰق بن اسرائیل سے انہوں نے ابوعبیدہ الحداد سے انہوں نے عبدالواحد بن واصل السدوسی سے انہوں نے ابوالصدیق ناجی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہؐ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی پھر میری عترت سے یا میرے اہل بیتؑ سے ایک آدمی خروج کرے گا اور وہ اسے ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و زیادتی سے پر ہو چکی ہوگی۔

۵۔ بحار الانوار۔ سید علی بن عبدالحمید سے کتاب الانوار المضیئہ سے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن احمد ایادی سے جس کو انہوں نے ابن عباس کی طرف مرفوع کیا ہے، خدا کے اس قول: " اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا" کے بارے میں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: خدا قائم آل محمد کے ذریعہ زمین کی۔ اس کے مردہ ہو جانے کے بعد۔ اصلاح کرے گا یعنی اس کے بادشاہوں کے جور کے بعد۔ قد بینا لکم الایات. ہم نے نشانیوں کو۔ حجت آل محمد۔ کے ذریعہ تم پر واضح کر دیا ہے. لعلکم تعقلون. تا کہ تم سمجھ جاؤ۔

۶۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعلی حسن بن محمد نہاوندی سے انہوں نے عباس بن مطر ہمدانی سے انہوں نے اسماعیل بن علی المقری سے انہوں نے محمد بن سلیمان سے انہوں نے ابوجعفر العرجی سے انہوں نے محمد بن یزید سے انہوں نے نے سعید بن عثابہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امیرالمومنین نے ہمیں، مدینہ میں خطبہ دیا اور اس میں فتنہ اور اس کے قریب ہونے کا ذکر کیا پھر اپنی اولاد میں سے قیام قائم اور اس بات کا

ذکر کیا کہ وہ اسے۔ زمین کو۔ ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ یہ ایک طویل حدیث ہے۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ کلینی نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے جعفر بن القاسم سے انہوں نے محمد بن الولید سے انہوں نے ولید بن عقبہ سے انہوں نے حرث بن زیاد سے انہوں نے شعیب بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی: کیا آپؑ صاحب الامر ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی پھر آپ کے بیٹے کے بیٹے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی پھر کون ہے؟ فرمایا: وہ ہے جو اس۔ زمین۔ کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

۸۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۴۸ پر کتاب فرائد السمطین سے۔ اس کے مؤلف نے۔ باقرؑ سے انہوں نے اپنے والد اور اپنے جد سے انہوں نے علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی میرے بیٹوں میں سے ہیں اس کے لئے غیبت ہے جب وہ ظہور کریں گے تو زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۹۔ تفسیر فرات الکوفی۔ انہوں نے کہا: مجھ سے علی بن محمد عمر الزھری نے معنعنا طریقہ سے ابوجعفر کے حوالے سے بیان۔ کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حارث الاعور نے حسینؑ کی خدمت میں عرض کی: فرزند رسولؐ اللہ میں آپ پر قربان! مجھے خدا کے اس قول کے بارے میں بتائیے۔ والشمس وضحاھا. فرمایا: اے حارث خدا تمہیں خیر دے! وہ محمد رسولؐ اللہ ہیں، میں نے عرض کی میں قربان اور اس کا یہ قول . و القمر اذا تلاھا. فرمایا وہ۔ امیر المومنینؑ علی بن ابی طالب ہیں جو محمدؐ کے بعد آتے ہیں راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: اور. و النھار اذا جلّھا. فرمایا: وہ قائم آل محمد ہیں جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کریں گے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۲، ۳۷، ۵۲، ۵۷، دوسرے باب کی ح ا چوتھے باب کی

ح۷، ۹ پانچویں باب کی ح۱ چھٹے باب کی ح۱۶، ۳۱، ساتویں باب کی ح۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۲، ۲۳، ۲۴، اور ۳۲ آٹھویں باب کی ح۵، ۶، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۸، ۲۲، ۳۱، ۳۴، ۳۹، ۴۰، اور ۵۰ دوسری فصل کے باب اول کی ح۴، ۵، ۷، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۸، ۱۹، ۲۸، ۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۹، ۴۲، ۴۳، ۴۸، ۴۹، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۶۳، ۶۴، ۶۷، ۶۸، ۸۰، ۸۱، ۸۶، ۸۹، ۹۳ دوسرے باب کی ح۳، ۴ تیسرے باب کی ح۱، ۲، ۳ چوتھے باب کی ح۱، ۳ پانچویں باب کی ح۱، ۳ چھٹے باب کی ح۸ ساتویں باب کی ح۱ آٹھویں باب کی ح۲، ۵، ۷ دسویں باب کی ح۱، ۳ گیارہویں باب کی ح۱ بارہویں باب کی ح۱، ۲ چودھویں، باب کی ح۱ پندرھویں باب کی ح۱ سولہویں باب کی ح۳ سترہویں باب کی ح۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح۱ اورانیسویں باب کی ح۱ اوربیسویں باب کی ح۵، ۱۸ اکیسویں باب کی ح۲ بائیسویں باب کی ح۳ چوبیسویں باب کی ح۲ ستائیسویں باب کی ح۵، ۶ بتیسویں باب کی ح۱ پچیسویں باب کی ح۲ اورسینتالیسویں باب کی ح۱ اور تیسری فصل کے باب اول کی ح۶، ۱۰ اور چوتھی فصل کے باب اول کی ح۸ چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح۱ اور چھٹے باب کی ح۱۲ اورنویں باب کی ح۲، ۴، ۵، ۶ اور ۷ اور ساتویں فصل کے تیسرے باب کی ح۴ اور چوتھے باب کی ح۱، ۴ ساتویں باب کی ح۱ اورنویں باب کی ح۱ اورنویں فصل کے باب اول کی ح۲ اس پر دلالت کررہی ہے۔

چھبیسواں باب

مہدیؑ کی دو غیبتیں ہیں ایک دوسری سے چھوٹی ہے

اس باب میں ۱۰ احدیثیں ہیں

۱۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے علی بن الحسین (الحسن نخ) التیملی سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے اسحٰق بن عمار الصیر فی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں: قائم کی دو غیبتیں ہیں ایک کبریٰ دوسری صغریٰ ایک میں آپ کی قیام گاہ کا علم آپ کے مخصوص شیعوں کو ہوگا اور دوسری میں آپ کی قیام گاہ کا علم آپ کے مخصوص موالی کو ہوگا۔ اور اس جیسی حدیث محمد بن یعقوب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسحٰق سے انہوں نے ابوعبداللہ سے نقل کی ہے کلینی نے اپنی سند سے کافی میں اسحٰق سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۲۷ کتاب الحجہ فیما نزل فی القائم الحجہ خدا کے اس قول: و جعلها کلمة باقية فی عقبه لعلهم یرجعون کے بارے میں ثابت ثمالی سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد اور اپنے جد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خدا نے امامت کو قیامت تک کے لئے نسل

حسین میں قرار دیا ہے اور ہم میں سے قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک دوسری سے طویل ہے اور اس کی امامت پروہی ثابت رہے گا کہ جس کا یقین قوی اور معرفت صحیح ہوگی۔

۳۔غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید نے علی بن الحسین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے علی بن مہز یار سے انہوں نے حماد بن عیسٰی سے انہوں نے ابراہیم بن عمرو الکناسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر (امام محمد باقرؑ) سے سنا کہ فرماتے ہیں صاحب الامر کے لئے دو غیبتیں ہیں نیز میں نے ان سے سنا کہ فرماتے ہیں جب قائم ظہور فرمائیں گے تو ان کی گردن میں کوئی اپنی بیعت کا قلادہ نہیں ڈال سکے گا۔

۴۔غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید نے قاسم بن محمد بن الحسین بن حازم کی کتاب سے انہوں نے عیسٰی بن ہشام سے انہوں نے عبد اللہ بن جبلہ سے انہوں نے ابراہیم بن المستنیر انہوں نے مفضل بن عمر الجعفی سے انہوں نے ابوعبداللہ صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک صاحب الامر کے لئے دو غیبتیں ہیں، ان میں سے ایک اتنی طویل ہوگی کہ بعض تو یہاں تک کہنے لگیں گے کہ وہ مر گئے اور بعض لوگ کہیں گے کہیں چلے گئے ان کے امر پر ان کے اصحاب میں سے کم ہی لوگ باقی رہیں گے ان کی جائے قیام کا پتہ ان کے دوستوں میں سے بھی کسی کو نہیں ہوگا سوائے اس دوست کے کہ جس سے ان کے امر کا تعلق ہوگا۔

۵۔غیبت نعمانی۔ محمد بن المفضل بن ابراہیم بن قیس اور سعد بن اسحٰق بن سعید اور احمد بن الحسن (الحسین نخ) بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن الحسن القطوانی سب نے کہا ہے کہ ہم سے حسن بن محبوب نے، ان سے ابراہیم بن الخزمی نے ان سے ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ابوجعفر فرمایا کرتے تھے: قائم آل محمد کے لئے دو غیبتیں ہیں ان میں سے ایک دوسری سے طویل ہوگی فرمایا ہاں اور یہ اس وقت ہوگا جب فلاں خاندان کی تلوار ٹکرائے گی حلقہ تنگ ہو جائیگا، سفیانی خروج کرے گا، بلا شدید ہوگی۔ موت وقتل میں لوگ گھرے ہوں گے اس سے بچنے کے لئے وہ خدا و رسولؐ کے حرم میں پناہ لیں گے دلائل الامامۃ میں اس حدیث کی روایت محمد بن

ہارون سے انہوں نے ابو احمد قاشانی سے انہوں نے زید بن محمد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابراہیم بن الحرث سے انہوں نے ابوبصیر سے اس قول تک کی روایت کی ہے۔

۶۔ غیبت نعمانی۔ عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن ریاح بن احمد بن علی الحمیر ی سے انہوں نے حسن بن ایوب سے انہوں نے عبدالکریم بن عمر سے انہوں نے علا بن رزین سے انہوں نے محمد بن مسلم ثقفی سے انہوں نے، ابوجعفر۔ محمد۔ باقرؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آپ سے سنا کہ فرماتے ہیں: بیشک قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں، ان میں سے ایک میں ان کے لئے یہ کہا جائیگا کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں اور نہیں معلوم کہ کس وادی میں چلے گئے ہیں۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن ریاح سے انہوں نے احمد بن علی الحمیر ی سے انہوں نے عبدالکریم بن عمر سے انہوں نے ابوبکر اور یحیٰ المثنیٰ سے اور انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں، ایک میں ان سے رابطہ رہے گا لیکن دوسری میں معلوم نہیں ہو سکے گا کہ وہ کہاں ہیں وہ موسم۔ حج۔ میں آئیں گے لوگوں کو دیکھیں گے لیکن لوگ انہیں نہیں دیکھ سکیں گے۔

۸۔ غیبت نعمانی۔ کلینی نے حسن بن محمد سے انہوں نے جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے قاسم بن اسماعیل سے انہوں نے یحیٰی بن المثنیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے عبداللہ (عبید اللہ نخ) بن زرارہ سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک میں وہ موسم۔ حج۔ میں آئیں گے اور لوگوں کو دیکھیں گے لیکن وہ آپ کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ اس سلسلہ میں نعمانی نے اور بھی احادیث نقل کی ہیں، ہم نے ان سے اس لئے چشم پوشی کی ہے کہ جو ہم نے نقل کی ہیں وہی کافی ہیں [1]۔

---

[1] اعلام الوریٰ کے تیسرے باب کی پہلی فصل کی دوسری قسم کے چوتھے رکن میں مرقوم ہے کہ غیبت سے متعلق جو احادیث ہیں وہ حضرت حجت کے زمانہ بلکہ آپ کے پدر وجد کے زمانہ سے بھی پہلے سے ہیں۔ اور شیعہ محدثین نے انہیں اپنی کتابوں میں رقم کیا ہے جو کہ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ کے زمانہ میں تالیف کی گئی تھیں۔ انہیں نیؑ

۹۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ بارہویں باب میں ابوعبداللہ الحسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: صاحب الامر یعنی مہدیؑ، کے لئے دو غیبتیں ہیں ان میں سے ایک اتنی طویل ہوگی کہ بعض یہاں تک کہہ دیں گے کہ وہ مر گئے یا کہیں چلے گئے، ان کی قیام گاہ کا دوست وغیرہ کو بھی علم نہیں ہوگا۔ سوائے اس شخص کے کہ جس کے سپرد آپ کے امور ہوں گے، اس حدیث کو اور ائمہ سے یکے بعد دیگرے نقل کیا ہے اور یہ صاحب الزمان کی امامت کے عقیدہ کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کیونکہ آپ میں یہ صفت موجود ہے اور مذکورہ غیبت آپ کی امامت کی علامتوں میں سے ہے۔ اور اس کو رد کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔

شیعہ ثقہ محدثین و مصنفین میں سے ایک حسن بن محبوب زراد بھی ہیں۔ انہوں نے کتاب المشیخہ کی تصنیف کی ہے جو کہ شیعوں کی بنیادی کتابوں میں سے ایک ہے سلسلہ غیبت شروع سے سیکڑوں سال قبل لکھی گئی تھی اور کتاب المز نی سے زیادہ شہرت یافتہ تھی۔ اس میں غیبت کے بارے میں بعض وہ حدیثیں بیان ہوئی ہیں جن کو ہم نے نقل کیا ہے۔ پس جن چیزوں پر خبر (حدیث) مشتمل تھی وہ بلا اختلاف حاصل ہوگئی حدیثیں انہوں نے نقل کی ہیں ان میں سے ایک حدیث وہ بھی ہے جو انہوں نے ابراہیم بن حازقی سے، انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اس باب کی پانچویں حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور لکھا ہے: دیکھئے آپؑ کی دونوں غیبتیں ایسے ہی واقع ہوئی ہیں جس طرح آپؑ کی ولادت سے قبل آپ کے آباء و اجداد کی حدیث میں بیان ہوا تھا شیخ مفید نے ''الفصول العشرۃ'' میں تحریر کیا ہے کہ ائمہ آل محمد علیہم السلام سے جو حدیثیں نقل ہوئی ہیں وہ اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ منتظر کے لئے دو غیبتیں ناگزیر ہیں ان میں سے ایک زیادہ طویل ہوگی۔ غیبت صغریٰ میں مخصوص افراد کو آپ کی اطلاع ہوگی عام لوگوں کو آپ کی قیام گاہ کا علم نہیں ہوگا۔ جبکہ غیبت کبریٰ میں آپ کے معتمد و ثقہ افراد میں سے انہیں کو آپؑ کی اطلاع ہوگی جو مسلسل آپ کی خدمت میں رہے اور آپ سے جدا نہ ہوئے اس سلسلہ میں شیعہ امامیہ کی تصنیفات میں ابو محمد، آپ کے پدر اور جد علیہم السلام کی ولادت سے پہلے حدیثیں موجود ہیں اور ان کا حق ہونا ان وکیلوں اور مفسروں کے بیان کے وقت ظاہر ہو چکا جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور ان سے غیبت کبریٰ کے راویوں کا ثقہ ہونا بھی ثابت و روشن ہو گیا چنانچہ یہی مسلکِ امامیہ کے صحیح ہونے پر واضح دلیل ہے۔

بشارت الاسلام میں عقد الدرر سے اور اس میں ابوعبداللہ الحسین سے نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱۳ دلالت کر رہی ہے۔

❀❀❀❀❀

ستائیسواں باب

مہدیؑ پردۂ غیبت میں رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کوخروج کی اجازت مرحمت کرے گا

اس باب میں ۹۱ حدیثیں ہیں

ا۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن اسماعیل نے محمد بن ہمام سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الحمیر ی سے انہوں نے موسیٰ بن مسلم سے انہوں نے مسعدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: اس وقت میں، صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا جب آپؑ کے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا اور اپنے عصا پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوا سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کی اے فرزندِ رسولؐ اللہ مجھے اپنا ہاتھ دیجئے تا کہ میں بوسہ دوں، آپ نے ہاتھ بڑھا دیا اس نے ہاتھ کو بوسہ دیا پھر رونے لگا۔ ابوعبداللہ نے دریافت کیا اے شیخ رونے کا کیا سبب ہے؟ عرض کی: فرزندِ رسولؐ میں آپ پر قربان میں سو سال سے آپ کے قائم کا انتظار کر رہا ہوں، کہتا ہوں اس ماہ اس سال۔ امام کا ظہور ہو جائیگا۔ اسی طرح میری عمر گذر گئی اور بڑی کمزور و نازک ہوگئی میری اجل قریب آگئی اور آپ میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جن کو آپ میں دیکھنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ آپ حضرات کو مقتول اور آوارہ وطن دیکھتا ہوں اور آپ کے دشمنوں کو ترقی کرتے اور آگے بڑھتا دیکھتا ہوں، تو میں کیسے نہ روؤں؟ اس پر ابوعبداللہ کی

آنکھوں میں اشک بھر آئے۔ پھر فرمایا: اے شیخ اگر خدا نے تمہیں اتنی زندگی دی کہ تم ہمارے قائم کو دیکھ لو تو تم بلند درجات میں ہمارے ساتھ ہو گے اور اگر تمہیں موت آ گئی تو روز قیامت محمدؐ کے ساتھ آؤ گے اور ہم ثقل آل محمدؐ ہیں، آپؑ نے فرمایا: میں اپنے بعد تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ پس اگر تم ان سے وابستگی اختیار کرو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اور وہ گرانقدر چیزیں۔ کتاب خدا اور میری عترت ہے وہی میرے اہل بیتؑ ہیں اس بوڑھے نے کہا: مجھے اس حدیث سننے کے بعد کوئی پروا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اے شیخ جان لو کہ ہمارے قائم حسنؑ کے صلب سے اور حسنؑ، علیؑ کے صلب سے اور علیؑ، محمدؐ کے صلب سے اور محمدؑ، علی کے صلب سے اور علی میرے اس بیٹے۔ موسیٰ کاظمؑ کی طرف اشارہ کیا۔ کے صلب سے ہوں گے اور یہ میرے صلب سے ہیں اور ہم بارہ ہیں سب معصوم اور پاک ہیں، بوڑھے نے عرض کی: آقا! کیا آپ میں سے بعض، بعض سے افضل ہیں؟ فرمایا: نہیں! ہم فضیلت میں برابر ہیں لیکن ہم میں سے بعض، بعض سے بڑے عالم ہیں، پھر فرمایا: اے شیخ! خدا کی قسم اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اس دن کو خدا اتنا طول دے گا کہ ہم اہل بیت کے قائم خروج کریں گے مگر یہ کہ ان کی غیبت کے زمانہ میں ہمارے شیعہ آزمائش، فتنوں اور پریشانی میں مبتلا رہیں گے، اس وقت خدا مخلصین کو اپنی ہدایت پر ثابت رکھے گا۔ اے اللہ اس سلسلہ میں ان کی مدد فرما۔

۲۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے احمد بن ادریس سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری الکوفی سے انہوں نے اسحٰق بن محمد الصیرفی سے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے فرات بن احنف سے انہوں نے سعد بن طریف بن ناصح سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے قائم کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ ضرور غائب ہوں گے یہاں تک کہ نادان کہے گا کہ اللہ کو آل محمد کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ کمال الدین۔ محمد بن احمد شیبانی نے محمد بن جعفر الکوفی سے انہوں نے سہل بن زیاد الادمی

سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے انہوں نے امام محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم میں سے قائم کے لئے غیبت ہے جس کی مدت طویل ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ شیعہ ان کی غیبت کے زمانہ میں گلہ کی طرح ادھر ادھر پھر رہے ہیں اور اپنے گلہ بان کو ڈھونڈتے ہیں اور اسے نہیں پاتے ہیں۔ جان لو کہ ان میں سے جو بھی اپنے دین پر ثابت و قائم رہے گا اور اپنے امام کی غیبت کے زمانے میں جس کا دل پتھر نہ ہوا تو وہ روز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔ پھر فرمایا: بیشک قائم ہم میں سے ہیں جب وہ ظہور کریں گے تو اس وقت ان کے گلے میں کوئی بھی اپنی بیعت کا قلادہ نہیں ڈال سکے گا اسی لئے آپ کی ولادت کو مخفی رکھا جائے گا وہ غیبت اختیار کریں گے اس حدیث کو علی بن محمد الوراق سے محمد بن جعفر الکوفی سے عبداللہ بن موسیٰ الرویانی سے نقل کیا ہے۔

۴۔ کمال الدین۔ ابو عبداللہ بن جعفر الحمیری نے احمد بن ھلال سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے سدیر سے ابو عبداللہ کی ایک حدیث میں نقل کیا ہے (بیشک یوسفؑ کے بھائی اسباط اور انبیاء کی اولاد تھے انہوں نے ان کو تجارت کا مال بنا کر فروخت کر دیا جب کہ وہ سب ان کے اور وہ ان کے بھائی تھے اور پھر انہوں نے ان کو پہچانا بھی نہیں یہاں تک کہ یوسفؑ نے کہا میں یوسف ہوں۔ تو جب بھی خدا اپنی حجت کو پہچنوانا چاہیگا تو یہ امت انکار نہیں کر پائے گی یقیناً یوسف کے ہاتھ میں مصر کی بادشاہت تھی اور ان کے اور جناب یعقوبؑ کے درمیان ۱۸ دن کی مسافت کا فاصلہ تھا پھر اگر خدا ان کو پہچنوانا چاہتا تو ضرور پہچنوا دیتا اور بشارت ملنے کے بعد یعقوب اور ان کے نو بیٹے دن میں مصر پہنچے تو اگر خدا اپنی حجت کے ساتھ ایسا ہی کرے جیسا کہ یوسفؑ کے ساتھ کیا تھا تو امت اس کا انکار نہیں کر سکتی کہ آپ ان کے بازاروں میں چلتے پھرتے ہوں اور ان کی بساط پر قدم رکھتے ہوں لیکن یہ ان کو نہ پہچانتے ہوں یہاں تک کہ خدا اجازت دے کہ وہ خود کو پہچنوائیں جس طرح یوسفؑ کو اذن دیا تھا۔ یوسفؑ نے کہا: (کیا تم جانتے ہو کہ تم نے نادانی میں یوسف اور ان کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: آپ ہی یوسف ہیں کہا: میں

یوسف ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں) اس حدیث کی علل الشرائع میں روایت کی ہے۔ لیکن اس میں ان کو ظاہر کرنا چاہے گا کی بجائے ان کو چھپانا چاہے گا لکھا ہے۔ اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے سدیر سے ایسی ہی روایت کی ہے اور کافی میں اپنی سند سے انہیں سے اس کی روایت کی ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن عبدوس العطار نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن زید سے انہوں نے حیان السراج سے انہوں نے سید بن محمد الحمیر ی سے ایک طویل حدیث میں روایت کی ہے کہ جعفر صادق بن محمد علیہما السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا: فرزند رسولؐ: غیبت کے سلسلہ میں ہمارے سامنے آپ کے آباء کی حدیثیں اوران کے صحیح ہونے کو بیان کیا جاتا ہے۔ مجھے یہ بتائیے کہ غیبت کس کے لئے واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ میرے چھٹے یعنی میری چھٹی نسل میں ہونے والے بیٹے کے لئے واقع ہوگی اور وہ رسولؐ کے بعد ہونے والے ائمہؑ میں سے بارہویں ہیں۔ ان میں اول امیر المومنینؑ علی بن ابی طالب اور آخر روئے زمین پر ذخیرہ خدا قائم برحق صاحب الزمان ہیں خدا کی قسم اگر وہ اپنی غیبت میں اتنی ہی مدت رہیں جتنی مدت تک نوحؑ اپنی قوم کے درمیان تھے تب بھی وہ دنیا سے نہیں جائیں گے یہاں تک کہ ظہور فرما کر زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۶۔ کمال الدین۔ احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے صفوان بن مہران الجمال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: صادقؑ نے فرمایا: خدا کی قسم تمہارا مہدی تم سے غائب ہو جائیگا یہاں تک کہ تم میں سے جاہل کہے گا: اب خدا کو آل محمد کی حاجت نہیں ہے پھر وہ شہاب کی مانند آئے گا اور (زمین کو) ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسحٰق سے انہوں نے اسید بن ثعلبہ سے انہوں نے ام ہانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو جعفر محمد بن علی۔ یعنی امام۔ باقرؑ کی خدمت میں عرض کی: خداوند عالم کے اس قول۔ فلا اقسم بالخنس، کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا:

اے ام ہانی: امام خودکو چھپائیں گے یہاں تک کہ ۲۶۰ھ میں لوگوں سے ان کا رابطہ منقطع ہو جائیگا اور پھر ایسے ظاہر ہوں گے جیسے اندھیری رات میں شہاب چمکتا ہے۔ اگر تم اس زمانہ میں موجود رہو تو اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنا۔ ایسی ہی حدیث کو دوسرے طریق سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جیسے شہاب اندھیری رات میں چمکتا ہے، اور ایسی ہی حدیث دونوں سندوں کے بغیر نقل کی ہے اور شیخ نے اپنی سند سے اپنی کتاب، ''غیبت'' میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۳۰) میں باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: خنس سے مراد وہ امام ہیں جو ۲۶۰ھ میں پردۂ غیب میں چلے جائیں گے اور پھر شہاب ثاقب کی مانند ظاہر ہوں گے۔ اور اس حدیث کو کلینی نے اپنی کافی میں ام ہانی سے دونوں سندوں سے نقل کیا ہے، اور کمال الدین میں اپنی سند سے ابراہیم بن عطیہ سے انہوں نے ام ہانی ثقفیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں صبح کے وقت اپنے آقا محمد بن علی الباقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: کتاب خدا کی ایک آیت ہے جس نے میرے دل کو مضطرب کر دیا اور آنکھوں سے نیند چھین لی ہے۔ فرمایا: اے ام ہانی سوال کرو میں نے عرض کی: مولا خدا کا یہ قول۔ فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس، فرمایا: ہاں ام ہانی جو تم نے معلوم کیا ہے یہ ایک مسئلہ ہے، یہ مولود آخر الزمان ہے، یہ اس عترت سے مہدی ہیں، ان کے لئے حیرت وغیبت ہے، اس غیبت کے زمانہ میں ایک گروہ گمراہ ہو جائیگا اور دوسرا اس میں ہدایت پا جائیگا۔ اگر تم اس کو پاؤ تو بڑی خوش نصیبی ہے اور جو اس کو پائے وہ بڑا خوش نصیب ہے۔

۸۔ کمال الدین۔ محمد بن موسیٰ بن التوکل نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے صالح بن محمد سے انہوں نے ہانی الیمانی (التمارؒ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے ابوعبداللہ نے فرمایا صاحب الامر کے لئے غیبت ہے پس ڈرنا چاہئے۔ پس بندہ کو اللہ سے ڈرنا چاہئے نخ۔ اور اپنے دین سے وابستہ رہنا چاہئے۔

۹۔ کمال الدین۔ ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا اور محمد بن الحسن، الولید، محمد موسیٰ بن التوکل، محمد بن علی بن ماجیلویہ، احمد بن محمد بن یحیٰ العطار نے کہا: ہم سے محمد بن العطار نے بیان کیا اور کہا ہم

سے جعفر بن محمد بن یحییٰ العطار نے بیان کیا اور کہا ہم سے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری الکوفی نے بیان کیا اور انہوں نے اسحٰق بن محمد الصیرفی سے انہوں نے یحییٰ بن مثنیٰ العطار سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے عبید بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: لوگ اپنے امام کو نہیں پائیں گے وہ موسم۔حج۔میں پہونچیں گے اور لوگوں کو دیکھیں گے لیکن وہ انہیں نہیں دیکھیں گے۔اسی حدیث کی دلائل الامامۃ میں روایت کی ہے۔

۱۰۔کمال الدین۔میرے والد اور محمد بن الحسن بن عبداللہ بن جعفر نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے صالح بن محمد بن الیمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ابوعبداللہ نے فرمایا: صاحب الامر کے لئے غیبت ہے اس غیبت میں اپنے دین سے وابستہ رہنا لوہے کے چنے چبانے کے برابر ہے پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا اس نے بہت بڑا کام کیا اس کے بعد فرمایا۔صاحب الامر کے لئے غیبت ہے پس بندہ کو خدا سے ڈرنا چاہئے اور اپنے دین سے وابستہ رہنا چاہئے۔نعمانی نے اپنی کتاب غیبہ میں اور کلینی نے اپنی کافی میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔اور اثبات الوصیۃ میں حمیری سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے صالح بن محمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ نے فرمایا: صاحب الامر کے لئے غیبت ہے اس میں اپنے دین سے وابستہ رہنے والا جوئے شیر لانے والے کے مانند ہے۔پھر فرمایا دشوار کام کرنے کی طاقت کس میں ہے۔

۱۱۔کمال الدین۔میرے والدین اور محمد بن الحسن نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر الحمیری اور احمد بن ادریس ان سب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن الحسین بن الخطاب اور محمد بن عبدالجبار و عبداللہ بن عامر بن سعد الاشعری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے محمد بن المساور سے انہوں نے مفضل بن عمرو الجعفی سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا خبردار [1] یہ نہ کرنا خدا کی قسم تمہارے امام کچھ برسوں تک غیبت

---

[1] بحارالانوار (ج ۱۳ ص ۱۴۷) میں علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں: تنویہ یعنی تشہیر، شہرت دینا، مشہور کرنا خود کو مشہور نہ کرو اور نہ لوگوں کو اپنے دین کی طرف دعوت دو یا جوبات ہم ....

میں رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی موجوں میں گھری ہوئی کشتی میں چلے گئے ان پر مومنین کی آنکھوں کو آنسو بہانا چاہئے وہ ایسے ہی ہو جائیں گے جیسے موجوں میں گھری ہوئی کشتی اور اس میں وہی نجات پائے گا کہ جس سے خدا نے عہد و میثاق لے لیا اس کے صفحۂ دل پر ایمان لکھ دیا ہو اور اپنی روح سے اس کی مدد کی ہو اور پھر ایک جیسے بارہ پرچم بلند ہوں گے جن کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ کون کس کا ہے۔ راوی کہتا ہے میں رونے لگا۔ فرمایا اے عبد اللہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے عرض کی میں کیسے نہ روؤں جب کہ آپ یہ فرماتے ہیں: ایک جیسے بارہ پرچم ہوں گے اور یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ کون کس کا ہے۔ تو اس وقت ہمارا کیا فرض ہے؟ راوی کہتا ہے کہ آپؑ نے گھر کے اندر سے سورج کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابو عبد اللہ! اس سورج کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم ہمارا امر اس سورج سے بھی زیادہ روشن ہے۔ نعمان نے اپنی کتاب غیبت میں ایسی ہی حدیث تین طریقوں سے نقل کی ہے اور اس کو کافی میں اپنی سند کے ساتھ مفضل سے نقل کیا ہے اور اسی کو شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند کے ساتھ

تمہیں قائم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ جس کا مخالفوں سے چھپانا ضروری ہو اور "لیمتحص" باب تفعیل سے مجہول کا صیغہ ہے جس کے معنی آزمانے اور اختیار کرنے کے ہیں اور امام زمانہ کی طرف اسکی نسبت مجازی ہے یا یہ مجرد سے معروف کا صیغہ ہے اس کے معنی بھاگنا ہے مثلاً فلاں شخص مجھ سے بھاگتا ہے اور کافی کے بعض نسخوں میں باب تفعیل سے نون تاکید کے ساتھ مخاطب مجہول کا صیغہ لکھا ہے اور یہی اظہر ہے اور نعمانی میں "ولیحملنّ" مرقوم ہے شاید اس سے مراد آپ کو قبول کرنے کا عہد و میثاق لینا ہے جیسا کہ خدا نے اپنی ربوبیت کے بعد اپنے نبی اور ان کے اہل بیتؑ کا میثاق لیا تھا (اور ان کے قلب میں ایمان لکھ دیا گیا ہے) خدا کے اس قول: لا تجد قوماً یومنون باللہ یوادون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا آبائهم و اخوانهم او عشيرتهم اولائک کتب فی قلوبهم الایمان و ایدهم بروح منہ کی طرف اشارہ ہے اور روح سے مراد روح ایمان ہے۔ (مشتبہ) یعنی مخلوق پر واضح نہیں ہے یا ایک دوسرے سے مشابہ ہیں (لایدری) اگر صیغہ مجہول ہے تو اس کے معنی ہوں گے یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ان میں سے کون حق ہے اور کون باطل، یہ اشتباہ کی تفسیر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ (ای) مبتدا ہے اور (من ای) اس کی خبر ہے یعنی یہ معلوم نہ ہوگا کہ کون سا پرچم کس لحاظ سے حق ہے اور باطل کس لحاظ سے ہے یا یہ نہیں معلوم ہوگا کون شخص کس پرچم کا طرف دار ہے۔ پہلا نظریہ اظہر ہے۔

انہیں سے نقل کیا ہے اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند کے ساتھ اور اثبات الوصیہ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۱۲۔ کمال الدین۔ محمد ابن علی بن حاتم نوفلی معروف بہ کرمانی کہتے ہیں ہم سے ابو العباس احمد بن عیسیٰ وشا بغدادی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا اور کہا! ہم سے محمد بن بحر نے بیان کیا اور انہوں نے سہیل شیبانی سے نقل کیا اور کہا: ہم کو علی بن حرث نے خبر دی اور انہوں نے سعید بن منصور سے جواشی سے روایت کی اور کہا: ہم کو احمد بن علی البدیلی نے خبر دی اور کہا: مجھ کو میرے والد نے خبر دی اور انہوں نے سدیر صیرفی سے روایت کی اور کہا: میں اور مفضل بن عمر اور ابو بصیر وابان بن تغلب حضرت ابو عبداللہ صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ خاک پر تشریف فرما ہیں اور چھوٹی آستین کا ایک موٹا لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں اور اس طرح گریہ کر رہے ہیں جیسے جگر سوختہ باپ جوان بیٹے پر روتا ہے، رخسار پر اشک رواں ہیں روتے روتے رخسار کا رنگ بدل گیا ہے، دامن آنسوؤں سے تر ہو گیا ہے اور فرماتے ہیں: آقا: آپ کی غیبت نے میری نیند چھین لی ہے میرا بستر سمیٹ دیا ہے اور میرے دل کے آرام وچین کو کافور کر دیا ہے۔ آقا آپ کی غیبت نے میری مصیبتوں کو میرا دائمی غم بنا دیا ہے، ایک کے بعد ایک گذرتا گیا یہاں تک کہ سب گذر گئے، اس احساس سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں آنے والی مصیبتوں اور گذشتہ بلاؤں سے میرا جگر پاش پاش ہو گیا ہے۔ مگر یہ کہ اس سے بھی عظیم، سخت، ودشوار، شدید، نا قابل انکار کمر شکن مصیبت وبلا آپڑے کہ جس میں تیرے غیظ وغضب اور عذاب کی آمیزش ہو۔

سدیر کہتے ہیں: یہ دیکھ کر ہماری عقلیں اڑ گئیں اور دل آب آب ہو گئے، ہم نے سوچا کہ کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آ گیا ہے یا زمانہ نے جفا کی ہے، ہم نے عرض کی: خیر الوریٰ کے فرزند خدا آپ کی آنکھوں کو کسی حادثہ میں نہ رلائے آپ کے آنسو کیوں جاری ہیں؟ اور کس غم میں آپؑ کا یہ حال ہے؟ آپ نے ایک لمبی اور گہری سانس لی، جس سے آپ کا شکم پھول گیا، اس سے آپ کا غم شدید ہو گیا اور فرمایا: خدا تمہیں خیر دے میں نے آج صبح کتاب الجفر میں دیکھا ہے کتاب الجفر وہ کتاب ہے جو علم رویا اور علم البلاء پر مشتمل ہے اور اس میں گذشتہ اور قیامت تک رونما ہونے والے حالات کا علم ہے، جس کو خدا نے

محمدؐ اور آپؐ کے بعد ہونے والے ائمہؑ سے مخصوص کیا ہے، میں نے اپنے غائب، ان کی غیبت اور انکے دیر میں آنے، ان کی طول عمر اس زمانہ میں مومنوں کے آزمائشوں سے گذرنے اور اس طویل غیبت کے زمانہ میں لوگوں کے دلوں میں ان کے بارے میں شکوک پیدا ہونے، ان میں سے اکثر کا اپنے دین سے پھر جانے اور ان کے اسلام کے قلادہ کو اپنی گردنوں سے نکال کر پھینک دینے، جس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے:

" و کل انسان الزمناه طائره فی عنقه"

یعنی ہم نے انسان کی گردن میں ولایت کا پھندہ ڈالدیا ہے۔

اس سے میرے اوپر رقت طاری ہوگئی اور غم وحزن چھا گیا، تو ہم نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ کہ جس چیز کا آپؑ کو علم ہے اس میں ہم کو شریک کر کے عزت وسرفرازی عطا کیجئے فرمایا: بیشک خداوند عالم ہمارے قائم کیلئے تین رسولوں کی تین سیرت کو جاری کرے گا۔ ان کی ولادت کو ایسے ہی مقرر کرے گا جس طرح موسیٰ کی ولادت کو مقرر کیا تھا اور ان کی غیبت کو ایسے ہی مقرر کرے گا جیسا کہ عیسیٰ کی غیبت کو مقرر کیا تھا اور وہ اسی طرح عرصہ دراز کے بعد آئیں گے جس طرح عیسیٰ عرصہ دراز کے بعد آئے تھے اور اس کے بعد ان کی عمر پر عبدِ صالح یعنی حضرت خضرؑ کی عمر کو دلیل قرار دے گا ہم نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! ان معنی کی وضاحت فرمادیجئے۔ فرمایا: موسیٰ کی ولادت: جب فرعون کو یہ معلوم ہوگیا کہ اس کی حکومت وبادشاہت ان (موسیٰ) کے ہاتھ سے تباہ ہوگی تو اس نے کاہنوں کو طلب کیا، انہوں نے اسے موسیٰ کا نسب بتادیا اور کہا کہ وہ بنی اسرائیل سے ہوگا تو اس نے موسیٰ کی تلاش میں بیس ہزار سے زیادہ بچوں کو قتل کرڈالا لیکن موسیٰ کو قتل نہ کرسکا کہ خدا ان کی حفاظت کررہا تھا یہی حال بنی امیہ اور بنی عباس کا ہے جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کے حاکموں اور ظالموں کی حکومت کا زوال ہمارے قائم کے ذریعہ ہوگا تو انہوں نے قائم کو قتل کرنے کی غرض سے ہماری دشمنی پر کمر باندھ لی اور رسولؐ کی نسل کو تباہ کرنے کیلئے آل رسولؐ پر تلوار کھینچ لی لیکن خدا نے نہیں چاہا کہ ظالموں میں سے کوئی بھی اس کے امر سے آگاہ ہو وہ اپنے نور کو کامل کرکے رہے گا خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی ہو۔

رہی عیسیٰ کی غیبت کی بات تو یہود اور نصاریٰ اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ انہیں قتل کر دیا گیا لیکن خدا نے اپنے اس قول " وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم " کے ذریعہ انہیں جھٹلایا اسی طرح قائم کی غیبت ہے، امت عنقریب ان کی غیبت کے طویل ہونے کی وجہ سے ان کا انکار کرے گی ان میں سے کوئی کہے گا کہ وہ پیدا ہی نہیں ہوئے کوئی کہے گا پیدا ہوئے تھے لیکن مر گئے اور کوئی یہ کہہ کر کفر اختیار کرے گا کہ ہمارے گیارہویں (معاذ اللہ) لا ولد تھے، کوئی یہ کہہ کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا کہ امام تیرہ یا اس سے زیادہ ہیں کوئی اپنے اس قول " قائم کی روح دوسرے پیکر سے بولتی ہے " کے ذریعہ خدا کی نافرمانی کرے گا، لیکن نوح کا بہت عرصہ دراز کے بعد آنا: جب انہوں نے یہ چاہا کہ ان کی قوم پر عذاب آئے تو خدا نے آسمان سے جبریل کو بھیجا اور ان کے ساتھ سات گٹھلیاں بھیجیں، جبریل نے کہا: اے خدا کے نبی آپ سے خدا نے فرمایا ہے: بیشک یہ میری مخلوق اور میرے بندے ہیں، میں انہیں صاعقہ کے ذریعہ ہلاک نہیں کرونگا مگر یہ کہ پیغام اور حجت کے تمام ہونے کے بعد، بس اپنی قوم کے لئے دعا کرنے میں زیادہ کوشش کرو کہ میں اس کے خلاف تمہاری مدد کروں گا اور اس بیج کو بو دونگا، بیشک اس کے اگنے، بڑھنے میں ہی تمہارے لئے فرج و کشائش ہے اس کی بشارت ان مومنوں کو دیدو جو تمہارا اتباع کرتے ہیں، پھر جب درخت اگ آئے، گھنے سایہ دار اور پھل دار ہو گئے اور پھل پک گئے یہ ایک عرصہ کے بعد ہوا تو انہوں نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ اب کیا کروں؟ خدا نے حکم دیا کہ ان درختوں کی گٹھلیوں کو بو دو اور دوبارہ صبر د کوشش سے کام لو اور اپنی قوم پر حجت کو اور قوی کر دو اور اس کی ان لوگوں کو خبر دیدو جو اس پر ایمان لائے ہیں چنانچہ ان میں سے تین سو مرتد ہو گئے اور کہنے لگے: اگر وہ بات سچ ہوتی کہ جس کا نوح دعویٰ کرتے ہیں تو اس کے رب کے وعدہ کے خلاف نہ ہوتا پھر خداوند عالم انہیں مستقل ان کا بیج بونے کا حکم دیتا رہا یہاں تک کہ آپ نے سات مرتبہ ان کی گٹھلیاں بوئیں اور کچھ نہ کچھ لوگ ہر دفع مرتد ہوتے رہے یہاں تک ستر سے زیادہ لوگ باقی بچے اس وقت خدا نے ان پر وحی کی اور فرمایا: اے نوح! اب صبح روشن ہو گئی ہے ہر خبیث طینت کے مرتد ہونے سے حق کا آشکار اور غبار چھٹنا ہی تمہارے لئے کافی ہے اگر میں کفار کو ہلاک کر دیتا اور ان مرتدوں کو باقی رکھتا جو تم پر ایمان لائے تھے تو تم میرے اس وعدہ وفائی کی تصدیق نہ کرتے جو میں

نے تمہاری قوم میں سے ان لوگوں سے کیا تھا جنہوں نے توحید کو خالص کرلیا تھا اور تمہاری نبوت سے متمسک ہو گئے تھے، بیشک انہیں زمین پر خلیفہ بناؤنگا اور ان کیلئے ان کے دین کو آسان بنادونگا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دونگا تا کہ ان کے قلوب سے شرک کے زائل ہونے سے میری عبادت خالص ہو جائے اور استخلاف، تمکین اور خوف کا امن سے بدلنا کیسے ممکن تھا جب کہ آپ مرتد ہونے والوں کے کمزور ایمان، پلید طینت اور ان کی بد طینتی کو آپ نہیں جانتے تھے جو کہ نفاقؑ کا نتیجہ، ضلالت کی قسم ہے پھر اگر ان کو اس ملک کی بو بھی مل جاتی جو مومنین کو استخلاف کے وقت پناہ دے گا اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا جائے گا تو وہ اس کے صفات کی بو کو ختم کر دیتے ورنہ میں ان کے نفاق کے اثر کو برداشت کرتا (یا ان کے باطن کے نفاق کو محکم کرتا نخ) اور ان کے دل کا رنج و ملال بڑھ جاتا اور وہ اپنے بھائیوں سے کھلم کھلا دشمنی کرتے اور ریاست طلبی کیلئے ان سے جنگ کرتے، اور امر و نہی میں یکتا ہوتے اور دین میں آسانی کیسے ہو سکتی تھی جبکہ فتنوں کے پھوٹنے اور جنگ کے بھڑک اٹھنے سے مومنین کی بات پراگندہ تھی، ہرگز نہیں!! ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے اشارہ پر کشتی بناؤ، امام صادقؑ فرماتے ہیں یہی مثال قائم کی ہے، آپؑ اتنے عرصہ تک غیبت میں رہیں گے کہ حق عیاں و آشکار ہو جائے گا اور شیعوں میں سے جن کے دلوں میں نفاق کی وجہ سے ارتداد کی کدورت تھی جب وہ عہد قائم میں استخلاف و تمکین وغیرہ محسوس کریں گے تو انکا ایمان خالص ہو جائیگا۔ مفضل کہتے ہیں: میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ یہ ناصبی تو یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر، عمر، عثمان اور حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا: نہیں، خدا ان ناصبیوں کی ہدایت نہ کرے، جس دین کو خدا اور اس کے رسولؐ نے پسند کیا ہے یہ اس زمانہ میں کہاں غالب تھا اور امت کے دل سے خوف کب زائل ہوا تھا اور ان میں کسی کے عہد میں لوگوں کے دلوں سے شک کب رفع ہوا تھا عہد علیؑ میں تو بعض مسلمان مرتد ہو گئے اور ان کے زمانہ میں فتنے ابھرتے رہتے تھے، ان کے اور کافروں کے درمیان جنگ ہوتی رہتی تھی، عبد صالح یعنی حضرت خضرؑ تو ان کی عمر کو خدا نے نبوت کیلئے دراز نہیں کیا ہے اور نہ ان پر کتاب نازل کی ہے اور نہ انہیں ایسی شریعت دی ہے کہ جس سے ان سے پہلے نبی کی شریعت کو منسوخ کیا ہے اور نہ انہیں ایسا امام بنایا ہے کہ جس کی اقتداء کرنا بندوں پر واجب ہو اور نہ ان کی طاعت کو

فرض کیا ہے ہاں یہ بات خدا کے علم میں تھی کہ وہ قائمؑ کو اتنی ہی عمر عطا کرے گا جتنی حضرت خضر کو عطا کی ہے اور اس کی غیبت کا زمانہ بھی جو مقرر کرنا تھا کر دیا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے بندے عبد صالح کی عمر کے برابر عمر سے انکار کریں گے لہذا اس نے عبد صالح کی عمر (بلا سبب طولانی نہیں کی ہے) اس مقصد کے تحت طولانی کی ہے کہ اس کے ذریعہ قائمؑ کی عمر پر استدلال کرے اور دشمنوں کی حجت کو باطل کر دے اور اس طرح لوگوں پر اللہ کی حجت ثابت ہو جائے۔

شیخ نے اپنی غیبت میں اور ینابیع المودۃ (ص ۴۴۴) میں مناقب سے اختصار کے ساتھ ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۱۳۔ کمال الدین۔ احمد بن زیاد بن جعفر الہمدانی نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن خالد البرقی سے انہوں نے علی بن بشار سے انہوں نے داؤد بن کثیر الرقی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابو الحسن موسیٰ بن جعفر سے صاحب الامر کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: وہ غریب الوطن اور بے یار و مددگار اپنے خاندان سے غائب اور اپنے والد کے خون کا انتقام لینے والے ہیں۔

۱۴۔ کمال الدین۔ میرے والد نے سعد سے انہوں نے جعفر بن محمد الفزاری سے انہوں نے علی بن الحسن بن فضال سے انہوں نے ریان بن صلت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ ابو الحسن رضاؑ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: نہ ان کا جسم دکھائی دے گا اور نہ ان کا نام لیا جائے گا۔

۱۵۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر علوی العمری السمرقندی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد محمد بن مسعود سے انہوں نے جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو الحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ بیشک خضر نے آب حیات پی لیا تھا تو وہ صور پھونکے جانے کے وقت تک زندہ رہیں گے اور وہ ہمارے پاس ضرور آتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں، لیکن وہ خود نظر نہیں آتے ان کی آواز سنائی

دیتی ہے اور وہ اس شخص کے پاس پہنچتے ہیں جو ان کا ذکر کرتا ہے پس جو بھی تم میں سے ان کا ذکر کرے، اسے ان پر سلام کرنا چاہئے۔ اور وہ ہر سال موسم حج میں پورے اعمال انجام دیتے ہیں عرفہ میں وقوف کرتے ہیں اور مومنین کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور غیبت کے زمانہ میں خدا انہیں کے ذریعہ ہمارے قائم کی تنہائی کو برطرف کریگا اور ان کی وحشت میں مونس ہوگا۔

۱۶۔ بحار الانوار۔ غیبت نعمانی۔ علی بن الحسین نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن الحسن الرازی سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ علوی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: صاحب الامر میرا وہ بیٹا ہے جس کے بارے میں یہ کہا جائیگا کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے۔ نہیں بلکہ وہ کسی وادی میں چلے گئے۔ شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ایسی ہی حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۷۔ بحار الانوار۔ کمال الدین۔ ابن المتوکل نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہروی سے انہوں نے رضاؑ سے اور آپ نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے والا بنا کر بھیجا میری اولاد میں سے قائم ضرور غیبت اختیار کریں گے اس کا مجھ سے وعدہ ہو چکا ہے اور یہ غیبت اتنی طولانی ہوگی کہ اکثر تو یہاں تک کہہ دیں گے کہ خدا آل محمد کا محتاج نہیں ہے۔ اور بعض ان کی ولادت میں شک کریں گے پس جو ان کے زمانہ کو درک کرے اس کو چاہئے کہ اپنے دین سے وابستہ رہے اور اپنے شک کے سبب اس میں شیطان کو راہ نہ دے کہ وہ اسے میری ملت سے خارج کر دے گا اور میرے دین سے نکال دے گا کہ اس نے اس سے پہلے تمہارے ماں، باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا اور پھر خدا نے شیطان کو ان لوگوں کا ولی و سرپرست بنایا ہے جو ایمان نہیں لائے ہیں۔

۱۸۔ بحار الانوار۔ عیون اخبار الرضا: مظفر علوی نے ابن عیاشی، حیدر بن محمد سمرقندی سے اور دونوں نے عیاشی سے اور انہوں نے جبرئیل بن احمد سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے

انہوں نے حسن بن محمد صیرفی سے انہوں نے حنان بن سدیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک ہمارے قائم کے لئے غیبت ہے جس کی مدت دراز ہے۔ میں نے عرض کی۔ فرزند رسولؐ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا۔ خدا کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان میں انبیاء کی سنت وطریقہ غیبت نہ ہواور اے سدیر یہ ناگزیر ہے کہ جتنی مدت تک انبیاء غیبت میں رہے ہیں اتنی مدت تک یہ بھی غیبت میں رہیں گے، چنانچہ خدا فرماتا ہے: تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت پر سوار ہو گے۔ یعنی ان طریقوں پر گامزن ہو گے جس پر تم سے پہلے والے تھے پس حدیث کو علل الشرائع میں اپنی سند سے سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ اور کمال الدین میں اسی سند کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔

۱۹۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد الحمیری سے انہوں نے اسحق بن محمد بن سمیع المعروف بہ ابن ابی بیان سے انہوں نے عبید بن خارجہ سے انہوں نے علی بن عثمان سے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے فرات بن احنف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امیر المومنینؑ نے قائم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ ان سے غائب ہو جائیں گے تاکہ گمراہ لوگ پہچان لئے جائیں اور ایسے ہی غائب رہیں گے یہاں تک کہ جاہل کہے گا کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں ہے۔ اثبات الوصیۃ میں اپنی سند سے فرات سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۰۔ غیبت الشیخ۔ ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم میں یوسفؑ کی شباہت ہے۔ میں نے عرض کی وہ کیا ہے؟ فرمایا غیبت وحیرت۔

۲۱۔ بحار الانوار۔ کتاب تاریخ قم، جو کہ حسن بن محمد بن الحسن القمی کی تالیف ہے، انہوں نے اپنی اسناد سے محمد بن قتیبہ ہمدانی اور حسن بن علی الکشمار جانی (الکمشمار حان نخ) سے انہوں نے علی بن نعمان سے انہوں نے ابو اکراد سے انہوں نے میمون الصائغ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بیشک خدا کوفہ کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اس کے مومن باشندوں

ح۳،۴،۵،۶، چودہویں باب کی ح۱ سولہویں باب کی ح۱،۲،۳، سترہویں باب کی ح۱،۲،۳
اٹھارہویں باب کی ح۱ اکیسویں باب کی ح۱،۲،۳،۴،۵ بائیسویں باب کی ح۳،۴ چوبیسویں باب کی
ح۱ پچیسوں باب کی ح۲ چھبیسویں باب کی ح۱،۲،۳،۴،۵،۶،۹ اٹھائیسویں باب کی ح۱،۲،۳،۴
تیسویں باب کی ح۱،۴ اکتیسویں باب کی ح۱،۲ بتیسویں باب کی ح۱ پینتیسویں باب کی ح۱
سینتیسویں باب کی ح۳ اڑتیسویں باب کی ح۱،۲،۴،۵،۶،۷، تیسری فصل کے باب اول کی ح۶،۲۱
دوسرے باب کی ح۳ ساتویں فصل کے نویں باب کی ح۱ اور دسویں فصل کے باب اول کی ح۲
تیسرے باب کی ح۱،۲ اور پانچویں باب کی ح۱،۳،۶،۷ دلالت کر رہی ہے۔

اٹھائیسواں باب ۱

آپؑ کی غیبت کی علت سے متعلق

اس باب میں ۷ احدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد بن عبدوس العطار نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے

۱واضح رہے کہ غیبت کے سبب کا ہم سے پوشیدہ ہونے کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ غیبت نہیں ہوئی ہے یا اس میں کوئی مصلحت نہیں ہے اس کے طریقہ میں اور اس کے علاوہ رونما ہونے والے حوادث کے طریقہ میں یکساں طور پر خدا کی مصلحت ہے پس جس طرح خدا کے ان افعال و اقوال میں پوشیدہ مصلحت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جن کی حکمت کو ہم نہیں جانتے ہیں اسی طرح اس کے ولی و حجت کی غیبت میں پوشیدہ مصلحت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ عالم تکوین و تشریع میں خدا کی جو سنتیں جاری و ساری ہیں اور دیگر اشیاء کے بہت سے فوائد کے سمجھنے سے ہماری عقلیں قاصر ہیں بلکہ ہم کو ایسے ادراکات ہی نہیں ملے ہیں کہ جن کے ذریعہ ہم بہت سے مجہولات کا ادراک کرسکیں لہذا بہتر ہے کہ ہم اپنے فہم کی کوتاہی کا اعتراف کرلیں اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ان قمیصا خیط من نسج تسعة و عشرین حرفا عن معالیه قاصر

کسی دوسرے نے کہا ہے:

العلم للرحمن جل جلاله و سواه فی جهلاته یتغمغم

ما للتراب وللعلوم و انما یسعیٰ لیعلم انه لا یعلم

انہوں نے سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن جعفر مدائنی سے انہوں نے عبداللہ بن الفضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جعفر صادقؑ بن محمدؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: صاحب الامر کے لئے غیبت ناگزیر ہے اس میں ہر باطل پرست شک کرے گا۔ میں نے عرض کل علم خدا ہی کے پاس ہے اور اس کے سوا سب اپنی جہالت میں غوطہ کھا رہے ہیں اس مٹی کے پتلے کا علم سے کیا ربط اس کے لئے تو اتنی ہی کوشش کرنا کافی ہے کہ وہ یہ جان لے کہ وہ نہیں جانتا۔

اور اس شخص کے ادب کا کیا کہنا کہ جس نے یہ کہا ہے: خدا کے علم کے مقابل خلائق کا علم ایسا ہی ہے جیسے سمندر میں تنکا، امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اے انسان اگر کوئی پرندہ تمہارے قلب کو کھالے تو اس کا پیٹ بھی نہیں بھرے گا (یہ تمہارے دل کی بزرگی کا عالم ہے) اور اگر تمہارے دل کی یہ حالت ہے کہ اس پر سوئی کی نوک رکھ دی جائے تو وہ اسے ڈھانک لے گی اس کے باوجود تم آسمان و زمین کے ملکوت کو پہچاننا اور جاننا چاہتے ہو مختصر یہ کہ جب غیبت کے واقع ہونے کے سلسلہ میں نبیؐ اور ان کے اہل بیت معصومینؑ سے حدیثیں نقل ہو کر آچکی ہیں اور غیبت پر ان کی دلالت قطعی ہے اور گذشتہ امتوں میں بھی غیبت واقع ہو چکی ہے تو پھر اس موضوع پر ہم سے سوال نہ کیا کرو۔ امام نے سدیر کی طویل روایت میں اس کا ذکر کیا ہے مفید فرماتے ہیں: پھر خدا کے ولی اپنے رب کی عبادت کے ذریعہ قطع مسافت کریں گے اور ظالموں سے اپنے عمل کے ذریعہ جدا ہو جائیں گے اور مجرموں کے شہر سے نکل جائیں گے اپنے دین کے ساتھ بدکاروں کے علاقہ سے چلے جائیں گے۔ اور مخلوق میں سے کسی کو ان کی جائے قیام کا علم نہ ہوگا اور نہ کوئی ان کی ہمنشینی کا دعویٰ کر سکے گا سوائے اس کے کہ جو قرآن میں موسیٰ کی معیت میں آپ کا قصہ بیان ہوا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کبھی کبھی ظاہر ہوتے ہیں لیکن پہچانے نہیں جاتے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو کسی زاہد کے لباس میں دیکھا اور جب وہ وہاں سے چلے گئے تو وہ سمجھے کہ یہ خضر تھے حالانکہ وہ اس وقت خضر کی حیثیت پہچانے گئے اور نہ ان کے خضرؑ ہونے کا گمان ہوا بلکہ یہی سمجھا گیا کہ کوئی عام آدمی ہے الفصول العشرۃ میں ہے کہ اس کے بعد انہوں نے موسیٰ و یوسفؑ اور یونسؑ وغیرہ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابو عبداللہ نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ آپؑ کی غیبت کا فلسفہ آپؑ کے ظہور کے بعد ہی منکشف ہوگا اور یہ غیبت خدا کے اسرار میں سے ایک ہے (ملاحظہ ہو اسی باب کی حدیث اول) لہٰذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس کی حکمت کا اصلی سبب ہم سے پوشیدہ ہے اور وہ مکمل طور پر آپ کے ظہور کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا۔ ہاں

انہوں نے حسن بن محمد صیرفی سے انہوں نے حنان بن سدیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک ہمارے قائمؑ کے لئے غیبت ہے جس کی مدت دراز ہے۔ میں نے عرض کی۔ فرزند رسولؐ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا۔ خدا کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان میں انبیاء کی سنت وطریقہ غیبت نہ ہو اور اے سدیر یہ ناگزیر ہے کہ جتنی مدت تک انبیاء غیبت میں رہے ہیں اتنی مدت تک یہ بھی غیبت میں رہیں گے، چنانچہ خدا فرماتا ہے: تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت پر سوار ہو گے۔ یعنی ان طریقوں پر گامزن ہو گے جس پر تم سے پہلے والے تھے پس حدیث کو علل الشرائع میں اپنی سند سے سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ اور کمال الدین میں اسی سند کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔

۱۹۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد الحمیری سے انہوں نے اسحٰق بن محمد بن سمیع المعروف بہ ابن ابی بیان سے انہوں نے عبید بن خارجہ سے انہوں نے علی بن عثمان سے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے فرات بن احنف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امیر المومنینؑ نے قائمؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ ان سے غائب ہو جائیں گے تا کہ گمراہ لوگ پہچان لئے جائیں اور ایسے ہی غائب رہیں گے یہاں تک کہ جاہل کہے گا کہ خدا کو آل محمدؑ کی ضرورت نہیں ہے۔ اثبات الوصیۃ میں اپنی سند سے فرات سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۰۔ غیبت الشیخ۔ ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائمؑ میں یوسفؑ کی شباہت ہے۔ میں نے عرض کی وہ کیا ہے؟ فرمایا غیبت وحیرت۔

۲۱۔ بحار الانوار۔ کتاب تاریخ قم، جو کہ حسن بن محمد بن الحسن القمی کی تالیف ہے، انہوں نے اپنی اسناد سے محمد بن قتیبہ ہمدانی اور حسن بن علی الکشمار جانی (الکشمار حان نخ) سے انہوں نے علی بن نعمان سے انہوں نے ابو اکراد سے انہوں نے میمون الصائغ سے انہوں نے ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بیشک خدا کوفہ کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اس کے مومن باشندوں

کے ذریعہ دوسرے شہروں کے باشندوں پر حجت قائم کرے گا اور شہر قم کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اس کے باشندوں کے ذریعہ مشرق و مغرب میں رہنے والے تمام جن وانس پر حجت لائے گا اور خدا نے قم اور قم والوں کو کمزور نہیں چھوڑا ہے بلکہ انہیں کامیاب کیا ہے اور ان کی تائید کی ہے۔ پھر فرمایا: بیشک دین اور دیندار قم میں ذلیل سمجھے جائیں گے اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ قم کی طرف دوڑتے پس قم خراب ہو جائے گا اور اس کے باشندے ناکارا ہو جائیں گے تو اس وقت وہ دیگر شہروں کے لئے حجت نہیں رہے گا اور جب ایسا ہوگا تو آسمان و زمین اپنی جگہ پر باقی نہیں رہیں گے اور ان کو چشم زدن کے لئے مہلت نہیں دی جائے گی۔ بیشک قم اور اس کے رہنے والوں سے بلاؤں کو روک رکھا ہے اور ایک زمانہ آئے گا جب قم اور اس کے باشندے خلائق پر حجت ہوں گے اور یہ زمانہ ہمارے قائم کی غیبت سے ان کے ظہور کے درمیان کا ہے اور اگر ایسا نہ ہوگا تو زمین اپنے باشندوں کے ساتھ دھنس جاتی۔ بیشک فرشتے قم اور اہل قم سے بلاؤں کو دفع کرتے ہیں اور جو ظالم بھی اس کی طرف برے ارادے سے بڑھتا ہے تو جابر کو شکست دینے والا شکست دیتا ہے اور اس کو ان سے ہٹا کر کسی بلا و مصیبت میں یا کسی دشمن سے پنجہ نرم کرنے میں مشغول کر دیتا ہے۔ اور خدا ظالموں کی حکومت کے زمانہ میں ان کے ذہن سے قم کے ذکر کو ایسے ہی بھلا دیتا ہے جیسے انہوں نے خدا کی یاد کو بھلا دیا ہے۔

۲۲۔ اربعین الخاتون آبادی، المسمی بکشف الحق۔ ہم سے [1] الحسن بن علی بن فضال نے بیان کیا اور انہوں نے عبداللہ بن بکیرؒ سے انہوں نے عبدالملک بن اسماعیل اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عمار یاسر سے کہا گیا: آپ کو علی بن ابی طالبؑ کی محبت پر کس چیز نے ابھارا، کہا: ان کی محبت پر مجھے خدا نے اور اسکے رسولؐ نے ابھارا ہے۔

[1] ظاہراً صاحب کشف الحق نے اس روایت کو ابو محمد بن شاذان کی کتاب سے لیا ہے کیونکہ انہوں نے اس میں اس سے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں اور نسخہ برداری کرنے والوں سے ان کا قول۔ ابو محمد بن شاذان نے کہا۔ چھوٹ گیا ہے جو کہ اس کے علاوہ ان دوسری حدیثوں کے شروع میں ہے کہ جن کو ابو محمد بن شاذان سے نقل کیا گیا ہے اور ممکن ہے کہ حرف عطف چھوٹ گیا ہو۔ مختصر یہ کہ اس میں شک نہیں ہے کہ یہ حدیث انہوں نے معتبر ماخذ سے نقل کی ہے۔

ان کی شان میں خدا نے واضح آیتیں نازل فرمائی ہیں اور رسول اللہؐ نے ان کے بارے میں بہت سی حدیثیں بیان فرمائی ہیں۔ ان سے کہا گیا: کیا آپ رسولؐ کی ان احادیث میں سے کچھ ہمیں نہیں سنائیں گے جو آپ نے علیؑ کے بارے میں بیان کی ہیں؟ کیوں نہیں: میں ان لوگوں سے نہیں ہوں جو حق کو چھپاتے ہیں اور باطل کو ظاہر کرتے ہیں کہا: میں رسولؐ کے ساتھ تھا میں نے ایک غزوہ میں دیکھا کہ علیؑ نے قریش کے متعدد سرداروں کو قتل کر دیا ہے جس نے رسولؐ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے رسول علی نے راہ خدا میں ایسے جہاد کیا ہے جیسا کہ جہاد کا حق ہے، آپ نے فرمایا: اور اس سے انہیں کوئی نہیں روک سکا کیوں نہ ہو کہ وہ مجھ سے اور میں ان سے ہوں، وہ میرے وارث ہیں، اور میرا قرض ادا کرنے والے ہیں، میرا وعدہ پورا کرنے والے ہیں، میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد مومن کی شناخت نہ ہوتی۔ ان کی جنگ میری جنگ اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اور ان کی صلح میری صلح اور میری صلح خدا کی صلح ہے۔ خدا ان کے صلب سے ائمہ راشدین کو خلق کرے گا اے عمار: جان لو کہ خدا نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ وہ مجھے بارہ خلیفہ عطا کرے گا۔ علی ان میں سے اول ہیں اور ان کے سردار ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ دیگر کون ہیں؟ فرمایا: دوسرے حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالب تیسرے حسینؑ بن علی بن ابی طالبؑ، چوتھے علی بن الحسین زین العابدینؑ۔ پانچویں محمدؑ بن علیؑ۔ پھر ان کے فرزند جعفرؑ، پھر ان کے فرزند موسیٰؑ پھر ان کے فرزند علی، پھر ان کے فرزند محمد، پھر ان کے فرزند علیؑ پھر ان کے فرزند حسنؑ اور پھر ان کے فرزند ہیں جو کہ طویل غیبت اختیار کریں گے اور یہ خدا کا قول ہے ﴿قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین﴾ پھر وہ خروج کریں گے اور دنیا کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اے عمار: میرے بعد فتنہ ہوگا جب ایسا ہو تو تم علیؑ اور ان کی جماعت کا اتباع کرنا کیونکہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے، اور تم عنقریب ان کی رقاب میں ناکثین و قاسطین سے جنگ کرو گے پھر تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا اور تمہاری آخری غذا دودھ ہوگا جو تم پیو گے۔ سعید بن جبیر نے کہا ہے ایسا ہی ہوا جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا تھا۔

اسی پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح۱ آٹھویں باب کی ح۱، ۳، ۴، ۱۳، ۱۶، ۲۰، ۳۹ دوسری فصل کے باب اول کی ح۹۵ تیسرے باب کی ح۲، ۳، ۴ پانچویں باب کی ح۱ دسویں باب کی

ح ۳، ۴، ۵، ۶، چودھویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ بائیسویں باب کی ح ۳، ۴ چوبیسویں باب کی ح ۱ پچیسوں باب کی ح ۲ چھبیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۹ اٹھائیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ تیسویں باب کی ح ۱، ۴ اکتیسویں باب کی ح ۱، ۲ بتیسویں باب کی ح ۱ پینتیسویں باب کی ح ۱ سینتیسویں باب کی ح ۳ اڑتیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، تیسری فصل کے باب اول کی ح ۶، ۲۱ دوسرے باب کی ح ۳ ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ اور دسویں فصل کے باب اول کی ح ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲ اور پانچویں باب کی ح ۱، ۳، ۶، ۷ دلالت کررہی ہے۔

اٹھائیسواں باب ا

آپؑ کی غیبت کی علت سے متعلق

اس باب میں ۷ احدیثیں ہیں

ا۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد بن عبدوس العطار نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے

ا واضح رہے کہ غیبت کے سبب کا ہم سے پوشیدہ ہونے کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ غیبت نہیں ہوئی ہے یا اس میں کوئی مصلحت نہیں ہے اس کے طریقہ میں اور اس کے علاوہ رونما ہونے والے حوادث کے طریقہ میں یکساں طور پر خدا کی مصلحت ہے پس جس طرح خدا کے ان افعال واقوال میں پوشیدہ مصلحت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جن کی حکمت کو ہم نہیں جانتے ہیں اسی طرح اس کے ولی و حجت کی غیبت میں پوشیدہ مصلحت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ عالم تکوین و تشریع میں خدا کی جو سنتیں جاری و ساری ہیں اور دیگر اشیاء کے بہت سے فوائد کے سمجھنے سے ہماری عقلیں قاصر ہیں بلکہ ہم کو ایسے ادراکات ہی نہیں ملے ہیں کہ جن کے ذریعہ ہم بہت سے مجہولات کا ادراک کرسکیں لہذا بہتر ہے کہ ہم اپنے فہم کی کوتاہی کا اعتراف کرلیں اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ان قميصا خيط من نسج تسعة — و عشرين حرفا عن معاليه قاصر

کسی دوسرے نے کہا ہے:

العلم للرحمن جل جـلاله — و سواه فی جهلاته يتغمغم

ما للتراب وللعلوم و انمـا — يسعىٰ ليـعلم انه لا يعلم

انہوں نے سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے احمد بن عبد اللہ بن جعفر مدائنی سے انہوں نے عبد اللہ بن الفضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جعفر صادقؑ بن محمدؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: صاحب الامر کے لئے غیبت ناگزیر ہے اس میں ہر باطل پرست شک کرے گا۔ میں نے عرض

کل علم خدا ہی کے پاس ہے اور اس کے سوا سب اپنی جہالت میں غوطہ کھا رہے ہیں اس مٹی کے پتلے کا علم سے کیا ربط اس کے لئے تو اتنی ہی کوشش کرنا کافی ہے کہ وہ یہ جان لے کہ وہ نہیں جانتا۔

اور اس شخص کے ادب کا کیا کہنا کہ جس نے یہ کہا ہے: خدا کے علم کے مقابل خلائق کا علم ایسا ہی ہے جیسے سمندر میں تنکا، امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اے انسان اگر کوئی پرندہ تمہارے قلب کو کھالے تو اس کا پیٹ بھی نہیں بھرے گا (یہ تمہارے دل کی بزرگی کا عالم ہے) اور اگر تمہارے دل کی یہ حالت ہے کہ اس پر سوئی کی نوک رکھ دی جائے تو وہ اسے ڈھانک لے گی اس کے باوجود تم آسمان و زمین کے ملکوت کو پہچاننا اور جاننا چاہتے ہو مختصر یہ کہ جب غیبت کے واقع ہونے کے سلسلہ میں نبیؐ اور ان کے اہل بیت معصومینؑ سے حدیثیں نقل ہو کر آچکی ہیں اور غیبت پر ان کی دلالت قطعی ہے اور گذشتہ امتوں میں بھی غیبت واقع ہو چکی ہے تو پھر اس موضوع پر ہم سے سوال نہ کیا کرو۔ امام نے سدیر کی طویل روایت میں اس کا ذکر کیا ہے مفید فرماتے ہیں: پھر خدا کے ولی اپنے رب کی عبادت کے ذریعہ قطع مسافت کریں گے اور ظالموں سے اپنے عمل کے ذریعہ جدا ہو جائیں گے اور مجرموں کے شہر سے نکل جائیں گے اپنے دین کے ساتھ بدکاروں کے علاقہ سے چلے جائیں گے۔ اور مخلوق میں سے کسی کو ان کی جائے قیام کا علم نہ ہوگا اور نہ کوئی ان کی ہمنشینی کا دعویٰ کر سکے گا سوائے اس کے کہ جو قرآن میں موسیٰ کی معیت میں آپ کا قصہ بیان ہوا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کبھی کبھی ظاہر ہوتے ہیں لیکن پہچانے نہیں جاتے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو کسی زاہد کے لباس میں دیکھا اور جب وہ وہاں سے چلے گئے تو وہ سمجھے کہ یہ خضر تھے حالانکہ وہ اس وقت خضر کی حیثیت پہچانے گئے اور نہ ان کے خضرؑ ہونے کا گمان ہوا بلکہ یہی سمجھا گیا کہ کوئی عام آدمی ہے الفصول العشرۃ میں ہے کہ اس کے بعد انہوں نے موسیٰ و یوسفؑ اور یونسؑ وغیرہ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابو عبد اللہ نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ آپؑ کی غیبت کا فلسفہ آپؑ کے ظہور کے بعد ہی منکشف ہوگا اور یہ غیبت خدا کے اسرار میں سے ایک ہے (ملاحظہ ہو اسی باب کی حدیث اول) لہٰذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس کی حکمت کا اصلی سبب ہم سے پوشیدہ ہے اور وہ مکمل طور پر آپ کے ظہور کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا۔ ہاں

کی: میں قربان ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: اس کا سبب بیان کرنے کی ہمیں اجازت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: ان کی غیبت کا فلسفہ کیا ہے؟ فرمایا: ان سے پہلے جو خدا کی حجتیں گذری ہیں ان کی غیبت کا فلسفہ بیان ہوا ہے۔ لیکن اس غیبت میں کیا حکمت ہے یہ ان کے ظہور کے بعد ہی منکشف ہوگا۔ جیسا اس کے علاوہ کچھ دیگر فوائد و مصلحت معلوم ہیں۔

ان فوائد میں سے ایک آپ کی غیبت کے زمانہ میں بندوں کا امتحان اور نبیؐ پر نازل ہونے والی چیزوں پر ان کے ایمان و معرفت کے درجہ کی آزمائش ہے اور یہ خدا کی سنت رہی ہے کہ وہ بندوں کا امتحان لیتا ہے بلکہ لوگوں کو پیدا کرنا، رسولوں کو بھیجنا اور کتب کے نزول کا مقصد بھی آزمائش ہی ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا ہے تاکہ اسے آزمائیں اور اس کا امتحان لیں۔ نیز فرمایا: وہ وہی ہے کہ جس نے موت و حیات کو اس لئے پیدا کیا تاکہ تمہیں اس لحاظ سے آزمائے کہ تم میں کون نیک عمل کرتا ہے۔ نیز فرماتا ہے: کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں صرف یہ کہنے پر چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لائے ہیں اور انہیں آزمایا نہیں جائیگا۔ اور بعض ان احادیث سے، کہ جن کو آپ اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے" معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی کی غیبت کے ذریعہ جو امتحان لیا جا رہا ہے وہ دیگر امتحانات کی بہ نسبت زیادہ سخت ہے اور اس غیبت کے زمانہ میں جو شخص اپنے دین سے وابستہ رہے وہ جوئے شیر لانے والے کی مانند ہے اس کے علاوہ نبی کی دی ہوئی خبر کی تصدیق، عقیدہ اور ان پر ایمان و پابندی بھی تو امورِ غیبت سے تعلق رکھتے ہیں اور امتحان و ریاضت، باطن کی صفا کا پھل اور دین خدا سے وابستگی ہے پس آپ کی غیبت کے ذریعہ لوگوں کا عملی، ایمانی اور علمی امتحان لیا جا رہا ہے، عملی تو اس لحاظ سے کہ زمانۂ غیبت میں بہت سے شدید فتنے رونما ہوں گے اور لوگ بڑی بڑی مصیبتوں میں اس طرح گھر جائیں گے کہ دینی امور کی انجام دہی دشوار ترین کام ہوگا۔ اور علمی و ایمانی اس لحاظ سے کہ غیب پر وہی ایمان رکھے گا کہ جس کا ایمان کامل معرفت اور نیت خالص ہوگی۔ مختصر یہ کہ خدا پر ایمان اور جن چیزوں کی رسولؐ نے خبر دی ہے ان کو ماننے اور ان کی تصدیق کرنے کے سلسلہ میں لوگوں کا امتحان ہوگا۔ ورنہ ایمان کے امتحان کا تعلق غیبی امور سے ہے جو اکثر دوسرے امور کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوتا ہے اور ان مومنین کے اوصاف خدا کے اس قول:

کہ جناب خضر کے کشتی میں سوراخ، لڑکے کو قتل اور دیوار کو سیدھا کرنے کی حکمت کا علم موسیٰ کو اس وقت ہوا جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ فضل کے فرزند، یہ امر، امر خدا ہے اور خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے، خدا کے غیب میں سے ایک غیب ہے اور جب ہم یہ جان گئے کہ اللہ عز

"ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یو منون بالغیب" کیونکہ ہر اس چیز پر ایمان رکھنا کہ جس کی نبیؐ نے خبر دی ہے اور وہ ہم سے پوشیدہ ہے ایسا تو ان صاحبان یقین اور تقوے والوں ہی کو ملتا ہے کہ جنھوں نے دسوسوں کی تاریکی اور شیطانی شبہات سے نجات پائی ہے اور جنھوں نے معرفت و یقین اور خدا اور رسولؐ اور اس کی کتابوں پر مکمل ایمان کے نور سے اپنے نفسوں کو منور کرلیا ہے۔ انہی میں سے انتظار بھی ہے ان کے ظہور کے لئے لوگوں کا خود کو تیار کرنا کیونکہ ان کا ظہور خدا کی دیگر حجتوں اور انبیاء کی مانند نہیں ہے وہ ظاہری و عادی اسباب پر مبنی نہیں ہے اور آپ کی سیرت (آنے والے ابواب میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ) حقائق، واقعیات کے مطابق حکم کرنا تقیہ اٹھانے اور دینی امور کو آسان بنانا ہے ہاں کارندوں اور معصیت کاروں کے لئے سخت ہیں اور ان امور کا حصول، عالم میں خاص استعداد کے پیدا ہونے اور علوم و معارف میں فکر و اخلاق میں، بشر کے خاص ترقی کا محتاج ہے تاکہ وہ آپ کی اعلیٰ تعلیمات اور اصلاحی پروگرام کو قبول کرنے پر آمادہ ہو۔ انہیں میں سے قتل کا اندیشہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ظاہراً غیبت کا سبب قتل کا اندیشہ ہے کیونکہ۔ جیسا کہ آنے والے ابواب میں معلوم ہوگا۔ آپ کے دشمنوں نے آپ کو قتل کرنے اور آپ کے نور کو خاموش کرنے کا ارادہ کرلیا تھا، اور ان کی پوری کوشش تھی کہ اس طیب و مبارک نسل کا سلسلہ منقطع کردیں لیکن خدا کو یہ منظور نہیں ہے وہ اپنے نور کو کامل کر کے رہے گا۔

انہیں میں سے وہ امور بھی ہیں جو مفصل کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ نظروں سے غائب امام کے وجود سے کیا فائدہ کیا ان کا وجود و عدم برابر نہیں ہے۔

جواب: اولاً، حضرت حجت کے وجود کا فائدہ ظاہری امور میں تصرف کرنے میں محدود نہیں ہے بلکہ آپ کے وجود کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ کے وجود کے سبب اذنِ خدا سے کائنات اور اس کا نظام باقی ہے جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا ہے: میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں جب زمین پر میرے اہل بیت نہیں رہیں گے تو زمین والے بھی نہیں رہیں گے۔ نیز فرمایا: یہ دین ایسے ہی قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ امیر ہوں گے جب وہ گذر جائیں گے تو زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ دھنس جائے گی۔ حضرت امیرؑ فرماتے ہیں: مگر یہ کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی ہے۔ آنے والے باب میں آپ کی غیبت کے زمانہ میں آپ کے وجود سے لوگوں کے فائدہ حاصل کرنے کے بارے میں کچھ حدیثیں نقل ہوں گی۔

وجل حکمت والا ہے تو ہم نے اس بات کی تصدیق کردی کہ اس کے تمام افعال واقوال حکمت ہیں یہ الگ بات ہے کہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ اس حدیث کو علل الشرائع میں اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ثانیاً: آپ کا تصرف نہ کرنا آپ کی طرف سے نہیں بلکہ تصرف نہ کرنے کی ذمہ داری آپ کی رعیت پر عائد ہوتی ہے محقق طوسی نے تجرید میں دو وجھوں کی طرف اس طرح اشارہ کیا ہے: آپ کا وجود لطف ہے اور ان کا تصرف کرنا دوسرا لطف ہے اوران کے تصرف نہ کرنے کے ذمہ دار ہم ہیں۔

ثالثاً: ہمیں اس بات کا یقین نہیں ہے کہ وہ اپنے تمام دوستوں سے مخفی ہیں (جیسا کہ الشافی وتنزیہ الانبیاء) میں ہے اس صورت میں آپ کے دوستوں کے ذریعہ بعض اہم امور کے انجام پانے ان کے لئے آپ سے مستفید ہونے میں کوئی مانع نہیں ہے اور آپ کا وجود مسلم ومعلوم ہے مگر یہ کہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اور زمانہ غیبت میں بعض خواص اور کبھی کسی مصلحت کے لئے عام لوگوں میں سے کسی کی آپ تک رسائی ہوجاتی ہے اس کے علاوہ آپ تک رسائی ممکن نہیں ہے لیکن اس کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ لوگ بھی آپ سے مخفی ہیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حج کے موسم میں آتے ہیں حج کرتے ہیں، اپنے جد اور اپنے آباء معصومین کی زیارت کرتے ہیں لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں مجالس میں بیٹھتے ہیں مضطر کی فریادرسی کرتے ہیں، بعض بیماروں کی عیادت کرتے ہیں اکثر بنفس نفیس ان کی حاجت روائی کرتے ہیں اور غیبت کے زمانہ میں آپ تک رسائی نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خود آپ کی بعینہ معرفت کا امکان نہیں ہے۔

رابعاً: امام پر یہ واجب نہیں ہے کہ ظاہری امور میں بذات خود تصرف کرے بلکہ خاص ولی ونائب مقرر کرنے کا حق ہے جیسا کہ آپ نے غیبت صغریٰ کے زمانہ میں مقرر کئے تھے۔ یا عام ولی مقرر کرنے کا اختیار ہے جیسے غیبت کبریٰ میں ہورہا ہے کہ عادل فقہاء اور عادل علماء کو مقرر کیا ہے جو کہ قضاء کے احکام سیاسیات کے اجراء اور حدود قائم کرنے کے عالم ہیں اور انہیں لوگوں پر حجت قرار دیا ہے چنانچہ وہ زمانہ غیبت میں ظاہری شرع کی حفاظت کرتے ہیں، احکام بیان کرتے ہیں اسلامی معارف کو نشر کرتے ہیں اور شبہات دفع کرتے ہیں۔ اور ہر اس چیز کو پورا کرتے ہیں جس پر لوگوں کے امور موقوف ہوں اس کی تفصیل فقہی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے اگر کسی کو اس سے زیادہ وضاحت کا شوق ہے اسے ہمارے بزرگ علماء، مفید، سید، صدوق اور علامہ وغیرہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

۲۔کمال الدین۔محمد بن محمد بن عصام الکلینی نے محمد بن یعقوب الکلینیؒ سے انہوں نے اسحٰق بن یعقوب الکلینی سے انہوں نے صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ سے اور آپ نے اس توقیع کے آخر میں فرمایا۔محمد بن عثمان العمری کے اس خط کے جواب میں لکھی تھی جس میں انہوں نے آپؑ سے ملاقات کے بارے میں دریافت کیا تھا۔رہا غیبت کا علم تو اس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے: ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تمہیں برا لگے۔ کیونکہ میرے آباء میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کی گردن میں اس زمانہ کے سرکش نے اپنی بیعت کا قلادہ ڈالنے کی کوشش نہ کی ہو اور میں جب بھی پردۂ غیبت سے باہر آؤں گا میری گردن میں کوئی بھی سرکش اپنی بیعت کا قلادہ ڈالنے کی کوشش بھی نہیں کر سکے گا۔رہی بات یہ بات کہ میری غیبت کے زمانہ میں لوگوں کو میرے وجود سے کیسے فائدہ پہنچے گا تو جس طرح بادل میں چھپے ہوئے سورج سے دنیا والوں کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح انہیں مجھ سے فائدہ پہنچے گا۔اور میں زمین والوں کے لئے ایسے ہی باعث امان ہوں جس طرح آسمان والوں کے لئے ستارے باعث امان ہیں۔ پس جو سوال تمہارے لئے اہم نہ ہوں ان کا باب بند کر دو اور اس علم کی زحمت نہ اٹھاؤ کہ جو تمہارے لئے کافی قرار دیا گیا ہے۔اور تعجیل فرج وکشائش کی زیادہ دعا کیا کرو کہ تمہاری کشائش بھی اسی میں ہے سلام ہو تم پر اسحٰق بن یعقوب کلینی اور اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

بحار میں احتجاج سے اس میں کلینی سے کلینی نے اسحٰق بن یعقوب سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔عیون اخبار الرضاؑ۔محمد بن ابراہیم نے اسحٰق سے انہوں نے احمد بن محمد یا محمد بن احمد ہمدانی سے انہوں نے علی بن الحسن بن علی بن فضال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: گویا میں اپنی اولاد میں سے تیسرے کے غائب ہو جانے کے وقت شیعوں کو چوپایوں کی مانند پریشان وسرگرداں دیکھتا ہوں جو پناہگاہ پاتے نہیں ہیں۔میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: اس لیئے کہ ان کا امام غائب ہوگا۔میں نے عرض کی: کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ جب آپؑ تلوار کے ساتھ قیام کریں تو کوئی آپؑ کی

گردن میں اپنی بیعت کا قلادہ ڈالنے کی کوشش نہ کرے اس کو کمال الدین اور علل الشرائع میں اسی اسناد کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔[۱]

۴۔ غیبت الشیخ۔ حسین بن عبید اللہ نے ابو جعفر محمد بن سفیان بزوفری سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے فضل بن شاذان نیشاپوری سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے علی بن رباب سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ظہور سے پہلے حضرت قائمؑ کے لئے غیبت ہے۔ میں نے عرض کی: کیوں؟ فرمایا: قتل کے اندیشہ کی وجہ سے کافی میں ابن بکیر سے اور انہوں نے زرارہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

دوسری فصل کے ستائیسویں باب کی ح۱۸ اور پینتیسویں باب کی ح۱۱ اور سینتیسویں باب کی ح۳ بھی اس پر دلالت کر رہی ہے۔

---

[۱] تیسرے سے مراد امام، ابو محمد، حضرت حسن عسکریؑ ہیں جو حضرت حجت کے پدر بزرگوار ہیں اور غائب ہونے والے امام سے مراد حضرت حجت ہیں۔

انتیسواں باب

آپؑ کے وجود کے بعض فوائد اور آپؑ کی غیبت کے زمانہ میں آپ سے لوگوں کو پہنچنے والا فائدہ اور امور میں آپ کے تصرف کرنے کے بارے میں

اس میں سات حدیثیں ہیں

۱۔ نہج البلاغہ۔ (ج۳ص ۱۷۸) ہاں: مگر زمین ایسے فرد سے خالی نہیں رہتی کہ جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ہے، چاہے وہ ظاہر و مستور ہو یا خائف و پوشیدہ، تا کہ اللہ کی حجتیں اور نشانیاں مٹنے نہ پائیں وہ کتنے اور کہاں ہیں؟ خدا کی قسم وہ اعداد و شمار میں بہت کم ہیں لیکن خدا کے نزدیک ان کی قدر و منزلت بہت بلند ہے۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ اپنی حجتوں اور نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک وہ ان کو اپنے ہی جیسے کے سپرد کر دیں اور اپنے ہی جیسے افراد کے دلوں میں بو دیں، علم نے انہیں ایک ہی جست میں حقیقت و بصیرت تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین و اعتماد کی روح سے گھل مل گئے ہیں اور ان چیز کو اپنے لئے آسان بنا لیا ہے کہ جن کو آرام پسند لوگوں نے دشوار سمجھ لیا تھا، جو چیزیں نادانوں کے لئے خوف و دہشت کا سبب ہیں وہ ان کے لئے عشق و محبت کا باعث ہیں، وہ ایسے جسموں کے ساتھ دنیا میں رہتے ہیں کہ جن کی ارواح ملاء اعلیٰ سے وابستہ رہتی ہیں یہی تو وہ لوگ ہیں جو زمین پر اللہ کے نائب ہیں اور اس کے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ آہ، آہ، میں ان کے دیدار

کا کتنا مشتاق ہوں۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (۴۳۷) نہج البلاغہ۔ وہ مہدی ہم ہی میں سے ہیں جو اس میں روشن چراغ لیکر چلے گا اور نیک لوگوں کی راہ پر چلے گا تا کہ لگی ہوئی گرہوں کو کھولے اور بندوں کو آزاد کرے اور ضرورت پڑے تو جڑے ہوئے کو توڑ دے اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑ دے وہ لوگوں سے پوشیدہ ہوگا، کھوج لگانے والے مستقل نظریں جمانے کے باوجود اس کے نقش قدم نہیں دیکھ سکیں گے۔

اور نہج البلاغہ (ج ۲ ص ۴۷ ج ۱۴۶ طبع مصر) میری قوم والو! یہی تو وعدہ کی ہوئی چیزوں کے آنے اور فتنوں کے پھوٹنے اور ان کے قریب آنے کا زمانہ ہے جن کو تم نہیں جانتے ہو۔ جان لو کہ جو ہم میں سے ان فتنوں کو پائے گا وہ ان میں روشن چراغ لیکر بڑھے گا اور نیک لوگوں کی راہ پر گامزن ہوگا تا کہ لگی ہوئی گرہوں کو کھولے اور بندوں کو آزاد کرے اور ضرورت پڑے تو جڑے ہوئے کو توڑے اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑے وہ لوگوں سے پوشیدہ ہوگا کھوج لگانے والے مستقل نظریں جمانے کے باوجود اس کے نقش قدم کو نہیں دیکھ سکیں گے اس وقت ایک جماعت کو اس طرح تیز کیا جائے گا جس تلوار کی باڑ کو تیز کرتا ہے ان کی آنکھوں میں قرآن کے لئے جلاء پیدا کی جائے گی اور اسکے مطالب ان کے کانوں میں پڑتے رہیں گے اور صبح وشام انہیں حکمت کے چھلکتے ہوئے ساغر پلائے جائیں گے۔

۳۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۷۷) شیخ حموینی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں اپنی سند سے سلیمان اعمش بن مہران سے انہوں نے جعفر صادق سے آپ نے اپنے والد اور اپنے جد علی بن الحسین رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا: ہم مسلمانوں کے ائمہ اور عالمین پر خدا کی حجتیں، مومنین کے سردار، نورانی پیشانی والوں کے پیشوا، مسلمانوں کے ولی ہیں اور ہم زمین والوں کے لئے ایسے ہی باعث امان ہیں جیسے آسمان والوں کے لئے ستارے باعث امان ہیں آسمان ہماری ہی وجہ سے ٹھہرا ہوا ہے ورنہ زمین پر گر پڑے ہمارے سبب سے بارش ہوتی ہے اور رحمت پھیلتی ہے اور زمین کی برکتیں نکلتی ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی بھی زمین پر نہ ہوتا تو وہ اپنے رہنے والوں سمیت دھنس

جاتی پھر فرمایا: دیکھو جب سے خدا نے آدم کو خلق کیا اس وقت سے ابھی تک زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہی ہے خواہ ظاہر و مستور طریقہ سے یا غائب و پوشیدہ طریقے سے اور نہ قیامت تک حجت سے خالی رہے گی اور اگر حجت نہ ہوتی تو خدا کی عبادت نہ کی جاتی سلیمان نے کہا میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کی: تو پوشیدہ و غائب حجت سے لوگ کیسے مستفید ہوں گے؟ فرمایا: جیسے سورج سے اس وقت مستفید ہوتے ہیں جب اسے بادل چھپا[1] لیتے ہیں۔ غایت المرام میں حموینی نے اپنی

[1] علامہ مجلسیؒ نے بادل میں چھپے ہوئے سورج سے تشبیہ کے لئے کئی وجہیں بیان کی ہیں وجود، علم اور ہدایت کا نور آپ کے واسطہ سے خلق تک پہنچا ہے۔ کیونکہ مستفیض احادیث سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ائمہ معصومین خلق کی علت غائی ہیں پھر اگر وہ نہ ہوتے تو دوسروں تک نور وجود نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ ان کی برکت اور ان کے ذریعہ شفاعت طلبی اور ان سے توسل کرنے سے خلق پر علوم و معارف کا باب کھلتا ہے اور ان سے بلا دور ہوتی ہے اگر وہ نہ ہوتے تو مخلوق اپنی بداعمالیوں کے سبب مختلف قسم کے عذاب کی مستحق ہو جاتی جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے (خدا ان پر عذاب نہیں کرے گا جبکہ آپ ان میں ہیں) اور اس کا ہم نے ان بے شمار موقعوں پر تجربہ کیا ہے جب امور پراگندہ ہو چکے تھے اور عاجز کر دینے والے مسائل کھڑے ہو گئے تھے اور بارگاہ خدا سے دور ہو گئے تھے اور اس کے فیض کے دروازے بند ہو گئے تھے لیکن جب ہم نے ان سے شفاعت کی درخواست کی اور ان کے انوار کو وسیلہ بنایا تو اس وقت ان سے جتنا معنوی ربط پیدا ہوا اسی تناسب سے وہ مشکل امور حل ہو گئے اور یہ چیزیں اس شخص کے لئے واضح ہے کہ جسکے قلب کی آنکھ میں خدا نے نور ایمان کا سرمہ لگا دیا ہے اس کی وضاحت کتاب الامامۃ میں بیان ہو چکی ہے۔

۲۔ جس طرح بادل میں چھپے ہوئے سورج سے لوگ استفادہ کرنے کے ساتھ ہر لحہ ابھی سے بادل کے اور اس کے نکل آنے کے منتظر رہتے ہیں تاکہ اس سے زیادہ فائدہ حاصل کریں اسی طرح ان کی غیبت کے زمانے میں مخلص شیعہ ہر لحہ ان کے خروج و ظہور کے منتظر رہتے ہیں اور ان سے مایوس نہیں ہوتے۔

۳۔ ان کے ظہور کے بے شمار آثار ہوتے ہوئے ان کے وجود کا منکر ایسا ہی ہے جیسا بادل میں چھپے ہوئے سورج کے وجود کا منکر ہے۔

۴۔ کبھی سورج کا بادل میں چھپا رہنا بندوں کے لئے اس کے باہر نکلنے سے بہتر ہوتا ہے اسی طرح آپؑ کی

مسند کے ساتھ سلیمان سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور اسی کو بحار میں امالی سے اپنی سند کے ساتھ اعمش سے اور انہوں نے امام صادقؑ سے اس قول "کہ زمین خالی نہیں رہتی ہے سے، آخر، حدیث تک نقل کی ہے"۔

غیبت بھی ان کے لئے زیادہ بہتر ہے اسی لئے آپ غائب ہیں۔

۵۔ سورج کی طرف دیکھنے والا، اس پر اس وقت نظر نہیں جما سکتا جب وہ بادل سے باہر ہو اور کبھی تو قوت باصرہ ضعیف ہونے کے سبب اس کو دیکھنے سے نگاہیں قاصر رہتی ہیں۔ یہی مثال آپ کی مقدس ذات کے آفتاب کی ہے۔ ہوسکتا ہے آپ ؑ کا ظہور ان کی بصارت کے لئے مضر ہو اور حق سے ان کے اندھا ہونے کا سبب ہو اور آپ کی غیبت کے زمانہ میں ان کی بصیرتیں ایمان کی حامل رہیں جیسا کہ بادل میں چھپے ہوئے سورج کی طرف انسان دیکھتا ہے اور اس سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔

۶۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سورج بادل سے نکل آتا ہے اور اسے کوئی دیکھتا ہے کوئی نہیں دیکھتا ہے ممکن ہے آپ بھی اپنی غیبت کے زمانہ میں بعض کے سامنے آتے ہوں اور بعض کے سامنے نہیں۔

۷۔ وہ عام نفع رسانی میں سورج کی مانند ہیں لیکن ان سے اندھا کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتا ہے۔ اس کی تفسیر خدا کے اس قول من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمیٰ و اضل سبیلا میں کی گئی ہے۔

۸۔ جس طرح سورج کی شعاعیں گھر میں روشن دان اور کھڑکیوں کی مقدار کے مطابق آتی ہیں اور ان کی راہ سے جتنی رکاوٹوں کو دور کیا جائے گا اتنی ہی زیادہ مقدار میں شعاعیں آئیں گی، اسی طرح مخلوق ان کے انوار ہدایت سے اس تناسب سے استفادہ کریں گے جتنے وہ اپنے حواس اور شعور اور ادراک کرنے والے اعضا سے رکاوٹ دور کریں گے جو کہ شہوت نفسانی اور جسمانی لگاؤ کے لئے ان کے دلوں کے روزن ہیں اور جتنے وہ اپنے دلوں سے دبیز پردوں کو ہٹائیں گے یہاں تک کہ وہ اس شخص کی مانند ہو جائے جو آسمان کے نیچے ہے اور سورج کی شعاعیں اس کی ہر سمت سے آشکار اطور پر گھیرے ہوئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے اس روحانی جنت کے آٹھ دروازے کھولے گئے ہیں اور خدا نے اپنے فضل سے آٹھوں دروازے اور کھولے ہیں کہ جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں ہے امید ہے کہ ہمارے اور تمہارے لئے خدا اپنی معرفت کے ہزار باب کھولے گا اور ہر باب سے ہزار باب وا کرے گا، مجلسیؒ کا کلام ختم ہوا۔

۴۔الخرائج۔اسناد کے ساتھ محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے اسحاق بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔میں نے ابوجعفر سے اس طرح سوال کیا کہ میں نے خط روانہ کیا اوراس میں ایسے مسائل دریافت کیئے جو میرے لئے مشکل تھے تو ان کا جواب مولا صاحب الزمان علیہ صلوات الرحمٰن کے قلم سے تحریر میں آیا:ہاں رہا ظہور کا معاملہ تو اس کا علم خدا ہی کو ہے بوقت معین کرنے والوں نے جھوٹ بولا ہے۔لیکن محمد ابراہیم اہوازی،خدا ان کے قلب کی اصلاح کرے اور ان کا شک برطرف کرے گا۔

گانے والی کی قیمت حرام ہے اصل میں الحق کی ایک گلوکار کنیز تھی انہوں نے اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت آپ کے پاس بھیج دی تھی تو آپ نے اس کو واپس لوٹا دیا تھا۔رہی یہ بات کہ غیبت کے زمانہ میں مجھ سے استفادہ کرنے کا کیا طریقہ ہوگا تو جس طرح بادل کے سبب آنکھوں سے چھپے ہوئے سورج سے استفادہ کیا جاتا ہے۔اس توقیع کو تفصیل کے ساتھ،کمال الدین، میں نقل کیا گیا ہے جبکہ خرائج میں اسے اختصار سے بیان کیا ہے۔اس توقیع کا کچھ حصہ ہم نے آٹھویں باب میں،کمال الدین، ہی سے نقل کیا ہے۔آپ(ع)اسی توقیع میں فرماتے ہیں۔جیسا کہ کمال الدین اور خرائج وغیرہ میں ہے کہ اور جو حوادث رونما ہوتے ہیں ان میں تم ہماری حدیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو کہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں۔

۵۔اثبات الوصیۃ۔سعد سے انہوں نے ہارون بن مسلم بن سعدان سے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا:اے اللہ: تیری زمین کے لئے تیرے بندوں کے لئے حجت ناگزیر ہے جو تیرے دین کی طرف ان کی ہدایت کرے اورانہیں تیرے علم کی تعلیم دے تا کہ تیری حجت برقرار ہے اور تیرے اولیاء کے پیروی کرنے والے گمراہ نہ ہوں جبکہ تو نے ان کی ہدایت کر دی ہے،وہ حجت خواہ ظاہراً اسکی اطاعت نہ کی جاتی ہو یا پوشیدہ وخوف زدہ ہو اگر وہ جسمانی طور پر آرام کی حالت میں لوگوں سے غائب ہو جائیں۔

۶۔اربعین الخاتون آبادی المسمیٰ بکشف الحق۔۳۵ویں حدیث۔فضل بن شاذان نے کہا:ہم

سے محمد بن ابی عمیر اور صفوان بن یحییٰ دونوں نے بیان کیا اور دونوں نے کہا کہ ہم سے جمیل بن دراج نے بیان کیا اور انہوں نے امام صادقؑ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اسلام اور عادل بادشاہ دونوں بھائی بھائی ہیں ان دونوں میں سے ایک کی اصلاح اسکے ساتھی ہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اسلام بنیاد ہے اور عادل بادشاہ نگہبان ہے جس کی بنیاد نہیں ہوتی ہے وہ منہدم ہو جاتا ہے اور جس کا نگہبان نہیں ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب ہمارا قائم کوچ کر جائیگا تو اسلام کا کوئی اثر باقی نہیں رہے گا اور جب اسلام کا اثر باقی نہیں رہے گا تو دنیا کا اثر باقی نہیں رہے گا۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۴ دلالت کر رہی ہے۔

تیسواں باب

اس سلسلہ میں کہ آپؑ کی عمر بہت دراز ہوگی

اس باب میں ۳۱۸ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ محمد بن علی البشار نے ابوالفرج المظفر بن احمد سے انہوں نے محمد بن جعفر الکوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے انہوں نے حسن بن محمد بن صالح البزاز سے انہوں نے حسن بن علی بن محمد عسکری علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں: بیشک میرا بیٹا ہی میرے بعد قائم ہے اور یہی انبیاء کی سیرت[1] پر خروج کرے گا (اور اس میں انبیاء کی سنن جاری ہوں گی نخ) تعمیر میں

[1] واضح رہے کہ عامہ میں سے بعض لوگوں نے آپ کی اتنی طویل عمر کو بعید جانا ہے یہاں تک کہ انہوں نے شیعوں پر اس عقیدہ کے سلسلہ میں طعن و تشنیع کی ہے۔ (کتنا بڑا نادان ہے وہ شخص جس نے وصیت کو مہدیؑ منتظر کی طرف موڑ دیا ہے) اور قارئین جانتے ہیں کہ جب علمی امور اور اعتقادی مطالب پر یقین اور عقلی و نقلی دلائل و براہین قائم ہو چکے ہیں تو پھر یہ بعید جاننا قدرت خدا میں ایک قسم کا سوءِ ظن ہے اور اسکی اس بات کی بنیاد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ وہ اس عقیدہ سے نامانوس ہے اور تمام چیزوں کو اس کے خلاف جاری دیکھتا ہے ورنہ رات دن بلکہ ہر لحہ و ہر لحظہ کائنات میں ہزاروں حوادث و واقعات ایسے چھوٹے چھوٹے مخلوقات میں رونما ہوتے رہتے ہیں کہ جن کو ذرہ بین ہی کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے۔

اس لحاظ سے یہ چیزیں اس شخص کی طویل عمر کی بہ نسبت زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہیں کہ جس کے اعضاء صحیح و سالم اور قوی ہیں، جو حفظان صحت کے اصولوں سے واقف اور ان پر عمل پیرا ہے، بلکہ اس کی طول عمر کا مسئلہ اس کی

بھی اور غیبت میں بھی یہاں تک کہ طویل مدت کی وجہ سے دل پتھر ہو جائیں گے اور آپ کے عقیدہ

خلقت، ساخت اور عالم اصلاب سے عالم ارحام اور عالم ارحام سے دنیا میں آنے سے زیادہ تعجب خیز نہیں ہے۔

اور اسی چیز کے ذریعہ خدا نے معاد کو بعید جاننے والوں کے اعتراض کو اپنی کتاب میں رد کیا ہے اور فرمایا ہے: "اے لوگو! اگر تمہیں روز قیامت اٹھائے جانے کے بارے میں شک ہے تو ہم نے تمہیں خاک سے اور پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے ..." نیز فرماتا ہے: "تو کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے اور وہ یکبارگی ہمارا کھلا ہوا دشمن ہو گیا" اور فرماتا ہے: "اور وہ کہنے لگے کیا جب ہم ہڈیاں اور چور چور ہوں گے؟!!..." یہ ایک طرف دوسری طرف بعض انبیاء کی جیسے خضر و نوح اور عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ کی عمر طویل ہوئی ہیں تو پھر مہدی کی طویل عمر پر ایمان رکھنا کیونکہ جہالت کی نشانی ہو سکتا ہے۔ جب کہ قرآن مجید نے اس کے ممکن ہونے کی تصریح کر دی ہے اور اس کی مثال اس قول سے دی ہے۔ اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتے تو قیامت تک اس کے شکم میں ہی رہتے جناب نوح نے طویل عمر پائی تھی (پس وہ اپنی قوم میں ۹۵۰ سال تک رہے) اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہے اور اہل کتاب میں سے کوئی باقی نہ بچے گا مگر یہ کہ اسکو مرنے سے پہلے مسیح پر ایمان لانا پڑے گا۔ اور ابلیس کی زندگی کی خبر دی ہے اور یہ کہ وہ وقت معلوم تک انتظار کرنے والوں میں سے ہے اور مسلمانوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا ہے اور نہ اسے بعید جانا ہے مسلم نے اپنی صحیح کی قسم ثانی کے جزء الثانی کے باب ذکر ابن صیاد میں اور ترمذی نے اپنی سنن کے دوسرے جزء میں اور ابوداؤد نے اپنی صحیح کی کتاب ملاحم کے باب خبر ابن صاید میں ابن صیاد اور ابن صاید کے بارے میں متعدد روایات نقل کی ہیں نبی نے فرمایا ہے کہ ہو سکتا ہے یہ وہی دجال ہے جو آخری زمانہ میں خروج کرے گا۔

اور ابن ماجہ نے اپنی صحیح کے جزء ثانی کے ابواب فتن کے باب فتنہ دجال وخروج عیسیٰ میں ابوداؤد نے اپنی سنن کے جزء ثانی کی کتاب الملاحم کے باب خبر جساسہ میں اور مسلم نے اپنی صحیح کے خروج دجال اور زمین پر اس کے ٹھہرنے والے باب میں حدیث تمیم داری نقل کی ہے جس سے اس بات کی صراحت ہوتی ہے کہ دجال عہد نبی میں زندہ تھا اور وہ آخری زمانہ میں آئے گا۔ پس اگر طول عمر کا اعتقاد جہالت ہے تو پھر ان لوگوں کو جاہل کیوں نہیں کہا جاتا ہے کہ جنہوں نے اپنی کتابوں اور صحاح میں طول عمر سے متعلق حدیثیں نقل کی ہیں، پھر اس شخص کی طرف جہالت کی نسبت کیسے دی جا سکتی ہے کہ جو مہدیؑ کی طول عمر کا معتقد ہے جبکہ نبیؐ نے اسے خدا کے دشمن دجال کے لئے جائز سمجھا ہے مختصر یہ ہے کہ جب طویل عمریں ہوئی ہیں تو اس کے طویل ہونے پر تعجب کی کوئی گنجائش نہیں رہتی ہے چہ

پروہی باقی رہے گا جس کے دل پر خدا نے ایمان ثبت کردیا ہے اور اپنی روح (فرشتہ) کے ذریعہ اس

جائیکہ اسے بعید از عقل اور محال سمجھا جائے، سید ابن طاؤس نے اپنی کتاب کشف المحجہ کی فصل ۷۹ میں عامہ کے بعض افراد سے مناظرہ کے ذیل میں لکھا ہے "اگر ایک شخص کھڑا ہو کر کہے کہ میں بغداد میں پانی پر چلوں گا تو اسے دیکھنے کے لئے جم غفیر ہو جائیگا کہ شاید ان کے درمیان ایسا آدمی پیدا ہو گیا ہو جو پانی پر چلنے کی قدرت رکھتا ہو، چنانچہ جب وہ پانی پر چلا اور لوگوں کو حیرت زدہ کردیا۔ تو اس وقت ایک دوسرا آدمی آئے اور کہے میں پانی پر چلوں گا تو اب لوگوں کو اسکی بات پر پہلے کی نسبت کم تعجب ہوگا۔ پھر وہ پانی پر چلے تو بعض تماش بین متفرق ہو جائیں گے اور انہیں کم تعجب ہوگا پھر اسی اثناء میں تیسرا آدمی آجائے اور کہے میں بھی پانی پر چلتا ہوں تو اس کو دیکھنے والے بہت کم رہ جائیں گے۔ اور جب وہ پانی پر چلنا شروع کرے گا تو کسی کو ذرہ برابر بھی تعجب نہیں ہوگا۔ پھر چوتھا آئے اور کہے میں بھی پانی پر چلتا ہوں تو پھر اسے دیکھنے کے لئے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ اور نہ کسی کو اس پر تعجب ہوگا۔ یہی قصہ حضرت مہدیؑ کا بھی ہے تم نے ہی روایت کی ہے کہ حضرت ادریس اس زمانہ سے آج تک زندہ ہیں آسمان پر موجود ہیں تم نے ہی یہ بھی روایت نقل کی ہے کہ حضرت خضرؑ، حضرت موسیٰؑ کے زمانے سے یا ان کے پہلے سے آج تک زندہ ہیں اور موجود ہیں تم نے ہی یہ بھی روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں آسمان پر موجود ہیں اور وہ حضرت مہدیؑ کے ساتھ زمین پر لوٹ آئیں گے۔ انسانوں میں یہ تین افراد ہیں جن کی عمریں سامنے آئی ہیں اور ان کی طول عمر سے تعجب ختم ہو گیا۔ نہ ان کی طویل عمر نظر آرہی ہے اور نہ ہی کسی کو اس پر تعجب ہو رہا ہے۔

کیا ان میں سے محمد بن عبداللہ کے لئے کوئی ایک بھی نہیں ہے کہ جو آپ کی عترت میں سے آپ کی امت کے درمیان طویل عمر کے لحاظ سے خدا کی نشانی بن سکے، تم نے ہی یہ روایت کی ہے کہ وہ۔ مہدی۔ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی اور تم نے غور کیا ہوتا تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ تمہارا تصدیق کرنا اور گواہی دینا کہ وہ زمین کو مشرق سے مغرب تک اور اس کے قریب و دور کو عدل سے پر کریں گے۔ ان کے طول بقاء سے زیادہ عجیب و غریب بات تو خدا کی وہ کرامات ہیں جو اس نے اپنے اولیاء کے ذریعہ دکھائی ہیں، اور تم نے مہدی کے لئے یہ بھی گواہی بھی دی ہے کہ عظیم نبی حضرت عیسیٰؑ بن مریم علیہما السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے، ان کا اتباع کریں گے اور اپنی جنگوں میں ان کے ذریعہ فتحیاب ہوں گے اور یہ آپ کی طویل عمر کہ جس کو تم بعید سمجھتے ہو۔ سے کہیں زیادہ عظیم بات ہے تو اسے بھی قبول کرو۔

علامہ سبط ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص۔ ص ۳۷۷ پر لکھا ہے علماء امامیہ کا نظریہ ہے کہ خلف الحجہ موجود ہیں، زندہ ہیں

کی تائید کی ہے۔

،رزق پاتے ہیں، ان کی حیات پر امامیہ نے بہت سی دلیلیں قائم کی ہیں، انھیں میں سے ایک یہ ہے: ایک جماعت کی عمر طویل ہوئی ہے جیسے حضرت خضر اور حضرت الیاس: ان کے بارے میں یہ نہیں معلوم کہ دونوں کتنے سال کے ہیں، دونوں سال میں ایک مرتبہ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں لہذا جو اسے سمجھ لیتا ہے وہ قبول کر لیتا ہے، اور توریت میں ہے کہ ذوالقرنین تین ہزار سال تک زندہ رہے اور مسلمان کہتے ہیں کہ پندرہ سو سال تک زندہ رہے اور محمد بن اسحاق سے ایک بڑی جماعت کے اسماء نقل ہوئے ہیں کہ جنھیں طویل عمریں ملی ہیں۔ اور حضرت مہدی کے غائب ہونے کے وقت سے آج تک ان کے باقی رہنے اور ان کی بقاء میں مانع نہ ہونے کے بارے میں بحث کی ہے۔

حافظ گنجی شافعی نے اپنی کتاب۔ البیان (باب ۲۵) میں حضرت مہدیؑ کی بقاء پر حضرت خضر و الیاس اور دجال و ابلیس کی بقاء سے استدلال کیا ہے اور دجال کی بقاء پر وہ دلیل پیش کی ہے جس کو مسلم نے جساسہ کے سلسلہ میں ایک طویل حدیث میں بیان کیا ہے۔

توریت میں عمر دراز افراد کی ایک بڑی جماعت کے اسماء بیان ہوئے ہیں اور ان کے حالات بھی مذکور ہیں سفر تکوین الاصحاح الخامس آیت ۵ توریت کے اس عربی ترجمہ میں جو کہ عبرانی، کدانی اور یونانی سے کیا گیا ہے اور ۱۸۷۰ء میں بیروت سے طبع ہوا ہے اس میں مرقوم ہے کہ آدمؑ نے جن دنوں میں زندگی گذاری وہ نو سو تیس سال ہیں اس کے بعد مر گئے اور آیت ۸ میں ہے شیثؑ ۹۱۲ سال زندہ رہے اس کے بعد مر گئے، آیت ۱۱ میں ہے، انوشؑ نو سو پانچ سال زندہ رہے اور اس کے بعد وفات پائی، آیت ۱۴ میں ہے کہ قینان کی عمر نو سو دس ہوئی... اس کے بعد انتقال ہو گیا۔ آیت ۱۷ میں ہے مہلائیل کی عمر آٹھ سو پچانوے سال ہوئی اس کے بعد رحلت کی آیت ۲۰ میں ہے یارد کی عمر نو سو باسٹھ سال ہوئی اس کے بعد انتقال کیا آیت ۲۳ میں ہے: اختوخ کی عمر تین سو پینسٹھ سال ہے۔ آیت ۲۷ میں ہے: متوشالح کی عمر نو سو انہتر سال ہوئی اس کے بعد انتقال کیا آیت ۳۱ میں ہے: لامک کی عمر ۷۷۷ سال ہوئی اور نویں صحاح کی آیت ۲۹ میں ہے: نوح کی عمر نو سو پچاس سال ہوئی اس کے بعد وفات پائی۔ اور گیارہویں صحاح کی آیت ۱۰ سے ۱۷ اسام کی ولادت سے متعلق ہے۔

جب سام سو سال کے ہوئے تو ارفکشاد طوفان کے دو سال بعد پیدا ہوئے اور سام اور ارفکشارد کی پیدائش ہونے کے بعد پانچ سو سال تک زندہ رہے اور ان کے لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئیں ارفکشاد ۳۵ سال کے ہوئے تو

شالح پیدا ہوئے اور ارفکشاد شالح کی پیدائش کے بعد چار سوتیس سال تک زندہ رہے اور ان کے یہاں لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئے اور جب شالح تیس سال کے ہوئے تو عابر پیدا ہوئے شالح عابر کی ولادت کے بعد چار سوتین سال تک زندہ رہے، ان کے لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئیں عابر چونتیس سال کے ہوئے تو فالج پیدا ہوئے فالج کے پیدا ہونے کے بعد عابر چار سوتیس سال زندہ رہے، ان کے یہاں لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئیں، اس اصحاح میں ان کے علاوہ بھی سن رسیدہ اور طویل عمر والوں کی بڑی تعداد کا ذکر ہوا ہے، ہم یہاں ان کے اسماء بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں: فالج، رعو، سروج، ناحور و تارح اور پچیسویں اصحاح کی ساتویں آیت میں ہے: ابراہیم نے ایک سو پچھتر سال کی عمر پائی اور سترہویں آیت میں ہے کہ اسماعیل نے ۱۳۷ سال کی عمر پائی یہ تھے ان بعض عمر دراز لوگوں کے اسماء جن کا توریت میں ذکر ہوا ہے، یہ یہود و نصاریٰ پر حجت ہیں۔

علامہ کراچکی نے کنز الفوائد کتاب البرہان علیٰ صحۃ طول عمر الامام صاحب الزمان میں لکھا ہے تمام مذاہب والوں نے عمر کے طویل و دراز ہونے پر اتفاق کیا ہے اور توریت سے کچھ چیزیں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کی نظیر شریعت اسلامیہ میں بھی ہے اور ہمیں علماء اسلام میں کوئی ایسا نہیں ملا کہ جس نے ان کی مخالفت کی ہو یا ان کے باطل ہونے کا معتقد ہو: بلکہ عمر کے طویل ہونے کے امکان پر سب کا اجماع ہے۔

ایسی ہی بات مجوس و براہمہ اور بودھ وغیرہ سے بھی نقل ہوئی ہے، جو حضرات طویل عمر والوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بحار، اور سجستانی کی کتاب المعمرین، کمال الدین، کنز الفوائد فی رسالۃ الموسومۃ بالبرہان علیٰ صحۃ طول عمر الامام صاحب الزمان کا مطالعہ فرمائیں۔ اس رسالہ میں معمرین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے۔ ان دلیلوں کے بیان کرتے پر سیر حاصل بحث کی ہے جو طول عمر کے امکان پر دلالت کرتی ہیں۔

یہ تمام باتیں ایک طرف دوسری طرف علم الحیات علم منافع الاعضاء اور علم طب میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کی عمر طویل ہو سکتی ہے اگر وہ حفظان صحت کے قوائد کی رعایت کرے۔ عمر کا نوے یا اسی سال ہونا موت کا سبب نہیں ہے بلکہ اس کا سبب کچھ ایسے عوارض ہیں جو زندگی کی راہ میں مانع ہوتے ہیں، چنانچہ بعض سائنسداں نے۔ جیسا کہ ہم مجلہ ھلال سے نقل کریں گے، بعض حیوانات کی طبیعی عمر کو ۹۰۰ گنا بڑھانے میں کامیاب ہو گئے ہیں، جب اسی چیز کو انسان کے لئے فرض کریں اور اس کی طبیعی عمر ۸۰ سال ہے تو اس لحاظ سے اس کی عمر.........

۲۰۰۰ سال ہوسکتی ہے۔اب ہم آپ کے سامنے ۴۸ھ کے مجلہ الھلال کے شمارہ ۵ ص ۶۰۷ مارچ ۱۹۳۰ء سے ایک مقالہ کا کچھ حصہ پیش کرتے ہیں:

انسان کتنے دن تک زندہ رہتا ہے؟

ایک انگریز طبیب کے قلم سے:

عامہ یا خاصہ حتیٰ کہ اطباء کا عقیدہ ہے کہ انسان کی عمر اوسطاً ستر سال ہوتی ہے جیسا کہ توریت میں بیان ہوا ہے، بہت کم اس سے آگے بڑھتی ہے ایک روز طبیہ کالج کے ہیڈ نے شاگردوں کے درمیان تقریر کی اور کہا بایولوجی کی قانع کرنے والی دلیلیں جسم کے انجام و ساخت پر دلالت کرتی ہیں جو مرور زمانہ کے بعد فرسودہ ہو جاتی ہیں اور یہی انسان کی عمر کی حد ہے اگر اس لیڈ کا قول صحیح ہے تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن سے عمر بڑھتی ہے اور وہ ایک ہی حال پر ثابت رہتی ہے، متغیر نہیں ہوتی ہے لیکن جن تک ابھی علم نہیں پہنچا ہے۔

فرض کیجئے ہم پاناما قال کی سرزمین پر ہیں جو اپنے بے شمار امراض کے لئے مشہور ہے، ساری دنیا سے الگ تھلک ہے، ظاہر ہے وہاں ہم ساری دنیا کی طول عمر اور شرح اموات سے بے خبر ہوں گے اور اگر اس علاقہ کے متعلق گفتگو ہوگی تو ہم یہی کہیں گے کہ، یہاں اموات اور کوتاہ عمری ماحول کے اثر اور جبر طبیعی کی بنا پر ہوتی ہے۔

۔دونوں چیزوں میں جو فرق ہے وہ درجہ کا ہے نوع کا نہیں کیونکہ ہم بعض امراض کے اسباب سے بھی ناواقف ہیں اگر ان کا سدباب ہو جائے تو بہت کم اموات ہوں گی اور دنیا میں عمریں بڑھ جائیں گی۔

اور علم کی کیفیت بدلتی رہتی ہے اور یہ کیفیت علم کے اثر کو قبول کرتی ہے، اس سلسلہ میں جو چیز میرے اندر خلجان پیدا کئے ہوئے ہے وہ یہ ہے کہ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ادوار عمر میں سے کونسا دور مسلم و ثابت ہے؟ کیا ھندوستان کی عمر، یا نیوزی لینڈ کی، یا امریکہ کی یا قال کی؟ اور ان میں سے کس سرزمین کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہاں عمر طبیعی اور ثابت ہوتی ہے۔احرفہ فلکی میں شرح اموات ۱۵ سے ۲۰ ہے اور محاماۃ میں اوسطاً ۵ سے ۱۵ تک اموات ہوتی ہیں اور تنظیف الشبابیک میں ۴۰ سے ۶۰ تک ہوتی ہیں، یہ ہے دنیا کے مختلف گوشوں میں ہونے والی اموات کا اوسط، جیسا کہ تخمینا کرنے والوں کی تحقیق ہے اور کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں کہ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بشمول انسان، جانداروں کی عمروں میں

بہت بڑا فرق ہے۔ بعض جانداروں کی عمر انسان کی عمر سے کہیں زیادہ ہوتی ہے چنانچہ کچھوے کی عمر ۲۰۰ سال اور انسان کی عمر ۷۰ سال ہے کیوں کہ بعض درختوں کے اندر خلئے ۴۰۰۰ سال تک زندہ رہتے ہیں، جبکہ انسان کے اندر سو سال سے بھی کم مدت تک زندہ رہتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان اس کی قیمت اپنی تہذیبی زندگی سے ادا کرتا ہے۔ کیونکہ درخت ایک جگہ رہتا ہے تو اس میں خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے لیکن مردوں اور عورتوں میں ایسے افراد نہیں ہیں جو درخت کی سی زندگی گذاریں اور اس کے مطابق اجر پائیں۔

اسی طرح بعض دوسرے سائنسداں پھلوں کی مکھیوں کی عمر کو ۹۰۰ گنا بڑھانے میں اس طرح کامیاب ہوئے ہیں کہ ان کو زہر وغیرہ سے بچایا اور جس جگہ ان کو رکھا گیا تھا وہاں کا درجہ حرارت معتدل رکھا، کارل اپنے تجربوں میں مرغی کے چوزہ کے قلب میں خلیوں کو ستر سال زندہ رکھنے میں اس طرح کامیاب ہوا کہ انہیں اس ماحول کے عوامل سے بچایا جہاں انہیں رکھا گیا تھا اور جب ہم انسان کی حیات پر مسلط عوامل پر نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ جن کارٹن میں سے اس کے گندہ مادہ لے لیتے ہیں تو اس کے ذریعہ ہونے والی موت بڑھنے کی وجہ سے اپنے مبداء کی موت سے مختلف نہیں ہوگی اور وہ حقنہ کے سبب اپنی طبیعی زندگی پر پلٹ جائیں گے بعض سائنسدانوں نے اصل جراثیم کا سراغ لگالیا ہے جبکہ یہ گمان کیا جاتا تھا کہ اس تک رسائی نہیں ہو سکے گی چنانچہ انہوں نے چھوٹے مینڈکوں اور پرندوں کو نر سے مادہ اور مادہ سے نر بنا دیا ہے لیکن یہ تجربہ ابھی تک انسان پر نہیں کیا گیا ہے لیکن جب یہ چیز حیوان میں موجود ہے تو انسان میں بھی ہوگی یہ الگ بات ہے کہ ہم اس سے ابھی واقف نہیں ہیں مستقبل میں وہ آشکار ہو جائے گی۔

شیخ طنطاوی جوہری نے اپنی تفسیر جواہر کے ۱۷ ویں جزء (ص ۲۲۴) میں خداوند عالم کے اس قول " و من نعمره ننكسه في الخلق " کی تفسیر کے ذیل میں ایک مقالہ کا ذکر کیا ہے جس کو ایک مجلّہ نے شائع کیا تھا، ہر چیز اپنی عمر کو بڑھانے اور بوڑھوں کے قویٰ کی تجدید کی حکایت کرتی ہے۔ اور ڈاکٹر فورزنوف کہ جس کا نام دنیا کے چپہ چپہ پر پہنچ گیا ہے طبیب کی حیثیت سے نہیں بلکہ سو سال سے زیادہ عمر بڑھانے اور جوانی کو پلٹانے والے مبشر کی حیثیت سے اس نے اس کا بعض حیوانات پر تجربہ کیا ہے وہ کہتا ہے: اب تک میں ۶۰۰ کامیاب آپریشن کر چکا ہوں اور اب میں پورے اطمینان کے ساتھ کہتا ہوں کہ بیسویں صدی ختم ہونے سے پہلے ہی بوڑھوں کے قویٰ کی تجدید اور ان کے چہروں سے بڑھاپے کا غبار صاف کر دیا جائے گا اور ان کے محدود دبلے بدن اور ممکن ہے بڑھاپے کو پیچھے ہٹا دیا جائے اور عمر کو دو گنا کر دیا جائے

جو کہ اس وقت زیادہ سے زیادہ ستر سال ہوتی ہے، اور قلب و دماغ دونوں آخر تک صحیح رہیں گے اور ممکن ہے اس طریقہ سے عادات وصفات بدل دیئے جائیں اور جراثیم کو گھٹا دیا جائے، اور طاقت وقوت پیدا کردی جائے اور شخصیتوں کو ان کے حسب منشاء قالبوں میں منتقل کردیا جائے۔

اسی مجلہ (۲۲۶) سے طنطاوی نے دوسرا مقالہ نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہے: ہم کتنی زندگی گذاریں؟ اور دیگر فوائد، ہوفلینڈ کہتا ہے (یہ ان سائنسدانوں میں سے ایک ہے جنہوں نے تحقیقِ حیات پر اپنی توجہ مرکوز کی اور اس کو کتاب میں درج کیا اور اس کا عنوان، فن اطالت العمر قرار دیا انسان اپنے ڈھانچہ کی ترکیب وساخت اور قویٰ کے نظام کے اعتبار سے جیسا کہ ہم حیوانات میں دیکھتے ہیں۔ دوسو سال تک زندہ رہنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے کیا انسان حیوانات ہی کی طرح ایک جاندار نہیں ہے؟ واضح رہے کہ یہ صرف ہوف لینڈ ہی کا نظریہ نہیں ہے بلکہ جن لوگوں نے بھی مخلوقات کی طبیعتوں کا مطالعہ وتحقیق کی ہے وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں جس پر ہوف لینڈ پہنچا تھا اور اپنی تحقیقات سے انہوں نے بھی طویل عمر کا نور دیکھا ہے (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں) اس نظریہ کی تائید ان لوگوں کی زندگی سے بھی ہوتی ہے جو طولانی اور لمبی عمر تک زندہ رہے ہیں اگر لوگ مخلوقات کی طبیعتوں کی تحقیق کریں تو وہ بھی اسی نظریہ کی تائید کریں گے اور طویل عمر کا چمکتا ہوا ستارہ دیکھیں گے برطانیہ کا ہنری جکسن نے جو ۱۶۹ میں یورک یا انگلترا میں پیدا ہوا ایک سو بارہ سال کی عمر پائی فلوریڈا کے معرکہ میں شریک ہوا اس طرح جون یا فن پولنڈی نے ۱۷۵ سال کی عمر پائی اور اپنی اولاد میں سے تین کی سو سے زیادہ عمریں دیکھیں یوحنا سور تنگتون نورجی جو کہ ۱۷۹۷ میں مرا ہے اس نے ۱۶۰ سال کی عمر پائی اور اس کی اولاد میں ایک شخص کی عمر ۱۰۵ سال تھی۔ طوزمر ۱۵۲ سال تک زندہ رہا ہے کورتوال ۱۴۴ سال تک زندہ رہا ہے اور نئے دور میں جس نے سب سے زیادہ عمر پائی ہے وہ زنجی ہے جو ۲۰۰ سال تک زندہ رہا ہے ناروتج اور اسوج، انگلترا میں لوگوں کی عمر زیادہ ہوتی ہے، انہیں میں سے فرانس، اٹلی اور جنوبی یورپ بھی ہے اور جن لوگوں نے طویل عمریں بسر کی ہیں انہوں نے سادہ زندگی گذاری ہے اور ان کی زندگی جدوجہد کی زندگی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کام عادات اور اعتدال ومیانہ روی عمر بڑھانے کے اہم عوامل ہیں طبیعی نظام سے ہٹ کر کسی بھی کام میں افراط ہماری عمر کو گھٹانے کا سبب ہوتا ہے۔

ان تمام چیزوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ طول عمر ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کا علماء۔ سائنسدانوں۔ صاحبان مذاہب

اور ارباب ادیان نے انکار کیا ہو بلکہ ان میں سے ہر ایک نے اس کو اپنے فن اور علم کے لحاظ سے ثابت کیا ہے یا اپنے دین ومذہب کے لحاظ سے بیان کیا ہے۔ لہذا انسان جتنا حفظان صحت کے قواعد سے زیادہ واقف ہوگا اتنی ہی اس کی عمر زیادہ طویل ہوگی اور عمر کو کم کرنے والے جتنے زیادہ اسباب اسکے نصیب میں آئیں گے اس کی عمر اتنی ہی کم ہوگی، بعض اطباء نے کہا ہے: (موت کا سبب مرض ہے بڑھاپا نہیں) اور امراض بہت سی چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے بعض انسان کے اختیار میں نہیں ہیں جیسے اس کے ماں، باپ کا حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقف ہونا اور ان کا لحاظ نہ رکھنا کیونکہ والدین کے مزاج کے صحیح ہونے کا ان کے بچے کے مزاج کو معتدل رکھنے میں بہت بڑا دخل ہے اسی طرح دونوں کا ہمبستری کے آداب اور اس کے اصولوں کی رعایت کرنا اور اس کی اچھی تربیت کرنا بھی اثر انداز ہوتا ہے ماحول وفضاء کا برا اور خراب ہونا بھی ہے اور بعض خود انسان کے اختیار میں ہیں جن سے وہ بچ سکتا ہے مثلا کھانے پینے میں افراط اور غرائز کے افعال میں صحیح ترتیب کا لحاظ نہ رکھنے سے مزاج میں اختلال پیدا ہوتا ہے اس طرح برے اخلاق، پست صفات اور باطل عقائد ذہنی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور ایسے گندے وسوسوں میں مبتلا کرتے ہیں جو انسان سے طمانیت وسکون چھین لیتے ہیں۔ پس اگر کوئی انسان ان چیزوں کا سد باب کردے اور ان چیزوں پر تسلط حاصل کرے کہ جن سے اس کے بدن وعمر میں کمی ونقص پیدا ہوتا ہے اور اپنے کھانے پینے پہننے اور رہنے سہنے میں میانہ روی وغیرہ اختیار کرے تو پھر اس کی عمر وحیات کی کوئی حد نہ رہے گی اور نہ اس کی دائمی بقاء علمی قواعد کے اعتبار سے محال سمجھی جائے گی ہاں انبیاء نے اس بات کی خبر دی ہیکہ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور ہر چیز کا فنا ہونا ضروری ہے، تم جہاں بھی ہوگے، موت تمہیں وہیں پکڑ لے گی لیکن یہ خبر انسان کے ہزاروں سال یا اس سے زیادہ زندہ رہنے کی نفی نہیں کرتی ہے۔ اس موضوع سے متعلق بحث کو ہم اس مقالہ کو بیان کر کے ختم کرتے ہیں جس کو۔ المہدی۔ وغیرہ میں مجلہ المقتطف کے ۱۹ کے تیسرے شمارہ میں اس عنوان سے نقل کیا ہے۔ کیا انسان ہمیشہ دنیا میں رہے گا؟ زندگی کیا ہے؟ موت کیا ہے؟ اور کیا موت ہر زندہ پر مسلط ہے؟

گیہوں کے ہر دانہ میں ایک زندہ جسم۔ جوہر۔ ہے جو کہ پہلے بالی میں تھا اور بالی دوسرے دانہ سے وجود میں آئی تھی یہ بھی ایک بالی سے وجود میں آیا تھا اس طرح تسلسل تک نوبت پہنچے گی اس کو تاریخ کی تحقیق نے آسان کر دیا ہے: چھ ہزار سال یا اس سے پہلے مصر وقدیم آشوریہ کے آثار قدیمہ میں گیہوں کے دانے ملے تھے، یہ دانے اس

بات پر دلالت کرتے ہیں کہ قدیم زمانہ والے مصری اور آشوری گیہوں کی کاشت کرتے تھے اور اسے غلہ سمجھتے تھے اس کے آٹے روٹی بناتے تھے اور یہ گیہوں جو آج موجود ہے یہ کسی اور چیز سے پیدا نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ پرانے گیہوں ہی کا تسلسل ہے لہذا یہ ایک زندہ جزء سے زندہ ہے اور وہ دوسرے زندہ جزء سے زندہ ہے، اس طرح ان کا سلسلہ چھ یا سات ہزار سال پہلے بلکہ اور پہلے والے گیہوں تک پہنچ جائیگا کیوں کہ جن دانوں کو ہم خشک بالی کی صورت میں دیکھتے ہیں ان میں نہ نمو ہوتا ہے اور نہ حرکت ہوئی ہے در حقیقت ہر زندہ کی مانند زندہ ہے ہاں تھوڑا سا پانی ان کی زندگی کو گھٹا دیتا ہے لہذا ہزاروں سال سے آج تک گیہوں کی حیات کا سلسلہ جاری ہے یہی حکم نباتات کی ہر بیج اور پھل والے تمام درخت پر لگے گا اور اس قاعدہ سے کوئی بھی جاندار خارج نہیں ہے یہاں تک کہ کیڑے، مکوڑے مچھلیاں، پرندے، جنگلی جانور، چوپائے اشرف المخلوقات انسان بھی وہ اپنے والدین کا ایک چھوٹا سا جزء ہوتا ہے اور اسی طرح نمو پاتا ہے جس طرح ان دونوں نے نمو پایا تھا اور انہیں جیسا ہو جاتا ہے اور یہ دونوں اپنے والدین کا جزء تھے ایسے ہی باقی سلسلہ کو سمجھئے اور جو انسان اپنے بعد نسل چھوڑتا ہے تو وہ اسکا زندہ جزء ہوتی ہے ،جیسا کہ بیج درخت کا جزء ہوتا ہے اور اسی زندہ جزء میں نہایت ہی چھوٹے چھوٹے خلیے ہوتے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے خلیوں سے اس کے والدین کے اعضاء بنے تھے۔ اس کے اعضاء اس غذا سے بنتے ہیں جس کو وہ کھاتا ہے آپ اس طرح کہہ سکتے ہیں: کہ خرمہ کی گٹھلی جڑ دار، تنے دار، شاخوں دار اور پھل دار ہو جاتی ہے

اسی طرح زیتون کا بیج تنے، شاخوں، پتوں اور پھل والا درخت بن جاتا ہے اسی پر نبات کے تمام اقسام حشرات الارض، مچھلیوں، پرندوں، جنگلی جانوروں، زمین پر رینگنے والوں یہاں تک انسان کو پرکھ سکتے ہیں۔

یہ اتنی مشہور اور واضح چیزیں ہیں کہ جن کے بارے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے لیکن درخت ہزار سال یا دو ہزار سال تک رہتا ہے جبکہ انسان ستر سال یا اسی سال اور زیادہ سے زیادہ سو سال کا ہوتا ہے جبکہ نسل کو باقی رکھنے والے خلیے زندہ رہتے ہیں اور نمو پاتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں لیکن جسم کے دیگر اعضاء پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ اور موت اس پر تسلط پالیتی ہے صدیاں گذر گئیں کہ انسان اس سے نجات حاصل کرنے یا اس کی مدت بڑھانے کی کوشش میں رہا ہے خصوصاً اس زمانہ میں جو کہ دواؤں کے ذریعہ امراض و آفات کا مقابلہ کرنے کا زمانہ ہے لیکن تحقیق سے یہ ثابت نہیں ہو سکا ہے کہ کسی نے بھی ۱۲۰ سال کی عمر گذاری ہو (جبکہ تحقیق سے اس کے برخلاف

ثابت ہوا ہے کہ ہمارے زمانہ میں بہت سے لوگوں نے ۱۲۰ سال سے زیادہ عمر پائی ہے۔اخبارات ومجلات میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ فلاں نے ایک سو ستر سال یا اس سے کم وبیش عمر گذاری ہے فارسی مجلہ صبا سال سوم ۲۹ ویں شمارہ میں لکھا ہیکہ شیخ محمد کحان ۱۷۰ سال تک زندہ رہے ہیں اور اس میں ایک مضمون قاہرہ سے شائع ہونے والے مجلہ الاثنین سے نقل کیا گیا ہے،انہیں طویل عمر پانے والوں میں سے سید میرزا القاسانی ساکن محلہ محتشم کی عمر ۱۵۴ سال ہوئی ہے۔مجلہ پرچم اسلام،شمارہ ۳ سال دوم۔جن لوگوں نے ۱۲۰ سال کی عمر پائی ہےان کی تعداد بہت زیادہ ہےان میں سے بعض کو ہم نے بھی دیکھا ہے،اس بات کو ثابت کرنے کے لئے اس چیز کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو کہ جرائد ومجلات میں نقل ہوئی ہے جن صاحبان علم کی بات کا یقین کیا جاسکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر جاندار کے اعضاء رئیسہ لا متناہی مدت تک باقی رہ سکتے ہیں اور انسان ہزاروں سال تک زندہ رہ سکتا ہے بشرطیکہ اس پر ایسے عوارض طاری نہ ہوں کہ جو اس کے سلسلہ حیات کو قطع کر دیتے ہیں،وہ کہتے ہیں:یہ صرف وہم وگمان نہیں ہے بلکہ یہ آزمائش وتجربہ کا نتیجہ ہے۔

ایک جراح ایک جاندار کے کٹے ہوئے جزء کو اس کی معمولی حیات سے زیادہ دنوں تک زندہ رکھنے میں کامیاب ہوگیا ہےاور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ کٹے ہوئے جزء کی حیات کا دارومدار مناسب غذا پر ہے جو اسے پہنچائی جاتی رہی ہے لہذا جب تک اسے یہ غذا ملتی رہے گی اس کی حیات کا سلسلہ چلتا رہے گا اس جراح کا نام ڈاکٹر الکسیس کارل تھا جو کہ رکفلر کے علمی ادارہ نیویارک میں ملازم تھا۔یہ تجربہ اس نے ایک چوزے کے کٹے ہوئے جزء پر کیا تھا چنانچہ یہ کٹا ہوا جزء آٹھ سال سے زائد عرصہ تک زندہ رہا اور بڑھتا رہا،اس ڈاکٹر اور دوسرے افراد نے بھی تجربہ انسان کے کٹے ہوئے اجزاء وعضلات،قلب وجلد اور اس کے پھیپھڑوں پر کیا ہے چنانچہ جب تک ان کو ضروری غذا ملتی رہی اس وقت تک ان میں حیات ونمو باقی رہی یہاں تک کہ جانس ہاپکنس یونیورسٹی کے پروفیسر ریمنڈ اوریل نے کہا ہےانسان کے اعضاء رئیسہ میں دائمی قابلیت موجود ہےان کا بالقوۃ دائمی ہونا جو تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے یا کم از کم اس کو ترجیح ہے کیونکہ ان کی حیات کے بارے میں ابھی تک تجربات ہو رہے ہیں یہ نظریہ نہایت واضح،اہم اور علمی ہے۔

بظاہر ان اجزاء پر سب سے پہلے ڈاکٹر جاک لوب نے تجربہ کیا تھا یہ بھی علمی ادارہ راکفلر میں ملازم تھا اصل

میں وہ مینڈک کے ان انڈوں پر تجربہ کررہا تھا جو پیوندکاری کے بغیر وجود میں آئے تھے اس وقت اس نے دیکھا کہ بعض انڈے بہت دنوں تک زندہ رہتے ہیں اور بعض بہت جلد مر جاتے ہیں، یہ چیز باعث ہوئی کہ وہ مینڈک کے جسم کے اجزاء پر تجربہ کرے چنانچہ اس تجربہ میں وہ ان اجزاء کو مدت دراز تک زندہ رکھنے میں کامیاب ہوگیا، اس کے بعد ڈاکٹر ورن لوئیس اور اس کی زوجہ نے یہ ثابت کردیا کہ پرندہ کے چوزہ کے اعضاء رئیسہ کو نمکین سیال چیز میں رکھ کر زندہ رکھا جاسکتا ہے اور جب اس میں تھوڑے سے آبی مواد کا اضافہ کیا جائے گا تو اس وقت ان کے رشد و نمو کی تجدید ہوگی اور ان کی کثرت ہوجائے گی، ایسے ہی تجربات ہوتے رہے اور یہ ثابت ہوگیا کہ کسی بھی جاندار کے زندہ خلئے اپنی حیات کو اس سیال چیز میں زندہ رکھ سکتے ہیں جس میں ضروری غذائی مواد موجود ہو لیکن ابھی تک ان کے پاس ایسی کوئی دلیل نہیں تھی کہ جس سے وہ ان کی موت کی نفی کرتے۔ امریکن ڈاکٹر کارل نے کچھ عرصہ پہلے ہی اپنے تجربہ سے یہ ثابت کردیا کہ جن جانوروں کے اجزاء پر تجربہ کیا جاتا ہے وہ انہیں ضعیف نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ اپنی طبیعی عمر سے زیادہ زندہ رہتے ہیں اس نے اپنے کام کا آغاز جنوری ۱۹۱۲ء میں کیا تھا اس راہ میں بہت سی مشکلیں پیش آئیں لیکن اس نے اور اس کے معاونوں نے ان پر غلبہ پالیا اور درج ذیل موضوعات کا انکشاف کیا۔

۱۔ جب تک تجربہ کئے جانے والے زندہ خلیوں پر کوئی ایسا امر عارض نہیں ہوجاتا ہے جو ان کی موت کا باعث ہو، جیسے جراثیم کا داخل ہونا یا غذا کا کم ہونا، تو وہ زندہ رہیں گے۔

۲۔ مذکورہ اجزاء صرف زندہ ہی نہیں رہتے ہیں بلکہ ان میں رشد و کثرت کا سلسلہ جاری رہتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے ان میں رشد و کثرت کا سلسلہ اس وقت جاری رہتا ہے جب یہ حیوان کے بدن کا جزء ہوتے ہیں۔

۳۔ ان کے نمو اور ان کے تکاثر کا اس غذا سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو ان کو دی جاتی ہے۔

۴۔ مرور زمانہ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے یعنی اس سے وہ ضعیف و بوڑھے نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان میں ضعیفی کا معمولی اثر بھی دیکھنے میں نہیں آتا ہے وہ ہر سال ٹھیک گذشتہ سال کی مانند نمو پاتے اور بڑھتے ہیں ان تمام چیزوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب تجربہ کرنے والے ان اجزاء کی دیکھ بھال کریں گے اور انہیں ضروری و کافی غذا دیں گے تو یہ اپنی نمو پانے حیات کا سلسلہ جاری رکھ سکیں گے پس معلوم ہوا کہ بڑھاپا علت نہیں ہے بلکہ معلول ہے۔

پھر انسان کیوں مرتا ہے؟ اس کی حیات محدود کیوں ہے، معدود افراد کی عمریں ہی کیوں سوسال سے آگے بڑھتی ہیں؟ اور عام طور پر ستر اسی سال عمر کیوں ہوتی ہے ان سوالوں کا جواب یہ ہے کہ حیوان کے جسم کے اعضا مزیادہ اور مختلف ہیں اور ان کے درمیان مضبوط رابطہ ہے یہاں تک کہ بعض کی حیات دوسرے کی حیات پر موقوف ہے لہذا اگر ان میں سے کوئی ناتواں ہو جاتا ہے اور مرجاتا ہے تو اس کی وجہ سے دوسرے اعضاء کو بھی موت آجاتی ہے اس کے ثبوت کے لئے وہ موت کافی ہے جو جراثیم کے حملہ سے اچانک واقع ہو جاتی ہے یہی اس بات کا سبب ہوتی ہے کہ عمر کا اوسط ستر، اسی سال سے بھی کم قرار پاتا ہے بہت سے تو بچپنے میں ہی مرجاتے ہیں مذکورہ تجربات سے جواب تک ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ستر اسی یا سو سال عمر یا اس سے زیادہ کی عمر موت کا اصل سبب نہیں ہے بلکہ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ عوارض و امراض ان میں سے کسی ایک پر حملہ کر کے اسے بیکار بنا دیتے ہیں چنانچہ اعضاء کے اتصال و ارتباط کی وجہ سے اس عضو کی موت سارے اعضا کی موت کا سبب بن جاتی ہے۔ جب علم عوارض کا علاج تلاش کرنے یا ان کے اثر کو بیکار بنانے میں کامیاب ہو جائیگا تو پھر صدیوں پر محیط زندگی میں کوئی چیز مانع نہ ہوگی۔ جیسا کہ بعض درختوں کی طولانی عمر ہوتی ہے لیکن اس بات کی توقع بہت کم ہے کہ علم طب اور حفظان صحت کے اسباب اس کمال تک پہنچ جائیں! لیکن یہ بات بعید نہیں ہے کہ وہ اس سے قریب ہو کر عمر کے اوسط کو دو یا تین گنا بڑھا دیں۔

اکتیسواں باب

مہدیؑ دیکھنے میں جوان ہیں، مرورِ ایام سے بوڑھے نہیں ہوں گے

اس باب میں ۸ حدیثیں ہیں

ا۔کمال الدین۔ محمد بن محمد بن عصام نے محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے قسم بن العلاء سے انہوں ں سے اسماعیل بن علی القزوینی سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عاصم الحناط سے انہوں نے محمد بن مسلم الثقفی الطحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو جعفر محمد، بن علی باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ سے قائم حج کے بارے میں چند سوال کرنا چاہتا تھا آپ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: اے محمد ابن مسلم محمد کے اہل بیتؑ کے قائم میں پانچ رسولوں کی یونس بن متی، یوسف بن یعقوب، موسیٰ و عیسیٰؑ اور محمدؐ کی سنت۔ یا مشابہت۔ ہے پس یونس بن متی کی سنت (مشابہت نخ) وہ غیبت کے بعد سن دراز ہونے کے بعد لوٹے جبکہ وہ جوان تھے یوسف بن یعقوب کی سنت۔ مشابہت نخ۔ یہ کہ ان کا خاص و عام سے غائب ہونا اور اپنے بھائیوں سے خود چھپائے رکھنا اور اپنے والد سے اپنا حال پوشیدہ رکھنا حالانکہ وہ اپنے والد، اپنے خاندان اور اپنے شیعوں سے زیادہ فاصلہ پر نہیں ہوں گے۔ اور موسیٰ کی سنت و مشابہت ان میں مسلسل خوف، طویل غیبت اور ولادت کو مخفی رکھنا ہے اور ان کے شیعوں کو پے در پے مصائب کا نشانہ اور رذات وشدائد میں مبتلا رہنے کے بعد خدا ان کو اذن ظہور دینا اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی نصرت و مدد کرنا ہے۔ اور

عیسیٰؑ کی سنت (مشابہت) ان کے بارے میں اختلاف کرنا ہے۔ یہاں تک کہ ایک گروہ کہے گا کہ وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ایک گروہ کہے گا کہ مر گئے تیسرا کہے گا قتل ہو گئے یا سولی پر چڑھا دیئے گئے۔ اور ان کے جد محمد مصطفیٰؐ کی سنت (مشابہت نخ) تلوار کو نیام سے نکال لینا ہے (تلوار لے کر خروج کریں گے نخ) اور خدا اور رسولؐ کے دشمنوں، ظالموں اور سرکشوں کو قتل کرنا ہے اور ان کی تلوار اور رعب سے مدد کرنا ہے اور کسی بھی طرف سے ان کے پرچم کو ناکام نہ لوٹنا ہے۔ اور آپ کے خروج کی علامتوں میں سے شام سے سفیانی کا خروج اور یمانی کا خروج ہے اور ماہ رمضان میں ایک آسمانی چیخ بلند ہوگی اور آسمان سے ایک منادی آپؑ اور آپ کے والد کے نام سے اعلان کرے گا۔

۲۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی نے احمد بن علی انصاری سے انہوں نے ابو الصلت ہروی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کی: (حضرتؑ) ظہور کے وقت قائم کی کیا نشانیاں ہیں؟ فرمایا: ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سن دراز ہوں گے دیکھنے میں جوان لگیں گے یہاں تک کہ دیکھنے والا یہ خیال کرے گا کہ یہ چالیس سال کے ہیں یا اس سے بھی کم اور ان کی نشانی یہ بھی ہے کہ وہ گردش لیل ونہار سے بوڑھے نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ان کا وقت آجائیگا۔

۳۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۹۲) محمد بن یوسف الگنجی شافعی سے انہوں نے کتاب عقد الدرر سے اپنی سند سے حسن بن علی رضی اللہ عنہما تک سلسلہ پہنچایا ہے کہ آپ نے فرمایا: مہدی قیام کریں گے تو لوگ جھٹلائیں گے کیونکہ وہ ان کی طرف جوان لوٹیں گے اور وہ انہیں ضعیف العمر سمجھتے ہوں گے۔

۴۔ غیبت نعمانی۔ ایک حدیث میں ابو عبد اللہ سے منقول ہے بیشک ایک بڑی مصیبت یہ بھی ہے کہ آپکا مولا اپنی جوانی کے عالم میں آئیگا جبکہ وہ اسے بہت بوڑھا سمجھتے ہوں گے۔

۵۔ غیبت نعمانی۔ ان روایات میں سے کہ جو انہوں نے اپنی اسناد سے ابو عبد اللہ سے نقل کی ہیں۔ فرمایا: اگر قائم قیام کریں گے تو لوگ انکار کریں گے کیونکہ وہ ان کی طرف کامیاب جوان کی

صورت میں لوٹیں گے۔

۶۔غیبت الشیخ۔ایک حدیث میں روایت کی ہے: بیشک صاحب الزمان میں یونس کی مشابہت ہے کہ آپ عنفوان شباب میں ظاہر ہوں گے۔

اسی پر دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۶ اور سترہویں باب کی ح ۲ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

بتیسواں باب

اس سلسلہ میں کہ آپ کی ولادت مخفی رہے گی

اس باب میں ۱۴ احدیثیں ہیں

ا۔ کفایۃ الاثر۔ ابوعبداللہ خزاعی نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے سہل بن زیاد الادمی سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے روایت کی ہیکہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن علی بن موسیٰ کی خدمت میں عرض کی: مجھے امید ہے کہ وہ قائم محمدؑ کے اہل بیتؑ سے ہوں گے جو زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ آپ نے فرمایا: اے ابو القاسم ہم میں سے کوئی نہیں ہے مگر یہ وہ قائم بامر اللہ ہے اور دین خدا کی طرف ہدایت کرنے والا ہے ہیں، لیکن جس قائم کے ذریعہ خدا زمین کو کفر و جحود سے پاک کر کے عدل وانصاف سے معمور کرے گا تو وہ قائم وہ ہے جس کی ولادت لوگوں[1] پر مخفی رہے گی اور ان سے ان کا جسم پوشیدہ رہے گا اور ان کے لئے ان کا نام لینا جائز نہ ہوگا۔ ان کا نام رسولؐ کا نام اور ان کی کنیت آپ کی کنیت ہوگی۔ ان کے لئے زمین سمٹ اور سکڑ جائیگی۔

---

[1] آپ کی ولادت کی پوشیدگی کا راز یہ ہے کہ بنی عباس کو رسولؐ اور ائمہ اہل بیتؑ سے مروی حدیثوں کے ذریعہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ائمہ میں سے بارہویں مہدیؑ ہیں اور وہی زمین کو اس طرح عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی ان کے ذریعہ خدا کرامی کے....

ہر دشوار کام آسان ہوگا آپ کے اصحاب دنیا بھر سے بدر والوں کی ۳۱۳ کی تعداد میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے اور یہ خدا کا قول (اینما تکونوا یات بکم الله جمیعا ان الله علیٰ کل شیء قدیر) تم جہاں کہیں بھی ہو گے خدا تم سب کو جمع کرو گا بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ جب اہل زمین۔ یا مخلصین نخ۔ کا یہ گروہ جمع ہو جائیگا تو آپ اپنے امر کو ظاہر کریں گے اور جب گروہ۔ عدد نخ۔ مکمل ہو جائے گا یعنی دس ہزار مرد جمع ہو جائیں گے تو آپ اذنِ خدا سے خروج کریں گے اور خدا کے دشمنوں کو قتل کرتے رہیں گے یہاں تک کہ خدا راضی ہو جائے گا۔ عبدالعظیم کہتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے آقا! یہ کیسے معلوم ہوگا کہ خدا راضی ہو گیا ہے؟ فرمایا: خدا ان کے دل میں رحم ڈال دے گا۔ اس حدیث کو کمال الدین میں محمد بن احمد شیبانی اور انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے نقل کیا ہے اور غایت المرام میں ایسی ہی حدیث احتجاج سے نقل ہوئی ہے۔

قلعوں کو فتح اور ظالموں کی حکومتوں کو نابود کرے گا، وہ سرکشوں کو قتل کریں گے۔ وہ زمین کے مشرق و مغرب کے مالک ہو جائیں گے، جبکہ وہ انہیں قتل کر کے ان کے نور کو بجھا دینا چاہتے ہیں لہذا انہوں نے حضرت حجت کے والد ابو محمد حسن عسکریؑ کے گھر کی تفتیش کے لئے جاسوسوں اور دائیوں کو مقرر کیا، مگر یہ کہ خدا کو سوائے اس کے کچھ پسند نہ تھا کہ وہ اپنے نور کو کامل کرے لہذا خدا نے ان کی والدہ کا حمل لوگوں سے پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ معتمد نے خفیہ طور پر دائیوں کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ کسی بھی وقت اس امر کی تفتیش کے لئے بنی ہاشم خصوصاً عسکریؑ کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہو جائیں اور اسے اس کی خبر دیں لیکن انہیں اس مقصد میں کامیابی نہ ہوئی کیونکہ خدا ان میں اپنے نبی موسیٰؑ کی سنت کو جاری کرنا چاہتا تھا کہ اس کے دشمنوں نے فرعون کی روش کو اختیار کر لیا تھا اور انہوں نے فرعونی سیاست کو اپنا لیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسکی حکومت کو بنی اسرائیل کا آدمی نابود کرے گا لہذا اس نے حاملہ عورتوں کے لئے جاسوس مقرر کئے چنانچہ ان کی شدید نگرانی میں بچہ پیدا ہوتا تھا اگر نوزاد لڑکا ہوتا تھا تو وہ اس کو قتل کر دیتے تھے اور اگر لڑکی ہوتی تھی تو اسے چھوڑ دیتے تھے چنانچہ انہوں نے موسیٰؑ کی تلاش میں ہزاروں بچوں کو قتل کر دیا۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔ (وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے) اس کے باوجود خدا نے اپنے نبی کو اپنی حفاظت میں رکھا اور ان کی ولادت کو ان سے پوشیدہ رکھا، فرماتا ہے (ہم نے موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی کر دی تھی کہ انہیں دودھ پلا دو اور جب کوئی خطرہ دیکھو تو انہیں دریا میں ڈال دینا، خوف

۲۔ کمال الدین۔ علی بن احمد الدقاق اور محمد بن احمد شیبانی (نسائی نخ) نے محمد بن ابی عبداللہ الکوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران النخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے حمزہ (خمیر نخ) حمران سے انہوں نے اپنے والد حمران بن اعین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں ن کہا: علی بن الحسینؑ سید العابدینؑ نے فرمایا: قائم ہم میں سے ہیں ان کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے گی یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ وہ پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں اور جب ظاہر ہوں گے تو ان پر کسی کا تسلط نہیں ہوگا۔

۳۔ کمال الدین۔ اپنی اسناد سے موسیٰ بن ہلال الضبی سے اور عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو جعفرؑ کی خدمت میں عرض کی: عراق میں آپ کے بہت سے شیعہ ہیں خدا کی قسم آپ کے اہل بیتؑ میں کوئی بھی آپ جیسا نہیں ہے۔ فرمایا: اے عبداللہ بن عطا: کان

وملال نہ کرنا ہم انہیں ضرور تمہاری طرف پلٹا دیں گے اور انہیں مرسلین میں قرار دیں گے۔)

بہت سی روایات مثلاً ستائیسویں باب کی ح ۱۲ اور اکتیسوں باب کی ح ۱ اور اڑتیسویں باب کی ح ۱، ۲ میں آپ کو ابراہیمؑ و موسیٰؑ سے مشابہہ قرار دیا گیا ہے۔

الزام الناصب میں، عالم و فاضل محمد یوسف ودھخوارقانی کی ایک کتاب سے نقل کیا ہے کہ جس کو انہوں نے شاہ عباس ثانی کے عہد میں تالیف کیا تھا: ایک دن آپ گھر کے صحن میں اپنی والدہ کی آغوش میں تھے کہ نرجس نے دائیوں کی آہٹ کو محسوس کیا اور بے چین ہوگئیں اور انہیں اس نور کو چھپانے کا موقعہ نہ ملا تو ہاتف نے ندا دی کہ اس حجت خدا کو صحن کے کنویں میں ڈال دو، آپ نے انہیں کنویں میں ڈال دیا دائیوں نے بچے کی آواز سنی تو جلدی سے گھر میں داخل ہوئیں اور گھر کے گوشہ گوشہ کو چھان ڈالا لیکن انہیں کوئی سراغ نہ ملا اور وہ حیران و پریشان باہر نکل آئیں اور جب غیروں سے گھر خالی ہوگیا تو نرجس کنویں کے پاس آئیں کہ دیکھیں نور چشم پر کیا گذری جب کنویں میں دیکھا تو ملاحظہ کیا کہ پانی، سطح زمین کے برابر آگیا ہے اور حجت خدا پانی پر صحیح سالم چمکتے چاند کی مانند ہیں اور آپ جس کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے وہ بھی تر نہیں ہوا، آپ نے انہیں اٹھا لیا، دودھ پلایا اور خدا کی حمد بجا لائیں اور اس کا شکر ادا کیا۔ الخ

جو ہم نے یہاں بیان کیا ہے اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ حجت خدا کی ولادت کو کیوں پوشیدہ رکھا گیا اور

کھول کر سن لو میں تمہارا صاحب و مالک نہیں ہوں۔ فرمایا: دیکھو تمہارا صاحب و مالک وہ ہے جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے گی۔

۴۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد العطار نے ابوعمرو اللیثی سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے جبریل بن احمد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے سعید بن غزوان سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس صاحب الامر کی ولادت اس خلق سے پوشیدہ رہے گی تا کہ جب وہ خروج کریں تو ان پر کسی کا تسلط نہ ہو، ایک رات میں خدا ان کی حکومت بنائیگا۔

۵۔ غیبت نعمانی۔ کلینی نے ہمارے علماء کی ایک جماعت سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ایوب بن نوح سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: میں نے ابوالحسن امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کی: ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ صاحب الامر ہیں اور اگر یہ چیز آپ کے سپرد کی جائے تو امن و امان کے ساتھ اور تلوار کے بغیر آپ کی بیعت کی جائے گی اور آپ کے نام کے سکے ڈھلیں گے آپ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس خط آتے ہیں اور ہر ایک کی طرف انگلی سے اشارہ کیا جاتا ہے اور مسائل دریافت کئے جاتے ہیں اور ہر ایک کے پاس مال بھیجا جاتا ہے مگر یہ کہ اس کو شہید کر دیا جاتا ہے یا وہ اپنے بستر پر مر جاتا ہے یہاں تک کہ اس امر کیلئے خدا ہم سے ایک جوان کو بھیجے گا، جس کی

ان کے آباء طاہرین کی ولادت کو مخفی نہیں رکھا گیا جبکہ ان کی شان میں ان بشارتوں کو انہوں نے ہی بیان کیا تھا ان کے غیر نے نہیں اور یہ بھی بیان کیا تھا کہ مہدی قلعوں کو فتح کرنے والے اور شرک و نفاق کی بنیاد کو منہدم کرنے والے ہیں اور آخری زمانہ میں وہ زمین کے وارث اور اس کے بادشاہ ہوں گے اور آپ کے آباء کے دشمن ان کے تقیہ کے نظریہ اور تلوار کے ساتھ خروج کرنے کی تحریم کو جانتے تھے یہاں تک کہ آسمان سے ندا سنائی دے اور آیات و علامات ظاہر ہوں۔ اور مہدی جو ائمہ کے آخری اور انکا سلسلہ ختم کرنے والے ہیں وہ تلوار کے ساتھ خروج کریں گے اور تقیہ کو اٹھا دیں گے اور خدا کے دشمنوں کو قتل کریں گے اور زمین کو شرک، ظالموں، بے دینوں اور جابروں سے پاک کریں گے۔

ولادت مخفی رہے گی۔

۶۔ اثبات الوصیۃ۔ سعد بن عبداللہ سے اپنی اسناد کے ذریعہ ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم وہ ہے جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے گی۔ نعمانی وغیرہ نے آپ کی ولادت کے مخفی رہنے کے بارے میں کچھ حدیثیں اور نقل کی ہیں، جن کا ذکر ہم نے اسی کو کافی سمجھ کر نہیں کیا ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۶، ۸ اور سترہویں باب کی ح ۱ بائیسویں باب کی ح ۲ ستائیسویں باب کی ح ۳، اکتیسوں باب کی ح ۱۱ اور اڑتیسویں باب کی ح ۱، ۴ دلالت کر رہی ہے۔

تینتیسواں باب

آپ پر کسی کا تسلط نہیں ہوگا

اس باب میں ۱۰ احدیثیں ہیں

۱۔ غیبت نعمانی۔ علی بن الحسین نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن الحسن (الحسین) الرازی سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن عمر الیمان سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم ظہور کریں گے اور ان پر کسی کا تسلط نہ ہوگا۔

۲۔ غیبت نعمانی۔ کلینی نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم ظہور کریں گے اور ان پر کسی کا تسلط نہیں ہوگا اور نہ ہی آپ کی گردن میں کسی کے عہد و بیعت کا قلادہ ہوگا اپنی سند سے ہشام سے نقل کیا ہے۔

۳۔ اثبات الوصیہ۔ حمیری نے محمد بن الحسین سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابو الجارود سے انہوں نے عثمان بن نشیط سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس صاحب امر پر کسی کا تسلط نہ ہوگا نہ عقد و ذمہ۔

اسی پر دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ٦ اور چھبیسویں باب کی ح ۳ اور ستائیسویں باب کی ح ۳ اٹھائیسویں باب کی ح ۳، ۴ اور بتیسویں باب کی ح ۲، ۴ دلالت کر رہی ہے۔

چوتیسواں باب

آپ خدا کے دشمنوں کو قتل کریں گے، زمین کو شرک اور ہر قسم کے ظلم و جور سے پاک کریں گے اور ظالم بادشاہ کو برطرف کریں گے اور تاویل پر ایسے ہی جہاد کریں گے جیسا کہ رسولؐ نے تنزیل پر کیا تھا۔

اس باب میں ۱۹ حدیثیں ہیں

ا۔ کمال الدین۔ جعفر بن محمد بن مسرور نے حسن بن محمد بن عامر سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن عامر سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے ابوعبداللہ کے حوالے سے ایک حدیث میں) بیان کیا کہا: قائم اس وقت تک ہرگز ظہور نہیں کریں گے جب تک کہ خدا کی ودیعتیں نہیں نکلیں گی اور جب وہ نکل آئیں گی تو ظہور کریں گے اور خدا کے دشمنوں کو قتل کریں گے۔

۲۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر بن مظفر نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ کی خدمت میں عرض کی یا آپ سے ایک شخص نے کہا: خدا آپ کو خیر دے کیا علیؑ دین خدا میں قوی نہیں تھے؟ فرمایا: کیوں نہیں، اس

نے کہا: تولوگوں نے آپ پر کیسے غلبہ پایا؟ اور آپؑ نے انہیں کیوں نہ ڈھکیلا؟ اور آپ کو اس سے کس چیز نے باز رکھا؟ فرمایا: کتاب خدا میں ایک آیت ہے اسی نے آپ کو باز رکھا۔ میں نے عرض کی: وہ کون سی آیت ہے؟ فرمایا: خداوند عالم کا یہ قول "لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منهم عذاباً الیماً" کافروں اور منافقوں کے صلبوں میں مومنین خدا کی ودیعتیں ہیں، علی انہیں اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے تھے جب تک وہ ودیعتیں باہر نہ آتیں جس سے ظاہر ہو جاتیں اس کو قتل کر دیتے۔ اسی طرح ہم اہل بیتؑ کے قائم ہیں وہ اس وقت تک ہرگز ظہور نہیں کریں گے جب تک خدا کی ودیعتیں ظاہر نہ ہوں گی اور جب ظاہر ہو جائیں گی تو پھر امام زمانہ ظاہر ہو کر انہیں قتل کر دیں گے۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۲۹) میں خداوند عالم کے اس قول "لو تزیلوا الخ" کے بارے میں کتاب الحجہ سے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بیشک مومنین، کافروں اور منافقوں کے صلب میں خدا کی ودیعتیں ہیں اور ہمارے قائم اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ یہ ودیعتیں نہیں نکلیں گی پھر جب یہ نکل آئیں گی تو ظہور فرما کر کفار اور منافقوں کو قتل کریں گے۔

۳۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۳۳) کتاب الحجہ سے، محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام باقرؑ کی خدمت میں عرض کی: سورۂ انفال میں خدا کے اس قول "قاتلوهم حتیٰ لا تكون فتنة و یكون الدین كله لله" کی کیا تاویل ہے؟ فرمایا: اس آیت کی تاویل نہیں آئے گی اور جب اس کی تاویل آجائے گی تو مشرکوں کو قتل کیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرلیں اور شرک ختم ہو جائے اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے وقت ہوگا۔

۴۔ اربعین الخاتون آبادی الموسوم بکشف الحق۔ ابو محمد بن شاذانؒ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو عبداللہ بن الحسین بن سعد کاتب نے ہم سے بیان کیا ہے کہ ابو محمدؑ نے فرمایا: بنی امیہ اور بنی عباس نے دو اسباب کی بنا پر اپنی تلواریں تمہارے اوپر کھینچ رکھی تھیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ وہ جانتے تھے کہ خلافت کا حق ان کا نہیں ہے، ڈرتے تھے کہ کہیں ہم اپنے حق کا مطالبہ نہ کریں اور حق اپنے اصلی مرکز پر نہ آجائے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ وہ متواتر حدیثوں کے ذریعہ جانتے تھے کہ ظالم و جابر حکومتیں

ہمارے قائم کے ہاتھ سے نابود ہوں گی اور انہیں اس بات میں شک نہیں تھا کہ وہ خود ظالم و جابر ہیں اس لئے انہوں نے رسولؐ کے اہل بیتؑ کو قتل کرنے اور آپ کی نسل کو تباہ کرنے میں پوری کوشش کر ڈالی تا کہ وہ حضرت قائم کی ولادت میں رکاوٹ بن جائیں یا انہیں قتل کر دیں۔ پس خدا انہیں چاہتا تھا کہ اس کا امران میں سے کسی پر ظاہر ہو سوائے اس کے کہ وہ اپنے نور کو کامل کرنا چاہتا تھا خواہ وہ انہیں ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

اس پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱۴ آٹھویں باب کی ح ۴۲ اور دوسری فصل کے پہلے باب کی ح ۵۱، ۷۷، ۸۵، ۹۳، ۹۹ دسویں باب کی ح ۳ سولہویں باب کی ح ۱ سترہویں باب کی ح ۱، اکتیسویں باب کی ح ۱ بتیسویں باب کی ح ۱۱ اور آٹھویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ نویں فصل کے تیسرے باب کی ح ۱۱ اور دسویں فصل کے دوسرے باب کی ح ۸ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

پینتیسواں باب

وہ امرِ خدا کا اعلان کریں گے، دینِ حق کو ظاہر کریں گے، خدا کی مدد سے ان کی تائید ہوگی اور خدا کے فرشتے ان کی مدد کریں گے۔ زمین پر اسلام پھیلائیں گے اور آپ اس کے مالک ومختار بن جائیں گے اور ان کے ذریعہ خدا زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرے گا

اس باب میں ۴۷ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ محمد بن محمد بن عصام نے محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے قاسم بن العلا سے انہوں نے اسماعیل بن علی الفزاری سے انہوں نے علی بن اسماعیل سے انہوں نے عاصم بن حمید الحناط سے انہوں نے محمد بن مسلم الثقفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی۔ امام باقرؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: قائم ہم میں سے ہیں جن کی رعب کے ذریعہ مدد اور نصرت کے ذریعہ تائید کی جائے گی ان کے لئے زمین سمٹ جائے گی اور خزانے ظاہر ہو جائیں گے اور مشرق سے مغرب تک ان کی حکومت ہوگی اور ان کے ذریعہ خدا اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو روئے زمین پر جہاں بھی خرابہ ہوگا اس کو آباد کر دیا جائیگا، اس وقت خدا عیسیٰؑ کو بھیجے گا وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ آپ کے قائم کب خروج کریں گے؟ فرمایا: جب مرد، عورتوں کی شبیہ اور عورتیں مردوں کی

شبیہ بن جائیں گے اور مرد، مردوں پر اکتفاء کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں گی، عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوں گی اور جھوٹی گواہی کو قبول کیا جائیگا سچی گواہی کو مسترد کیا جائیگا لوگ خون اور زنا کے ارتکاب کو معمولی بات سمجھیں گے، سود کو حلال سمجھیں گے اور بدکار سے ان کی زبان درازی کی وجہ سے ڈرا جائے گا شام سے سفیانی اور یمن سے یمانی خروج کریں گے اور بیداء کی زمین دھنس جائیگی اور آل محمد میں سے ایک نوجوان، جس کا نام محمد بن الحسن نفس الزکیہ ہے، رکن و مقام کے درمیان قتل کیا جائیگا اور آسمان سے ایک نداء گونجے گی کہ حق اس میں اور اس کے شیعو ں میں ہے، اس وقت ہمارے قائم کا ظہور ہوگا، خروج کے بعد وہ خانہ کعبہ سے پشت لگا کر کھڑے ہوں گے اور ان کے پاس ۳۱۳ اشخاص جمع ہو جائیں گے آپ پہلے اس آیت " بقية الله خير لكم ان كنتم مومنين" کی تلاوت کریں گے پھر فرمائیں گے: میں بقیۃ اللہ ہوں اور تم پر اس کی حجت اور اس کا خلیفہ ہوں کوئی مسلمان انہیں سلام نہیں کرے گا مگر اس طرح السلام عليك يا بقية الله فی ارضه جب آپ کے پاس ایک گروہ یعنی دس ہزار مرد جمع ہو جائیں گے تو آپ وہاں سے خروج کریں گے اور پھر زمین پر خدا کے علاوہ، بت اور صنم وغیرہ کی عبادت و پوجا نہیں ہوگی اور ان سب کو جلا دیا جائیگا اور یہ ایک طویل غیبت کے بعد ہوگا تا کہ خدا یہ دیکھ لے کہ غیبت میں کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان لاتا ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ ابو طالب مظفر علوی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن نصیر سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: بیشک ذوالقرنین ایک نیک آدمی تھے جن کو خدا نے اپنے بندوں پر اپنی حجت قرار دیا تھا انہوں نے اپنی قوم والوں کو خدا کی طرف بلایا اور انہیں اس سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا تو انہوں نے ان کے سر کے ایک طرف مارا تو وہ ایک قوم سے زمانہ تک غائب ہو گئے یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے، پھر

وہ ظاہر ہوئے اپنی قوم میں لوٹ کر آئے تو ان کی قوم والوں نے دوسرے حصہ پر مارا اور تمہارے درمیان وہ شخص ہے جو ان کی سنن پر ہے۔[1] بیشک خدا نے ذوالقرنین کو زمین پر اقتدار و تسلط دیا تھا اور ہر چیز کو ان کے لئے سبب قرار دیا تھا اور ان کے ان خصوصیات کو خدا میرے بیٹوں میں سے قائم میں جاری کرے گا، پھر وہ مشرق و مغرب میں پہنچیں گے اور زمین کے جس نشیب و فراز اور میدان و پہاڑ پر جہاں بھی ذوالقرنین کے قدم پہنچے ہیں وہاں ان کے قدم پہنچیں گے۔ اور خدا اس کے لئے زمین کے خزانے اور اس کی کانوں کو ظاہر کرے گا اور رعب کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا، ان کے وسیلہ سے زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۳۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۲۱ کتاب المحجہ سے، رفاعہ بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جعفر صادقؑ سے سنا کہ خدا کے اس قول " **ولہ اسلم من فی السمٰوات و الارض طوعاً و کرھاً** " کے بارے میں فرماتے ہیں: جب قائم المہدی، قیام کریں گے تو اس وقت زمین کا کوئی گوشہ باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہاں لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ کی آواز گونجتی ہوگی۔[2]

---

[1] وہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

[2] ان روایات کی تائید وہ چیزیں کرتی ہیں کہ جن کو تفسیر مجمع البیان میں خدا کے اس قول "**لیظھرہ علی الدین کلہ**(سورہ صف)" عیاشی سے اسناد کے ساتھ عمران بن میثم سے انہوں نے عبایہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے سنا کہ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: "**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ**" کیا ابھی غالب ہوا ہے؟ سب نے کہا ہاں: فرمایا: ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی گاؤں نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہاں صبح و شام لا الٰہ الا اللہ کی آواز بلند کی جائے گی اور ینابیع المودۃ ص ۴۲۳ پر ایسی ہی حدیث نقل ہوئی ہے جو ہم نے دوسری فصل کے باب اول کی حدیث کے ذیل میں بیان کیا ہے وہ بھی اس کی تائید کرتا ہے اسی طرح مجازات الآثار النبویہ میں جو آپؐ سے منقول ہے وہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ دین ہر اس جگہ ضرور پہنچے گا جہاں رات ہوتی ہے، اور تفسیر فرات الکوفی میں ہے انہوں نے کہا: مجھ سے علی بن الزہری نے بیان کیا اور انہوں نے ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا: تم قرآن پڑھتے ہو؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: ہاں، فرمایا:

۴۔ تفسیر فرات الکوفی۔ کہتے ہیں: ہم سے جعفر بن احمد نے معنعنا طریقہ سے ابوعبداللہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ "خداوہ ہے جس نے اپنے رسول کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی ہو" فرمایا: جب قائم خروج کریں گے تو اس وقت کوئی مشرک باقی رہے گا نہ کافر وہ جہاں بھی ہوگا اسے نکلنے پر مجبور کیا جائے گا اگر وہ چٹان کے اندر چھپا ہوگا تو وہ چٹان کہے گی: میرے اندر مشرک پناہ لئے ہوئے ہے مجھے توڑ کر اسے قتل کر دیجئے ایسی ہی روایت ینابیع المودۃ میں ابوبصیر وسماعہ کے حوالہ سے امام صادقؑ سے منقول ہے اور بحار میں کنز جامع الفوائد سے اپنی سند کے ساتھ ابوبصیر سے نقل کی ہے۔

۵۔ ینابیع المودۃ (۴۲۳ص) میں کتاب المحجہ، امام زین العابدینؑ اور محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ فرمایا: یقیناً خدا قائم کے ظہور کے وقت اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔

۶۔ ینابیع المودۃ (۴۲۴ص) میں مذکورہ کتاب سے، ابوبصیر سے اور انہوں نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: قائم کے ظہور کے وقت مومنین خدا کی مدد سے خوش ہوں گے۔

۷۔ بحار الانوار۔ ایک حدیث میں تفسیر عیاشی سے خدا کے اس قول وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ کے بارے میں، امامؑ صادقؑ سے اور آپؑ نے اپنے والد سے روایت

سورہ طسم پڑھو، راوی کہتا ہے کہ میں نے شروع کی چار آیتیں اس آیت و نجعلھم ائمۃ و نجعلھم الوارثین تک پڑھی فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے اس ذات کی قسم جس نے محمد کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا بیشک ابرار ہم اہل بیتؑ میں سے ہیں اور ان کے شیعہ موسیٰ اور ان کے شیعوں کی مانند ہیں، اس سلسلہ میں معنعنا طریقہ سے ابومغیرہ سے ایک اور روایت کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ علیؑ نے فرمایا: یہ آیت و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلھم ائمۃ و نجعلھم الوارثین ہماری شان میں نازل ہوئی ہے اور تفسیر فرات میں ہماری نقل کردہ حدیثوں کے علاوہ اس سلسلہ میں اسی مفہوم کی کچھ اور روایات نقل ہوئی ہیں۔

کی ہے کہ اس آیت کی تاویل وتفسیر اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ ہمارے قائم ظہور نہیں کریں گے تو جوان کو پائے گا وہ دیکھے گا کہ اس آیت کی تاویل کیا ہے۔ دینِ خدا اس جگہ تک ضرور پہنچے گا جہاں تک رات پہنچتی ہے۔ ایسے ہی ینابیع المودۃ ص ۴۲۳ میں منقول ہے۔

۸۔ تفسیر علی بن ابراہیم۔ خداوند عالم کے اس قول، **امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء و یجعلکم خلفاء الارض**۔ کی تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے اور انہوں نے صالح بن عقبہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ قائم آل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے خدا کی قسم جب وہ مقام میں دو رکعت نماز پڑھیں گے تو مضطر ہوں گے خدا سے دعا کریں گے خدا ان کی دعا کو قبول کرے گا اور، ان کی مشکل کو حل کرے گا اور انہیں زمین پر خلیفہ بنائے گا۔

۹۔ بحارالانوار غیبت نعمانی سے اس کے مؤلف نے ابن عقدہ سے انہوں نے احمد بن یوسف بن یعقوب ابوالحسین کی کتاب سے انہوں نے اسماعیل بن مہران سے انہوں نے ابن البطائنی سے انہوں نے اپنے والد اور وہب سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے خدا کے اس قول" **وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملو االصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم و لیبد لنھم من بعد خوفھم امناً یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا**" کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اس سے قائم اور ان کے اصحاب مراد ہیں۔

۱۰۔ بحارالانوار۔ کنز جامع الفوائد میں یوسف بن یعقوب سے انہوں نے محمد بن ابیبکر المقری سے انہوں نے نعیم بن سلیمان سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے، خدا کے اس قول **لیظھرہ علیٰ الدین کلہ ولو کرہ المشرکون**، کے بارے میں کہا: یہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ ہر یہودی ونصرانی اور دوسرے مذہب والے اسلام میں داخل

نہیں ہوں گے، جب تک بکری اور بھیڑیا، گائے اور شیر، انسان اور سانپ ایک دوسرے سے محفوظ نہیں ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ چوہا جوراب کو نہیں کاٹے گا اور جزیہ اٹھالیا جائیگا، صلیب کو توڑ دیا جائیگا، خنزیر کا صفایا کردیا جائیگا اور یہ خدا کا قول ہے "لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون" اس کو ینابیع المودۃ۔ ص ۴۲۳ پر مختصر طریقہ سے نقل کیا گیا ہے۔

۱۱۔ بحار الانوار۔ کمال الدین میں علی بن حاتم سے کہ جس میں انہوں نے احمد بن زیاد کو لکھا ہے، انہوں نے حسن بن علی بن سماعہ سے انہوں نے احمد بن الحسن المیثمی سے انہوں نے ابن محبوب سے انہوں نے مومن طاق سے انہوں نے سلام بن المستنیر سے انہوں نے ابو جعفر سے خدا کے اس قول" اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا" کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا قائم کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرے گا یعنی اس کے بسنے والوں کے کفر کی موت کے ذریعہ زندہ کرے گا اور کافر مردہ ہیں۔

۱۲۔ بحار الانوار۔ سید علی بن عبد الحمید اپنی کتاب، الانوار المضیئۃ میں اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن احمد الایادی سے اس حدیث کو امیر المومنینؑ کی طرف مرفوع کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: جن لوگوں کو زمین پر کمزور بنا دیا گیا ہے اور جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ جن کو خدا امام بنائے گا وہ ہم اہل بیتؑ ہیں، خدا ان کے مہدی کو بھیجے گا وہ انہیں عزت دیں گے اور ان کے دشمنوں کو ذلیل کریں گے۔

۱۳۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن ہوذہ نے ابراہیم بن اسحٰق نہاوندی سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہیکہ انہوں نے کہا کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا: جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ۳۱۳ فرشتے نازل ہوں گے۔ جتنے بدر میں آئے تھے۔

۱۴۔ عیون اخبار الرضاؑ۔ محمد بن علی ماجیلویہ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ریان بن شبیب سے انہوں نے ایک طویل حدیث میں۔ رضاؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے شبیب کے بیٹے اگر تم کسی پر رونا چاہتے ہو تو حسینؑ بن علی بن ابی طالب پر

گریہ کرو، کیونکہ آپ کو بے دردی سے ذبح کیا گیا ہے اور آپؑ کے ساتھ آپ کے خاندان کے ایسے اٹھارہ مردوں کو قتل کیا گیا ہے جن کا مثیل ونظیر روئے زمین پر کوئی نہ تھا، بیشک ان کے قتل ہونے پر ساتوں آسمان وزمین نے گریہ کیا ہے یقیناً ان کی مدد کیلئے چار ہزار فرشتے نازل ہوئے تھے لیکن انہیں اجازت نہیں دی گئی لہذا وہ گرد آلود طریقہ سے حضرت قائم کے ظہور تک آپ کی قبر کے پاس رہیں گے اور امام زمانہ کے انصار میں شامل ہوں گے اور ان کا شعار: یا لثارات الحسین (اے خون حسین کے انتقام لینے والو!) ہوگا۔

۱۵۔عیون المعجزات۔عالم اہل بیتؑ سے روایت کی گئی ہے کہ بیشک خدا نے حسینؑ کے پاس چار ہزار فرشتے بھیجے یہ وہی فرشتے تھے جو روز بدر رسولؐ پر نازل ہوئے تھے اور خدا نے آپؑ کو دشمنوں پر کامیابی اور اپنے جد سے ملاقات کا اختیار دیا تو آپؑ نے اپنے جد سے ملاقات کرنے کو اختیار کیا تو خدا نے ان فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ وہ گرد آلود بالوں کے ساتھ مرقد حسینؑ میں ہی ٹھہریں اور ان کے صلب سے ہونے والے صاحب الزمان حضرت قائم کے ظہور کا انتظار کریں۔

۱۶۔اربعین الخاتون آبادی الموسوم بکشف الحق۔فضل بن شاذان کہتے ہیں: ہم سے فضالہ بن ایوب نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے عبداللہ بن سنان نے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ میرے والد نے ابوعبداللہ سے عادل سلطان کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: عادل سلطان تو وہی ہے کہ جس کی اطاعت کو خدا نے انبیاء ومرسلین کے بعد تمام جن وانس پر واجب کیا ہے اور یہ سلطان یکے بعد دیگرے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ بارہویں سلطان تک نوبت پہنچے گی تو آپ کے اصحاب میں ایک نے عرض کی اے فرزند رسولؐ ان کی کچھ تعریف بیان کیجئے، فرمایا: یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا: اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم "اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول کی اور تم میں سے جو ولی امر ہوں ان کی اطاعت کرو، اور انکا خاتم وہ ہے کہ جس کے اقتدار کے زمانہ میں عیسیٰ آسمان سے اتریں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ دجال کو قتل کریں گے اور خدا ان کے لئے مشرق ومغرب کے دروازے کھول دے گا

اوران کی بادشاہت قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی پر پہلی فصل کے چوتھے باب کی ح ۲، ۸، ۹ ساتویں باب کی ح ۱، ۱۳ آٹھویں باب کی ح ۱، ۴، ۲۳ دوسری فصل کے باب اول کی ح ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۴۹، ۵۱، ۵۳، ۵۷، ۵۹، ۷۷ آٹھویں باب کی ح ۴ دسویں باب کی ح ۴، ۵ پندرہویں باب کی ح ۱ بائیسویں باب کی ح ۴ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱۱ چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱۵ ساتویں فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ چوتھے باب کی ح ۴ نویں فصل کے باب اول کی ح ۲ اور دسویں فصل کے دوسرے باب کی ح ۸ دلالت کر رہی ہے۔

چھتیسواں باب

آپؑ لوگوں کو ہدایت و قرآن اور سنت کی طرف لوٹائیں گے

اس باب میں ۱۵ حدیثیں ہیں

۱۔ نہج البلاغہ۔(ج ۲ خ ۱۳۴) اس خطبہ میں آپ نے فتنوں کا ذکر کیا ہے۔

وہ خواہشوں کو ہدایت کی طرف پلٹائے گا جب کہ لوگوں نے ہدایت کو خواہشوں کی طرف موڑ دیا ہوگا۔ اور رایوں کو قرآن کی طرف پھیر دے گا جب کہ انہوں نے قرآن کو رایوں پر ڈھال لیا ہوگا۔ یہاں تک کہ جنگ اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائیگی دانت نکالے ہوئے اور تھن بھرے ہوئے کہ جن کا دودھ میٹھا اور خوشگوار معلوم ہوگا لیکن اس کا انجام بہت تلخ ہوگا، اور کل، جو بہت نزدیک ہے ایسی چیزوں کو لیکر آئے گی جو تمہارے لئے بالکل اجنبی ہوں گی، حاکم و والی جو اس جماعت سے نہیں ہوگا وہ تمام حکمرانوں سے ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے باز پرس کرے گا اور زمین اس کے سامنے اپنے خزانے اگل دے گی اور اپنی کنجیاں آسانی سے اسکے سپرد کردے گی پھر وہ تمہیں دکھائے گا کہ حق اور عدل کا طریقہ کیا ہوتا ہے اور وہ کتاب وسنت کو زندہ کرے گا جو دم توڑ چکی ہوگی۔ اسی خطبہ کو ینابیع المودۃ میں ص ۴۳۷ پر یوں نقل کیا ہے: انہوں نے قرآن کو اپنی رایوں پر ڈھال لیا ہوگا لکھا ہے کہ مہدیؑ انہیں قرآن کی طرف پھیر دے گا، دیار مصر کے مفتی شیخ محمد عبدہ نے اس جملہ کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہیکہ یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ قائمؑ قرآن کی طرف بلائیں گے اور لوگوں سے اس کا

اتباع کرنے کا مطالبہ کریں گے اور ہر رائے کو اس کی طرف پھیر دیں گے۔ اور حاکم و والی ان سے باز پرس کرے گا۔ کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔ جنگ ختم ہو جائے گی اور قائم ولی۔ خدا۔ بدکار حکمرانوں میں سے ہر ایک سے اس کی بدکاری کی باز پرس کریں گے اور حاکم ان میں سے نہیں ہوگا، کیونکہ وہ ان جرائم سے بری ہے اور زمین اس کے سامنے اپنے خزانے اگل دے گی کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جو اس امر کے ساتھ قیام کرے گا اس کے لئے زمین کے خزانے آشکار ہو جائیں گے اس سلسلہ میں ایک مرفوع حدیث بھی نقل ہوئی ہے اور بعض لوگ خدا کے اس قول" و اخرجت الارض اثقالها" کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ اور یہی ابن ابی الحدید نے بھی کہا ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۲۳، ۲۵، ۲۸، ۵۲، ۵۳، ۵۹، ۶۳، ۷۷، ۹۹ اور پانچویں باب کی ح ۲ دسویں باب کی ح ۵ بائیسویں باب کی ح ۴ چوبیسویں باب کی ح ۳ ساتویں فصل کے دوسرے باب کی ح ۱۱ اور بہت سی حدیثیں دلالت کر رہی ہیں کہ جن کو ہم نے نقل نہیں کیا ہے۔

❀❀❀❀❀

سینتیسواں باب

آپؑ خدا کے دشمنوں اور رسول وائمہ کے دشمنوں سے انتقام لیں گے

اس باب میں ۴ حدیثیں ہیں

۱۔ دلائل الامامۃ۔ علی بن حبۃ اللہ نے محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ القمی سے انہوں نے علی بن احمد بن موسیٰ الدقاق اور محمد بن محمد بن عصام سے انہوں نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے اسماعیل الفراری سے انہوں نے محمد بن جمہور العمی سے انہوں نے ابن نجران سے انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے ابوحمزہ ثابت بن دینار ثمالی سے ایک حدیث میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوجعفر، امام باقرؑ سے دریافت کیا: فرزندِ رسولِ خدا کیا آپ بھی قائم برحق نہیں ہیں؟ فرمایا: جب میرے جد حسینؑ کو قتل کیا گیا تو ملائکہ میں واویلا مچ گیا، عرض کی اے معبود آقا! ان لوگوں کا صفایا کر دے کہ جنہوں نے تیرے برگزیدہ اور تیرے برگزیدہ کے فرزند تیری مخلوق میں تیرے منتخب کو قتل کیا ہے۔ پس خدا نے ان پر وحی کی اے میرے فرشتو! ٹھہرو! قسم ہے میری عزت وجلال کی میں ان سے ضرور انتقام لوں گا خواہ کچھ مدت کے بعد سہی، پھر خدا نے ان کے سامنے حسینؑ کی اولاد سے ہونے والے ائمہ سے پردہ اٹھایا، اس سے ملائکہ خوش ہو گئے انہوں نے دیکھا کہ ان میں سے ایک نماز میں مشغول ہے۔ ارشاد ہوا، میں اس قائم کے ذریعہ ان سے انتقام لوں گا، اور بحار میں علل الشرائع سے اپنی سند کے ساتھ ثمالی سے ایسی ہی روایت کی ہے اور اس جملہ کے بعد، کہ کیا آپ بھی قائم برحق نہیں ہیں؟ لکھا ہے۔ فرمایا: ہاں، میں نے عرض کی تو قائم ہی کو قائم

کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: جب قتل ہو گئے الخ۔

۲۔ بحار الانوار۔ امالی شیخ میں مفید سے انہوں نے احمد بن الولید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صفار سے انہوں نے محمد بن عبید سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے محمد بن حمران سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو عبد اللہ نے فرمایا: جب حسینؑ کے ساتھ سانحہ ہو گیا تو ملائکہ نے خدا کی بارگاہ میں فریاد کی اور عرض کی: اے میرے رب! تیرے برگزیدہ، تیرے نبیؐ کے فرزند کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے؟ فرمایا: تو خدا نے ان کے سامنے قائم کا سایہ پیش کیا اور فرمایا: اس کے ذریعہ ان پر ظلم کرنے والوں سے انتقام لوں گا۔

۳۔ غیبت نعمانی۔ ابن ہمام نے جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے اسحٰق بن سنان سے انہوں نے عبید بن خارجہ سے انہوں نے علی بن عثمان سے انہوں نے حزاب بن احنف سے انہوں نے ابو عبد اللہ جعفرؑ بن محمدؑ سے اور آپ نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ فرمایا: عہدِ امیر المومنینؑ میں فرات میں بہت زیادہ پانی آ گیا تو علیؑ اور آپؑ کے دونوں فرزند حسنؑ و حسینؑ سوار ہوئے اور ثقیف کے پاس سے گذرے تو لوگوں نے کہا: پانی کو لوٹانے کے لئے علیؑ آ گئے ہیں علیؑ نے فرمایا: خدا کی قسم میں اور میرے یہ دونوں بیٹے ضرور قتل کئے جائیں گے اور آخری زمانہ میں خدا میری اولاد میں سے ایک مرد کو بھیجے گا جو ہمارے خون کا قصاص لے گا اور وہ ان سے غائب ہو جائیگا کہ گمراہ الگ ہو جائیں یہاں تک کہ جاہل کہے گا خدا کو آلِ محمد کی ضرورت نہیں ہے۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۵۰ دلالت کر رہی ہے۔

اڑتیسواں باب

آپ ع میں انبیاء کی سنن ہوں گی اور انہیں میں سے ایک غیبت بھی ہے

اس باب میں ۲۳ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ شریف ابوالحسن علی بن موسیٰ، احمد بن ابراہیم بن محمد بن عبیداللہ بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ نے علی بن ہمام سے انہوں نے احمد بن محمد نوفلی سے انہوں نے احمد بن ہلال سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ کلابی سے انہوں نے خالد بن نجیح (نجیح نخ) سے انہوں نے حمزہ بن حمران سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن جبیر سے روات کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سید العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: قائم میں سات انبیاء کی سنن و سیرتیں ہیں ہمارے باپ آدم کی سنت، نوح کی سنت، ابراہیم کی سنت، موسیٰ کی سنت، عیسیٰؑ کی سنت، ایوب کی سنت، اور محمدؐ کی سنت چنانچہ آدم و نوح کی سنت تو طول عمر ہے ابراہیم کی سنت پوشیدہ طور پر ولادت اور لوگوں سے جدا رہنا ہے۔ موسیٰؑ کی سنت خوف و غیبت ہے، عیسیٰ کی سنت لوگوں کا آپ کے بارے میں اختلاف کرنا ہے۔ ایوب کی سنت آزمائش کے بعد کشائش ہے اور محمدؐ کی سنت تلوار کے ساتھ خروج ہے۔

۲۔ غیبت نعمانی۔ (ایک حدیث میں اپنی سند سے کعب الاحبار سے روایت ہے کہ) بیشک قائم

علیؑ کی اولاد سے ہیں ان کی غیبت یوسف کی غیبت کی سی ہے اور ان کی رجعت عیسیٰؑ کی رجعت کی مانند ہے۔

۳۔ کمال الدین۔ عبدالواحد محمد بن عبدوس نے ابوعمرو الکجی (الکجی نخ) سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے علی بن محمد القمی سے انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے ابو احمد ازدی سے انہوں نے ضریس کناسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں: اس صاحب امر میں یوسف کی شباہت ہے، خدا ان کی حکومت کو ایک رات میں قائم کرے گا۔ نعمانی نے اپنی سند سے اپنی کتاب غیبت میں ابوجعفر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ کمال الدین۔ میرے والد اور محمد بن الحسن نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے معلیٰ بن محمد البصری سے انہوں نے محمد بن جمہور وغیرہ سے اور انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے راوی کہتا ہے میں نے آپؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: قائم میں موسیٰ بن عمران کی شباہت۔ سنت نخ۔ ہے میں نے عرض کی: موسیٰؑ بن عمران کی کون سی شباہت۔ سنت نخ۔ ہے فرمایا: ان کی ولادت کا مخفی ہونا اور اپنی قوم سے غیبت اختیار کرنا ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر علوی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد محمد بن مسعود عیاشی سے انہوں نے علی بن محمد بن شجاع سے انہوں نے محمد بن عیسیٰؒ سے انہوں نے یونس سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوعبداللہ نے فرمایا: اس صاحب امر میں انبیاء کی سنتیں ہیں موسیٰ بن عمران کی سنت، عیسیٰ کی سنت، یوسف کی سنت، محمد، صلوات اللہ علیہم کی سنت ہیں، موسیٰ بن عمران کی سنت تو ان کا خوف و ترقب ہے اور عیسیٰ کی سنت یہ ہے کہ ان کے بارے میں وہی کہا جائیگا جو عیسیٰ کے بارے میں کہا گیا تھا اور یوسف کی سنت یہ ہے کہ خدا ان کے اور مخلوق کے درمیان پردہ ڈال دے گا وہ انہیں دیکھیں گے اور نہ پہچانیں گے۔ اور محمدؐ کی سنت یہ ہے کہ وہ ان کی ہدایت پر چلیں گے اور ان کی سیرت کو اختیار کریں گے۔

۶۔غیبت الشیخ۔محمد بن عبداللہ حمیری نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے سلیمان بن داؤد منقری سے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوجعفر (محمد باقرؑ) سے سنا کہ فرماتے ہیں: اس صاحب امر میں چار انبیاء کی سیرتیں ہیں، سیرت موسیٰ، سیرت عیسیٰ، سیرت یوسف اور سیرت محمد مصطفیٰؐ، سیرت موسیٰ ان کا خوف وترقب ہے سیرت یوسف غیبت ہے، سیرت عیسیٰ یہ ہے کہ ان کے بارے میں کہا جائے گا وہ مر گئے یا نہیں مرے، اور سیرت محمد تلوار ہے۔

۷۔اثبات الوصیہ۔حمیری نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے سلیمان بن داؤد سے انہوں نے ابو بصیر (ابوبصیر نخ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوجعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں اس صاحب الامر میں چار انبیاء کی چار سنتیں ہیں۔سنت موسیٰ غیبت، سنت عیسیٰ خوف اور یہودیوں کا ڈر اور لوگوں کا ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ مر گئے یا نہیں مرے وہ قتل کر دیئے گئے یا قتل نہیں کئے گئے، سنت یوسف جلال وسخاوت ہے اور سنت محمد تلوار کے ساتھ ظہور کرنا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۲۵ آٹھویں باب کی ح ۸، ۴۵، دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۷ اٹھارہویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۵ بائیسویں باب کی ح ۴ ستائیسویں باب کی ح ۱۲، ۱۸، ۲۰، اٹھائیسویں باب کی ح ۲ تیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۴ اور اکتیسویں باب کی ح ۱ و ۶ دلالت کر رہی ہے۔

⊛⊛⊛⊛⊛

انتالیسواں باب

آپؑ تلوار کے ساتھ خروج کریں گے اور ان کے ظہور کے بعد اس شخص کا ایمان لانا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا

اس باب میں ۱۷ حدیثیں ہیں

ا۔تفسیر صافی۔خدا کے اس قول کے بارے میں (یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفساً ایمانها لم تکن آمنت من قبل) اور الاکمال میں آپ (امام صادقؑ) سے اس آیت کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے قائم المنتظرؑ کا ظہور مراد ہے، نیز آپ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: آیات سے مراد ائمہؑ ہیں اور آیت سے مراد منتظرؑ قائم ہیں کہ اس دن کسی کا ایمان لانا اسکے لئے مفید نہ ہوگا۔اور ینابیع المودۃ (ص ۴۲۲) میں کتاب الحجہ سے، علی بن رباب سے ایسی ہی حدیث منقول ہے۔

۲۔غیبت نعمانی۔علی بن الحسین نے محمد بن یحییٰ العطار سے انہوں نے محمد بن الحسن الرازی سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے عبداللہ بن بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا، مجھے صالحین میں سے صالح کا نام بتائیے، میری مراد قائمؑ ہیں۔فرمایا۔ان کا نام میرا نام ہے اور میں نے عرض کی: کیا وہ محمدؐ کی سیرت پر چلیں گے؟ فرمایا:

اے زرارہ افسوس کہ وہ آپ کی ایک سیرت پر نہیں چلیں گے میں نے عرض کی، میں قربان کیوں؟ فرمایا: محمدؐ اپنی امت میں نرم (احسان) طریقہ اختیار کرتے تھے، لوگوں سے الفت ومحبت کرتے تھے اور قائم قتل کریں گے کہ انہیں اس کا اس کتاب میں حکم دیا گیا ہے جو ان کے پاس ہے وہ کسی سے توبہ کرنے کو نہیں کہیں گے۔ تباہی ہے اس شخص کے لئے جو ان سے دشمنی کرے[1]

اور نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اس سلسلہ میں اس کے علاوہ کچھ روایات نقل کی ہیں:

۳۔ المحجہ فیما نزل فی القائم الحجۃ۔ محمد بن الحسن شیبانی نے کشف البیان میں لکھا ہے کہ خداوند عالم کے اس قول " و لنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر " کے معنی کے بارے میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: عذاب ادنیٰ قحط اور خشکسالی اور عذاب اکبر سے مراد آخری زمانہ میں قائم المہدیؑ کا تلوار کے ساتھ خروج کرنا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۴۲ اور دوسری فصل کے اکتیسویں باب کی ح ۱۱ اور اڑتیسویں باب کی ح ۱، ۶ دلالت کررہی ہے۔

❁❁❁❁❁

---

[1] اس حدیث اور اس حدیث میں کوئی منافات نہیں ہے جو کہ اس بات پر دلالت کرتی ہے آپؑ رسولؐ کی سیرت وروش پر چلیں گے آپ کی امام مہدی میں ایک شباہت یہ ہے کہ آپ تلوار کے ساتھ قیام کریں گے جبکہ اس سلسلہ میں عیسیٰ سے مشابہت نہیں ہے جبکہ رسولؐ سے آپ کی مشابہت کفر کے آثار مٹانے، بری عادتوں کو ختم کرنے اور آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے باطل قوانین وقواعد کو ختم کرنے میں ہے۔

چالیسواں باب

لوگ ان کی حکومت کے لئے آمادگی کریں گے

اس باب میں ایک حدیث ہے

ا۔ صحیح ابن ماجہ (کے دوسرے جزء کے ابواب فتن کے باب خروج مہدی میں ہے کہ) ہم سے حرملہ بن یحیٰ مصری اور ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا اور ان دونوں نے کہا: ہم سے ابوصالح عبدالغفار بن داؤد الحیرانی نے بیان کیا۔ ہم سے ابن لہیعہ نے (اور انہوں نے) ابوزرعہ عمرو بن جابر الحضرمی سے انہوں نے عبداللہ بن حرث بن جزء الزبیدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہؐ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے لوگ خروج کریں گے اور وہ مہدی یعنی اس کی بادشاہت کے لئے آمادگی کریں گے۔ اسی حدیث کو گنجی نے البیان میں اپنی سند سے ابن ماجہ سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن وصحیح ہے ثقات واثبات نے اس کی روایت کی ہے۔ اس کو ینابیع المودۃ (۴۳۵) میں ابن ماجہ سے نقل کیا ہے۔ منتخب کنز العمال (جو کہ مسند احمد ج ۶ ص ۲۹ کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) میں ابن ماجہ سے نقل کیا ہے۔

اکتالیسواں باب

آپ ؑ کی سیرت

اس باب میں ۳۰ حدیثیں ہیں

ا۔غیبت نعمانی۔عبدالواحد بن عبداللہ بن یونس نے احمد بن محمد بن ریاح سے انہوں نے احمد بن علی سے انہوں نے حسن بن ایوب سے انہوں نے عبدالکریم بن عمر سے انہوں نے احمد بن الحسن بن ابان سے انہوں نے عبداللہ بن عطاء مکی سے انہوں نے شیخ الفقہاء یعنی ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے مہدی کی سیرت کے بارے میں دریافت کیا ان کی سیرت کیسی ہوگی؟ فرمایا: وہی سیرت ہوگی جو رسولؐ کی تھی جو آپ سے پہلے کی چیز ہوگی اسے منہدم کریں گے جیسا کہ رسولؐ اللہ نے جاہلیت کی رسم کو ختم کیا تھا اور اسلام کو نو بنو کریں گے۔

۲۔غیبت نعمانی۔احمد بن محمد بن سعید نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد رفاعہ بن موسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوجعفر، باقرؑ سے دریافت کیا کہ جب قائم خروج وقیام کریں گے تو لوگوں کے درمیان کس سیرت کے مطابق عمل کریں گے؟ فرمایا: جو چیزیں ان سے پہلے کی ہوں گی انہیں ختم کردیں گے جیسا کہ رسولؐ نے کیا تھا اور اسلام کی تجدید کریں گے۔

۳۔ قرب الاسناد۔ ہارون بن مسلم نے مسعدہ بن زیاد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو قطائع کمزور ہو جائیں گے اور پھر قطائع نہیں رہیں گے۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱۴، ۲۹، ۴۲ اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱۴، ۵۱، ۵۴، ۹۴، ۹۹ سترہویں باب کی ح ۲ اڑتیسویں باب کی ح ۱، ۵، ۶، ۷ اکتالیسویں باب کی ح ۲ بیالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تینتالیسویں باب کی ح ۱، ۳ چوالیسویں باب کی ح ۲ پینتالیسویں باب کی ح ۱ سے ۵ تک چھٹی فصل کے گیارہویں باب کی ح ۳ ساتویں فصل کے باب اول کی ح ۱۱ اور نویں فصل کے دوسرے باب کی ح ۱۱ اور تیسرے باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

---

۱ یعنی آخری زمانہ میں لوگوں کے درمیان جو غلط رسوم و رواج، بری عادات اور باطل قوانین و قواعد رائج ہو جائیں گے ان کو ختم کریں گے اور اسلام کی تجدید کریں گے یعنی لوگوں کو شریعت اسلام کی مٹ جانے والی چیز کا اقرار کرنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف بلائیں گے۔

۱ یہاں اس شبہہ کا ازالہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے جو مخالفین نے وارد کیا ہے، وہ کہتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ رسولؐ اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ حضرات گمان کرتے ہیں کہ جب قائم ظہور کریں گے تو وہ اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے اور ہر وہ شخص کہ جس کی عمر بیس سال ہو گئی ہو گی اور اس نے دین کو نہیں سمجھا ہو گا اس کو قتل کر دیں گے مساجد و مشاہد کو منہدم کرنے کا حکم دیں گے وہ داؤد کی طرح حکم دیں گے اور ان سے دلیل معلوم نہیں کریں گے یہ تو نسخ ہے۔ علماء نے اپنی کتابوں میں اس اعتراض کا جواب دیا ہے شیخ نے اس کا جواب اعلام الوریٰ میں دیا ہے یہاں ہم اس کا خلاصہ بیان کرتے ہیں، یہ اعتراض جو ہم پر کیا گیا ہے کہ اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے اور ہر اس شخص کو قتل کریں گے جو بیس

سال کا ہو گیا ہوگا اور اس نے دین کو نہ سمجھا ہوگا تو ہمیں اس کا علم نہیں ہے اگر اس سے متعلق کوئی حدیث وارد ہوئی ہے تو اس پر یقین نہیں کیا جاسکتا رہا مساجد و مشاہد کے انہدام کا مسئلہ تو یہ ہم نے نہیں سنا ہے اور ممکن ہے کہ یہ حکم مخصوص ہو ان مساجد و مشاہد کے لئے جو حکم خدا کے خلاف بنی ہوں اور تقوے کے اساس پر تعمیر نہ ہوئی ہوں اور یہ جائز ہے اس پر نبیؐ نے عمل کیا ہے رہی بات کہ داؤد کی طرح حکم کریں گے دلیل نہیں طلب کریں گے یہ بھی صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح بھی ہے تو وہ اپنے علم سے فتویٰ دیں گے کیونکہ جب امام یا حاکم کسی چیز کو زیادہ بہتر طور پر جانتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم کے مطابق حکم دے اور یہ نسخ نہیں ہے کیونکہ نسخ وہ ہے کہ جس کی دلیل منسوخ حکم کے بعد آئے نہ کہ اس کے ساتھ ساتھ اس لئے کہ اگر دو دلیلیں ساتھ ساتھ ہوں گی تو ان میں سے کوئی بھی دوسری کو منسوخ نہیں کر سکتی ہے خواہ حکم میں وہ اس کے مخالف ہی ہو اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس بات پر متفق ہیں کہ اگر خداوند عالم یہ فرمائے تم فلاں وقت تک شنبہ کو اس حکم کو لازمی سمجھو اس کے بعد لازمی نہ سمجھو تو اس میں نسخ نہیں اس لئے کہ دلیل دافع، دلیل موجب کی ساتھ ساتھ ہے جب یہ بات صحیح ہے اور رسولؐ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ قائمؑ جو ان کی اولاد سے ہوں گے۔ ان کا اتباع کرنا اور ان کی موافقت کرنا واجب ہے تو جب ہم ان کے حکم کے مطابق عمل کریں گے خواہ وہ پہلے بعض احکام کے خلاف کریں تو بھی ہم نسخ پر عمل نہیں کریں گے کیونکہ نسخ اس میں داخل نہیں ہے کہ جس کے ساتھ دلیل ہے اور یہ بات واضح ہے۔

بیالیسواں باب

آپؑ کا زہداور اس باب میں ۴احدیثیں ہیں

ا۔غیبت نعمانی۔احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب ابوالحسین جعفی سے انہوں نے اسماعیل بن مہران سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد اور وہب سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہیکہ آپؑ نے قائم سے متعلق ایک حدیث میں فرمایا: انکالباس موٹا اور کھانا بے مزہ ہوگا۔

۲۔غیبت نعمانی۔علی بن الحسین نے محمد بن یحییٰ العطار سے انہوں نے محمد بن الحسن سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے معمر بن خلد سے انہوں نے ابوالحسن رضاؑ سے ایک حدیث میں روایت کی ہیکہ فرمایا: قائم کالباس موٹا اور کھانا بے مزہ ہوگا۔

۳۔غیبت الشیخ۔فضل نے عبدالرحمٰن ابوہاشم سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: تم خروج قائم میں عجلت چاہتے ہو خدا کی قسم ان کالباس موٹا، کھانا بے مزہ ہوگا اور صرف تلوار ہے اور تلوار کے نیچے موت ہے۔اس کو نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوعبد اللہ سے نقل کیا ہے اور اسی پر نویں فصل کے دوسرے باب کی ح ادلالت کررہی ہے۔

❀❀❀❀❀

تینتالیسواں باب

آپ ع کا کمال عدالت اوران کی حکومت میں عدل گستری اورامن وامان

اس باب میں ۷ حدیثیں ہیں

ا۔ ارشاد۔ علی بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب قائم کا خروج ہوگا تو عدل کے ذریعہ حکم کریں گے آپ کے زمانہ میں ظلم ختم ہو جائیگا اور اس کے ذریعہ راستے محفوظ ہو جائیں گے۔ زمین اپنی برکتیں اگل دے گی اور ہر حق کو حقدار تک پہنچادیا جائیگا اور کوئی دین دار نہیں بچے گا مگر یہ کہ سب اسلام کا اظہار کریں گے، ایمان کا اعتراف کریں گے کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے(ولہ اسلم من فی السموات و الارض طوعاً و کرھاً و الیہ یرجعون) اور آپ ع لوگوں کے درمیان ایسے ہی حکم لگائیں گے جس طرح داؤد اور محمد حکم کرتے تھے، اس وقت زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور اپنی برکتوں کو ظاہر کر دے گی اور اس وقت تم میں سے کوئی بھی کسی کو اپنے صدقہ اور احسان کا مستحق نہیں پائے گا کیونکہ تمام مومنین مالدار ہو جائیں گے پھر فرمایا: ہماری حکومت آخری حکومت ہوگی اور کسی گھر میں سے کوئی ایسا باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ ہم سے پہلے حکومت کر چکا ہوگا تا کہ جب وہ ہماری سیرت کو دیکھے تو یہ نہ کہے کہ جب ہمیں حکومت ملیگی تو ہم بھی ایسا ہی کریں گے اور یہ خدا کا قول ہے" و العاقبۃ للمتقین".

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۲۳) کتاب المحجہ سے زرارہ سے انہوں نے باقرؑ سے روایت کی ہے

کہ آپ نے فرمایا؛ وہ جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرلیں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور مشرق سے ایک کمزور ضعیفہ مغرب کے قصد سے نکلے گی، اسے کوئی نہیں ستائے گا۔ اور خدا زمین سے پیڑ پودے اگائے گا اور آسمان سے بارش برسائے گا۔

۳۔ الملاحم والفتن ۔ باب ۱۳۹۔ میں جو کہ نعیم نے اپنی کتاب الفتن میں بیان کیا ہے، ہم سے نعیم نے بیان کیا، ہم سے معمر بن سلیمان نے بیان کیا اور انہوں نے جعفر بن سیار الشامی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے۔ کہا حضرت مہدیؑ زبردستی چھینی گئی چیز کو اس کے حقدار تک پہنچا دیں گے خواہ وہ کسی انسان کے دانتوں کے نیچے ہی کیوں نہ ہو۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱۴، ۸۰ دسویں باب کی ح ۵ اور پینتیسویں باب کی ح ۹ دلالت کررہی ہے۔

چوالیسواں باب
آپؑ کا علم
اس باب میں ۵ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ علی بن احمد بن موسیٰ نے محمد بن ابی عبداللہ الکوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برمکی سے انہوں نے اسماعیل بن مالک سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک ہمارے مہدی عج کے قلب میں کتاب خدا اور اسکے نبیؐ کی سنت کا علم اسی طرح اگتا ہے جس طرح بہترین کھیتی اگتی ہے پس جو تم میں سے اتنی مدت تک باقی رہے کہ انہیں دیکھ سکے تو انہیں دیکھ کر اس طرح سلام کرے: "السلام علیک یا اهل بیت الرحمة و النبوة و معدن العلم و موضع الرسالة" اے رحمت و نبوت کے گھر والو! اے علم کے سرچشمو! اور رسالت کے مرکز آپ پر سلام ہو۔

۲۔ غیبت نعمانی۔ علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ علوی سے انہوں نے موسیٰ بن ہارون بن عیسیٰ عبدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسلم بن قعنب سے انہوں نے سلیمان بن ھلال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے جعفر بن محمد نے اپنے والد وجد علی بن الحسین کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے امیر المومنینؑ ہم کو اپنے اس مہدیؑ کے بارے میں کچھ بتایئے: فرمایا: چغلخور کی کثرت ہوگی اور مومنوں کی تعداد کم ہو جائیگی۔ اور کوئی کسی کا غمگسار نہ ہوگا اس کے بعد سائل نے پوچھا: اے امیر المومنین پھر

وہ کس (خاندان) سے ہوگا فرمایا بنی ہاشم سے۔

پھر مہدی کی صفت بیان کرنے لگے، وہ بہت بڑی پناہ گاہ، علم میں تم سب سے زیادہ اور تم سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! ان کی بیعت کو غم وتاریکی سے نکلنے کا ذریعہ قرار دے اور ان کے ذریعہ امت کو متحد کردے۔

۳۔ المہدی، عقد الدرر کے تیسرے باب میں حارث بن مغیرہ النضری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ الحسین بن علی کی خدمت میں عرض کی: ہم مہدی کو کس چیز کے ذریعہ پہچانیں؟ فرمایا: حلال وحرام کی معرفت اور لوگوں کا ان کی طرف محتاج ہونے اور ان کا کسی کی طرف محتاج نہ ہونے سے۔

۴۔ اسعاف الراغبین۔ (کے دوسرے باب کے ص ۱۳۹) میں ہے روایات میں آیا ہے کہ ان کے ظہور کے وقت ان کے سر کے اوپر سے ایک فرشتہ آواز دے گا۔ یہ مہدی ہیں، خدا کے خلیفہ ہیں ان کا اتباع کرو۔ یہاں تک فرمایا۔ بیشک مہدی انطاکیہ کے غار سے تابوت سکینہ کو اور شام کے پہاڑ سے توریت کے اسفار کو نکالیں گے اس سے آپ ؑ یہود پر حجت قائم کریں گے چنانچہ ان میں سے بہت سے اسلام لائیں گے۔

اسی پر دوسری فصل کے پینتالیسویں باب کی ح ا دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

پینتالیسواں باب

آپ کی سخاوت، مال کی تقسیم اور اس کا حساب نہ کرنا

اور اس باب میں ۱۳ حدیثیں ہیں

ا۔ بحار الانوار۔ علل الشرائع۔ میرے والد نے سعد سے انہوں نے حسین بن علی کوفی سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے سفیان بن عبدالمومن انصاری سے انہوں نے عمر بن شمر سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک شخص ابو جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں وہاں موجود تھا، اس نے کہا: خدا آپ پر رحم کرے لیجئے ۵۰۰ درہم ہیں انہیں ان کے مصرف میں خرچ کیجئے کہ یہ میرے مال کی زکواۃ ہے ابو جعفر نے اس سے فرمایا: انہیں تم ہی اٹھالو، انہیں اپنے ہمسایوں، یتیموں ، مسکینوں اور اپنے مسلمان بھائیوں پر خرچ کرو، یہ تو اس وقت ہوگا جب ہمارے قائم قیام کریں گے وہ اس کو مساوی طور پر تقسیم کریں گے اور رحمٰن کی مخلوق میں نیک و بد کے درمیان عدل قائم کریں گے، پھر جس نے ان کی اطاعت کی گویا اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی گویا اس نے خدا کی نافرمانی کی، کیونکہ آپؑ کو اسی لئے مہدیؑ کہا جاتا ہے کہ آپ خفی امر کی طرف ہدایت کریں گے آپ انطاکیہ کے غار سے توریت اور دیگر کتابوں کو نکالیں گے اور توریت والوں کے درمیان توریت سے اور انجیل والوں کے درمیان انجیل سے، زبور والوں کے درمیان زبور سے اور اہل قرآن کے درمیان قرآن سے حکم کریں گے اور زمین کا باطنی و ظاہری اموال آپ کے پاس جمع کر دیا جائیگا، آپ

لوگوں کوآواز دیں گے اس چیز کی طرف آؤ جس سے تم قطع رحم کرتے تھے، جس کے لئے تم خون بہاتے تھے، جس کے لئے خدا کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرتے تھے، پھرآپ وہ چیز عطا کریں گے جوانہیں اس سے قبل کسی نے عطانہیں کی ہوگی۔فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: وہ شخص مجھ سے ہے انکا نام میرا نام ہے خدا نے میری تمام چیزوں کوان کی ذات میں محفوظ کر دیا ہے، میری سنت پرعمل کرے گا اور زمین کو اسی طرح عدل ونور سے پر کرے گا، جس طرح وہ تاریکی وجوراور برائی سے بھر چکی ہوگی، اور نعمانی نے اپنی غیبت میں اپنی سند سے جابر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔تاریخ ابن عساکر۔(ج ۱ص ۱۸۶) آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو کھلے ہاتھوں مال تقسیم کرے گا اور اس کا حساب وکتاب نہیں کرے گا۔مؤلف تاریخ مذکور کہتے ہیں: اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے اور اسی حدیث کو، مصابیح السنۃ کے باب شرائط الساعۃ ۔حالات قیامت۔ میں نقل کیا ہے۔میری امت کے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا اور التاج الجامع للاصول (کتاب الفتن و علامات الساعۃ کے ساتویں باب میں جو کہ مہدی سے متعلق ہے) کے ص ۳۶۳ ابونضرہ سے (جابر کی حدیث) میں مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ نے فرمایا: وہ آخر میں ہوگا۔

اور منتخب کنز العمال (ج ۶ ص ۳۰) وہ میری امت کے آخر میں ہوگا۔اس کو احمد کی مسند و مسلم نے جابر سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۳۰) میں روایت کی ہے وہ میری امت کے آخر میں ہوگا الخ اسعاف الراغبین کے باب ۲ ص ۱۳۵ میں ہے وہ آخری زمانہ میں ہوگا، اس کو احمد و مسلم سے نقل کیا ہے۔

۳۔مصابیح السنۃ۔کے باب شرائط الساعۃ ۔میں حسان سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے مہدیؑ کے قصہ میں نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ان ۔یعنی مہدیؑ ۔کے پاس ایک شخص آئیگا اور کہے گا اے مہدی! مجھے عطا کیجئے مجھے عطا کیجئے، تو آپؑ اس کے کپڑے میں اتنا مال ڈال دیں گے کہ جسے وہ اٹھا نہیں سکے گا۔اور منتخب کنز العمال (ج ۶ ص ۲۹) میں ہے۔بیشک میری امت میں مہدیؑ ہے جو خروج کریں گے اور پانچ یا سات یا نو سال زندہ رہیں گے ایک شخص آپؑ کے

پاس آئے گا اور کہے گا۔ اے مہدیؑ! مجھے عطا کیجئے، مجھے عطا کیجئے تو آپ اس کے کپڑے میں اتنا مال ڈال دیں گے کہ جس کو وہ نہیں اٹھا سکے گا، اور اسی حدیث کو ینابیع المودۃ ۴۳۱ میں ترمذی سے اور ص ۴۳۵ پر صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے۔

۴۔ المہدی۔ عقد الدرر کے آٹھویں باب میں طاؤس سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: مہدی کی علامت یہ ہے کہ وہ کارندوں پر سخت، مال میں سخی اور مسکینوں پر مہربان ہوں گے، اسی کو ابو عبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں نقل کیا ہے اور بشارت مصطفیٰ میں لیث بن سلیم سے اور انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مہدی مال میں سخی، مسکینوں پر مہربان اور کارندوں پر سخت ہیں۔

۵۔ المہدی عقد الدرر کی تیسری فصل کے نویں باب میں حافظ ابو عبداللہ نعیم بن حماد کی کتاب الفتن سے اور انہوں نے ابورو بہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مہدی مسکینوں کے لئے بہت مہربان ہیں۔

اسی پر پہلی فصل کے چوتھے باب کی ح ۷ دوسری فصل کے باب اول کی ح ۳، ۱۴، ۲۸، ۳۶، ۳۷، ۴۱، ۵۴ دلالت کر رہی ہے۔

❀❀❀❀❀

چھیالیسواں باب

خدا آپؑ کے ہاتھ پر انبیاء کے معجزات ظاہر کرے گا تا کہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے اور آپؑ کے ساتھ انبیاء کی میراث اور رسول اللہ کا پرچم ہوگا

اس باب میں ۵ حدیثیں ہیں

ا۔ غیبت نعمانی۔ ابوسلمان احمد بن ھوذہ نے ابراہیم بن اسحٰق نہاوندی سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے ابو جارود زیاد بن المنذر سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب قائم ظہور کریں گے تو رسولؐ کے پرچم، حضرت سلیمان کی انگوٹھی اور موسیٰ کے پتھر و عصا کے ساتھ ظہور کریں گے پھر حکم دیں گے تو ندا کی جائے گی: آگاہ ہو جاؤ! تم میں سے کوئی شخص بھی کھانے، پینے کی چیزیں اور چارہ نہ اٹھائے ان کے اصحاب کہیں گے وہ ہمیں قتل کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے چوپایوں کو بھی بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں، پھر وہ چلیں گے اور اصحاب بھی آپ کے ساتھ چلیں گے پھر وہ جہاں پہلی منزل پر قیام کریں گے تو وہاں ایک پتھر پر ضرب لگائیں گے جس سے کھانا، پانی اور چارہ نکل آئے گا وہ کھائیں گے، پئیں گے اور اپنے چوپایوں کو کھلائیں گے، پلائیں گے۔ یہاں تک کہ نجف پہنچیں گے اور پشت کوفہ پر پڑاؤ ڈالیں گے۔

۲۔امالی (شیخ مفید) ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے انہوں نے بشر الکناسی سے انہوں نے ابو خالد کابلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے علی بن الحسینؑ نے فرمایا: اے ابو خالد فتنے ضرور ایسے ہی آئیں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے اوران سے کوئی نجات نہیں پا سکے گا مگر وہ شخص کہ جس سے خدا نے اس کا عہد لیا ہے وہی تو ہدایت کے چراغ، علم کے سرچشمے ہیں، خدا انہیں ہر گھٹا ٹوپ فتنہ سے نجات دے گا گویا میں تمہارے مالک وآقا کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ تمہارے نجف میں کوفہ کی پشت پر تین سو سے کچھ زیادہ مردوں کے ساتھ ہیں اور جبریل ان کے دائیں طرف اور میکائل ان کے بائیں طرف اور سامنے رسولؐ اللہ کے پرچم کے ساتھ اسرافیل ہیں، جن لوگوں کی طرف اس کو لہرائیں گے خدا انہیں ہلاک کردیگا۔

۳۔اربعین الخاتون آبادی المسمّی بکشف الحق۔(لکھتے ہیں) تیرہویں۱حدیث۔ہم سے احمد بن محمد بن ابی نصرؒ نے بیان کیا اور کہا کہ ہم سے حماد بن عیسیؒ نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عبداللہ بن ابی یعفور نے بیان کیا ابو عبداللہ جعفر بن محمدؑ نے فرمایا: انبیاء واوصیاء کے معجزات میں سے کوئی معجزہ نہیں ہے مگر یہ کہ خدا دشمنوں پر حجت تمام کرنے کے لئے اسی جیسا معجزہ ہمارے قائمؑ کے ہاتھ پر ظاہر کرے گا۔

اسی پر دوسری فصل کے سترہویں باب کی ح ۲ اور تیسری فصل کے باب اول کی ح ۲۰ ولالت کررہی ہے۔

❀❀❀❀❀

۱۔ظاہراً صاحب اربعین نے یہ حدیث، حسن بن حمزہ علوی کی کتاب الغیبۃ سے لی ہے مختصر یہ کہ مؤلف نے اس حدیث کو معتبر مدرک سے لیا ہے لیکن پہلا قول زیادہ ظاہر ہے۔

سینتالیسواں باب

آپ سخت آزمائش اور مومنوں کی شدید دشواریوں اور عظیم بلاؤں میں مبتلا ہونے کے بعد ظہور فرمائیں گے

اس میں ۲۴ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔حسین بن عبیداللہ نے ابوجعفر محمد بن سلیمان البز وفری سے انہوں نے احمد بن ادریس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے علی بن محمد بن قتیبہ نے بیان کیا اور انہوں نے فضل بن شاذان نیشاپوری سے انہوں نے ابن ابی نجران سے انہوں نے محمد بن منصور سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم کچھ لوگ ابوعبداللہ کی خدمت میں محو گفتگو تھے کہ آپؑ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم لوگ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ افسوس افسوس، خدا کی قسم جس طرف تمہاری نظریں لگی ہوئی ہیں وہ نہیں ہوگا جب تک کہ چھان پھٹک نہ لیا جائے، آزمانہ لیا جائے، خدا کی قسم جس طرف تمہاری نگاہیں لگی ہوئی ہیں وہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ تم کو اچھی طرح کھنگال نہ لیا جائے، خدا کی قسم جس طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں وہ نہیں ہوگا جب تک کہ تم کو ہر طرف سے مایوس نہ کر دیا جائے، خدا کی قسم جس طرف تم دیکھ رہے ہو وہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ بد بخت بد بخت اور سعید سعید نہیں بن جاتا ہے، اسی حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند سے محمد بن الفضیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے منصور سے مختصر

طور پر نقل کیا ہے۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۲۴) کتاب المحجہ فیما نزل فی القائم الحجہ سے اور اس میں مفضل سے انہوں نے صادقؑ سے آپؑ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے اور انہوں نے امیر المومنین علی علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی مدد نہیں آئے گی جب تک کہ وہ لوگوں کے لئے مردہ سے بھی زیادہ حقیر نہ ہو جائیں گے اور یہ کتاب خدا میں سورہ یوسف میں خدا کا قول ہے (یہاں تک جب ان کے انکار سے مرسلین مایوس ہونے لگے اور ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا ہے کہ اچانک ہماری مدد مرسلین کے پاس آ گئی ہے۔ اور یہ قیام مہدی کے وقت ہو گا۔

۳۔ نہج البلاغہ۔ خطبہ ۱۸۲ آگاہ ہو جاؤ میرے ماں، باپ ان چند لوگوں پر قربان ہو جائیں کہ جن کے نام آسمانوں میں جانے پہچانے اور زمین پر غیر معروف ہیں پس دیکھنا کہ تمہیں مسلسل ناکامیاں ہوتی رہیں گی، اور تمہارے تعلقات و روابط منقطع ہو جائیں گے تم سے چھوٹے برسر کار نظر آئیں گے یہ وہ وقت ہو گا کہ جب مومن کے لئے حلال درہم حاصل کرنے سے تلوار کا وار کھانا زیادہ آسان ہو گا یہ وہ زمانہ ہو گا کہ جب لینے والے (تہی دست) کا اجر و ثواب دینے والوں سے زیادہ ہو گا، اس عہد میں تم مست ہو گے شراب سے نہیں بلکہ عیش و آرام سے کسی مجبوری کے بغیر قسم کھاؤ گے ناچاری کے بغیر جھوٹ بولو گے یہ وہ وقت ہو گا جب تمہیں مصیبتیں اس طرح کاٹیں گی جس طرح پالان اونٹ کو ہان کو کاٹتا ہے، آہ ان کی مدت کتنی دراز اور اس سے امیدیں کتنی دور ہیں۔

۴۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن ادریس نے علی بن محمد بن قتیبہ سے انہوں نے فضل بن شاذان سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوالحسنؑ نے فرمایا: خدا کی قسم یہ ظہور اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک تم لوگوں کو اچھی طرح چھان پھٹک نہیں لیا جائیگا اور تم میں سے نادر ترین افراد ہی رہ جائیں گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا، جبکہ خدا نے ابھی یہ دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے جہاد کرنے والے

کون ہیں اور صابروں کو بھی نہیں دیکھا ہے۔

۵۔ غیبت الشیخ۔ جابر جعفی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو جعفرؑ کی خدمت میں عرض کی: آپ کو کشائش کب ملے گی؟ فرمایا: افسوس افسوس ہم کو اس وقت تک کشائش نہیں ملے گی جب تک کہ تمہیں چھان پھٹک نہ لیا جائے گا۔ پھر تمہیں آزمایا جائیگا یہی جملہ آپ نے تین بار دہرایا یہاں تک کہ خدا گرد وغبار کو زائل کر دیگا اور صاف، ستھرا باقی رہ جائے گا۔

۶۔ غیبت الشیخ۔ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے انہوں نے ایوب بن نوح سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ربیع بن محمد المسلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوعبداللہ نے فرمایا: خدا کی قسم تم لوگ اس طرح توڑ دیئے جاؤ گے جس طرح شیشہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن شیشہ جوڑے جانے سے جڑ جاتا ہے اور ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے پہلے تھا، خدا کی قسم تم لوگ اس طرح توڑے جاؤ گے جیسے مٹی کے برتن کہ اگر ان کو جوڑنا چاہیں تو جڑتے نہیں اور وہ پہلی صورت پر نہیں لوٹتے ہیں، خدا کی قسم تم لوگ رگڑے جاؤ گے، خدا کی قسم لوگوں کو ایسے چھانا پھٹکا جائیگا جس طرح جھرنے سے گیہوں کو دوسری چیزوں سے چھانا جاتا ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۵۷ آٹھویں باب کی ح ۴ چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱، ۴۲، ۷، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۹ اور پانچویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، اور دوسری روایات جو کہ اس کتاب کے ابواب میں درج ہیں اس پر دلالت کر رہی ہیں۔

اڑتالیسواں باب

آپؑ عیسیٰؑ بن مریمؑ کے امام ہوں گے اور عیسیٰؑ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے

اس باب میں ۲۵ حدیثیں ہیں

ا۔ منتخب کنز العمال (ج ٦ ص ۳۰) ہم میں سے وہ بھی ہے جس کے پیچھے عیسی بن مریم نماز پڑھیں گے، اس کو ابو نعیم سے کتاب المہدی میں ابو سعید سے نقل کیا ہے۔ اسی کی البیان کے ساتویں باب میں حافظ یوسف سے انہوں نے قاضی ابو المکارم سے انہوں نے ابو الحسن بن احمد سے انہوں نے حافظ ابو الفرج اصفہانی سے انہوں نے احمد بن حسن بن شعبہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن مخارق سے انہوں نے خلیل بن لطیف سے انہوں نے ابو ہارون العبدی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے۔

۲۔ غایت المامول۔ شرح التاج للاصول۔ (ج ۵ ص ۳٦۵) مؤلف طبرانی، مہدی متوجہ ہوں گے جب کہ عیسی بن مریم نازل ہو چکے ہوں گے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے، تو مہدی ان سے کہیں گے آگے بڑھئے لوگوں کو نماز پڑھایئے تو عیسیٰؑ کہیں گے: نماز جماعت۔ تو آپ ہی کے لئے قائم ہوئی ہے پس عیسی میرے بیٹوں میں سے ایک کے پیچھے نماز پڑھیں گے یہی مہدیؑ ہیں۔ اور اسعاف الراغبین (باب ۲ ص ۱۳۵) میں لکھا ہے کہ طبرانی نے مرفوع طریقہ سے روایت کی ہے کہ مہدی ملتفت ہوں گے، اور لکھا ہے: ابن حبان کی صحیح میں امامتِ مہدی میں ایسی ہی

حدیث ہے اسی حدیث کی ینابیع المودۃ ص ۴۶۹ اور صواعق میں ان کے بارے میں نازل ہونے والی آیات میں سے بارہویں کے ذیل میں طبرانی سے روایت کی ہے اور ابن حبان کی صحیح میں اور ینابیع (ص ۴۳۳) میں صاحب جواہر العقدین سے اور انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے اور لکھا ہے: اس کو طبرانی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں عقبہ بن عامر کی حدیث سے امامت مہدی میں نقل کیا ہے۔ اور البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان کے نویں باب میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور ابوعمر الدانی نے اپنی سنن میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی ملتفت ہوں گے۔

۳۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۴۹) میں حافظ نعیم بن حماد کی کتاب الفتن سے اپنی سند سے ابن ہشام بن محمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مہدی وہ ہیں جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی امامت کریں گے۔

۴۔ الملاحم والفتن۔ کے ۸۳ ویں باب میں ابوصالح سلیلی کی کتاب الفتن سے انہوں نے حذیفہ تک سلسلہ پہنچاتے ہوئے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس کے بعد انہوں نے حدیث الفتن کو مکمل طور پر نقل کیا ہے۔ پھر لکھا: یقیناً اس امت نے فلاح پائی جس کا اول میں اور آخر عیسیٰ ہیں وہ میرے بیٹوں میں سے ایک کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۵۔ عیون المعجزات۔ رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے خاتم الائمہ مہدی کے خروج کی ائمہ کو خبر دی ہے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ اور آپ کے ظہور وخروج کے وقت آپ کے پاس عیسیٰ آئیں گے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے اس حدیث پر اس کے مشہور ہونے کی بنا پر شیعہ علماء، غیر علماء، اہل سنت، خاص وعام، اور بڑے چھوٹے کا اتفاق ہے۔

۶۔ التفضیل۔ اور جو چیزیں شیعہ اور بعض عامہ کے محدثین نے نقل کی ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ جب مہدیؑ ظہور کریں گے تو خدا عیسیٰؑ کو نازل کرنے گا اور یہ دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں

گے اور جب واجب نماز کا وقت ہوگا تو مہدیؑ عیسیٰ سے کہیں گے: اے روحِ خدا آگے بڑھیئے یعنی جماعت پڑھائیے، عیسیٰ فرمائیں گے: آپ اہل بیتؑ پر کوئی بھی سبقت نہیں کرسکتا ہے، پھر مہدی آگے بڑھیں گے اور عیسیٰ آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۷۔حاشیہ الفتح المبین۔(ص ۷۶ طبع مصر ۱۳۰۷) ایک روایت میں ہے کہ عیسیٰؑ اس وقت نازل ہوں گے جب مہدیؑ نماز شروع کرچکے ہوں گے تو مہدی ایسی حالت میں پیچھے ہٹیں گے تاکہ عیسیٰ آگے بڑھیں، عیسیٰؑ آپ کے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھیں گے اور کہیں گے آپ آگے بڑھیں۔ اس روایت کو نقل کرنے سے پہلے لکھا ہے: ان کا نزول صبح کی نماز سے پہلے ہوگا اور وہ مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ الخ

۸۔انوار التنزیل۔خداوند عالم کے اس قول۔و انہ لعلم الساعۃ۔کی تفسیر میں حدیث میں ہے کہ عیسیٰ مقدس زمین پر نازل ہوں گے کہ جس کو افیق کہا جاتا ہے اور ان کے ہاتھ میں حربہ ہوگا جس سے آپ دجال[1] کو قتل کریں گے پھر بیت المقدس آئیں گے، لوگ صبح کی نماز پڑھنے کے لئے تیار ہوں گے، امام پیچھے ہٹیں گے تو عیسیٰ انہیں آگے بڑھائیں گے اور شریعت محمدؐ پر ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔

علی بن برہان الدین حلبی شافعی سیرت الحلبیہ (ج ۱ ص ۲۲۶ طبع مصر مطبع مصطفیٰ محمد) میں لکھتے ہیں عیسیٰ نماز صبح کے وقت نازل ہوں گے اور جب مہدی عج ان سے کہیں گے اے روحِ خدا آگے بڑھیے تو وہ کہیں گے آپ ہی پڑھائیے آپ ہی کے لئے نماز قائم ہوئی ہے، پھر عیسیٰ آپ عج کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور تفسیر روح البیان میں خداوند عالم کے اس قول (انہ لعلم الساعۃ) کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ پھر وہ۔عیسیٰ۔بیت المقدس آئیں گے۔ جبکہ لوگ نماز صبح میں ہوں گے ایک

---

[1] بیشک مہدی ہی وہ ہیں جو دجال کو قتل کریں گے اس پر وہ معتبر حدیثیں دلالت کررہی ہیں جن کی ہمارے علماء نے روایت کی ہے ملاحظہ ہو (ف ۷ ب ۹) اور ممکن ہے کہ ان دونوں کو اس طرح جمع کیا جائے کہ حدیث میں وارد "مقتل" کو مجہول سمجھا جائے یا عیسیٰ مہدی کی دجال کے قتل میں مدد کریں گے۔ یا مہدی کے حکم سے عیسیٰ خود قتل کریں گے۔

روایت میں ہیکہ لوگ نمازِ عصر میں ہوں گے، پس امام تھوڑا پیچھے ہٹیں گے لیکن عیسیٰ انہیں آگے بڑھا ئیں گے اور ان کے پیچھے شریعت محمدؐ کے مطابق نماز پڑھیں گے۔ اور ایسی ہی حدیث کشاف میں بیان کی ہے لیکن نمازِ عصر کا ذکر نہیں کیا ہے اور تفسیر روح المعانی۔ ج ۲۵ ص ۹۵۔ میں ہے مشہور یہ ہے کہ آپ دمشق میں نازل ہوں گے اور لوگ نمازِ صبح میں ہوں گے امام مہدی پیچھے ہٹیں گے لیکن عیسیٰ انہیں آگے بڑھائیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور کہیں گے کہ آپؑ ہی کے لئے نماز قائم ہوئی ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے چوتھے باب کی ح ۹ ساتویں باب کی ح ۱۶ آٹھویں باب کی ح ۴۳ دوسری فصل کے باب اول کی ح ۶۷، ۷۱۔ چھٹے باب کی ح ۹ آٹھویں باب کی ح ۳، ۶ دسویں باب کی ح ۶ بائیسویں باب کی ح ۴ پینتیسویں باب کی ح ۱ و ۱۶ چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۸۱ ساتویں فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اور نویں باب کی ح ۲ دلالت کر رہی ہے۔

انچاسواں باب

آپؑ کے پرچم دار اور اِس پر مرقوم تحریر کے بارے میں

اس باب میں ۶ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۳۵) میں نوف سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: مہدیؑ کے پرچم پر تحریر ہے: بیعت خدا کے لئے ہے۔ اس کی روایت الملاحم والفتن (باب ۱۴۱) میں نعیم بن حماد کی کتاب الفتن سے نوف بکالی تک سلسلہ پہنچاتے ہوئے کی ہے۔ لکھا ہے: مہدیؑ کے پرچم پر "البیعة لله" مرقوم ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ روایت ہے کہ مہدیؑ کے پرچم پر " الرفعة لله عز و جل "لکھا ہے۔

۳۔ بحار الانوار۔ سید علی بن عبد الحمید سے فضل بن شاذان کی کتاب کی طرف نسبت دیتے ہوئے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا روایت ہے کہ مہدیؑ کے پرچم پر مرقوم ہے سنو اور اطاعت کرو!

۴۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ باب ۷۔ میں بھی انہوں نے۔ یعنی نعیم بن حماد۔ نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مہدیؑ کے پرچم پر۔ مرقوم۔ ہے البیعة لله۔ بیعت خدا کے لئے ہے۔

۵۔ البرہان فی علامات مہدیؑ آخر الزمان۔ باب ۷ طبرانی نے اوسط میں ابن عمر سے روایت کی

ہے کہ نبیؐ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس کے صلب سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کریگا بس جب تم یہ دیکھنا تو تمہارے لئے تمیمی جوان سے وابستہ ہونا ضروری ہے جو مشرق سے آئے گا کہ وہ مہدی کا علمدار ہے۔

۶۔ البرہان فی علامات مہدیؑ آخرالزمان۔ باب ۷۔ انہوں نے۔ یعنی نعیم نے۔ عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب سفیانی کوفہ پہنچے گا اور آل محمدؐ کے مددگاروں کو قتل کرے گا تو اس کے خلاف مہدیؑ خروج کریں گے اور انکا پرچم شعیب بن صالح کے ہاتھ میں ہوگا۔

تیسری فصل

آپؑ کی ولادت کی کیفیت و تاریخ

آپؑ کی والدہ کے کچھ حالات اور ان کے نام

آپؑ کے وہ معجزات جو آپ کے والد کی حیات میں رونما ہوئے اور جس نے آپ کو ان کے زمانہ میں دیکھا

اس فصل میں تین باب ہیں

باب اول

آپ کی ولادت، ولادت کی کیفیت وتاریخ، آپ کی والدہ کے کچھ حالات اور ان کے اسماء

اس باب میں ۲۱۴ حدیثیں ہیں

ا۔ النجم الثاقب۔ عبارت کا ترجمہ یہ ہیکہ شیخ ثقہ وجلیل ابو محمد فضل بن شاذان نے۔ کہ جن کا انتقال حضرت حجت کی غیبت کے بعد اور آپؑ کے والد ابو محمد عسکریؑ کی رحلت سے پہلے ہوا ہے۔ اپنی کتاب غیبت میں لکھا ہے "مجھ سے محمد بن علی بن حمزہ بن الحسین بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام حسن عسکریؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ اللہ کے ولی اور اس کے بندوں پر اس کی حجت اور میرے بعد ہونے والے خلیفہ پندرہویں شعبان کے نصف میں ۲۵۵ھ میں طلوع فجر کے وقت ختنہ شدہ پیدا ہوئے پہلے آپ کو جنت کے خازن رضوان نے ملائکہ مقربین کی ایک جماعت کے ساتھ کوثر وسلسبیل کے پانی سے غسل دیا پھر آپؑ کی پھوپھی حکیمہ بنت امام محمد بن علی بن رضا علیہم اسلام نے غسل دیا پھر لوگوں نے۔ (حدیث کے راوی) محمد بن علی سے آپؑ کی والدہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے کہا: آپ کی والدہ شہزادی ہیں جن کو سوسن کہا جاتا تھا اور ایک زمانہ میں انہیں ریحانہ کہا جاتا تھا اور صیقل ونرجس بھی ان کے نام ہیں پھر محدث نوریؒ کہتے ہیں اس

حدیث میں آپ کی والدہ کے ناموں کے بارے میں اختلاف کی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ آپ کی والدہ کو ان پانچوں اسماء سے پکارا جاتا تھا خاتون آبادی نے اس کو اپنی کتاب ''اربعین'' میں ابو محمد بن شاذان سے نقل کیا ہے۔[1]

---

[1] مشہور یہ ہے کہ آپ کی ولادت پندرہویں شعبان کی شب میں ۲۵۵ھ۔ مطابق ۸۶۹ء میں ہوئی جیسا کہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔ شیخ مفید ''ارشاد'' میں تحریر فرماتے ہیں۔ ابو محمد کے بعد آپ کے فرزند امام ہوں گے ان کا نام رسولؐ کا نام اور ان کی کنیت رسولؐ کی کنیت کے مطابق ہوگی، اور ان کے والد نے ان کے علاوہ اور کوئی بیٹا ظاہر و باطن میں نہیں چھوڑا ہے ان کے خلف غائب و پردہ میں رہیں گے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں آپ پندرہویں شعبان ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ ام ولد ہیں جن کو نرجس کہا جاتا ہے والد کی وفات کے وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی، اسی عمر میں خدا نے آپ کو حکمت عطا کر دی تھی جیسا کہ یحییٰ کو بچپنے میں حکمت عطا کی تھی، اور انہیں عہد طفولیت میں امام بنایا جس طرح عیسیٰ بن مریم کو گہوارہ میں نبی بنایا تھا اور اس پر نبی ہدیٰ نے ملت اسلام میں پہلے ہی نص کر دی تھی، پھر امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے نص کی اور آپ کے والد حسن تک کے بعد دیگر ائمہ یکے بعد دیگرے اس پر نص کرتے رہے اور اس پر آپ کے والد نے اپنے معتمد اور خاص شیعوں کے سامنے نص کی اور آپ کی غیبت کی خبر آپ کی ولادت سے پہلے اور آپ کی حکومت کی خبر آپ کی غیبت سے پہلے ثابت و رائج تھی آپ ائمہ ہدیٰ میں صاحب سیف اور قائم برحق ہیں اور حکومت ایمان کے منتظر ہیں اور آپ کے قیام سے پہلے آپ کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک دوسری سے زیادہ طولانی ہے غیبت صغریٰ کا زمانہ آپ کی ولادت سے آپ کے اور آپ کے شیعوں کے درمیان نیابت و سفارت کا سلسلہ منقطع ہونے تک ہے اور غیبت کبریٰ کا زمانہ غیبت صغریٰ کے بعد سے اس وقت تک ہے جب آپ تلوار کے ساتھ قیام فرمائیں گے، کافی میں کلینی لکھتے ہیں: آپ شعبان کے نصف میں ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اسی کو کراجکی نے کنز الفوائد میں اور شہید نے دروس میں اور شیخ نے مصباح المتہجد میں لکھا ہے: اسی شب میں خلف (الحجہ نخ) صاحب الامر پیدا ہوئے مستحب ہے کہ اس شب میں اس دعا کے ذریعہ یہ دعا کی جائے اس کے بعد دعا لکھی ہے: اللھم بحق لیلتنا ھذہ و مولودھا الخ اور توضیح المقاصد میں شیخ بہائی لکھتے ہیں: اس (یعنی پندرہویں کی) شب میں امام ابو القاسم محمد المہدی صاحب الزمان

۲۔کمال الدین۔محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن یحیٰ عطار سے انہوں نے ابوعبداللہ الحسین بن رزق اللہ سے انہوں نے موسیٰ بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین

صلوات اللہ علیہ و علیٰ آبائہ الطاہرین سر من رأے میں ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اعلام الوریٰ میں طبرسی رقم طراز ہیں: آپ ع پندرہویں شعبان کی شب ۲۵۵ھ میں سر من رائے میں پیدا ہوئے اور شیخ نے مصباحین میں، سید نے اقبال اور اپنی تمام تالیفات میں اور کتاب الدعوات میں جیسا کہ بحار میں ہے اور مفید نے مسار الشیعہ میں معین کیا ہے کہ آپ کی ولادت نصف شعبان میں ہوئی ہے اور اہل عامہ کے کچھ بزرگ علماء نے بھی تصریح کی ہے ۔فصول المہمہ میں ابن صباغ مالکی نے لکھا ہے: ابوالقاسم محمد الحجۃ بن الحسن الخالص نے سر من رائی میں پندرہویں شعبان ۲۵۵ھ میں ولادت پائی پھر لکھتے ہیں: ان کی والدہ ام ولد ہیں جن کو نرجس کہا جاتا ہے۔وہ امت میں بہترین ہیں کہا گیا ہے کہ ان کا نام کچھ اور بھی ہے۔وفیات الاعیان میں ابن خلکان نے لکھا ہے کہ انہوں نے شعبان کے نصف میں بروز جمعہ ۲۵۵ھ میں ولادت پائی اور جب ان کے والد کا انتقال ہوا تو اس وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی اور ان کی والدہ کا نام خمط ہے ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام نرجس ہے اور روضۃ الصفاء میں ترجمہ مستقصی سے نقل کیا ہے: مہدی کی ولادت کہ جن کا نام رسولؐ کے نام کے مطابق اور جن کی کنیت رسولؐ کی کنیت کے موافق ہے سر من رائے میں پندرہویں شعبان کی شب ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور والد کے انتقال کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی، خدا نے انہیں حکمت سے نوزا تھا جیسا کہ یحییٰ کو بچپنے میں حکمت عطا کی تھی اور انہیں عہد طفولیت میں امام قرار دیا تھا جیسا کہ عیسیٰ کو نبی بنایا تھا۔صاحب روضۃ الاحباب سید محمد خواند وغیرہ نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔آپ ع کی ولادت سے متعلق عامہ کے بزرگوں کی تصریح اور ان کے اسماء بیان کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ان میں سے اکثر نے آپ کے ابھی تک زندہ رہنے اور اذن خدا سے ظہور تک باقی رہنے میں ہماری موافقت کی ہے۔

ا۔شیخ ابن حجر ہیثمی مالکی شافعی متوفی ۹۷۴ صواعق میں امام ابو محمد کے حالات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے:

اور آپ نے ابوالقاسم محمدؑ الحجۃ کے علاوہ کوئی بیٹا نہیں چھوڑا ہے والد کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی لیکن خدا نے اسی سن میں آپ کو حکمت عطا کی تھی۔

بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے حکیمہ بنت محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ نے بیان، کیا ہے کہ: میرے پاس ابو محمد

۲۔ روضۃ الاحباب۔ یہ کتاب فارسی میں ہے۔ سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمٰن المحدث نے قاضی حسین دیار بکری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تاریخ خمیس کے شروع میں ہی اسے معتمد کتابوں میں شمار کیا ہے اور جیسا کہ کشف الظنون میں ہے کہ اس کو وزیر امیر علی شیر کی درخواست پر اور اپنے استاد و چچازاد بھائی سید اصیل الدین عبد اللہ کے مشورہ کے بعد لکھا ہے اس کتاب میں تین مقاصد ہیں اور جیسا کہ اس کتاب میں ہے اور انہوں نے ۱۰۰۰ھ میں وفات پائی۔

روضۃ الاحباب میں ہے جیسا کہ اس سے کشف الاستار اور النجم الثاقب میں نقل ہوا ہے۔

بارہویں امام محمد بن الحسن علیہما السلام کی ولادت با سعادت اکثر اہل روایت کے قول کے مطابق نصف شعبان ۲۵۵ھ میں سامرہ میں ہوئی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے۔ اور ان عالی گہر کی والدہ۔ ام ولد تھیں جن کو صیقل یا سوسن کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام نرجس اور دوسرے قول کے مطابق ان کا نام حکیمہ تھا اس معزز و محترم امام کا نام اور ان کی کنیت رسولؐ کے نام و کنیت کے موافق ہے۔ آپ کے القاب مہدیؑ، منتظرؑ، خلف الصالحؑ اور صاحب الزمانؑ ہیں، والد کے انتقال کے وقت تقریباً صحیح روایت کی رو سے آپ پانچ سال کے تھے ایک قول کے لحاظ سے دو سال کے تھے، خدا نے آپ کو اسی سن میں حکمت عطا کی تھی جیسا کہ یحیٰی بن زکریا کو طفولیت میں حکمت کر عطا کی تھی اور بچپنے میں آپ کو امامت کے بلند مرتبہ پر فائز کیا تھا۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ راقم الحروف کہتا ہے جب بات یہاں تک پہنچ گئی اور رہوار خوش خرام نے بساط انبساط کو طے کرنا واجب سمجھا کہ پوری امید اور بھرپور سچے اعتماد کے ساتھ کہ خاندان مصطفویؐ کے چاہنے والوں کی ہجرت کی راتیں اور ردود مان مرتضویؑ کے صبر کے دن ختم ہو رہے ہیں اور صاحب الزمانؑ کا آفتاب طلعت با بہجت جلد از جلد نصرت و اقبال کے مطلع سے طلوع کرے تا کہ ان کی ہدایت کا پرچم، جو کہ انوار فضل و احسان کا مظہر ہے مشرق مراد سے ظاہر ہو اور چہرۂ عالمتاب سے حجاب ہٹے۔

حسن بن علی علیہما اسلام نے کہلایا: اے پھوپھی آج رات کو ہمارے ساتھ افطار کیجئے کہ یہ نیمہ شعبان کی رات ہے، بیشک خداوند عالم اسی شب میں اپنی حجت کو ظاہر کرے گا جو کہ اس کی زمین پر اسکی

اس سردار عالی مقام کے اہتمام سے ملتِ بیضا کے بیان کے ارکان سپہر خضراء کے ایوان کی مانند بلند ہوں اور استحکام پذیر ہوں اور اس سید ذوی الاحترام کی حسن مساعی سے روئے زمین پر ظلم وستم کے پائے نابود وڈھیر ہو جائیں اور اس فتح نشان کے سایہ میں اسلام اسکے اعلان سے آفتاب حوادث کی حد سے امان پائیں اور خوارج بدفرجام آپ کی خون آشام تلوار سے اپنے اعمال کی جزاء پا کر جہنم میں جائیں۔

بیا ای امام ھدایت شعار

که به گذشت از حد هم انتظار

ز روی همایون بر افگن نقاب

جهان ساز روشن چون آفتاب

برون ای از منزل اختفا

نمایان کن آثار مهر و وفـــا

۳۔علی بن محمد بن احمد بن مالکی المکی المعروف بابن صباغ متولد ۷۸۴ھ متوفی ۸۵۵ھ نے جیسا کہ ابن حجر کے شاگرد شمس الدین محمد بن عبد الرحمن مصری کی کتاب الضوء اللامع سے نقل کیا ہے۔انہوں نے اپنی کتاب الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمۃ میں آپ کی ولادت (تاریخ ولادت) اور اس بات کی تصریح کی ہے کہ آپ کی والدہ نرجس بہترین کنیز ہیں۔اسی طرح انہوں نے آپ کے نسب اور آپ کے آباء کے اسماء ان کے کچھ حالات وکلمات اور معجزات بھی قلمبند کیے ہیں۔

۴۔شیخ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزاوغلی بن عبداللہ سبط شیخ جمال الدین ابوالفرج ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ صاحب التاریخ الکبیر جن کے بارے میں ابن خلکان کہتے ہیں جیسا کہ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ میں نے

حجت ہے حکیمہ کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی: ان کی والدہ کون ہیں؟ فرمایا: نرجس حکیمہ کہتی ہیں، خدا مجھے آپ کا فدیہ قرار دے ان میں تو آثار حمل معلوم نہیں ہو رہے ہیں۔ فرمایا: حقیقت وہ ہے جو میں

خود ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی چالیس جلدیں دیکھی ہیں جس کا نام مرآۃ الزمان ہے اور صاحب تذکرۃ الخواص نے اپنی کتاب تذکرۃ الخواص میں لکھا ہے، وہ محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ الرضاؑ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں اور ان کی بھی کنیت ابو عبداللہ اور ابوالقاسم ہیں اور یہی خلف الحجہ، صاحب الزمانؑ، قائم، المنتظرؑ، تالی اور آخر الائمۃ ہیں ہم سے عبدالعزیز بن محمود بن البزاز نے ان سے ابن عمر نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا میری اولاد میں ایک شخص آخری زمانہ میں خروج کرے گا جس کا نام میرا نام اور جس کی کنیت میری کنیت ہوگی وہ زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی اور وہی مہدی ہے یہ حدیث مشہور ہے۔

اور ابوداؤد زہری نے علی سے اسی کو معنا نقل کیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی بچے گا تو بھی خدا اس میں میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل سے پر کرے گا آپ کا بہت سی روایت میں ذکر کیا ہے۔ آپ کو ذوالاسمین، محمد وابوالقاسم کہا جاتا ہے کہتے ہیں: آپ کی والدہ ام ولد ہیں، ان کا نام صیقل ہے۔ سدی کہتے ہیں: مہدیؑ اور عیسیٰ بن مریم ایک جگہ ہوں گے نماز کا وقت ہو جائے گا تو مہدیؑ عیسیٰؑ سے کہیں گے آگے بڑھئے عیسیٰؑ کہیں گے آپ نماز کیلئے مجھ سے اولیٰ ہیں اس طرح عیسیٰؑ آپ کے پیچھے ماموم کی حیثیت سے نماز پڑھیں گے۔

۵۔ شاعر و عارف صاحب شرح الکافیہ نور الدین عبدالرحمٰن بن احمد بن قوام الدین دشتی جامی حنفی نے اپنی کتاب شواہد النبوۃ میں "جیسا کہ ان سے کشف الاستار، میں حکایت کی گئی ہے" حجۃ بن الحسن بارہویں امام ہیں۔ اور آپ کی ولادت کے عجیب حالات اور آپ کے کچھ معجزات نقل کئے ہیں اور یہ کہ آپ ہی زمین کو عدل و انصاف سے پر کریں گے۔ پھر جامی نے ولادت سے متعلق حکیمہ اور دوسرے افراد کی خبر نقل کی کہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور آسمان کی طرف انگلی اٹھائی، ان کو چھینک آئی تو آپ نے کہا: الحمد للہ رب العالمین اور اس شخص کا بیان نقل کیا ہے جو ابو محمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کے بعد خلف و امام کے بارے میں

کہہ رہا ہوں، حکیمہ کہتی ہیں، میں آئی اور جب میں سلام کرکے بیٹھ گئی تو وہ پردہ سے باہر آئیں اور مجھے مخاطب کرکے کہا: میری سردار اور میرے اہل کی سردار آپ نے کس حال میں شام کی میں نے کہا

سوال کیا۔ آپ گھر میں گئے اور چودھویں کے چاند کی مانند ایک تین سالہ بچہ کو لائے اور فرمایا: اے فلاں! اگر تم خدا کے نزدیک معزز نہ ہوتے تو میں اس بچہ کو نہ دکھاتا اس کا نام رسول کا نام ہے اور اس کی کنیت رسول کی کنیت ہے یہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ اور اس شخص کی خبر جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ گھر کے ایک دروازہ پر موٹا پردہ پڑا ہوا تھا تو اس نے معلوم کیا کہ اسکے بعد صاحب امر کون ہے؟ تو فرمایا: پردہ اٹھاؤ۔ اور اس شخص کی خبر کو نقل کیا ہے کہ جس کو معتضد نے بھیجا تھا الخ۔

۶۔ شیخ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد الگنجی، متوفی ۶۵۸ھ صاحب البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ اور کفایۃ الطالب فی مناقب امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ: ان ابواب میں سے کہ جن کو مؤلف نے فضائل ابواب سے ملحق کیا ہے ان میں سے آٹھویں فصل میں یہ بیان کرنے کے بعد کہ ائمہ امیر المومنینؑ کی اولاد سے ہوں گے اور علی الہادی نے بیٹوں میں ابو محمد حسنؑ کو چھوڑا وہ ماہ ربیع الثانی ۲۳۲ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے اور ۸ ربیع الاول کو ۲۶۰ھ بروز جمعہ وفات پائی اس وقت آپ کی عمر اٹھائیس سال تھی اور سامراء میں اپنے اس گھر میں دفن ہوئے جس میں آپ کے والد دفن ہوئے تھے اور ایک بیٹا چھوڑا وہی امام المنتظرؑ ہے۔ یہاں ہم اپنی کتاب کو ختم کرتے ہیں اور آپ کے حالات پر مستقل طور پر لکھیں گے۔ البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ میں ہے کہ پچیسواں باب اس چیز کے بارے میں ہے جو اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ مہدیؑ ابتدائے غیبت سے ابھی تک باقی ہیں، ان کی بقاء میں کوئی چیز مانع نہیں ہے کیونکہ خدا کے اولیاء میں سے حضرت عیسیٰ والیاسؑ اور خضرؑ باقی ہیں اور خدا کے دشمنوں میں سے دجال وابلیس باقی ہیں الخ۔

۷۔ ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی خسرو جردی نیشاپوری فقیہہ شافعی متوفی ۴۵۸ وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں، بڑے پایہ کے حافظ، شہرت یافتہ، یگانہ روزگار اور فنون میں اپنے اقران وامثال میں فرد اور حاکم کے اصحاب میں سے تھے۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے۔ لکھتے ہیں: دنیا سے تھوڑا ہی ملنے پر قناعت کرتے تھے: ان کے بارے میں امام الحرمین کہتے ہیں: شافعی مذہب میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ

بلکہ آپ میری سردار اور میرے اہل کی سردار ہیں حکیمہ کہتی ہیں کہ انہوں نے میری بات کا انکار کیا اور کہا: پھوپھی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں، حکیمہ کہتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا: بیٹا آج رات کو خدا

جس پر شافعی کا احسان نہ ہو سوائے احمد بیہقی کے کہ ان کا شافعی پر احسان ہے۔

بیہقی نے اپنی کتاب، شعب الایمان میں تحریر کیا ہے: (ابن خلکان نے اس کو ان کی تالیفات میں شمار کیا ہے) اور اس سے کشف الاستار میں نقل کیا ہے: مہدی کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہے ایک جماعت نے توقف کیا ہے اور انہوں نے اس کے علم کو اس کے جاننے والے پر چھوڑ دیا ہے اور اس بات کے معتقد ہو گئے ہیں کہ فاطمہ بنت رسولؐ کی نسل سے صرف مہدی ہی ایسے ہیں کہ خدا ان کو جب چاہے گا پیدا کرے گا اور انہیں اپنے دین کی نصرت کے لئے بھیجے گا۔ ایک گروہ کہتا ہے: مہدی موعود پندرہ شعبان بروز جمعہ ۲۵۵ھ میں پیدا ہو چکے ہیں، یہی وہ امام ہیں جن کا لقب حجت القائم، منتظر محمد بن حسن عسکری وہ سر من رائے میں سرداب میں چلے گئے، وہ لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں، ان کے خروج کا انتظار ہے۔ وہ ظہور کریں گے اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے معمور کریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی، اور حضرت عیسیٰ و حضرت خضر اور ان کی طول عمر اور امتداد زمانہ میں کوئی مانع نہیں ہے، یہ شیعہ خصوصاً امامیہ ہیں، اس سلسلہ میں اہل کشف کی ایک جماعت نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ اہل کشف سے ان کی مراد، جیسا کہ بعض بڑے علما نے تصریح کی ہے شیخ محی الدین شعرانی اور شیخ حسن عراقی۔ کہ جن کا ذکر عنقریب آئے گا۔ نہیں ہیں کیونکہ وہ ان سے پہلے ہوئے ہیں، بیہقی نے ۴۵۸ھ میں وفات پائی جبکہ شیخ محی الدین نے ۶۳۸ھ میں انتقال کیا جیسا کہ عراقی نے الیواقیت کی پہلی فصل کے اوائل میں تحریر کیا ہے اسی طرح شعرانی نے بھی بیہقی کے زمانہ کے بعد ہوئے ہیں کیوں کہ شعرانی نے ۹۵۵ھ الیواقیت کو مکمل کیا اور عراقی وخواص دونوں ہی شعرانی کے معاصر تھے، مختصر یہ ہے کہ شعرانی اس قول کی طرف مائل تھے بلکہ اسی کو انہوں نے اختیار کیا ہے ورنہ اس کا انکار کر دیتے۔

۸۔ شیخ کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ شافعی قرشی نصیبی متولد ۵۸۲ھ صاحب کتاب العقد الفرید طبقات الشافعیہ میں

تمہیں ایک بیٹا عطا کرے گا جو دنیا و آخرت میں سردار ہو گا حکیمہ کہتی ہیں کہ اس سے وہ شرما گئیں پھر میں نے عشاء کی نماز تمام کی افطار کیا اور لیٹ کر سو گئی نصف شب میں نماز کے لئے بیدار ہوئی نماز

لکھا ہے جیسا کہ مذکورہ کتاب سے منقول ہے انہوں نے مذہب میں فقہ اور علم کے لحاظ سے کمال حاصل کیا نیشاپور میں موید طوسی اور زینب الشعریہ سے حدیث سنی اور حلب و دمشق میں خود حدیث بیان کی حافظ دمیاطی اور مجد الدین بن العدیم نے ان سے روایت کی ہے وہ دمشق میں دو دن قوم کے رئیس اور وزیروں کے سرپرست رہے پھر اسے چھوڑ دیا اور اپنی ذاتی ملکیت سے جو لباس وغیرہ ان کے پاس تھا اس کے ساتھ زاہد ہو گئے ابن طلحہ نے ۷ رجب ۶۵۲ھ میں وفات پائی۔ ابن طلحہ نے اپنی کتاب "الدرر المنظم" جیسا کہ اس کتاب سے ینابیع المودۃ (ص ۴۱۰) میں نقل ہوا ہے۔ بیشک اللہ تبارک تعالیٰ کا ایک خلیفہ ہے جو آخری زمانہ میں خروج کرے گا جب زمین ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی وہ اسے عدل و انصاف سے پر کرے گا (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں) اور وہ خلیفہ امام مہدیؑ ہیں جو امر خدا کے ساتھ قیام کریں گے تمام مذاہب کی بساط لپیٹ دیں گے۔ اس وقت خالص دین کے علاوہ کوئی دین باقی نہیں رہے گا اور کتاب "مطالب السئول فی مناقب آل الرسول" میں ائمہ اثنا عشر کے اسماء اور ان کے بعض حالات درج ہوئے ہیں (گیارھواں باب ابو محمد حسن بن علی الخالص کے بارے میں ہے۔ آپ نے ۲۳۱ھ میں ولادت پائی والدین کے لحاظ سے ان کا نسب یہ ہے ان کے والد ابو الحسن علی المتوکل بن محمد القانع بن علی رضا ہیں اس میں بحث گذر چکی ہے آپ کی والدہ کا نام سوسن ہے آپ کا نام حسن کنیت ابو محمد اور لقب خالص ہے آپ کے مناقب جو عالی مناقب اور عظیم فضیلت ہے جن کو خدا نے آپ سے مخصوص کیا ہے اس سے آپ ہی کو زینت دی ہے اور یہ آپ ہی کو عطا ہوئی ہے اور انہیں دائمی صفت قرار دیا ہے زمانہ ان کے نئے پن کو پرانا نہیں کر سکتا اور زبانیں ان کی تلاوت اور اوراد کو بھلا نہیں سکتی ہیں بیشک مہدی محمد کی نسل ہے آپ ہی سے پیدا ہوئے ہیں آپ کا فرزند آپ ہی کی طرف منسوب ہے آپ ہی کا جزء ہے جو آپؑ ہی سے جدا ہوا ہے اس باب کے بعد والے باب میں آپ کے مناقب کی شرح اور آپ کے مفصل حالات بیان ہوں گے۔ انشاء اللہ

بارھواں باب ابو القاسم محمد ابن الحسن خالص بن علی المتوکل بن محمد القانع بن علی الرضی بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن الحسین زکی بن علی المرتضیٰ امیر المومنین بن ابی طالب۔ مہدی

پڑھی وہ ایسے ہی سوری تھیں کوئی خاص بات نہیں تھی، پھر میں ان کی نگہداشت کے لئے بیٹھ گئی پھر لیٹ گئی میں پھر گھبرا کے اٹھی تو بھی محو خواب تھیں، پھر وہ اٹھیں، نماز پڑھی اور سو گئیں حکیمہ کہتی ہیں،

حجت خلف الصالح المنتظر علیہم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بارے میں ہے۔

عربی قصیدہ

فهذا الخلف الحجة قد ايده الله	هذا منهج الحق و آتاه سجاياه
و اعلى في ذرى العلياء بالتاييد مرقاه	و آتاه حلى فضل عظيم فتحلاه
و قد قال رسول الله قولا و قد رويناه	و ذو العلم بما قال اذا ادرك معناه
يرى الاخبار في المهدى جائت بمسماه	و قد ابداه بالنسبة و الوصف و سماه
و يكفي قوله ، منى لا شراق محياه	و من بضعة الزهراء مرساه و مسراه
و لن يبلغ ما اديته امثال و اشباه	فان قالوا هو المهدى ماما نو ابما فاه

اسی کے بعد آپ کی مدح بلیغ کی ہے آپ کی تاریخ ولادت ماں باپ کی طرف سے آپ کا نسب بیان کیا ہے اور ابوداؤد، ترمذی، بغوی، مسلم و بخاری اور ثعلبی کے طریق سے حضرت مہدی سے متعلق احادیث نقل کی ہیں کچھ شبہات اور ان کے جواب قلمبند کئے ہیں۔

۹۔ حافظ ابو محمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلاذری طوسی ان کے بارے میں کشف الاستار میں سمعانی سے نقل ہوا ہے کہ وہ حافظ اور فہیم و عارف تھے سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں حفظ اور وعظ میں یکتائے زمانہ تھے اور معاشرے کے لئے سب سے زیادہ مفید ہے، وہ نیشاپور میں زیادہ رہتے تھے ہر ہفتہ ان کی دو مجلسیں شہر کے دو بزرگوں شیخ ابوالحسین الحجی اور ابونصر عبدی کے پاس بپا ہوتی تھیں ابوعلی حافظ اور ہمارے مشائخ۔ ان کی مجلسوں میں شرکت کرتے تھے اور موصوف جو چیز اسانید کے ساتھ بیان کرتے تھے اس سے ہمارے مشائخ خوش ہوتے تھے اور میں نے انہیں اسناد واسم یا حدیث میں چشم پوشی کرتے نہیں دیکھا انہوں نے مکہ میں امام اہل بیت ابو محمد حسن بن علی بن

میں آثار فجر دیکھنے کے لئے باہر نکلی تو میں نے دیکھا کہ فجر اوّل ہو چکی ہے اور وہ ایسے ہی سو رہی ہیں تو مجھے شک ہونے لگا کہ اسی وقت ابو محمدؑ نے اپنی جگہ سے آواز دی: اے پھوپھی جلدی نہ کیجئے کہ امر

محمد بن علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام سے نقل کیا ہے اور فقیہ ابو الولید کہتے ہیں! ابو محمد بلاذری، محمد بن اسحاق سے کتاب الجہاد سن رہے تھے جبکہ ان کی والدہ طوس میں بیمار تھیں سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حاکم کہتے ہیں: انہوں نے ۳۳۹ھ میں تہران میں شہادت پائی تو صاحب تحفہ اثنا عشریہ جو کہ امامیہ کی رد میں لکھی گئی ہے عبدالعزیز المعروف بہ شاہ صاحب کے والد علامہ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنے فرزند کی تعریف اس طرح کی: خاتم العارفین، قاسم الخائفین، سید المحدثین سند المتکلمین حجۃ اللہ علی العالمین الخ کتاب النزھۃ میں ہے والد صاحب نے کتاب المسلسلات المشہور بہ الفضل المبین میں روایت کی ہے کہ میں نے کہا: ابن عقلہ نے زبانی طور پر مجھے ہر اس چیز کے نقل کرنے کا اجازہ دیا کہ جس کو روایت کرنے کا انہیں اجازہ حاصل تھا۔ میں نے ان کی مسلسلات میں ایک مسلسل حدیث دیکھی ہے کہ جس کا ہر راوی ایک عظیم صفت اور انفرادیت کا حامل ہے مرحوم فرماتے ہیں مجھے فرید عصر شیخ بن علی عجمی نے ہم سے حافظ عصر جمال الدین بابلی نے ہم سے مسند وقت محمد حجازی واعظ نے ہم سے مجتہد عصر جلال الدین سیوطی نے ہم سے حافظ عصر ابو نعیم رضوان العقبی نے ہم سے مقری زمانہ شمس محمد بن الجزری نے ہم سے زاہد عصر امام جمال الدین محمد بن محمد الجمال نے ہم سے اپنے زمانہ کے بلاد فارس کے محدث امام محمد بن مسعود نے ہم سے اپنے زمانہ کے عالم ہمارے شیخ اسماعیل بن مظفر شیرازی نے ہم سے اپنے زمانہ کے محدث عبدالسلام بن ابی الربیع حنفی نے ہم سے اپنے عہد کے شیخ ابو بکر عبداللہ بن محمد بن شاپور القلانسی نے ہم سے اپنے زمانہ کے امام عبدالعزیز محمد آدمی نے ہم سے نادر عصر سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے ہم سے اپنے زمانہ کے حافظ احمد بن محمد بن ہاشم بلاذری نے ہم سے امام عصر جو پردہ غیب میں ہے م ح م د بن حسن بن علی نے انہوں نے اپنے والد اور جد علی بن موسیٰ رضا سے روایت کی ہے کہ آپ (موسیٰ کاظمؑ) نے بیان کیا اور فرمایا: ہم سے میرے والد جعفر صادق نے ہم سے میرے والد محمد باقر نے ہم سے میرے والد علی بن الحسین زین العابدین سجاد نے ہم سے میرے والد حسین سید الشہداء نے ہم سے میرے والد علی بن ابی طالب علیہم السلام سید الاولیاء نے بیان کیا اور فرمایا: مجھے سید الانبیاء محمد بن عبداللہ نے خبر دی اور انہوں نے فرمایا: مجھے سید الملائکہ جبرئیل نے خبر دی فرمایا: خداوند عالم فرماتا ہے: سید السادات

قریب ہے حکیمہ کہتی ہیں: میں بیٹھ گئی اور الم سجدہ اور یٰس کی تلاوت کی اور میں اسی حال میں تھی وہ نیند سے چونک کر اٹھیں تو میں ان کے پاس گئی میں نے کہا: اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کا نام لو نخ۔ میں نے پھر

میں ہی اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کر لیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا۔ شمس بن الجزری کہتے ہیں اسی طرح یہ حدیث "مسلسلات السعیدہ" میں تحریر ہے لیکن اس کی ذمہ داری بلاذری پر عائد ہوتی ہے۔

شاہ ولی اللہ نے اپنے رسالہ "النوادر من حدیث سید الاوائل والاواخر" میں نقل کی ہے کہتے ہیں میں نے م ح م د بن الحسن جن کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ ہے کہ وہی مہدی ہیں کی حدیث کو آپ کے آباء کرام سے شیخ محمد بن عقلۃ المکی کی مسلسلات میں دیکھی ہے انہوں نے حسن عجمی سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو ابو طاہر نے خبر دی ہے جو کہ اپنے عصر میں سند کے لحاظ سے سب سے قوی تھے اور انہیں ان تمام حدیثوں کو نقل کرنے کی اجازت تھی جو انہیں صحیح معلوم ہو وہ کہتے ہیں ہم کو فرید عصر شیخ حسن بن علی العجمی نے خبر دی ہے پھر آخر تک بعض القاب میں کچھ تقدیم اور اسماء سے ان کی تاخیر میں جزئی اختلاف کے ساتھ پوری حدیث نقل کی ہے کتاب البرہان علی وجود صاحب الزمان میں مذکورہ حدیث موجود ہے اور یہی شیخ عبدالرحمٰن الجرتی الحنفی کی کتاب جو کہ مصر سے کامل ابن اثیر کے حاشیہ پر ۱۳۰۱ھ میں شائع ہوئی ہے ۱۱۹۵ھ کے ماہ ذالحجہ کے حوادث کے ذیل میں لکھا ہے اس سن میں جس کا انتقال ہوا ہے اس کا بھی ذکر کیا ہے لکھتے ہیں امام الفاضل صالح العلامہ شیخ عبدالعلیم بن محمد بن محمد بن عثمان مالکی ازہری ضریر کا انتقال ہوا وہ شیخ علی صعیدی کے روایت و درایت کے درس میں شریک ہوئے چنانچہ صحیح، موطا، شمائل، ابن عقلہ کی مسلسلات اور جامع الصغیر کا کچھ حصہ غور سے سنا اور ملوی، جوہری اور بلیدی سے روایت کی ہے سلسلہ جاری رکھتے ہوئے۔

لکھتے ہیں وہ ذکر خدا کے وقت بہت آنسو بہانے والوں اور بے پناہ خوف و خشیت رکھنے والوں میں سے تھے سیوطی سے اپنے رسالہ تدریب میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اور شرح النخبۃ، میں ذکر کیا ہے اور حفاظ کی مسلسل سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے۔

معلوم کیا: کیا تمہیں کچھ محسوس ہوا ہے؟ کہا: ہاں پھوپھی میں نے کہا: اپنے ہوش ٹھکانے رکھو اور اپنے دل کو مضبوط رکھو یہ وہی ہے جو میں نے تم سے کہا تھا حکیمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد گویا مجھ پر اور ان پر

اس کے بعد ابن جزری کے اس قول " کہ اس کی ذمہ داری بلاذری پر عائد ہوتی ہے " کی کوئی حیثیت نہیں رہتی ہے اس کے علاوہ میں نے بلاذری کے حق میں سمعانی سے سنا ہے خصوصاً ان کا یہ قول میں نے علماء کو بلاذری سے چشم پوشی کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ اسی حدیث کو محدث نوری نے "النجم الثاقب" میں بھی نقل کیا ہے۔

۱۰۔ قاضی فضل بن روز بہان ترمذی کی شمائل کے شارح صاحب کتاب ابطال نہج الباطل فی رد کتاب کشف الحق و نہج الصدق والصواب جو کہ آیۃ اللہ علامہ حلی کی تصنیف ہے روز بہان کی مذکورہ کتاب کا جواب۔ قاضی شریف شہید سعید نور اللہ بن شریف مرعشی حسینی نے خدا انھیں اپنی رحمت کے حلے پہنائے، اپنی کتاب "احقاق الحق وازھاق الباطل" کی صورت میں دیا ہے روز بہان کی اس کتاب (ابطال نہج الباطل) کا جواب بعض معاصرین نے بھی دیا ہے (جزاہ اللہ) قاضی فضل بن روز بہان نے علامہ کے قول "المطلب الثانی فی زوجتہ واولادہ الخ" کی شرح کے بارے میں المسئلۃ الخامسۃ فی القسم الثالث میں لکھا ہے۔

اور فاطمہ کے جو فضائل بیان کئے جاتے ہیں یہ ایسا امر ہے کہ جس کا کوئی بھی منکر نہیں ہے ان کے والد پر، خود ان پر اور تمام آل محمد پر خدا کی رحمت ہو کیونکہ دریا کے خلاف اس کی رحمت کا، خشکی کے خلاف اس کی وسعت کا، سورج کے خلاف اس کے نور کا اور انوار کے خلاف اس کے ظہور کا اور بادل کے خلاف اس کی سخاوت کا اور ملک کے خلاف اس کے تجود کا انکار ہے اس سے انکار کرنے والے کے استہزاء میں ہی اضافہ ہوگا اور پھر اس جماعت کے خلاف کون لب کشائی کر سکتا ہے اور اس جماعت کا کون انکار کر سکتا ہے وہ صاحب رائے معدن نبوت کے خزینہ دار اور آداب فتوت (جوانمردی) کے نگہبان ہیں ان پر خدا کا درود و سلام ہو اور ان کی شان میں میرا یہ منظوم کلام کتنا اچھا ہے:

سلام علی المصطفیٰ المجتبیٰ ۔۔۔ سلام علی السید المرتضیٰ

سلام علیٰ ستنا فاطمہ ۔۔۔ من اختار ھا اللہ خیر النساء

غنودگی طاری ہوگئی آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ ولادت ہوگئی ہے میں نے محسوس کیا میرا سید وسردار ہے میں نے کپڑا اٹھایا تو دیکھا آپ اپنے اعضائے سجدہ کو زمین پر رکھے ہوئے سجدہ میں ہیں میں نے

سلام من المسک الفاسه — علیٰ الحسن الالمعی الرضا
سلام علیٰ الاذرعی الحسین — شهیــد یری جسمه کربلا
سلام علیٰ سید العابدین — علی بن الحسین المجتبیٰ
سلام علیٰ الباقر المهتدی — سلام علی الصادق المقتدی
سلام علیٰ الکاظم الممتحن — رضی الســجایا امام التقی
سلام علی الثامن الموتمن — علی الرضا سید الاصفیاء
سلام علیٰ المتقی التقی — محمد الطیب المــرتجی
سلام علی الاریحی النقی — علیٰ المکرم هادی الوریٰ
سلام علیٰ السید العسکری — امام یجهز جیــش الصفا
سلام علی القائم المنتظر — ابی القاسم القرم نور الهدیٰ
سیطلع کالشمس فی غاسق — ینجیه من سیفـه المنتضی
تریٰ یملاً الارض من عدله — کما ملئت جور اهل الهویٰ
ســـــــلام علیه و آبائه — و انصاره ما تدوم السـماء

اا۔ مشہور عالم ابو محمد عبداللہ ابن احمد بن محمد بن الخشاب (متوفی ۵۶۷) نے اپنی کتاب تاریخ موالید الائمہ وفیاتھم میں جیسا کہ ان سے کشف الاستار، النجم الثاقب اور اعیان الشیعہ میں نقل کیا گیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ ابو بکر احمد بن نصر عبداللہ ابن الفتح الدارع النہرانی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہم سے صدقہ بن

اٹھایا اور گلے سے لگایا اور دیکھا کہ وہ بالکل پاک وصاف ہیں اسی اثناء میں ابو محمد۔ امام حسن عسکریؑ۔ نے آواز دی: پھوپھی: میرے بیٹے کو میرے پاس لایئے میں ان کے پاس لیکر گئی۔ آپؑ نے انہیں

موسیٰ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا کہ امام رضاؑ نے فرمایا خلف صالح، ابو محمد حسن بن علی کی اولاد سے ہوں گے۔ اور وہی صاحب الزمان اور مہدیؑ ہیں اور مجھ سے جراح بن سفیان نے بیان کیا اور کہا کہ مجھ سے ابو القاسم طاہر بن ہارون بن موسیٰ علوی نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ہارون سے انہوں نے اپنے والد موسیٰ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میرے سردار جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: خلف صالح میری اولاد سے ہوں گے۔ وہی مہدی ہیں ان کا نام۔ م ح م د اور کنیت ابو القاسم ہے۔ آخری زمانہ میں خروج کریں گے ان کی والدہ کا نام صیقل ہے۔

۱۲۔ شیخ محی الدین۔ ابو عبد اللہ محمد بن علی المعروف بہ ابن حاتم طائی۔ اندلسی، جیسا کہ کشف الظنون میں لکھا ہے۔ متوفی ۶۳۸ ملک شام صالحیہ میں مدفون ہیں، ان کی قبر مشہور اور زیارتگاہ ہے ان ہی سے شیخ عبد الوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۵ (مطبعۃ الازہر المصر یہ ۱۳۰۷) پر ۶۵ ویں بحث میں نقل کیا ہے۔ شعرانی کہتے ہیں شیخ محی الدین کی فتوحات کے باب ۳۶۶ کا ترجمہ یہ ہے جان لو کہ مہدی کا خروج لازمی ہے لیکن وہ اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک یہ زمین ظلم وستم سے نہیں بھر جائیگی جب ایسا ہوگا تو آپ اسے عدل وانصاف سے پر کریں گے۔ اور اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طول دے گا کہ وہ خلیفہ آجائے۔ وہ عترت رسول اور اولاد فاطمہ سے ہوگا۔ حسین بن علی بن ابی طالبؑ اس کے جد اور حسن عسکری بن امام علی النقی بن محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی بن ابی طالبؑ اس کے والد ہیں اس کا نام رسول خدا کا نام ہے مسلمان ان کی بیعت رکن ومقام کے درمیان کریں گے وہ صورت میں رسول سے مشابہ ہیں اور اخلاق میں آپ سے نیچے ہیں کیونکہ رسول اللہ کے اخلاق میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں ہوسکتا ہے خداوند عالم کا ارشاد ہے انک لعلی خلق عظیم مہدی کی پیشانی روشن اور ناک لمبی ہے ان کے ذریعہ اہل کوفہ کامیاب ہوں گے وہ مساوی طور پر مال تقسیم کریں گے اور رعایا میں عدل قائم کریں گے۔ ایک شخص ان کے پاس آئیگا اور کہے گا۔ اے مہدی مجھے عطا

لے لیا اور ان کے دونوں پاؤں پر اپنے سینہ پر رکھ لئے اپنی زبان انؑ کے دہن میں دی اور ان کی آنکھوں، کانوں اور تمام جوڑوں پر اپنا ہاتھ پھیرا، پھر کہا: بیٹا: کچھ بولو آپ نے کہا: اشھد ان لا الٰہ الا

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

کیجئے مال آپ کے سامنے ہوگا۔ آپ اس کی چادر میں اتنا ڈال دیں گے کہ جس کو وہ نہیں اٹھا سکے گا الخ موصوف نے حضرت مہدیؑ کے صفات و اوصاف اور افعال نقل کئے ہیں اور یہ الفاظ بعینہ شیخ استاد محمد صبان کی الفتوحات سے اسعاف الراغبین (ب ۲ص ۱۴۲ طبع المطبعہ المیمنیہ مصر ۱۳۱۲ میں نقل کئے ہیں لیکن الفتوحات کے وہ نسخے جو قم کے کتب خانوں میں موجود ہیں اور دار الکتب عربیہ مصر کے چھپے ہوئے ہیں ان کی عبارت یواقیت کی عبارت کے بر خلاف ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے جو کلام میں تحریف کرتے ہیں، اس سے آپ کے نسب شریف کو نکال دیا ہے۔ مصر کی طبع شدہ کتابوں میں ایسی تحریف و تصرف کرنے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ جن میں نبیؐ اور ان کے وصی اور اہلبیتؑ کے مناقب و فضائل ہوتے ہیں اور وہ ان کے منشاء و نظریہ کے موافق نہیں ہوتے ہیں خدا ہمیں اور ان کو تعصب و عناد سے پناہ میں رکھے۔ شیخ محی الدین کے یہ اشعار الفتوحات ص ۳۶۶ میں ہیں:

هو السيد المهدی مـن آل محمد ... هو الصـارم الهندی حين يبيد

هو الشمس يجلو كل غم و ظلمة ... هو الوابل الوسمی حين يجود

انہیں سے ینابیع المودۃ ص ۴۶۷ میں ان کی کتاب عنقاء المغرب فی بيان المهدی الموعود و وزرائه سے کچھ اشعار نقل کئے ہیں ان کا پہلا مصرعہ یہ ہے و عند فنا خاء الزمان ودالها.

۱۳۔ شیخ سعد الدین محمد بن المؤید بن ابی الحسین بن محمد بن حمویہ المعروف بہ شیخ سعد الدین الحموی نے صاحب الزمان کے حالات پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اس میں امامیہ کی موافقت کی ہے جیسا کہ عبد الرحمٰن جامی نے مرآۃ الاسرار میں صاحب المقصد الاقصیٰ سے نقل کیا ہے اور صاحب العقائد النسفیہ سے نقل کیا ہے۔ کہ سعد الدین نے مہدی کی امامت ان کے صاحب الزمان اور ان کے آخری اولیاء اثنا عشری ہونے کی تصریح کی ہے۔ اور کہا ہے بارہ سے زیادہ ائمہ نہیں ہوں گے۔

اور خدا نے انہیں دین محمد میں اپنا نائب قرار دیا ہے ان کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا (العلماء ورثة

اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً رسول اللہ۔ اس کے بعد امیر المومنینؑ اور تمام ائمہ پر درود بھیجا اور اپنے والد پر درود بھیج کر ٹھہر گئے: پھر امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: اے پھوپھی انہیں ان کی ماں کے

الانبیاء) نیز فرمایا: (علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل) ان سے متعلق ینابیع المودۃ (ص ۴۷۴) میں لکھا ہے (شیخ عزیز بن محمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ) کی کتاب میں ہے شیخ المشیوخ سعد الدین حموی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں: ہمارے رسولؐ سے قبل سابقہ ادیان میں نام ولی نہیں تھا، نام نبی تھا، اور وہ خوبان خدا جو صاحب شریعت کے وارث ہوتے ہیں انہیں انبیا کہتے ہیں۔ ہر دین میں صاحب شریعت ایک ہی ہوتا تھا چنانچہ دین آدم میں کئی پیغمبر تھے جو ان کے وارث تھے۔ جو خلق خدا کو ان کے دین و شریعت کی طرف دعوت دیتے تھے۔ اسی طرح نوح کے دین ابراہیم کے دین موسیٰ کے دین اور عیسیٰ کے دین میں تھے۔ اور جب محمد نیا دین اور نئی شریعت لے کر آئے تو حق تعالیٰ نے محمد کے اہل بیت میں سے بارہ افراد کو منتخب کیا۔ انہیں آپ کا وارث قرار دیا اور اپنا مقرب قرار دیا۔ اور اپنی ولایت سے مخصوص کیا۔ انہیں رسول کا نائب بنایا۔ اور آپ کا وارث بنایا۔ اور ان کے بارے میں یہ حدیث ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' ارشاد فرمائی لیکن آخری ولی جو کہ آخری نائب ہے وہ بارہویں ولی اور بارہویں نائب ہیں یہی خاتم الاولیاء ہیں اور ان کا نام مہدی صاحب الزمان ہے شیخ کہتے ہیں کہ عالم میں اولیاء بارہ ہیں لیکن وہ تین سو چھپن کہ جن کو رجال غیب میں شمار کیا جاتا ہے انہیں اولیاء نہیں کہتے ہیں بلکہ انہیں ابدال کہتے ہیں۔ یہی حدیث نسفی کی کتاب الانسان الکامل (طبع تہران) ص ۳۱۱۔ پر کچھ اختلاف کے ساتھ موجود ہے۔

۱۴۔ ابو المواھب شیخ عبد الوہاب بن احمد علی شعرانی متوفی ۹۷۳ جیسا کہ ایک جگہ کشف الظنون میں لکھا ہے۔ اور اسی کتاب میں دوسری جگہ ۹۶۰ مرقوم ہے اور الیواقیت والجواہر (ج ۲ ص ۱۴۵ طبع المطبعۃ الازہریہ المصریہ ۱۳۰۷) کے ۶۵ ویں باب میں جو کہ تمام حالات قیامت کے بارے میں ہے ان کی ہمیں شارح نے خبر دی ہے اور ان کا قیامت سے قبل واقع ہونا ضروری ہے اور وہ مہدی کا خروج وغیرہ ہے سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں حضرت امام حسن عسکریؑ کی اولاد سے ہیں وہ پندرہویں شعبان کی شب ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور آج تک باقی ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ آئیں گے آج یعنی ۹۵۸ میں ان کی عمر ۷۰۳ ہے مجھے ایسے ہی شیخ حسن عراقی نے جو کہ بلند ٹیلہ ریش پر مدفون ہیں۔ مجھے خبر دی ہے کہ ان سے ان کی ملاقات ہوئی اور اس سلسلے میں

پاس لے جائیں تا کہ انھیں سلام کریں اور پھر میرے پاس واپس لے آیئے۔ حکیمہ کہتی ہیں انھیں ان کی ماں کے پاس لے گئی انہوں نے سلام کیا پھر واپس لائی اور آپ کے سامنے لٹا دیا۔ آپ نے

ہمارے استاد سید علی الخواص نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۱۵۔ شیخ حسن عراقی اور حضرت حجۃ علیہ السلام کے اجتماع کا ذکر کیا ہے جیسا کہ کشف الاستار میں شعرانی کی لواقح الانوار فی طبقات الاخیار (ج۲ ص۱۳۰ طبع مصر) سے نقل کیا ہے اور اس کتاب میں حسن عراقی کی سیاحت کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے مہدیؑ سے آپؑ کی عمر کے بارے میں معلوم کیا تو فرمایا: بیٹے اس وقت میری عمر ۶۲۰ سال ہے اور اب انکی سو سال ہو گئے شعرانی کہتے ہیں یہ واقعہ میں نے اپنے سردار علی الخواص کی خدمت میں نقل کیا ہے تو انہوں نے مہدی کی اس عمر کے بارے میں ہماری موافقت کی ہے۔

۱۶۔ مذکورہ شیخ علی الخواص کی شعرانی نے بہت تعریف و مدح کی ہے جب کہ ان سے کشف الاستار میں نقل کیا ہے۔

۱۷۔ ینابیع المودۃ۔ (ص۴۷۴) میں ہے کہ ایک شافعی نے اپنے قصیدۃ والیہ میں کہا ہے پھر لکھتے ہیں۔ یہ قصیدہ جو کہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے شیخ ابن سلامہ المصلی الفقی کا ہے کسی شافعی کا نہیں ہے:

وسائلی عن حب اهل البیت ـــ هل اسر اعلانا بهم ام جحد

و الله مخلوط بلحمی و دمی ـــ حبهم هم الهدی و الرشد

حیدرة و الحسنان بعده ـــ ثم علـــــی و ابنه محمد

وجعفر الصادق و ابن جعفر ـــ موسیٰ و یتلوه علی السند

اعنی الرضا ثم ابنه محمد ـــ ثم علی ابنه المسدد

و الحسن التالی و یتلو تل ـــ وه محمد بن الحسن المعتجد

فانهم ائمتی و سادتی ـــ وان لحانی معشر و فندو

فرمایا: پھوپھی ساتویں دن تشریف لائیں۔ حکیمہ کہتی ہیں جب صبح ہوئی تو میں ابو محمد کو سلام کرنے کے لئے گئی۔ پردہ اٹھایا تا کہ اپنے سردار کو دیکھوں، مگر وہ نظر نہ آئے میں نے ابو محمد سے دریافت کیا۔

ائمة اکـــــرم بهم ائمة	اسمائهم مسرودة تـــطرد
هم حجج الله علیٰ عباده	و هم الیه منهج و مقصـــد
هم النهار صــــوّم لربهم	و فی الدیاجی رکع و سجد
قوم لهم مکة و الا بطح و ال	ـخیف و جمع و البقیع الغرقد
قوم منی و المشعر ان لهم	و المروتان لهم و المـــسجد
قوم لهم فی کل ارض مشهد	لا بل لهم فی کل قلب مشهد

۱۸۔ حسین بن حسین المہیدی آپ کے قول کی شرح کرتے ہوئے شرح الدیوان کے صفحہ ۱۷۲ میں لکھتے ہیں

نبی اذ ما جاشت الترک فانتظر	و لا یة مهدی یقوم و یـــعدل
و ذل ملوک الارض من آل هاشم	و بویع منـــهم من یلذو یهزل
صبی من الصبیان لا رای عنده	ولا عند ها جد ولا هـــو یعقل
فثم یقوم القـــائم الحق منکم	و بالحق یاتیکم و بالحق یعمل
سمی نبی الله نفســـی فداله	فلا تخذ له یا بنـــی و عجلوا

نعمتوں کے عطا کرنے والے کی کرم سے امید ہے کہ آپ کے آستانہ کی خاک سے ہماری آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور آپ کے معاشرہ کی حقیقت کا آفتاب عالمتاب ہماری تشخیص کے در و دیوار پر چمکے گا اور یہ خدا کے لئے دشوار نہیں ہے اور ص ۱۲۳ میں آپ کی ولادت اور اس کی تاریخ کی تصریح کی ہے۔

۱۹۔ حافظ محمد بن محمد بن محمود نجاری المعروف بہ خواجہ پارسا مسلک حنفی کے نمایاں علماء میں سے مشائخ

شہزادہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: پھوپھی جان میں نے ان کو اس ذات کے سپرد کر دیا ہے جس کے حوالے مادر موسیٰ نے موسیٰ کو کیا تھا۔ حکیمہ کہتی ہیں ساتویں دن میں پھر آئی۔ سلام کیا اور بیٹھ گئی۔ آپ

نقشبندی کے اکابر میں سے تھے۔ انہوں نے ۸۳۲ھ میں وفات پائی جیسا کہ کشف الظنون میں ہے وہ اپنی کتاب فصل الخطاب میں لکھتے ہیں بنابرآں کہ جو ان سے کشف الاستار میں نقل ہوا ہے۔ ابو محمد حسن عسکری کے فرزند م ح م د کو آپ کے خاص اصحاب و معتمد افراد جانتے ہیں پھر انہوں نے حکیمہ اور معتضد کا واقعہ بیان کیا۔ نیز آپ کے ظہور کے متعلق کچھ علامت قلمبند کی ہیں۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں اس سلسلہ میں بے شمار حدیثیں ان کے ظہور اور ان کے نور کے چمکنے پر دلالت کر رہی ہیں۔ وہ شریعت محمدی کی تجدید کریں گے اور راہ خدا میں اس طرح جہاد کریں گے، جیسا کہ جہاد کا حق ہے۔ اور اپنے شہر کے اطراف کو پلیدگیوں سے پاک کر دیں گے۔ ان کا زمانہ متقین کا زمانہ ہے۔ آپ کے اصحاب شک سے پاک اور حسد سے بری ہوں گے۔ اور آپ کی ہدایت و طریق کو اختیار کریں گے۔ اور حق سے اس کی تحقیق کی طرف ہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔ انہیں پر خلافت و امامت ختم ہوگی۔ اور آپ اپنے والد کی وفات کے وقت سے امام ہیں اور قیامت تک امام رہیں گے۔ عیسیٰ آپ کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔ اور آپ کے دعوے کی تصدیق کریں گے۔ اور اپنی ملت کو اس مسلک کی طرف بلائیں گے جس پر وہ اور صاحب ملت نبی ہیں۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۵۱) میں ان سے آپ کی ولادت، غیبت۔ اور پوشیدہ ہونے کی تصریح نقل ہوئی ہے۔

حافظ ابوالفتح محمد بن ابی الفوارس نے اپنی کتاب اربعین میں جیسا کہ ہم نے کشف الاستار سے فصل اول کے آٹھویں باب کی ح ۳۰ میں یہ حدیث نقل کی ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس کی طرف متوجہ و مائل ہو تو اسے چاہئے کہ علی اور بارہویں امام تک سب سے محبت کرے اپنے کلام کے آخر میں لکھتے ہیں میں ان کی (یعنی اہل بیت) کی تفضیل کی طرف مائل ہو گیا اور میں نے اسے پہچان لیا میرے لئے حقیقت آشکار ہو گئی تو میں نے اسے پہچان لیا راستہ واضح ہو گیا تو میں نے روشن شواہد اور صحیح اور واضح حدیثوں کی روشنی میں اسے اختیار کر لیا اس کی خبر مجھے معتمد، پرہیزگار اور دیانت دار لوگوں نے دی ہے اور ہم نے اسے اسی طرح ادا کر دیا جس طرح ہم سے اس کی روایت کی گئی تھی۔

نے فرمایا: میرے بیٹے کو لایئے۔ میں اپنے سردار کو لائی اس وقت وہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ نے وہی کیا جو پہلے کر چکے تھے۔ پھر آپ نے ان کے دہن میں اپنی زبان دے دی جیسے

۲۱۔ ابو المجد عبدالحق دہلوی بخاری، جن کی بہت سی تصنیفات ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ ان کی سو جلدیں کتاب ہیں انہوں نے ۱۰۵۲ھ میں وفات پائی وہ اپنے رسالہ المناقب والاحوال الائمہ علیہم السلام میں لکھتے ہیں جیسا کہ کشف الاستار میں نقل ہوا ہے۔ ابو محمد حسن عسکری کے فرزند م ح م د سے آپ کے خاص اور معتمد اصحاب واقف ہیں اس کے بعد آپ کی ولادت کے واقعہ کو فارسی میں لکھا ہے۔

۲۲۔ شیخ احمد جامی الناملی لکھتے ہیں جیسا کہ ینابیع المودۃ (ص ۴۷۱) اور مجالس المومنین کی چھٹی مجلس میں مرقوم ہے قصیدہ یہ ہے۔

من زمہر حیدرم ہر لحظہ اندر دل صفا است	از پی حیدر حسن مارا امام و رہنما است
ہمچو کلب افتادہ ام بر آستان ابو الحسن	خاک نعلین حسین بر ہر دو چشم توتیا است
عابدین تاج سر و باقر دو چشم روشنم	دین جعفر برحق است و مذہب موسیٰ روا است
ای موالی وصف سلطان خراسان را شنو	ذرہ ای از خاک قبرش درد مندان را دوا است
پیشوای مومنان است ای مسلمانان تقی	گر نقی را دوست داری بر ہمہ ملت روا است
عسکری نور دو چشم آدم است و عالم است	ہمچو یک مہدی سپہ سالار در عالم کجا است
شاعران از بہر سیم و زر سخنہا گفتہ اند	احمد جامی غلام خاص شاہ اولیا است

۲۳۔ شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری بنابر نقل مجالس المومنین منقول ۶۲۷ یا ۵۸۹ اپنی کتاب مظہر الصفات میں لکھتے ہیں۔ جیسا کہ ان سے ینابیع المودۃ (ص ۴۷۳) میں نقل ہوا ہے قصیدہ یہ ہے:

مصطفیٰ ختم رسل شد در جہان	مرتضیٰ ختم ولایت در عیان
جملہ فرزندان حیدر اولیاء	جملہ یک نور اند حق کرد این ندا

انگلیں دودھ یا شہد پلا رہے ہوں پھر فرمایا: بیٹا کچھ بولو: انہوں نے کہا: اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اس کے بعد خدا کی حمد و ثنا بجالائے اور محمد و امیر المومنینؑ، اور ائمہ پر درود بھیجا یہاں تک کہ اپنے والد پر درود بھیج

اور ائمہؑ کے ذکر بعد کہا:

صد هزاران اولیا روی زمین — از خدا خواهند مهدی را یقین

یا الهی مهد یم از غیـــب آر — تا جهان عدل گردد آشکار

مهدی هادی ست تاج اتقیا — بهتـــرین خلق برج اولیا

ای تو ختم اولیاء این زمـــان — و از همه معنی نهانی جان جان

ای تو هم پیدا وپنهان آمـده — بنده عطارت ثنا خوان آمده

۲۴۔جلال الدین محمد عارف بلخی رومی المعروف بہ مولوی (متوفی ۶۷۲) اپنے عظیم دیوان میں لکھتے ہیں: جو کہ حروف ہجاء کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جیسا کہ ینابیع المودۃ ۴۷۳ پر مرقوم ہے قصیدہ یہ ہے:

ای سرور مردان علی مستان سلامت می کنند

و ای صفدر مردان علی مردان سلامت می کنند

با قاتل کفار گو بادین و باد یندار گو + با حیدر کرار گو مستان سلامت می کند

با درج دو گوهر بگو با برج دو اختر بگو + باشبر و باشبر بگو مستان سلامت می کند

با زین دین عابد بگو با نور دین باقر بگو + با جعفر صادق بگو مستان سلامت می کند

با موسی کاظم بگو با طوسی عالم بگو + با تقی قائم بگو مستان سلامت می کنـد

باهیر دین هادی بگو با عسکری مهدی بگو + با آن ولی مهدی بگو مسـتن سلامت می کند

۲۵۔شیخ اسرار حروف کے عارف صلاح الدین الصفوی متوفی ۷۶۴ شرح الدائرہ میں لکھتے ہیں جیسا کہ

کررک گئے اور پھر اس آیت کی تلاوت کی بسم اللہ الرحمن الرحیم و نرید ان نمن علیٰ الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین و نمکن لهم فی ینابیع المودۃ میں لکھا ہے بیشک مہدی ان ائمہ میں سے بارھویں امام ہیں کہ جن کے پہلے علی اور آخری مہدی رضی اللہ عنہم ہیں۔

۲۶۔ مولوی علی اکبر بن اسد اللہ مودی جو کہ علماء ھند کے متاخرین میں سے ہیں اپنی کتاب المکاشفات میں کہ جس کو انہوں نے عبدالرحمٰن جامی کی نفحات الانس، کا حاشیہ قرار دیا ہے، انہوں نے، بنا بر نقل کشف الاستار اور استقصاء الافحام کی حکایت کے مطابق، اکتیسویں باب میں حجۃ بن الحسن العسکری اور آپ کے آباء کی امامت و عصمت کی امیر المومنین علی تک تصریح کی ہے کہتے ہیں آپ اپنے والد حسن عسکری علیہما السلام کے بعد قطب ہیں جیسا کہ ان کے والد اپنے پدر کے بعد علی ابن ابی طالب تک قطب ہیں۔ آپ عام و خاص کی نظروں سے غائب ہیں سوائے خاص الخواص کی نظروں سے اور ائمہ اثنا عشر کی عصمت کی بھی تصریح کی ہے۔

۲۷۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کتاب مرآۃ الاسرار جو کہ صوفیوں کے مشائخ میں سے ایک ہیں ان سے صاحب تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز کے والد شاہ ولی اللہ ھندی دہلوی نقل کرتے ہیں بنا بر آنکہ جو ان سے کتاب النجم الثاقب اور کشف الاستار میں نقل کیا گیا ہے۔ وہ آفتاب دین و دولت وہ تمام ملت و حکومت کے ھادی وہ پاک قائم مقام احمدی امام برحق ابو القاسم محمد بن الحسن مہدی رضی اللہ عنہ ائمہ اہلبیت میں سے امام ہیں۔ ان کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام نرجس تھا۔ آپ نے شب جمعہ پندرہویں شعبان ۲۵۵ھ کو ولادت پائی یہاں تک کہ کہتے ہیں بارھویں امام کا نام و کنیت وہی ہے جو رسول کا نام و کنیت ہے آپ کے القاب، مہدی، حجت، قائم، منتظر، صاحب الزمان، خاتم اثنا عشر ہیں صاحب الزمان اپنے والد کی وفات کے وقت پانچ سال کے تھے۔ اس طرح مسند امامت پر تشریف فرما ہوئے جس طرح حق تعالیٰ نے یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام کو بچپنے میں ہی حکمت عطا کر دی تھی اور عیسیٰ بن مریم کو طفولیت میں بلند مرتبہ پر پہنچا دیا تھا اسی طرح آپ کو کم سنی میں امام قرار دیا۔ اور آپ کے معجزات اتنے زیادہ ہیں کہ اس مختصر کتاب میں انہیں سمویا نہیں جا سکتا ہے پھر (شیخ محی الدین کا کلام نقل کیا ہے جس کو پہلے بیان کیا جا چکا ہے اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی صوفی تجربہ کار شافعی المذہب تھے انہوں نے اپنی کتاب شواہد النبوت

الارض و نری فرعون و هامان و جنودھما منھم ما کانوا یحذرون ۔راوی کہتا ہے کہ میں نے حکیمہ کی اس روایت کی عقبہ۔عقید۔خادم سے تصدیق چاہی تو اس نے کہا: یہ حکیمہ نے صحیح

میں امام محمد بن عسکری علیہما السلام کی ولادت اور غائب ہونے کے حالات وحقائق کو ائمہ اہل صدق وطہارت اور ارباب سیرت سے بہ نحو احسن نقل کیا ہے۔صاحب کتاب مقصد اقصیٰ لکھتے ہیں حضرت سعد الدین حموی، خلیفہ حضرت نجم الدین نے امام مہدیؑ سے متعلق ایک کتاب لکھی ہے اور ان کے ساتھ بہت سی چیزیں اس سے پیوست کر دی ہیں ان اقوال میں کوئی مخلوق بھی ردوبدل نہیں کر سکتی ہے۔جب ولایت مطلقہ آشکار ہو جائیگی اور ظلم وبدخوئی اور مذاہب کا اختلاف ختم ہو جائیگا جیسا کہ ان کے اوصاف حمیدہ احادیث نبوی میں وارد ہوئے ہیں کہ مہدی آخری زمانہ میں ظہور کریں گے اور پورے مربع مسکون (زمین) کو ظلم وستم سے پاک کریں گے۔اور ایک مذہب ہوگا مختصر یہ کہ جب دجال بدکردار پیدا ہو کر زندہ ومخفی ہے اور حضرت عیسیٰ پیدا ہو چکے ہیں وہ بھی زندہ اور مخلوق خدا سے مخفی ہیں تو اگر فرزند رسول امام محمد مہدی حسن بن عسکری علیہما السلام عوام کی نظر سے پوشیدہ ہو گئے اور عیسیٰ ودجال کی مانند حکم خدا کے مطابق ظاہر ہوں گے تو یہ جائے تعجب نہیں ہے اور تعصب کی رو سے بعض بزرگوں کے اقوال اور ائمہ اہل بیت رسول کی احادیث کا انکار کرنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

۲۸۔شعرانی کے بعض مشائخ، ینابیع المودۃ (ص ۴۷۰) پر لکھا ہے شیخ عبدالوھاب شعرانی قدس سرہ نے الانوار القدسیہ میں لکھا ہے ہمارے مشائخ میں سے ایک نے کہا ہے ہم نے شام کے شہر دمشق میں مہدی کی بیعت کی ہے سات روز تک ہم ان کی خدمت میں رہے مجھ سے میرے شیخ عبداللطیف حلبی نے ۱۲۷۳ھ میں کہا میرے والد شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ نے کہا میں نے اپنے بعض مشائخ سے سنا کہ کہتے ہیں ہم نے امام مہدیؑ کی بیعت کی ہے۔

۲۹۔ملک العلماء قاضی شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی متوفی ۸۴۹ھ صاحب تفسیر البحر الامواج اور مناقب السادات (کہ دونوں فارسی میں ہیں) اور صاحب کتاب المناقب، الموسوم بہ هدایت السعداء اس کتاب میں موصوف نے جیسا کہ النجم الثاقب اور کشف الاستار میں ان کے حوالے سے تحریر ہوا ہے۔بارہ ائمہ کی امامت اور ان کے اسماء لکھے ہیں۔اور حدیث لوح نقل کی ہے۔اور حضرت حجت بن الحسنؑ کے بارے میں لکھا ہے۔وہ غائب ہیں، اور ان کی عمر بہت طویل ہے۔جس طرح مومنین میں عیسیٰ، الیاسؑ اور خضرؑ اور کافروں میں

کہا ہے: اسی کو شیخ نے اپنی غیبت میں اپنی سند سے موسی بن محمد سے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۴۹) میں اس سے ملتی جلتی روایت نقل کی ہے شیخ نے اس طریق کے علاوہ متعدد طرق سے ایسی ہی حدیث نقل

دجال وسامری کی طویل عمر ہے وضاحت ملاحظہ ہو الھدایۃ کی الھدایۃ الثالث عشرہ کا جلوہ ثانیہ۔

۳۰۔ شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم المعروف بہ خواجہ کلاں حسینی بلخی قندوزی متوفی ۱۲۹۴ھ صاحب ینابیع المودۃ نے اپنی اسی کتاب میں مختلف مقامات پر آپ کے حالات، معجزات، تاریخ ولادت آپ کا نسب اور آپ کی شان میں وارد ہونے والی احادیث کا ذکر کیا ہے چنانچہ ص ۴۵۱ پر آپکی تاریخ ولادت کے بارے میں ان کے بعض اقوال کو نقل کر کے کہتے ہیں (ثقات کے نزدیک حضرت قائم علیہ السلام کی ولادت واضح ہے۔) آپ کی ولادت پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کو سامراء میں اس وقت ہوئی جب کہ قرن اصغر قوس میں تھا۔ اور یہ چوتھا قرن اکبر ہے جو قوس میں تھا۔ اور طالع سرطان کے پچیسویں درجہ میں تھا۔ یہ ہے سامراء کے افق میں زائچہ مبارک۔

۳۱۔ شیخ عامر بن عامر البصری صاحب قصیدہ التائیہ المسمیٰ بذات الانوار، یہ معارف، حکم و اسرار اور آداب کے بارے میں ہے اور بارہ انوار پر مشتمل ہے لکھتے ہیں النور التاسع فی معرفۃ صاحب الوقت ذاتہ ووقت ظہورہ صاحب الزمان اور آپ کے ظہور کے وقت کی معرفت کے بارے میں ہے۔

امام الهدى حى متى انت غائب — فمن علينا يا ابانا باوبة

ترائت لنا رايات جيشك قادماً — ففاحت لنا منها روائح مكة

وبشرت الدنيا بذالك فاغتدت — مباسمها مفترة عن مسرة

مللنا و طال الانتظار فجدلنا — بربك يا قطب الوجود بلقية

سلسلہ جاری رکھتے ہوئے

عجل لنا حتى نراك فلذة — المحب لقا محبوبه بعد غيبه

۳۲۔ قاضی جواد ساباطی۔ جو نصرانی تھے۔ مسلمان ہوئے تو کتاب البراہین، الساباطیہ فی رد علی انصاری لکھی

کی ہیں جن میں سے بعض کتاب الغیبۃ میں صحیح ہیں اور بعض شیوخ کی ایک جماعت سے نقل ہوئی ہیں اور کتاب کمال الدین اور بحار میں روایت کی ہے اور کمال الدین وغیرہ میں اپنی سند سے محمد بن

اور اس کتاب میں جیسا کہ النجم الثاقب، اور کشف الاستار میں نقل ہوا ہے مہدی کے بارے میں مسلمانوں کا اختلاف نقل کیا ہے اور کہا ہے امامیہ کا قول نص سے زیادہ قریب ہے۔

۳۳۔ شیخ ابو المعالی صدر الدین القونوی، صاحب تفسیر الفاتحہ و مفتاح الغیب وغیرہ میں ان کے کچھ اشعار ہیں۔ جیسا کہ کشف الاستار میں ہے اسکا پہلا شعر یہ ہے (یقوم بامر اللہ فی الارض ظاہرا) موصوف نے اپنے شاگردوں کو جو وصیتیں کی ہیں ان میں کہا ہے میرے پاس جو کتابیں ہیں ان میں طب کی اور حکماء و فلاسفہ کی کتابیں ہیں ان کو فروخت کر کے ان کی قیمت کو فقیروں میں تقسیم کر دینا لیکن تفسیر و احادیث اور تصوف کی کتابوں کی دار الکتب میں حفاظت کرنا اور پہلی رات میں حضور قلب کے ساتھ ستر ہزار مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا اور مہدیؑ کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دینا۔

۳۴۔ فاضل بارع عبداللہ بن محمد المطیر ی نے جو، اس وقت مدنی مشہور ہیں۔ اپنی کتاب الریاض الزاہرہ فی فضل آل بیت النبی وعترتہ الطاہرہ میں ایک ایک امام کو شمار کرایا ہے۔ جیسا کہ ان سے کشف الاستار میں منقول ہے پھر سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ گیارہویں ان کے فرزند حسن عسکریؑ بارہویں ان کے پسر محمد القائم المہدی ہیں اور ملت اسلام میں ان پر نبیؐ اور ان کے جد علی اور ان کے اہل شرف و مراتب آباء سے امامت، اور ان کے مہدی آخر الزمان ہونے پر نص وارد ہو چکی ہے۔ آپ ہی صاحب سیف قائم المنتظر ہیں یہ مضمون صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اور آپ کے قیام سے پہلے آپ کے لئے دو غیبتیں ہیں الخ کشف الاستار میں لکھا ہے۔ جو نسخہ آثار قدیمہ والوں کو ملا ہے جو مؤلف کا تھا اس کی پشت پر انہیں کے خط سے لکھا ہے۔

کتاب الریاض الظاهرہ فی فضل آل بیت النبی و عترته الطاهره تالیف الفقیر الیٰ عبد الله محمد المطیری شهرة المدنی حالا الشافعی مذهبا الاشعری اعتقادا و النقشبندی طریقة نفعنا الله من بر کاتهم آمین۔

مخی شیبانی سے آپ کے والد کے حالات کے شروع میں ایک مفصل روایت نقل کی گئی ہے۔

اور مسعودی نے اثبات الوصیہ میں اس حدیث کا ایک جز بڑے علماء کی ایک جماعت سے نقل کیا

۳۵۔ شیخ الاسلام ابو المعالی محمد سراج الدین الرفاعی ثم المخزومی الشریف الکبیر نے اپنی کتاب صحاح الاخبار فی نسب السادۃ الفاطمیۃ الاخیار میں ابوالحسن ہادی کے حالات میں لکھا ہے منقول از کشف الاستار امام علی الھادی بن امام محمد جواد علیہ السلام کہ جن کا لقب تقی، عالم، فقیہ، امیر، دلیل، عسکری اور نجیب ہے مدینہ میں ۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے اور معتز عباسی کے عہد خلافت میں ۳ رجب بروز دوشنبہ ۲۵۴ھ میں زہر سے شہید ہوئے آپ کی پانچ اولاد تھیں، امام حسن عسکری، حسین، محمد، جعفر اور عائشہ، حسن عسکری کے فرزند صاحب سرداب، حجۃ المنتظر ولی اللہ امام مہدی ہیں۔

۳۶۔ مورخ شہیر میر خواند محمد بن خاوند شاہ بن محمود طبق کشف الظنون متوفی ۹۰۳ھ اپنی تاریخ روضۃ الصفا کی ج ۳ میں آپ کی ولادت اور آپ کے کچھ حالات و معجزات لکھے ہیں۔

۳۷۔ اہل سنت کے ایک بڑے عالم اور ثقہ نصر بن علی الجہضمی البصری نے۔ جیسا کہ النجم الثاقب میں آپ کی ولادت آپ کی والدہ کے اسم اور آپ کے ابواب کی تصریح کی ہے یہ نصر وہی ہے کہ جس کے بارے میں شہید اول نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے متوکل کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ رسول نے حسنین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں سے محبت کی اور ان دونوں کی والدہ سے محبت کی وہ روز قیامت میرے درجہ میں ہوگا اس پر متوکل نے انہیں ہزار کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ ابو جعفر بن عبدالواحد کہتے ہیں کہ وہ اہل سنت سے ہیں تو انہیں معاف کر دیا گیا۔

۳۸۔ شیخ محمد بن ابراہیم الجوینی الشافعی متوفی ۷۱۲ھ اپنی کتاب فرائد السمطین میں جیسا کہ ینابیع المودۃ (ص ۴۷۱) سے نقل کیا ہے ایک روایت بیان کی ہے کہ دعبل خزاعی نے علی رضا ابن موسیٰ کاظم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے بعد میرے بیٹے جواد تقی پھر ان کے بعد ان کے فرزند علی الھادی نقی امام ہیں ان کے بعد ان کے فرزند حسن عسکری امام ہیں ان کے بعد ان کے فرزند محمد حجت المہدی المنتظر اپنی غیبت میں امام اور ظہور میں اطاعت کیے جائیں گے۔

۳۹۔ قاضی محقق بہلول بہجت آفندی۔ المحاکمہ فی تاریخ آل محمد کے مؤلف ہیں یہ کتاب عربی میں تھی فارسی

ہے، کہ جن میں سے علان وموسیٰ بن محمد اور احمد بن جعفر بن محمد ہیں کہ انہوں نے اپنی اسناد سے حکیمہ سے روایت کی ہے۔

میں اسکا ترجمہ ہوا ہے۔ مقبولیت کی وجہ سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ بہت اچھی اور مفید کتاب ہے مؤلف نے تاریخ کے اہم نقاط کو موضوع بحث بنایا ہے اور ایسی بہت سی چیزوں سے پردہ ہٹایا ہے جن کو متعصب لوگوں نے تاریخ حوادث کے ملبہ میں ڈال دیا تھا اور ان میں رد و بدل کر دی تھی اس کتاب میں مؤلف نے ائمہ اثنا عشری امامت کی تصریح کی اور ان حضرات کے بعض فضائل واحوال کو بیان کیا ہے بارہویں کی ولادت کا بھی تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ آپ نے چودہ شعبان ۲۵۵ھ میں ولادت پائی آپ کی والدہ کا نام نرجس ہے آپ کی دو غیبتیں ہیں ایک صغریٰ دوسری کبریٰ اور آپ باقی ہیں اور جب خدا آپ کو ظہور کی اجازت مرحمت کرے گا تو آپ ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے پر کریں گے آپ کا ظہور ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر مسلمانوں کو اتفاق ہے لہذا اس سلسلہ میں دلیلیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر آپ کے بارے میں بعض بزرگوں کے اقوال اور آپ کے کچھ صفات وعلامات بیان کئے ہیں۔

۴۰۔ شیخ شمس الدین محمد بن یوسف الزرندی منقول از الزام الناصب "کتاب معراج الاصول الی معرفۃ فضیلۃ آل الرسول" میں لکھتے ہیں بارہویں امام جن کی کرامات مشہور ہیں ان کی قدر و منزلت علم، اتباع، قائم برحق و الداعی الی منہج الحق امام ابوالقاسم محمد بن الحسن ہیں پھر آپ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔

۴۱۔ شمس الدین التبریزی شیخ مولوی جلال الدین رومی کی طرف ینابیع المودۃ میں اس کی نسبت دی گئی ہے منقول از کشف الاستار

۴۲۔ حسین بن ہمدان الحصینی کتاب "الھدایۃ" میں جیسا کہ الزام الناصب میں لکھا ہے گیارہویں امام ابو محمد حسن بن علی نے ستائیس سال کی عمر میں بروز جمعہ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ میں وفات پائی سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ان کے خلف مہدی، بارہویں امام صاحب الزمان ہیں۔

۴۳۔ مورخ شہیر ابن خلکان نے، اپنی وفیات الاعیان میں لکھا ہے: آپ کی پیدائش اور تاریخ پیدائش کے ذیل

۳۔ کمال الدین۔ محمد بن علی ماجیلویہ اور احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے حسن۔ غیبت الشیخ میں حسین۔ بن علی نیشاپوری سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن

میں ان کا کلام گذر چکا ہے۔

۴۴۔ مورخ ابن الازرق نے تاریخ میافارقین میں تحریر کیا ہے ان سے ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں نقل کیا ہے۔

۴۵۔ مولیٰ علی قاری نے کتاب المرقاۃ فی شرح المشکاۃ میں ان سے الزام الناصب اور کشف الاستار میں نقل کیا ہے بارہ ائمہ کے اسماء تحریر کئے ہیں اور ان کے مناقب و کرامات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۴۶۔ قطب المدار جس کو عبدالرحمٰن صوفی نے مرآۃ الاسرار میں لکھا ہے جیسا کہ کشف الاستار میں ہے۔

۴۷۔ مورخ ابن الوردی نے نور الابصار کے باب الثانی (ص ۱۵۳) میں اور تاریخ ابن الوردی میں لکھا ہے محمد بن الحسن الخالص نے ۲۵۵ھ میں ولادت پائی۔

۴۸۔ سید مومن بن حسن شبلنجی صاحب کتاب نور الابصار اپنی اس کتاب کے دوسرے باب میں ص ۱۵۲ پر لکھتے ہیں یہ فصل محمد بن الحسن الخالص بن علی الهادی بن محمد الجواد بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنھم کے مناقب کے بارے میں ہے آپ کی والدہ ام ولد ہیں ان کا نام نرجس ایک قول کے مطابق صیقل اور دوسرے قول کے مطابق سوسن تھا آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے امامیہ نے انہیں، حجت، مہدی، قائم، منتظر اور صاحب الزمان کا لقب دیا ہے لیکن ان میں مہدی زیادہ مشہور ہے۔

۴۹۔ شیخ النسابۃ ابوالفوز محمد امین بغدادی سویدی صاحب کتاب سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب نے بارہ ائمہ کے اسماء اور ان کے بعض فضائل و مناقب بیان کئے ہیں۔ اور ب ۶ ص ۷۷ ص ۷۸ پر امام حسن عسکریؑ کا تذکرہ کیا ہے اور حسن عسکریؑ کے فرزند، محمد المہدی ہیں ان کی عمر والد کی وفات کے وقت پانچ سال تھی۔ آپ مربوع القامت تھے چہرہ اور زلفیں خوبصورت ناک لمبی اور پیشانی خوبصورت تھی۔

موسیٰ بن جعفر علیہا السلام سے انہوں نے سیاری سے روایت کی ہے کہ ہیکہ انہوں نے کہا: مجھ سے نسیم و ماریہ نے بیان کیا کہ صاحب الزمان پیدا ہوتے ہی دونوں گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور

۵۰۔ شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین ہیں جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے۔

۵۱۔ صدر الائمۃ ضیاء الدین موفق بن احمد الخطیب المالکی ثم خوارزمی۔ اخطب خطباء خوارزم نے آپ کے مناقب میں ایسی حدیثیں نقل کی ہیں جو اس موضوع پر صریح طور سے دلالت کر رہی ہیں۔ منقول از کشف الاستار۔

۵۲۔ مولا حسین بن علی کاشفی صاحب جواہر التفسیر متوفی ۹۰۶ھ جیسا کہ کشف الظنون اور کشف الاستار میں لکھا ہے بعض صاحبان علم و کمال نے اس قول کو ان کی طرف منسوب کیا ہے کشف الاستار میں موصوف کے ایسے کلمات نقل کیے گئے ہیں جو اس بات پر صریح طور سے دلالت کر رہے ہیں۔

۵۳۔ سید علی شہاب الدین ہمدانی نے اپنی کتاب المودۃ القربیٰ کی دسویں مودت میں اس کی تصریح کی ہے۔

۵۴۔ شیخ محمد الصبان مصری متوفی ۱۲۰۶ھ جیسا کہ ان بعض کلمات سے اسعاف الراغبین میں ظاہر ہوتا ہے۔

۵۵۔ الناصر لدین اللہ احمد بن المستضیٔ بنور اللہ خلیفہ عباسی نے جیسا کہ کشف الاستار اور الزام الناصب میں لکھا ہے سرداب کی عمارت تعمیر کرنے اور اسکی چھت میں ساج کی لکڑی کھڑکیاں لگانے کا حکم دیا ان پر یہ تحریر کندہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم . قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ و من یقترف حسنة نزد له فیها حسنا ان الله غفور شکور......

۵۶۔ صاحب کتاب شذرات الذھب ابو الفلاح عبد الحی بن العماد الحنبلی متوفی ۱۰۸۹ھ نے اپنی اسی کتاب کے جزء الثانی کے ص ۱۴۱ اور ص ۱۵۰ پر آپ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۔ شیخ عبد الرحمٰن محمد بن علی بن احمد بسطامی نے کتاب درۃ المعارف میں لکھا ہے جیسا کہ ینابیع المودۃ (ص ۴۰۱) میں مرقوم ہے مہدی کا علم و حلم تمام لوگوں سے زیادہ ہے آپ کے دائیں رخسار پر تل ہے وہ حسینؑ کی اولاد میں سے ہیں مؤلف نے مہدی کی شان میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ جو ینابیع المودۃ میں درج ہیں:

کلمہ کی انگلی آسمان کی طرف بلند کی پھر آپ کو چھینک آئی تو آپ نے کہا الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد و آلہ ظالموں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ خدا کی حجت مٹ جائے گی۔ اگر مجھے بات

و یظهر میم المجد من آل احمد ‏ ‏ و یظــــهر عدل الله فی الناس اولا

کما قد روینا عن علی الــــرضا ‏ ‏ و فی کنز علم الحرف اضحی محصلا

و قال ایضا:

و یخرج حرف المیم من بعد شینه ‏ ‏ بمکة نــــحو البیت بالنصر قد علا

فهذا هو المهدی للحق ظاهر سیاتی ‏ ‏ من الرحـــــــمن ملحق مرسلا

و یملأ کل الارض بالعدل رحمة ‏ ‏ و یمحو ظلام الشرک و الجور اولا

ولایته بالامر من عنــــــد ربه ‏ ‏ خلیفة خیر الرسل من عالم العلا

۵۸۔ شیخ عبدالکریم ینابیع المودۃ (ص۴۶۶) میں مرقوم ہے شیخ الجلیل عبدالکریم یمانی قدس اللہ سرہ خدا ان کے علوم و فیوض کو ہمارے لئے باعث برکت قرار دے۔

وفی یمن امن یکون لا هلها ‏ ‏ الی ان تری نور الهدایة مقبلا

بمیم مجید من سلالة حیدر ‏ ‏ و من آل بیت طاهرین بمن علا

یلقب بالمهدی بالحق ظاهر ‏ ‏ بسنة خیر الخلق یحکم اولا

۵۹۔ سید النسیمی ان کا ذکر کشف الاستار میں ینابیع المودۃ کے حوالہ سے کیا ہے۔

۶۰۔ عمادالدین حنفی۔ کشف الاستار میں مذکور ہے کہ بعض صاحبان کمال نے ان کی طرف اس قول کی نسبت دی ہے۔

۶۱۔ شیخ جلال الدین عبدالرحمٰن ابوبکر سیوطی۔ الزام الناصب میں عبداللہ ابن محمد مطری سے حکایت کی گئی

کرنے کی اجازت ہوتی تو لوگوں کے سارے شکوک دور ہو جاتے اس کو شیخ نے اپنی کتاب میں اپنی سند سے نقل کیا ہے۔ اور اثبات الوصیۃ میں ایک جماعت سے اس نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے حسین بن علی نیشا پوری سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے احمد بن محمد سیاری سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور آپ کے قول صلی اللہ علی محمد وآلہ کے بعد "عبد داعر للہ غیر مستکف ولا مستکبر"، ذکر کیا ہے۔

ہے۔ کہ سیوطی نے اپنی کتاب احیاء المیت میں فضائل اہلبیت کے ذیل میں لکھا ہے بیشک حسین کی ذریت میں سے مہدی ہیں جو کہ آخری زمانہ میں مبعوث ہوں گے۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ پہلے امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں پھر ائمہ کے اسماء لکھے ہیں اس کے بعد لکھا ہے گیارہویں ان کے فرزند حسن عسکریؑ ہیں۔ اور بارہویں امام ان کے فرزند محمد القائم المہدی ہیں اور ان کے بارے میں ملت اسلام میں نبی اور ان کے جد اور ان کے باقی آباء واجداد سے نص گذر چکی ہے وہ صاحب سیف قائم المنتظر ہیں۔

۶۲۔ فاضل رشید الدین دہلوی ھندی نے اپنی کتاب ایضاح لطافۃ المقال خواجہ پارسائی فصل الخطاب میں ذکر کیا ہے۔ (جیسا کہ کتاب الامام الثانی عشر) میں مرقوم ہے۔

۶۳۔ شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب تحفہ کے والد بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن لوگوں نے: حدیث مسلسل کی روایت (کتاب النزھۃ میں) کی ہے جسکا ذکر (بلاذری) میں گذر چکا ہے۔

۶۴۔ شیخ احمد فاروقی نقشبندی المعروف بہ مجدد الف الثانی جیسا کہ ان کی کتاب المکاتیب (ج ۲ المکتوب ۱۳) سے العبقری الحسان میں نقل کیا ہے ان کے علاوہ بہت سے افراد نے امام زمانہ سے متعلق لکھا ہے جس کو ان کی کتابوں کا تتبع کرنے والا حاصل کرسکتا ہے ان کے ذکر سے یہ کتاب طویل ہو جائے گی۔

۶۵۔ شیخ ابو الولید محمد بن شحنۃ الحنفی اپنی تاریخ روضۃ المناظر فی اخبار الاوائل والاواخر جو کہ مروج الذھب کے حاشیہ پر (مطبع از ہر مصریہ ۱۳۰۳ ج اص ۲۹۴) سے طبع ہوئی ہے حسن عسکریؑ کا ایک بیٹا منتظر ہے جو ان کا بارھواں ہے۔ آپ ہی کو مہدیؑ قائم، حجت، اور محمد کہتے ہیں آپ نے ۲۵۵ھ میں ولادت پائی۔

۴۔ کمال الدین۔ محمد بن علی ماجیلویہ اور محمد بن المتوکل اور احمد بن محمد یحییٰ عطار نے اسحق بن روح۔ (ریاح نخ) بصری سے انہوں نے ابو جعفر العمری سے روایت کی ہیکہ انہوں نے کہا: جب آپ عج نے ولادت پائی تو ابو محمد نے کہا: کسی کو ابو عمرو کے پاس بھیجو چنانچہ کوئی ان کے پاس گیا وہ آئے تو آپ نے ان سے کہا: دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت خرید کر تقسیم کرو راوی کہتا ہے کہ مجھے یاد آتا ہیکہ آپ نے بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کے لئے کہا تھا اور ایک بکری کے ساتھ ان کا اس طرح عقیقہ کیا۔

۵۔ کمال الدین۔ علی بن محمد نے یعقوب الکلینی سے انہوں نے علی بن محمد سے روایت کی ہیکہ انہوں نے کہا: صاحب الامر نے پندرہ شعبان ۲۵۵ھ میں ولادت پائی۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے مظفر بن جعفر علوی سمرقندی سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مسعود عیاشی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن علی بن کلثوم سے انہوں نے احمد بن علی الرازی سے انہوں نے احمد بن اسحق بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو محمد حسن عسکریؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ اس نے مجھے اپنے بعد ہونے والے خلف کو دکھا دیا ہے وہ جو گفتار و کردار میں تمام لوگوں سے زیادہ رسولؐ سے مشابہہ ہے، اس کی غیبت میں خدا اس کی حفاظت کرے گا اور پھر انہیں ظہور کا حکم دے گا پس وہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس کو کمال الدین میں مظفر سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن احمد الرازی سے انہوں نے احمد بن اسحق سے نقل کیا ہے۔

۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبد اللہ شیبانی نے کلینی سے انہوں نے علّان الرازی سے انہوں نے ہمارے بعض علماء سے روایت کی ہے کہ جب ابو محمدؑ کی کنیز حاملہ ہوئی تو کہا تم اس بیٹے سے حاملہ ہو کہ جس کا نام محمد ہے اور میرے بعد وہ قائم ہیں اسی حدیث کو کمال الدین میں محمد بن محمد بن عصام سے اور انہوں نے کلینی سے نقل کیا ہے۔

۸۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحق طالقانی نے حسن بن علی بن زکریا سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن خیلان۔ خلیلان نخ۔ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے۔ اپنے والد سے اپنے دادا سے نخ۔ انہوں نے غیاث بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ سے سنا کہ کہتے ہیں؛ جب خلف المہدی صلوات اللہ علیہ وآلہ پیدا ہوئے تو آپ کے سر سے نور ساطع ہو کر عنانِ آسمان تک پہنچا پھر آپ نے اپنے پروردگار کے سجدہ کے لئے سر جھکایا اور پھر یہ کہتے ہوئے سر اٹھایا: **شهد الله انه لا اله الا هو و الملائكة**۔ آپ نے جمعہ یا شب جمعہ ولادت پائی۔

۹۔ کمال الدین۔ علی بن عبداللہ الوراق نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بن وہب بغدادی سے روایت کی ہے کہ ابومحمد کی طرف سے توقیع صادر ہوئی: وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں اور اس طرح وہ اس نسل کو منقطع کر دیں گے جب کہ خدا نے ان کے اس قول کو جھٹلا دیا ہے۔ الحمد اللہ

۱۰۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۶۰) کتاب الغیبت سے، ابو غانم خادم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابومحمد، حسن کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام آپ نے محمد رکھا اور تیسرے دن اپنے اصحاب کو دکھایا اور کہا: میرے بعد یہ تمہارا امام اور تمہارا خلیفہ ہے اور یہی وہ قائم ہے جس کے انتظار کے لئے گردنیں بلند ہوں گی پس جب زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی تو وہ خروج کریں گے اور اسے عدل و انصاف سے پر کریں گے، کمال الدین میں اپنی سند سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۱۱۔ بحار الانوار۔ کمال الدین میں ماجیلویہ سے انہوں نے عطار سے انہوں نے ابوعلی الخیز رانی سے ایک حدیث میں اس کنیز کا واقعہ بیان کیا ہے جو انہوں نے ابومحمد کو ہدیہ کر دی تھی اور انہیں سے آقا پیدا ہوئے ہیں، ان کا نام ام السید صیقل ہے اور ابومحمد نے ان سے وہ ساری باتیں بتا دی تھیں جو ان کے عیال کے سامنے آنے والی تھیں، پس انہوں نے آپؑ سے درخواست کی کہ آپ ان کے لئے یہ دعا کریں کہ وہ اس سے پہلے ہی دنیا سے اٹھ جائیں چنانچہ وہ ابومحمد کی حیات میں ہی وفات پا گئیں

اوران کی قبر پر ایک تختی ہے جس پر یہ لکھا ہے: ھذا (قبر ظ) ام محمد (یہ ام محمد کی قبر ہے) ابوعلی کہتے ہیں: میں نے اس کنیز سے سنا کہ جب مولا نے ولادت پائی اس نے ان کے اندر ایک نور ساطع دیکھا جو ان سے نکل کر آسمان تک پہنچ رہا تھا اور دیکھا کہ آسمان سے سفید پرندے اتر تے ہیں اور اپنے پروں سے ان کے سر وصورت اور تمام بدن کو مس کرتے ہیں اور پھر اڑ جاتے ہیں، تو اس واقعہ کی خبر ہم نے ابومحمد کو دی تو وہ مسکرائے اور پھر فرمایا: یہ آسمان کے فرشتے جوان سے برکت حاصل کرنے کے لئے نازل ہور ہے ہیں اور جب یہ خروج کریں گے تو یہ ملائکہ ان کی مدد کریں گے، اسی حدیث کو تبصرۃ الولی میں ابن بابویہ سے نقل کیا ہے۔

۱۲۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے تلعکبری سے انہوں نے احمد بن علی سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے حنظلہ بن زکریا سے انہوں نے ثقہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے عبداللہ بن عباس علوی نے بیان کیا ہے اور میں نے ان سے سچا آدمی نہیں دیکھا ہے اور حسین بن حسن علوی کی نقل کی ہوئی بہت سی باتوں میں وہ ہماری مخالفت کرتے تھے کہتے ہیں: میں سر من رأی میں ابومحمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سیدنا صاحب الزمان کی ولادت کی تہنیت ومبارک باد دی، کمال الدین میں اپنی سند سے ابوالفضل، حسن بن الحسین علوی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں سر من رأی میں ابومحمد حسن بن علی کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو آپؑ کے فرزند قائم کی ولادت کی مبارک باد دی۔

۱۳۔ کمال الدین۔ محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے عبداللہ بن جعفر الحمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے محمد بن ابراہیم کوفی نے بیان کیا کہ ابومحمد نے ایک شخص کے پاس ذبح کی ہوئی بکری بھیجی اور کہا: یہ میرے بیٹے محمد کے عقیقہ کا گوشت ہے۔

۱۴۔ کمال الدین۔ محمد بن علی ماجیلویہ نے محمد بن یحییٰ العطار سے حسن بن علی نیشاپوری سے انہوں نے حسن بن المنذر سے انہوں نے حمزہ بن ابی الفتح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ ایک روز بیٹھے تھے تو انہوں نے کہا: مجھے خوش خبری دی ہے کہ صبح ابومحمد کے یہاں بچہ پیدا ہوا ہے لیکن

اس خبر کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ تین سو بکریوں کے ساتھ ان کا عقیقہ کیا جائے، میں نے کہا: اور اس بچہ کا کیا نام ہے؟ کہا ان کا نام محمد اور کنیت جعفر ہے۔

۱۵۔ کمال الدین۔ ابو العباس احمد بن الحسن بن عبد اللہ بن مہران الامی العروضی الازدی نے احمد بن الحسین القمی سے روایت کی ہے کہ جب خلف الصالحؑ نے ولادت پائی تو مولانا ابو محمد حسن بن علیؑ کا گرامی نامہ میرے دادا احمد بن اسحاق کے پاس آیا تو اس میں آپؑ کے خط سے مرقوم تھا کہ: ہمارے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو آپ سے پوشیدہ اور تمام لوگوں سے مخفی رہے گا اس کا اظہار ہم اسی سے کر سکتے ہیں جو ان کی قرابت سے زیادہ قریب اور ان کی ولایت کا دلی ہے ہمیں یہ بات پسند تھی کہ اس سے تمہیں مطلع کریں تا کہ اس سے خدا تمہیں اسی طرح مسرور کرے جس طرح ہمیں مسرور کیا ہے والسلام۔

۱۶۔ کمال الدین۔ ابو طالب المظفر ابن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، نے جعفر بن مسعود سے انہوں نے ابونصر محمد بن مسعود سے انہوں نے آدم بن محمد البلخی سے انہوں نے علی بن الحسن الدقاق سے انہوں نے ابراہیم بن احمد۔ محمد نخ۔ علوی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے ابو محمد کی خادمہ نسیم نے بیان کیا کہ میں صاحب الامر کی ولادت کے بعد ایک رات ان کی خدمت میں حاضر تھی کہ مجھے چھینک آگئی تو آپ نے فرمایا: یرحمک اللہ نسیم کہتی ہیں کہ اس سے میں خوش ہوگئی پس مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں چھینک کے بارے میں خوشخبری نہ دوں؟ میں نے عرض کی ضرور دیجئے، فرمایا: چھینک تین دن تک موت سے امان کی علامت ہے اسی حدیث کو تھوڑے اختلاف کے ساتھ خرائج میں نقل کیا ہے۔ اور شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں کلینی کی طرف مرفوع کرتے ہوئے مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے، مسعودی نے اثبات الوصیۃ میں علان سے انہوں نے ابو محمد کی خادمہ نسیم سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۷۔ غیبت الشیخ۔ محمد بن یعقوب الکلینی کہتے ہیں حجتؑ نے ولادت پائی تو ابو محمدؑ نے فرمایا ظالموں نے یہ گمان کر لیا تھا کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے تو اس نسل کو منقطع کر دیں گے، تو انہوں نے خدا

کی قدرت کو کیسا پایا، اوران کا نام موئل رکھا۔

۱۸۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی نے حسن بن علی بن زکریا سے مدینہ شہر سلام السلام میں انہوں نے ابوعبد اللہ محمد بن خیلان۔ خلیلان نخ۔ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے غیاث بن اسید سے انہوں نے محمد بن عثمان العمری قدس اللہ روحہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: سید وسردار ختنہ شدہ پیدا ہوئے، میں نے حکیمہ سے سنا کہ کہتی ہیں: میں نے آپ کی والدہ کا نفاس کا خون نہیں دیکھا اور یہی حال باقی ائمہ کی ماؤں کا تھا۔

۱۹۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن علی الرازی نے محمد بن علی سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن جابان۔ خاقان نخ۔ الدھقان سے انہوں نے ابوسلیمان داؤد بن عثان۔ عسان نخ۔ بحرانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوسہل اسماعیل بن علی نوبختی کے سامنے پڑھا کہ م ح م د بن الحسن بن علی بن محمد بن علی الرضا بن موسیٰ بن جعفر الصادق بن محمد باقر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کی ولادت ۲۵۶ھ میں سامراء میں ہوئی، ان کی والدہ صیقل ہیں اوران کی کنیت ابوالقاسم ہے نبی نے فرمایا ان کا نام میرے ہی نام جیسا ان کی کنیت میری کنیت جیسی ہے اوران کا لقب مہدی ہے وہی حجت وہی منتظر اور وہی صاحب الزمان ہیں اسماعیل بن علی کہتے ہیں: میں ابومحمد حسن بن علی علیہما السلام کی خدمت میں اس وقت داخل ہوا جب آپ مریض تھے اور اسی مرض میں آپ کا انتقال ہوا۔ میں آپ کے پاس ہی تھا کہ آپ نے اپنے خادم عقید سے فرمایا: خادم کالا نوبی تھا اور اس سے پہلے علی بن محمد کا خادم رہ چکا تھا اور اسی نے حسن عسکریؑ کی تربیت کی تھی۔ اے عقید میرے لئے پانی کھولاؤ، اس نے پانی کھولایا، پانی لیکر خلفؑ کی والدہ صیقل کنیز آئی، جب پانی کا پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا اور آپ نے پینا چاہا تو آپ کے ہاتھ میں اتنا رعشہ پیدا ہوا کہ پیالہ آپ کے دانتوں سے ٹکرا گیا اور آپ نے پیالہ چھوڑ دیا اور عقید سے فرمایا: گھر میں جاؤ، وہاں ایک بچہ کو سجدہ میں پاؤ گے، اسے میرے پاس لاؤ، ابوسہل کہتے ہیں: عقید نے کہا: میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بچہ سجدہ ریز، آسمان کی طرف کلمہ کی انگلی بلند کئے ہوئے ہے، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنی نماز کو

مختصر کیا: میں نے عرض کی: مولانے یاد فرمایا ہے :اتنے میں آپ کی والدہ جناب صیقل آ گئیں انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کے والد حسنؑ کی خدمت میں لائیں ابو سہل کہتے ہیں: جب بچہ ان کے سامنے گیا تو سلام کیا۔ان کا رنگ موتی جیسا، بال گھونگرالے اور دانت کشادہ اور چمکیلے تھے۔

جب حسن عسکریؑ نے انہیں دیکھا تو رونے لگے اور فرمایا: اے اہل بیتؑ کے سردار مجھے پانی پلاؤ کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جا رہا ہوں بچہ نے اپنے ہاتھ سے گرم پانی کا پیالہ لیا۔ پھر ان کے لبوں کو کھولا پھر انہیں پلایا، جب آپ نے پانی لیا تو فرمایا: مجھے نماز کے لئے تیار کرو، آپ کے حجرہ میں جا نماز بچھا دی گئی بچہ نے ایک ایک عضو کا وضو کرایا اور آپ نے ان کے سر د پیر کا مسح کیا۔ پھر ابو محمد نے ان سے فرمایا: مبارک ہو بیٹا تم ہی صاحب الزمان ہو تم ہی مہدی ہو، تم ہی زمین پر خدا کی حجت ہو تم میرے بیٹے، میرے وصی ہو، میں تمہارا والد ہوں تم م ح م د بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہو، تم رسولؐ کے فرزند ہو انہوں نے ہی تمہارا نام و کنیت رکھی ہے یہ بات مجھے میرے والد نے اپنے آباء کے حوالے سے بتائی تھی۔ خدا اہل بیت پر رحمت نازل کرے اللہ ہمارا رب ہے کہ وہ حمید و مجید ہے اس کے بعد حسن بن علی کا انتقال ہو گیا، ان سب پر خدا کی رحمت ہو۔

۲۰۔اثبات الوصیۃ۔ حمیری نے احمد بن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو محمد کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے احمد اس چیز کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس کے بارے میں لوگ شک و شبہہ میں مبتلاء ہیں؟ میں نے عرض کی اے میرے سردار جب ہم کو ہمارے آقا کی ولادت کے سلسلہ میں خط موصول ہوا تھا تو پھر ہم میں سے کسی مرد و عورت اور صاحب فہم اور جوانوں کو کوئی شک باقی نہیں رہ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ پھر ابو محمد نے ۲۵۹ھ میں اپنی والدہ کو حج کرانے کا حکم دیا اور انہیں اس چیز سے باخبر کیا جو ۲۶۰ھ میں ہونے والا ہے اور صاحب الدرر کو بلایا اور انہیں وصیت کی اور انہیں اسم اعظم، میراث اور سلاح تفویض کئے اور ایسے ہی عیون المعجزات میں احمد بن مصقلہ سے روایت کی ہے۔

۲۱۔ اربعین الخاتون آبادی۔ ابومحمد بن شاذان کہتے ہیں ہم سے محمد بن عبدالجبار نے بیان کیا اور کہا میں نے اپنے سردار حسن بن علی کی خدمت میں عرض کی: فرزند رسول خدا۔ میں آپ پر قربان میں آپ کے بعد ہونے والے امام اور خدا کے بندوں پر اس کی حجت کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے بعد میرا بیٹا امام ہے جس کا نام وکنیت رسول نے رکھا ہے اور وہ خاتم حجج اللہ ہیں اور اس کے آخری خلیفہ ہیں میں نے عرض کی فرزند رسول وہ کس سے پیدا ہوں گے؟ فرمایا وہ قیصر روم کی بیٹی سے پیدا ہوں گے جان لو کہ وہ عنقریب پیدا ہوں گے اور طویل مدت تک لوگوں سے غائب رہیں گے پھر ظاہر ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی اور ان کے خروج سے پہلے کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ آپ کو نام وکنیت سے پکارے شیخ مفید رضوان اللہ علیہ نے کتاب الفصول العشرۃ فی الغیبۃ میں لکھا ہے۔

اور اسی پر مطابقی، یا التزامی طور پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶، ۷ دوسرے باب کی ح ۳، ۶، چھٹے باب کی ح ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۲۷، ۲۸، ۳۲ ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک۔ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چودھویں باب کی ح ۱ سولھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۱، ۴، ۶ چوبیسویں باب کی ح ۱، ۲ پچیسویں باب کی ح ۱، ۳ چھبیسویں باب کی ح ۲۲ ستائیسویں باب کی ح ۵، ۷ تیسری فصل، کے دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱ سے ۱۰ تک اور چوتھی فصل کے باب اول کی ح ۱ سے ۲۴ تک اور دوسرے باب کی ح ۱ سے ۱۶ تک، تیسرے باب کی ح ۳، ۱۲، پانچویں فصل کے باب اول کی ح ۱ سے ۷ تک دلالت کر رہی ہے اور اسی پر فصل اول کی تمام روایات تمام قرینوں سے، ح ۱۷، ۲ دلالت کر رہی ہے مزید برآں ان تمام متواتر اور قطعی الدلالات احادیث کا اقتضا یہ ہے کہ، خلفا ہمارے سردار بارہ ائمہ میں محدود ہیں۔ پھر صحیح احادیث اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں کہ زمین حجت سے خالی نہیں ہوئی جبکہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ امام زمانہ کے والد امام ابومحمد حسن عسکریؑ کی وفات کا یقین اور مولا

صاحب الزمان کی ولادت کا یقین ہے۔

❁❁❁❁❁

دوسرا باب

آپؑ کے والد کی حیات میں آپؑ کے معجزات

اس باب میں ۹ حدیثیں ہیں

۱۔ غیبت الشیخ۔ جعفر بن محمد بن مالک نے محمد بن جعفر بن عبداللہ سے انہوں نے ابونعیم محمد بن احمد انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مفوضہ و مقصرہ کے ایک گروہ نے کامل بن ابراہیم مدنی کو مولا ابومحمد کے پاس بھیجا کامل کہتے ہیں میں نے سوچا کہ آپؑ سے یہ سوال کروں گا کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جس کا عقیدہ وقول ہمارے عقیدہ وقول کے مطابق ہوگا؟ جب میں اپنے مولا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کا نرم سفید لباس دیکھا میں نے سوچا کہ خدا کے ولی اور اسکی حجت نرم لباس پہنتے ہیں اور ہمیں بھائیوں کی مالی مدد کرنے کا حکم دیتے ہیں اور ہمیں ایسا لباس پہننے سے منع کرتے ہیں کہ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے کامل اور اپنی کلائیوں سے آستین الٹی تو آپ کی کھال پر کھردرا کالا لباس تھا: فرمایا: یہ اندرونی لباس خدا کے لئے ہے اور یہ بیرونی لباس تمہارے لئے ہے پھر میں سلام کرکے اس دروازہ کے پاس بیٹھ گیا کہ جس پر پردہ پڑا تھا ہوا کے چلنے سے پردہ کا ایک کونا ہٹ گیا تو میں نے چار سالہ چاند سا بچہ دیکھا آپؑ نے کہا اے کامل بن ابراہیم اس سے میں لرز اٹھا اور بے ساختہ میری زبان سے لبیک یا سیدی نکلا انہوں نے کہا تم خدا کے ولی اور

اسکی حجت اور اسکے دروازے پر یہ سوال لیکر آئے ہو کہ کیا جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جس کا عقیدہ وقول ہمارے عقیدے وقول کے مطابق ہوگا اگر ایسا ہے تو پھر جنت میں بہت کم لوگ جاسکیں گے بلکہ ایسا نہیں ہے جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جن کو حقیہ کہا جاتا ہے میں نے عرض کی وہ کون لوگ ہیں فرمایا: جو علی سے محبت رکھتے ہیں علی کے حق کی قسم کھاتے ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے کہ علی کا حق اور ان کی فضیلت کیا ہے اس کے بعد آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: تم مفوضہ کے سوالات معلوم کرنے آئے ہو۔ وہ جھوٹے ہیں بلکہ ہمارے دل خدا کی مشیت کا ظرف ہیں جب وہ چاہتا ہے تو ہم چاہتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے تم کچھ بھی نہیں چاہتے ہو مگر وہی چاہتے ہو جو خدا چاہتا ہے پھر پردہ برابر ہو گیا اور مجھے پردہ اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی ابو محمد میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اے کامل تم کس لئے بیٹھے ہو تمہارے سوالات کے جوابات میرے بعد ہونے والے حجت خدا نے دے دیئے ہیں کامل کہتے ہیں اس کے بعد میں وہاں سے نکل آیا اور کبھی آپ کو دیکھنے کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ ابو نعیم لکھتے ہیں میں نے کامل سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے مجھ سے بھی بیان کیا۔

شیخ کہتے ہیں اس حدیث کو احمد بن علی الرازی نے محمد بن علی سے انہوں نے علی بن عبداللہ بن عائذ الرازی سے انہوں نے حسن بن وجناء النصیبی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو نعیم محمد بن احمد انصاری سے سنا اور پھر ایسی ہی حدیث بیان کی اور اسی کو دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے ابو نعیم سے نقل کیا ہے اسی روایت الخرائج میں اور ینابیع المودۃ ۴۶۱ پر کامل بن ابراہیم مدنی سے کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو محمد حسن کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے گھر کے دروازہ پر پردہ پڑا تھا کہ جو ہوا چلنے سے ہٹ گیا تو میں نے ایک چاند سا بچہ دیکھا تو ابو محمد نے فرمایا: تمہارے سوال کا جواب میرے بعد حجت خدا نے دے دیا۔ اس کی روایت اثبات الوصیۃ میں جعفر بن محمد بن مالک سے کی ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ محمد بن علی بن محمد بن حاتم النوفلی المعروف بہ کرمانی نے ابو العباس احمد بن عیسیٰ الوشاء بغدادی سے انہوں نے احمد بن طاہر القمی سے انہوں نے محمد بن بحر بن سہیل شیبانی سے انہوں

نے احمد بن مسرور سے انہوں نے سعد بن عبداللہ قمی سے (ایک طویل حدیث میں بیان کیا ہے کہ جسکو ہم اس کی جگہ پر نقل کریں گے) میں نے ایک طومار تیار کیا اور اس پر چالیس سے زائد ایسے سخت مسائل لکھے جن کا جواب دینے والا کوئی مجھے نہیں ملا تھا ان کا جواب میں اپنے شہر کے نیک ترین آدمی اور اپنے مولا ابو محمد کے صحابی احمد بن اسحق سے حاصل کرنا چاہتا تھا میں ان کے پاس گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ سر من رائے میں مولا کی زیارت کے قصد سے نکلے ہیں میں بھی ان کے پیچھے روانہ ہوا اور ایک منزل پر ان سے میری ملاقات ہوگئی جب ہم نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا تو کہا: خیریت تو یہاں ملاقات کیسے ہوگئی۔ کہا: شوق زیارت اور مسائل دریافت کرنے کی عادت کی وجہ سے انہوں نے کہا چلو ہم دونوں کا مقصد ایک ہی ہے مجھے اپنے آقا ابو محمد کی زیارت کا شوق ہے اور آپ سے تاویل کی گتھیوں اور تنزیل کے بارے میں مشکل سوال کرنا چاہتا ہوں اس کے علاوہ آپ کی مبارک محبت بھی مدنظر ہے وہ ہمارے امام ہیں اور ایسے بحر ذخار کے کنارے پر پہنچائیں گے جس کے عجائبات ختم ہونے والے نہیں ہیں اور نہ اس کی انوکھی باتیں فنا ہونے والی ہیں۔ بس ہم سر من رائے میں داخل ہوئے پھر ہم اپنے مولا کے دروازہ پر پہنچے۔ اجازت چاہی داخل ہونے کی اجازت ملی احمد بن اسحق کی گردن میں ایک تھیلی تھی جس کو انہوں نے طبری چادر میں لپیٹ رکھا تھا اور اس میں چھوٹی چھوٹی تھیلیاں تھیں جن میں ایک سو ساٹھ دینار و درہم تھے اور ہر ایک پر بھیجنے والے نے مہر لگا دی تھی سعد کہتے ہیں جب مولا ابو محمد تشریف لائے تو ان کے چہرہ کے نور نے ہمیں ایسے ہی چھا گیا جس طرح چودہویں رات کا چاند رات کو روشن کر دیتا ہے آپ کی دائیں ران پر ایک بچہ بیٹھا تھا وہ صورت وشکل میں مشتری کی مانند تھا۔ آپ کے سر میں مانگ اس طرح تھی جیسے دو واو کے درمیان الف ہوتا ہے اور آپ کے سامنے طلائی انار رکھا تھا۔ جس پر نقش و نگار اور بیش بہا ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے یہ بصرہ کے کسی رئیس نے ہدیہ کے طور پر دیا تھا اور آپ کے ہاتھ میں قلم تھا۔ جب آپ کچھ لکھنا چاہتے تھے تو بچہ انگلی پکڑ لیتا تھا تو آپ اس انار کو بچہ کے سامنے ڈال دیتے تھے تاکہ وہ اس کو اٹھانے میں مشغول ہو جائے اور لکھنے میں رکاوٹ نہ بنے۔ جب ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ

نے محبت آمیز جواب دیا اور بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا جب آپ اپنے ہاتھ کے کاغذ کو لکھ چکے تو احمد بن اسحاق نے اپنی چادر سے وہ تھیلی نکالی اور آپ کے سامنے رکھ دی امام نے بچہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: اپنے شیعوں اور دوستوں کے ہدیوں سے مہر توڑ دو بچے نے کہا مولا کیا میرے لئے یہ جائز ہے کہ میں اپنے پاک و پاکیزہ ہاتھوں کو ان نجس و پلید ہدیوں کی طرف بڑھاؤں کہ جس میں حلال و حرام مخلوط ہے امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: اے ابن اسحٰق نکالو تھیلی میں کیا ہے تا کہ بچہ یہ بتادے اس میں حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے جب احمد نے اپنے تھیلے سے پہلی تھیلی نکالی تو بچہ نے برجستہ کہا: یہ فلاں بن فلاں کی تھیلی ہے جو قم کے فلاں محلے میں رہتا ہے اس میں باسٹھ دینار ہیں اس میں پینتالیس دینار اس کی گھوڑی کی قیمت ہے جس کو اس کے مالک نے فروخت کیا اور یہ اسے اس کے والد سے میراث میں ملی تھی اور چودہ دینار کپڑوں کی قیمت میں سے ہیں اور تین دینار دوکانوں کے کرائے سے ہیں۔
امام حسن عسکری نے فرمایا بیٹا تم نے صحیح کہا ہے اب انہیں یہ بتادو کہ ان میں کون سی رقم حرام کی ہے بچہ نے کہا اس میں سے رازی والا سکہ نکالو جو کہ فلاں سن کا ڈھلا ہوا ہے اور اسکے ایک طرف کا نصف نقش مٹا ہوا ہے اور وہ آملی سکہ بھی نکالو کہ جس کا وزن ربع۔ چوتھائی۔ دینار ہے اس کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہیکہ اس کا بھیجنے والا فلاں شہر میں فلاں کے ساتھ اپنے ایک پارچہ باف کے پاس سوت تولا کرتا تھا وہاں سے اس نے کچھ سوت چرا لیا جس سے کپڑا بنایا گیا اور یہ رازی آملی سکہ اسی کی قیمت میں سے ہے جب انہوں نے وہ تھیلی کھولی تو دیناروں کے درمیان سے ایک پرچہ اس شخص کے نام کا نکلا کہ جس کے بارے میں آپ نے بتایا تھا اور وہ سکہ انہیں علامات کے ساتھ نکلا جو آپ نے بیان کی تھیں اس کے بعد دوسری تھیلی کھولی گئی تو بچہ نے کہا یہ فلاں بن فلاں کی تھیلی ہے یہ قم کے فلاں محلے میں رہتا ہے اس میں پچاس دینار ہیں لیکن ہمارے لئے اس کا چھونا جائز نہیں ہے پوچھا کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ یہ اس گیہوں کی قیمت ہے کہ جو زمیندار نے اپنے کاشتکار سے بانٹ کر لیا تھا اس نے اپنا حصہ بڑے پیمانے سے ناپ کر لیا اور اس کا حصہ چھوٹے پیمانے سے ناپ کر دیا۔ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: بیٹا تم نے سچ کہا پھر آپ نے ابن اسحٰق سے کہا اس کو اٹھا کر لے جاؤ اور جس نے

بھیجا ہے اسے واپس کر دو یا ان کے مالکوں تک پہونچانے کے لئے کہہ دو اس میں سے ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے ہاں بڑھیا نے جو کپڑا بھیجا ہے وہ ہمیں دے دو۔ احمد کہتے ہیں کہ وہ کپڑا میرے تھیلے میں تھا اور میں اسے بھول گیا تھا جب احمد بن اسحٰق اس کپڑے کو لانے کے لئے گئے تو ابو محمد نے میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: اے سعد تم کس لئے آئے ہو؟ میں نے عرض کی احمد بن اسحٰق نے مولا کی زیارت کا شوق دلایا۔ آپؑ نے فرمایا: اور وہ مسائل جو تم معلوم کرنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کی مولا وہ بھی اپنی جگہ ہیں آپؑ نے فرمایا: تو میرے نور چشم سے معلوم کر لو اور ایک بچہ کی طرف اشارہ فرمایا بچہ نے ان سے کہا جو معلوم کرنا چاہتے ہو معلوم کرو۔ میں نے عرض کی میرے مولا اور میرے مولا کے فرزند: ہم آپ حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دینے کا اختیار امیر المومنینؑ کو دیا تھا چنانچہ جنگ جمل میں آپ نے ایک آدمی کو عائشہ کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ تم نے اپنے فتنہ سے مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیا ہے اور اپنی جہالت سے مسلمانوں کو ہلاکت کے دہانے پر پہنچانے کی کوشش کی ہے اگر تم نے مجھ سے چشم پوشی کر لی تو میں تمہیں واپس لوٹا دونگا ورنہ تمہیں طلاق دے دوں گا اور رسول کی ازواج کو یہ طلاق آپؐ کی وفات کے بعد دی جا رہی ہے تو یہ کیسی طلاق ہے؟ میں نے عرض کی کہ وفات کے بعد تو وہ خود ہی آزاد ہو گئی تھیں۔ آپؑ نے فرمایا: اگر وفاتِ رسولؐ کے بعد انہیں خود بخود طلاق ہو گئی تھی اور ان کا راستہ صاف ہو گیا تھا تو پھر ازواج نبیؐ کے لئے عقد کرنا کیوں حلال نہیں تھا؟ میں نے عرض کی: کیونکہ خدا نے ازواج رسولؐ پر نکاح حرام کر دیا تھا۔ فرمایا: جبکہ موت نے ان کے لئے راستہ صاف کر دیا تھا۔ میں نے عرض کی: مولا! آپ ہی بتایئے کہ اس طلاق کے کیا معنی ہیں جس کا اختیار، رسولؐ نے امیر المومنینؑ کو تفویض کیا تھا اور اس کو جاری کرنے کا آپ کو حکم دیا تھا فرمایا: خدا نے اس سے ازواج رسولؐ کی شان بلندی کی اور انہیں مومنینؑ کی ماں ہونے کا شرف بخشا چنانچہ رسولؐ نے فرمایا: اے ابو الحسن ان کا یہ شرف اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ وہ خدا کی اطاعت کرتی رہیں گی، لیکن اگر میرے بعد کسی نے تم پر خروج کر کے خدا کی نافرمانی کی تو تمہیں اختیار ہے کہ اسے طلاق دے کر میری زوجیت سے خارج

کردو اور اس کے ام المومنین ہونے کے شرف کو ختم کردو (سعد نے فاحشۂ مبینہ اور حضرت موسیٰ کو جو خدا نے یہ حکم دیا تھا کہ اپنی نعلین اتار دو اور کھیعص کے معنی معلوم کئے اور تسلی بخش جواب پائے) اور سلسلہ جاری رکھتے ہوئے عرض کی: مولا قوم کو اپنا امام منتخب کرنے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ فرمایا: اصلاح کرنے والا یا مفسد؟ میں نے عرض کی: اصلاح کرنے والا۔ فرمایا: یہ ممکن ہے کہ مصلح کی بجائے مفسد کو منتخب کرلیں کیونکہ ان لوگوں کو دوسرے کے دل کا حال معلوم نہیں ہے کہ وہ صلاح کا حامل ہے یا فساد کا؟ میں نے عرض کی۔ ہاں صحیح ہے۔ فرمایا یہی وجہ ہے۔ اب اس سلسلہ میں، میں تمہارے سامنے ایک دلیل بھی پیش کئے دیتا ہوں تا کہ تمہاری عقل بھی تسلیم کرلے پھر آپؑ نے فرمایا: یہ بتاؤ وہ رسل کہ جن کو خدا نے منتخب کیا اور ان پر کتب نازل کی، وحی و عصمت سے ان کی تائید کی اور وہ امتوں میں سے اعلیٰ تھے اور انتخاب کرنے کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ مثلاً موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کیا ان کو اپنی بے پناہ عقل اور کمال علم کے باوجود انتخاب کی اجازت تھی؟ کیونکہ جب انہوں نے کسی کو منتخب کرنے کا ارادہ کیا تو ان کے انتخاب میں منافق بھی آگئے اور یہ بھی سمجھتے رہے کہ مومن ہے۔ میں نے عرض کی نہیں۔ ان کو منتخب کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرمایا: موسیٰؑ کو لیجئے جو کہ کلیم اللہ ہیں۔ انہوں نے اپنی بے پناہ عقل اور کمال علم اور وحی کے حامل ہونے کی صفت کے ساتھ اپنے رب کی میقات کے لئے اپنی قوم میں سے سربرآوردہ اور لشکر کے سرداروں میں سے ایسے ستر افراد کو منتخب کیا کہ جن کے ایمان و اخلاص میں کوئی شک نہیں تھا لیکن ان کے انتخاب میں منافق آگئے خداوند عالم کا ارشاد ہے: ﴿و اختار موسیٰ قومه سبعین رجلا لمیقاتنا﴾ موسیٰؑ نے ہماری میقات کے لئے اپنی قوم سے ستر آدمی چنے لیکن انہیں منتخب لوگوں نے کہا: ﴿لن نو من لک حتی نری اللہ جھرۃ فاخذتھم الصاعقة بظلمھم﴾ ہم تو ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ خدا کو کھلم کھلا نہیں دیکھ لیں گے اور ان کے ظلم کے نتیجہ میں بجلی نے انہیں جلا دیا جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کا انتخاب صحیح نہ رہا اور انہوں نے صلاح و بھلائی والوں کو نہیں بلکہ تخریب کاروں کو منتخب کرلیا اور تخریب کاروں کو زیادہ بہتر و بھلا سمجھتے رہے تو ہم سمجھ گئے کہ انتخاب کا حق صرف اس کو

ہے جو یہ جانتا ہے کہ دلوں میں کیا چھپا ہوا ہے، اور ضمیروں میں کیا پوشیدہ ہے اور باطن کی کیا حالت ہے اور خیر الانبیاء کی وفات کے بعد مہاجرین و انصار کے انتخاب میں اس وقت غلطی ہو سکتی ہے جب وہ تخریب کاروں پر اصلاح کرنے والوں کو منتخب کرنے کا ارادہ کریں۔ اس کے بعد مولا نے فرمایا:

اے سعد! جب تمہارے مخالف یہ کہیں کہ امت کے منتخب کردہ خلیفہ کو اپنے ساتھ غار میں رسول اللہ کے لے جانے سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپؐ کے بعد یہی خلیفہ ہیں اور امور تاویل میں انہیں کی تقلید ہوگی اور امت کے امور کی باگ ڈور انہیں کے ہاتھ میں آئے گی اختلاف و تفرقہ میں اور رخنہ کو دور کرنے میں انہیں پر اعتماد کیا جا سکتا ہے وہ بلادِ کفر کو فتح کرنے کے لئے فوجیں بھیجیں گے چنانچہ آنحضرتؐ نے جس طرح خود کو نبوت کے لئے محفوظ کیا اسی طرح انہیں خلافت کے لئے محفوظ کیا اور اگر چھپنے اور چھپانے کا حکم نہ ہوتا تو شر سے بچنے کے لئے کسی دوسرے کی مدد سے ایسی جگہ چلے جاتے جہاں چھپ سکتے تھے۔ اور علی کو اپنے بستر پر اس لئے لٹایا تھا ان کی کوئی پروا نہیں تھی انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے بلکہ گراں سمجھتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ اگر وہ قتل بھی ہو گئے تو ان کی جگہ دوسرے کو منصوب کرنے میں آپ کو کوئی زحمت نہ ہوگی، یہ کام ان کے عوض دوسرے لوگ انجام دیدیں گے، تو اے سعد! اس کی بات کو کیا تم اس طرح باطل نہیں کرو گے کہ کیا رسولؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس سال تک خلافت رہے گی؟ یہ بات آپؐ نے۔ بقول تم لوگوں کے۔ چاروں خلفاء کی مدت عمر کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمائی تھی؟ تو اس کے پاس، ہاں کہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوگا تو اس وقت تم کہنا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ رسولؐ اللہ جانتے تھے کہ ان کے بعد ابو بکر خلیفہ ہوں گے اسی طرح یہ بھی جانتے تھے کہ ابو بکر کے بعد عمر خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد عثمان ہوں گے اور پھر علی خلیفہ ہوں گے تو تمہاری اس بات پر بھی اس کے پاس ہاں کہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوگا تو اس وقت یہ کہنا کہ اس لحاظ سے رسولؐ پر واجب تھا کہ چاروں کو غار میں لے جاتے اور ان کے بارے میں ایسے ہی ڈرتے جس طرح ابو بکر کے لئے خوف کھایا تھا اور انہیں چھوڑ کر ابو بکر کو لے جا کر ان کی قدر و منزلت نہ گھٹاتے (ایسے ہی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ سعد کہتے ہیں) پھر حسن بن علی بچہ کے ساتھ نماز کے لئے

اٹھے تو میں بھی لوٹ آیا اور احمد بن اسحق کو تلاش کرنے لگا۔

وہ میرے سامنے روتے ہوئے آئے میں نے کہا: آپ نے کس لئے تاخیر کی اور آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ انہوں نے کہا: وہ کپڑا گم ہو گیا ہے جس کو میرے مولا نے مجھ سے طلب کیا ہے۔ میں نے کہا: اس میں رونے کی کیا بات ہے جا کے کہہ دیجئے کہ گم ہو گیا ہے وہ تیزی سے امام کی خدمت میں پہنچے اور وہاں سے مسکراتے ہوئے واپس ہوئے جب کہ وہ محمد اور ان کے اہل بیت پر صلوات بھیج رہے تھے۔ میں نے کہا: کیا قصہ ہے؟ کہنے لگے میں نے دیکھا کپڑا امام کے قدموں کے نیچے بچھا ہوا ہے اور آپ اس پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ سعد کہتے ہیں: اس پر ہم نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد بھی امام حسن عسکریؑ کے گھر جاتے رہے لیکن اس دن کے بعد پھر کبھی اس بچہ کو آپ کے ساتھ نہیں دیکھا پھر جس دن ہم وداع ہونے والے تھے، میں واحمد بن اسحق اور ہمارے شہر کے کچھ بزرگ امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے احمد بن اسحق آپؑ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کی: فرزند رسول کوچ کا وقت قریب ہے جس کا ہمیں افسوس ہے ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے جد محمد مصطفیؐ اور آپ کے پدر علی مرتضیؑ اور آپ کی والدہ فاطمہ اور آپ کے چچا اور والد جنت کے جوانوں کے سردار اور ان کے بعد آپ کے آباء طاہرین پر اور آپ پر اور آپ کے فرزند پر رحمت نازل فرمائے۔ نیز خدا سے دعا ہے کہ آپ کے مرتبہ کو بلند فرمائے اور آپ کے دشمنوں کو نیچا دکھائے اور یہ ہماری اور آپ کی آخری ملاقات نہ ہو۔ سعد کہتے ہیں کہ جب احمد بن اسحق نے یہ جملے کہے تو امام کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اشک جاری ہو گئے اور فرمایا: اے ابن اسحق بس کرو اور اپنی دعا میں حد سے آگے نہ بڑھو کہ تم اسی سفر میں خدا سے ملاقات کرو گے یہ سن کر احمد کو غش آ گیا جب ہوش میں آئے تو عرض کی: میں آپؑ کو آپؑ کے جد کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا پہنا ہوا لباس عطا فرمایئے تا کہ میں اس کو اپنا کفن بنا لوں۔ یہ سن کر امام نے اپنے فرش کے نیچے ہاتھ ڈالا اور تیرہ درہم نکالے اور فرمایا یہ لو اور ان کے علاوہ تم اپنی ذات پر خرچ نہ کرنا کیونکہ جو تم نے طلب کیا ہے اس سے محروم نہ رہو گے، بیشک خدا نیک کام کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں کرتا

ہے۔ سعد کہتے ہیں۔ ہم اپنے مولا سے رخصت ہو کر چلے، حلوان پہنچنے میں ابھی تین فرسخ کا سفر باقی تھا کہ احمد بن اسحٰق کو بخار آ گیا اور اتنے سخت بیمار ہوئے کہ اس میں وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے، جب حلوان پہنچے تو ایک سرائے میں قیام کیا وہاں احمد بن اسحٰق نے اپنے شہر والوں میں سے ایک کو بلایا اور کہا: اس رات میں تم مجھے تنہا چھوڑ کر کہیں چلے جانا چنانچہ ہم لوگ وہاں سے ہٹ گئے اور ہر ایک اپنی اپنی خواب گاہ میں چلا گیا۔ سعد کہتے ہیں: جب رات گذر گئی اور صبح نمودار ہوئی تو مجھے احمد کی فکر لاحق ہوئی، میں نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ مولا کا خادم کافور کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے خدا تم لوگوں کو احمد بن اسحٰق کے غم میں صبر عطا کرے اور اچھے دوست کے ذریعہ تمہاری مصیبت کی تلافی کرے ہم تمہارے دوست کو غسل وکفن دے چکے ہیں: اب ان کے دفن کے لئے اٹھو یہ شخص تمہارے مولا کی نظر میں بہت معزز تھا۔ پھر وہ ہماری نظروں سے غائب ہو گئے۔ ہم لوگ ان کے سرہانے رونے پیٹنے لگے، یہاں تک کہ ان کا حق ادا کر دیا اور ان کے دفن سے فارغ ہوئے۔ دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے سعد سے ایسی ہی روایت اس قول ''اس کے بعد بھی ہم کئی دن تک مولا کے گھر جاتے رہے لیکن اس بچہ کو نہیں دیکھا'' تک کی ہے۔

۳۔ اربعین الخاتون آبادی۔ (ح ۷) فضل بن شاذان کہتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری نے بیان کیا کہ جب عمرو بن عوف حاکم نے میرے قتل کا ارادہ کیا، جب کہ وہ نہایت ہی مغلوب الغضب آدمی تھا اور شیعوں کو چن، چن کر قتل کرتا تھا اس نے مجھے بلایا۔ میرے اوپر بہت خوف طاری تھا میں نے اپنے بچوں اور احباب کو وداع کیا اور ابو محمد۔ حسن عسکریؑ۔ کے گھر کی طرف روانہ ہوا تا کہ آپ سے بھی رخصت ہو لوں، اور میں بھاگنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ جب میں آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ کے پہلو میں ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا جس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی مانند چمک رہا تھا۔ جس کے نور اور روشنی سے میں محو حیرت تھا گویا میں اپنا خوف وفرار بھول گیا۔ اس۔ بچہ۔ نے کہا: اے ابراہیم! تم کہیں نہ جاؤ! کہ خدا تمہیں اس کے شر سے بچا لے گا۔ اس سے میری حیرت میں اور اضافہ ہو گیا۔ میں نے ابو محمد کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان یہ کون ہے اس نے تو

میرے دل کی بات بتا دی ہے؟ فرمایا: یہ میرا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔ یہ طولانی غیبت اختیار کرے گا اس وقت ظہور کرے گا جب زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی اور یہ اسے عدل وانصاف سے پر کرے گا۔ میں نے ان کا نام معلوم کیا: فرمایا: اس کا نام وکنیت رسولؐ اللہ نے رکھا ہے اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کے نام سے یا اس کی کنیت سے پکارے یہاں تک کہ خدا اس کی حکومت وسلطنت کو ظاہر کرے بس اے ابراہیم تم نے جو آج دیکھا اور سنا ہے اس کو ہرنا اہل سے مخفی رکھنا۔ میں نے ان دونوں اور ان کے آباء پر صلوات بھیجی اور فضل خدا کے سہارے اور صاحب الامر سے سنی ہوئی بات پر اعتماد کر کے میں وہاں سے نکلا تو مجھے علی بن فارس نے بشارت دی کہ معتمد نے اپنے بھائی ابو احمد کو بھیجا اور اسے عمر و بن عوف کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ ابو احمد نے اسے اسی دن گرفتار کیا اور اس کا عضو عضو قطع کر دیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اسی پر دوسری فصل کے بیسویں باب کی ح ۵ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۲، ۳، ۸، ۱۶ اور تیسرے باب کی ح ۴ دلالت کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں بہت سی حدیثیں ہیں۔

تیسرا باب

جس نے آپؑ کو آپؑ کے والد کے زمانہ میں دیکھا ہے

اس میں ۱۹ حدیثیں ہیں

۱۔کمال الدین۔محمد بن علی ماجیلویہ نے محمد بن یحییٰ العطار سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری سے انہوں نے معاویہ بن حکیم اور محمد بن ایوب بن نوح اور محمد بن عثمان عمریؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو محمد حسن نے ہمارے سامنے علی (اپنے بیٹے) کو پیش کیا آپ کے گھر میں ہم چالیس آدمی تھے فرمایا: میرے بعد یہ تمہارے امام اور تم پر خلیفہ ہیں۔پس اس کی اطاعت کرو اور میرے بعد اپنے ادیان کے بارے میں اختلاف نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور آج کے بعد تم اس کو نہیں دیکھ سکو گے وہ کہتے ہیں اس کے بعد ہم آپ کے پاس سے نکل آئے کچھ دنوں کے بعد ابو محمد بھی دنیا سے اٹھ گئے۔اسی کو ینابیع المودۃ ص ۴۶۰ پر اس قول "پھر ہم نکل آئے" تک نقل کیا ہے۔

۲۔غیبت الشیخ۔جعفر بن محمد بن مالک الفزاری نے شیعوں کی ایک جماعت سے "کہ جن میں علی بن بلال احمد بن ہلال، محمد بن معاویہ بن حکیم اور حسن بن ایوب بن نوح بھی ہیں" ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سب ابو محمد بن علی علیہما السلام کی خدمت میں جمع ہوئے تا کہ یہ معلوم کریں کہ آپ کے بعد حجت کون ہے؟ آپؑ کی مجلس میں چالیس آدمی تھے، عثمان بن

سعید بن عمرو العمری کھڑے ہوئے اور کہا: اے فرزند رسولؐ! میں آپ سے اس چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اے عثمان تم بیٹھ جاؤ۔ آپ مجلس سے نکلنے کے لئے بھیانک حالت میں اٹھے اور فرمایا کوئی بھی باہر نہ نکلے چنانچہ ہم میں سے کوئی بھی باہر نہیں نکلا تھوڑی دیر کے بعد آپ نے عثمان کو پکارا وہ آپ کے پاس ہی کھڑے ہو گئے۔ فرمایا: میں بتاتا ہوں کہ تم کس لئے آئے ہو۔ سب نے کہا: ہاں فرزندِ رسولؐ بتایئے۔ فرمایا: تم میرے بعد مجھ سے حجت کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آئے ہو اسی اثنا میں ایک چاند سا بچہ آ گیا جو ابو محمد سے بہت زیادہ مشابہہ تھا۔ فرمایا: میرے بعد یہ تمہارا، امام اور خلیفہ ہے اس کی اطاعت کرو اور میرے بعد اپنے دین کے بارے میں اختلاف نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور جان لو کہ آج کے بعد اسے اس وقت تک نہیں دیکھ سکو گے جب تک کہ ان کی عمر کامل نہیں ہو جائیگی پس جو عثمان کہے اسے قبول کرنا اور اس کے امر پر پابند رہنا، اس کے قول کو تسلیم کرنا کہ وہ تمہارے امام کا خلیفہ ہے اور ذمہ داری انہیں پر ہے۔

۳۔ کمال الدین۔ علی بن الحسن الفرج المؤذن نے محمد بن حسن کرخی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابو ہارون سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کی زبان سے سنا کہ کہتا ہے: میں نے صاحب الزمان کو دیکھا ہے اور انکا چہرہ ایسے ضوفشاں تھا جیسے چودھویں کا چاند ہو۔

۴۔ کمال الدین۔ ابو طالب المظفر بن جعفر بن مظفر علوی سمرقندی نے جعفر بن محمد بن مسعود عیاشی سے انہوں نے آدم بن محمد البلخی سے انہوں نے علی بن الحسن بن ہارون الدقاق سے انہوں نے جعفر بن محمد بن عبداللہ بن القاسم بن ابراہیم بن مالک اشتر سے انہوں نے یعقوب بن منقوش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو محمد امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ اپنے مکان کے ایک کمرہ میں تشریف فرما ہیں اور اس کے برابر میں ایک اور کمرہ ہے کہ جس کے

دروازہ پر دبیز پردہ پڑا ہوا ہے۔ میں نے معلوم کیا؛ مولا! صاحب الامر کون ہے؟ فرمایا: پردہ اٹھاؤ، میں نے پردہ اٹھایا۔ تو اس سے کشادہ پیشانی، گورا رنگ ہیرے جیسی آنکھیں چوڑی ہتھیلیاں دائیں رخسار پر تل اور گھنگرالے بالوں والا ایک پانچ، آٹھ یا دس سال کا ایک بچہ نکلا اور ابو محمد کے زانو پر بیٹھ گیا۔ پھر مجھ سے فرمایا: یہ تمہارا امام ہے۔ پھر وہ بچہ اٹھا تو آپ نے اس سے فرمایا: بیٹا وقتِ معلوم تک کے لئے اندر چلے جاؤ بچہ گھر میں چلا گیا، میں اس کو دیکھتا رہا، آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے یعقوب! اب کمرہ میں دیکھو! کون ہے، میں کمرہ میں گیا تو وہاں کوئی بھی نظر نہ آیا۔

۵۔ ارشاد۔ ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے جعفر بن محمد کوفی سے انہوں نے جعفر بن محمد المکفوف سے انہوں نے عمرو الاھوازی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو محمدؑ نے انہیں مجھ کو دکھایا اور فرمایا: یہ تمہارے امام ہیں، اسی کو ینابیع المودۃ ۴۶۱ میں عمر الاھوازی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ابو محمدؑ نے مجھے اپنا فرزند دکھایا اور فرمایا: میرے بعد یہ تمہارے امام ہیں۔ اسی کی شیخ نے اپنی غیبت میں اور کلینی نے اپنی سند سے کافی میں عمرو سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو محمدؑ نے مجھے اپنا بیٹا دکھایا اور فرمایا: میرے بعد یہ تمہارے آقا ہیں۔

۶۔ ینابیع المودۃ۔ ۴۶۱۔ خادم فارسی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں دروازہ پر تھا کہ گھر سے ایک کنیز نکلی اور اس کے ساتھ لپٹی ہوئی کوئی چیز تھی۔ ابو محمدؑ نے فرمایا: اسے کھولو کھولا تو ایک حسین و جمیل بچہ تھا: آپ نے فرمایا: میرے بعد یہ تمہارا امام ہے، خادم فارسی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا اسی حدیث کی تبصرۃ الولی میں علی بن محمد سے انہوں نے حسین و محمد بن علی بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن علی بن عبدالرحمٰن عبیدی سے انہوں نے عبد قیس سے انہوں نے ضوء بن علی العجلی سے انہوں نے فارس والوں میں سے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں سامراء آیا۔ حدیث طویل ہے ینابیع المودۃ میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ

یہ ینابیع المودۃ میں نقل ہونے والی حدیث کے علاوہ ہو۔

۷۔ارشاد۔ ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر سے کہ یہ عراق میں اولاد رسولؐ میں سب سے زیادہ سن رسیدہ تھے۔ روایت کی ہے انہوں نے کہا: میں نے ابن الحسن بن علی بن محمد علیہم السلام کو دو مسجدوں کے درمیان دیکھا ہے جبکہ وہ بچے تھے۔ اسی کو ینابیع المودۃ ص ۴۶۱ میں نقل کیا ہے۔

۸۔ارشاد۔ ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے حسن بن رزق اللہ سے انہوں نے موسیٰ بن محمد بن القاسم بن حمزہ بن موسیٰ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے حکیمہ بنت محمد بن علی علیہما السلام حسن عسکریؑ کی پھوپھی نے بیان کیا کہ انہوں نے قائم کو ان کی ولادت کی شب اور اس کے بعد دیکھا ہے۔

۹۔ارشاد۔ ابوالقاسم نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے حسن بن علی نیشاپوری سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے ابونصر طریف الخادم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آپؑ کو دیکھا ہے۔ اور تبصرۃ الولی میں محمد بن یعقوب سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے حسن بن علی نیشاپوری سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے ابونصر طریف الخادم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آپؑ کو دیکھا ہے۔

۱۰۔ارشاد۔ ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے فتح مولی الرازی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے علی بن المطہر سے سنا وہ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے آپؑ کو دیکھا اور ان کا قد بھی بیان کیا۔ اس حدیث کی ینابیع المودۃ ص ۴۶۱ میں ابوعلی بن مطہر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابومحمدؑ کے فرزند کو دیکھا ہے بڑے جلیل القدر ہیں اور تبصرۃ الولی میں ایسی ہی روایت اس شخص سے منقول ہے کہ جس نے قائم المہدی کو دیکھا ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے بیسویں باب کی ح ۵ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۱۰، ۱۶، ۱۹ اور

دوسرے باب کی ح ۱،۲، ۳ دلالت کررہی ہے۔

●●●●●

چوتھی فصل

غیبت صغریٰ اور آپؑ کے والد کی وفات کے بعد آپؑ کے
حالات، معجزات اور ان لوگوں کے بیان میں ہے کہ جو غیبت صغریٰ میں
سفارت کے منصب پر فائز ہوئے اور جنہوں نے آپ کی زیارت کی ہے
اس فصل میں تین ابواب ہیں

پہلا باب ا

ان لوگوں کے بیان میں کہ جن کو غیبت صغریٰ کے زمانہ میں آپؑ کا دیدار ہوا ہے

اس میں ۲۵ حدیثیں ہیں

ا۔ کمال الدین۔ محمد بن المتوکل نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن عثمان العمری سے معلوم کیا: کیا آپ نے صاحب الامر کو دیکھا ہے؟ کہا: ہاں

---

[1] واضح رہے کہ اس بات پر بہت سی روایتیں دلالت کرتی ہیں جیسا کہ ان میں سے بعض کو قارئین دوسری فصل کے چھبیسویں باب میں پڑھ چکے ہیں کہ آپ کی دو غیبتیں ہوں گی ان میں سے ایک دوسری سے طولانی ہوگی، غیبت صغریٰ کا سلسلہ ابوالحسن علی بن محمد سمری کی وفات ۳۲۹ھ تک جاری رہا انہیں پر نیابت خاصہ اور سفارت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ غیبت صغریٰ کی مدت ۷۴ سال ہے اس اعتبار سے کہ اس کی ابتداء حضرت حجت کی ولادت سے تسلیم کی جائے اور اگر اس کا آغاز آپؑ کے والد کی وفات ۲۶۰ھ سے مانا جائے تو غیبت صغریٰ کی مدت ۶۹ سال ہے۔ غیبت صغریٰ میں سفراء، رضوان اللہ علیہم آپ کے اور شیعوں کے درمیان واسطہ تھے اس زمانہ میں آپ کے وکیل اور شیعوں میں سے خاص افراد آپ کی خدمت میں پہنچتے تھے اور خاص خاص لوگوں کے پاس آپ کی توقیعات۔ خطوط۔ پہنچتے تھے اور سفیروں کے ذریعہ آپ کی طرف سے خاص شیعوں کے مسائل اور شرعی احکام کے

بیت الحرام۔ خانہ کعبہ۔ کے پاس یہ میری ان سے آخری ملاقات ہے آپ کہہ رہے تھے: اے اللہ جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے اس کو پورا کردے اس حدیث کو شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں محمد بن علی بن الحسین سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور محمد بن الحسن سے انہوں نے محمد بن موسیٰ بن المتوکل سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا ہے۔

جوابات آتے تھے اور وہ آپ کی تحریر کو پہچانتے تھے۔

ممکن ہے غیبت صغریٰ کا راز یہ ہو کہ شیعہ غیبت سے مانوس ہو جائیں لہذا غیبت کبریٰ سے پہلے، غیبت صغریٰ واقع ہوئی تا کہ جب وہ واقع ہو تو اس سے وحشت نہ کھائیں۔ بلکہ تاریخ پر نظر رکھنے والا جانتا ہے کہ ائمہ علیہم السلام اپنے شیعوں کو امام کی رحلت سے مخفی رہنے کا عادی بناتے تھے خصوصاً امام ابوالحسن، علی بن محمد الہادی علیہم السلام کے زمانہ سے اس کا عادی بنایا جا رہا تھا۔ مورخ بزرگ مسعودی نے اثبات الوصیۃ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں: روایت ہے کہ ابو الحسن۔ عسکریؑ کچھ خاص افراد کے علاوہ اکثر شیعوں سے غیبت میں رہتے تھے اور جب امر ابو محمد کے سپرد ہوا تو آپ اپنے خاص شیعوں اور غیروں سے پردہ کے پیچھے سے گفتگو کرتے تھے مگر یہ کہ وہ بادشاہ کے پاس جا رہے ہوں۔ اور ان سے قبل ان کے والد صاحب الزمان کی غیبت سے شیعوں کو مانوس کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے تا کہ وہ غیبت کا انکار نہ کریں اور پردے میں رہنے اور نظر سے اوجھل ہونے کو ہوا نہ سمجھیں، غیبت صغریٰ کے بعد غیبت کبریٰ واقع ہوئی اور اب اسی وقت ظہور ہوگا جب خدا کا حکم ہوگا اب کوئی ان کی خدمت میں نہیں پہنچ سکے گا مگر یہ کہ کوئی بہت خدا رسیدہ ہو اور اس میں سفارت اور نیابت خاصہ کا باب بند ہو گیا اور یہ عہدہ احکام۔ شریعت۔ پر عمل پیرا علماء اور ائمہ کے آثار و احادیث کے حامل افراد کے سپرد ہو گیا ہے۔ کمال الدین میں صدوق نے محمد بن محمد بن عصام سے انہوں نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے اسحٰق بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن عثمان العمری سے گذارش کی: میرا خط امام تک پہنچا دیجئے اس میں، میں نے ایسے سوال کئے تھے جو میرے لئے مشکل تھے تو ان کا جواب امام کے خط میں آیا لیکن جس چیز کے بارے میں تم نے سوال کیا ہے۔ خدا تمہاری ہدایت کرے اور تمہیں ثابت قدم رکھے۔ ان کے مسائل کے جواب لکھنے کے بعد تحریر فرمایا۔ لیکن رونما ہونے والے حوادث میں تم ہماری حدیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو کہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں اسی کی شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں ایک جماعت سے انہوں نے جعفر بن محمد بن قولویہ سے اور

۲۔ کمال الدین۔ محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن عثمان العمری سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے آپ کو دیکھا کہ مستجار میں خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر کہہ رہے ہیں: اے اللہ! میرے دشمنوں سے انتقام لے لے، شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں گذشتہ اسناد سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔ وہ طویل حدیث جس کو کمال الدین میں محمد بن علی بن محمد بن حاتم النوفلی سے انہوں نے

ابوغالب الرازی وغیرہ سے اور انہوں نے محمد بن یعقوب سے روایت کی ہے۔ اسی کو احتجاج میں محمد بن یعقوب سے انہوں نے اسحٰق سے روایت کی ہے اور ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس مشہور حدیث میں کہ جس کی کلینی نے اپنی سند سے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے اور شیخ نے بھی ان سے اپنی سند سے روایت کی ہے جب کہ مستدرک وسائل الشیعہ کی کتاب القضاء کے باب ۱۱ کی ح ۱ میں ہے جو تم میں سے ہماری حدیثیں بیان کرنے والے ہوں اور ہمارے حلال وحرام پر نظر رکھتے ہوں اور ہمارے احکام کو پہچانتے ہوں تو تم اس کے حاکم ہونے پر راضی ہو جاؤ کیونکہ ان کو میں نے ہی تم پر حاکم بنایا ہے پس جب وہ ہمارے حکم کے مطابق حکم دیں اور اس کو کوئی تسلیم نہ کرے تو گویا اس نے حکم خدا کو ہلکا سمجھا اور ہماری بات کو رد کر دیا اور ہماری بات کو رد کرنے والا خدا کی بات کو رد کرنے والا ہے اور یہ خدا کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ احتجاج میں امام ابومحمد حسن عسکری سے ابوعبداللہ کی حدیث کی روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: فقہاء میں سے جو اپنے نفس کو بچانے والا اپنے دین کا محافظ، خواہش نفس کا مخالف اور اپنے مولا کے حکم کا مطیع ہو عوام کو اسکی تقلید کرنا چاہئے احتجاج میں روایت ہے اپنی سند سے امام ابومحمد حسن عسکریؑ سے آپؑ نے اپنے والد علی بن محمد الھادی سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر تمہارے قائم کی غیبت کے بعد قائم کی طرف بلانے والے اور ان کی طرف راہنمائی کرنے والے اور خدا کی حجتوں کے ذریعہ اپنے دین سے دفاع کرنے والے اور خدا کے کمزور بندوں کو ابلیس اور اس کے ہتھکنڈوں کے جال سے اور ناصبوں کے پروپیگنڈہ سے بچانے والے علماء نہ ہوتے تو سبھی خدا کے دین سے پھر جاتے لیکن علماء ہی کمزور شیعوں کے دلوں کو تسلی دینے والے ہیں جس طرح ناخدا کشتی کے سواروں کی ڈھارس بندھائے رکھتا ہے، خدائے عزوجل کے نزدیک وہی افضل ہیں اور منیۃ المرید میں شہید ثانی نے امام علی نقیؑ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ اس موضوع پر ان احادیث کے علاوہ دوسری روایات بھی دلالت کرتی ہیں جن کو علماء رضوان اللہ علیہم نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ابوالحسین، عبداللہ بن محمد بن جعفر قصبانی بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر فارسی، الملقب بابن جرموز سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بلال بن میمون سے انہوں نے از ہری مسرور بن العاص سے انہوں نے مسلم بن الفضل سے انہوں نے ابوسعید غانم بن سعید الھندی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس حدیث کے آخر میں آپ کی خدمت میں شرف یاب ہونے کی کیفیت بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ امام نے ان کو اس نام سے پکارا جس کو ان کے اہل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا اور انہیں بہت سی چیزوں سے باخبر کیا اور اخراجات کے لئے انہیں کچھ عطا کیا۔ اسی کو اختصار کے ساتھ، ینابیع المودۃ۔ ص ۴۶۳ پر نقل کیا ہے۔

۴۔ کمال الدین۔ ابوطالب المظفر بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب نے جعفر بن مسعود سے اور ابونصر محمد بن مسعود سے انہوں نے آدم بن محمد بلخی سے انہوں نے علی بن الحسن الدقاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد علوی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے طریف و ابونصر نے بیان کیا کہ میں صاحب الزمانؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا آپ نے فرمایا: سرخ صندل لاؤ، میں لیکر پہنچا۔ پھر فرمایا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: میں کون ہوں؟ میں نے عرض کی، آپ میرے سردار اور میرے سردار کے فرزند ہیں۔ فرمایا: میں نے تم سے یہ معلوم نہیں کیا تھا۔ طریف نے کہا: میں نے عرض کی: قربان جاؤں: بتایئے کیا معلوم کیا تھا؟ فرمایا: میں خاتم الاوصیاء ہوں اور خدا میرے سبب سے میرے خاندان اور میرے شیعوں سے بلا دفع کرتا ہے۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۶۳) میں ایسی ہی حدیث مرقوم ہے اور اسی کو شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اور قطب راوندی نے خرائج میں اور مسعودی نے اثبات الوصیت میں نقل کیا ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ ابوالحسن نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن عثمان عمری سے کہا: میں نے آپ سے کہا: میں آپ سے وہی سوال کرتا ہوں جو ابراہیم نے اپنے پروردگار سے کیا تھا کہ پالنے والے دکھادے تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ کہا: ایمان رکھتا ہوں، لیکن اپنے قلب کے اطمینان کے لئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ

مجھے صاحب الامر کے بارے میں بتایئے کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے۔ کہا: ہاں اور ان کی گردن ایسی ہے۔ اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ایسی ہی حدیث دوسری سند سے عبداللہ بن جعفر سے نقل کی ہے۔

۶۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر المظفر علوی العمری نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جعفر بن معروف سے انہوں نے ابوعبداللہ بلخی سے انہوں نے محمد بن صالح سے انہوں نے امام رضاؑ کے غلام علی بن محمد بن قنبر الکبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد جعفر کذاب نے میراث کے سلسلہ میں جھگڑا کھڑا کر دیا تو صاحب الزمان ایسی جگہ سے ظاہر ہوئے جس کا جعفر کو علم بھی نہیں تھا اور فرمایا: اے جعفر! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ میرے حق کے بارے میں جھگڑا کھڑا کر رہے ہو؟ اس سے جعفر حیرت زدہ رہ گئے یہ کہہ کر آپ غائب ہو گئے۔ اس کے بعد جعفر نے انہیں لوگوں میں تلاش کیا لیکن پا نہ سکے پھر جب امام حسن عسکریؑ کی والدہ آپؑ کی جدہ کا انتقال ہوا اور ان کا حکم تھا کہ انہیں گھر میں دفن کیا جائے دفن کے وقت جعفر نے پھر جھگڑا کیا اور کہا: یہ گھر ہے اس میں دفن نہیں کی جائیں گی تو امام زمانہ آئے اور فرمایا: اے جعفر یہ تمہارا گھر ہے؟ اور پھر غائب ہو گئے جعفر نے انہیں پھر کبھی نہیں دیکھا، ایسی ہی حدیث ینابیع المودۃ (ص ۴۶۱) میں نقل ہوئی ہے۔

۷۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی نے علی بن احمد کوفی المعروف بہ ابی القاسم الخدیجی سے انہوں نے سلیمان بن ابراہیم رقی سے انہوں نے ابو محمد حسن بن علی وجناء نصیبی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: (کعبہ کے) میزاب کے نیچے دعا میں تضرع کر رہا تھا کہ کسی نے میرا شانہ ہلایا اور کہا: اے حسن وجناء نصیبی اٹھو! وہ کہتے ہیں میں اٹھا تو دیکھا کہ ایک نحیف الجثہ گورے رنگ کی کنیز ہے کہ جس کا سن چالیس سال یا اس سے کچھ زیادہ ہے وہ میرے آگے آگے چلی اور میں اس کے پیچھے پیچھے چلا میں نے اس سے کچھ نہ پوچھا یہاں تک کہ وہ مجھے خانۂ خدیجہؑ پر لے آئی اس میں ایک کمرہ تھا کہ جس کا دروازہ دیوار کے وسط میں تھا، اور اوپر جانے کے

لئے، ساج کی لکڑی کا زینہ تھا کنیز اوپر چلی گئی مجھے ندا آئی: اے حسن اوپر آجاؤ میں اوپر گیا اور دروازہ پر ٹھہر گیا تو مجھ سے صاحب الزمان نے فرمایا: اے حسن کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم میری نظروں سے پوشیدہ تھے خدا کی قسم میں حج میں ہر وقت تمہارے ساتھ تھا پھر آپ نے حج کے اوقات کی نشاندہی فرمائی تو مجھ پر غشی طاری ہوگئی، میں نے محسوس کیا کہ آپ میرے بدن پر ہاتھ پھیر رہے ہیں، تھوڑی دیر بعد مجھے ہوش آگیا تو آپ عج نے فرمایا: اے حسن تم جعفر بن محمد کے گھر سکونت اختیار کرو، تمہیں کھانے پینے اور پہننے کی فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے مجھے ایک کتابچہ دیا اس میں دعائے فرج اور آپ پر صلوات بھیجنے کا طریقہ لکھا تھا فرمایا: تم اس طرح صلوات بھیجا کرو اور اس طرح دعا کیا کرو اور دیکھو یہ ہمارے حقیقی دوستوں کے علاوہ کسی کو نہ دینا، بیشک خدا وند عالم تمہیں کامیاب کرے گا۔ میں نے عرض کی: مولا کیا اس کے بعد مجھے آپ کی زیارت نصیب نہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا اگر خدا نے چاہا، راوی کہتا ہے، پھر میں حج سے واپس ہوا اور جعفر بن محمد کے مکان میں ہی رہتا ہوں اور میں اس سے نکلتا ہوں تو تین چیزوں (تجدید وضو، سونے اور افطار) کیلئے واپس آتا ہوں اور جب میں افطار کے وقت گھر میں داخل ہوتا ہوں تو پانی سے بھرا ہوا ظرف اور اس پر رکھی ہوئی روٹی ملتی ہے اور دوپہر میں جو میرا دل چاہتا ہے اس میں سے کھالیتا ہوں اور وہی میرے لئے کافی ہوجاتا ہے اس میں گرمی میں گرمی کا لباس بھی ملتا ہے تا کہ میں دن میں پانی میں داخل ہوسکوں میں خالی کوزہ کو پھینک دیتا ہوں اور مجھے کھانا دیا جاتا ہے جبکہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہوتی ہے لہذا میں اسے صدقہ دے دیتا ہوں تا کہ میرے ساتھ رہنے والے کو اسکی خبر نہ ہو سکے ایسی ہی روایت ینابیع المودۃ ص ۴۶۴ پر نقل ہوئی ہے۔

۸۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحق طالقانی نے ابو القاسم علی بن احمد الخدیجی سے انہوں نے ازدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جس وقت میں طواف کر رہا تھا اور چھ چکر پورے کر چکا تھا اور ساتویں چکر کا ارادہ کر رہا تھا اور میں خانہ کعبہ کی دائیں طرف کے حلقہ میں تھا اور ایک حسین وجمیل جوان بھی تھا کہ جس کے بدن سے خوشبو آرہی تھی چہرہ پر خاص رعب تھا لوگوں سے

قریب تھا، محو گفتگو تھا کہ میں نے اس کے کلام سے اچھا کلام نہیں دیکھا اور نہ اس کی شیریں بیانی سے بہترین بیان دیکھا اور نہ اس کی نشست جیسا بہترین انداز دیکھا۔ میں اس سے بات کرنے کے لئے آگے بڑھا اور لوگوں سے معلوم کیا کہ یہ کون ہے؟ کہا: یہ فرزند رسولؐ ہیں، ہر سال آپ اپنے خواص کے لئے ایک دن ظاہر ہوتے ہیں ان سے گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: مولا میں ہدایت چاہتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میری راہنمائی کیجئے خدا آپ کو جزائے خیر دے، آپ نے مجھے ایک کنکری دی میں نے ادھر سے رخ پھرایا تو کسی نے معلوم کیا۔ تمہیں کیا دیا ہے، میں نے کہا: کنکری، پھر میں نے اس کو کھول کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سونے کا ٹکڑا ہے، میں اور آگے بڑھا تو دیکھا آپ میرے پاس ہی ہیں، مجھ سے فرماتے ہیں تمہارا حج قبول ہو گیا ہے، تمہارا اندھا پن جاتا رہا اور تم پر حق ظاہر ہو گیا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کی نہیں؛ فرمایا: میں مہدی ہوں، میں قائم الزمان ہوں اور میں ہی اس۔ زمین۔ کو عدل سے اسی طرح پر کروں گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی اور دیکھو نہ زمین حجت سے خالی رہتی ہے اور نہ لوگ کسی زمانہ میں حجت کے بغیر رہتے ہیں اور یہ امانت ہے اہل حق میں سے اپنے بھائیوں کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرنا۔ اور ینابیع المودۃ (ص ۴۶۴) میں اور غیبت شیخ میں ایسی ہی روایت کی ہے۔

۹۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے تلعکبری سے انہوں نے علی الرازی سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے ایک شخص سے کہ انہوں نے نام نہیں لیا یہ کہا کہ وہ قزوینی تھا اس نے حبیب بن محمد بن یونس بن شاذان صنعانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں علی بن ابراہیم بن مہزیار الاھوازی کے پاس گیا اور ان سے ابی محمدؑ۔ امام حسن عسکری۔ کی اولاد کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے کہا: اے بھائی! تم نے بہت عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے۔ میں نے بیس حج کئے ہیں اور ان میں میری خواہش یہی تھی کہ امام کو دیکھوں لیکن اس سلسلہ میں مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا اسی زمانہ میں میں اپنے بستر پر سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے اے علی بن ابراہیم خدا نے مجھے حج کے لئے اجازت دیدی ہے پھر میں صبح تک نہ سو سکا اور اس چیز کے بارے

میں سوچتا رہا اور رات، دن موسم حج کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ جب حج کا زمانہ قریب آیا تو میں نے تیاری کی اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور سفر طے کرتے ہوئے یثرب پہنچ گیا، وہاں میں نے امام حسن عسکری کی اولاد کے بارے میں سوال کیا تو کچھ پتانہ چل سکا اور نہ ان کے بارے میں کوئی خبر سنی، اس خواب کی تعبیر نہ ملنے پر میں رنجیدہ حالت میں اٹھا اور مدینہ سے مکہ کا رخ کیا، جحفہ پہنچا وہاں ایک دن قیام کیا وہاں سے غدیر کے لئے روانہ ہوا۔ یہ جحفہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ مسجد میں داخل ہو کر نماز بجالایا خاک مالی کی، بہت زیادہ دعا کی اور خدا سے ان کے لئے دعا کی اور وہاں سے عسفان کے ارادہ سے نکلا، چلتے، چلتے مکہ پہنچ گیا وہاں کئی دن تک قیام کیا طواف کرتا اور وہیں بیٹھا رہتا تھا۔ ایک رات میں طواف کر رہا تھا کہ اچانک دیکھا کہ ایک خوبرو خوشبو جوان بڑے ہی سکون و وقار سے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے میرا دل اسی کی طرف جھک گیا میں اس کی طرف بڑھا میں نے اس کا شانہ ہلایا تو اس نے کہا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا: عراقی ہوں۔ اس نے کہا: عراق میں کس علاقہ سے تعلق ہے؟ میں نے کہا: اہواز سے اس نے کہا: تم خصیب کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا: اس نے کہا: خدا ان پر رحم کرے۔ وہ دن کو روزہ کی حالت میں رات کو عبادت میں بسر کرتے تھے۔ خوف خدا میں۔ ان کے آنسو بہتے ہی رہتے تھے کیا تم علی بن ابراہیم بن المازیا کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: میں ہی علی بن ابراہیم ہوں، انہوں نے کہا: اے ابوالحسن خدا تمہیں سلامت رکھے انہوں نے کہا: تم نے اس نشانی کو کیا کیا جو تمہیں ابو محمد، حسن بن علی علیہما السلام نے دی تھی؟ میں نے عرض کی کہ میرے پاس ہے۔ اس نے کہا: نکالو میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہ نشانی نکالی وہ اسے دیکھتے ہی زار و قطار رونے لگا بلند آواز سے تڑپ کر گریہ کیا پھر کہا: اب تمہیں اجازت ہے تم اپنے قافلہ میں جاؤ سامان کو درست کرو اور سفر کی تیاری کرو اور جب رات کا سناٹا چھا جائے اور لوگ سو جائیں تو بنی عامر کی شعب کی طرف روانہ ہو جانا وہاں مجھ سے ملاقات ہوگی راوی کہتا ہے کہ میں اپنی قیام گاہ پر آیا، جب میں نے یہ محسوس کیا کہ وقت ہو گیا تو اپنا سامان سمیٹا، سواری پر بار کیا اور دوڑاتے ہوئے شعب پر پہنچ گیا میں نے دیکھا کہ وہ جوان

وہاں موجود ہے اور مجھے آواز دے رہا ہے اے ابوالحسن میرے پاس آؤ، میں چلتے ہوئے ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے پہلے سلام کیا اور کہا: آؤ بھائی میرے ساتھ آؤ چنانچہ وہ مجھ سے اور میں ان سے گفتگو کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے کہ عرفات کے پہاڑ نظر آئے وہاں سے ہم منیٰ کے پہاڑیوں کی طرف گئے تو فجر اول نمودار ہوئی اس طرح ہم طائف کے پہاڑوں میں پہنچ گئے جب انہوں نے مجھ سے کہا کہ اب اتر لو اور نماز شب پڑھ لو تو میں نے نماز پڑھی، انہوں نے نماز وتر کے لئے، کہا تو میں نماز وتر بجالایا پھر انہوں نے سجود و تعقیب کا حکم دیا وہ نماز سے فارغ ہوئے سوار ہوئے اور مجھے بھی سوار ہونے کا حکم دیا وہ چلے، میں بھی ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ طائف کے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچے انہوں نے کہا کیا تمہیں کچھ نظر آ رہا ہے؟ میں نے کہا: ایک ریت کا ٹیلہ دیکھ رہا ہوں، جس پر کمبلوں کا ایک خیمہ نصب ہے جس سے روشنی پھوٹ کر بکھر رہی ہے اور یہ دیکھ کر میرا دل خوشی سے باغ باغ ہو رہا ہے انہوں نے کہا: یہی تو امید و آس کی منزل ہے پھر کہا: اچھا بھائی اور آگے چلو وہ چلے تو میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم پہاڑ سے اترے اور اس کے دامن میں آ گئے، وہاں انہوں نے کہا: یہاں اتر لو، یہاں پر سرکش و جبار بھی باادب اور ہر سختی نرم ہو جاتی ہے، اپنے ناقہ کی مہار چھوڑ دو میں نے عرض کیا: کس پر چھوڑ دوں فرمایا: یہ حضرت قائمؑ کا حرم ہے اس میں مومن کے علاوہ کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتا ہے اور نہ مومن کے سوا کوئی اس سے نکل سکتا ہے میں نے اپنے ناقہ کی مہار چھوڑ دی، وہ چلے میں بھی چلا یہاں تک کہ ہم خیمہ کے دروازہ تک پہنچ گئے وہ مجھ سے پہلے خیمہ میں داخل ہوئے اور مجھ سے کہا: میرے آنے تک ٹھہرو! تھوڑی دیر میں وہ واپس آئے اور کہا: سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ میں اندر گیا تو دیکھا کہ ایک شخص ایک چادر باندھے اور اس کا سرا کاندھے پر ڈالے ہوئے بیٹھا ہے جس کا قد میانہ، پیشانی کشادہ بھنویں ملی ہوئیں، ناک کھڑی رخسار بھرے ہوئے، دائیں رخسار پر تل ہے ایسا لگتا ہے کہ عنبر پر مشک کا دانہ رکھا ہوا ہے، میں نے دیکھتے ہی انہیں سلام کیا۔ آپ نے بہترین طریقہ سے جواب سلام دیا۔ انہوں نے میری طرف رخ کیا اور عراق والوں کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے عرض کی: مولا: عراق والے تو ذلت میں

گھر گئے ہیں ساری قوموں میں ذلیل ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اے مازیار کے فرزند جس طرح وہ لوگ تم پر حاکم ہیں اسی طرح تم ان پر حکومت کرو گے اور اس وقت وہ ذلیل ہوں گے میں نے عرض کی: مولا! وطن دور ہے اور کام دیر طلب ہے۔ فرمایا: اے مازیار کے فرزند! مجھ سے ابو محمدؑ نے فرمایا ہے کہ میں ان لوگوں کے درمیان نہ رہوں جن پر خدا کا غضب ہے اور جو دنیا و آخرت دونوں میں ناکام ہیں اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ اور مجھ سے فرمایا: میں ایسے پہاڑوں میں رہوں جن پر پہنچنا دشوار ہو اور ویرانوں میں سکونت کروں خدا تمہارا نگہبان ہے اور اس روز تک تقیہ ظاہر کرتے رہو جس دن خدا مجھے ظہور کا اذن دے گا۔

میں نے عرض کی: مولا! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب تمہارے اور کعبہ کے درمیان راستہ روک دیا جائیگا اور جب چاند سورج[1] ایک جگہ جمع ہو جائیں گے اور کواکب و نجوم ان کا چکر لگا رہے ہوں گے ۔میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ یہ کب ہوگا؟ فرمایا: فلاں، فلاں سنہ میں جب صفا و مروہ کے درمیان دابۃ الارض نکلے گا کہ جس کے پاس موسیٰؑ کا عصا اور سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی اور وہ لوگوں کو محشر کی طرف لے جائیگا۔ راوی کہتا ہے: میں نے وہاں کچھ دن قیام کیا پھر مجھے روانگی کا حکم مل گیا۔ میں اپنی منزل پر آیا اور مکہ سے کوفہ روانہ ہوا، میرے ساتھ میرا غلام بھی تھا جو میری خدمت کرتا تھا جو کچھ میں نے وہاں دیکھا وہ خیر ہی تھا خدا محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائے۔

۱۰۔غیبت الشیخ۔ احمد بن علی الرازی نے علی بن عائذ الرازی سے انہوں نے حسن بن وجناء نصیبی سے انہوں نے ابو نعیم محمد بن احمد انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ۶ ذی الحجہ ۲۹۳ھ کو مکہ میں مستجار کے پاس تھا وہاں تقریباً تیس آدمی اور تھے لیکن ان میں محمد بن قاسم علوی کے علاوہ کوئی مخلص نہیں تھا کہ اسی اثناء میں ایک جوان احرام باندھے ہوئے ہاتھ میں نعلین لئے ہوئے طواف سے نکل کر ہمارے پاس آیا ہم لوگ اسے دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ اس نے ہمیں سلام کیا اور دو

---

[1] ممکن ہے چاند، سورج سے امیر المومنینؑ اور رسولؐ اور ستاروں سے ائمہ مراد ہوں، اور ممکن ہے ظاہری معنی ہی مراد ہوں کہ قریب قیامت ایسا ہوگا۔

زانو بیٹھ گیا ہم اس کے چاروں طرف بیٹھ گئے، اس نے دائیں، بائیں دیکھا اور کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ابو عبداللہ دعائے الحاح پڑھا کرتے تھے؟ ہم نے دریافت کیا وہ کیا پڑھا کرتے تھے؟ کہا: یہ پڑھا کرتے تھے:

اللهم انی اسئلک باسمک الذی به یقوم السماء ، و به یقوم الارض ، و به تفرق بین الحق و الباطل، و به تجمع بین المتفرق، و به تفرّق بین المجتمع، و به احصیت عدد الرمال ، و زنة الجبال و کیل البحار ان تصلی علی محمد و آل محمد، و ان تجعل لی من امری فرجاً.

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعہ تو آسمان کو قائم رکھے ہوئے ہے، زمین کو قائم رکھے ہوئے ہے، جس کے ذریعہ سے حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے، جس کے ذریعہ سے متفرق کو یکجا کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سے مجتمع کو متفرق کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سے تو ریت کے ذروں کو شمار کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سے تو پہاڑوں کے وزن اور سمندروں کے پانی کی مقدار کا علم رکھتا ہے اور محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے کام میں کشادگی پیدا کردے۔

اس کے بعد وہ جوان اٹھا اور طواف کرنے والوں میں شامل ہو گیا، اس کے اٹھتے ہی ہم لوگ بھی اٹھے اور لوٹ آئے اور اتنا بھی یاد نہ رہا کہ یہ سوچیں کہ یہ کون ہے اور کیا ہے؟ دوسرے دن اسی وقت وہ جوان پھر طواف سے نکلا اور ہمارے پاس آیا، ہم گذشتہ دن کی طرح کھڑے ہو گئے اور وہ اپنی جگہ دو زانو بیٹھ گیا پھر اس نے دائیں، بائیں دیکھا اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ واجب نماز کے بعد امیر المومنینؑ کون سی دعا پڑھتے تھے؟ ہم نے عرض کی کون سی دعا پڑھتے تھے؟ اس نے کہا: یہ دعا پڑھتے تھے:

الیک رفعت الاصوات، و عنت الوجوه و لک خضعت الرقاب و الیک التحاکم فی الاعمال یا خیر من سئل و یا خیر من اعطی ، یا صادق، یا باریء، یا من لا یخلف المیعاد، یا من امر بالدعاء و وعد الاجابة یا من قال (ادعونی

استجب لکم) یا من قال اذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبو لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون و یا من قال(یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاانه هو الغفور الرحیم) لبیک و سعدیک ها انا ذا بین یدیک المسرف و انت القائل لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا.

ترجمہ۔ اے اللہ۔ ساری فریادیں تیری ہی طرف بلند ہوتی ہیں اور تیرے ہی لئے پیشانیاں جھکتی ہیں اور گردنیں تیرے ہی سامنے خم ہوتی ہیں اور سارے معاملات تیری بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔ تو ان سب سے بہتر ہے جن سے مانگا جاتا ہے اے عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر، اے سچے، اے احسان کرنے والے اے وہ جو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے۔ اے وہ جس نے دعا کا حکم دیا اور اسے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اے وہ کہ جس نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا اے وہ کہ جس نے فرمایا ہے کہ جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کرتے ہیں تو میں قریب ہی ہوتا ہوں اور جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں تم لوگوں کو مجھے ہی پکارنا چاہئے اور مجھ ہی پر ایمان رکھنا چاہئے ہوسکتا ہے کہ تم ہدایت پا جاؤ۔ اے وہ کہ جس نے یہ فرمایا ہے: اے میرے وہ بندے کہ جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک خدا سارے گناہوں کو بخش دے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے معبود! میں تیرے سامنے حاضر ہوں، میں پشیمان ہوں، میں زیادتی کرنے والا ہوں اور تو نے فرمایا ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک خدا تمام گناہوں کو معاف کر دے گا۔

اس دعا کے بعد اس نے پھر دائیں بائیں دیکھا اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ امیر المومنینؑ سجدۂ شکر میں کیا کہتے تھے: میں نے عرض کی: وہ کیا کہا کرتے تھے؟ اس جوان نے کہا: آپ یہ کہتے تھے: **یا من لا یزیده کثرة العطاء(الدعاء نخ)الا سعة و عطاءً، یا من لا ینفد خزائنه، یا من له خزائن السموات و الارض ، یا من له خزائن ما دق و جل، لا یمنعک اسائتی من**

احسانک انت تفعل بی الذی انت اهله فانک انت اهل الکرم و الجود و العفو و التجاوز یا رب یا اللہ لا تفعل بی الذی انا اهله فانی اهل العقوبة و قد استحققتها لا حجة لی، ولا عذر لی عندک، ابوء لک بذنوبی کلها، و اعترف بها کی تعفو عنی، و انت اعلم بها منی، ابوء لک بکل ذنب اذنبته، و کل خطیئة احتملتها، و کل سیئة عملتها رب اغفر و ارحم و تجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم.

اے وہ جس کی بخشش کی کثرت اس کی عطاؤں میں اضافہ کرتی ہے۔جس سے دعا کرنا اس کی بخشش میں اضافہ کرتا ہے اے وہ کہ جس کا خزانہ کبھی خالی نہیں ہوتا ہے اے وہ کہ جس کے قبضہ میں زمین وآسمان کے خزانے ہیں اے وہ کہ جس کے قبضہ میں ہر چھوٹا بڑا خزانہ ہے اے وہ کہ میری بدی تیرے احسان کو نہیں روکتی ہے میرے ساتھ ایسا سلوک کر کہ جو تیرے شایان شان ہے کیونکہ تو بخشش وکرم والا اور عفو ودرگذر کرنے والا ہے اے میرے پروردگار اے اللہ! میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کر کہ جس کا میں مستحق ہوں کیونکہ میں سزا کے قابل ہوں، میں نے خود اس کا استحقاق پیدا کیا ہے، میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا کوئی عذر پیش کر سکتا ہوں، میں تیرے سامنے اپنے تمام گناہوں کا اعتراف واقرار کرتا ہوں تا کہ تو مجھے معاف کردے۔ میں نے جس گناہ کا بھی ارتکاب کیا ہے اور جو خطا بھی مجھ سے سرزد ہوئی ہے اس سے تو مجھ سے زیادہ واقف ہے، اے میرے رب ہر وہ بدی کہ جس کا تجھے علم ہے اسے معاف کردے، مہربانی فرما، اس سے درگذر فرما کہ تو سب سے بڑا صاحب عزت اور سب سے بڑا اکرم فرما ہے۔

راوی کہتا ہے کہ وہ پھر اٹھا اور طواف کرنے والوں میں شامل ہو گیا، اس کے کھڑے ہوتے ہی ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے، اور تیسرے دن وہ پھر اسی وقت آیا اور ہم پہلے کی طرح اس کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے وہ پھر دوزانو بیٹھ گیا دائیں بائیں دیکھا اور حجر اسود اور میزاب کی طرف اشارہ

کر کے کہا) علی بن الحسین سید العابدین اس جگہ سجدہ میں کہا کرتے تھے:

(عبیدک بفنائک مسکینک بفنائک فقیرک بفنائک سائلک بفنائک یسئلک مالا یقدر علیہ غیرک)

ترجمہ: تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے تیرا محتاج تیری بارگاہ میں حاضر ہے، تیرا فقیر تیری بارگاہ میں حاضر ہے، تیرا سائل تیری بارگاہ میں حاضر ہے تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہے کہ جس کو تیرے علاوہ کوئی اور نہیں دے سکتا ہے۔

اس کے بعد جوان نے پھر دائیں بائیں دیکھا اور ہمارے درمیان محمد بن القاسم پر نظر ڈالتے ہوئے کہا: اے محمد بن قاسم خدا کے فضل سے تم خیر پر ہو اور محمد بن قاسم آپ کی امامت کا قائل تھا اس کے بعد وہ جوان اٹھا اور طواف کرنے لگا پھر ہم میں سے ہر ایک کے دل میں یہ دعا بیٹھ گئی جو اس جوان نے بیان کی تھی لیکن آخری دن تک اس بات کا ذرا بھی خیال نہ رہا کہ ہم ان کے بارے میں کچھ معلوم کرتے، ہاں جب شام ہوئی تو ابو علی محمودی نے کہا: لوگو! کیا تم اس جوان کو پہچانتے ہو؟ خدا کی قسم یہی تمہارے زمانہ کے امام ہیں، ہم نے کہا اے ابو علی! تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ انہوں نے کہا: میں سات سال سے یہ دعا کر رہا ہوں کہ پروردگار مجھے صاحب الزمان کی زیارت نصیب فرما راوی کہتا ہے کہ ابھی ہم لوگ شب عرفہ اسی حالت میں تھے کہ وہی جوان اس دعا کو پڑھ رہا ہے جو اس نے بیان کی تھی، میں نے معلوم کیا کہ وہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا لوگوں میں سے ایک ہوں، میں نے کہا: کن لوگوں میں سے؟ اس نے کہا: عرب میں سے، میں نے کہا: عرب کے کس طبقہ سے؟ اس نے کہا: عرب کے شریف ترین طبقہ میں سے، میں نے کہا: وہ کون ہیں؟ اس نے کہا: بنی ہاشم میں نے کہا بنی ہاشم میں سے کس کی نسل سے؟ اس نے کہا: اس میں اعلیٰ و بہترین کی نسل سے، میں نے کہا: وہ کون ہیں؟ اس نے کہا: کہ جس نے سروں کو شگافتہ کیا اور کھانا کھلایا جو اس وقت نماز میں مشغول ہوتا جب لوگ بستروں پر سوتے تھے، میں سمجھ گیا کہ یہ علوی ہے پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گیا اور میری سمجھ میں نہیں آسکا کہ وہ کہاں چلا گیا۔ میں نے ان لوگوں سے معلوم کیا جوان

کے چاروں طرف جمع تھے: کہ تم اس علوی کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہاں یہ تو ہر سال ہمارے ساتھ پا پیادہ حج کرتا ہے، میں نے کہا: سبحان اللہ! میں نے تو اس کو جاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔ راوی کہتا ہے کہ میں اس کے فراق میں محزون و مغموم وہاں سے مزدلفہ آیا اور رات میں سو گیا تو خواب میں رسولؐ اللہ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں: اے ابو احمد! تمہاری مراد پوری ہوگئی۔ میں نے عرض کی: مولا وہ کیا؟ فرمایا: جس کو تم نے عشاء کے وقت دیکھا تھا وہ تمہارے زمانہ کے امامؑ ہیں، جب ہم نے ان سے یہ سنا تو ہم نے ابو علی محمودی کو سرزنش کی کہ اس نے ہم کو پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔ اس نے کہا: جب تک وہ گفتگو کرتے رہے اس وقت میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی۔ شیخ کہتے ہیں ہم سے ایک جماعت نے بیان کیا اور اس نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے ابو محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک کوفی سے انہوں نے محمد بن جعفر بن عبداللہ سے انہوں نے ابو نعیم محمد بن احمد انصاری سے روایت کی ہے، اور مذکورہ حدیث پوری نقل کی۔ اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور کمال الدین میں اپنی سند سے ابو نعیم انصاری سے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۶۵ و ۴۶۶) میں اور نزہت الناظر میں شیخ ابوالقاسم علی بن محمد بن محمد مفید نے اپنی سند سے ابو نعیم انصاری سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۱۱۔ کمال الدین۔ ابو الادیان کہتے ہیں کہ میں حسن بن علی بن محمد علیہم السلام کی خدمت کیا کرتا تھا اور دوسرے شہروں میں آپ کے خط لے جایا کرتا تھا چنانچہ میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ مریض تھے (اور اسی بیماری میں آپ نے وفات پائی) آپ نے چند خط لکھ کر مجھے دیئے اور فرمایا: انہیں مدائن لے جاؤ کہ تمہیں چودہ دن لگیں گے پندرہویں دن سامرا پہونچو گے اور ہمارے گھر میں شور و شین کی صدا سنو گے اور مجھے تختہ غسل پر پاؤ گے۔ میں نے عرض کی: تو آپ کے بعد کون۔ امام۔ ہے؟ فرمایا: جو تم سے میرے خط کے جوابات طلب کرے گا میرے بعد وہی قائم ہوگا میں نے عرض کی: میری معلومات میں کچھ اور اضافہ کیجئے، فرمایا: جو میری نماز جنازہ پڑھائے گا میرے بعد وہی قائم ہے۔ میں نے عرض کی: کچھ اور بیان فرمائیے، فرمایا: جو یہ بتائے گا کہ ہمیان میں کیا ہے۔ میرے بعد وہی قائم ہے۔ روای کہتا ہے کہ میری یہ ہمت نہ ہو سکی

کہ معلوم کروں کہ ہمیان میں کیا ہے، خط لیکر میں مدائن کی طرف روانہ ہو گیا، ان کے جوابات لیکر پندرھویں دن سامرا پہنچا جیسا کہ مجھ سے آپؑ نے فرمایا تھا سو میں نے دیکھا کہ آپ کے گھر میں نالہ وفغاں ہے اور آپ تختہ غسل پر ہیں اور جعفر کذاب بن علی، آپؑ کے بھائی دروازہ پر ہیں اور شیعہ ان کے چاروں طرف جمع ہیں انہیں تعزیت دے رہے ہیں میں نے سوچا کہ یہی امام ہوں گے اس صورت میں امامت باطل ہو جائے گی کیونکہ ان کو تو میں جانتا ہوں یہ نبیذ پیتے ہیں اور بیہودہ محفل میں شریک ہوتے ہیں۔ طنبور بجاتے ہیں، پھر میں آگے بڑھا انہیں تعزیت دی لیکن انہوں نے مجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کیا۔ پھر عقید باہر آیا اور اس نے کہا: حضور میں نے آپ کے بھائی کو کفن پہنا دیا ہے اٹھئے اور نماز پڑھایئے جعفر بن علی اندر گئے اور شیعہ ان کے چاروں طرف جمع تھے اور ان کے آگے سمان اور حسن بن علی معتصم کی طرف سے آئے تھے اور جب ہم گھر کے اندر گئے تو ہمارے سامنے حسن بن علی صلوات اللہ علیہ وعلی آباءٔ الطاہرین کا جنازہ کفن میں لپٹا ہوا تھا جب جعفر اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور تکبیر کہنے کا ارادہ کیا تو ایک بچہ نکلا جس کے چہرہ کا رنگ گندمی تھا۔ اور سر کے بالوں میں کنگھی کے نشان تھے، اس نے جعفر کی رداء کا کونا پکڑ کر پیچھے گھسیٹا اور کہا: اے چچا پیچھے ہٹئے کہ اپنے والد کی نماز جنازہ پڑھانے کا میں زیادہ مستحق ہوں، جعفر پیچھے ہٹ گئے اور ان کے چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ بچہ آگے بڑھا اور نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں کے والد کے پہلو میں دفن کیا اور پھر فرمایا: اے بصری! وہ جوابات لاؤ جو تمہارے پاس ہیں میں نے ان کے سپرد کر دیئے، میں نے اپنے دل میں کہا: یہ دو علامتیں ہیں لیکن ہمیان باقی رہ گئی پھر میں وہاں سے نکل کر جعفر کے پاس پہنچا وہ چلا رہے تھے ان کے دربان وشاہ نے معلوم کیا: آقا وہ بچہ کون تھا؟ تا کہ اس پر حجت قائم کی جائے انہوں نے کہا: خدا کی قسم نہ تو کبھی میں نے انہیں دیکھا ہے اور نہ میں انہیں جانتا ہوں، ابھی ہم بیٹھے تھے کہ قم سے چند آدمی آئے اور انہوں نے حسن بن علیؑ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ انتقال ہو گیا ہے، تو قم والوں نے معلوم کیا کہ ہم کس کو تعزیت دیں تو وہاں پر موجود لوگوں نے جعفر بن علی کی طرف اشارہ کیا انہوں نے جعفر کو سلام کیا، تعزیت دی اور کہا: ہمارے پاس کچھ خط اور مال ہے۔ آپ بتایئے وہ خط

کس کس کے ہیں؟ اور مال کتنا ہے جعفر نے کپڑے اتارتے ہوئے کہا: تم ہمارے بارے میں یہ خیال رکھتے ہو کہ ہم غیب جانتے ہیں راوی کہتا ہے کہ پھر خادم نکلا اور کہا تمہارے پاس فلاں، فلاں کے خط ہیں اور ہمیان میں ہزار دینار ہیں ان میں سے دس سونے کے ہیں چنانچہ قم والوں نے خط اور مال اس کے سپرد کر دیا انہوں نے کہا: جس نے تمہیں بھیجا ہے وہی امام ہے۔ جعفر بن علی، معتمد کے پاس گئے اور اس کا انکشاف کر دیا اور اس نے جعفر کے ساتھ پولیس بھیج دی اس نے صیقل کنیز کو گھیر لیا اور ان سے بچہ کا مطالبہ کیا، صیقل نے بچہ کا انکار کر دیا اور کہا ابھی حمل ہے تا کہ بچے کا راز نہ کھلے، چنانچہ انہیں ابن ابی شوار قاضی کے حوالے کر دیا گیا اور اسی اثناء میں یحیٰی بن خاقان کا انتقال ہو گیا اور بصرہ میں صاحب زنج نے خروج کیا سب بحران میں مشغول ہو گئے اور صیقل کی طرف سے ان کا دھیان ہٹ گیا اس طرح آپ کو وہاں سے نجات مل گئی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (ینابیع المودۃ ص ۴۶۱) ابوالادیان سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۱۲۔ ینابیع المودۃ۔ ۴۶۱ میں کتاب الغیبت سے منقول ہے اور اس میں ابراہیم بن ادریس سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے مہدی کو ان کے والد کی وفات کے بعد عنفوان شباب میں دیکھا ہے اور میں نے ان کے ہاتھ اور سر کو بوسہ دیا ہے۔ اور شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی اسناد کے ذریعہ ابراہیم بن ادریس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے انہیں۔ مہدی کو۔ ان کے والد کی وفات کے بعد انہیں عنفوان شباب میں دیکھا ہے اور ان کے ہاتھ اور سر کو بوسہ دیا ہے۔

۱۳۔ کمال الدین۔ ابوالعباس احمد بن الحسن بن عبداللہ بن محمد بن مہران الازوی الامی العروض رضی اللہ عنہ مرو میں حسین بن زید بن عبداللہ البغدادی سے انہوں نے ابوالحسن علی بن سنان موصلی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: ہم سے والد نے بیان کیا ہے کہ جب ابو محمد حسن بن علی العسکری نے وفات پائی اور قم وجبال سے اپنی عادت کے مطابق اموال لیکر وفود آئے تو انہیں آپؑ کے انتقال کی خبر نہیں تھی چنانچہ جب وہ سامراء پہنچے اور سیدنا حسن عسکریؑ کے بارے میں معلوم کیا تو بتایا گیا کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے آنے والوں نے معلوم کیا کہ ان کا وارث کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کے

بھائی جعفر بن علی، انہوں نے ان کا پتہ معلوم کیا: تو بتایا کہ وہ تو دریائے دجلہ میں کشتی پر سوار ہو کر تفریح کے لئے گئے ہیں اوران کے ساتھ گانے بجانے والے بھی ہیں، وفدوالوں نے آپس میں مشورہ کیا، سب نے کہا: یہ صفت تو امام کی نہیں ہے، کچھ لوگوں نے کہا یہ اموال ان کے مالکوں کے سپرد کردینا چاہئے، مگر ابو العباس محمد بن جعفر حمیری قمی نے کہا: ٹھہرو! انہیں واپس آنے دو ہم دیکھیں گے کہ یہ خبر صحیح ہے یا نہیں۔ راوی کہتا ہے کہ جب جعفر تفریح کر کے واپس آئے تو یہ لوگ ان کے پاس گئے اورانہیں سلام کیا اور کہا: حضور! ہم قم سے آئے ہیں اور ہمارے ساتھ شیعہ حضرات کی ایک جماعت ہے اور ہمارے پاس مولا ابو محمد حسن بن علی کے لئے کچھ اموال بھی ہیں جعفر نے معلوم کیا: وہ مال کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے پاس ہے، جعفر نے کہا: اسے میرے پاس لے آؤ، انہوں نے کہا: اس مال کا عجیب قصہ ہے اور یہ کہ اس مال کو شیعوں نے ایک ایک دودو دینار جمع کر کے تھیلیوں میں رکھا اوران پر اپنی اپنی مہر لگا دی ہے اور جب وہ ایسا مال لیکر امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں آتے تھے تو آپ خود ہی بتا دیتے تھے کہ کل مال اتنا ہی ہے اوراس میں فلاں شخص کے اتنے اور فلاں کے اتنے دینار ہیں یہاں تک کہ وہ ہرایک کا نام بھی بتا دیتے تھے حتی کہ تھیلی پر مہر کے نقش کو بھی بیان کر دیتے تھے جعفر نے کہا: تم میرے بھائی پر ایسی بات کا بہتان باندھ رہے ہو جس کو وہ انجام نہیں دیتے تھے، یہ تو علم غیب ہے جس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے جب ان لوگوں نے جعفر کی بات سنی تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جعفر نے کہا: وہ سب مال میرے پاس لے آؤ۔ انہوں نے کہا: حضور! یہ مال ہمارے پاس امانت ہے، ہم اس کے مالک نہیں ہیں لہذا جب تک ہم وہ علامات نہیں دیکھ لیں گے کہ جو سیدنا حسن بن علیؑ کے اندر تھیں اس وقت تک ہم یہ رقم ہرگز آپ کے حوالے نہیں کریں گے، اوراگر آپ امام ہیں تو کوئی دلیل پیش کیجئے ورنہ ہم اس مال کو اس کے مالکوں کو لوٹا دیں گے پھر وہ جو چاہیں کریں، راوی کہتا ہے، یہ سن کر جعفر سامراء میں خلیفہ کے پاس پہنچا، اس نے ان لوگوں کو طلب کیا اور جب یہ حاضر ہوئے تو خلیفہ نے کہا: یہ مال جعفر کو دیدو،

انہوں نے کہا: خدا امیر المومنین کا بھلا کرے یہ مال ہمارے پاس امانت ہے، ہم مال والوں کے وکیل وامین ہیں، اس کے مالک نہیں ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ مال بغیر ثبوت اور نشانی کے نہ دیا جائے اور یہ طریقہ ابومحمد حسن بن علیؑ کے زمانہ سے چلا آرہا ہے، خلیفہ نے معلوم کیا کہ ابومحمدؑ کے پاس کیا علامت تھی؟ ان لوگوں نے کہا: وہ خود ہی بتادیا کرتے تھے کہ کتنے دینار ہیں اور کس نے بھیجے ہیں ،اس کے بعد ہم مال ان کے سپرد کردیتے تھے، ہم لوگ بارہا مال لے کر آچکے ہیں یہ علامت وثبوت تھا۔ وہ وفات پاچکے ہیں اب اگر یہ صاحب امر ہیں تو ہمیں وہی دکھائیں جو ان کے بھائی ہمیں دکھاتے تھے ورنہ ہم اس مال کو اس کے مالکوں کو واپس کردیں گے، جعفر نے کہا: اے امیر المومنینؑ یہ لوگ میرے بھائی کے متعلق جھوٹ کہتے ہیں یہ تو علم غیب ہے، خلیفہ نے کہا یہ لوگ تو پیغام رساں ہیں اور پیغام رساں کا کام پہنچادینا ہے اور بس راوی کہتا ہے کہ اس پر جعفر کچھ نہ کہہ سکا اور مبہوت ہو کر رہ گیا وفد والوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ اپنے محافظوں کو حکم دیجئے کہ وہ ہمارے ساتھ چلیں یہاں تک کہ ہم شہر سے نکل جائیں۔ راوی کہتا ہے کہ خلیفہ نے ایک نقیب کو حکم دیا اور اس نے ان کو بحفاظت شہر سے نکال دیا پھر جب وہ شہر سے نکل گئے تو ان کے پیچھے ایک خوبصورت بچہ پہنچا جو کسی کا خادم معلوم ہوتا تھا۔ اس نے پکار کر کہا: اے فلاں بن فلاں، چلو تمہیں تمہارے مولا بلاتے ہیں ان لوگوں نے معلوم کیا: کیا تم ہی ہمارے مولا ہو: اس نے جواب دیا معاذ اللہ! میں تو تمہارے مولا کا غلام ہوں، آپ حضرات ان کے پاس چلیں۔ ہم اس کے ساتھ ان کے پاس پہنچے جب ہم اپنے مولا حسن بن علیؑ کے دولت خانہ میں داخل ہوئے تو ہم نے اپنے مولا قائمؑ کو ایک تخت پر تشریف فرما دیکھا، آپ چاند کے ٹکڑے کی مانند لگ رہے تھے اور سبز لباس میں ملبوس تھے۔ ہم نے انہیں سلام کیا۔ آپ نے ہمارے سوال کا جواب دیا پھر فرمایا: پورا مال اتنا ہے، اتنے دینار ہیں، فلاں نے اتنے بھیجے ہیں اور فلاں نے اتنے بھیجے ہیں، ایسے ہی سب کی رقم شمار کردی، پھر ہمارے کپڑوں سواریوں اور ہمارے ساتھ جو چوپائے تھے ان کے بارے میں بیان کیا یہ دیکھ کر ہم سجدہ میں گر گئے اور آپ

کے سامنے کی زمین کو بوسہ دیا اور ہم جو دریافت کرنا چاہتے تھے دریافت کیا۔ آپ نے جواب دیا اور ہم نے سارا مال آپ کے سپرد کر دیا اور پھر حضرت قائم نے حکم دیا کہ آئندہ سامراء میں مال نہ لانا کیونکہ ہم نے بغداد میں ایک شخص کو معین کر دیا ہے اس کے پاس لے جایا کرو اور اسی کے پاس سے ہماری توقیعات بھی صادر ہوں گی ان لوگوں کا بیان ہے کہ پھر ہم ان کی خدمت سے آگئے آپ نے ابوالعباس محمد بن جعفر قمی حمیری کو کچھ کافور اور کفن دیا اور ان سے فرمایا: تمہاری جان کے لئے خدا تمہارا اجر و ثواب عظیم کرے، راوی کہتا ہے کہ ابوالعباس عقبہ، ہمدان میں پہنچ کر انتقال کر گئے خدا ان پر رحم کرے اور اسکے بعد ان نائبوں کے پاس اموال بھیجا جاتا تھا جن کو اسی لئے منصوب کیا گیا تھا۔ اور ان ہی کے پاس آپ کی توقیعات ملتی تھیں۔

کمال الدین کے مصنف صدوق فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ خود بھی جانتا تھا کہ امامت کیسا عہدہ ہے؟ اور وہ کہاں ہے اور اس کا اہل کون ہے؟ یہی وجہ تھی کہ اس نے ان لوگوں اور ان کے اموال کے بارے میں کوئی غلط اقدام نہیں کیا اور انہیں جعفر کذاب سے محفوظ رکھا اور انہیں اس پر مجبور نہیں کیا کہ وہ اموال جعفر کے سپرد کر دیں کیونکہ وہ اس معاملہ کو مخفی رکھنا چاہتا تھا اس لئے کہ اگر لوگوں کو علم ہو گیا تو وہ انہیں کی طرف مائل ہو جائیں گے جبکہ امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد جعفر کذاب خلیفہ کے پاس گیا اور اس کو بیس ہزار دینار دیکر کہا: اے امیر کیا آپ مجھے میرے بھائی کا عہدہ و مرتبہ دیں گے؟ خلیفہ نے کہا: تمہارے بھائی کو منصب امامت ہم لوگوں نے نہیں دیا تھا بلکہ یہ منصب انہیں خدا کی طرف سے عطا ہوا تھا بلکہ ہم لوگوں نے ان کی منزلت کو گھٹانے کی انتھک کوشش کی تھی لیکن خدا کو یہ منظور نہ تھا۔ بلکہ ان کی پرہیزگاری، خوش خلقی اور علم و عبادت کی بنا پر روز بروز ان کے مرتبہ کو بڑھاتا رہا، اور اگر تم حقیقت میں اپنے بھائی کے شیعوں کی نظر میں اپنے بھائی کے جانشین ہو تو تمہیں ہماری ضرورت نہیں ہے اور اگر ان کی نظر میں اپنے بھائی کے جانشین نہیں ہو اور تمہارے اندر وہ

بات نہیں ہے جو تمہارے بھائی میں تھی تو اس سلسلہ میں ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

الخرائج میں اپنی سند سے موصلی سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور ینابیع المودۃ ص ۴۶۲ پر اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۱۴۔ غیبت الشیخ۔ رشیق صاحبِ مادرائی سے روایت ہے کہ اس نے کہا: ہم تین آدمی تھے ہمیں معتضد نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ خفیہ طریقہ سے نکلیں اور اپنے ساتھ کوئی چیز بھی نہ لے جائیں سوائے زین کے۔ نیز کہا: سامراء کے فلاں محلّہ میں فلاں گھر پر پہنچیں، وہاں دروازہ پر تمہیں ایک حبشی خادم ملے گا۔ اور تم درانہ گھر میں داخل ہو جانا اور اس گھر میں جو شخص بھی ملے اس کا سر میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ ہم سامرا پہنچے اور ویسا ہی پایا جیسا کہ معتضد نے بیان کیا تھا۔ دروازہ پر ایک حبشی خادم تھا اس کے ہاتھ میں ازار بند تھا جس کو بن رہا تھا۔ ہم نے اس سے معلوم کیا کہ یہ گھر کس کا ہے اور اس میں کون ہے؟ اس نے کہا: گھر مالک کا ہے، خدا کی قسم اس نے ہم لوگوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور قطعاً خاطر میں نہ لایا، بہر حال ہم حکم کے مطابق درانہ گھر میں داخل ہو گئے ہم نے اس میں ایک خفیہ کمرہ دیکھا جس پر پردہ پڑا تھا، ایسا لگتا تھا کہ اس میں کوئی رہتا ہی نہیں تھا ایک زمانہ سے ایسے ہی پڑا ہے۔ ہم نے پردہ اٹھایا تو بہت بڑا کمرہ نظر آیا جس میں دریا ہے اور اس میں پانی بھرا ہوا ہے اور کمرہ کے آخر میں پانی پر مصلی بچھا ہوا ہے جس پر ایک حسین و جمیل آدمی نماز پڑھ رہا ہے، جس نے ہماری طرف کوئی توجہ نہ کی اور نہ ہماری کسی چیز کی پرواہ کی چنانچہ احمد بن عبد اللہ نے کمرہ میں داخل ہونے کی جسارت کی ہی تھی کہ ڈوبنے لگا میں نے ہاتھ پکڑ کر اسے نکالا اس پر غشی طاری ہو گئی، کچھ دیر تک غشی ہی کی حالت میں رہا دوسرے ساتھی نے بڑی ہمت کی اور قدم اٹھایا لیکن اس کا بھی وہی حشر ہوا، میں مبہوت کھڑا تھا۔ میں نے گھر کے مالک سے کہا: میں خدا سے اور آپ سے معذرت چاہتا ہوں، خدا کی قسم مجھے معلوم نہ تھا کہ کیا خبر ہے اور یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کس کے پاس آئے ہیں، میں خدا سے توبہ کرتا ہوں، ہم نے معذرت کے طور پر جو کچھ بھی کہا، اس کا کوئی جواب نہ ملا اور وہ ایسے ہی نماز میں مشغول رہے، اس سے ہماری حالت اور

ابتر ہوگئی اور وہاں سے واپس لوٹ آئے ادھر معتضد کو ہمارے لوٹنے کا انتظار تھا، اس نے دربانوں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ وہ لوگ جس وقت بھی آئیں انہیں روکا نہ جائے میرے پاس آنے دیا جائے، چنانچہ ہم لوگ رات میں واپس ہوئے اور اس کے پاس پہنچے، اس نے پوچھا کیا ہوا، تو ہم نے آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔ اس نے کہا: تمہارا برا ہو، مجھ سے پہلے تو اس واقعہ کو کسی سے بیان نہیں کیا ہے۔ ہم نے کہا: نہیں، اس نے کہا: اگر میں نے یہ خبر کسی سے سنی تو میں نبی عباس سے نہیں ہوں اور مجھے اپنے ایمان کی قسم ہے کہ تمہاری گردن اڑادوں گا راوی کہتا ہے کہ اس لئے ہم نے اس کی زندگی میں اس واقعہ کو بیان کرنے کی جسارت نہیں کی خرائج اور ینابیع المودۃ ص ۴۵۸ پر میں ایسی ہی حدیث نقل ہوئی ہے۔[1]

---

[1] عامہ میں سے بعض لوگوں نے اپنی طرف سے یہ بات گڑھ کر شیعوں کی طرف منسوب کردی ہے کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قائم علیہ السلام سرداب میں غائب ہوگئے اور غیبت کے بعد ابھی تک باقی ہیں اور اس سے ابھی تک نہیں نکلے ہیں اور نہ کسی نے انہیں دیکھا ہے اور اسی سے نکلیں گے اور شیعہ ان کے نکلنے کے منتظر ہیں۔ ابن حجر نے تو صواعق میں یہاں تک لکھا ہے کہ: کیا سرداب کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ وہ انہیں باہر نکالے الخ۔ وضاحت: خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ جھوٹ وہ لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں در حقیقت یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ علماء حضرات، قارئین کرام اور اہل انصاف! زمانہ غیبت اور اس سے پہلے کی شیعہ امامیہ کی کتب آپ کے سامنے ہیں ان کا مطالعہ کیجئے تا کہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ کتنا سخت تعصب و عناد ہے اور ان کتابوں کو غور سے پڑھئے تا کہ آپ کو ان افترائات کا اندازہ ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس بہتان کا چھوٹے درجے کے شیعہ علماء کی کتب میں بھی کہیں نشان نہیں ہے چہ جائیکہ ان کے بڑے علماء کلینی، صدوق، نعمانی، مفید، شیخ طوسی، سید مرتضی، سید رضی اور علامہ کی کتابوں میں اس کا نشان ہو۔ ان کتابوں کا مطالعہ کیجئے تا کہ آپ کو افتراق اور ان کے ایک دوسرے کے پاس نہ آنے کا سبب معلوم ہو جائے حق کی قسم ایسے بہتان لرزہ براندام کردیتے ہیں اور عقلوں کو ماؤف کردیتے ہیں، بعض لوگ ایسے ہیں جو خود کو علماء، محقق اور مسلمان سمجھتے ہیں اور پھر مسلمانوں کے اس عظیم گروہ اور فرقہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں کہ جس میں ہر زمانہ میں ہزاروں علماء حکماء ادباء شعراء، متکلمین، مصنفین، مولفین علوم وفنون میں نمایاں رہے ہیں، انہوں نے اس کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جن کو مسلمان اور صاحبان علم و

۱۵۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۳۶۳ کتاب الغیبۃ سے منقول ہے کہ ابو عبداللہ بن صالح سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے مہدی کو حجر اسود کے پاس دیکھا جبکہ آپ کے چاروں طرف لوگوں کا اژدہام تھا اور وہ فرما رہے تھے، انہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ تبصرۃ الولی میں محمد بن یعقوب سے اپنی سند سے ابو عبداللہ بن صالح سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۱۶۔ ینابیع المودۃ ۴۶۶ کتاب الغیبۃ سے، (صاحب کتاب نے) ابراہیم بن مہزیار اہوازی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں صاحب الزمان کے دیدار کے شوق میں مدینہ و مکہ پہنچا، جب میں طواف کر رہا تھا تو اس وقت گندمی رنگ کے آدمی نے مجھ سے کہا کہ: تمہارا تعلق کس شہر سے ہے؟ میں نے کہا: اہواز سے، اس نے کہا: کیا تم ابراہیم بن مہزیار کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: میں

اطلاع نسلاً بعد نسل پڑھتے رہے ہیں وہ ان کے مبلغ علم اور ان کی بلند ہمتی کو جانتے ہیں، لغزش قلم و عقل سے ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔

ہاں، اگر ہم امامیہ کی قدیم و جدید کتب کا سرسری مطالعہ کریں تو ایسی روایات و احادیث اور حکایات ملو ملیں گی کہ ان گڑھی ہوئی باتوں پر خط تنسیخ کھینچتی ہیں، ہم نے ان روایات میں سے اکثر کو اپنی اسی کتاب میں بیان کیا ہے۔ محدث نوری رحمۃ اللہ کشف الاستار میں لکھتے ہیں: ہم نے جتنا مطالعہ کیا اور کتابوں کی ورق گردانی کی ہمیں تو کہیں سرداب کا ذکر نہیں ملا ہاں معتضد کے اس قضیہ میں اس کا ذکر ہے جس کو نور الدین عبدالرحمٰن جامی شواہد النبوۃ میں نقل کیا ہے اور یہ واقعہ ان کی کتابوں میں ان کی اسانید کے ساتھ موجود ہے لیکن انہوں نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے۔ رشیق المادرای سے منقول ہے پھر وہی واقعہ نقل کیا ہے کہ جس کو ہم نے غیبت الشیخ نمبر ۱۴ کے ذیل میں نقل کیا ہے لیکن اس میں سرداب کا ذکر نہیں ہے۔ ہاں قطب راوندی نے الخرائج میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھا ہے جیسا کہ اس کو ہمارے بعض علماء نے اس سے نقل کیا ہے اگرچہ اس کا جو نسخہ ہمارے پاس ہے سرداب کا ذکر اس میں بھی نہیں ہے۔

پھر انہوں نے اور بڑا لشکر بھیجا جب وہ گھر کے اندر داخل ہوا تو انہوں نے سرداب کے اندر سے تلاوت قرآن کی آواز سنی اور وہ سب اس کے دروازہ پر جمع ہو گئے اور حفاظت کرتے رہے تا کہ نہ کوئی اوپر آئے اور نہ اندر جائے اور

ہی ہوں، اس نے مجھ سے معانقہ کیا میں نے اس سے کہا: کیا آپ صاحب الزمان کے بارے میں کچھ جانتے ہیں، اس نے کہا: اپنے ساتھیوں سے چھپ کر میرے ساتھ طائف چلو، چنانچہ ہم طائف کی طرف روانہ ہوئے، یکے بعد دیگرے ریت کے ٹیلوں سے گذرتے ہوئے صحراؤں کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے جب ہم ایک بے آب و گیاہ بیابان میں پہنچے تو ہم کو ایک خیمہ نظر آیا جس سے ریت چمک رہی تھی اور وہ پورا خطہ روشن تھا، تیزی سے چلتے ہوئے ہم وہاں پہنچے اور اجازت کے بعد میں صاحب الزمان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے ابو اسحٰق خوش آمدید، میں نے عرض کی میرے ماں، باپ آپ پر قربان میں نے آپ کو شہر، شہر تلاش کیا۔ خدا نے مجھ پر احسان کیا اور آپ کی طرف میری ہدایت کی۔ آپ ؑ نے فرمایا: اے ابو اسحٰق! لیکن یہاں کی باتوں کو

لشکر کا سپہ سالار اس کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ تا کہ شکرانے کی نماز پڑھ لیں اسی اثناء میں آپ سرداب کے دروازہ سے متصل گلی سے نکلے اور ان کے سامنے سے گذرے اور غائب ہو گئے، سپہ سالار نے کہا اترو انہیں پکڑ لو لشکر والوں نے کہا وہی تو نہیں تھے جو آپ کے سامنے سے گذرے ہیں، اس نے کہا: میں نے انہیں نہیں دیکھا ہے۔ تم نے انہیں کیوں چھوڑا؟ انہوں نے کہا: ہم یہ سمجھے کہ آپ انہیں دیکھ رہے ہیں، بظاہر اس واقعہ کی وجہ سے بعض علماء کی کتاب خصوصاً کتاب المزار میں اس سرداب کو سرداب غیبت کہا گیا ہے۔ کشف الاستار کی بات ختم ہوتی ہے۔ لیکن جو خرائج سے نقل کیا گیا ہے۔ اگر چہ یہ بات مجھے اس کے اس نسخہ میں بھی نہیں ملی ہے جو میرے پاس ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ نہیں ہے کہ جس کو شیعوں کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ بلکہ اس کے باطل ہونے پر دلیل ہے کیونکہ اس میں سرداب سے نکل جانا لکھا ہے، یہ ایک بات، دوسرے یہ کہ یہ واقعہ غیبت کے کئی سال گذر جانے کے بعد رونما ہوا۔ آپ نے ۲۶۰ھ میں غیبت اختیار کی اور معتضد رجب ۲۷۹ھ میں تخت خلافت پر بیٹھا۔ اگر اس کی مزید وضاحت درکار ہو تو کشف الاستار کا مطالعہ فرمائیں۔ اس میں کما حقہ بحث کی گئی ہے۔ رہی یہ بات کی شیعہ اس جگہ حضرت مہدیؑ کی زیارت پڑھتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اس سرداب میں موجود ہیں اور اس سے آپ کے خروج کا انتظار کرنا واجب ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو جگہ سرداب اور حرم عسکریین کے نام سے مشہور ہے یہاں آپ کے گھر تھے جن کو بلند کرنے اور ان میں اس کا نام لینے کی خدا نے اجازت دی ہے۔ یہیں حضرت قائم نے ولادت پائی ہے اور یہیں آپ نے خارق العادات معجزات دکھائے ہیں، اس کے علاوہ اس کی اور

مخفی رکھنا، ابراہیم کہتے ہیں: میں جتنی دیر آپ کی خدمت میں ٹھہرا آپ سے کسب فیض کرتا رہا، پھر مجھے اہواز کی واپسی کی اجازت ملی، آپ نے اپنی دعاؤں کے ساتھ مجھے اجازت مرحمت کی جو کہ خدا کے یہاں میرے لئے اور میرے قرابتداروں کیلئے ذخیرہ ہیں، میرے پاس پچیس ہزار سے زیادہ درہم تھے وہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کئے اور انہیں قبول کرنے کی درخواست کی تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے ابو اسحٰق! انہیں اپنے واپسی کے سفر میں خرچ کرنا اور اس کی فکر نہ کرو کہ ہم نے قبول نہیں کئے ہیں خدا اس کی جزائے خیر عطا کرے گا اور تمہارے لئے باقی رکھے گا اور تمہارے لئے نیک لوگوں کا بہترین ثواب لکھے گا خود کو اس کی سپردگی میں دیدو انشاء اللہ وہ اپنے لطف و کرم سے اسے ضائع نہیں ہونے دے گا۔

۱۷۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن عبدون المعروف بابن الحاشر نے ابو الحسن محمد بن علی شجاعی الکاتب سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم نعمانی سے انہوں نے یوسف بن احمد (محمد نخ) جعفر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ۳۰۶ھ میں حج کیا اور اس سال سے ۳۰۹ھ تک وہیں قیام پذیر رہا پھر میں وہاں سے شام کے ارادہ سے نکلا ابھی میں نے تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ نماز صبح کا وقت ہو گیا میں محمل سے اترا، نماز کی تیاری کی، میں نے ایک محمل میں چار آدمی دیکھے انہیں کھڑا ہو کر تعجب سے دیکھنے لگا۔ ان میں سے ایک نے کہا: کس چیز نے تمہیں تعجب میں ڈال دیا؟ کہ تم نے اپنی نماز چھوڑ دی، اپنے مذہب کی مخالفت کی میں نے اس شخص سے۔ جو کہ مجھ سے مخاطب تھا۔ کہا: تمہیں میرے مذہب کا علم کہاں سے ہوا؟ اس نے کہا: کیا تم اپنے زمانہ کے امام کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ تو اس نے چار میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: ان کی کچھ نشانیاں

کوئی خصوصیت نہیں ہے لیکن یہی خصوصیت شیعوں اور ان کے محبوں کو اس میں آپ کی زیارت پڑھنے، تلاوت قرآن اور آپ کی کشائش اور تعجیل ظہور کیلئے دعا کرنے کی دعوت دیتی ہے خدا آپ پر آپ کے آباء و اجداد اور والدہ پر رحمت نازل کرے، اس کے علاوہ ان جگہوں پر بھی آپ کی زیارت پڑھتے ہیں کہ جن کے بارے میں ان کے نزدیک یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ ؑ وہاں کسی وقت قیام پذیر ہوئے ہیں۔

ہیں اس نے کہا تم کس نشانی کو دیکھنا چاہتے ہو؟ اونٹ کو دیکھو اور اس پر جو چیز آسمان کی طرف بلند ہو رہی ہے، یا آسمان کی طرف بلند ہوتی ہوئی محمل کو دیکھو، میں نے کہا: دونوں میں سے کوئی بھی ہو دونوں ہی نشانیاں ہیں، پس میں نے اونٹ اور اس سے آسمان کی طرف بلند ہوتے ہوئے ایک چیز دیکھی اور جس شخص کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا اس کا رنگ گندمی تھا اور پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا۔

۱۸۔ارشاد۔ ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر جو کہ عراق میں رسولؐ کی اولاد میں سب سے زیادہ سن رسیدہ تھے، سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن بن علی بن محمد علیہم السلام کو دو سجدوں کے درمیان دیکھا ہے، وہ بچے تھے، اسی کو شیخ نے اپنی کتاب الغیبۃ میں اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

۱۹۔غیبت الشیخ۔ احمد بن علی الرازی نے ابوذر احمد بن ابی سورہ یعنی محمد بن الحسن بن عبداللہ تمیمی۔ جو کہ زیدی المسلک تھا۔ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: میں نے اس واقعہ کو اس جماعت سے سنا ہے جو اس کو میرے والدؒ سے نقل کرتی ہے۔ میرے والد کا بیان ہے کہ میں حائرِ حسینی میں پہنچا تو وہاں ایک خوبصورت جوان کو نماز میں مشغول پایا اس نے نماز تمام کی میں نے فراغت پائی اور وہاں سے نکل کر ہم فرات کے گھاٹ پر پہنچے اس نے مجھ سے کہا: اے ابوسورہ تم کو کہاں جانا چاہتے ہو۔ میں نے کہا: کوفہ۔ اس نے کہا: کس کے ساتھ؟ میں نے کہا: لوگوں کے ساتھ۔ اس نے کہا: ہم نہیں چاہتے سب ساتھ جائیں میں نے کہا: ہمارے ساتھ کون ہے۔ اس نے کہا: ہم اپنے ساتھ کسی کو نہیں چاہتے ہیں ہم رات میں چلے تو دیکھا مسجد سہلہ کے قبرستان میں ہیں۔ اس نے کہا: یہ ہے تمہاری منزل اگر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ پھر تم ابن زراری علی بن یحییٰ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ جو مال تمہارے پاس ہے وہ دیدو، میں نے اس سے کہا وہ مجھے نہیں دیں گے۔ اس نے کہا: تم اسے علامت بتا دینا کہ اتنے اتنے دینار ہیں اور اتنے اتنے درہم ہیں اور وہ فلاں جگہ رکھے ہیں اور ایسی چیز میں لپٹے ہوئے ہیں، میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں محمد بن الحسن ہوں، میں نے عرض کی اگر وہ نشانی بتانے کے بعد بھی مجھے نہ دیں فرمایا: میں تمہارے پیچھے ہوں راوی کہتا ہے کہ میں ابن زراری کے پاس آیا میں نے

ان سے مطالبہ کیا تو انہوں نے میرے مطالبہ کو رد کر دیا پھر میں نے ان سے علامات بتا دیں جو آپ ؑ نے مجھ سے بیان کی تھیں اور یہ بھی بتا دیا کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ میں تمہارے پیچھے ہوں، اس نے کہا اس کے بعد اور کیا چاہئے، اس کو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا ہے، پھر اس نے وہ مال میرے سپرد کر دیا، اور اسی راوی سے منقول دوسری حدیث میں ہے کہ ابوسورہ نے کہا: اس شخص نے میرا حال پوچھا تو میں نے اپنی اور اپنے عیال کی تنگی کا ذکر کیا ہم تھوڑی دیر سوئے اور سحر کے وقت اٹھ بیٹھے پھر اس نے اپنے ہاتھ سے گڑھا کھودا، اس سے پانی نکلا اس نے وضو کیا اور تیرہ رکعت نماز پڑھی، پھر مجھ سے کہا: ابو الحسن علی بن یحیٰی کے پاس جاؤ اور انہیں سلام پہنچاؤ اور اس سے کہو کہ ابوسورہ کو ان سات سو دیناروں میں سے سو دینار دیدو جو فلاں جگہ مدفون ہیں، میں ان کے گھر پہنچا، دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا: کون؟ میں نے ابوالحسن سے کہا: یہ ابوسورہ ہیں، میں نے سنا کہ وہ کہتے ہیں: مجھے ابوسورہ سے کیا سروکار۔ پھر وہ باہر آیا میں نے سلام کیا اور پورا قصہ بیان کیا پس وہ گھر کے اندر گیا اور مجھے وہ دینار دیئے۔ میں نے لے لئے۔ اس نے مجھ سے کہا: تم نے ان سے مصافحہ کیا ہے۔ میں نے کہا: ہاں، اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور اپنے چہرہ پر ملا۔ احمد بن علی کہتے ہیں کہ اس خبر کی محمد بن علی الجعفری اور عبد اللہ بن الحسن بن بشر الخزاز وغیرہ اسے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ ان کے نزدیک مشہور ہے اور اس کو خرائج میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

۲۰۔ بحار الانوار۔ میں ہمارے علماء کی بعض تالیفات سے منقول ہے اور ان میں حسین بن حمدان سے انہوں نے ابومحمد عیسیٰ بن مہدی جوہری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ۲۶۸ھ میں حج کیلئے گیا میرا قصد مدینہ کا تھا کیونکہ ہمیں صحیح طریقہ سے یہ معلوم ہوا تھا کہ صاحب الزمان نے ظہور کیا ہے ابھی ہم قلعہ فید سے نکلے ہی تھے کہ میں بیمار پڑ گیا۔ مجھے مچھلی اور خرمہ کھانے کی خواہش ہوئی، جب میں مدینہ میں داخل ہوا اور وہاں احباب، برادران سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے صابر میں ان کے ظہور کی بشارت دی کہ میں صابر گیا، جب میں وادی میں پہنچا تو وہاں لاغر بکریاں دیکھیں، میں قصر میں داخل ہوا اور حکم لینے کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں نے مغربین

کی نماز پڑھ لی میں دعا و تضرع و زاری میں مشغول تھا اور سوال کر رہا تھا کہ بدر الخادم مجھے آواز دے رہا ہے: اے عیسیٰ بن مہدی جوہری داخل ہو جاؤ۔ میں نے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہا اور خدا کی بہت حمد وثناء کی، جب میں قصر کے صحن میں پہنچا تو میں نے بچھا ہوا دستر خوان دیکھا خادم نے مجھے اس پر بٹھایا اور مجھ سے کہا: تمہارے مولا نے حکم دیا ہے کہ جس چیز کی تمہیں بیماری میں خواہش تھی اس کو کھاؤ اب تم قید سے بری ہو، میں نے کہا: میرے لئے یہ دلیل کافی ہے لیکن اپنے مولا کا دیدار کئے بغیر کیسے کھاؤں، آواز آئی: اے عیسیٰ کھانا کھاؤ تم مجھے دیکھ لو گے، میں دستر خوان پر بیٹھ گیا میں نے دیکھا کہ گرما گرم مچھلی اور اس کے پاس ہی ہمارے خرموں ہی کی مانند خرمے رکھے ہیں اور خرموں کے پاس دودھ رکھا ہے، میں نے اپنے دل میں کہا میں بیمار ہوں اور یہ مچھلی خرمہ اور دودھ، آواز آئی: اے عیسیٰ کیا تمہیں ہمارے امر میں شک ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کون سی چیز فائدہ دے گی اور کون سی نقصان پہنچائے گی یہ سن کر میں رونے لگا اور خدا سے استغفار کیا اور سب میں سے کھایا، اور جس سے بھی میں اٹھاتا تھا مجھے اس کی جگہ معلوم نہیں ہوتی تھی اور جو کچھ میں نے دنیا میں کھایا تھا یہ اس سے کہیں لذیذ تھا۔ میں نے بہت کھایا یہاں تک کہ مجھے کھانے میں شرم محسوس ہونے لگی، تو آپؑ نے مجھے آواز دی اے عیسیٰ شرم نہ کرو کہ یہ جنت کا کھانا ہے جس کو کسی مخلوق کے ہاتھ نے نہیں بنایا ہے۔ پھر میں نے اور کھایا لیکن جب میں نے یہ محسوس کیا کہ میرا نفس اس سے سیر نہیں ہو رہا ہے تو میں نے عرض کی: مولا! میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس آؤ میں نے اپنے دل میں کہا: مولیٰ کیا میں بغیر ہاتھ دھوئے ہوئے اپنے مولا کی خدمت میں چلا جاؤں فرمایا اے عیسیٰ کیوں؟ کیا تم نے آلودہ چیز کھائی ہے؟ میں نے اپنے ہاتھ کو سونگھا تو وہ مشک و کافور سے زیادہ مہک رہا تھا لہذا میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے ایسا نور ساطع ہوا کہ جس سے میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور مجھ پر اتنا خوف طاری ہوا کہ مجھے اپنی عقل کے گم ہونے کا گمان ہونے لگا۔ آپ نے فرمایا: اے علیؑ اگر جھٹلانے والے یہ نہ کہتے کہ وہ کہاں ہیں؟ ان کا ظہور کب ہوگا؟ وہ کہاں پیدا ہوئے؟ اور ان کو کس نے دیکھا؟ اور ان کے پاس سے تمہارے پاس کون آیا؟ اور انہوں نے،

تمہیں کیا پیغام دیا ان کا کون سا معجزہ ظاہر ہوا؟ تو یقین کرو کہ تم مجھے کبھی نہیں دیکھ سکتے تھے، خدا کی قسم ایسے ہی معجزات لوگوں نے امیر المومنینؑ سے رونما ہوتے دیکھے مگر اس کے باوجود، ان پر خود کو مقدم کیا، اور ان کے ساتھ مکر سے کام لیا یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا اسی طرح میرے آباء طاہرین سے بھی دیکھے اور ان کی بھی تصدیق نہیں کی بلکہ ان کے معجزات کو سحر و جادو بتایا اور کہا ان کے قبضہ میں جن ہیں، اے عیسیٰ جو تم نے مشاہدہ کیا ہے اس سے ہمارے دوستوں کو بھی آگاہ کرنا اور ہمارے دشمنوں سے مخفی رکھنا اگر بتاؤ گے تو تم سے چھن جائے گا۔ میں نے عرض کی: مولا! دعا کیجئے کہ خدا مجھے ثابت قدم رکھے، فرمایا: اگر خدا تم کو ثابت قدم نہ رکھتا تو تم مجھے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اب تم اپنی کامیابی کے ساتھ جاؤ، پس میں وہاں سے خدا کا شکر ادا کرتا ہوا نکلا۔

۲۱۔ کافی۔ علی بن محمد نے محمد بن شاذان بن نعیم سے انہوں نے ابراہیم بن عبیدہ نیشاپوری[1] کے خادم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابراہیم کے ساتھ صفا پر کھڑا تھا کہ آپؑ تشریف لائے اور ابراہیم کے مد مقابل کھڑے ہو گئے، مناسک کی کتاب لی اور انہیں چند چیزیں بتائیں، اسی حدیث کو اعلام الوریٰ میں ابراہیم بن عبدہ کی خادمہ سے نقل کیا ہے وہ نیک عورتوں میں سے ایک تھی، کہتی ہیں: میں ابراہیم کے ساتھ، صفاء پر کھڑی تھی کہ صاحب الامر تشریف لائے اور ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ الخ

۲۲۔ مہج الدعوات۔ ہمارے علماء کی ایک قدیم کتاب میں کہ جس کا سنہ کتابت شوال ۳۹۶ھ ہے۔ مرقوم ہے یہ دعا حضرت مولیٰ نے اپنے شیعوں میں سے ایک آدمی کو تعلیم کی تھی جب کہ اس کے اہل خانہ محو خواب تھے اور وہ مظلوم تھا چنانچہ خدا نے اسے کشائش عطا کی اور اس کا دشمن قتل کر دیا گیا۔ مجھ سے ابو علی، احمد بن محمد بن الحسین بن اسحٰق بن جعفر علوی العریضی نے ہران میں بیان کیا اور کہا: مجھ سے محمد بن علی علوی الحسینی۔ جو مصر میں سکونت پذیر تھے۔ نے بیان کیا ہے کہ مجھے مصر کے حاکم کی

[1] کشی نے اپنی کتاب رجال میں روایت کی ہے کہ ان کیلئے توقیعات آئی ہیں اور تنقیح المقال میں ہے کہ آپ عدالت کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔

طرف سے ایک خبر نے دہشت زدہ کر دیا اور مجھے اپنی جان کا خطرہ لاحق ہوا کیوں کہ کسی نے احمد بن طولون سے میری شکایت کر دی تھی چنانچہ میں مصر سے حج کیلئے نکلا اور حجاز سے عراق گیا، میں اپنے مولا ابو عبداللہ الحسین بن علی۔ خدا ان پر رحمت نازل کرے کہ حرم میں پناہ لینا چاہتا تھا اور اس شخص سے آپ کی امان میں رہنا چاہتا تھا کہ جس سے میں ڈرتا تھا چنانچہ میں پندرہ دنوں تک حائر حسینی میں ہی رہا اور رات، دن دعا اور تضرع وزاری کرتا رہا کہ ایک روز غنودگی کے عالم میں، قائم زمانہ اور خدا کے ولی کا دیدار ہوا کہ مجھ سے فرماتے ہیں: تم سے حسینؑ فرماتے ہیں: بیٹا! تم فلاں سے ڈر گئے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا تھا اسی لئے میں نے اپنے آقا کے یہاں پناہ لی اور اس چیز کا شکوہ جو وہ مجھ سے چاہتا تھا کیوں فرمایا: تم نے اپنے رب اور آباء کے پروردگار کو اس دعا کے ذریعہ نہیں پکارا جس کے ذریعہ انبیاء سلف اپنی مشکلات میں پکارتے تھے اور ان کی مشکلات دور ہو جایا کرتی تھیں۔ میں نے عرض کی: وہ کس چیز کے ذریعہ پکارتے تھے؟ فرمایا: شب جمعہ غسل کرو، نماز شب پڑھو اور سجدۂ شکر میں، دوزانو بیٹھ کر یہ دعا پڑھنا اور آپ نے وہ دعا مجھے تعلیم فرمائی۔ راوی کہتا ہے کہ پھر آپ اسی وقت جب میں غنودگی کے عالم میں ہوتا تو تشریف لاتے اور اس دعا کی تعلیم فرماتے، راوی کہتا ہے کہ وہ مسلسل پانچ دن آئے اور اسی بات و دعا کو دہراتے رہے یہاں تک کہ وہ دعا مجھے یاد ہو گئی اور شب جمعہ ان کی آمد کا سلسلہ منقطع ہو گیا، میں نے غسل کیا، لباس بدلا، خوشبو لگائی، نماز شب بجالایا، سجدۂ شکر میں گیا پھر دوزانو ہو کر بیٹھا، اسی دعا کے ذریعہ خدا سے دعا کی تو سنیچر کی شب میں آپؑ تشریف لائے۔

اور فرمایا: اے محمد! تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے اور تمہاری دعا کے ختم ہوتے ہی تمہارے دشمن کو قتل کر دیا۔ صبح ہوئی تو میں نے اپنے مولا سے رخصت طلب کی اور مصر کے قصد سے چلا جب میں اردن پہنچا تو وہاں میں نے اس شخص کو دیکھا جو مصر میں ہمارا ہمسایہ تھا اور مومن تھا، اس نے بتایا کہ تمہارے دشمن کو احمد بن طولون کے حکم سے گرفتار کیا اور پس گردن سے ذبح کر دیا گیا، نیز کہا: اور یہ واقعہ شب جمعہ کا ہے اور اس کی لاش کو نیل میں بہا دیا گیا۔ اور مجھے ہمارے خاندان کے لوگوں اور ہمارے شیعہ بھائیوں نے بتایا کہ انہیں اس کی خبر اس وقت ہوئی جس وقت میں نے دعا ختم کی تھی

جیسا کہ مجھے میرے مولا نے اس کی خبر دی تھی، وضاحت، یہ اس دعا کی شرح میں، مہج الدعوات کے سلسلہ میں ابوالحسن علی بن حماد مصری سے انہوں نے حسین بن محمد علوی سے انہوں نے محمد بن علی علوی الحسینی مصری سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ یہ دعا طویل ہے شائقین مہج الدعوات اور ادعیہ کی دیگر کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳۔ بحارالانوار۔ کمال الدین محمد بن محمد الخزاعی نے ابوعلی اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ابوعبداللہ کوفی سے روایت کی ہے ان سے ایسے لوگوں نے بیان کیا جو صاحب الزمان کے معجزات سے واقف تھے اور وکیلوں میں سے جنہوں نے آپ کو بغداد میں دیکھا ہے وہ یہ ہیں، ۱۔ عمری، ۲، ان کے بیٹے ۳۔ حاجز ۴۔ ہلالی، ۵۔ عطار ۶۔ عاصمی نے ۷۔ اہواز سے محمد بن ابراہیم بن مہزیار ۸۔ قم سے احمد بن اسحٰق ۹۔ ہمدان والوں میں سے محمد بن صالح ۱۰۔ رے سے بسامی ۱۱۔ اور اسدی یعنی وہ خود ۱۲۔ آذربائیجان سے قاسم بن علا ۱۳۔ نیشاپور سے محمد بن شاذان ۱۴۔ اور بغداد میں وکلاء کے علاوہ ابوالقاسم بن ابی حابس ۱۵۔ ابوعبداللہ کندی ۱۶۔ ابوعبداللہ جنیدی ۱۷۔ ہارون القزاز ۱۸۔ نیلی ۱۹۔ ابوالقاسم بن دبیس ۲۰۔ ابوعبداللہ بن فرخ ۲۱۔ مسرور ۲۲۔ ابوالحسن کے غلام طباخ ۲۳۔ احمد ۲۴۔ محمد بن الحسن ۲۵۔ اسحٰق کاتب بنی نیبخت سے ۲۶۔ صاحب الفراء ۲۷۔ صاحب الصرۃ المختومہ ۲۸۔ ہمدان سے محمد بن کشمرد ۲۹۔ جعفر بن حمدان ۳۰۔ محمد بن ہارون عمران ۳۱۔ دینور سے حسن بن ہارون ۳۲۔ احمد بن اخیہ ۳۳۔ ابوالحسن ۳۴۔ اصفہان سے ابن بادشالہ ۳۵۔ صیمرہ سے زیدان ۳۶۔ قم سے حسن بن نصر ۳۷۔ محمد بن احمد ۳۸۔ علی بن محمد بن اسحٰق ۳۹۔ اور ان کے والد ۴۰۔ حسن بن یعقوب ۴۱۔ رے سے قاسم بن موسیٰ ۴۲۔ ان کے فرزند ۴۳۔ ابومحمد بن ہارون ۴۴۔ صاحب الحصاۃ ۴۵۔ علی بن محمد ۴۶۔ محمد بن محمد کلینی ۴۷۔ ابوجعفر الرفا ۴۸۔ قزوین سے مرداس ۴۹۔ علی بن احمد ۵۰ و ۵۱ قابس سے دو آدمی ۵۲۔ شہرزر سے ابن الخال ۵۳۔ فارس سے مجروح ۵۴۔ مرو سے صاحب الف دینار ۵۵۔ صاحب المال ۵۶۔ رقعۃ البیضا ۵۷۔ ابوثابت ۵۸۔ نیشاپور سے محمد بن شعیب بن صالح ۵۹۔ یمن سے فضل بن زید ۶۰۔ اور ان کے فرزند حسن ۶۱۔ جعفری ۶۲۔ ابن

انجمی ۶۳۔شمشاطی ۶۴۔مصر سے صاحب المولودین ۶۵۔مکہ سے صاحب المال ۶۶۔ابورجاء ۶۷۔ نصیبین سے ابو محمد بن الوجناء ۶۸۔اہواز سے حسینی۔وضاحت: محدث نوری نے اپنی کتاب النجم الثاقب کے ساتویں باب کے آغاز میں اس کا فارسی میں ترجمہ لکھنے کے بعد ایک اور جماعت کے اسماء لکھے ہیں کہ جو صاحب الامر کے معجزات کی اطلاع رکھتی ہے اور آپ کی خدمت میں پہنچے ہیں اور آپ کے دیدار سے سرفراز ہوئے ہیں، یہاں ان کو سپرد قلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جوان کے تفصیلی حالات جاننا چاہتا ہے۔اسے چاہئے کہ وہ ہمارے علماء کی غیبت اور رجال سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کرے۔اب ان کے اسماء ملاحظہ فرمائیں۔۶۹۔شیخ ابوالقاسم حسین بن روح۔ ۷۰۔ابوالحسن علی بن محمد سمری ۷۱۔حکیمہ بنتِ امام محمد تقی ۷۲۔نسیم، ابو محمدؑ کے خادم ۷۳۔ابونسر الطریف خادم ۷۴۔کامل بن ابراہیم مدنی، ۷۵۔البدر الخادم ۷۶۔احمد بن بلال بن داؤد الکاتب کی تربیت کرنے والی بڑھیا ۷۷۔ماریہ خادمہ ۷۸۔ابوعلی خیز رانی کی کنیز ۷۹۔ابوغانم خادم ۸۰۔ اصحاب کی ایک جماعت۔۸۱۔ابوہارون ۸۲۔معویہ بن حکیم ۸۳۔محمد بن ایوب بن نوح ۸۴۔عمر اھوازی ۸۵۔اہل فارس میں سے ایک شخص ۸۶۔محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر علیہما اسلام ۸۷۔ ابوعلی بن مطہر ۸۸۔ابراہیم بن عبدہ نیشاپوری ۸۹۔ان کے خادم ۹۰۔رشیق ۹۱و۹۲ آپ کے دو مصاحب ۹۳۔ابوعبداللہ بن الصالح ۹۴۔ابوعلی بن ابراہیم بن ادریس ۹۵۔جعفر بن علی الہادی ۹۶۔جلاوزہ سے ایک شخص ۹۷۔ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف ۹۸۔یعقوب بن منفوس ۹۹۔ابوسعید غانم ھندی ۱۰۰۔محمد بن شاذان کابلی ۱۰۱۔عبداللہ شامی ۱۰۲۔حاج ھمدانی ۱۰۳۔سعد بن عبداللہ قم الاشعری ۱۰۴۔ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری ۱۰۵۔علی بن ابراہیم مہزیار ۱۰۶۔ابونعیم انصاری زیدی المسلک ۱۰۷۔ابوعلی محمد بن احمد محمودی ۱۰۸۔علان الکلینی ۱۰۹۔ابوالہیثم انباری (الدیتار نخ) ۱۱۰۔ابوجعفر احول ھمدانی ۱۱۱۔سے ۱۴۱ تک محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی اور تقریباً تیس آدمیوں کی جماعت ۱۴۲۔ابوالحسن بن وجناء کے دادا، ۱۴۳۔ابوالادیان ۱۴۴۔ابوالحسین محمد بن جعفر حمیری اور اہل قم کی ایک جماعت ۱۴۵۔ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری ۱۴۶۔محمد بن عبداللہ قمی ۱۴۷۔

یوسف بن احمد جعفری ۱۴۸۔ احمد بن عبد اللہ الہاشمی عباسی ۱۴۹ سے ۱۸۸ تک ابراہیم بن محمد تبریزی اتنالیس آدمیوں کے ساتھ ۱۸۹۔ حسن بن عبد اللہ تیمی زیدی ۱۹۰۔ زہری ۱۹۱۔ ابو سہل اسماعیل بن علی نوبختی ۱۹۲۔ عقید النوبی خادم ۱۹۳۔ امام حسن عسکری کی دیکھ بھال کرنے والی ۱۹۴۔ یعقوب بن یوسف الضراب غسانی یا اصفہانی۔ صلوات الکبیرہ کے راوی ۱۹۵۔ مکہ مکرمہ کی رہنے والی امام حسن عسکری کی بوڑھی خادمہ ۱۹۶۔ محمد بن عبد اللہ الحمید ۱۹۷۔ عبد احمد بن الحسن الماذرانی ۱۹۸۔ ابو الحسن عمری ۱۹۹۔ عبد اللہ سفیانی ۲۰۰۔ ابو الحسن الحسنی ۲۰۱۔ محمد بن عباس قصری ۲۰۲۔ ابو الحسن علی بن الحسن الیمانی ۲۰۳۔ اہل مصر میں سے دو آدمی ۲۰۴۔ عابد شب زندہ دار اہوازی ۲۰۵۔ ام کلثوم بنت ابی جعفر محمد بن عثمان عمری ۲۰۶۔ قمی پیغام رساں ۲۰۷۔ سنان الموصلی ۲۰۸۔ احمد بن حسن بن احمد کاتب ۲۰۹۔ حسین بن علی بن محمد المعروف باابن بغدادی ۲۱۰۔ محمد بن الحسن الصیرفی ۲۱۱۔ البزازقمی ۲۱۲ جعفر بن احمد ۲۱۳ حسن بن دطاہ الصیدلانی جو کہ واسط میں وقف کے وکیل تھے ۲۱۴۔ احمد بن ابی روح ۲۱۵۔ ابو الحسن خضر بن محمد ۲۱۶۔ ابو جعفر محمد بن احمد ۲۱۷۔ دینور کی ایک عورت ۲۱۸۔ حسن بن حسین الاسباب آبادی ۲۱۹۔ استر آباد کا ایک شخص ۲۲۰۔ محمد بن الحسین کاتب المروزی ۲۲۱۔ و ۲۲۲ مدائن سے دو اشخاص ۲۲۳۔ علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی، شیخ صدوق کے والد ۲۲۴۔ ابو محمد دعلجی ۲۲۵۔ ابو غالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیما زاری ۲۲۶۔ حسین بن حمدان ناصر الدولہ ۲۲۷۔ احمد بن سورہ ۲۲۸۔ محمد بن الحسن بن عبد اللہ تیمی ۲۲۹۔ ابو طاہر علی بن یحییٰ زراری (رازی نخ) ۲۳۰۔ احمد بن ابراہیم بن مخلد ۲۳۱۔ محمد بن علی اسواد داودی ۲۳۲۔ عفیف ۲۳۳۔ ابو محمد ثمالی ۲۳۴۔ محمد بن احمد ۲۳۵۔ وہ شخص کہ جس تک عکبرا میں توقیع پہنچی ۲۳۶۔ علیان ۲۳۷۔ حسن بن جعفر قزوینی ۲۳۸۔ فانیمی شخص ۲۳۹۔ ابو القاسم الجلیسی ۲۴۰۔ نصر بن صباح ۲۴۱۔ احمد بن محمد سراج دینوری ۲۴۲۔ ابو العباس ۲۴۳۔ محمد بن احمد بن جعفر القطان الوکیل ۲۴۴۔ حسین بن محمد الاشعری ۲۴۵۔ محمد بن جعفر وکیل ۲۴۶۔ اہل آبہ سے ایک آدمی ۲۴۷۔ ابو طالب، مصر کے ایک شخص کا خادم ۲۴۸۔ مرداس بن علی ۲۴۹۔ حمید، اہل ربض میں سے ایک شخص ۲۵۰۔ ابو الحسن بن کثیر نوبختی ۲۵۱۔ محمد بن علی شلمغانی ۲۵۲۔ ابو غالب زراری کے

صاحب ۲۵۳۔ ابن الرئیس ۲۵۴۔ ہارون بن موسیٰ بن فرات ۲۵۵۔ محمد بن یزداد ۲۵۶۔ ابوعلی النیلی ۲۵۷۔ جعفر بن عمر ۲۵۸۔ ابراہیم بن محمد بن الفرج الرخجی ۲۵۹۔ ابومحمد سروی ۲۶۰۔ موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کی کنیز ۲۶۱۔ صاحب الحصۃ ۲۶۲۔ ابوالحسن احمد بن محمد بن جابر بلاذری صاحب تاریخ الاشراف ۲۶۳۔ ابوطیب احمد بن محمد بن بط ۲۶۴۔ احمد بن الحسن بن ابی صالح خجندی ۲۶۵۔ ابوبکر عطار صوفی کے بھانجے ۲۶۶ سے ۳۰۴ تک۔ محمد بن عثمان عمری جیسا کہ تاریخ قم میں محمد بن علی ماجیلویہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ابومحمد حسن بن علی علیہما السلام نے ایک روز کہ جس وقت ہم ان کے گھر میں چالیس آدمی موجود تھے ہمیں اپنا فرزند م ح م د، مہدی دکھایا (حدیث) اور بعض معاصرین نے کتاب بغیۃ الطالب سے ان لوگوں کے اسماء نقل کیے ہیں کہ جنہوں نے آپ کو دیکھا اور غیبت صغریٰ میں آپ کے معجزات کا مشاہدہ کیا ہے اور بعض نے ان لوگوں کے حالات بھی لکھے ہیں، ان میں سے بعض کا ذکر نجم الثاقب میں ہوا ہے اور ان کے علاوہ بھی بعض کا ذکر ہوا ہے اور تذکرہ الطالب میں ایسے تین سو افراد کا ذکر ہوا ہے کہ جنہوں نے امام غائب کو دیکھا ہے سید ہاشم البحرانی نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے اور اس کا نام تبصرۃ الولی فیمن راٰہ القائم المہدی رکھا ہے۔ اس میں انہوں نے ایسے بہت سے لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ جنہوں نے آپ عج کو آپ عج کے والد کی حیات اور غیبت صغریٰ میں دیکھا ہے۔

اس پر اس فصل کے دوسرے باب کی ح ۱۶ اور تیسرے باب کی ح ۳ دلالت کر رہی ہے۔

❀❀❀❀❀

دوسرا باب

غیبتِ صغریٰ میں آپؑ کے بعض معجزات کے بیان میں

اس باب میں ۲۷ حدیثیں ہیں

۱۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالمفضل محمد بن عبداللہ نے علی بن محمد المعروف بہ علان کلینی سے انہوں نے محمد بن شاذان سے روایت کی ہے کہ میرے پاس غریم[1] تعجل اللہ تعالیٰ فرجہ کیلئے پانچ سو درہم جمع کیئے ان میں بیس درہم کم تھے۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ بیس درہم مانگوں لہذا میں نے بیس درہم اپنی طرف سے شامل کر کے پورے کر دیئے اور[2] محمد بن جعفرؒ کے پاس بھیج دیئے اور آپ کو یہ اطلاع نہ دی کہ اس میں بیس درہم میں نے اپنی طرف سے ملائے ہیں لیکن آپ کی طرف سے تحریر آئی کہ تمہارے بھیجے ہوئے پانچ سو درہم وصول پائے اس میں بیس تمہارے تھے۔ اسی حدیث کو کمال الدین میں بھی نقل کیا ہے مگر اس میں بھی اس طرح راوی کہتا ہے: میرے پاس حضرت قائم کیلئے اس

۱۔ حدیثوں میں غریم کا اطلاق امام زمانہ پر ہوتا ہے یہ آپ کا خاص لقب ہے۔

۲۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب "رجال" میں محمد بن جعفر اسدی کہ جن کی کنیت ابوالحسین الرازی تھی وہ ابواب میں سے ایک تھے شیخ نے اپنی کتاب، فہرست، میں لکھا ہے کہ اہل استطاعت کی رد میں آپ کی کتاب بھی ہے جس کی خبر ہمیں ایک جماعت نے تلعکبری سے اور انہوں نے محمد بن جعفر الاسدی کے حوالے سے دی ہے ۳۱۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

نے وہ مال بھیجا کچھ درہم جمع ہوئے پانچ سو میں بیس کی کمی تھی۔ ارشاد اور کافی میں اپنی سند سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ دلائل الامامۃ۔ ابو المفضل نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے اسحٰق بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے شیخ عمری محمد بن عثمان سے سنا کہ کہتے ہیں۔ میں ایک عراقی آدمی کے ساتھ تھا اس کے پاس غریم کا مال تھا جب اس نے آپ کو عطا کیا تو اسے واپس کر دیا گیا اور کہا گیا کہ: اس سے اپنے چچازاد بھائی کا مال نکال لو اور وہ چار سو درہم تھے۔ راوی کہتا ہے وہ ہکا بکا اور حیرت زدہ رہ گیا کیوں کہ اس کے پاس اس کے چچازاد بھائی کی جائیداد تھی۔ اس نے اس کا کچھ حق دے دیا تھا اور کچھ رکھ لیا تھا۔ لہٰذا اب اس نے مال کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس اس کے چچازاد بھائی کے چار سو درہم ہیں، جیسا کہ آپؑ نے فرمایا تھا۔ کمال الدین، کافی اور ارشاد میں ایسی ہی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۳۔ کمال الدین۔ میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن محمد رازی سے انہوں نے ہمارے علماء کی ایک جماعت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوعبیداللہ بن جنید کے پاس ایک غلام بھیجا اور اسے بیچنے کا حکم دیا انہوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت لی اور جب دیناروں کو وزن کیا تو ان میں سے اٹھارہ قیراط اور ایک دانہ کم تھا تو انہوں نے اسے پورا کر کے عطا کیا تو انہیں ایک دینار واپس کیا گیا جس کا وزن اٹھارہ قیراط اور ایک دانہ تھا۔

۴۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن محمد رازی، المعروف بہ علان کلینی سے انہوں نے محمد بن جبریل اہوازی سے انہوں نے ابراہیم اہوازی سے انہوں نے ابراہیم الفرج سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن مہزیار سے روایت کی ہے وہ شک و تردد میں عراق گیا تو اس سے بتایا گیا کہ مہزیار سے کہہ دو کہ ہم سمجھ گئے کہ ہمارے مولا کے بارے میں تم سے کیا کہا گیا ہے۔ ان سے کہہ دو کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے: ایمان لانے والو! خدا کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں۔ کیا جو قیامت تک ہونے والا ہے

اس کے علاوہ کوئی امر ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے تمہارے لئے قلعے قرار دیئے ہیں کہ جن میں پناہ لیتے ہو، اور پرچم قرار دیئے ہیں جن سے تم ہدایت پاتے ہو اور یہ سلسلہ آدم سے آج تک جاری ہے چنانچہ جب بھی کوئی نشان غائب ہوا تو دوسرا نشان ظاہر ہو گیا اور جب ایک ستارا غروب ہو گیا تو دوسرا نکل آیا۔ پھر جب خدا نے انہیں اٹھالیا تو تم نے یہ خیال کیا کہ خدا نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کے وسیلہ کو ختم کر دیا ہے، ہرگز نہیں، نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ قیامت تک ہوگا، امر خدا ظاہر ہوگا خواہ انہیں ناگوار ہی کیوں نہ ہو، اے محمد بن ابراہیم شک نہ کرو کیونکہ خدا زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑتا ہے کیا تمہارے والد نے دنیا کو چھوڑنے سے پہلے تم سے نہیں کہا تھا؟ اس کو ابھی بلاؤ جس نے میرے پاس یہ دینار رکھے ہیں، پھر تم نے اس میں سستی کی، اور شیخ کو اپنی جان کا خوف تھا لہذا تم سے کہا۔ انہیں اپنے پاس امانت رکھ لو اور پھر تمہیں ایک بڑی تھیلی دی اور عہد و پیمان کے ساتھ تمہارے پاس تین تھیلے ہیں اور ایک چھوٹی تھیلی ہے اس میں دینار اور مختلف قسم کے سکے ہیں، شیخ نے ان پر اپنی مہر کر کے تمہارے سپرد کئے اور تم سے کہا: میں نے اپنی مہر لگا دی ہے اگر زندہ رہا تو میں زیادہ حقدار ہوں اور اگر میں مر گیا تو اس سلسلہ میں اپنے نفس کے بارے میں اور پھر میرے بارے میں ڈرنا اور مجھے نجات دلانا اور ایسا ہی رہنا جیسا کہ تمہارے بارے میں میرا ایمان ہے، خدا تم پر رحم کرے ہمارے نقد میں جو دینار تم نے خرچ کئے ہیں جو تقریباً دس دینار ہیں وہ نکالو اور ان کے حساب سے گلو خلاصی کرو کیونکہ زمانہ پہلے سے دشوار ہے ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے

۔محمد بن ابراہیم کہتے ہیں: میں زیارت کے ارادہ سے عسکر آیا تو مجھے ایک عورت ملی اور کہنے لگی، تم ہی محمد بن ابراہیم ہو؟ میں نے کہا: ہاں اس نے کہا: واپس پلٹ جاؤ اس وقت تم نہیں پہنچ سکو گے رات میں آنا تمہارے لئے دروازہ کھلا رہے گا۔ گھر میں داخل ہو جانا اور اس کمرہ میں چلے جانا جس میں چراغ روشن ہو، میں نے ایسا ہی کیا دروازہ پر پہنچا تو دیکھا کہ کھلا ہوا ہے۔ میں گھر کے اندر داخل ہو گیا اور اس کمرہ میں چلا گیا کہ جس میں چراغ روشن تھا۔ جب میں دونوں قبروں کے درمیان گریہ وزاری میں مشغول تھا، اس وقت میں نے یہ آواز سنی: اے محمد! اللہ سے ڈرو! اور جو تم نے سوچا ہے اس سے

توبہ کر کہ تمہاری ذمہ داری بہت بڑی ہے دلائل الامامۃ اپنی سند سے، محمد بن ابراہیم بن مہزیار سے ایسی ہی حدیث اس قول، "دس ہزار دینار ہیں" تک نقل کی ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن محمد بن عبداللہ زاری سے انہوں نے نصر بن صباح بلخی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، مرو میں خوزستانی کا ایک کاتب تھا جس کا نام مجھے نصر بتایا گیا ہے اس نے امام زمانہ کیلئے ایک ہزار دینار جمع کرر کھے تھے، اس سلسلہ میں اس نے مجھ سے مشورہ کیا، میں نے کہا: اس رقم کو آپؑ کے حاجز کے پاس بھیج دو، اس نے کہا: اگر روز قیامت مجھ سے خدا پوچھے تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ نصر کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں انہیں وہیں چھوڑ کر روانہ ہو گیا اور چند سال کے بعد ان کے پاس لوٹا تو میں نے ان سے مال کے بارے میں معلوم کیا، اس نے بتایا کہ میں نے اس میں سے دوسو دینار حاجز کے پاس بھیجے تھے ان کے وصول یابی کی اطلاع بھی موصول ہوگئی ہے اور اس کے لئے دعا کی ہے اور لکھا ہے کہ ایک ہزار دینار تھے تم نے دوسو ہی بھیجے ہیں اگر تم کسی سے معاملہ کرنا چاہتے ہو تو رے میں اسدی سے معاملہ کرو، نصر کہتے ہیں: جب حاجز کی وفات کی خبر ملی تو میں بہت گھبرایا اور مجھے اس قدر شدید غم ہوا، میں نے ان سے کہا: تم غمگین نہ ہو اور جزع فزع نہ کرو خدا نے تم پر دو طریقوں سے احسان کیا ہے۔ تمہیں تمہارے مال کی مقدار کی خبر دی اور ابتداء ہی میں تمہیں حاجز کے انتقال کی اطلاع دی۔ اس روایت کو نقل کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اس نے دوسو دینار حجاز بھیجے۔

۶۔ کمال الدین۔ ابو جعفر بن علی اسود کہتے ہیں مجھ سے علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ نے محمد بن عثمان عمری کے انتقال کے بعد کہا کہ ابوالقاسم روحی سے کہہ دیں صاحب الزمان سے عرض کریں کہ میرے لئے خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بیٹا عطا کرے، انہوں نے ابوالقاسم روحی سے کہا تو لیکن انہوں نے منع کر دیا۔ تین دن کے بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ امام زمانہ نے علی بن الحسین کے لئے دعا کی ہے اور ان کے یہاں مبارک بیٹا پیدا ہوگا۔ انہیں اس کے اور اسکے بعد اس کی

اولاد کے ذریعہ نفع بخشے گا۔ ابو جعفر محمد بن علی اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے لئے درخواست کی میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ خدا مجھے بھی بیٹا عطا فرمائے لیکن میری درخواست منظور نہ ہوئی اور فرمایا کہ اس کی کوئی سبیل نہیں ہے، علی بن الحسین کے یہاں اسی سال بیٹا محمد بن علی پیدا ہوا اور ان سے بھی اولاد ہوئی مگر میرے یہاں اولاد نہیں ہوئی (صدوق محمد بن علی الحسین کہتے ہیں) ابو جعفر محمد بن علی اسود رضی اللہ عنہ جب مجھے میرے استاد محمد بن الحسن بن احمد بن ولید کی مجلس میں جاتے دیکھتے اور علمی کتابوں میں میری دلچسپی دیکھتے تھے تو فرماتے تھے: حصول علم میں تمہاری اتنی رغبت کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے کیونکہ تم امام زمانہ کی دعا سے پیدا ہوئے ہو۔ کمال الدین اور غیبت شیخ میں آیا ہے کہ ابن نوح نے کہا: مجھ سے ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن سورہ قمی جب حج کر کے ہمارے پاس آئے تو انہوں نے کہا: مجھ سے علی بن الحسین بن یوسف رنگ ریز قمی اور محمد بن احمد بن محمد الصیر فی المعروف بن دلال اور اہل قم میں سے ہمارے مشائخ نے بھی مجھ سے بیان کیا ہے کہ علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ کی زوجیت میں ان کے چچا محمد بن موسیٰ بن بابویہ کی بیٹی تھی ان سے کوئی بچہ نہ ہوا تو انہوں نے شیخ ابو القاسم حسین بن روح کو لکھا کہ وہ امام زمانہ کی خدمت میں درخواست کریں کہ آپ ؑ، خدا سے عالم وفقیہ اولاد کی دعا فرمائیں تو جواب دیا کہ تمہارے یہاں اس بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہوگی۔ تمہاری ملکیت میں عنقریب ایک دیلمی کنیز آئے گی اس کے بطن سے خدا تمہیں دو فقیہہ بیٹے عطا کرے گا۔ اور مجھ سے ابو عبد اللہ بن سورہ حفظہ اللہ نے بیان کیا کہ ابو الحسن بن بابویہ کی تین اولاد تھیں محمد اور حسین دو فقیہہ اور حفظ میں ماہر تھے اور انہوں نے جو حفظ کیا وہ اہل قم میں سے کسی نے نہیں کیا ان دونوں کے ایک منجھلے بھائی حسن تھے جو عبادت و زہد میں مشغول رہتے تھے، لوگوں سے میل، ملاپ نہیں رکھتے تھے، اور وہ فقیہہ نہیں تھے۔ ابن سورہ کہتے ہیں: جب ابو جعفر اور ابو عبد اللہ علی بن الحسین کے بیٹوں سے کسی چیز کی روایت کرتے تھے تو لوگ ان دونوں کے حفظ پر تعجب کرتے تھے اور ان دونوں سے کہتے تھے آپ کی یہ شان امام کی دعا کی خصوصیت ہے۔

یہ بات قم والوں میں تقریباً تواتر کی حد تک مشہور ہے۔ اسی کو دوسری جگہ ایک جماعت سے اور

اس نے محمد بن علی بن الحسین، صدوق اوران کے بھائی ابوعبداللہ الحسین بن علیؒ سے روایت کی ہے اور وہی عبارت نقل کیا ہے جو ہم نے ابھی کمال الدین سے نقل کی ہے۔ اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے: ابوعبداللہ بن بابویہ نے کہا: میں مجلس کرتا تھا اور اس میں بیس آدمیوں سے کم ہی ہوتے تھے میری مجلس میں اکثر ابوجعفر محمد بن علی اسود بھی آجاتے تھے اور جب وہ دیکھتے تھے کہ میں کم سنی کے باوجود حلال وحرام کے مسائل کو آناًفاناً حل کررہا ہوں تو ان کے تعجب کی انتہا نہ رہتی تھی پھر کہتے تھے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ تم امام زمانہ کی دعا سے پیدا ہوئے ہو، نجاشی نے اپنی کتاب، رجال میں تحریر کیا ہے۔ علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی ابوالحسن اپنے زمانہ میں قم والوں کے شیخ ان کے فقیہ ان کے پیش رو اور ثقہ تھے وہ عراق آئے ابوالقاسم حسین بن روحؒ کی خدمت میں رہے ان سے کچھ مسائل دریافت کئے اس کے بعد علی بن جعفر اسود کے ذریعہ ان کے پاس ایک خط بھیجا اور گذارش کی کہ میرے لئے امام کی خدمت میں ایک سفارش نامہ بھیج دیجئے اور میرے لئے اولاد کی سفارش کردیجئے انہیں خط لکھا کہ ہم نے تمہارے لئے خدا سے دعا کی ہے عنقریب خدا تمہیں دو نیک بیٹا عطا کرے گا چنانچہ ان کے یہاں ام ولد سے ابوجعفر و ابوعبداللہ دو بیٹے پیدا ہوتے، ابوعبداللہ الحسین بن عبداللہ کہا کرتے تھے کہ میں نے ابوجعفر سے سنا کہ کہتے ہیں: میں صاحب الامر کی دعا سے پیدا ہوا ہوں اور اس پر وہ فخر کرتے تھے، ائمہ حدیث کی ایک جماعت جیسے قطب راوندی نے خرائج میں، مجلسی نے بحار میں اس خبر کی روایت کی ہے کہ صدوق اور ان کے بھائی امام زمانہ کی دعا سے پیدا ہوئے۔ اسی کو ینابیع المودۃ (ص ۴۶۰ پر) نقل کیا ہے۔

۷۔ کمال الدین۔ احمد بن ہارون قاضی نے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن حامد کاتب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: قم میں ایک مومن بزاز تھا اور اس کا شریک ایک مرجئی تھا ان دونوں کے ہاتھ ایک نفیس کپڑا آیا۔ مومن نے کہا: یہ تو میرے مولا کے شایان شان ہے۔ اس کے شریک نے کہا: میں تمہارے مولا کو نہیں پہچانتا ہوں لیکن تمہیں اختیار ہے کہ اس کپڑے کا جو چاہو کرو، چنانچہ جب وہ کپڑا آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپ عج نے

لمبائی میں اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، اس میں سے نصف رکھ لیا اور نصف لوٹا دیا اور فرمایا: ہم کو مرجئ کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔

۸۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالمفضل محمد بن عبداللہ نے ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد مقری سے انہوں نے ابوالعباس محمد بن شابور سے انہوں نے حسن بن محمد بن حیوان السراج قاسم سے انہوں نے احمد بن محمد دینوری سراج، جن کی کنیت ابوالعباس اور لقب ستارہ ہے، ان کا بیان ہے کہ اردبیل سے واپس دینور آیا، میں حج کرنا چاہتا تھا۔ یہ واقعہ ابومحمدؑ حسن کی وفات کے ایک یا دو سال بعد کا ہے، اس زمانہ میں لوگ بہت پریشان تھے دینور والے مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے شیعہ میرے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہمارے پاس سولہ ہزار دینار جمع ہیں اس کو آپ کی ہمراہی میں لے جانا چاہتے ہیں اور جو آپ کی نظر میں حق دار ہو اس کے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: یہ حیرت وتشویش کا زمانہ ہے ابھی مجھے کسی ذریعہ اور دروازہ کی تحقیق نہیں ہو سکی ہے۔ راوی کہتا ہے: انہوں نے کہا: اس مال کو لے جانے کیلئے ہماری نظر انتخاب آپ پر ہی پڑی ہے کیونکہ ہماری نظر میں آپ ثقہ و بزرگ ہیں، اس کو لے جائیں اور یہ رقم کو دلیل کے بغیر کسی کے سپرد نہ کریں راوی کہتا ہے، وہ رقم الگ الگ تھیلیوں میں ڈال کر اور اس کے دینے والے کا نام لکھ کر مجھے دی گئی میں اس مال کے ساتھ روانہ ہوا اور قرمیسین پہنچا۔ یہاں احمد بن الحسن مقیم تھے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مجھے دیکھ کر خوش ہوئے اور پھر ایک تھیلی میں ہزار دینار اور ایک کپڑوں کا بنڈل دیا جس کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ اس میں کیا تھا۔ اور کہا اس کو بھی لے جائیں لیکن امامت کی دلیل دیکھے بغیر کسی کو نہ دیں، میں نے ان سے مال اور کپڑے لئے اور اپنی راہ لی جب بغداد پہنچا تو میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ میں یہ تحقیق کروں کہ آپ عج کے نائب کون ہے۔ تحقیق کے دوران مجھے بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص باقطانی کے نام سے مشہور ہے وہ نائب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، دوسرا اسحٰق احمر کے نام سے مشہور ہے وہ بھی نائب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور تیسرا ابو جعفر العمری ہے انہیں بھی نائب ہونے کا دعویٰ ہے، راوی کہتا ہے کہ پہلے میں باقطانی کے پاس گیا۔ دیکھا کہ وہ ایک

سن رسیدہ اور خوبصورت آدمی ہے بظاہر با مروت ہے عربی فرش قالین اور بہت خدمتگار ہیں اور اس کے پاس لوگوں کی بھیڑ بھی ہے راوی کہتا ہے: میں اس کے پاس گیا سلام کیا، اس نے مجھے خوش آمدید کہا۔ قریب بٹھایا: خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آیا، میں کافی دیر تک اس کے پاس بیٹھا رہا یہاں تک کہ اکثر لوگ چلے گئے تو اس نے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے بتایا کہ دینور کا رہنے والا ہوں، میرے پاس کچھ مال ہے۔ اس کو سپرد کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا: لے آؤ راوی کہتا ہے: میں نے کہا: مجھے دلیل چاہئے۔ اس نے کہا: تم کل میرے پاس آؤ۔ میں دوسرے دن اس کے پاس گیا لیکن وہ کوئی دلیل پیش نہ کر سکا۔ میں تیسرے روز اس کے پاس گیا اس دن بھی دلیل دینے سے قاصر رہا۔ راوی کہتا ہے: پھر میں اسحٰق احمر کے پاس گیا۔ دیکھا وہ بہت نفاست پسند جوان ہے، اس کا مکان باقطانی سے بھی بڑا ہے اس کا فرش، لباس اور مروت اس سے بھی بہتر ہے، اس کے خدمتگذار بھی اس سے زیادہ اور مجمع بھی کثیر ہے میں اس کے قریب گیا، سلام کیا، اس نے خوش آمدید کہا: اپنے پاس بٹھایا۔ میں بیٹھا رہا یہاں تک مجمع چلا گیا۔ اس نے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے وہی بات دہرائی جو باقطانی سے کہی تھی اور تین دن تک اس کے پاس جاتا رہا لیکن وہ بھی کوئی دلیل پیش نہ کر سکا۔ پھر میں ابو جعفر العمری کے پاس گیا دیکھا کہ وہ ایک سن دراز اور متواضع شخص ہے ایک چھوٹا سا گھر ہے جس میں وہ نمدہ پر بیٹھے ہیں، نہ وہاں فرش و قالین ہیں نہ غلام اور نہ آن بان ہے نہ لوگوں کا مجمع ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب سلام دیا، اپنے قریب بلایا۔ میرے لئے جگہ چھوڑی، میرا حال پوچھا، میں نے بتایا کہ میں ایک پہاڑی علاقہ سے آیا ہوں، کچھ مال لایا ہوں، انہوں نے کہا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ یہ مال ان کی خدمت میں پہنچ جائے جن کو تم دینا چاہتے ہو تو تم سامراء چلے جاؤ اور وہاں ابن الرضا کا گھر معلوم کر لینا اور فلاں بن فلاں وکیل کے بارے میں دریافت کر لینا اس وقت ابن الرضا کا گھر آباد تھا۔ جو تمہارا مقصد ہے وہاں پورا ہو جائیگا۔ راوی کہتا ہے: میں نے وہاں سے نکل کر سامراء کی راہ لی اور ابن الرضا کے گھر پہنچا اور وکیل کے بارے میں معلوم کیا تو دربان نے بتایا کہ وہ گھر کے اندر کسی کام میں مشغول ہیں، بس آنے ہی والے

ہیں، لہذا میں دروازہ پر بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا وہ گھنٹہ بھر کے بعد گھر سے باہر آئے، میں نے اٹھ کر انہیں سلام کیا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے کمرہ میں لے گئے، میرا حال پوچھا اور یہ کہ کس لئے آئے ہو میں نے بتایا کہ میں ایک پہاڑی علاقہ سے کچھ مال لایا ہوں اور دلیل امامت دیکھ کر اس کو پیش کرنا چاہتا ہوں، راوی کہتا ہے: انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میرے سامنے کھانا پیش کیا اور کہا: کھانا کھاؤ، آرام کرو کہ تم تھکے ہوئے ہو، ایک گھنٹہ کے بعد نماز اولی کا وقت ہوگا پھر جو تم چاہتے ہو وہ تمہارے سامنے پیش کر دوں گا۔ راوی کہتا ہے: میں نے کھانا کھایا اور سو گیا۔ نماز کے وقت اٹھا، نماز پڑھی، گھاٹ پر گیا اور غسل کر کے آیا میں نے تھوڑا انتظار کیا یہاں تک کہ رات کا ایک چوتھائی حصہ گذر گیا کہ وہ میرے پاس آئے اور ایک تحریر لائے اس میں مرقوم تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اے احمد بن محمد دینوری، تم سولہ ہزار دینار لائے ہو اتنی تھیلیاں ہیں اس میں فلاں فلاں کی تھیلی ہے اور اس میں اتنے دینار ہیں اور فلاں فلاں کی تھیلی میں اتنے دینار ہیں یہاں تک کہ تمام تھیلیوں کو شمار کرا دیا اور فلاں بن فلاں مراغی کی تھیلی میں سولہ دینار ہیں، راوی کہتا ہے کہ شیطان مجھے وسوسہ میں ڈال دیا کہ اس سلسلہ میں آپ مجھ سے بھی زیادہ جانتے ہیں لہذا میں اسی طرح ہر تھیلی پر اس کے بھیجنے والے کا نام پڑھکر ملاتا رہا یہاں تک کہ آخری تھیلی کی نوبت آئی اس کے بعد آپ عج نے تحریر فرمایا تھا کہ تم قرمیسین سے صراف کے بھائی احمد بن الحسن بادرانی کے پاس سے ایک تھیلی لائے ہو، اس میں ہزار دینار اور ایک کپڑوں کا بنڈل ہے اور کپڑوں کا رنگ ایسا ہے آپ نے ایک ایک کپڑے کا رنگ و کیفیت بیان کی راوی کہتا ہے کہ میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ ازالہ شک کے سلسلہ میں اس نے مجھ پر احسان کیا اسکے بعد تحریر تھا کہ جو سامان تم لائے ہو وہ اس شخص کو دیدو جس کے لئے ابو جعفر عمری کہے، راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد میں بغداد لوٹ آیا اور ابو جعفر عمری کے پاس گیا اس آمد و رفت میں تین دن صرف ہوئے، جب مجھے ابو جعفر عمری نے دیکھا تو کہا: تم ابھی تک نہیں گئے؟ میں نے کہا: حضور میں سامراء سے لوٹ آیا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ ابھی میں ابو جعفر عمری سے گفتگو کر ہی رہا تھا کہ ابو جعفر عمری کے پاس امام زمانہ کا رقعہ آیا اور اس

میں بھی وہی تفصیل لکھی تھی جو میرے رقعہ میں لکھی تھی، یعنی اس میں مال اور کپڑوں کا ذکر تھا اور اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ یہ مال اور کپڑے ابو جعفر محمد بن احمد بن جعفر قطان قمی کے حوالے کئے جائیں، اس کے بعد ابو جعفر عمری نے اپنا لباس بدلا اور مجھ سے کہا: جو تمہارے پاس ہے اس کو اٹھاؤ اور محمد بن احمد بن جعفر قطان قمی کے گھر لے چلو چنانچہ میں مال اور کپڑے محمد بن احمد بن جعفر قطان کے گھر لے گیا اور سامان ان کے سپرد کر کے حج کے لئے روانہ ہو گیا۔ جب حج سے واپس دینور پہنچا تو لوگ میرے پاس جمع ہو گئے تو میں نے وہ تحریر نکالی جو مجھے ہمارے مولا کے وکیل نے دی تھی اور سب کو پڑھ کر سنائی جب اس میں زراع کی تھیلی کا ذکر آیا تو وہ غش کھا کر گر پڑے، ہم نے انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی جب انہیں ہوش آیا تو خدا کا سجدہ شکر کیا اور کہا تمام تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں کہ جس نے ہمیں ہدایت دی ہے اور اب ہمیں یقین ہو گیا کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی ہے۔ خدا کی قسم یہ تھیلی جو اس زراع نے دی تھی اس کے بارے میں خدا کے علاوہ کوئی کچھ نہیں جانتا تھا: میں نے ابوالحسن بادرانی سے ملاقات کی اور انہیں پورا واقعہ سنایا اور وہ تحریر بھی پڑھ کر سنائی۔ سبحان اللہ، میں نے تو کبھی شک ہی نہیں کیا تھا تمہیں بھی اس میں شک نہیں ہونا چاہئے کہ خدا اپنی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑتا ہے۔

راوی کہتا ہے جب ارتکوکین نے یزید بن عبداللہ سے سہرورد میں جنگ کی اور اس کے شہروں پر قابض ہو گیا اور اس کے خزانے پر تسلط کر لیا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یزید بن عبد اللہ نے اپنا فلاں گھوڑا اور اپنی فلاں تلوار امام زمانہ کی نذر کر دی ہے اول تو میں یزید بن عبداللہ کے خزانے کو ارتکوکین کی طرف منتقل کرتا رہا اور گھوڑے و تلوار کو بچاتا رہا یہاں تک ان دو چیزوں کے علاوہ کوئی چیز باقی نہیں رہی، میری پوری کوشش تھی کہ ان دونوں کو امام زمانہ کیلئے بچالوں لیکن جب ارتکوکین نے سختی کے ساتھ ان کا مطالبہ کیا اور ان کا بچانا میرے لئے ممکن نہ رہا تو میں نے دل ہی دل میں اس گھوڑے اور تلوار کی قیمت ایک ہزار دینار لگائی اور وہ ہزار دینار خادم کے حوالے کئے اور کہا: ان دیناروں کو کہیں محفوظ و پوشیدہ جگہ رکھ دو اور کسی بھی صورت یہ مجھے نہ دینا خواہ مجھے کتنی ہی

سخت حاجت کیوں نہ ہو پھر میں نے وہ گھوڑا اور تلوار ارتکوکین کے سپرد کر دیا۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن میں رے میں اپنی نشست گاہ میں بیٹھا ہوا مختلف امور، امر و نہی اور دیگر قصوں کے بارے میں غور و فکر کر رہا تھا کہ ابوالحسن اسدی آئے، وہ گاہ بگاہ آتے رہتے تھے اور میں ان کی حاجت پوری کر دیتا تھا لیکن اس مرتبہ وہ کافی دیر تک بیٹھے رہے، مجھے بھی بار محسوس ہونے لگا میں نے کہا: کیا مجھ سے کوئی کام ہے؟ اس نے کہا: میں آپ سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں، میں نے خازن سے کہا: ہمارے لئے خزانہ میں کوئی کمرہ خالی کر دو، ہم خزانہ کے اندر چلے گئے وہاں انہوں نے امام زمانہ کا ایک چھوٹا سا رقعہ نکال کر میرے حوالے کیا۔ اس میں لکھا تھا: اے احمد بن حسن! ہمارے لئے تمہارے پاس تلوار اور گھوڑے کی قیمت جو ہزار دینار ہیں وہ ابوالحسن اسدی کے حوالے کر دو۔ راوی کہتا ہے کہ یہ صورت حال دیکھ کر میں سجدہ شکر بجالایا کہ اس نے میرے اوپر بڑا کرم کیا اور یہ یقین ہو گیا کہ آپ ہی خدا کے برحق خلیفہ ہیں کیونکہ اس سے میرے علاوہ کوئی اور واقف نہیں تھا لہذا میں نے اس خوشی میں کہ خدا نے اس سلسلہ میں میرے اوپر کرم کیا ہے لہذا اپنی طرف سے اس قیمت میں تین ہزار دینار کا اور اضافہ کیا۔

۹۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالمفضل محمد بن عبداللہ نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے قاسم بن علا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنی حاجت کے سلسلہ میں صاحب الزمان کی خدمت میں تین خط ارسال کئے اور لکھا کہ میں ضعیف العمر ہو چکا ہوں اور میرے یہاں کوئی اولاد نہیں ہے تو آپ نے میری حاجتوں کے بارے میں جواب تو دیا لیکن اولاد کے بارے میں کوئی جواب نہ دیا چنانچہ میں نے چوتھا خط لکھا: اور گذارش کی کہ خدا سے میرے لئے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بیٹا عطا کرے آپ نے میری حاجتوں کا جواب دیا اور لکھا: اے اللہ انہیں اولاد ذریۃ عطا فرما۔ اور اس کے ذریعہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی کر دے اور اس حمل کو اس کا وارث قرار دے، خط ملا لیکن مجھے اس حمل کے بارے میں کوئی خبر نہیں تھی میں نے کنیز سے معلوم کیا اس نے بتایا کہ اس کا مرض برطرف ہو گیا کچھ دنوں کے بعد بیٹا پیدا ہوا۔

۱۰۔دلائل الامامۃ۔ میں اپنی سند سے علی بن محمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے نصر بن الصباح نے بیان کہ اہل بلخ میں سے ایک شخص نے صاحب الامر کے پاس پانچ دینار اور ان کے ساتھ جو رقعہ لکھا اس میں اپنا نام بدل دیا اور آپ کی خدمت میں پہنچائے آپ نے وصول پانے کا جواب دیا تو اس کا نام ونسب کے ساتھ اس کیلئے دعا تحریر کی۔

۱۱۔دلائل الامامۃ۔ میں اپنی اسناد سے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا، میں نے آپؑ سے اجازت طلب کی کہ اس کی ساتویں دن تطہیر کرا دوں۔ جواب آیا: نہیں! چنانچہ ساتویں روز بچہ مر گیا میں نے خط لکھ کر بچہ کے انتقال کی خبر دی تو جواب آیا خدا تمہیں ایک بیٹا اور اس کے علاوہ ایک اور بیٹا عطا کرے گا پہلے کا نام احمد اور احمد کے بعد جعفر نام رکھنا چنانچہ جو آپؑ نے فرمایا تھا وہی ہوا۔ اس سے ملتی جلتی روایت شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں علی سے اور انہوں نے اس شخص سے نقل کیا ہے کہ جس نے آپ سے بیان کی تھی۔ وہ کہتے ہیں: میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں نے ساتویں روز اس کی تطہیر کرنے کی اجازت طلب کی تو جواب آیا کہ نہیں ساتویں یا آٹھویں روز بچہ مر گیا۔ میں نے خط لکھ کر بچہ کے انتقال کی خبر دی۔ آپؑ کا جواب آیا: عنقریب خدا تمہیں بیٹا عطا کرے گا اس کا نام احمد اور احمد کے بعد ہونے والے بچہ کا نام جعفر رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا آپؑ نے فرمایا تھا۔

۱۲۔کافی۔علی بن محمد نے ابو عقیل عیسیٰ بن نصر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علی بن زیاد نے امام زمانہ کی خدمت میں خط لکھا اور اس میں کفن کی درخواست کی۔ جواب آیا: تمہیں اس کی ضرورت ۸۰ سال کی عمر میں پیش آئے گی چنانچہ ان کی موت سے قبل آپؑ نے ان کے پاس کفن بھیجدیا، ایسی ہی روایت شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ابو عقیل سے نقل کی ہے اور دلائل الامامۃ میں ابوالمفضل سے انہوں نے محمد بن یعقوب سے آپ کا ایسا ہی معجزہ علی بن محمد السمری کے بارے میں نقل کیا ہے۔

۱۳۔کافی۔قاسم بن علا کہتے ہیں: میرے یہاں متعدد بچے ہوئے اور میں نے آپ کو ہر ایک

کی اطلاع کی اور آپ سے دعا کی گذارش کی مگر آپؑ نے ان کے بارے میں کوئی جواب نہ دیا چنانچہ وہ سب ہی مر گئے اور جب میرا بیٹا حسن پیدا ہوا تو میں نے آپ کی خدمت میں خط لکھا اور دعا کی درخواست کی۔ آپؑ نے جواب دیا، الحمد للہ! تمہارا یہ فرزند زندہ رہے گا۔ اور اس کی روایت ارشاد میں مفید نے قاسم بن علا سے کی ہے۔

۱۴۔ الخرائج۔ صاحب الخرائج کہتے ہیں (کہ یہ بھی آپ عج کے معجزات میں سے ہے) ابو محمد دعلجی کے دو بیٹے تھے، دعلجی ہمارے بہترین اصحاب میں سے تھے، انہوں نے احادیث بھی سن رکھی تھیں۔ ان کا ایک بیٹا ابو الحسن تو صراط مستقیم پر تھا وہ مردوں کو غسل دیا کرتا تھا اور دوسرا بدعتی مذہب کا پیرو تھا اور حرام کام کرتا تھا ابو محمد دعلجی کو کسی نے کچھ روپے دیئے تھے کہ اس سے وہ امام زمانہ عج کی طرف سے حج بجالائے، اس زمانہ میں یہ شیعوں کا شعار تھا۔ ابو محمد نے اس روپیہ میں سے کچھ اپنے بد کردار بیٹے کو دیدیا اور خود حج کیلئے روانہ ہو گیا، جب وہ واپس آیا تو اس نے بتایا کہ میں موقف۔ عرفات۔ میں ایک جگہ کھڑا تھا کہ ایک طرف سے ایک گندمی رنگ کا حسین وجمیل جوان آتا ہوا نظر آیا کہ اس کے چہرہ سے دعا وتضرع اور حسن عمل کے آثار نمایاں تھے، جب وہ قریب آیا تو لوگ ادھر وادھر ہو گئے وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا اے شیخ! تمہیں شرم نہیں آتی! میں نے عرض کی! میرے سردار! کس چیز سے؟ انہوں نے ایک شخص کی طرف سے کہ جس کو تو جانتا ہے حج کیلئے پیسہ دیا جاتا ہے اور تو اس میں سے ایک فاسق وشراب خور کو دیدیتا ہے۔ عنقریب تمہاری یہ آنکھ پھوٹ جائے، راوی کہتا ہے: میری آنکھ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، میں اسی دن سے خوف اور اندیشہ کی زندگی گذار رہا ہوں ابو عبد اللہ محمد بن محمد نعمان کہتے ہیں کہ اس واقعہ کو چالیس دن بھی نہیں گذرتے تھے کہ اس کی اسی آنکھ میں کہ جس کی طرف اشارہ کیا تھا، زخم ہوا اور وہ خراب ہو گئی۔

۱۵۔ الخرائج۔ صاحب الخرائج کہتے ہیں۔ اور ان کی یعنی امام مہدیؑ کی نشانیوں میں یہ بھی ہے۔ جو کہ انہوں (محمد بن الحسین) نے بیان کیا ہے ہم سے جلال بن احمد نے، ان سے ابو رجاء مصری نے اور ان سے ایک نیک آدمی نے بیان کیا ہے: میں امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد امام

کی تلاش میں نکلا میں نے اپنے دل میں کہا: اگر کچھ ہوتا۔ کوئی اولاد ہوتی۔ تو تین سال کے عرصہ میں ظاہر ہو گیا ہوتا کہ اسی وقت میں نے ایک آواز سنی اور کہنے والے کو نہیں دیکھا: اے نصر بن عبد ربہ! مصر والوں سے کہہ دو کہ کیا تم نے رسول کو دیکھا ہے کہ جن پر ایمان لائے ہو؟ ابو رجاء کہتے ہیں کہ مجھے اس بات پر تعجب ہوا کہ وہ میرے والد کے نام سے کہاں سے واقف ہوئے میں تو مدائن میں پیدا ہوا تھا وہاں سے مجھے بو عبداللہ نوفلی مصر لے آئے تھے وہیں میری نشونما ہوئی، جب میں نے یہ آواز سنی تو پھر میں کہیں نہیں گیا۔

۱۶۔ اربعین الخاتون آبادی۔ بارہویں حدیث حسن بن حمزہ علوی طبری قدس اللہ سرہ نے اپنی کتاب ''الموسم الغیبة'' میں لکھا ہے: ہمارے اصحاب میں سے ایک نیک آدمی نے بیان کیا ہے کہ میں ایک سال حج بیت اللہ الحرام کے لئے گیا، اس سال گرمی بہت زیادہ تھی اور ہیضہ کی وباء عام تھی، میں قافلہ سے جدا ہو گیا، راستہ بھٹک گیا، اور میرے اوپر پیاس کا غلبہ ہو گیا موت کے دہانے پر پہنچ گیا، کہ میں نے گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز سنی، میں نے آنکھ کھول کر دیکھا تو ایک حسین و جمیل خوشبو میں معطر جوان شہباء گھوڑے پر سوار ہے اس نے مجھے برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں پانی پلایا اور مجھے ہلاکت سے نجات دی۔ راوی نے کہا: میرے سید وسردار آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں خدا کے بندوں پر اس کی حجت ہوں اور اس کی زمین پر اس کا ذخیرہ ہوں، میں ہی زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے پر کروں گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، میں، ابن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ، ہوں، فرمایا: آنکھیں بند کرو اور پھر فرمایا اب کھولو، میں نے دیکھا کہ میں قافلہ کے سامنے ہوں، پھر آپ عج میری نظروں سے غائب ہو گئے[1]، اسی پر چوتھی فصل کے باب اول کی ح ۷، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۳ اور تیسرے باب کی ح ۱۲ دلالت کر رہی ہے، آپ کے بہت سے معجزات

---

[1] ممکن ہے یہ معجزہ غیبت کبریٰ کے زمانہ میں رونما ہوا ہو، کیونکہ حسن بن حمزہ العلوی کا انتقال ۳۵۸ھ میں ہوا ہے، اقرب یہ ہے کہ یہ غیبت صغریٰ میں رونما ہوا ہے اسی لئے ہم نے اس کا یہاں ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

ہیں ان میں سے میں نے بہت تھوڑے پر اکتفاء کی یہ بقول شیخ طوسی۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب غیبت میں لکھا ہے۔ بہت زیادہ ہیں۔

تیسرا باب

غیبتِ صغریٰ میں آپؑ کے سفیروں اور نائبوں کے بارے میں

اس باب میں ۲۲ حدیثیں ہیں!

ا۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابو علی محمد بن ہمام اسکافی سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن اسحٰق بن سعد قمی سے روایت کی

ا واضح رہے کہ آپؑ کے وکیل اور نائب غیبت صغریٰ میں تھے جیسا کہ معتبر کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وثاقت وامانت وصداقت سے متصف تھے انہیں کے ذریعہ آپ عج کی توقیعات۔تحریریں۔اور اوامر ونواہی صادر ہوتے تھے۔اور انہیں کے وسیلہ سے غیب کی خبریں اور کرامات کا علم ہوتا تھا ہم یہاں ان میں سے ان چار مشہور نائبوں کے اسماء کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں کہ جن کی امانت وعدالت اور ان کے علوئے مراتب وبلند درجات پر شیعوں کا اجماع ہے،ان میں سے پہلے شیخ ابو عمرو عثمان بن سعید عمریؒ ہیں انہیں ابوالحسن علی بن محمد اور ابو محمد حسن بن علی۔یعنی امام علی نقی وامام حسن عسکری علیہم نے منصوب کیا وہ اسدی تھے انہیں عسکری اور سمان (روغن فروش) بھی کہا جاتا تھا کیونکہ آپ اس امر کی پردہ پوشی کیلئے گھی کی تجارت کرتے تھے ان کے بارے میں مذکورہ دونوں اماموں اور صاحب الزمان کی طرف سے نص وارد ہوئی ہے۔شیخ نے اپنی کتاب رجال میں بھی ان کا ذکر امام ہادیؑ کے اصحاب میں کیا ہے،لکھتے ہیں،عثمان بن سعید عمری کہ جن کی کنیت ابو عمرو سمان ہے اور زیات بھی کہا جاتا ہے،اور انہوں نے اس نیابت کے فرائض گیارہ سال تک انجام دیئے۔

ہے انہوں نے کہا: ایک روز میں ابوالحسن علی بن محمد صلوات اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے: عرض کی: مولا! کبھی میں یہاں ہوں اور کبھی نہیں ہوں اور ہر وقت آپ تک رسائی ممکن نہیں ہوتی، تو اس صورت میں ہم کس کی بات پر عمل کریں اور کس کے حکم کی تعمیل کریں؟ آپؑ نے فرمایا: یہ ابو عمرو، ثقہ اور امین ہیں، وہ تم سے جو کہیں گے وہ میرا قول ہے اور وہ جو حکم دیں گے وہ میرا حکم ہے، جب ابوالحسنؑ امام علی نقیؑ نے وفات پائی تو میں ایک روز امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہی بات عرض کی جو آپؑ کے والد محترم کی خدمت میں عرض کی تھی، آپؑ نے فرمایا: یہ ابو عمرو ہیں جو میرے والد کے زمانہ میں بھی ثقہ تھے اور ان کی حیات میں بھی ثقہ تھے اور وفات کے بعد بھی میرے ثقہ ہیں وہ جو بھی کہیں گے میری طرف سے کہیں گے اور جو حکم دیں گے میری طرف سے حکم دیں گے ابو محمد ہارون نے کہا: ابو علی نے کہا: اور ابوالعباس حمیری نے کہا: ہم لوگ ابو عمرو کے بارے میں اس قول کا اکثر ذکر کرتے اور ابو عمرو کی عظمت وجلالت کا تذکرہ کرتے تھے۔

۲۔غیبت الشیخ۔احمد بن علی بن نوح ابوالعباس سیراف کہتے ہیں: ہم سے ابونصر عبداللہ محمد بن احمد المعروف بہ ابن برینہ الکاتب نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شریف شیعہ محدث نے

اور دسری جگہ ان کا ذکر امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں کرتے ہیں، لکھتے ہیں آپؑ کے جلیل القدر اور ثقہ وکیل تھے اور اپنی کتاب رجال ہی میں لکھتے ہیں: محمد بن عثمان بن سعید عمری جن کی کنیت ابو جعفر اور ان کے والد کی کنیت ابو عمرو تھی اور دونوں امام زمانہ کی طرف سے وکیل تھے، اور شیعوں کے نزدیک ان کی بڑی عظمت تھی، اور تنقیح المقال میں کتنی اچھی بات کہی ہے کہ ان کا ذکر و تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔

دوسرے ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید عمری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جب ان کے والد ابو عمرو کا انتقال ہو گیا تو یہ امام حسن عسکریؑ کی نص اور حضرت قائم کی طرف سے اپنے والد کی نص سے ان کے قائم مقام ہوئے، شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں ابوالعباس سے انہوں نے ہبۃ اللہ بن محمد سے انہوں نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے کہ ان کی عدالت، وثاقت اور امانتداری پر شیعوں کا اجماع ہے کیونکہ ان کی عدالت پر نص وارد ہو چکی ہے اور لوگ امام حسن عسکریؑ کی حیات میں اور آپؑ کی وفات کے بعد ان کے والد کی زندگی میں لوگ ان کی طرف رجوع کرتے تھے، راوی کہتا ہے کہ ان سے امام زمانہؑ کے ایسے بہت سے معجزات نقل ہوئے ہیں جو ان کے سامنے رونما ہوئے تھے، اور تنقیح المقال میں مرقوم ہے کہ امامیہ کے درمیان

بیان کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ مجھ سے ابو محمد العباس بن احمد الصائغ نے بیان کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حسین بن احمد الخصیبی نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن اسماعیل اور علی بن عبد اللہ حسنیان دونوں نے کہا، ہم سامراء میں ابو محمد امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کی خدمت میں اس وقت شیعوں اور دوستوں کی ایک جماعت بھی حاضر تھی کہ آپ کا غلام بدر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مولا! دروازہ پر کچھ لوگ کھڑے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں، آپ نے ان کے بارے میں فرمایا: یمنی ہیں اور شیعہ ہیں، اس سلسلہ میں ایک طویل حدیث ہے اس کے آخر میں یہ ہے کہ پھر امام حسن عسکریؑ نے بدر سے فرمایا: جاؤ عثمان بن سعید عمری کو بلاؤ، تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ عثمان بھی آگئے امام حسن عسکریؑ نے ان سے فرمایا: اے عثمان تم میرے وکیل اور معتمد اور مال خدا کے امین ہو، یہ جماعت جو مال لائی ہے اسے تحویل میں لے لو، یہ حدیث اسی طرح جاری رہی ان دونوں نے کہا، "ہم سب نے کہا": ہمارے سید و سردار یہ تو ہم جانتے تھے کہ عثمان بہترین شیعہ ہیں لیکن آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے ہمارے علم میں اتنا اضافہ اور ہو گیا ہے کہ وہ آپ کے وکیل ہیں اور مال خدا کے امین ہیں آپؑ نے فرمایا: حقیقت یہی ہے اور جان لو کہ عثمان بن

ان کی قدر و منزلت اتنی مشہور ہے کہ محتاج بیان نہیں الخ ان کی تصنیف کردہ کئی کتابیں ہیں جن میں انہوں نے ابو محمد امام حسن عسکریؑ اور امام زمانہ اور اپنے والد ماجد عثمان بن سعید سے، کہ جو انہوں نے ابو محمد اور امام علی نقیؑ سے سنا تھا اس کو قلم بند کیا ہے۔ شیخ اپنی کتاب غیبت میں لکھتے ہیں: ابو نصر ہبۃ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابو غالب رازی کے ہاتھ سے یہ لکھا ہوا دیکھا ہے: ابو جعفر محمد بن عثمان عمریؒ نے ۳۰۵ھ میں جمادی الاولیٰ کے آخر میں انتقال کیا اور ابو نصر ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد نے بیان کیا ہے کہ ابو جعفر عمری نے ۳۰۴ھ میں وفات پائی، وہ تقریباً پچاس سال تک امام زمانہ کے وکیل رہے اور لوگ ان کے پاس اپنے اموال لاتے تھے اور وہ لوگوں کو اسی خط میں توقیعات دیتے تھے جس خط میں دینی و دنیوی مسائل کے سلسلہ میں امام حسن عسکریؑ کے زمانہ میں دی جاتی تھی۔

تیسرے نائب شیخ ابو القاسم حسین بن روح بن ابی بحر نوبختی محمد بن عثمان کے بعد نیابتِ خاصہ پر فائز ہوئے اور امام علیہ السلام کی نص ہے آن کے قائم مقام ہوئے وہ موافق و مخالف کے نزدیک عقلمند ترین انسان ہیں، عامہ کے نزدیک بھی وہ محترم ہیں اور محمد بن عثمان کے دس آدمی خاص تھے ان میں ابو القاسم بن روح بھی تھے لیکن ان کے

سعید عمری میرے اوران کے بیٹے محمد، میرے بیٹے "جوتم لوگوں کے مہدی ہیں" کے وکیل ہیں۔

۳۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ اورابو غالب رازی اور ابومحمد تلعکبری سے اور سب نے محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اور شیخ ابوعمرو احمد بن اسحٰق بن سعد اشعری قمی کے پاس بیٹھے تھے احمد بن اسحٰق نے مجھے اشارہ کیا کہ ان سے خلف کے بارے میں سوال کرو میں نے کہا: اے ابوعمرو میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور جواب بعد میں معلوم کروں گا اس میں مجھے شک نہیں ہے کیونکہ میرا دین وعقیدہ یہ ہے کہ زمین حجت سے خالی نہیں رہ سکتی ہے مگر یہ کہ قیامت سے چالیس دن پہلے خالی رہے گی کیونکہ اس وقت حجت تمام ہو جائے گی اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا۔

چنانچہ اگر کوئی اس وقت ایمان نہیں لایا ہوگا یا ایمان سے کوئی نیک کام نہیں کیا ہوگا تو اس وقت اس کے ایمان لانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا، کہ یہ خدا کی بدترین مخلوق میں سے ہیں اور انہیں لوگوں پر

علاوہ بھی ان سے زیادہ خاص تھے ان میں سے جعفر بن احمد بن متیل کو خصوصی اہمیت حاصل تھی اوران کی عظمت و منزلت کو دیکھ کر ہمارے اصحاب یہی سمجھتے تھے کہ اگر کوئی حادثہ رونما ہوا تو یہی وصی قرار پائیں گے لیکن جب امامؑ کے حکم سے یہ امر ابوالقاسم کے سپرد ہوا تو کسی نے بھی انکار نہیں کیا بلکہ سب نے تسلیم کرلیا اور جعفر بن احمد بن متیل آپ کے ساتھ ایسے رہے جیسے ابوجعفر عمری کے ساتھ رہتے تھے، شیخ ابوالقاسمؒ نے شعبان ۳۲۶ھ میں وفات پائی ان کی نیابت کی مدت آخر عمر تک ۲۱ یا ۲۲ سال ہے۔

غیبت صغریٰ کے زمانہ میں چوتھے نائب شیخ ابوالحسن علی بن محمد سمریؒ ہیں یہ ابوالقاسم کی نص سے ان کے قائم مقام قرار پائے یہ آخری نائب ہیں چنانچہ ان کی وفات کے بعد غیبت کبریٰ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔اور یہ ذمہ داری فقہاء ،اورعلوم کے حامل ومحدثین کے اوپر عائد ہوئی،عوام پر یہ واجب ہوگیا ہے کہ وہ ان کی طرف رجوع کریں اس پر بہت سی حدیثیں دلالت کررہی ہیں،جن میں سے بعض کو بیان کیا جاچکا ہے۔ابوالحسن علی بن محمد سمری نے ۳۲۹ھ میں وفات پائی۔

قیامت ٹوٹے گی، لیکن میں اپنے یقین میں اضافہ کیلئے دریافت کر رہا ہوں، جناب ابراہیم نے بھی اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا تھا کہ انہیں یہ دکھا دے کہ مردوں کو کیسے زندہ کرے گا خدا نے فرمایا: کیا تم ایمان نہیں لائے ہو؟ عرض کی: ایمان لایا ہوں لیکن اپنے اطمینانِ قلب کیلئے دیکھنا چاہتا ہوں احمد بن اسحٰق ابو علی نے ہمیں ابو الحسن امام علی نقیؑ کی طرف سے خبر دی ہے کہ انہوں نے آپؑ سے دریافت کیا: میں کس سے معاملہ کروں اور کس سے احکام لوں اور کس کی بات کو قبول کروں؟ فرمایا: عمری میرے معتمد ہیں وہ تمہیں جو بھی دیں گے وہ میری طرف سے ہے اور وہ تم سے جو بات بھی کہیں گے وہ میری طرف سے ہے ان کی بات سنو اور اطاعت کرو کہ وہ امانت دار اور معتمد ہیں، راوی کہتا ہے، مجھے ابو علی نے خبر دی کہ انہوں نے ابو محمد حسن بن علیؑ ۔ یعنی امام حسن عسکریؑ ۔ سے ایسا ہی سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: عمری اور ان کے فرزند دونوں ثقہ و معتمد ہیں چنانچہ وہ دونوں جو حکم دیں گے وہ میری طرف سے ہوگا اور جو بات کہیں گے وہ میری بات ہوگی۔ ان دونوں کی بات سنو! اور ان کی اطاعت کرو کہ دونوں ثقہ اور امین ہیں یہ آپ کے متعلق ان دو اماموں کے قول ہیں جو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں راوی کہتا ہے یہ سنکر ابو عمرو سجدہ میں گر پڑے اور بہت روئے۔ پھر کہا: اچھا جو معلوم کرنا چاہتے ہو معلوم کرو، تو میں نے کہا: کیا آپ نے ابو محمد حسن عسکریؑ ۔ کے خلف کو دیکھا ہے؟ کہا: خدا کی قسم میں نے دیکھا ہے، اور ان کی گردن ایسی ہے (یعنی وہ ایسے ہیں) یہ کہہ کر انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ میں نے کہا، ایک سوال اور باقی رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا: بتاؤ کیا ہے ۔ میں نے کہا: آپؑ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ تو تم پر حرام ہے کہ ان کا نام معلوم کرو اور یہ میں اپنی طرف سے بتا نہیں سکتا چونکہ نہ میں حرام کو حلال کر سکتا ہوں اور نہ حلال کو حرام کر سکتا ہوں، لیکن یہ حکم آپؑ کی طرف سے، بادشاہ کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ ابو محمدؑ نے وفات پائی اور انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ہے چنانچہ اس نے آپ کی میراث کو تقسیم کر دیا ہے اور میراث ایسے لوگوں نے لے لی ہے کہ جن کو کوئی حق نہیں پہنچتا تھا اور صاحب الزمان نے اس پر صبر کیا جبکہ امام حسن عسکریؑ صاحب عیال تھے حکومت کے جاسوس تلاش میں ہیں لیکن کوئی شخص آپ کا تعارف کرنے کی جسارت نہیں کرتا ہے اور اگر انہیں نام معلوم ہو گیا تو وہ اسی نام سے تلاش کرنے لگیں گے۔ لہٰذا خدا

سے ڈرو! اور اس سلسلہ میں خاموشی اختیار کرو۔

۴۔ الخرائج۔ عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ ابو جعفر عمری کے پاس ان کے والد کے انتقال پر امام زمانہ کا ایک تعزیتی خط آیا تمہارے والد نے باسعادت زندگی گذاری اور مرتے وقت تک قابل تعریف رہے، ان کی موت پر تم بھی سوگوار ہو اور ہم بھی، ان کی جدائی کا جتنا غم تمہیں ہے اتنا ہی ہمیں بھی ہے ان کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ اللہ نے انہیں تم جیسا فرزند عطا کیا کہ ان کے بعد ان کا قائم مقام ہو۔ میں کہتا ہوں، نفس اپنی جگہ پاک ہیں، شیخ نے اپنی کتب غیبت میں ایک جماعت سے اس نے صدوق سے انہوں نے احمد بن ہارون فامی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ، جعفر حمیری سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: شیخ ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید عمری کے پاس ان کے والد کے انتقال پر امام زمانہ کا تعزیتی خط آیا۔ خط کے چھٹے۔ پیراگراف۔ حصہ میں مرقوم تھا: بیشک ہم خدا ہی کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اس کے امر کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کے فیصلہ پر راضی برضا ہیں۔ تمہارے والد نے باسعادت زندگی گذاری اور مرتے دم تک قابل تعریف رہے۔ خدا ان پر رحم فرمائے اور انہیں ان کے اولیاء اور ائمہ سے ملحق فرمائے کہ وہ تقرب خدا اور ائمہ کے امور میں مسلسل سعی و کوشش کرتے رہے، خدا ان کے چہرہ کو شاداب رکھے اور ان کی لغزشوں کو معاف کرے، اس خط کے آخری حصہ میں تحریر ہے: اس مصیبت پر خدا تمہیں زیادہ سے زیادہ ثواب عطا فرمائے اور اس غم پر تمہیں نیک جزاء عطا کرے ان کی موت پر تم بھی سوگوار ہو اور ہم بھی، ان کی جدائی کا جتنا غم تمہیں ہے اتنا ہی ہمیں بھی ہے، خدا انہیں ان کی جگہ خوش رکھے یہ ان کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے انہیں تم جیسا فرزند عطا کیا کہ جو ان کے بعد ان کا جانشین اور قائم مقام ہے اور ان کیلئے طلب رحمت کرتا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں تمہارا قائم مقام پاکیزہ ہے اور جو خدا نے تمہارے اندر اور تمہارے پاس قرار دیا ہے وہ پاکیزہ ہے خداوند عالم تمہاری مدد فرمائے، تمہیں قوت سے نوازے تمہارے بازوؤں کو مضبوط کرے، تمہیں توفیق دے اور تمہارا سرپرست، ولی، محافظ و نگہبان رہے۔

۵۔غیبت الشیخ۔(شیخ طوسی) نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن ہمام سے انہوں نے محمد بن حمویہ بن عبدالعزیز رازی سے ۲۸۰ھ میں محمد بن ابراہیم بن مہزیار اہوازی سے روایت کی ہے کہ ابوعمرو کے انتقال پر آپ کا خط آیا: اور ان کے فرزند، خدا انہیں سلامت رکھے، وہ اپنے والد ''خدا ان سے راضی ہو اور انہیں خوش رکھے اور ان کے چہرہ کو شاداب کرے'' کی حیات میں ثقہ رہے اور ان کی راہ پر گامزن ہیں وہ ہماری طرف سے بیٹے کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس پر عمل کرتے ہیں، خدا ان کی سرپرستی کرے، اور اپنا خط اس پر تمام کیا تھا، اور ہمارے معاملات انہیں سے سمجھو!

۶۔غیبت الشیخ (شیخ نے) ایک جماعت سے، جماعت نے ابوجعفر بن علی بن الحسینؒ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے محمد بن علی بن اسود قمی نے بیان کیا کہ ابوجعفر عمری قدس سرہ نے اپنی قبر کھودی اور اس کو ساج کی لکڑی سے ڈھانک دیا، میں نے اس کا سبب معلوم کیا تو کہنے لگے: لوگوں کے (مختلف) اسباب ہوتے ہیں میں نے پھر اس کا سبب معلوم کیا: تو انہوں نے کہا: مجھے یہ حکم ملا ہے کہ اپنے کام سمیٹ لو چنانچہ دو ماہ بعد ان کا انتقال ہوگیا، خدا ان سے خوشنود ہو اور انہیں خوش رکھے، اسی کو خرائج میں ابوجعفر اسود سے مختصر طریقہ سے نقل کیا ہے۔

۷۔الخرائج۔ابن بابویہ نے محمد بن متیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے ابوجعفر عمری نے بلایا اور میرے سامنے کچھ نشان لگے ہوئے کپڑے اور تھیلیاں رکھیں جن میں درہم تھے اور کہا، تمہارا اسی وقت واسط پہنچنا بہت ضروری ہے اور وہاں تمہیں جو پہلا شخص ملے یہ کپڑے اور درہم اس کے حوالے کر دینا مجھے اس بات کا شدید احساس ہوا کہ مجھ جیسے کو ایسے کام کیلئے بھیج رہا ہے۔ بہرحال میں سوار ہوا اور واسط کی طرف روانہ ہوا پس وہاں جو پہلا شخص ملا میں نے اس سے واسط میں وکیل وقت حسن بن محمد بن قطاۃ صیدلانی کے بارے میں معلوم کیا تو اس نے کہا: میں ہی جعفر بن محمد بن متیل ہوں، پھر مجھ سے میرا نام لیکر مخاطب ہوا، سلام کیا، میں نے بھی انہیں سلام کیا ہم دونوں نے معانقہ کیا، میں نے کہا: ابوجعفر عمری نے آپ کو سلام کہا ہے اور مجھے یہ کپڑے اور یہ تھیلیاں دی ہیں تا کہ آپ تک پہنچا دوں۔ انہوں نے، خدا کا شکر ادا کیا اور کہا، محمد بن عبیداللہ حائیری کا انتقال ہوگیا

ہے، میں ان کا کفن لینے کیلئے نکلا ہوں جب کپڑا کھولا گیا تو دیکھا کہ اس میں کفن کی ساری چیزیں موجود ہیں اور تھیلی میں جنازہ اٹھانے والوں اور قبر کھودنے والوں کی اجرت موجود تھی، ان کی تشییع جنازہ کے بعد میں واپس لوٹ آیا۔

۸۔غیبت الشیخ۔ حسین بن ابراہیم نے ابن نوح سے انہوں نے ابونصر ہبت اللہ بن محمد سے انہوں نے اپنے ماموں ابوابراہیم جعفر بن احمد نوبختی سے انہوں نے اپنے والد اور چچا عبداللہ بن ابراہیم سے اور بنی نوبخت کی ایک جماعت سے روایت کی ہے کہ جب ابوجعفر عمری کی حالت غیر ہوئی تو ان کے پاس شیعوں کی نمایاں شخصیتیں جمع ہوئیں ان میں ابوعلی بن ہمام، ابوعبداللہ بن محمد کاتب، ابوعبداللہ الباقطانی، ابوسہل اسماعیل بن علی نوبختی، ابوعبداللہ بن وجناء اور دیگر اکابر د بزرگان شامل تھے، ان لوگوں نے ابوجعفر سے کہا: اگر کوئی حادثہ رونما ہوا تو آپ کا جانشین کون ہوگا انہوں نے جواب دیا: یہ ابوالقاسم حسین بن روح بن ابی بحر نوبختی میرے قائم مقام اور تمہارے اور صاحب الامر کے درمیان سفیر و واسطہ ہیں، یہی آپ عج کے وکیل، معتمد اور امانتدار ہیں اپنے امور میں تم انہیں سے رجوع کرنا اور اپنے اہم کام میں انہیں پر بھروسہ کرنا کہ مجھے اسی کا حکم دیا ہے اور میں نے یہ بات پہنچادی ہے۔

۹۔غیبت الشیخ۔ متکلمین میں سے ایک شخص نے جو کہ ہروی کے نام سے مشہور تھا ان "حسین بن روح" سے معلوم کیا کہ رسولؐ کی کتنی بیٹیاں تھیں؟ کہا۔ چار اس نے کہا: ان میں کون افضل تھی؟ کہا فاطمہ اس نے کہا: کیسے افضل ہوگئیں؟ جبکہ یہ عمر میں کم اور رسولؐ کے ساتھ سب سے کم رہی ہیں، انہوں نے کہا: ان دو خصلتوں کی وجہ سے جو کہ خدا نے آپ کی عظمت و شرافت کے سبب آپ کو عطا کی تھیں ان میں سے ایک تو یہ کہ انہیں رسولؐ کی میراث ملی جو کہ آپ کی اولاد میں سے کسی اور کو نہیں ملی، دوسرے یہ کہ خدا نے رسولؐ کی نسل کو ان کے ذریعہ باقی رکھا کسی اور کے ذریعہ باقی نہیں رکھا اور اس خصوصیت سے آپ کو اس لئے نوازا ہے کہ خدا آپ کی نیت سے واقف تھا، ہروی کہتا ہے اس سلسلہ میں میں نے ان سے بہتر بحث کرنے والا اور مختصر و بہترین جواب دینے والا نہیں دیکھا ہے۔

۱۰۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے ابوعبداللہ الحسین بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے ہمارے ان اہل وطن نے، جو کہ اس سال بغداد میں مقیم تھے انہوں نے مجھے اس سال کے بارے میں بتایا حاجیوں کے خلاف جس سال قرامطہ نے خروج کیا تھا، اس سال ستارے بکھر گئے تھے، میرے والد نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کو خط لکھ کر حج پر جانے کی اجازت طلب کی: جواب آیا کہ اس سال حج پر نہ جاؤ۔ والد نے دوبارہ خط لکھا کہ یہ نذر واجب ہے، کیا اس کو انجام نہ دینا میرے لئے جائز ہے جواب آیا کہ اگر ضروری ہے تو آخری قافلہ میں جانا چنانچہ وہ آخری قافلہ میں ہونے کی وجہ سے بچ گئے اور ان سے پہلے جانے والے قافلوں کے لوگ قتل کر دیئے گئے۔

۱۱۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ایک جماعت کے ساتھ کہ جس میں علی بن عیسیٰ قصری بھی شامل تھے۔شیخ ابوالقاسم حسین بن روحؒ کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔انہوں نے کہا: پوچھو تمہیں کیا چیز پیش آئی ہے۔اس شخص نے کہا: مجھے حسینؑ کے بارے میں بتایئے کہ کیا وہ خدا کے ولی تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔اس نے کہا: مجھے ان کے قاتل (خدا اس پر لعنت کرے) کے بارے میں بتایئے کیا وہ دشمنِ خدا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں اس شخص نے کہا: کیا یہ صحیح ہے کہ خدا اپنے دشمن کو اپنے دوست پر غلبہ دیدے؟ ابوالقاسم نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں کیا جواب دینا چاہئے، بیشک خارجی چیزوں کے ذریعہ خدا اپنے بندوں کو مخاطب نہیں کرتا ہے اور نہ ہی ان سے بالمشافہ کلام کرتا ہے لیکن وہ ان کی طرف انہیں کی جنس سے اور انہیں کی صنف سے انہیں جیسا رسول بھیجتا ہے اور ان کی صورت وصفت کے علاوہ رسول بھیجتا تو یہ ان کے پاس نہ جاتے اور ان کی کوئی بات قبول نہ کرتے، پھر جب وہ۔رسول۔انہیں کی جنس سے آئے وہ کھاتے پیتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے تو وہ کہنے لگے تم تو ہم ہی جیسے ہو لہذا ہم تمہاری بات اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک کہ تم ایسی

چیز پیش نہیں کرو گے کہ جس کو پیش کرنے سے ہم عاجز ہوں اس کے بعد ہم جان لیں گے کہ وہ چیز تم لوگوں سے مخصوص ہے کہ جس کو ہم انجام نہیں دے سکتے چنانچہ خدا نے ان۔ رسولوں۔ کے لئے ایسے معجزات قرار دیئے جن سے مخلوق عاجز ہے لہذا ان میں سے کسی نے ڈرانے کے بعد طوفان کا معجزہ دکھایا اور سارے سرکش اور نافرمانی کرنے والے غرق ہو گئے کسی کو آگ میں ڈالا گیا تو ٹھنڈی اور سلامتی کا سبب بن گئی، کسی نے سخت و سپاٹ پتھر کی چٹان سے اونٹنی نکالی اور اس کے تھنوں سے دودھ جاری کیا اور کسی نے دریا کو شگافتہ کیا اور ان کے لئے پتھروں سے چشمے جاری کئے اور خشک عصا کو اژدھا بنا دیا۔ اور ان میں سے کسی نے مادرزاد اندھوں کو شفا دی اور حکم خدا سے مردوں کو زندہ کیا۔ اور انہیں یہ بتایا کہ وہ اپنے گھروں میں کیا کھاتے ہیں اور کیا ذخیرہ کرتے ہیں، اور کسی کیلئے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ان سے چوپایوں جیسے اونٹ اور بھیڑیئے نے بات کی اس کے علاوہ اور بھی معجزات ہیں اور خلق میں سے ان کی امت ان معجزات کے مانند پیش نہ کر سکی۔ یہ خدا کا مقرر کیا ہوا تھا اور اپنے بندوں پر اس کا لطف تھا اور یہ اس کی حکمت تھی کہ انبیاء کو ان معجزات کے ساتھ غالب اور دوسروں کو مغلوب و مقہور قرار دیا، اگر خدا انبیاء کو ہر حال میں غالب و قادر قرار دیتا اور ان کو آزمائش و ابتلاء سے نہ گذارتا اور ان کا امتحان نہ لیتا تو لوگ انہیں کی پوجا کرنے لگتے اور صبر واندوہ اور ابتلاء میں ان کے صبر کی فضیلت بھی پوشیدہ رہ جاتی لیکن ان حالات میں انہیں غیروں ہی کی حالت میں رکھتا ہے کہ وہ ابتلاء و آزمائش میں صابر اور عافیت و آرام کی زندگی اور دشمنوں پر فتح یابی میں شکر گذار رہیں اور اپنے تمام حالات میں متواضع رہیں اور اظہار بلندی اور ظلم کرنے سے پرہیز کریں اور بندوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ انبیاء کا بھی کوئی معبود ہے وہی ان کا خالق اور ان کا چلانے والا ہے پس اس کے سارے رسول اسی کی عبادت و اطاعت کرتے ہیں اور ان لوگوں پر خدا کی حجت قائم ہو جائے جو ان کو حد سے بڑھاتے ہیں اور ان کو رب سمجھتے ہیں، یا ان چیزوں کا انکار کرتے ہیں جو کہ انبیاء ورسل لائے تا کہ جو ہلاک ہو وہ دلیل کے ساتھ اور زندہ ہو وہ بھی دلیل وثبوت کے ساتھ، محمد بن ابراہیم بن اسحٰق کہتے ہیں: دوسرے دن میں پھر شیخ ابوالقاسم حسین روح کے پاس گیا اور اپنے دل

میں سوچا کہ کل جو بات انہوں نے کہی تھی وہ اپنی طرف سے کہی تھی۔ اسی وقت مجھے مخاطب کر کے ابوالقاسم نے کہا: اے محمد بن ابراہیم اگر میں دین خدا کے بارے میں کوئی بات اپنی طرف سے کہوں تو مجھے یہ آسمان سے گرنے کے نتیجے میں مجھے کوئی پرندہ اچک لے یا ہوا دور افتادہ علاقہ میں پھینک دے۔ بلکہ اس کی اساس ہے اور یہ میں نے حجتِ خدا صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے سنی ہے۔

۱۲۔ غیبت الشیخ۔ بہت سے لوگوں نے ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا: ہم سے ابوالحسن بن شعیب طالقانیؒ نے ماہ ذی قعدہ ۳۲۹ھ میں بیان کیا۔ اور کہا: ہم سے ابوعبداللہ احمد بن ابرہیم بن مخلد نے بیان کیا اور بتایا کہ میں بغداد میں بزرگوں، محدثین، کی خدمت میں پہنچا تو شیخ ابوالحسن علی بن محمد سمری قدس سرہ نے سلسلہ گفتگو جاری کرتے ہوئے کہا: علی بن الحسین بن بابویہ القمی پر خدا رحم کرے۔ راوی کہتا ہے کہ بزرگوں نے اس جملہ کی تاریخ لکھ لی بعد میں خبر آئی کہ علی بن الحسین بن بابویہ القمی کا اسی دن انتقال ہوا تھا۔ اس کے بعد نصف ماہ شعبان ۳۲۹ھ میں ابوالحسن سمری کا انتقال ہوا، علی بن الحسین کی وفات کی خبر کے بارے میں ایک روایت ایک جماعت سے اور جماعت سے ابوعبداللہ الحسین بن علی بن الحسین بن بابویہ سے اور ان سے اہل قم کی ایک جماعت نے۔ کہ جس میں علی بن احمد اور عمران صفار اور ان کے دوست وساتھی علویہ صفار اور حسین بن احمد بن ادریس رحمہ اللہ بھی شامل تھے۔ کہا: ہم بغداد میں اس سال پہنچے جس سال ابوعلی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ کا انتقال ہوا ابوالحسن علی بن محمد سمری ہم میں سے ہر ایک سے معلوم کر رہے تھے کہ علی بن الحسین کیسے ہیں۔ ہم نے بتایا کہ خط آیا تھا اور اس دن تک بخیر تھے۔ جس دن ان کا انتقال ہوا تھا انہوں نے ان کے بارے میں پھر معلوم کیا تو نے ہم وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ انہوں نے کہا: خدا تم لوگوں کو علی بن الحسین کے سلسلہ میں اجر عطا کرے، ان کا انتقال ہو گیا ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے وہ وقت، دن اور مہینہ لکھ لیا سترہ ۱۷ یا اٹھارہ دن کے بعد خبر ملی کہ ان کا انتقال اسی وقت ہوا تھا جس وقت شیخ ابوالحسن قدس سرہ نے ہم کو خبر دی تھی۔

۱۳۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ سے انہوں نے

ابومحمد احمد بن الحسن المکتب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اس سال شہر السلام۔ بغداد۔ میں تھا کہ جس سال شیخ ابوالحسن علی بن محمد سمری قدس سرہ کا انتقال ہوا۔ وفات سے۔ کچھ روز قبل۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے لوگوں کے سامنے امام زمانہؑ کی یہ تحریر پیش کی:

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ علی بن محمد سمری! خدا تمہاری موت پر تمہارے بھائیوں کو صبر کرنے پر۔ اجر عظیم عطا کرے کہ اب سے چھ دن کے اندر تمہارا انتقال ہو جائیگا لہذا اپنے امور کو سمیٹ لو۔ اور آئندہ کیلئے کسی کو اپنا وصی مقرر نہ کرنا کہ جو تمہارے انتقال کے بعد تمہارا جانشین قرار پائے کیونکہ اب غیبت تامہ۔ یعنی غیبت کبریٰ۔ کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ اور اب اسی وقت ظہور ہوگا جب خدا کا حکم ہوگا۔ اور یہ ایک طویل مدت اور دلوں کے سخت ہو جانے زمین کے ظلم سے بھر جانے کے بعد ہی ہوگا۔ ہمارے شیعوں میں سے بعض یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم نے انہیں۔ امام زمانہ۔ کو دیکھا ہے لیکن جو شخص سفیانی کے خروج اور آسمانی آواز سے پہلے مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے سوائے بلند و عظیم خدا کے، راوی کہتا ہے کہ ہم نے اس توقیع کو لکھ لیا اور وہاں سے نکل آئے جب چھٹے روز ان کے پاس گئے تو وہ جانکنی کے عالم میں تھے، لوگوں نے کہا: آپ کے بعد آپ کا وصی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اب یہ امر خدا کے اختیار میں ہے اور وہ اپنے امر کو پورا کر کے رہے گا۔ خدا ان سے خشنود ہو اور انہیں خوش رکھے[1] یہ ان کا آخری کلام تھا جو ان سے سنا گیا۔

---

[1] کہا جاتا ہے کہ اس توقیع کا ظاہر ان متواتر و قطعی حکایات و واقعات کے منافی ہے کہ جن کا احصا نہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ حکایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ کا دیدار ہوا ہے اور بعض لوگوں کو آپ کی زیارت ہوئی ہے اور ظاہراً توقیع خود اس چیز کے منافی ہے کہ جس پر سب کا اتفاق ہے یہاں تک کہ اس توقیع کے ناقل خود شیخ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ ایک جماعت نے آپؑ کو دیکھا ہے۔ علماء نے اس منافات کو برطرف کرنے یا اس خبر کے بارے میں چند وجوہات بیان کی ہیں جن میں سے کچھ جنت الماوی میں بیان ہوئی ہیں اور ان میں سے کچھ مجلسیؒ کی بحار سے نقل ہوئی ہیں اور یہ کہ، خبر کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ دعویٰ کرنے والا اس صورت میں جھوٹا

وضاحت: ایسی ہی ایک حدیث مجھے، شیخ کی کتاب غیبت کے اس نسخہ میں ملی جو کہ میرے پاس موجود ہے اور اسی کو جنت الماوائی میں شیخ اور طبرسی سے نقل کیا ہے مگر اسمیں یہ جملہ ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جس میں میرے شیعوں میں سے بعض مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے جان لو کہ جو شخص سفیانی کے خروج اور آسمانی آواز سے پہلے مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے۔

۱۴۔ غیبت الشیخ۔ محمد بن محمد بن نعمان اور حسین بن عبید اللہ نے ابو عبد اللہ احمد بن محمد صفوانی سے روایت کی ہے اس نے کہا: شیخ ابو القاسمؒ نے ابو الحسن علی بن محمد سمری کو وصیت کی تو انہوں نے ابو القاسمؒ کی ذمہ داریوں کو سنبھالا اور جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو شیعہ ان کے پاس گئے اور معلوم کیا کہ ان کے بعد یہ ذمہ داری کس کے سپرد ہوگی اور آپ کا قائم مقام کون ہوگا تو اس سلسلہ میں کچھ اظہار خیال نہیں کیا ہاں یہ کہا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ میں اس سلسلہ میں کسی کو اپنا وصی نہ بناؤں۔

اسی پر تیسری فصل کے باب اول کی ح ۴، ۸ تیسرے باب کی ح ۱۱ اور چوتھی فصل کے باب اول کی ح ۱ و ۲ اور دوسرے باب کی ح ۲، ۶ اور ۸ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

ہے کہ جب وہ آپ کی نیابت وسفارت کے دعوے کے ساتھ آپ کے دیدار و ملاقات کا دعویٰ کرے اور آپؑ کی طرف سے آپ کے شیعوں تک اسی طرح خبر پہنچائے جس طرح غیبت صغریٰ کے زمانہ میں نواب پہنچاتے تھے۔ اور یہ قرین عقل ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث واحد، مرسل اور ضعیف ہے اسی لئے تو اس کے ناقل شیخ نے خود اپنی مذکورہ کتاب میں اس پر عمل نہیں کیا ہے اور علماء نے اس کی پروا نہیں کی ہے۔

پس یہ ان قصوں اور واقعوں کے معارض و خلاف نہیں ہے کہ جن کی تعداد سے آپ کی زیارت و ملاقات کا یقین حاصل ہوتا ہے جبکہ ان میں سے بعض تو آپ کی کرامات اور مفاخر پر مشتمل ہیں اور یہ آپؑ کے علاوہ کسی دوسرے سے صادر نہیں ہو سکتے۔

پانچویں فصل

غیبت کبریٰ کے دوران آپ کے حالات و معجزات اور ان لوگوں کے بارے
میں جو آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں

اس فصل میں دو باب ہیں

پہلا باب

غیبت کبریٰ میں آپؑ کے معجزات

اس باب میں ۱۲ حدیثیں ہیں

۱۔۲ کشف الغمہ۔ (مؤلف کشف الغمہ نے امام مہدی کے سرداب میں موجود ہونے کی تردید کے بعد لکھا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ موجود ہیں اس سے ان کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ آپ سرداب میں ہیں بلکہ اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپؑ زندہ ہیں، موجود ہیں، ٹھہرتے ہیں، سفر کرتے ہیں اور روئے زمین پر چلتے پھرتے ہیں، اس سلسلہ میں وہ قصص واحادیث بیان کرتے ہیں کہ جن کو قلم بند کرنے سے بحث طویل ہو جائیگی لہذا جو مؤلف نے لکھا ہے اس کا لب لباب یہ ہے۔

میں یہاں دو قصے نقل کرتا ہوں جو کہ میرے زمانہ کے قریب ہی پیش آئے ہیں، جن کو میرے بھائیوں کی ایک ثقہ جماعت نے مجھ سے بیان کیا ہے بلاد حلّہ میں اسماعیل بن الحسن ہرقلی نام کا ایک شخص تھا، جس کا تعلق ہرقل گاؤں سے تھا، اس کا انتقال میرے ہی زمانہ میں ہوا ہے لیکن مجھے اس کو دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا، اس کے فرزند شمس الدین نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ: جوانی کے زمانہ میں میری بائیں ران پر ایک مٹھی بھر کا پھوڑا نکل آیا تھا جو موسم بہار میں پھٹ جاتا تھا اور اس سے خون و پیپ نکلتی تھی اس کی وجہ سے کام نہیں کر سکتا تھا، میں ہرقل ہی میں مقیم

تھا ایک دن حلّہ آیا اور سید رضی الدین علی بن طاؤس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اپنی تکلیف بیان کی اور کہا: میں اس کا علاج کرانا چاہتا ہوں، انہوں نے حلّہ کے اطباء کو بلا کر دکھایا۔ انہوں نے بتلایا کہ پھوڑا مخصوص رگ پر ہے، اس کے علاج میں خطرہ ہے، اگر اس کو کاٹا جائے تو رگ کٹنے کا اندیشہ ہے اور اس سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ سید رضی الدین قدس اللہ روحہ نے کہا: میں بغداد جا رہا ہوں وہاں کے اطباء ان سے زیادہ تجربہ کار اور ماہر ہیں لہٰذا تم بھی میرے ساتھ چلو چنانچہ وہ ان کے ساتھ بغداد گئے انہوں نے اطباء کو بلایا تو انہوں نے وہی جواب دیا جو حلّہ کے اطباء نے دیا تھا پھر تو ان کا دل اور ملول ہوا۔ سید رضی الدین نے ان سے کہا: شریعت نے تمہیں انہیں کپڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے لیکن جہاں تک ممکن ہو احتیاط کرو اور خود کو مشقت میں نہ ڈالو کہ اس سے خدا اور رسول نے منع کیا ہے میرے والد نے کہا: جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے اور بغداد تک آ گیا ہوں تو سامراء میں امام حسن عسکریؑ کی زیارت کا شرف حاصل کرلوں پھر اپنے اہل خانہ کے پاس لوٹ جاؤں گا چنانچہ وہ اپنا سامان سید رضی الدین کے پاس چھوڑ کر سامراء کی طرف روانہ ہو گئے ۔والد کہتے ہیں: میں نے روضہ میں داخل ہو کر ائمہ کی زیارت پڑھی اور سرداب میں داخل ہوا خدا اور امامؑ سے فریاد کی اور رات کا کافی حصہ سرداب ہی میں بسر کیا اور جمعرات تک روضہ ہی میں مقیم رہا۔ پھر دجلہ گیا وہاں غسل کیا، اور صاف ستھرا لباس پہنا اور جو لوٹا میرے ساتھ تھا اسے بھر لیا اور امام حسن عسکریؑ کے روضہ کی طرف جانے کیلئے اوپر آیا تو میں نے دیکھا کہ شہر پناہ کے دروازہ سے چار سوار نکلے چونکہ روضہ کے اطراف میں کچھ شریف لوگ بھیڑ بکریاں چراتے تھے لہٰذا میں نے سوچا کہ یہ بھی انہیں میں سے ہیں، جب قریب آئے تو معلوم ہوا کہ دو جوان ہیں ایک غلام لگتا تھا، تینوں تلوار حمائل کئے ہوئے تھے، ایک ضعیف العمر ہیں، ان کے ہاتھ میں نیزہ ہے اور ایک تلوار حمائل کئے ہوئے اور تلوار کے اوپر سے رنگین عبا ڈالے ہوئے ہیں، سر پر عمامہ ہے جس کا ایک سرا لٹکا ہوا ہے۔ یعنی تحت الحنک چھوڑ رکھا ہے۔ مجھے دیکھ کر وہ بزرگ کہ جن کے ہاتھ میں نیزہ تھا راستے کے دائیں جانب ہو گئے اور اپنے نیزہ کو زمین میں گاڑ دیا اور دوسرے دو جوان راستے کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے،

اب رہ گیا وہ جوان جو پوستین کی عبا ڈالے ہوئے تھا تو وہ میرے والد کے سامنے راستہ میں کھڑے ہو گئے وہ نزدیک گئے تو ان سب نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا، عباء والے نے میرے والد سے کہا: تم کل اپنے گھر جانا چاہتے ہو؟ والد نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: آؤ دیکھوں تو تمہیں کہاں تکلیف ہے۔ والد نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ وہ میرا بدن مس کریں، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ دیہاتی ہیں یہ پاک وناپاک کو اہمیت نہیں دیتے ہیں اور میں ابھی دریا سے غسل کر کے آرہا ہوں، میری قمیص بھی تر ہے، یہ سوچتے ہوئے میں آگے بڑھ گیا۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور میرے پہلو کی طرف ٹٹولنے لگے اور اپنے ہاتھ سے پھوڑے کو پکڑ کر دبا دیا تو مجھے تکلیف محسوس ہوئی پھر حسب سابق اپنے گھوڑے کی زین پر بیٹھ گئے اور اس بوڑھے نے مجھ سے کہا: اے اسماعیل تمہیں بیماری سے نجات مل گئی مجھے تعجب ہوا کہ انہیں میرا نام کیسے معلوم ہو گیا، مگر میں نے کہا: انشاء اللہ ہمیں بھی نجات مل گئی اور آپ تو کامیاب ہیں ہی راوی کہتا ہے: اس بزرگ نے کہا: یہ امام ہیں، یہ سنتے ہی میں آگے بڑھا، بغل گیر ہوا، قدموں کو بوسہ دیا اس کے بعد وہ آگے آگے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چلا، انہوں نے کہا: بس اب تم واپس جاؤ، میں نے کہا: نہیں! میں تو اب آپ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ انہوں نے کہا: تمہارے واپس جانے میں ہی تمہارا فائدہ ہے۔ میں نے پھر پہلا جملہ دہرایا تو ان بزرگوار نے مجھ سے کہا: تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہارے امام تم سے دوبار کہہ چکے ہیں کہ لوٹ جاؤ اور تم مانتے نہیں ہو، اس بات سے مجھے شرم محسوس ہوئی اور میں کھڑا ہو گیا، وہ چند قدم آگے بڑھے اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم بغداد پہنچو گے تو تمہیں ابو جعفر یعنی خلیفہ مستنصر طلب کرے گا جب تم اس کے پاس جاؤ اور وہ تمہیں کچھ دے تو مت لینا اور میرے فرزند رضی سے کہنا کہ وہ تمہارے لئے علی بن عوض کے نام خط لکھ دیں کیونکہ میں نے ان سے کہہ دیا ہے لہذا جو تم مانگو گے وہ دیں گے، یہ کہہ کر آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آگے بڑھ گئے اور میں وہیں سے انہیں دیکھتا رہا، جب وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور مجھے ان کی جدائی کا احساس شدید طور پر ستانے لگا تو میں کچھ دیر کے لئے زمین پر بیٹھ گیا اور جب روضہ کی جانب آیا تو خادم میرے گرد

جمع ہو گئے اور کہنے لگے! تمہارا چہرہ اس قدر متغیر کیوں ہے کیا تمہیں کوئی تکلیف ہے؟ میں نے کہا: نہیں! انہوں نے کہا: کیا تمہارا کسی سے جھگڑا ہوا ہے؟ میں نے کہا: نہیں! جو تم کہہ رہے ہو ایسی تو کوئی بات نہیں ہے لیکن میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں یہ بتاؤ کیا تم ان سواروں کو پہچانتے ہو جو تمہارے پاس تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں یہ شرفاء میں سے ہیں بھیڑ بکریاں چراتے ہیں، میں نے کہا نہیں! بلکہ وہ امام زمانہؑ تھے، انہوں نے کہا: ان میں سے امام کون تھے بزرگوار یا وہ جو پوستین کی عباڈالے ہوئے تھے؟ میں نے کہا: جو پوستین کی عباڈالے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: کیا تم نے انہیں اپنا مرض دکھایا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے اپنے ہاتھ سے اسے دبا دیا مجھے تھوڑی تکلیف بھی محسوس ہوئی پھر میں نے اپنا پاؤں کھول کر دیکھا تو اس پر پھوڑے کا کہیں نام ونشان نہ تھا تو مجھے کچھ حیرت ناک شک ہوا۔ کہ پھوڑا اس پیر میں تھا یا اس میں۔ لہذا میں نے دوسرا پیر کھول کر دیکھا تو اس میں بھی کچھ نہ تھا۔ اتنے میں لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑے اور میری قمیص کو پھاڑ کر بطور تبرک لے گئے، خادم مجھے خزانہ میں لے گیا اور مجھے لوگوں سے بچایا، روضہ امام حسن عسکریؑ میں، بین النہرین ایک داروغہ مقرر تھا جب اس نے یہ شور وغل سنا تو لوگوں سے معلوم کیا کہ شور وغل کیسا ہے لوگوں نے اسے واقعہ سنایا تو وہ خود خزانے کی کوٹھری کے پاس آ گیا، اس نے مجھ سے میرا نام پوچھا اور کہا تم بغداد سے کب آئے تھے؟ میں نے بتایا کہ میں اس ہفتہ کے شروع میں آیا تھا وہ چلا گیا اور میں نے حرم ہی میں رات گذاری، صبح کی نماز پڑھ کر وہاں سے نکلا تو کافی دور تک بہت سے لوگ میرے ساتھ آئے پھر وہ واپس لوٹ گئے اور میں اوان پہنچ گیا، رات وہیں بسر کی اور صبح کو بغداد کیلئے روانہ ہوا میں نے دیکھا کہ پرانے پل کے پاس لوگوں کا جم غفیر ہے اور وہ ہر آنے والے کا نام ونسب پوچھ رہے ہیں اور یہ کہ کہاں سے آ رہا ہے؟ چنانچہ انہوں نے مجھ سے بھی معلوم کیا کہ تمہارا کیا نام ہے اور کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے بتایا تو وہ میرے گرد جمع ہو گئے اور میرے کپڑے نوچنے لگے، میرے حواس بجا نہ رہے، بین النہرین کے داروغہ نے اس واقعہ کی اطلاع بغداد کر دی تھی لہذا وہ مجھے بغداد لے گئے میرے گرد لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ قریب تھا کہ میری جان ہی لے لیں گے، وزیر قمی نے سعید رضی الدین کو

طلب کیا اور ان سے گذارش کی آپ اس خبر کی تصدیق فرمائیں، راوی کہتا ہے کہ وہ۔ سعید رضی الدین۔ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ چلے چنانچہ باب نوبی پر ہماری ملاقات ہوئی، ان کے اصحاب نے میرے اطراف سے لوگوں کو ہٹایا، جب سعید رضی الدین نے مجھے دیکھا تو فرمایا: کیا یہ لوگ آپ ہی کے بارے میں کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، وہ اپنی سواری سے اترے اور میری ران کھول کر دیکھی تو اس پر کسی پھوڑے کا نام ونشان تک نہ تھا یہ دیکھ کر ان پر تھوڑی دیر تک غشی طاری رہی، پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور وزیر کے پاس لے گئے وہ روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے: جناب یہ میرا بھائی ہے اور سب سے زیادہ میرے دل سے قریب ہے۔ وزیر نے مجھ سے معلوم کیا کہ ماجرا کیا ہے؟ میں نے واقعہ سنا دیا۔ اس نے ان اطباء کو طلب کیا جنہوں نے اس کو دیکھا تھا، اور ان سے اس کے علاج کیلئے کہا تھا انہوں نے کہا تھا کہ اس کا علاج صرف لوہے کے اوزار کے ذریعہ آپریشن ہی سے ممکن ہے اور جیسے ہی آپریشن ہوگا یہ مر جائیگا وزیر نے کہا: اگر بالفرض اس کا آپریشن کر دیا جائے اور یہ مرنے سے بچ جائے تو ان کو تندرست ہونے میں کتنا وقت لگے گا؟ اطباء نے کہا: دو مہینے اور پھوڑے کی جگہ پر ایک سفید گہرا نشان رہے گا اس پر بال نہیں اگیں گے وزیر نے پوچھا: اس کو تم نے کتنے دن پہلے دیکھا تھا اطباء نے جواب دیا دس دن پہلے، اور وزیر نے اس ران سے کپڑا ہٹایا جس میں تکلیف تھی تو اس پر کسی طرح کا کوئی نشان نہ تھا، ایک طبیب نے کہا: ایسا تو صرف حضرت عیسیٰؑ کر سکتے ہیں، وزیر نے کہا: بیشک یہ تمہارا کام نہیں ہے، ہم جانتے ہیں کس کا کرشمہ ہے۔ پھر انہیں مستنصر خلیفہ کے دربار میں پیش کیا گیا اس نے بھی ان سے معلوم کیا تو انہوں نے اسکے سامنے بھی پورا قصہ سنا دیا تو اس نے انہیں ہزار دینار دیئے جانے کا حکم دیا اور کہا: یہ تمہارے اخراجات کیلئے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں ان میں سے ایک بھی لینے کی جسارت نہیں کروں گا۔ خلیفہ نے کہا: تمہیں کسی کا ڈر ہے؟ انہوں نے کہا: اسی کا کہ جس نے مجھے شفا دی ہے اسی نے کہا ہے کہ ابوجعفر سے کچھ نہ لینا اس پر خلیفہ رونے لگا اور بہت رنجیدہ ہوا اور وہ اس کے پاس سے کچھ لیئے بغیر ہی نکل آئے علی بن عیسیٰ کہتے ہیں: ایک روز میں اسی قصہ کو اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے بیان کر

رہا تھا اوران میں ان کے فرزند شمس الدین بھی موجود تھے، لیکن میں ان سے متعارف نہیں تھا، جب قصہ ختم ہو گیا تو انہوں نے کہا: میں ان کا فرزند ہوں، انہیں کے صلب سے ہوں، اس اتفاق سے مجھے بڑا تعجب ہوا۔ میں نے کہا کیا تم نے ان کی ران پر پھوڑا دیکھا تھا؟ اس نے کہا: نہیں میں اس وقت بچہ تھا ہاں شفاء یابی کے بعد دیکھا تھا وہاں کوئی نشان نہیں تھا اس مقام پر بال اگے ہوئے تھے، علی بن عیسیٰ کہتے ہیں: میں نے سید صفی الدین محمد بن محمد بن بشر علوی موسوی سے اور نجم الدین حیدر بن الایسرؒ سے معلوم کیا، یہ دونوں اس وقت نمایاں اور ممتاز افراد میں سے تھے اور میرے دوست تھے، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ قصہ صحیح ہے اور انہوں نے اس ران پر پھوڑا دیکھا تھا اور پھر شفایابی کے بعد بھی ران کو دیکھا تھا اور ان کے فرزند نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے والد اس واقعہ کے بعد بہت ملول رہتے تھے انہیں امامؑ کے فراق کا قلق تھا چنانچہ وہ سردیوں کے زمانہ میں بغداد جاتے تھے اور سردیوں میں وہیں قیام پذیر ہوتے تھے اور ہر روز سامرا زیارت کرتے اور بغداد لوٹ آتے تھے، اس سال انہوں نے چالیس بار زیارت کی اس تمنا میں کہ شاید گیا وقت پھر لوٹ آئے اور جو حصہ نہیں مل سکا وہ مل جائے لیکن خدا ان پر رحم کرے وہ اسی حسرت میں دنیا سے چلے گئے خدا ان پر اور ہمارے اوپر رحم کرے۔

صاحب کشف الغمہ کہتے ہیں، دوسرا واقعہ مجھ سے سید باقی بن عطوہ علوی حسینی نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

ان کے والد زیدی المسلک تھے اور انہیں اپنے بیٹے کا مذہب امامیہ کی طرف مائل ہونا پسند نہیں تھا وہ کہا کرتے تھے میں اس وقت تک تمہاری تصدیق نہیں کروں گا اور نہ تمہارے مذہب کا قائل ہوں گا جب تک تمہارے امام مہدی نہیں آئیں گے یعنی مجھے اس مرض سے شفاء نہیں دیں گے، وہ اکثر یہی جملہ دہراتے تھے ایک روز عشاء کے وقت ہم سب جمع تھے کہ ہمارے والد چلائے اور ہمیں آواز دی ہم دوڑتے ہوئے ان کے پاس پہنچے، انہوں نے کہا: تمہارے امام ابھی ابھی میرے پاس تھے دوڑو! ان کی زیارت کرو ابھی کچھ دیر پہلے میرے پاس سے نکلے ہیں، چنانچہ ہم لوگ باہر نکلے اور

ادھر ادھر دیکھا، کوئی بھی نظر نہ آیا ہم لوٹ کر والد کے پاس گئے اور ان سے معلوم کیا کہ قصہ کیا ہے انہوں نے بتایا: ایک شخص تھوڑی دیر پہلے میرے پاس آیا: اور بولا اے عطوہ! میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں تمہارے بیٹوں کا امام ہوں، میں تمہیں شفاء دینے آیا ہوں، پھر انہوں نے ہاتھ بڑھایا اور میری ناف پر رکھ کر تھوڑا دابا اور چلے گئے، اس کے بعد میں نے اپنا ہاتھ رکھ کر دیکھا تو بالکل ٹھیک تھا۔ ان کے بیٹوں نے مجھ سے بتایا کہ پھر وہ ہرن جیسے ہو گئے اور کوئی تکلیف نہ رہی، اور یہ قصہ مشہور ہوا میں نے ان کے بیٹوں کے علاوہ دیگر لوگوں سے بھی اس کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔ آپؑ سے لوگوں کی ملاقات کے بارے میں بہت سی خبریں ہیں، چنانچہ کچھ لوگ حجاز وغیرہ میں راستہ بھٹک گئے تو آپؑ نے انہیں نجات دی اور ان کی منزل مقصود تک پہنچایا۔ اگر طوالت کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم یہاں ان میں سے کچھ بیان کرتے لیکن اتنے ہی کافی ہیں کہ جن کا وقوع میرے زمانہ سے قریب ہے۔

۳۔ جنت الماویٰ (۳۲ ویں حکایت) ماہ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۹ھ میں آقا محمد مہدی نام کا ایک شخص کاظمین آیا، جو برمہ کی پراچین بندرگاہوں میں سے ملومین بندرگاہ کا باشندہ تھا جو کہ آج کل برطانیہ کے قبضہ میں ہے اور ہندوستان کے صوبہ کلکتہ سے اسٹیمر۔ بخاری کشتی ۔سے چھ دن کی مسافت پر واقع ہے۔ ان کے والد شیراز کے رہنے والے تھے، لیکن ان کی پیدائش مذکورہ بندرگاہ میں ہوئی تھی اور وہیں سکونت پذیر تھے اور مذکورہ سنہ سے تین سال قبل شدید مرض میں مبتلا ہو گئے تھے اور جب اس سے شفایاب ہوئے تو گونگے، بہرے ہو گئے چنانچہ وہ اپنے مرض کی شفایابی کے لئے عراق ائمہ کی زیارت پر گئے، کاظمین میں ان کے بعض عزیز مشہور تاجر تھے وہ انہیں کے یہاں آئے اور تقریباً بیس دن تک انہیں کے یہاں قیام پذیر رہے، جس دن وہ کاظمین سے سامراء جا رہے تھے اس دن دریا میں طغیانی کی وجہ سے کشتی نہ جا سکی لہٰذا انہوں نے ان کو ان سواروں کے سپرد کر دیا، جو کہ بغداد و کربلا کے باشندے تھے، اور ان سے گذارش کی کہ ذرا ان کا خیال رکھیں اور ان کی مدد کریں کیونکہ یہ اپنی ضرورت کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ اور سامراء کے بعض لوگوں کو خط لکھا کہ

ان کا خیال رکھیں، جب وہ اس باشرف اور مقدس خطہ میں پہنچا اور ماہ جمادی الآخر ۱۲۹۹ھ کی دس تاریخ کو جمعہ کے دن بعد از ظہر سرداب میں پہنچے تو اس وقت وہاں مقدس و معتمد لوگوں کی ایک جماعت بھی موجود تھی، اس مبارک چبوترہ پر پہنچے اور ایک مدت گریہ وزاری کرتے رہے، اپنی حالت کو دیوار پر لکھ دیتے تھا اور ناظرین سے دعا کی التماس کرتے تھے چنانچہ وہ تضرع وزاری میں مشغول رہے یہاں تک کہ خدا نے اس کی زبان کو کھول دیا اور وہ وہاں سے حضرت حجت علیہ السلام کے اعجاز سے بہترین زبان اور فصیح کلام کے ساتھ نکلے اور روز شنبہ استادنا الاعظم الحاج میرزا محمد حسن شیرازی متع اللہ المسلمین بطول بقاۂ کے درس میں پہنچے اور وہاں سورہ فاتحہ کی اس طرح تلاوت کی کہ حاضرین نے ان کی صحت اور حسن قرائت کا اقرار کیا، یہ واقعہ مشہور ہو گیا۔ شنبہ و یکشنبہ کی شب میں علماء و فضلاء نے صحن شریف میں جشن مسرت منعقد کیا اور صحن میں چراغاں کیا۔ اور اس قصہ کو اشعار کے قالب میں ڈھال کر شہروں میں تقسیم کرایا، اور اس کے ساتھ سواری میں مداح اہل بیتؑ فاضل لبیب الحاج ملا عباس صفار الزنوزی بغدادی بھی تھے اس سلسلہ میں انہوں نے ایک طویل قصیدہ کہا ہے اور فاضل مذکور نے اس کو مرض و صحت دونوں حالتوں میں دیکھا تھا۔

و فی عامها جئت و الزائرین . الیٰ بلدة سر من قدرآها

یہ پورا قصیدہ مذکورہ معجزہ کے شرح و بسط کے ساتھ، جنت الماوئی میں مذکور ہے اس سلسلہ میں سید مودب ادیب لبیب فخر الطالبین، ناموس علویین سید حیدر بن سید سلیمان حلیؒ کا کہا ہوا قصیدہ بھی مرقوم ہے۔

۴۔ بحار الانوار۔ کتاب، تنبیہ الخواطر سے، مجھ سے سید بزرگ علی بن ابراہیم عریضی علوی حسینی نے بیان کیا اور انہوں نے علی بن علی بن نما سے انہوں نے حسن بن علی بن حمزہ اقساسی سے، علی بن جعفر بن علی المدائنی علوی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: کوفہ میں ایک پستہ قد شیخ تھے جو زہد میں مشہور، سیر و سیاحت سے دور اور عبادت میں مستغرق تھے، صالح آثار کے شیدائی تھے، ایک دن

ایسا اتفاق ہوا کہ میں اپنے والد کی بزم میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ آئے اور والد سے گفتگو کرنے لگے، انہوں نے کہا: ایک رات کو میں مسجد جعفی میں تھا، یہ کوفہ سے باہر ایک قدیم مسجد ہے، آدھی رات گذر چکی تھی اور میں تنہائی میں مصروف عبادت تھا کہ میری طرف تین اشخاص آئے، وہ مسجد میں داخل ہوئے جب وہ مسجد کے درمیان پہنچے تو ان میں سے ایک زمین پر بیٹھ گیا اور اپنے دائیں بائیں ہاتھ سے مٹی ہٹانے لگا تو وہاں پانی نکل آیا اس نے وضوء کیا اور ان دونوں سے وضو کرنے کیلئے کہا: انہوں نے بھی وضو کیا اب وہ آگے بڑھکر امام کی حیثیت سے کھڑا ہوا اور وہ دونوں ماموم کی حیثیت سے کھڑے ہو گئے میں نے بھی ان کے ساتھ نماز ادا کی جب وہ سلام پھیر چکے اور نماز تمام کر چکے تو چونکہ مجھے ان کے چشمہ جاری کرنے پر بڑی حیرت تھی اس لئے میں نے اپنے دائیں جانب والے شخص سے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ حسن عسکریؑ کے فرزند صاحب الامر ہیں یہ سنتے ہی میں ان کے قریب گیا، ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا، اور عرض کی: فرزندِ رسول اللہ! آپ شریف عمر بن حمزہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، کیا وہ حق پر ہیں؟ تو فرمایا نہیں! لیکن ہو سکتا ہے کہ ہدایت پا جائیں، مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ جب تک ہمیں نہیں دیکھ لے گا، نہیں مرے گا، اس سے میں انگشت بدنداں رہ گیا پھر ایک طویل عرصہ گذر گیا اور اس میں شریف کا انتقال ہو گیا اور یہ نہیں سنا گیا کہ انہوں نے صاحب الامر کو دیکھا ہے اس کے بعد میری ملاقات شیخ زاہد بن بادیہ سے ہوئی تو میں نے یہ واقعہ انہیں یاد دلایا اور ان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: آپ نے تو کہا تھا کہ جب تک وہ صاحب الامر کو دیکھ نہیں لیگا نہیں مرے گا؟ انہوں نے کہا: تم نے یہ کہاں سے سمجھ لیا کہ مرنے سے پہلے اس نے امام سے ملاقات نہیں کی تھی؟! اس کے بعد میری ملاقات شریف ابو المناقب بن شریف عمر بن حمزہ سے ہوئی اور ان کے والد کے بارے میں بات ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ: ایک رات کے آخری حصہ میں جب کہ وہ اس مرض میں مبتلا تھے جس میں ان کا انتقال ہوا ہم اپنے والد کے پاس تھے، ان کی طاقت جواب دے چکی تھی اور ان کی آواز دھیمی ہو گئی تھی اور سارے دروازے

بند تھے کہ ایک شخص ہمارے پاس آیا ہم ایسے خوف زدہ ہوئے کہ اس سے یہ بھی معلوم نہ کر سکے کہ آپ کون ہیں اور کیسے آنا ہوا وہ میرے والد کے پاس بیٹھ گیا اور دیر تک میرے والد سے محو گفتگو رہا اور میرے والد روتے رہے پھر اٹھا اور ہماری نظروں سے غائب ہو گیا۔ میرے والد نے کہا: مجھے اٹھا کر بٹھاؤ ہم نے انہیں بٹھا دیا، انہوں نے آنکھیں کھولیں اور کہا: وہ کہاں ہیں جو میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے؟ ہم نے کہا: جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے، انہوں نے کہا: انہیں تلاش کرو، ہم نے ان کو تلاش کیا تو دیکھا گھر کے دروازے بند ہیں اور ان کا کوئی پتہ نہیں ہے آخرکار ہم ان کے پاس لوٹ آئے اور انہیں صورت حال بتا دی کہ وہ تلاشِ بسیار کے باوجود ہمیں نہیں ملے۔ آخر وہ کون تھے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ صاحب الامر تھے اس کے بعد میرے والد کے مرض میں شدت پیدا ہو گئی اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔

۵۔ بحار الانوار۔ سید علی بن عبد الحمید نے کتاب السلطان المفرج عن اھل الایمان میں حضرت قائمؑ کی زیارت سے مشرف ہونے والوں کے تذکرہ کے ذیل میں لکھا ہے، یہ واقعہ ماہ صفر ۷۵۹ھ کا ہے اور عالم فاضل، قدوۃ الکامل، محقق مدقق مجمع الفضائل، مرجع افاضل، افتخار العلماء فی العالمین کمال ملت والدین، عبد الرحمٰن بن العمانی نے مجھ سے نقل کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے پاس اس کی کاپی موجود ہے وہ لکھتے ہیں کہ رحمتِ خدا کا محتاج بندہ عبد الرحمٰن بن ابراہیم قبانقی بیان کرتا ہے کہ میں حلہ سیفیہ میں سنا کرتا تھا۔ خدا اسے محفوظ رکھے۔ کہ بزرگ و معظم جمال الدین بن شیخ قاری نجم الدین جعفر بن الزھری مفلوج ہو گئے تھے ان کے والد کے انتقال کے بعد ان کی دادی نے ہر طرح ان کا علاج کرایا لیکن انہیں شفاء نہ ہوئی تو بعض اطباء نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ انہیں بغداد کے اطباء کو دکھاؤ، اس ضعیفہ نے بغداد کے اطباء کو بلایا انہوں نے بھی مدتِ دراز تک علاج کیا مگر صحت یاب نہ ہو سکے پھر اس ضعیفہ سے کہا گیا کہ حلہ میں مقام صاحب الزمانؑ پر جو قبہ ہے اس کو اس کے نیچے سلا دو خدا انہیں شفاء عطا کرے گا چنانچہ وہ انہیں وہاں لے گئیں اور وہیں چھوڑ دیا تو

صاحب الزمان نے انہیں کھڑا کر دیا اور ان سے فالج کو دور کر دیا، پھر ہم دونوں ساتھ رہنے لگے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے جدائی آسان نہ تھی، ان کا ایک گھر تھا جس میں حلقے کے سربرآوردہ اور جوان وخوردسال جمع ہوتے تھے اور ان سے یہ واقعہ سننے کی گذارش کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ میں مفلوج تھا اور اطباء میرے علاج سے عاجز آچکے تھے اور ان کا جو واقعہ میں تقریباً تواتر کے ساتھ حلقے میں سن چکا تھا وہی انہوں نے مجھ سے بیان کیا اور کہا: صاحب الزمان نے مجھ سے فرمایا: کہ تمہیں تمہاری دادی نے قبہ کے نیچے لٹا دیا ہے۔ اٹھو! میں نے عرض کی میں تو ایک زمانہ سے اٹھنے پر قادر نہیں ہوں، آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اذن سے اٹھو! آپؑ نے اٹھنے پر میری مدد کی تو میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور فالج کا اثر برطرف ہو گیا تو پھر کیا تھا ایک جم غفیر میرے اوپر ٹوٹ پڑا قریب تھا کہ میرا دم نکل جائے لوگوں نے بطور تبرک میرا لباس نوچ لیا اور پھر اپنا لباس مجھے دیا، گھر لوٹا تو میرے اوپر فالج کا بالکل اثر نہیں تھا، میں نے لوگوں کا لباس واپس کر دیا، راوی کہتا ہے جب وہ لوگوں سے بیان کرتے تھے تو میں اسے سنتا تھا بعض لوگ تو اسے بار بار سنتے تھے مرتے دم تک ان کا یہی وتیرہ رہا۔

۶۔ بحار الانوار۔ مذکورہ کتاب میں مرقوم ہے۔ اسی میں سے وہ واقعہ بھی ہے جس کی خبر مجھے میرے ایک معتمد نے دی ہے اور یہ خبر مشہد شریف، غروی۔ نجف اشرف۔ والوں میں بہت مشہور ہے۔

واقعہ اس طرح ہے کہ وہ گھر کہ جس میں آج ۷۸۹ھ میں میں ساکن ہوں یہ پہلے ایک نیک و صالح آدمی کا تھا جس کو حسین مدلل کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور اسی نسبت سے اس کو ساباط مدلل کہا جاتا ہے یہ ساباط۔ دو مکانوں کے درمیان چھت۔ روضۂ نجف کی دیواروں سے بالکل متصل ہے، یہ شخص اہل وعیال والا تھا۔ اس پر ایسا فالج کا حملہ ہوا کہ وہ کھڑا ہونے سے بھی معذور ہو گیا، اس کے ضروری حوائج کو اس کے گھر والے ہی انجام دلاتے تھے وہ ایک عرصہ تک اسی حال میں رہا جس کی وجہ سے اس کے اہل وعیال لوگوں کے محتاج ہو گئے اور انہیں فقر وتنگ دستی نے گھیر لیا ۷۲۰ھ کی ایک رات کو کہ جب رات کا ایک چوتھائی حصہ گذر گیا تھا اس نے اپنے اہل خانہ کو بیدار کیا وہ سب اٹھ بیٹھے تو دیکھا کہ گھر اور اس کی چھت نور سے اتنی چمک رہی ہے کہ آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اس کے اہل وعیال

نے معلوم کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ اس نے کہا: امام زمانہؑ تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اے حسین کھڑے ہو جاؤ، میں نے عرض کی مولا! آپ جانتے ہیں کہ میرے اندر کھڑے ہونے کی سکت نہیں ہے، آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا اور فالج کا اثر زائل ہو گیا اور اب میں بالکل صحیح ہوں اور مجھ سے فرمایا: یہ ساباط میرے جد امیر المومنینؑ کی زیارت کیلئے میرا راستہ ہے لہٰذا رات کو اس کو بند کر دیا کرو میں نے عرض کی: بسر و چشم: مولا میں خدا اور آپ کی طاعت کیلئے آمادہ ہوں، اس کے بعد وہ شخص اٹھا اور جو فضل و کرم اس پر ہوا تھا اس کا شکر ادا کرنے کیلئے روضہ امیر المومنینؑ کی زیارت کی اور وہ ساباط۔ آج تک ضرورت کے وقت لوگوں کے نذر ماننے کی جگہ بنی ہوئی ہے اور امام قائمؑ کی برکت سے جو بھی نذر مانتا ہے وہ ناامید نہیں ہوتا ہے۔ وضاحت: بحار الانوار میں اس موضوع پر اسی کتاب سے کچھ حکایات اور بھی نقل ہوئی ہیں جن کو ہم نے اسی کو کافی سمجھتے ہوئے تحریر نہیں کیا ہے۔

۷۔ الکلم الطیب۔ شیخ صہرشتی نے قبس المصباح میں تحریر کیا ہے: ہمیں شیخ صدوق ابو الحسن احمد بن علی بن احمد نجاشی الصیرفی، المعروف بابن الکوفی نے ماہ ربیع الاول کے آخر ۴۴۲ھ میں بغداد میں خبر دی وہ بڑے بارعب، ثقہ اور موافق و مخالف کے نزدیک سچے تھے اور خدا ان سے خوشنود ہوا اور ان کو خوش کرے۔ اور کہا: مجھے حسن بن محمد بن جعفر تمیمی نے خبر دی اور کہا: اور مجھ سے ابو الوفاء شیرازی نے بیان کیا! جو کہ سچے تھے، مجھے کرمان کے حاکم ابو علی الیاس نے گرفتار کیا اور قید میں ڈال دیا اور مجھ سے موکل کہتے تھے کہ وہ تمہیں سزا دینے کا ارادہ کر چکا ہے، اس سے میں محزون رہتا تھا اور نبیؐ و ائمہ کے توسل سے خدا کی بارگاہ میں مناجات کرتا رہتا تھا، شب جمعہ میں، میں نے نماز تمام کی اور سو گیا تو خواب میں رسولؐ اللہ کو دیکھا اور آنحضرتؐ نے فرمایا تم دنیا کی کسی چیز کے بارے میں مجھ سے میری بیٹی سے اور میرے بیٹوں سے توسل نہ کرو بلکہ جتنا تمہارا دل چاہے خدا کی طاعت کرو ہاں میرے بھائی ابو الحسن اس شخص سے انتقام لیں گے جس نے تمہارے اوپر ظلم کیا ہے۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! وہ اس سے کیسے انتقام لیں گے کہ جس نے میرے اوپر ظلم کیا ہے؟ ان کے گلے میں رسی کا پھندا پڑا اور انہوں نے انتقام نہیں لیا، ان کا حق غصب کیا گیا انہوں نے

لب کشائی نہیں کی راوی کہتا ہے کہ آپؑ نے تعجب سے مجھے دیکھا اور فرمایا: یہ ایک عہد ہے جو میں نے ان سے لیا ہے اور ایک امر ہے جو میں نے انہیں دیا ہے وہ اسے ضرور انجام دیں گے اور اس سلسلہ میں حق ادا کریں گے تباہی اس شخص کیلئے ہے جس نے خدا کے ولی سے مزاحمت کی دیکھو! علی بن الحسین، بادشاہوں اور شیاطین کے پھندوں سے نجات دلانے کیلئے ہیں اور محمد بن علیؑ امام محمد باقر۔ اور جعفر بن محمدؑ آخرت کیلئے ہیں اور تم ان کے ذریعہ خدا کی طاعت طلب کرو، اور موسیٰ بن جعفر کے ذریعہ خدا سے عافیت طلب کرو اور علی بن موسیٰؑ امام رضاؑ کے ذریعہ خشکی اور سمندر میں سلامتی طلب کرو، اور محمد بن علیؑ۔ امام محمد تقیؑ۔ کے ذریعہ خدا سے رزق حاصل کرو اور علی بن محمد۔ امام علی نقیؑ۔ نوافل، برادران کے ساتھ نیکی کرنے اور طاعتِ خدا کی طرف رغبت کرنے کیلئے ہیں اور حسن بن علی۔ حسن عسکریؑ۔ آخرت کیلئے ہیں اور صاحب الزمانؑ، جب تمہارے سر پر تلوار ہو اور پانی سر سے اونچا ہو جائے تو ان سے مدد طلب کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے راوی کہتا ہے کہ میں نے خواب ہی میں پکارا یا صاحب الزمان ادرکنی، حقیقت یہ ہے کہ میری طاقت جواب دے چکی ہے۔ ابوالوفاء کہتے ہیں کہ میں خواب سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ پہرے دار میری بیڑیاں کھول رہے ہیں۔

وضاحت: سید بزرگ سید علی خان قدس سرہ نے کلم الطیب میں صہر شتی وغیرہ سے ائمہ سے توسل کے سلسلہ میں ایک دعا نقل کی ہے اور اس دعا کے بعد اور بھی ائمہ سے توسل کے سلسلہ میں ایک اور دعا نقل کی ہے۔

۸۔ کشف الاستار۔ (لکھتے ہیں) ابھی چند روز قبل حکومت عثمانیہ کے اونچے پائے کے ان حکام کو جو کہ مشہد شریف غروی (نجف اشرف) میں مقیم ہیں امام مہدیؑ نے معجزہ دکھا دیا اور اس کا چرچہ چار دانگ میں پھیل گیا ہے، ہم اس کو بطور تبرک صحیح سند کے ساتھ بیان کر رہے ہیں جناب فاضل رشید سید محمد سعید آفندی خطیب نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے: آل رسول علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی اس کرامت کو برادران اسلام کیلئے بیان کر دینا ضروری ہے اور وہ یہ کہ ایک عورت جس کا نام ملکہ

بنت عبدالرحمٰن تھا اور نجف اشرف میں المکتب الحمیدی، میں ہمارے معاون ملا امین کی زوجہ تھی اور ۲ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ منگل کی شب میں اسکے سر میں درد ہوا صبح ہوئی تو اس کی دونوں آنکھوں کی روشنی ختم ہو چکی تھی اس کو کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی، یہ واقعہ انہوں نے مجھ سے بیان کیا، میں نے اس کے شوہر سے کہا اسے تم علی مرتضیٰؑ کے روضہ میں لے جاؤ تا کہ یہ ان سے شفا طلب کرے اور آپؑ کو اپنے اور خدا کے درمیان میں واسطہ قرار دے کر دعا کرے تا کہ وہ اسے شفاء عطا کرے اتفاق سے وہ اسے چہار شنبہ کی رات میں اس لئے نہ لے جا سکے کہ مصیبت بلا میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بہت چلا رہی تھی، رات کے کسی حصہ میں اسے نیند آئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے شوہر اور زینب نام کی عورت کے ساتھ امیر المومنینؑ کی زیارت کیلئے جا رہی ہے اور گویا انہوں نے راستہ میں ایک بہت بڑی مسجد دیکھی جو نمازیوں سے چھلک رہی ہے اسے دیکھنے کیلئے یہ اس کے اندر گئے تو اس مصیبت زدہ نے سنا کہ ایک شخص جماعت کے بیچ سے کہتا ہے اے وہ عورت جو اپنی آنکھیں کھو چکی ہے گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تم شفاء پاؤ گی۔ اس عورت نے کہا: خدا آپ کو خیر و برکت عطا کرے آپ کون ہیں؟ جواب آیا میں مہدی ہوں یہ سن کر وہ خوشی سے اٹھ بیٹھی جب چہار شنبہ کی صبح ہوئی تو وہ بیرونِ شہر مقام کی طرف روانہ ہوئی اس کے ساتھ بہت سی عورتیں تھیں لیکن وہ اکیلی اندر گئی اور وہاں تضرع و زاری کرنے لگی اس پر غشی طاری ہوگئی غشی کے عالم میں اس نے دو جلیل القدر مردوں کو دیکھا ان میں سے بزرگ آگے آگے اور جوان پیچھے پیچھے ہے بزرگ نے اس کو مخاطب کیا۔ گھبراؤ نہیں، اس نے کہا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں علی بن ابی طالبؑ ہوں اور یہ جو میرے پیچھے ہے یہ میرا بیٹا مہدیؑ ہے، پھر بزرگ نے ایک عورت کو حکم دیا: اے خدیجہ اٹھو اور اس مسکین کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دو چنانچہ وہ عورت آئی اور دونوں آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا اور اب میں دیکھنے لگی اور پہلے سے اچھا نظر آنے لگا۔ اور عورتیں میرے سر پر تہلیل کر رہی ہیں، چنانچہ عورتیں اس کے ساتھ درود پڑھتی ہوئی خوشی خوشی آئیں اور اس کے ساتھ حضرت علیؑ کے روضہ میں زیارت کے لئے گئیں اور اب اس کی آنکھیں الحمد للہ،

پہلے سے بہتر ہیں اور جن دو حضرات کی کرامت کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے یہ تو ان کی معمولی کرامت ہے کیونکہ اس سے عظیم امور کو ان دونوں کے نیک وصالح خادم اپنے مولا کی اجازت سے انجام دیتے ہیں تو پھر سید المرسلین کی آل کے سر برآوردہ۔ آپؐ پر اور آپ کی آل پر روز جزاء تک رحمتیں ہوں۔ افراد سے ایسے معجزات کیوں کر ممکن نہیں ہیں۔

خدا ہمیں ان کی محبت پر موت دے آمین آمین یہ تھی وہ چیز کہ جس کی اطلاع نجف اشرف میں مدرس وخطیب سید محمد سعید کو ملی۔

اسی پر پانچویں فصل کے دوسرے باب کی ح ۲، ۵، ۷، ۸ دلالت کر رہی ہے، اس سلسلہ میں بحار میں بہت زیادہ واقعات لکھے گئے ہیں، اسی طرح محدث نوری نے دار السلام، جنت الماوی اور نجم الثاقب میں تحریر کیا ہے اور فضل میثمی عراقی نے دار السلام میں ان کے علاوہ بھی علماء ومحدثین نے ایسے بہت سے معجزات بیان کئے ہیں جو حد تواتر سے بھی آگے ہیں اور ان میں سے بہت سے معجزات کی اسناد صحت ومتن کے اعتبار سے بہت بلند ہے کہ انہیں علماء میں سے زہاد واتقیاء نے نقل کیا ہے یہ وہ چیز ہے جس سے آپ کے وجود کی برکت اور آپ سے توسل وشفاعت طلبی کے سبب ہم شب وروز دیکھتے ہیں اور بارہا اس کا تجربہ کر چکے ہیں، خدا ہمیں محمد وآل محمدؐ کے تصدق میں ان کے مددگاروں، شیعوں اور ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرنے والوں میں قرار دے۔

دوسرا باب

اس شخص کے بارے میں جس نے آپؑ کو غیبت کبریٰ میں دیکھا ہے

اس باب میں ۱۳ حدیثیں ہیں

۱۔ الانوار النعمانیہ (ج ۱) مقدس اردبیلی قدس سرہ کے ورع اور زہد و تقویٰ میں ان کے بلند رتبہ اور ان کی بعض کرامات کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے: علم و عمل میں میرے ثقہ مشائخ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ اس شخص یعنی مقدس اردبیلی کے ایک شاگرد میر فیض اللہ تفرشی[1] تھے، مقدس اردبیلی فضل

---

[1] یہ سید بزرگوار امیر فیض اللہ بن عبد القاہر الحسینی تفرشی ہیں۔ امل الآمل میں ہے کہ یہ بڑے ہی جلیل القدر فاضل و محدث تھے ان کی بعض کتابیں ہیں ان میں سے شرح المختلف اور ایک کتاب اصول میں ہے ان دونوں کتابوں کے بارے میں مجھے میرے والد کے ماموں شیخ علی بن محمود عاملی نے بتایا ہے، انہوں نے ان سے نجف میں پڑھا اور انہوں نے انہیں اجازہ دیا یہ ان کے فضل و علم اور صلاح و عبادت کا ذکر کرتے تھے سید مصطفیٰ تفرشی نے اپنی کتاب رجال میں بحر علم، کوہ حلم، متکلم، فقیہہ اور ثقہ سید نا طاہر کے تذکرہ کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے جائے پیدائش تفرش ہے، تعلیم مشہد میں حاصل کی اور آج کل اپنے جد کے قبہ، مشہد الغروی، نجف اشرف میں۔ سکونت پذیر ہیں نہایت ہی خوش خلق اور نرم مزاج ہیں اور صلحاء، علماء اور اتقیاء کے صفات ان میں جمع ہیں، ان کی بھی چند کتابیں ہیں: حاشیہ علی المختلف اور شرح الاثنا عشریہ ہے انہوں نے شیخ محمد بن الحسن بن الشہید الثانی العاملی سے نقل کیا ہے اور روضات میں مرقوم ہے کہ آپ مقدس اردبیلی کے خاص شاگردوں میں سے تھے اور ان کے امر کے اسرار سے واقف تھے۔

وورع کی اس منزل پر فائز تھے کہ وہ شاگرد کہتا ہے: قبہ شریفہ سے متصل مدرسہ میں میرا کمرہ تھا اتفاق سے میں مطالعہ سے فارغ ہوا تو رات کا بڑا حصہ گذر چکا تھا میں روضہ کی زیارت کی غرض سے نکلا رات بہت اندھیری تھی میں نے دیکھا کہ ایک آدمی روضہ کی طرف چلا آرہا ہے میں نے سوچا کہ یہ چور ہے قندیل وغیرہ چرانے آیا ہے میں اس کے قریب آیا، میں نے اسے دیکھ لیا لیکن اس نے مجھے نہیں دیکھا وہ دروازہ کے پاس گیا اور کھڑا ہو گیا، میں نے دیکھا کہ تالے ٹوٹ کر گر پڑے اور دوسرا اور تیسرا دروازہ اسی وقت کھل گیا، وہ قبر منور کے پاس گئے سلام پڑھا تو قبر سے جواب سلام آیا میں نے ان کی آواز پہچان لی وہ امام سے علمی مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے پھر میں نے دیکھا کہ وہ شہر سے باہر مسجد کوفہ کی طرف جا رہے ہیں، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اس طرح چلا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکیں جب وہ مسجد کے محراب میں داخل ہوئے تو میں نے سنا کہ اسی مسئلہ پر دوسرے شخص سے محوِ گفتگو ہیں، پھر وہ واپس لوٹے تو میں بھی واپس کیا اور جب شہر کے دروازہ پر پہنچے تو صبح ہو چکی تھی، اب میں نے ان کے سامنے آکر کہا: حضور میں اول سے آخر تک آپ کے ساتھ ساتھ تھا، بتایئے وہ کون تھا جس سے آپ قبہ میں گفتگو کر رہے تھے؟ اور وہ کون تھا جس سے آپ مسجد کوفہ میں گفتگو کر رہے تھے؟ تو انہوں نے مجھ سے محکم و مضبوط عہد لیا کہ یہ راز مرتے دم تک کسی سے نہیں بتاؤں گا کہا: بیٹا! بعض مسائل میرے لئے واضح نہیں تھے لہذا میں مولا امیر المومنینؑ کی قبر پر آیا اور آپ سے اس مسئلہ کے متعلق گفتگو کی اور اس کا جواب میں نے سنا۔ اور آج کی شب مجھے مولانا صاحب الزمان کا حوالہ دیا اور فرمایا: آج کی رات میرے بیٹے مہدیؑ مسجد کوفہ میں ہیں ان کے پاس جاؤ اور یہ مسئلہ ان سے دریافت کرو اور یہ مہدیؑ تھے، یہ واقعہ مختصر اختلاف کے ساتھ بحار الانوار میں ایک جماعت سے اور اس نے سید فاضل امیر علام آپ کے دوسرے شاگرد سے نقل کیا ہے کہ جن کی طرف مقدس اردبیلی نے مرتے دم اشارہ کیا تھا جیسا کہ روضات الجنات میں آیا ہے کہ شرعی مسائل میں ان کی طرف رجوع کریں، اور عقلی مسائل میں اپنے دوسرے شاگرد امیر فضل اللہ کی طرف رجوع کرنے کا اشارہ کیا اس کو نجم الثاقب میں اور منتہی المقال میں انوار نعمانیہ سے اور اس میں امیر علام سے نقل کیا ہے۔

۲۔ بحار الانوار۔ انہیں سے وہ واقعہ بھی منقول ہے جس کی مجھے اہل نجف کی ایک جماعت نے

خبر دی ہے کہتے ہیں کہ کاشان کا ایک شخص حج بیت اللہ الحرام کے سفر پر جاتے ہوئے نجف آیا وہاں وہ شدید طور پر مریض ہو گیا یہاں تک کہ اس کے دونوں پیر خشک ہو گئے چلنے سے معذور ہو گیا، اس کے ساتھیوں نے اسے روضہ کے پاس والے مدرسہ میں مقیم ایک نیک منش آدمی کے پاس چھوڑ دیا اور حج کیلئے چلے گئے ادھر یہ شخص ہر روز اس مریض کو کمرہ میں بند کر کے تفریح و تماشہ کیلئے نکل جاتا تھا، ایک روز اس مریض نے اس سے کہا: اس جگہ سے میرا دل بھر گیا ہے وحشت ہونے لگی ہے، آج مجھے بھی لے چلئے اور کسی جگہ چھوڑ کر آپ جہاں چاہیں چلے جائیں راوی کہتا ہے کہ وہ مجھے اٹھا کر نجف سے مقام امام زمانہؑ پر لے گیا اور مجھے وہاں بٹھا دیا اپنی قمیص کو حوض میں دھویا اور اس کو درخت پر پھیلا دیا اور صحراء میں چلا گیا، میں غم زدہ تنہا رہ گیا اور اپنے اوپر پڑنے والی افتاد کے بارے میں سوچنے لگا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و جمیل اور گندمی رنگ کا جوان صحن میں آیا مجھے سلام کیا اور مقام کے کمرہ میں چلا گیا اور محراب کے نزدیک چند رکعات ایسے خضوع و خشوع کے ساتھ نماز بجالایا کہ ایسا خضوع و خشوع میں نے ہرگز نہیں دیکھا تھا، نماز سے فارغ ہو کر وہ میرے پاس آیا، میرا حال پوچھا: میں نے کہا: میں ایک بلاء میں مبتلا ہو گیا ہوں جس سے میں تنگ آچکا ہوں، نہ خدا مجھے شفاء دے رہا ہے کہ میں صحیح ہو جاؤں اور نہ مجھے اٹھا رہا ہے کہ مجھے اس سے آرام مل جائے، اس نے کہا: گھبراؤ نہیں خدا تمہیں عنقریب دونوں عطا کرے گا اور چلا گیا، اس کے نکل جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ قمیص زمین پر گر پڑی ہے میں اٹھا اور قمیص دھو ڈالا اور درخت پر پھیلا دیا اور پھر اپنے بارے میں سوچنے لگا کہ نہ میں کھڑا ہو سکتا تھا اور نہ چل پھر سکتا تھا، تو یہ کیسے ہو گیا: پھر میں نے خود کو دیکھا تو اس مرض کا کوئی نام و نشان نہ ملا کہ جس میں میں مبتلا تھا میں سمجھ گیا کہ وہ حضرت قائم تھے، پھر میں اٹھا اور صحراء پر نظر ڈالی لیکن کوئی بھی دکھائی نہیں دیا۔ مجھے بڑی ندامت ہوئی جب صاحب حجرہ آیا اور مجھ سے میرا حال پوچھا اور میری کیفیت دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا تو میں نے اسکو ماجرا سنایا تو سنہرے موقعہ کے چھوٹ جانے کا اسے بھی افسوس ہوا اور میں اس کے ساتھ کمرہ پر گیا، کہتے ہیں وہ ایسے ہی صحیح و سالم رہا یہاں تک کہ اس کے ساتھی حج سے واپس آگئے اور اس نے انہیں دیکھ لیا اور کچھ دن ان کے ساتھ رہا۔ پھر بیمار ہوا اور مر گیا صحن میں سپرد خاک ہوا اور امام زمانہؑ نے جو دونوں باتوں کے واقع ہونے

کی خبر دی تھی وہ صحیح ہوگئی یہ واقعہ اہل نجف کے درمیان بہت مشہور ہے اور مجھ سے ان کے معتمد و نیک افراد نے بیان کیا ہے۔

۳۔ جنت الماویٰ۔ نویں حکایت۔ مجھ سے عالم عامل، عارف کامل، خوف و رجاء کی تختیوں میں غوطہ زن زہد و تقی کے میدان کے شہ سوار ہمارے مفید ساتھی اور سید سے سچے دوست آغا علی رضا، بن عالم الجلیل الحاج مولانا محمد نائینیؒ، نے ان سے متقی و پرہیزگار، صاحب کرامات و مقامات عالیہ مولانا زین العابدین بن عالم الجلیل مولانا محمد سلماسیؒ سے جو کہ عالم مسدد فخر الشیعہ، زینت الشریعۃ علامہ طباطبائی سید محمد مہدی بحر العلوم اعلی اللہ درجتہ، کے شاگرد تھے، خفیہ طور پر اور علی الاعلان ان کے خاص تھے، وہ کہتے ہیں: میں نجف میں سید مہدی بحر العلوم کے درس میں شریک تھا کہ ان سے ملاقات کیلئے صاحب قوانین محقق قمی آئے یہ اسی سال کا واقعہ ہے جس سال وہ۔ محقق قمی۔ ائمہ عراق کی زیارت کیلئے عجم سے عراق آئے تھے اور حج کیلئے جا رہے تھے درس کا سلسلہ بند ہو گیا اور حاضرین جن کی تعداد سو سے زیادہ تھی جو ان سے استفادہ کرنے کیلئے حاضر ہوئے تھے سب چلے گئے، ان میں سے تین صاحبانِ ورع و صلاح اور رتبہ اجتہاد پر پہنچنے والے باقی بچے، محقق قمی نے سید محمد مہدی بحر العلوم کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا: آپ مرتبہ روحانیت و جسمانیت پر فائز ہیں اور ظاہر و باطنی منزل پر پہنچے ہوئے ہیں لہذا ان باغات سے جو میوے آپ نے چنے ہیں اور اس دستر خوان سے جو غذائیں آپ کو میسر آئی ہیں ان میں سے کچھ ہم کو بھی دیجئے اور بیان فرمائیے تاکہ اس کے ذریعہ سینے کشادہ اور دل مطمئن ہو جائیں اس پر سید محمد مہدی بحر العلوم نے بے ساختہ جواب دیا اور کہا: میں دوران قبل ایک شب میں یا اس (تردد راوی کی طرف سے ہے) کوفہ کی مسجد اعظم میں نماز شب پڑھ کر اول صبح نجف پہنچنا چاہتا تھا تاکہ بحث و مذاکرہ نہ چھوٹ جائے، برسوں تک ان کا یہی وتیرہ رہا، جب میں مسجد سے باہر نکلا تو میرے دل میں مسجد سہلہ جانے کا شوق پیدا ہوا لیکن اس ارادہ کو اس لئے ترک کر دیا کہ صبح سے پہلے شہر۔ نجف۔ نہیں پہنچ سکوں گا اور آج کی بحث و مذاکرہ چھوٹ جائیگا لیکن وہاں جانے کا شوق ہر لمحہ بڑھ رہا تھا اور مسجد سہلہ کے کیلئے دل مائل تھا ایک قدم

آگے بڑھاتا تو دوسرا پیچھے ہٹاتا تھا اسی دوران ایک تیز اور گرد وغبار والی ہوا نے مجھے راستہ سے ہٹا دیا گویا توفیق بہترین رفیق ہے اور مجھے مسجد کے دروازہ پر پہنچا دیا۔ میں مسجد کے اندر داخل ہوا۔ مسجد عبادت گذاروں اور زائروں سے بالکل خالی تھی صرف ایک جلیل القدر انسان خدائے جبار سے ایسے الفاظ میں مناجات کرنے میں مشغول تھے کہ جس سے سخت ترین دل بھی موم ہو جائے اور پتھر کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے ان الفاظ کو سن کر کہ جن کو میرے کانوں نے نہیں سنا تھا اور معقول دعاؤں میں ایسے الفاظ میری آنکھوں نے نہیں دیکھے تھے میرے حواس بجا نہ رہے میری حالت غیر ہونے لگی پاؤں تھرتھرانے لگے۔ میں سمجھ گیا کہ مناجات کرنے والا ان الفاظ کو اسی وقت ایجاد کر رہا ہے۔ دل ودماغ میں موجود الفاظ استعمال نہیں کر رہا ہے لہذا میں اسی جگہ ٹھہر کر ان الفاظ کو سن کر لطف اندوز ہونے لگا۔ وہ اپنی مناجات سے فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوا اور فارسی میں کہنے لگا ''مہدی'' بیا یعنی اے مہدی جلدی آجاؤ، میں چند قدم اس کی طرف بڑھا اور پھر ٹھہر گیا، اس نے مجھے حکم دیا کہ آؤ، میں تھوڑا آگے بڑھ کر پھر رک گیا انہوں نے حکم دیا کہ آگے آؤ لہذا میں آگے بڑھا اور انہوں نے کہا: ادب فرمانبرداری میں ہے چنانچہ میں ان کے اتنا قریب ہو گیا کہ میرا ہاتھ ان تک اور ان کا ہاتھ مجھ تک پہنچ جائے انہوں نے کوئی بات کہی۔ مولانا سلماسی کہتے ہیں کہ جب سید محمد مہدی بحر العلوم کا سلسلہ کلام یہاں تک پہنچا تو انہوں نے اس پر پردہ ڈال دیا اور محقق قمی کے اس سوال کا جواب دینے لگے کہ آپ کو کلام میں اتنی مہارت ہونے کے باوجود آپ کی تصنیف اتنی کم کیوں ہے، اس سلسلہ میں انہوں نے کئی وجوہات بیان کیں پھر محقق قمی نے اس مخفی کلام کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: یہ راز ہے جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ محدث نوری نے جنت الماویٰ کی دسویں حکایت میں لکھا ہے کہ مجھ سے میرے مذکورہ مخلص بھائی نے مولانا سلماسی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ میں ان کی محفل میں موجود تھا کہ ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ غیبت کبریٰ کے زمانہ میں کسی نے آپؑ کا دیدار کیا ہے؟ اس وقت آپ کے ہاتھ میں تمبا کو کشی کا ایک آلہ (حقہ) تھا، اس کے جواب میں خاموش رہے۔ سر جھکا لیا اور دبے لفظوں میں خود کو مخاطب کر کے کہا: اس کے کیا معنی

ہیں۔اس کے جواب میں، کیا کہوں؟ جب کہ مجھے میرے مولا نے اپنے سینے سے لگایا ہے اور دوسری طرف حدیث میں اس شخص کو جھٹلایا گیا ہے جو آپؑ کے دیدار کا دعویٰ کرے اور اس کے جواب میں اسی پر اکتفاء کی۔

۴۔ جنت الماوی۔ مذکورہ سند کے ساتھ لکھتے ہیں: ہم نے ان کے ساتھ حرم عسکریین (امام علی نقی وامام حسن عسکریؑ کے روضہ) میں نماز پڑھی وہ تشہد سے تیسری رکعت کیلئے اٹھنا چاہتے تھے اس وقت ان پر ایک حالت طاری ہوگئی لہذا وہ تھوڑا آرام لیکر اٹھے، فارغ ہونے کے بعد ہم بھی تعجب میں تھے اور اس کی وجہ نہیں سمجھ پا رہے تھے اور اس سلسلہ میں سوال کرنے کی ہم میں سے کوئی جرأت نہیں کر رہا تھا، یہاں تک کہ ان کے گھر تک پہنچ گئے دستر خوان بچھ گیا اور ایک بزرگ نے مجھے اشارہ کیا کہ آپ سے سوال کروں۔ میں نے کہا: آپ مجھ سے زیادہ ان کے قریب ہیں، مرحوم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ میں نے کہا۔ میں ان سے سب سے زیادہ بے تکلف تھا۔ یہ لوگ اس بات سے پردہ ہٹانا چاہتے ہیں جو آپ پر نماز کی حالت میں طاری ہوئی تھی۔ فرمایا: اس وقت حضرت حجتؑ اپنے والد کے حرم میں سلام کی غرض سے تشریف لائے تھے تو ان کے جمال انور سے میرے اوپر وہ اثر ہوا جو تم نے دیکھا یہاں تک کہ آپؑ حرم سے چلے گئے جنت الماوی میں اور بھی حکایات نقل ہوئی ہیں کہ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سید محمد مہدی نے امام زمانہ کو دیکھا ہے یہ تو ان سے تقریباً تواتر کی حد تک نقل ہوا ہے اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔

۵۔ الخرائج۔ ابو القاسم جعفر بن قولویہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا: جب میں ۳۳۷ھ میں حج کے ارادے سے چلا اور بغداد پہنچا تو اسی سال قرامطہ نے حجر اسود کو واپس کیا۔ میں یہی دیکھنا چاہتا تھا کہ دیکھوں حجر اسود کو اس کی جگہ کون نصب کرتا ہے کیونکہ میں نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ اس کی جگہ وہی نصب کرے گا جو اس زمانہ میں حجت خدا ہو گا جیسا کہ حجاج کے زمانہ میں اس کو اس کی جگہ پر امام زین العابدینؑ نے رکھا تھا اور وہ اپنی جگہ رک گیا تھا لیکن بغداد پہنچ کر میں سخت بیمار ہو گیا اور میں ڈرتا تھا کہ کہیں اس بیماری میں میری موت نہ واقع ہو جائے لہذا مجھے حج کا ارادہ ترک

کرنا پڑا اور میں نے ابن ہشام کو اپنا نائب بنایا اور انہیں ایک سر بمہر خط دیا جس میں میں نے اپنی عمر کے بارے میں سوال کیا تھا اور یہ کہ میری موت اسی بیماری میں ہوگی یا نہیں؟ میں نے اس سے کہا: یہ خط اس شخص کو دینا جو حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کرے گا ابن ہشام کہتے ہیں: میں مکہ پہنچا اور میں نے ایک ایسا آدمی ساتھ لیا جو مجھ سے لوگوں کے اژدحام کو دور کرے میں نے دیکھا کہ جو بھی حجر اسود کو اس کی جگہ رکھتا ہے وہ اپنی جگہ نہیں رکتا ہے اچانک ایک حسین وجمیل اور گندمی رنگ کا جوان آگے بڑھا اس نے اسے اٹھایا، اور اس کی جگہ پر رکھا تو حجر اسود ٹھہر گیا گویا کہ یہ اپنی جگہ سے کبھی ہٹا ہی نہیں تھا پھر کیا تھا فضا نعروں سے گونج اٹھی اور وہ جوان وہاں سے دروازہ کی طرف سے واپس ہوا، میں بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور اسکے پیچھے روانہ ہوا میں لوگوں کو دائیں بائیں اس طرح ہٹا رہا تھا لوگ سمجھے کہ یہ کوئی پاگل ہے لوگ اسے راستہ دے رہے تھے اور میری نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں یہاں تک کہ وہ لوگوں کے ہجوم سے باہر نکل گیا اور میں اس کے تعاقب میں نہایت ہی تیزی سے بڑھا وہ معتدل رفتار سے چلتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا اس کے باوجود میں اس تک نہیں پہنچ سکا۔ جب ایسی جگہ پہنچا کہ جہاں میرے سوا اسے کوئی نہ دیکھ سکے تو وہ ٹھہر گیا اور میری طرف ملتفت ہو کر کہنے لگا: لاؤ تمہارے پاس کیا ہے۔ میں نے آگے بڑھ کر وہ خط ان کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے اسے دیکھے بغیر فرمایا: اس بیماری میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں اور جو چیز یقینی ہے وہ تیس برس کے بعد ہوگی۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ ابوالقاسم کا بیان ہے کہ ابن ہشام نے مجھے یہ سب کچھ سنایا۔ اور جب ۳۶۷ھ میں تیس سال بعد ابوالقاسم بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنے تمام امور کو سمیٹا اور اپنی تدفین کا انتظام کیا اور ایک وصیت نامہ لکھا اور اس سلسلہ میں بہت کوشش سے کام لیا تو لوگوں نے ان سے کہا: یہ کیسا خوف ہے! ہمیں خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ آپ صحت یاب ہوں گے، آپ کی کوئی خاص بیماری نہیں ہے کہ جس سے آپ ڈر رہے ہیں۔ آپ نے کہا: اسی سال مجھے موت کا خوف دلایا گیا ہے چنانچہ اسی بیماری میں ان کا انتقال ہوا۔

۶۔ مہج الدعوات۔ (کہتے ہیں) میں سامراء میں تھا کہ سحر کے وقت آپ ؑ کی دعا سنی تو میں نے

آپؑ کی اس دعا من ذکرہ الاحیاء و الاموات و ابقھم یا کہا۔ و احیھم فی عزنا و ملکنا و سلطاننا و دولتنا کو یاد کرلیا۔ یہ واقعہ شب چہار شنبہ ۲۰ ذی القعدہ ۱۲۳۸ھ کا ہے۔

۷۔ دار السلام۔ ان اشخاص کے ذکر پر مشتمل ہے جن کو امام زمانہ کا سلام پہنچا ہے۔ انیسویں حکایت میں منقول ہے معاصر فاضل میرزا محمد تنکابنی نے قصص العلماء میں فاضل لاہیجی مولانا صفر علی سے انہوں نے سید صاحب المفاتیح سے انہوں نے سید محمد بن صاحب ریاض سے اور انہوں نے علامہ کی کسی کتاب کے حاشیہ سے نقل کیا ہے کہ وہ ایک رات کو مولا امام حسینؑ کے روضہ کی زیارت کیلئے گئے وہ اپنے گدھے پر سوار تھے اور ہاتھ میں کوڑا تھا جس سے اپنی سواری کو ہنکاتے تھے، راستہ میں انہیں دیہاتی لباس میں ملبوس ایک آدمی ملا دونوں ساتھ ساتھ چلتے رہے لیکن وہ آگے آگے چل رہا تھا، اس نے مسائل و مکالمہ کا سلسلہ شروع کیا تو علامہ سمجھ گئے کہ وہ بڑا اور کم نظیر عالم ہے، لہذا اس کو اس سے مشکل مسائل کے ذریعہ آزمایا تو اسے حلال مشکلات اور گتھیوں کو سلجھانے والا اور بند دروازوں کو کھولنے والا پایا چنانچہ علامہ نے اس سے ایسے مسائل معلوم کیے جن کا سمجھنا ان کے لئے مشکل تھا۔ اور اس نے ان مسائل سے بھی پردہ اٹھا دیا نوبت اس مسئلہ تک آئی جس کا جواب انہوں نے علامہ کے نظریہ کے برخلاف دیا۔ علامہ نے کہا: یہ فتویٰ تو اصل و قاعدہ کے خلاف ہے۔ اور ان دونوں کے خلاف جو مسئلہ ہو اس کیلئے دلیل چاہئے جو ان دونوں پر وارد ہو، اس اعرابی نے کہا: اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس کو شیخ طوسی نے اپنی کتاب، تہذیب، میں نقل کیا ہے، علامہ نے کہا: یہ حدیث میں نے تہذیب میں نہیں دیکھی اور شیخ وغیرہ نے اس کا ذکر کیا ہے اس نے کہا: تہذیب کے اسی نسخہ میں دوبارہ دیکھئے جو آپ کے پاس اب بھی موجود ہے۔ اتنے اوراق پلٹئے اور اتنی سطریں گنئے تو آپ کو یہ حدیث مل جائے گی، جب علامہ نے اس کی زبان سے یہ بات سنی تو یہ محسوس کیا یہ تو غیب کی خبر ہے اور حیرت زدہ رہ گئے اور اپنے دل میں کہا: شاید یہ شخص جو اس وقت میرے آگے آگے چل رہا ہے جب کہ میں سوار ہوں، وہی ہے جس کے وجود کے محور پر موجودات کا سلسلہ جاری ہے۔ جس کے وجود کی برکت سے کائنات کا نظام جاری و ساری ہے اس شش و پنج کے دوران علامہ

کے ہاتھ سے کوڑا گر پڑا جب کوڑا گرا تو علامہ نے استفہام و معلومات فراہم کرنے کے انداز میں پوچھا کیا غیبت کبریٰ کے زمانہ میں امام زمانہ سے ملاقات ہو سکتی ہے؟ اس شخص نے زمین سے کوڑا اٹھا کر علامہ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا: کیسے نہیں ہو سکتی جب کہ ان کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہ سن کر علامہ نے خود کو ان کے قدموں پر گرا دیا اور ان پر غشی طاری ہو گئی جب علامہ کو ہوش آیا تو وہاں کوئی نہ تھا، اس کا آپ کو بہت دکھ ہوا، اپنے گھر لوٹے اور کتاب تہذیب کی صفحہ گردانی کی تو وہ حدیث جس کے بارے میں امامؑ نے بتایا تھا اس کے حاشیہ پر مل گئی لہٰذا انہوں نے اپنے خط میں لکھ دیا کہ اس حدیث کی خبر مجھے میرے مولا نے دی تھی کہ فلاں صفحہ کی فلاں سطر پر ہے، فاضل تنکابنی نے مولانا صفر علی سے اور انہوں نے سید مذکور سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس نسخہ میں علامہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا دیکھا ہے۔

۸۔ دلائل الامامۃ۔ ابو جعفر محمد بن ہارون بن موسیٰ تلعکبری نے ابوالحسین بن ابی البغل الکاتب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو منصور بن صالحان[۱] کی ملازمت اختیار کر لی تھی لیکن کچھ نا چاقی ہو گئی اور اس کے اور اپنے درمیان کی کشیدگی کی وجہ سے میں مخفی رہنے لگا، اس نے مجھے ڈھونڈ وایا اور دھمکی دی، چنانچہ میں بھی خائف و پوشیدہ رہا ایک بار میں نے (شب جمعہ نخ بحار) قریش کے قبرستان جانے کا قصد کیا اور یہ سوچا کہ وہاں رات بھر دعا و توسل کروں گا اس رات میں آندھی چل رہی تھی اور بارش ہو رہی تھی، میں نے ابن جعفر (ابو جعفر نخ) قیم سے درخواست کی وہ دروازے بند کر دے اور میرے لئے ایسی جگہ خالی کر دے جہاں میں دعا و توسل کر سکوں اور کوئی میرے پاس نہ آسکے، کیونکہ میں ڈرتا تھا کہ ابو منصور بن الصالحان سے میری ملاقات نہ ہو جائے۔ لہٰذا اس نے ایسا ہی کیا دروازوں میں تالا لگا دیا، آدھی رات کو ایسی باد و باران کا سلسلہ شروع ہوا کہ

---

[۱] واضح رہے، ہارون بن موسیٰ تلعکبری دسویں طبقہ میں ہیں اور ان کے بیٹے محمد بن ہارون گیارہویں طبقہ میں ہیں اور مفیدؒ متوفی ۴۱۳ھ کے معاصرین میں سے ہیں اس لحاظ سے ابو منصور ابن صالحان غیبت کبریٰ کے اوائل میں تھے اسی لئے ہم نے اس حکایت کو یہاں نقل کیا ہے احتمال بعید ہے کہ یہ واقعہ غیبت صغریٰ میں پیش آیا ہے۔

وہاں لوگوں کی آمد و رفت بند ہو گئی، میں دعا و زیارت اور نماز میں مشغول ہی تھا کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کے روضہ میں کسی آدمی کے آنے کی آہٹ سنی دیکھا کہ وہ شخص حضرت آدم اور اولو العزم پیغمبروں اور پھر ایک ایک امامؑ پر سلام بھیج رہا ہے یہاں تک صاحب الزمان کے نام تک پہنچا۔ تو اس نے امام زمانہ کا نام نہیں لیا اس سے مجھے تعجب ہوا سوچا کہ شاید بھول گیا ہے یا جانتا نہیں ہے یا اس شخص کا یہی مذہب ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو ابو جعفرؑ کے روضہ کی طرف بڑھا اور وہاں بھی وہی سلام و زیارت پڑھی اور دو رکعت نماز بجالایا، چوں کہ میں اسے نہیں پہچانتا تھا اور وہ مکمل طور پر جوان ، سفید لباس میں ملبوس اور تحت الحنک کے ساتھ سر پر عمامہ، رداء ڈالے ہوئے اور دوش پر کمبل رکھے ہوئے تھا، اس نے مجھ سے کہا: اے ابوالحسین بن ابی البغل تم دعائے فرج کیوں نہیں پڑھتے ؟! میں نے عرض کی: مولا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: پہلے دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا پڑھو:

یا من اظهر الجميل و ستر القبيح يا من لم يواخذ بالجريرة و لم يهتك الستر يا عظيم المن يا كريم الصفح يا مبدأً بالنعم قبل استحقاقها يا حسن التجاوز يا واسع المغفرة يا باسط اليدين بالرحمة يا منتهى كل نجوى يا غاية كل شكوى يا عون كل مستعين يا مبتدأً بالنعم قبل استحقاقها يا رباه (دس مرتبہ) يا سيداه (دس مرتبہ) يا مو لاه (دس مرتبہ) يا غايتاه (دس مرتبہ) يا منتهى رغبتاه (دس مرتبہ) (يا منتهى غاية رغبتاه نخ البحار) اسئلك بحق هذه الاسماء و بحق محمد و آله الطاهرين الا ما كشفت كربى و نفست همى و فرجت غمى و اصلحت حالى)،

اور اسکے بعد جو چاہے دعا کرے اور اسکے بعد اپنا سیدھا رخسار زمین پر رکھے اور سو مرتبہ سجدے میں کہے (**یا محمد یا علی یا علی یا محمد اکفیانی (فانکما کافیای نخ البحار) و انصرانی فانکما ناصرای** اور اسکے بعد اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھے اور سو مرتبہ کہے اور کئی، د اس کو کثرت سے تکرار کرے اور کہے **الغوث الغوث** یہاں تک کہ تمہاری سانس ٹوٹ جائے اور اپنا سر بلند کرو کہ اللہ اپنے کرم سے تمہاری حاجت کو برلائے گا انشاء اللہ۔

اے وہ جو نیکیوں کو ظاہر کرتا ہے اور برائیوں کو چھپاتا ہے۔ اے وہ جو جرم کا فوراً ہی مواخذہ نہیں

کرتا ہے، اور پردہ کو فاش نہیں کرتا ہے، اے عظیم احسان والے، اے نہایت ہی نظر انداز کرنے والے اے بہترین طور پر در گذر کرنے والے۔ اے وسیع مغفرت والے، اے رحمت کے ساتھ دونوں ہاتھ بڑھانے والے اے ہر مناجات کی انتہا اور اے ہر شکایت کے سننے والے۔ اے ہر مدد چاہنے والے کی مدد کرنے والے اے استحقاق سے پہلے نعمتیں عطا کرنے والے۔

میں تجھ سے ان اسماء کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں، محمدؐ اور ان کی آلؑ پاک کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے کرب و اضطراب کو دور کر دے اور میرے رنج و غم کو برطرف کر دے، میرے غم کی گرہ کو کھول دے اور میرے حالات کو سنوار دے اس کے بعد جو چاہے دعا کرے اور اپنی حاجت طلب کرے جب میں نماز و دعا میں مشغول ہوا تو وہ چلے گئے نماز و دعا سے فارغ ہو کر میں ابن جعفر (ابوجعفر نسخ بحار) کے پاس گیا تا کہ اس شخص کے بارے میں اس سے دریافت کروں دیکھا تو سبھی دروازوں پر تالے لگے ہوئے تھے، مجھے بڑا تعجب ہوا پھر سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی اور دروازہ ہو جس کا مجھے علم نہیں ہے، میں نے ابن جعفر قیم کو بیدار کیا تو وہ بیت زیت سے نکل کر میرے پاس آئے میں نے ان سے اس شخص اور اس کے اندر آنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ سارے دروازے بند ہیں، میں نے انہیں ابھی تک نہیں کھولا ہے، پھر میں نے انہیں سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا: یہ ہمارے مولا صاحب الزمان ہیں کیونکہ میں نے آج رات کی طرح انہیں یہاں اس وقت کئی مرتبہ دیکھا ہے جب روضہ لوگوں سے خالی ہو جاتا ہے، یہ سن کر مجھے بہت افسوس ہوا کہ سنہری موقعہ گنوا دیا، صبح کے قریب میں وہاں سے باہر آیا اور محلۂ کرخ کی طرف روانہ ہوا جہاں میں چھپا رہتا تھا، ابھی دن کی روشنی اچھی طرح نہیں پھیلی تھی کہ ابن صالحان کے آدمی مجھے تلاش کرنے آگئے اور میرے احباب سے میرے متعلق پوچھنے لگے اور ان کے ساتھ وزیر کی طرف سے امان نامہ اور ایک خط خود اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا، اس میں ہر بات ٹھیک ہی تھی چنانچہ میں اپنے معتمد احباب کے ساتھ اس کے پاس گیا، وہ مجھے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا، بغل گیر ہوا اور اس طرح پیش آیا کہ جس کی مجھے اس سے امید نہیں تھی اور کہنے لگا اب تمہاری منزلت یہ ہوگئی ہے کہ تم نے

میری شکایت صاحب الزمان سے کر دی، میں نے کہا: میں نے دعا اور درخواست کی تھی، اس نے کہا: خدا تم پر رحم کرے میں نے گذشتہ رات یعنی شب جمعہ میں صاحب الزمان کو خواب میں دیکھا کہ مجھے ہر نیکی و اچھائی کا حکم دے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں مجھ سے ناراض ہیں۔ مجھے خوف محسوس ہوا، میں نے عرض کی: لاالہ الا اللہ، میں گواہی دیتا ہوں یہ حضرات۔ ائمہ طاہرین۔ حق ہیں اور حق کی انتہا ہیں راوی نے کہا: صبح کے وقت میں نے امام زمانہ کو بیداری کی حالت میں دیکھا ہے۔ اور میں نے جو حرم میں دیکھا تھا وہ اس سے بیان کیا یہ سن کر اسے بڑا تعجب ہوا، چنانچہ صاحب العصرؑ کی برکت سے اس کے ذریعہ میرے بڑے بڑے کام انجام پذیر ہوئے اور ایسی مقصد برآوری ہوئی کہ جس کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا اسی پر پانچویں فصل کے پہلے باب کی ح١،٢،٤،٥،٦ دلالت کر رہی ہے۔

واضح رہے کہ اس سلسلہ میں جو حکایات و واقعات معتبر کتابوں میں مذکور ہیں ان میں سے ہم نے اس فصل میں بہت کم نقل کئے ہیں اور انہیں کو کافی سمجھا ہے کیونکہ اگر اس سے زیادہ نقل کرتے تو کتاب کا حجم بڑھ جاتا اس کے علاوہ یہ آثار و حکایات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا احصاء آسان کام نہیں ہے علماء نے اپنی کتابوں میں انہیں جگہ دی ہے شائقین بحار، النجم الثاقب، جنت الماویٰ اور دار السلام ملاحظہ فرمائیں یہ ان اشخاص کے حالات پر مشتمل ہیں جو امام کے سلام سے سرفراز ہوئے ہیں، اور عبقری الحسان وغیرہ مطالعہ فرمائیں تا کہ ان حکایات و واقعات کی کثرت کا علم ہو جائے اور جو شخص اس سلسلہ میں لکھی گئی کتابوں کی ورق گردانی کرے گا اسے ان میں یہ حکایات مل جائیں گی کہ جن کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے کیونکہ ان کی اسناد قوی ہیں اور ان کے نقل کرنے والے خواص اور ایسے لوگ ہیں جو صداقت و امانت اور علم و تقویٰ میں مشہور ہیں قارئین کو ان کے ذریعہ امام زمانہؑ کے وجود کا قطعی و یقینی علم حاصل ہو جائے گا، خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اس موضوع پر ایک ضخیم و مستقل کتاب لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے کہ وہ بہترین توفیق دینے والا اور مددگار ہے۔

چھٹی فصل

آپؑ کے خروج وظہور اور آپ سے پہلے حالات کے بارے میں

اور اس فصل میں گیارہ باب ہیں

پہلا باب

آپ ع کے خروج وظہور کی بعض کیفیتوں کے بارے میں

اس باب میں ۱۲ احدیثیں ہیں

ا۔ احمد بن محمد بن عبید اللہ نے عبید اللہ بن احمد بن یعقوب بن نصیر۔ نصر نخ۔ انباری سے انہوں نے احمد بن محمد بن مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن شعیب سے انہوں نے محمد بن زیاد سہمی سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمران بن داؤد سے انہوں نے محمد بن الحنفیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے میں ہر اس گروہ پر ضرور عذاب کروں گا جو اس امام کی اطاعت کرے گا جو میری طرف سے نہ ہو، خواہ وہ نیک وشریف ہی ہو اور اس گروہ پر ضرور رحم کروں گا جو میری طرف سے منسوب عادل کی اطاعت کرے گا خواہ وہ گروہ نیک اور پرہیزگار بھی نہ ہو، پھر مجھ سے فرمایا: اے علی! میرے بعد تم امام اور خلیفہ ہو، تمہاری جنگ میری جنگ اور تمہاری صلح میری صلح ہے، تم میرے نواسوں کے باپ اور میری بیٹی کے شوہر ہو اور تمہاری ذریت سے پاک ومطہر ائمہ ہوں گے، میں انبیاء کا سردار اور تم اوصیاء کے سردار ہو، میں اور تم ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو خدا جنت وجہنم اور انبیاء وملائکہ کو پیدا نہ کرتا، میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسولؐ! ہم افضل ہیں یا ملائکہ؟ فرمایا: اے علی! ہم روئے زمین پر ساری مخلوق سے افضل ہیں اور ملائکہ، مقربین سے افضل

ہیں اور افضل کیوں نہ ہوں کہ ہم نے سب سے پہلے خدا کی معرفت اور اس کی توحید کی طرف سبقت کی ہے، پس ہمارے سبب انہوں نے خدا کو پہچانا اور ہمارے سبب انہوں نے خدا کی عبادت کی اور خدا کی معرفت کی طرف ہمارے ذریعہ ہدایت پائی، اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تم میرے بھائی اور وزیر ہو، جب میں دنیا سے اٹھ جاؤں گا تو ان لوگوں کے دلوں میں تمہاری طرف سے جو کینے چھپے ہوئے ہیں وہ ظاہر ہوں گے اور میرے بعد سخت و شدید فتنے اٹھیں گے، اس وقت ہر دوست دہمدرد اور اہل وعیال سے رابطہ ٹوٹ جائے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب تمہارے شیعہ تمہارے ساتویں بیٹے کے پانچویں بیٹے کو نہیں پاسکیں گے ان کے غائب ہو جانے سے زمین و آسمان والے غم زدہ ہوں گے، ان کے غائب ہو جانے سے کتنے ہی مومن و مومنہ پریشان اور حسرت و افسوس کناں ہوں گے پھر آپؐ نے سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: اس پر میرے ماں، باپ قربان جس کا نام میرا نام اور میری شبیہ اور موسیٰ بن عمران کی شبیہ ہوگا اس کے اوپر نور کی چادر ہوگی جو شعاع قدس سے روشن ہوگی گویا میں ان کے ساتھ ہوں جو ان سے مایوس ہو چکے ہوں گے پھر انہیں ندا دی جائے گی جس کو دور سے بھی اس طرح سنا جائیگا جس طرح قریب سے سنا جائیگا وہ مومنین کے لئے رحمت اور منافقین کے لئے عذاب ہوگی، میں نے عرض کی: وہ ندا کیا ہوگی؟ فرمایا: ماہ رجب میں تین آوازیں ہوں گی پہلی آواز الا لعنة الله علیٰ الظالمین دوسری آواز ازفت الازفة (قیامت قریب ہے) تیسری آواز لوگ سورج کے ساتھ ایک واضح بدن دیکھیں گے جو یہ ندا دے گا، جان لو کہ خدا نے فلاں بن فلاں کو مبعوث کیا ہے یہاں تک کہ اسے علی کی طرف نسبت دیں گے۔ اس میں ظالموں کی ہلاکت ہے، اس وقت کشائش حاصل ہوگی اور ان سے ان لوگوں کے دلوں کو شفا ملے گی اور ان کے دلوں کی کدورت زائل ہوگی۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: حسین کے بعد نو اور ان میں نواں قائم ہوگا۔

۲۔ تفسیر علی بن ابراہیم۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے منصور بن یونس سے انہوں نے ابو خالد کابلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو جعفر نے

فرمایا: گویا میں قائم کو حجر اسود سے ٹیک لگائے ہوئے دیکھ رہا ہوں پھر وہ خدا کو اس کے حق کی قسم دیں گے اور پھر کہیں گے: اے لوگو! مجھ سے اللہ کے حق کے بارے میں کون جھگڑا کرے گا میں اللہ کے حق کیلئے اولیٰ ہوں، مجھ سے آدم کے بارے میں کون جھگڑا کرے گا میں آدم کا سب سے بڑا حقدار ہوں مجھ سے نوح کے بارے میں کون جھگڑا کرے گا میں نوح کے حق کیلئے اولیٰ ہوں، مجھ سے ابراہیم کے بارے میں کون جھگڑا کرے گا میں ابراہیم کا سب سے بڑا حقدار ہوں مجھ سے موسیٰ کے متعلق کون جھگڑا کرے گا میں موسیٰ کے حق کیلئے سب سے اولیٰ ہوں مجھ سے عیسیٰ کے بارے میں کون حجت کرے گا میں عیسیٰ کے حق لئے سب سے اولیٰ ہوں اور مجھ سے محمدؐ کے متعلق کون جھگڑا کرے گا میں محمد کا سب سے بڑا حقدار ہوں اے لوگو! مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں کون نزاع کرے گا میں کتاب خدا کیلئے اولیٰ ہوں، پھر آپ مقام (ابراہیم) کے پاس جائیں گے وہاں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور خدا کو اس کے حق کی قسم دیں گے، پھر ابو جعفر نے فرمایا: خدا کی قسم وہ کتاب خدا میں اس آیت: امن یجیب المضطر اذا دعاہ یکشف السوء و یجعلکم خلفاء الارض" میں مضطر ہیں، سب سے پہلے جبریل ان کی بیعت کریں گے پھر تین سو تیرہ آدمی آپؑ کی بیعت کریں گے۔ جن کو کو پہنچا دیا جائیگا اور باقی کو ان کے بستروں سے اٹھا لیا جائیگا جیسا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: ہے (وہ اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے) اور یہ خدا کا بھی قول ہے تم خیرات، نیکیوں، کی طرف سبقت کرو تم جہاں بھی ہو گے اللہ تم سب کو جمع کرے گا، فرمایا: خیرات سے مراد، ولایت ہے دوسری جگہ ارشاد ہے " ولئن اخرنا عنھم العذاب الیٰ امۃ معدودۃ، وہ حضرت قائم کے اصحاب ہیں خدا کی قسم وہ آپؑ کے پاس ایک ساعت میں جمع ہو جائیں گے، جب وہ بیداء میں آئیں گے تو ان پر سفیانی کا لشکر خروج کرے گا، خدا زمین کو حکم دے گا تو وہ ان کو دھنسا دے گی اور یہ خدا کا قول ہے "ولو تریٰ اذ فزعوا فلا فوت و اخذوا من مکان قریب وقالوا آمنا بہ" یعنی قائم آل محمد پر ایمان لائے تو انی لھم التناوش من مکان بعید و حیل بینھم و بین ما یشتھون : یعنی ان پر عذاب نہیں کیا جائیگا (کما فعل باشیاعھم من قبل) یعنی ان سے پہلے جو جھوٹے تھے وہ ہلاک ہوگئے (انھم کانوا فی شک مریب) نعمانی

نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے منصور بن یونس سے انہوں نے اسماعیل بن جابر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔المحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ۔ محمد بن عباس نے حمید بن زیاد سے انہوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قائم ظہور فرمائیں گے تو مسجد الحرام میں داخل ہوں گے خانہ کعبہ ان کے سامنے اور مقام ابراہیم ان کی پشت پر ہوگا پھر دو رکعت نماز پڑھیں گے پھر فرمائیں گے، اے لوگو! میں آدم کا سب سے بڑا حقدار ہوں، میں ابراہیم کا سب سے بڑا حقدار ہوں، میں اسماعیل کا سب سے بڑا حقدار ہوں، میں محمدؐ کا سب سے بڑا حقدار ہوں، پھر دونوں، ہاتھ آسمان کی طرف بلند کریں گے تضرع و زاری کے ساتھ دعا کریں گے یہاں تک کہ منہ کے بل زمین پر آئیں گے اور یہ خدا کا قول ہے: امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء و یجعلکم خلفاء الارض الله مع الله قلیلا ما تذکرون.

۴۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان ۔ کے باب اول میں حذیفہ بن یمان کے ذریعہ حضرت مہدیؑ کے قصہ میں نبیؐ سے منقول ہے کہ ان کی بیعت رکن و مقام کے بیچ میں ہوگی اور وہاں سے آپ شام کی طرف روانہ ہوں گے، جبریل ان کے آگے آگے اور میکائیل پیچھے پیچھے ہوں گے، ان سے آسمان و زمین والے پرندے، جنگلی جانور اور دریاؤں میں مچھلیاں خوش ہوں گی، اسی حدیث کو ابوعمر و عثمان نے سعید المقری سے اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔

۵۔تفسیر علی بن ابراہیم (خداوند عالم کے اس قول امن یجیب المضطر کی تفسیر میں۔لکھا ہے، مجھ سے میرے والد اور انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔جب آپ مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے تو مضطر ہوں گے، اللہ سے دعا کریں گے خدا ان کی دعا کو مستجاب کرے گا اور ان کی مشکلات کو حل کرے گا اور انہیں روئے زمین پر خلیفہ

قرار دے گا۔

اس پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۴۲ دوسری فصل کے چھیالیسویں باب کی ح ۲ اور چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱۵ اور نویں باب کی ح ۲، ۴، ۵، ۶ دلالت کر رہی ہے۔

دوسرا باب

آپؑ کے خروج سے پہلے رونما ہونے والے فتنوں، بدعتوں، ظلم اور گناہوں کی کثرت اوران کوانجام دینے والوں کی قوت اور طاعت خدا کواہمیت دینے والوں کی قلت اور فسق وفجور کے برملا ہونے کے بارے میں

اس باب میں ۳۷ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ حسین بن احمد بن ادریس نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید سہل بن زیاد الادمی رازی سے انہوں نے محمد بن آدم شیبانی سے انہوں نے اپنے والد آدم بن ابی ایاس سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے وہب بن منبہ سے ابن عباس کی طرف مرفوع کرتے ہوئے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب مجھے معراج کیلئے ملأ اعلیٰ پر لے جایا گیا تو میرے رب کی ندا آئی: اے محمدؐ! میں نے کہا: اے عظمت کے رب حاضر ہوں حاضر ہوں، تو خدا نے وحی کی: اے محمدؐ میں نے تمہیں کس بنا پر ملاء اعلیٰ کے لئے مخصوص کیا: میں نے عرض کی معبود میں نہیں جانتا۔ فرمایا: اے محمدؐ! کیا تم نے اپنے بعد آدمیوں میں سے کسی کو اپنا وزیر، بھائی اور وصی مقرر کیا ہے؟

میں نے عرض کی معبود کس کو مقرر کروں؟ میرے لئے تو ہی مقرر فرمادے، تو خدا نے میرے اوپر وحی کی: اے محمد! میں نے اولاد آدم سے تمہارے لئے علی بن ابی طالب کو مقرر کر دیا ہے، میں نے عرض کی: معبود وہ میرے چچازاد بھائی ہیں، تو خدا نے وحی کی: اے محمد! علی تمہارے وارث اور تمہارے بعد علم کے وارث، تمہارے پرچم دار اور روز قیامت لوائے حمد انہیں کے ہاتھ میں ہوگا، اور تمہارے حوض کے مالک ہیں جو تمہاری امت میں سے اس پر وارد ہوگا اسے سیراب کریں گے، پھر وحی کی: اے محمد! میں، اپنی برحق قسم کھاتا ہوں اس حوض سے آپ کا آپ کے اہل بیتؑ و ذریت کا دشمن سیراب نہیں ہو سکے گا۔ اے محمد! میں تمہاری ساری امت کو جنت میں داخل کروں گا مگر یہ کہ میری مخلوق میں سے کوئی خود انکار کرے میں نے عرض کی، معبود کیا کوئی ایسا بھی ہے جو جنت میں داخل ہونے سے انکار کرے گا؟ خدا نے وحی کی، ہاں، میں نے عرض کی کیسے انکار کرے گا؟ خدا نے وحی کی اے محمد! میں نے مخلوق میں سے تمہیں منتخب کیا اور تمہارے بعد تمہارے وصی کو چنا اور انہیں تمہارے لئے ایسا ہی قرار دیا جیسا کہ موسیٰ کیلئے ہارون تھے، مگر یہ کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور ان کی محبت تمہارے دل میں ڈال دی ہے اور اسے تمہارے بیٹوں کا والد قرار دیا ہے پس تمہارے بعد تمہاری امت پر ان کا وہی حق ہے جو تمہاری حیات میں تمہارا حق امت پر ہے پھر جس نے اس کے حق کا انکار کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کر دیا اور جس نے ان سے محبت کرنے سے انکار کر دیا اس نے تم سے محبت کرنے سے انکار کر دیا اور جس نے تمہاری محبت سے انکار کر دیا اس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ خدا کے اس انعام کو سن کر جو اس نے مجھے عطا کیا تھا میں سجدۂ شکر میں چلا گیا تو ایک منادی نے ندا کی اے محمد! سر اٹھاؤ اور مجھ سے جو بھی طلب کرو گے میں عطا کروں گا میں نے عرض کی معبود میرے بعد میری امت کو علی بن ابی طالب کی ولایت پر جمع کر دے تا کہ روز قیامت میرے ساتھ حوض پر پہنچیں تو خدا نے میری طرف وحی کی: اے محمد! میں نے اپنی مخلوق کے بارے میں اس کی خلقت سے پہلے ہی فیصلہ کر دیا تھا اور ان کے درمیان میرا فیصلہ جاری ہوگا، میں جس کو چاہوں گا ہلاک کروں گا اور جس کو چاہوں گا ہدایت کروں گا، میں نے تمہارے بعد ان کو تمہارے اہل وعیال اور امت کا علم دیا ہے جو میری طرف سے انعام ہے، پھر جو اس سے محبت کرے

گا اس کو ضرور جنت میں داخل کروں گا، جو اس سے بغض وعداوت رکھے گا اور تمہارے بعد جو اس کی ولایت کا انکار کرے گا اس کو جنت میں داخل نہیں کروں گا کیونکہ جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تم سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے اس سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے تم سے محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور میں نے ان کو یہ فضیلت دی ہے اور ان کے صلب سے گیارہ ہدایت کرنے والے پیدا کروں گا اور وہ سب تمہاری اور بتول کی ذریت سے ہوں گے اور ان میں سے آخری کی اقتداء میں عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، ان کے ذریعہ میں لوگوں کو ہلاکت سے نجات دلاؤں گا اور ان کے ذریعہ گمراہی سے ہٹا کر ہدایت کروں گا، ان کے وسیلہ سے اندھے پن سے رہائی دوں گا اور ان کے سبب سے مریض کو شفاء دوں گا، میں نے عرض کی معبود یہ کب ہوگا؟ وحی آئی یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا، جہالت کا دور ہوگا، زبانی جمع خرچ زیادہ ہوگا اور عمل بہت کم ہوگا قتل، خونریزی کا بازار گرم ہوگا، ہدایت کرنے والے فقہاء کی تعداد کم ہوگی اور خیانت کار وگمراہ علماء کی کثرت ہوگی، ہر طرف شعراء نظر آئیں گے، قبروں کو مسجد بنالیا جائیگا، قرآن کو بہت سجادیا جائیگا اور مساجد کو زینت دی جائے گی، ظلم وفساد عام ہوگا، برائی پھیل جائیگی آپ کی امت برائیوں کا حکم دے گی اور نیکیوں سے روکے گی، مرد مرد پر اور عورت عورت پر اکتفاء کرے گی، مالدار کافر ہو جائیں گے اور ان کے دوست بدکار ہوں گے، ان کے مددگار ظالم ہوں گے اور صاحبان حل وعقد فاسق ہوں گے اس وقت تین سورج گہن ہوں گے ایک مشرق میں دوسرا مغرب اور تیسرا جزیرۃ العرب میں اور بصرہ آپ کی ذریت میں سے ایک شخص کے ہاتھوں برباد ہو جائیگا جس کے ساتھ زنوج ہوں گے اور آپ کے بیٹے حسین۔ حسن نخ بحار۔ بن علی کی اولاد میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور اور سجستان۔ افغان۔ کے مشرق سے دجال خروج کرے گا اور سفیانی خروج کرے گا، میں نے عرض کی: معبود! یہ فتنے میرے بعد کب ہوں گے؟ میرے معبود نے مجھ پر بنی امیہ کی تباہی اور بنی عباس کے فتنہ میں مبتلا ہونے اور جو ہو رہا ہے اور قیامت تک ہونے والی باتوں کی خبر دی اور جب میں زمین پر

آیا تو اپنے ابن عم سے اس کی وصیت کردی اور پیغام پہنچا دیا۔ اس پر میں اسی طرح خدا کی حمد کرتا ہوں جس طرح نبیوں نے کی ہے اور جیسے ہر چیز اس کی حمد کرتی ہے یا جس طرح مجھ سے پہلے ہر نبی نے اس کی حمد کی ہے اور جس کا وہ قیامت تک خلق کرنے والا ہے، اسی کو بحار میں کتاب المختصر سے نقل کیا ہے۔

۲۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد سعید نے قاسم بن محمد بن الحسین بن حازم سے انہوں نے عبیس بن ہشام سے انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے انہوں نے مسکین رحال سے انہوں نے علی بن ابی المغیرہ سے انہوں نے عمیرہ بنت نفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن۔ حسین نخ۔ بن علیؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: وہ امر جس کا انتظار کیا جارہا ہے اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ تم ایک دوسرے سے بیزار نہیں ہوگے، ایک دوسرے کے منہ پر تھوکیں گے نہیں، تم میں سے بعض بعض کو کافر کہیں گے تم ایک دوسرے پر لعنت کروگے میں نے عرض کی اس زمانہ میں تو کوئی بھلائی نہیں ہوگی، تو حسینؑ نے فرمایا: ساری خوبیاں اور بھلائیاں تو اسی زمانہ میں ہے جس میں ہمارا قائم قیام کرے گا اور ان تمام چیزوں کو دور کرے گا، خرائج اور بشارت الاسلام میں عقد الدرر سے اور اس میں ابوعبداللہ سے روایت ہے اور شیخ طوسی کی کتاب، غیبت میں عمیرہ سے اور انہوں نے حسن سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔ قرب الاسناد۔ ہارون بن مسلم نے مسعدہ بن صدقہ سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں نافرمان۔ یا فاسد نخ۔ ہو جائیں گی اور تمہارے جوان بدکار ہو جائیں گے تم نیک باتوں کا حکم نہیں دو گے اور برائیوں سے نہیں روکو گے: عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسولؐ: کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اور اس سے بدتر تو وہ زمانہ ہوگا جب تم نیک بات کو برا سمجھو گے اور بری بات کو نیک خیال کروگے۔ تیسیر الوصول (ج ۴ ص ۲۲) میں علیؑ کے حوالے سے رسولؐ اللہ سے ایسی ہی حدیث مروی ہے اور لکھا ہے کہ اس کو رزین نے نقل کیا ہے۔

۴۔ من لا یحضرہ الفقیہ۔ عورتوں کے مذموم اخلاق وصفات والے باب میں اصبغ بن نباتہ

نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قریب قیامت، آخری زمانہ میں، جو کہ بدترین زمانہ ہوگا، کھلی برہنہ اور بناؤ سنگھار والی عورتیں دین سے نکل جائیں گی فتنوں میں داخل ہوں گی اور شہوتوں کی طرف مائل لذت اندوزی اور حرام چیزوں کو حلال سمجھ کر ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائیں گی۔

۵۔ بحار الانوار۔ ثواب الاعمال۔ میں اپنے والد سے انہوں نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نوفلی سے انہوں نے سکونی سے انہوں نے ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جس میں ان کے باطن گندے اور ظاہر صاف ستھرے ہوں گے، وہ دنیا کے بھوکے ہوں گے خدا کے پاس جو کچھ ہے اس کی انہیں کوئی پرواہ نہ ہوگی، ان کے اعمال میں ریاء ہوگی اس میں خوف نہیں ہوگا، خدا سب کو سزا دے گا پھر وہ ڈوبنے والے کی طرح دعا کریں گے لیکن خدا قبول نہیں کرے گا۔

۶۔ بحار الانوار۔ ثواب الاعمال میں مذکورہ سند ہی سے مروی ہے: کہ رسولؐ نے فرمایا: عنقریب میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن کے صرف حرف باقی رہیں گے اور اسلام نام کو رہے گا، لوگ نام کے مسلمان ہوں گے لیکن اس سے دور کا بھی واسطہ نہ ہوگا۔ ان کی مسجدیں آباد و معمور لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اس زمانہ کے فقہاء و علماء زیر آسمان بدترین فقہاء و علماء ہوں گے، انہیں سے فتنے پھوٹیں گے اور وہ انہیں کی طرف لوٹیں گے۔

۷۔ مکارم الاخلاق۔ رسولؐ نے (اس موعظہ میں جو آپؐ نے ابن مسعود کو کیا تھا) فرمایا: اے ابن مسعود میرے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو لذیذ و خوشبودار کھانا کھائیں گے چوپایوں پر سوار ہوں گے اور ایسے زینت کریں گے جیسے بیوی اپنے شوہر کیلئے کرتی ہے، عورتوں جیسا بناؤ سنگھار کریں گے اور ظالم بادشاہوں جیسا لباس پہنیں گے یا فیشن کریں گے یہ آخری زمانہ میں اس امت کے منافق ہوں گے شراب خوار ہوں گے کنواری لڑکیوں سے ہوس رانی کریں گے، شہوتوں میں غرق ہوں گے۔ اجتماع کو چھوڑنے والے ہوں گے رات کے آخری حصہ میں سوئیں گے اور دن چڑھے تک

سوتے رہیں گے، خداوند عالم فرماتا ہے: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ جنہوں نے نماز کو بھی ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑ گئے عنقریب ان کے سامنے مصیبتیں آئیں گی۔

اے ابن مسعود ان کی مثال دفلی کے پودے کی سی ہے جس کی کلی بہت اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ بہت کڑوا ہوتا ہے۔ ان کا کلام حکمت اور ان کے اعمال لاعلاج بیماری ہیں۔

۸۔ خرائج۔ بہت سے لوگوں نے جعفر بن محمد بن عباس الدوری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو جعفر بن بابویہ کہتے ہیں کہ انہوں نے محمد بن ابراہیم بن اسحٰق بن یحیٰی جلودی سے انہوں نے حسین بن معاذ سے انہوں نے قیس بن حفص سے انہوں نے یونس بن ارقم سے انہوں نے ابو سیار شیبانی سے انہوں نے ضحاک بن مزاحم سے انہوں نے نزال بن سیدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ہمارے درمیان خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان نہ رہوں، اس پر صعصعہ بن صوحان اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے امیر المومنینؑ! دجال کب خروج کرے گا؟ فرمایا جس سوال کیا ہے وہ سائل سے بڑا عالم نہیں ہے، ہاں اس کی علامات اور اس سے قبل کچھ ایسے گروہ ہیں جن میں سے بعض بعض کا اتباع کریں گے اور اس کی علامت یہ ہے کہ لوگ نماز کو فراموش کر دیں گے، امانت کو ضائع کریں گے جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے سود کھائیں گے مضبوط عمارتیں بنائیں گے اور دین کو دنیا کے عوض فروخت کریں گے، بیوقوفوں کے ہاتھ میں باگ ڈور دیں گے، عورتوں سے مشورہ کریں گے، قطع رحم کریں گے، خواہشوں کی پیروی کریں گے، خونریزی کو معمولی بات تصور کریں گے، حلم و بردباری کمزوری اور ظلم باعث فخر ہوگا، امراء فاجر و بدکار، وزیر ظالم ہوں گے علماء خیانت کار ہوں گے، نادار و فقراء فاسق ہوں گے، جھوٹی گواہی کا عام رواج ہوگا، بدکاری اعلانیہ طور پر کی جائے گی، ہر بات میں بہتان، گناہ اور سرکشی ہوگی یا بہتان و گناہ اور سرکشی پر کسی کو اعتراض نہ ہوگا، قرآن کو زیورات سے مزین کیا جائے گا اور مساجد کی زیب و زینت بڑھا دی جائے گی، منار لمبے ہوں گے شریر لوگوں کی عزت کی جائے گی، صفوں میں بھیڑ ہوگی، لیکن دل ایک دوسرے سے مختلف و متنفر ہوں گے، عہد شکنی ہوگی، قیامت قریب ہوگی، بیویاں دنیا کی حرص میں اپنے شوہروں کی تجارت میں شریک ہوں گی،

فاسقوں کا بول بالا ہوگا اور انہیں کی بات سنی جائے گی، ان میں رذیل ترین انسان قوم کا سردار ہوگا، فاجر کو اس کے شر کے خوف سے پرہیزگار کہا جائیگا، جھوٹے کو سچا اور خیانت کار کو امانتدار کہا جائیگا اور گلوکارہ کی ہمنشینی اختیار کی جائے گی، مرد، عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شبیہ بنیں گی، گواہ بغیر دیکھے گواہی دے گا دوسرا حق کو پہچانے بغیر کسی کے حق میں گواہی دے گا، دینی تعلیم کو چھوڑ کر دوسرے علوم کو سیکھا جائے گا اور دنیوی امور کو آخرت پر ترجیح دی جائے گی، بھیڑیے کے ڈھانچے پر بھیڑ کی کھال پہنیں گے ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے اس وقت عجلت وجلد بازی کا بازار گرم ہوگا۔

اس زمانہ میں بہترین مسکن وقیام گاہ بیت المقدس ہوگا، لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں وہ یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہم اس کے مکین ہوتے (الخ) یہ طویل حدیث ہے اس میں دجال کا ذکر اس کی صفت اور اس کے محل خروج کا ذکر ہے اور اس کے دوست زنازادے ہوں گے جن کے سروں پر سبز عمامے ہونگے خدا اس کو ملک شام میں عقبہ افیق پر بروز جمعہ سہ پہر کے وقت اس کے ہاتھ سے ہلاک کرے گا جس کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے، اس حدیث میں دابۃ الارض کا بھی ذکر ہے اور اس کے آخر میں ہے نزال کہتے ہیں میں نے صعصعہ بن صوحان سے معلوم کیا کہ اس سے امیر المومنینؑ کی کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے وہ عترت میں سے بارہویں اور امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں اور وہ رکن ومقام کے پاس ایسے وقت ظہور کریں گے جس وقت سورج مغرب سے طلوع کرے گا اور وہ زمین کو پاک کریں گے اور میزان عدل قائم کریں گے اور پھر کسی پر بھی ظلم نہیں ہوگا۔

۹۔ الروضۃ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب اور علی بن ابراہیم سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور سب نے محمد بن ابی حمزہ سے بیان کیا انہوں نے حمران سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے (ایک طول حدیث میں کہ جس میں آپ نے لوگوں میں ظاہر ہونے والے بعض گناہوں (بدعتوں اور فتنوں) کو بیان کیا ہے) روایت ہے کہ جب تم یہ دیکھو کہ حق ختم ہو چکا ہے اور اس کے ماننے والے نہیں رہے ہیں اور دیکھو کہ ظلم ہر شہر میں

پھیل گیا ہے اور یہ دیکھو کہ قرآن میں ترمیم ہو رہی ہے اور اس میں وہ چیز شامل کی جا رہی ہے جو اس میں نہیں تھی اور اس کو اپنی خواہشوں کے مطابق ڈھالا جا رہا ہے، یہ دیکھو کہ دین سے ایسے بچا جا رہا ہے جس طرح پانی سے بچا جاتا ہے اور باطل کو حق پر ترجیح دی جا رہی ہے اور برائی پھیل رہی ہے اسے روکا نہیں جا رہا ہے بلکہ اس کے انجام دینے والوں کو معذور سمجھا جا رہا ہے اور فسق عام ہو رہا ہے اور مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کر رہی ہیں اور یہ دیکھو کہ مومن خاموش ہے، اس کی بات نہیں مانی جاتی ہے اور فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ کی تردید نہیں کی جاتی اور چھوٹا بڑے کی توہین کر رہا ہے، قطع رحم ہو رہا ہے اور یہ دیکھو کہ جس کے فسق کی مدح ہو رہی ہے وہ اس پر خوش ہے اس کی تردید نہیں کرتا ہے اور نوجوان لڑکے وہی کام انجام دیتے ہیں جو عورت کرتی ہے اور عورت عورت سے شادی رچا رہی ہے، عورتوں کی کثرت ہو رہی ہے اور مرد غیر خدا کی اطاعت میں پیسہ خرچ کر رہے ہیں اور انہیں نہ کوئی منع کرتا ہے اور نہ ان کا ہاتھ پکڑتا ہے اور دیکھو گے کہ مومن کی جدو جہد کو دیکھ کر دیکھنے والا خدا سے پناہ مانگے گا اور یہ دیکھو گے کہ ہمسایہ، ہمسایہ کو اذیت دے رہا ہے اور کوئی اس کو منع کرنے والا نہیں ہے اور یہ دیکھو گے کہ مومن پریشان اور زمین پر تباہی دیکھ کر کافر خوش ہے، کھلم کھلا شراب خوری ہو رہی ہے اور شراب خوری کیلئے خدا سے نہ ڈرنے والے جمع ہو رہے ہیں، اور یہ دیکھو کہ نیکی کا حکم دینے والا ذلیل اور خدا کی مرضی کے خلاف انجام دینے والا بدکار و فاسق قوی اور ممدوح ہے اور صاحبان آیات و آثار کی تحقیر کی جا رہی ہے اور ان کے دوست کو حقیر سمجھا جا رہا ہے، نیکی کے راستہ کو چھوڑ دیا گیا ہے بدی کے راستہ کو اختیار کر لیا گیا ہے، خدا کا گھر معاذ اللہ بیکار بنا دیا گیا اور اس کو چھوڑنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور یہ دیکھو کہ مرد جو کہتا ہے اسے انجام نہیں دیتا ہے یا اس کام کو اپنی طرف منسوب کر رہا ہے جو اس نے نہیں کیا اور یہ دیکھو کہ مرد، مرد پر اور عورت، عورت پر سوار ہو رہی ہے۔ اور یہ دیکھو کہ مرد کی معیشت اس کی دبر (شرمگاہ) میں ہے اور عورت کی معیشت اس کی فرج (شرمگاہ) میں ہے (یعنی مرد اپنی شرمگاہ کو اور عورت اپنی شرم گاہ کو ذریعہ معاش بنائے ہوئے ہیں) اور عورتیں اسی طرح نشست گاہ بنائے ہوئے ہیں جس طرح مردوں کی نشست گاہ ہوتی ہے اور

یہ دیکھو کہ بنی عباس میں تانیث ابھر آئی ہے اور وہ اس کو ابھار رہے ہیں، خضاب کر رہے ہیں اور ایسے ہی کنگھیاں کر رہے ہیں جیسے عورت اپنے شوہر کیلئے کنگھی کرتی ہے، اور اپنی جنسی پیاس بجھانے کے لئے مردوں کو مال دے رہے ہیں اور مرد کے لئے مقابلہ بازی کی جارہی ہے اور اور لونڈے بازی میں مقابلہ کیا جائے گا، مالدار مومن سے زیادہ محترم و عزیز ہے، سود کا عام رواج ہے اور اس کو بدلا نہیں جاتا، زنا پر عورت تعریف کرتی ہے اور عورت اپنے شوہر کے ساتھ وہی کرتی ہے جو مرد کرتا ہے اور اکثر مرد عورتوں کے فسق پر ان کی مدد کر رہے ہیں اور یہ دیکھو کہ مومن رنجیدہ، حقیر و ذلیل اور بدعت و زنا عام ہو گیا ہے اور لوگ جھوٹے گواہ کے ذریعہ حد سے تجاوز کر رہے ہیں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا جارہا ہے، دین میں رائے کو داخل کیا جارہا ہے، قرآن اور اس کے احکام کو چھوڑ دیا گیا ہے اور خدا پر جرأت کرنے میں رات کا سہارا نہیں لیا جارہا ہے اور یہ دیکھو کہ مومن اس چیز کا انکار نہیں کر سکتا مگر دل سے اور مال کا بڑا حصہ خدا کی ناراضگی میں خرچ کیا جارہا ہے، اور حکام کافروں سے نزدیک اور نیک لوگوں سے دور ہیں، حاکم فیصلہ کیلئے رشوت لیتے ہیں اور حاکم زیادہ مال لیتے ہیں اور صاحبان رحم سے نکاح کیا جارہا ہے اور انہیں پر اکتفاء کی جارہی ہے، اور مرد تہمت و گمان پر قتل کرتا ہے اور مرد اپنی خواہشات کیلئے مرد کے اوپر روپیہ خرچ کرتا ہے اور عورت کے پاس جانے کو عیب سمجھتا ہے اور مرد اپنی عورت کی بدکاری کی کمائی کھاتا ہے اس کو جانتا ہے اور اس کو غلط نہیں سمجھتا ہے اور عورت اپنے شوہر کو پیچھے کی طرف ڈھکیلتی ہے اور ایسا کام کرتی ہے جس کی اس کے شوہر کو خواہش نہیں ہوتی اور اپنے شوہر کا خرچ برداشت کرتی ہے اور مرد اپنی زوجہ اور کنیز کو کرایہ پر دیتا ہے اور معمولی کھانے پینے پر راضی ہو جاتا ہے اور اللہ عز وجل پر ایمان جھوٹ و فریب میں اضافہ ہے اور جوا رواج پا رہا ہے اور کھلم کھلا شراب بیچی جارہی ہے اور کوئی روکنے والا نہیں ہے اور عورتیں خود کو کافروں کو پیش کر رہی ہیں اور ملاہی عام ہے ہر ایک اس سے شغل کرتا ہے اور اس سے کوئی کسی کو منع نہیں کرتا ہے اور نہ اس سے روکنے کی کوئی جرأت کرتا ہے اور اس شریف کو ذلیل سمجھا جاتا ہے جو اپنے بادشاہ سے ڈرتا ہے۔ حاکم کے قریب وہ ہے جو ہم اہل بیت پر سب و شتم کرتا ہے اور ہمارے چاہنے والے کو جھوٹا سمجھا جائے گا اور

اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور جھوٹی بات میں لوگ مسابقہ کریں گے، لوگ قرآن کی تلاوت سننے کو گراں سمجھیں گے اور باطل وفضول کو سننے کو آسان سمجھیں گے، اور ہمسایہ اپنے ہمسایہ کی عزت اس کی زبان کے خوف سے کرے گا، حدود کا کوئی پاس ولحاظ نہیں کیا جائیگا بلکہ ان میں خواہش کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ مسجدوں کو زینت دی جائے گی اور لوگوں کے نزدیک جھوٹا و بہتان پرداز سب سے زیادہ سچا ہوگا، شر ظاہر ہوگا اور سخن چینی کی کوشش کی جائے گی اور ناانصافی کا عام رواج ہوگا اور غیبت لوگوں کا دلچسپ مشغلہ ہوگا اور اس کے ذریعہ بعض، بعض پر فخر کریں گے، اور غیر خدا کیلئے حج اور جہاد کرنا چاہیں گے اور بادشاہ کافر کے لئے مومن کو رسوا کریں گے تخریب کاری آبادکاری سے زیادہ ہوگی انسان کا ذریعہ معاش ناپ تول میں کمی ہوگی اور خونریزی کو معمولی بات سمجھا جائیگا اور انسان پوری دنیا کی بادشاہت چاہے گا اور بدکاری کے ذریعہ خود کو اس سے مشہور کرے گا تاکہ لوگ اس سے ڈریں اور سارے امور اس کے سپرد کردیں، اور تم دیکھو گے کہ نماز کو ہلکا وحقیر سمجھا جارہا ہے انسان کے پاس بہت سامال ہوگا لیکن اس نے مالک ہونے کے بعد سے اس کی زکات نہیں دی ہوگی، بہت سے لوگوں کو قبر سے نکالا جائیگا، اس کی بے حرمتی کی جائے گی اور اس کے کفن کو بیچ لیا جائے گا۔ ہرج ومرج عام ہوگا، مرد نشہ کریگا اور چیخ چیخ کر پکارے گا اور لوگ اس کو اہمیت نہیں دیں گے، چوپایوں کے ساتھ بدفعلی کی جائے گی، چوپائے ایک دوسرے کو پھاڑ کھائیں گے تم دیکھو گے کہ انسان نماز کیلئے گیا، لوٹ بھی آیا لیکن اس کے بدن پر لباس نہیں تھا تم دیکھو گے کہ لوگوں کے دل سخت اور آنکھیں پتھر کی سی ہوگئی ہیں، یادِ خدا ان کیلئے گراں ہوگئی ہے، حرام خوری عام ہوگئی ہے۔ اور اس میں مقابلہ بازی ہو رہی ہے، انسان لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھے گا، فقیہ دنیا اور جاہ ومنصب کے حصول کیلئے علم دین حاصل کرے گا۔ لوگ غلبہ پانے والوں کے ساتھ ہوں گے حلال کو ڈھونڈنے والے کی مذمت کی جائے گی اور حرام خور کی تعریف وتمجید کی جائے گی، حرمین۔ مکہ اور مدینہ۔ میں ایسا فعل انجام دیا جائیگا جو خدا نہیں چاہتا ہے لیکن کوئی منع نہیں کرے گا اور نہ کوئی فاعل اور اس حرام کام کے درمیان رکاوٹ بنے گا اور لہو ولعب کے آلات حرمین میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں تم دیکھو گے کہ

ایک آدمی حق بات کہتا ہے، نیک کام کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے تو ایک شخص کھڑا ہو کر کہتا ہے یہ اس کی ایجاد ہے لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور ایک دوسرے کو شریر سمجھیں گے تم نیکی کے راستہ اور اس کے طریقہ کو خالی دیکھو گے، اس پر چلنے والا کوئی نہ ہوگا، تم دیکھو گے کہ لوگ ایک میت کو دیکھ رہے ہیں لیکن اس پر افسوس نہیں کر رہے ہیں، ہر سال گذشتہ سال سے زیادہ بدعتیں اور برائیاں وجود میں آئیں گی محافل و مجالس میں صرف مالدار ہی بلائے جائیں گے اور محتاج کو اس کی ہنسی اڑانے کیلئے مال عطا کیا جائیگا اور غیرِ خدا کیلئے رحم کیا جائے گا، آسمان پر نشانیاں یعنی غیر معمولی چیزیں دکھائی دیں گی لیکن کوئی بھی پریشان نہیں ہوگا اور مرد اور عورتیں چوپایوں کی طرح سب کے سامنے خواہشات نفسانی کی آگ بجھائیں گے لیکن اپنی عزت کے خوف سے انہیں کوئی ڈرانے اور روکنے والا نہ ہوگا، انسان غیرِ خدا کیلئے بہت کچھ خرچ کرے گا مگر خدا کیلئے کچھ نہ دے گا اور والدین کا اولاد کو عاق کرنا عام ہوگا، والدین کو حقیر سمجھا جائے گا اور بیٹے کی نظر میں ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی اور ان پر بہتان باندھنے میں اسے خوشی ہوگی ملک و حکومت ہر چیز پر عورتوں کا غلبہ ہوگا اور وہ اس چیز پر خرچ کریں گی جس میں ان کی خواہش ہوگی، بیٹا باپ پر بہتان لگائے گا، ان کے حق میں بددعا کرے گا اور ان کی موت پر خوش ہوگا اور اس زمانہ میں اگر انسان کا کوئی دن ایسا گذر گیا جس میں اس نے کوئی بڑا گناہ جیسے بدکاری، کم ناپنا، کم تولنا، شراب خوری، دھوکا دہی نہ کی ہوگی تو اس کو بہت غم ہوگا اور وہ یہ گمان کرے گا کہ یہ دن بیکار گذر گیا، بادشاہ و حاکم گرانی کے لئے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کریں گے اور قرابتداروں کا مال فریب سے تقسیم ہوگا، اس سے جوا کھیلا جائے گا، شراب سے علاج کیا جائیگا، مریض کیلئے شراب کی اتنی تعریف کی جائیگی کہ وہ اس سے شفاء حاصل کرنا چاہے گا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دین پر عمل نہ کرنا لوگوں کی نظروں میں یکساں ہوگا، منافقین اور دشمن خدا کی ہوا بندھے گی جبکہ حق والوں کا سماں نہ بندھے گا، اجرت لیکر اذان کہی جائے گی اور عوض لے کر نماز پڑھائی جائے گی، مسجدیں ان لوگوں سے بھر جائیں گی جو خدا سے نہیں ڈرتے اور وہ مسجدوں میں غیبت کرنے اور اہل حق کا گوشت کھانے کیلئے جمع ہوں گے اور مسجدوں میں بیٹھ کر شراب خوروں کی

تعریف کریں گے، پیش نماز نشہ کی حالت میں نماز پڑھائے گا حالانکہ اس کی عقل زائل ہوگی اور نشہ پر مذمت نہیں کی جائیگی اور جب نشہ کی حالت میں ہوگا تو اس کا احترام کیا جائے گا، اس سے ڈرا جائے گا اسے سزا نہیں دی جائے گی بلکہ اس کو معذور سمجھا جائے گا اور یتیموں کا مال کھانے والوں کو نیک سمجھا جائیگا اور قاضی، حکم خدا کے خلاف فیصلہ کریں گے اور تم دیکھو گے کہ حاکم طمع کی وجہ سے خیانت کاروں کو امانتدار سمجھیں گے، اور حکام فاسقوں کے پاس میراث رکھیں گے اور خدا سے نہ ڈرتے ہونگے اور جو چاہتے ہیں ان سے لے لیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں تم دیکھو گے کہ جو منبر سے تقوے کا حکم دے رہا ہے وہ اس پر خود عمل نہیں کرتا ہے اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے کو اہمیت نہیں دی جاتی، سفارش پر صدقہ دیا جاتا ہے، رضائے خدا کیلئے نہیں دیا جاتا، لوگ مانگتے ہیں تو دیا جاتا ہے، تم دیکھو گے کہ لوگوں کا سارا ہم وغم اس کے پیٹ اور شرمگاہیں ہیں انہیں اس کی پروانہیں ہوگی کہ وہ کیا کھا رہے ہیں اور کس سے نکاح کر رہے ہیں، ان پر دنیا مہربان ہوگئی ہے، تم دیکھو گے کہ حق کی نشانیاں مٹ گئی ہیں، ڈرتے رہنا اور خدا سے نجات طلب کرتے رہنا اور جان لو کہ خدا لوگوں سے ناخوش ہے اور ان کو اس امر کیلئے مہلت دی گئی ہے کہ جس سے انہیں گرفت میں لیتا ہے، تم ہوشیار رہو اور کوشش کرتے رہو تا کہ خدا تمہیں اس چیز کے خلاف دیکھے کہ جس میں وہ مبتلا ہیں کہ اگر ان پر عذاب نازل ہوگا اور تم ان میں ہوگے تو تمہیں رحمتِ خدا جلدی ملے گی اور اگر تمہارے لئے تاخیر کی گئی تو وہ مبتلا رہیں گے جس سے تم نکل چکے ہو اور وہ خدا سے نہیں ڈرتے ہیں اور جان لو کہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں ہوتا ہے اور خدا کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے۔

۱۰۔ تفسیر صافی۔ قمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع میں رسولؐ کے ساتھ تھے آپ نے باب کعبہ کا حلقہ پکڑا اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں قیامت کی علامات سے آگاہ نہ کروں؟ اس دن آپؐ سے زیادہ نزدیک سلمان رحمۃ اللہ تھے، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: ضرور کیجئے، فرمایا: قیامت کی علامتوں میں نماز کو ضائع کرنا شہوتوں کی پیروی اور خواہشوں کا اتباع کرنا، مالداروں کی تعظیم کرنا اور دین کو دنیا کے عوض فروخت

کرنا بھی ہے اس زمانہ میں مومن کا دل اس کے اندر اس طرح گھل جائے گا کہ جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے کیونکہ وہ جو برائی دیکھتا ہے اس کو بدل نہیں سکتا ہے، سلمانؓ نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: اور یہ ضرور ہوگا؟ فرمایا: ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان اس وقت امراء جائر، وزراء فاسق، عرفاء ظالم اور امناء خائن ہو جائیں گے، سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان اس وقت برائی، اچھائی، اور اچھائی برائی ہو جائیگی، اور خیانت کار امانتدار ہو جائیگا، جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھٹلایا جائیگا، سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسول یہ بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اے سلمان اس وقت عورتیں حاکم و بادشاہ اور کنیزیں مشیر ہوں گی اور بچے منبروں پر بیٹھیں گے، جھوٹ فن اور زکواۃ کو قرض سمجھا جائیگا اور فئی کو مال غنیمت شمار کیا جائے گا، انسان اپنے والدین پر جنایت کرے گا اور اپنے دوست پر احسان کرے گا، دمدار ستارا نکلے گا، سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: یہ ضرور ہوگا فرمایا: ہاں! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان اسوقت عورت اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہوگی موسلہ دھار بارش ہوگی اور بزرگ غیظ و غضب سے بھرے رہیں گے اور گوداموں میں ذخیرہ اندوزی کریں گے بازار قریب، قریب ہوں گے کوئی یہ کہے گا میری تو کوئی چیز فروخت ہی نہیں ہوئی دوسرا کہے گا مجھے تو کچھ نفع ہی نہیں ہوا سبھی خدا کا شکوہ کریں گے، سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے سلمان اس وقت قومیں اس انتظار میں ہوں گی کہ اگر یہ بولیں تو قتل کریں اور اگر خاموش رہیں تو ان کے مال کو مباح سمجھ لیا جائے اور ان کی حرمت کو پامال کر دیا جائے گا اور ان کا خون بہا دیا جائے گا اور ان کے دل دغا و خوف سے بھرے ہوں گے تم انہیں خوفزدہ ڈرے ہوئے مرعوب اور دہشت زدہ دیکھو گے سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے سلمان اس وقت ایک چیز مشرق سے اور

ایک مغرب سے لائی جائے گی میری امت کے کمزور ضعیف لوگوں کیلئے تباہی ہے اور وائے ہے ان لوگوں کیلئے جن کے بڑے اپنے چھوٹوں پر رحم و ترس نہیں کھاتے ہیں اور جن کے چھوٹے اپنے بڑوں کی تعظیم و توقیر نہیں کرتے ہیں اور نہ برائی سے کنارہ کشی کرتے ہیں ان کے بدن آدمیوں کے اور دل شیطانوں کے ہیں، سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: یہ ہو کے رہے گا، فرمایا: ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان اس وقت مرد، مرد پر اور عورت، عورت پر اکتفا کرے گی اور لڑکے اسی طرح ہوس کی بھینٹ چڑھائے جائیں گے جس طرح کنیز پر اس کے گھر میں ہی حملہ کیا جاتا ہے اور مرد عورتوں اور عورتیں مردوں کی شبیہ بنیں گی اور زین پر سوار ہوں گی میری امت میں سے جو ایسا کرے گا ان پر خدا کی لعنت ہے، سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے سلمان! اس وقت میری امت کے مرد سونے کا زیور پہنیں گے اور حریر و دیبا پہنیں گے اور تیندوؤں کی کھال کا فرش بنائیں گے سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس وقت سود عام ہوگا اصلی قیمت سے زیادہ ادھار اور رشوت پر معاملہ کیا جائے گا دین کو برباد اور دنیا کو بلند کیا جائیگا، سلمان نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان! اس وقت طلاق بہت زیادہ ہوگی اور خدا کی قائم کی ہوئی حد کا خیال نہ رکھا جائیگا اور وہ لوگ خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے سلمان اس وقت گانے والیاں اور طرح طرح کے گانے بجانے کے آلات پائے جائیں گے ان کے درمیان میری امت کے بدترین افراد موجود ہوں گے۔ سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے سلمان اس وقت میری امت کے مالدار تفریح کیلئے حج کریں گے اور درمیانی طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے کریں گے اور نادار ریا و شہرت کیلئے حج کریں گے اس وقت

کچھ لوگ غیر خدا کیلئے قرآن پڑھیں گے اور اسے بانسری و گیت بنالیں گے۔ راگ بنالیں گے۔ اور کچھ لوگ غیر خدا کیلئے علم دین حاصل کریں گے، زنا زادوں کی کثرت ہوگی، قرآن کو گانے کی آواز میں پڑھا جائے گا، لوگ دنیا کے شیدا ہوں گے، سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان اس وقت ہتک حرمت کی جائے گی گناہ سمیٹے جائیں گے، نیک لوگوں پر برے لوگوں کا تسلط ہوگا، جھوٹ کا رواج ہوگا، لجاجت ظاہر کی جائے گی اور ناداری کا دور دورہ ہوگا، لوگ لباس کے ذریعہ ایک دوسرے پر فخر کریں گے بے وقت بارش ہوگی اور شطرنج و گانے بجانے کے آلات کو اچھا سمجھا جائے گا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انکار کریں گے، اس زمانہ میں مومن سب سے زیادہ ذلیل سمجھا جائیگا، ان کے قاری و عابد آپس میں ایک دوسرے کی ملامت کریں گے انہیں آسمانوں میں نجس و پلید کہا جاتا ہے، سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ ہو کے رہے گا فرمایا: ہاں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان اس وقت مالدار فقیر پر ترس نہیں کھائے گا دو ہفتوں تک فقیر مانگے گا لیکن کوئی اس کے ہاتھ پر کوئی چیز نہیں رکھے گا۔ سلمان نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! یہ ہو کے رہے گا؟ فرمایا: ہاں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان اس وقت رو یبضہ بولے گا سلمان نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یہ رو یبضہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ عام لوگوں کے بارے میں بولیگا جو کبھی نہیں بولا تھا انہیں کچھ عرصہ نہیں گذرے گا یہاں تک کہ زمین بارش کی کثرت سے نرم و پھسپھسی ہو جائے گی، ہر روز ان کے علاقہ کی زمین نرم ہوتی جائے گی چنانچہ جب خدا چاہے گا وہ ٹھہرے رہیں گے، پھر وہ اپنی قیام گاہ میں ٹھہریں گے، زمین ان کیلئے اپنے خزانے انڈیل دے گی یعنی سونا چاندی پھر آپ نے ہاتھ سے ستونوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اس کی مانند اس سونا چاندی کا کوئی فائدہ نہ ہوگا آپ کے اس قول فقد جاء اشراطها کے یہی معنی ہیں۔

۱۱۔ بشارت الاسلام، عقد الدرر میں امام محمد باقر، ابو جعفر بن علیؑ سے روایت ہے کہ آپ نے

فرمایا: مہدی علیہ السلام اس وقت ظہور فرمائیں گے جب لوگ شدید خوف، زلزلوں اور فتنوں میں گھرے ہوں گے اور اس سے پہلے طاعون کی وباء ہوگی اور عربوں کے درمیان تلوار چل رہی ہوگی اور لوگوں کے درمیان زبردست اختلاف ہوگا، اوران کے دین میں انتشار و پراگندگی ہوگی، سب کی حالت غیر ہوگی یہاں تک کہ وہ صبح و شام موت کی تمنا کریں گے کہ وہ لوگوں کو دنیا پر مرتے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے اور ایک دوسرے کو چٹ کر رہے ہوں گے، آپ اس وقت ظہور فرمائیں گے کہ جب لوگ کشائش و فرج سے مایوس ہو چکے ہوں گے، خوش نصیب ہے وہ جو اس زمانہ کو پائے اوران کے انصار میں شامل ہو جائے اور سارا عذاب اس شخص کیلئے ہے جو ان کی مخالفت کرے گا اوران کے حکم کی خلاف ورزی کریگا۔

۱۲۔غیبت الشیخ۔ شیخ نے اپنی سند سے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علیؑ بن ابی طالب سے سنا کہ فرماتے ہیں: تمہارے اوپر گھٹا ٹوپ اور شدید فتنے امنڈ پڑیں گے ان میں نومہ ہی نجات پاسکتے ہیں دریافت کیا گیا کہ اے ابوالحسن نومہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے بارے میں لوگ یہ نہ جانتے ہوں کہ اس کے دل میں کیا ہے؟ اور الملاحم والفتن میں نعیم سے اپنی سند سے علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس زمانہ میں ہر مومن نومہ نجات پائے گا، حدیث میں ہے کہ سوال کیا گیا کہ نومہ کیا ہے؟ فرمایا: جو فتنے کے وقت خاموش رہے اور کوئی چیز اس سے ظاہر نہ ہو اور مجازات النبویہ میں آپؑ ہی سے منقول ہے: آخری زمانہ میں بہترین آدمی نومہ ہے، اس کی شرح میں کہتے ہیں یہ مجاز ہے نومہ سے مراد وہ شخص ہے کہ جس کی حیثیت و رہائش مخفی ہو نہ یہ کہ زیادہ سونے والا مراد ہے جو کہ اس کا حقیقی معنی ہے۔

۱۳۔نفس الرحمٰن۔ میں۔ کتاب عدد القویہ لدفع المخاوف الیومیہ تالیف علی بن یوسف برادر علامہ سے منقول ہے اور اس میں مرسل طریقہ سے سلمان فارسی سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا: میں خالی تھا لہذا امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے امیر المومنینؑ آپؑ کے

فرزند قائم کب ظاہر ہوں گے؟ آپؑ نے ایک لمبی سانس لی اور فرمایا: قائم اس وقت ظاہر ہوں گے جب بچے حاکم بن جائیں گے اور خدا کے حقوق ضائع ہوں گے اور گانے کی دھن میں قرآن پڑھا جائیگا پھر جب بنی عباس کے جاہل و اشتباہ کرنے والے کمانوں سے نکلے ہوئے تیروں کی مانند ڈھال کے چہروں کے ساتھ قتل کر دئے جائیں گے۔ اور بصرہ تباہ و برباد ہو جائیگا تو اس وقت نسل حسینؑ سے قائم قیام کریں گے۔

۱۴۔ الملاحم والفتن (ب ۱۷۱) میں انہوں نے نعیم بن حماد تابعی کی کتاب الفتن سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے یحییٰ بن یمان سے انہوں نے ہارون بن ہلال سے انہوں نے ابوجعفرؑ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدیؑ اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک کہ ظلمت طاری نہیں ہوگی۔

۱۵۔ نورالابصار (ب ۲، ص ۱۵۵) ابوجعفر رضی اللہ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب مرد، عورتوں اور عورتیں مردوں کی شبیہ بنیں گے اور عورتیں زین پر سوار ہوں گی اور لوگ نماز کو ختم کر دیں گے، شہوتوں میں غرق ہوں گے اور خونریزی کو معمولی بات سمجھیں گے، سود کے ذریعہ کاروبار کریں گے، کھلم کھلا زنا کریں گے عمارتوں کو بنائیں گے جھوٹ کو حلال سمجھیں گے رشوت ستانی عام ہوگی، خواہشوں کی پیروی کریں گے اور دین کو دنیا کے عوض بیچ لیں گے، قطع رحم کریں گے، کھانے میں کنجوسی کریں گے، اس وقت بردباری کو کمزوری اور ظلم کو فخر سمجھا جائے گا، امراء فاجر ہوں گے، وزیر جھوٹ بولیں گے، امانت دار خیانت کار ہوں گے، مددگار ظالم ہوں گے اور قاری فاسق ہوں گے۔ ظلم وزیادتی عام ہوگی، طلاق کی کثرت ہوگی، فسق و فجور نمایاں ہوں گے، جھوٹی گواہی قبول کی جائے گی، شراب نوشی کا رواج ہوگا، مرد، مرد پر سوار ہوگا یعنی اغلام بازی عام ہوگی اور عورتیں عورتوں کے ذریعہ شہوت کی آگ بجھائیں گی، اور فئی کو غنیمت اور صدقہ کو تاوان سمجھا جائے گا اور شریر لوگوں کی زبان کے خوف سے نیک لوگ خاموش رہیں گے، شام سے سفیانی اور یمن سے یمانی کا خروج ہوگا

اور مکہ ومدینہ کے درمیان بیداء کی زمین دھنس جائیگی اور آل محمدؐ کا ایک شخص رکن ومقام کے درمیان قتل کیا جائے گا اور آسمان سے آواز بلند ہوگی کہ حق اس کے اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہے نیز فرمایا: جب وہ ظہور کریں گے تو خانہ کعبہ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے اور ان کا اتباع کرنے والوں میں سے ان کے پاس تین سو تیرہ افراد جمع ہو جائیں گے اور آپ اولین جملہ جو ارشاد فرمائیں گے وہ یہ آیت ہوگی بقية الله خير لكم ان كنتم مومنين خدا کا باقی ماندہ تمہارے لئے خیر ہے اگر تم مومن ہو، پھر فرمائیں گے میں بقیۃ اللہ اور اس کا خلیفہ اور تم پر اس کی حجت ہوں پس جو بھی آپؑ کو سلام کرے گا وہ اس طرح کرے گا، السلام عليك يا بقية الله فى الارض ، اے روئے زمین پر خدا کے باقی ماندہ آپ پر سلام پھر جب آپ کے پاس دس ہزار آدمیوں کا لشکر جمع ہو جائیگا تو اس وقت کوئی یہودی ونصرانی باقی نہیں رہے گا اور نہ کوئی غیر خدا کی عبادت کرنے والا ہوگا بلکہ ہر ایک ان پر ایمان لائے گا اور ان کی تصدیق کرے گا اور ملت اسلامیہ، ملت واحدہ ہو جائیگی اور روئے زمین پر خدا کے علاوہ جن چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے ان پر آسمان سے آگ برسے گی اور انہیں جلا کر راکھ کر دے گی۔

١٦۔الجعفریات اوالاشعثیات سے۔عبداللہ بن محمد کہتے ہیں ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا ہے اور کہتے ہیں کہ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہمارے والد نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا جعفر بن محمد نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد علی بن الحسین نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان کے والد سے ان کے دادا علی بن ابی طالب نے بیان کیا کہ رسولؐ نے فرمایا: اسلام ابتداء میں بھی غریب تھا اور عنقریب غریب مسافر ہو جائیگا پس غریب لوگ خوش نصیب ہیں، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: جو اس وقت اصلاح کرتے ہیں جب لوگ فاسد و ناہنجار ہو جاتے ہیں، جان لو کہ وحشت و غربت مومن پر اثر انداز نہیں ہوتی ہے اور جو مومن عالم تنہائی وغربت میں مر جاتا ہے اس پر ملائکہ

گریہ کرتے ہیں کہ اس پر رونے والے کم ہیں اور اس کی قبر کو ایسے نور سے معمور کر دیا جاتا ہے جو اس کے مدفن سے جائے پیدائش تک چمکتا ہے اس کی مجازات الآثار النبویہ میں اس قول "عنقریب غریب ہو جائے گا" تک روایت کی ہے اور اسی کی نوادر میں اپنی اسناد سے علی علیہ السلام سے اور آپؑ نے رسولؐ سے روایت کی ہے۔

۱۷۔ نہج البلاغہ (ج ا خ ۱۰۴) اس وقت باطل اپنی جڑ سے متصل ہو جائے گا اور جہل اپنی سواریوں پر سوار ہو جائے گا اور طغیانیاں بڑھ جائیں گی حق کی آواز دب جائیگی اور زمانہ پھاڑ کھانے والے درندوں کی طرح حملہ کرے گا اور باطل کا اونٹ چپ رہنے کے بعد پھر بلبلانے لگے گا، لوگ فسق و فجور پر متفق و متحد ہو جائیں گے اور دین کے سلسلہ میں ان کے درمیان تفرقہ پڑ جائے گا، جھوٹ پر ایک دوسرے سے دوستی کریں گے، سچ کے سلسلہ میں ایک دوسرے سے دشمنی رکھیں گے، اسی زمانہ میں بیٹا بھی غیظ و غضب کا باعث ہوگا، بارش کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور گرمی، تپش اور کینے پھیل جائیں گے، شریفوں کو گھسیٹا جائے گا، اس زمانہ کے لوگ بھیڑئے اور حاکم درندے ہوں

۱۔ سید رضی قدس سرہ کہتے ہیں یہ کلام استعارات کی خوبیوں میں سے اور مجازات کے انوکھے پن میں سے ایک ہے کہ آپ نے اسلام کو ایک غریب (و مسافر) سے تشبیہ دی ہے کہ جس کے مددگار کم ہوتے ہیں اور وہ اپنے وطن سے دور ہوتا ہے اور اپنی ابتداء میں اسلام بھی ایسا ہی تھا پھر اس کے ستون قائم ہو گئے اور اس کے جوڑ بند مضبوط ہو گئے اور مددگاروں کی تعداد بڑھ گئی اور اس کے ہمسایہ زیادہ ہو گئے اور آپؑ کا یہ قول کہ وہ عنقریب غریب ہو جائے گا کے معنی یہ ہیں کہ یہ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئے گا کیونکہ اس کی شریعت پر عمل کرنے والے کم ہو جائیں گے اور اس کے فرائض کو انجام دینے والے گھٹ جائیں گے معاذ اللہ ایسا نہیں ہے کہ اس کی بلندی محو ہو جائے گی اور نشانیاں مٹ جائیں گی بعض معاصرین نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ شروع میں اسلام عجیب و غریب تھا جس نے عقلوں کو حیرت میں ڈال دیا تھا اور پھر عجیب و غریب ہو جائے گا یعنی پھر اپنی اس حیرت انگیز صورت کی طرف پلٹ جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ یہ ظہور مہدی علیہ السلام کے وقت قوت اسلام اور اس کے عالمی دین ہو جانے کی طرف اشارہ کیا ہو کہ اس وقت دین اسلام کے علاوہ روئے زمین پر کوئی دوسرے دین کا حامل نہ ہوگا۔

گے اور درمیانی طبقے کے لوگ کھا پی کر مست رہیں گے اور نادار و مفلس بالکل مردہ ہوں گے سچائی دب جائے گی جھوٹ ابھرے گا، صرف زبانی جمع خرچ ہوگا، کسی کو کسی سے دلی لگاؤ نہ ہوگا، نسب کا معیار زنا ہوگا، عفت و پاکدامنی نرالی چیز سمجھی جائے گی اور اسلام کا لبادہ پوستین کی مانند الٹا اوڑھا جائے گا۔

۱۸۔ نہج البلاغہ۔ (کلمات قصار ۱۰۲) عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں لوگوں کے عیوب بیان کرنے والا ہی بارگاہوں میں مقرب ہوگا اور فاسق و فاجر ہی کو خوش مذاق تصور کیا جائے گا اور انصاف پسند کو کمزور و ناتواں سمجھا جائے گا۔ صدقہ کو لوگ خسارہ اور صلہ رحمی کو احسان سمجھیں گے اور عبادت لوگوں پر تفوق جتانے کے لئے کی جائے گی، اس زمانہ میں حکومت کا دارومدار عورتوں کے مشورے، نوخیز لڑکوں کی کارفرمائی اور خواجہ سرا کی تدبیر پر ہوگا۔

۱۹۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ (ب ۴) دار قطنی نے حکم بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن علی، امام باقرؑ کی خدمت میں عرض کی میں نے سنا ہے کہ آپ میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور اس امت کے درمیان عدل قائم کریگا، فرمایا: ہمیں اسی کی امید ہے کہ جس کی لوگ روایت کرتے ہیں، اور ہم کو امید ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہاں تک وہ چیز وجود پذیر ہو جائے گی جس کی اس امت کو امید ہے لیکن اس سے پہلے بدترین فتنے ہیں ایسے فتنے کہ شام کو انسان مومن ہوگا اور صبح کو کافر اٹھے گا پس تم میں سے جو اس زمانہ کو پائے اس کو خدا سے ڈرنا چاہئے اور اپنے گھر میں محدود رہنا چاہئے۔

۲۰۔ التحصین۔ ابن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ جس میں دین دار کا دین سالم و محفوظ نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ بلندی سے بلندی کی طرف بھاگتا رہے اور ایک بل سے دوسرے بل کی طرف ایسے منتقل ہوتا رہے جیسے لومڑی اپنے بچوں کو منتقل کرتی ہے، اصحاب نے دریافت کیا کہ یہ زمانہ کب آئے گا؟ فرمایا: جب لوگوں کو صرف خدا کی معصیت میں روزی ملے گی اور کنواری لڑکیاں سنگھار کریں گی، اصحاب نے عرض کیا: کہ اے اللہ کے رسول آپؐ نے ہمیں شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا: ہاں لیکن اس زمانہ میں انسان اپنے

والدین کے ہاتھوں اور اگر والدین نہ ہوں گے تو اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں اور اگر بیوی، بچے نہیں ہوں گے تو اپنے قرابتداروں اور ہمسایوں کے ہاتھوں سے قتل ہو جائے گا، اصحاب نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا: روزی تنگ ہونے کی وجہ سے اس کو وہ ننگ و عار سمجھیں گے اور اس کو اس چیز کی تکلیف دیں گے کہ جس کو وہ انجام نہیں دے پائے گا یہاں تک کہ یہ اس کو ہلاکت کے دہانے پر پہنچا دیں گے، منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۳۹۴ پر ابن مسعود نے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۲۱۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۵ ص ۴۰۷) لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا جب ان کا پیٹ ان کا مقصد ہوگا اور ان کا مال و متاع ان کا شرف ہوگا ان کی عورتیں ان کا قبلہ ہوں گی اور ان کا دین ان کے درہم و دینار ہوں گے وہ بدترین مخلوق ہیں اور خدا کے یہاں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے (دیلمی نے علیؑ سے روایت کی ہے)۔

۲۲۔ تاریخ ابن عساکر (ج ۶ ص ۱۶۹) ابن عساکر نے اپنی سند سے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک کہ کتب خدا کو عار نہ سمجھا جائے گا، اور اسلام غریب نہ ہو جائے گا، یہاں تک علم گھٹ جائے گا زمانہ پرانا ہو جائے گا، آدمی کی عمر گھٹ جائے گی، پھل اور اناج کم ہوگا متہم لوگوں کو امانتدار سمجھا جائیگا اور جھوٹوں کی تصدیق کی جائے گی، سچوں کو جھٹلایا جائے گا ہرج زیادہ ہوگا عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل، قتل یہاں تک کہ اونچی عمارتیں بنائی جائیں گی، اولاد والے غمگین اور بے اولاد خوش ہوں گے سرکشی، حسد اور بخل و حرص عام ہوگا علم کی کمی ہوگی جہل و نادانی کی کثرت ہوگی، بیٹا ناہنجار ہونے کے سبب باعث غیظ و غضب ہوگا، سخت و شدید ٹھنڈ پڑے گی بدکاریوں اور برائیوں کا عام رواج ہوگا اور زمین کو زلزلوں پہ زلزلے آئیں گے۔[۱]

[۱] ہم نے بعض احادیث ایسی بھی بیان کر دی ہیں جن میں قیامت کے حالات بیان ہوئے ہیں کیونکہ ان میں اور علائم ظہور مہدیؑ والی حدیثوں میں بہت زیادہ مشابہت ہے اور ممکن ہے کہ سب کی بازگشت ایک ہی معنی کی طرف ہو اور وہ یہ کہ دونوں قسم کی حدیثوں میں علامات قیامت اور علائم ظہور مہدیؑ بیان ہوئے ہیں۔

اسی پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱۳ آٹھویں باب کی ح ۱۲، ۱۳، دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱۳، ۱۴، ۳۷، ۴۳، ۶۲، ۶۳، ۸۰، ۸۸ ساتویں باب کی ح ۱۲ دسویں باب کی ح ۱۴ پینتیسویں باب کی ح ۱۲ چھٹی فصل کے نویں باب کی ح ۵۔

تیسرا باب

آپؑ کے ظہور کی بعض علامتوں کے بارے میں

اس باب میں ۲۹ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم مہزیار سے انہوں نے اپنے بھائی سے انہوں نے علی بن الحسین بن سعد سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حکیم سے انہوں نے میمون البار سے انہوں نے ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پانچ علامتیں حضرت قائمؑ کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گی۔ یمانی و سفیانی کا خروج، آسمانی آواز، بیداء کی زمین کا دھنس جانا اور نفس زکیہ کا قتل۔

۲۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن بن احمد بن ولیدؒ نے محمد بن الحسن الصفارؒ سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے علی بن مہزیار سے[1] انہوں نے عبداللہ بن محمد الحجال سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے انہوں نے شعیب الحذاء سے انہوں نے صالح غلام ابی العدوہ سے روایت کی ہے کہ

---

[1] نجاشی کتب رجال میں "کتاب القائم" کو بھی ان کی کتابوں میں شمار کیا ہے اور شیخ طوسی نے اپنی کتاب، الفہرست میں علی بن مہزیار اہوازی کو جلیل القدر واسع الروایۃ اور ثقہ قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کی ۳۳ کتابیں ہیں، اور ان کا یہ وتیرہ تھا کہ جب سورج طلوع ہوتا تو یہ سجدہ میں جاتے اور اس وقت تک سر نہ اٹھاتے جب تک اپنے ہزار بھائیوں کیلئے ایسے ہی دعا نہ کرلیں جیسے اپنے لئے کی تھی۔

انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ الصادق سے سنا کہ فرماتے ہیں: قائم آل محمد کے ظہور اور نفس زکیہ کے قتل کے درمیان صرف پندرہ راتوں کا فاصلہ ہے۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ابوعبداللہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے حسین بن الحسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے حارث بن مغیرہ نصری سے انہوں نے میمون البان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابوجعفر۔ امام محمد باقرؑ کی خدمت میں آپ کے خیمہ میں حاضر تھا کہ آپ نے خیمہ کا ایک کونا اٹھایا اور فرمایا: ہمارا امر اس سورج سے بھی زیادہ روشن ہوگا، پھر فرمایا: آسمان سے ایک منادی آواز دے گا کہ بیشک فلاں بن فلاں امام ہیں اور ان کا نام پکارے گا، اور ابلیس لعنۃ اللہ زمین سے اسی طرح آواز دے گا جس طرح عقبہ کی شب میں رسول کو آواز دی تھی۔

۴۔ کمال الدین۔ میرے والد نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن ہلال سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابوایوب الخزاز اور علا بن رزین سے انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں؛ قائم سے پہلے کچھ علامات ہیں جو خدا کی طرف سے مومنینؑ کیلئے رونما ہوں گی، میں نے عرض کی: میں قربان وہ کیا ہیں؟ فرمایا: خدا کا قول ہے "ولنبلونکم "یعنی ہم حضرت قائم کے خروج سے پہلے مومنین کو ضرور آزمائیں گے" **بشیء من الخوف و الجوع و نقص من الاموال و الانفس و الثمرات و بشر الصابرین** " یعنی ہم بنی فلاں کے بادشاہوں میں سے آخری بادشاہ کو کچھ خوف اور بھوک یعنی ان کی قیمت کے گراں ہونے اور مال کے نقصان یعنی تجارت کے برباد اور کم منافع اور موت کے ذریعہ اور پھلوں کے نقصان یعنی کھیتی کی کم پیداوار کے ذریعہ انہیں آزمائیں گے اس زمانہ میں قائم کا ظہور جلد ہونے کی صابروں کو بشارت دیدو پھر مجھ سے فرمایا: اے محمد یہ اس کی تاویل ہے اور خداوند عالم کا ارشاد ہے: اور اس کی تاویل سوائے خدا اور علم میں راسخ

لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا ہے، اسی حدیث کو نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور ایسی ہی حدیث کو ینابیع المودۃ ص۴۲۱ میں مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے محمد بن یحییٰ العطار سے انہوں نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے مندل سے انہوں نے بکار بن ابی بکر سے انہوں نے عبداللہ بن عجلان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہم ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھے اور قائم کا ذکر کر رہے تھے، میں نے عرض کی: ہم انہیں کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: تم میں سے ایک شخص اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے سر پر ایک صحیفہ ہوگا جس پر یہ مرقوم ہوگا طاعۃ معروفۃ۔

۶۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے حسین بن الحسن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے یحییٰ حلبی سے انہوں نے حکم الخیاط سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے ورد سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس امر سے پہلے دو اشارے ہیں چاند کو پانچ مرتبہ گہن لگے گا اور سورج کو پندرہ مرتبہ گہن لگے گا جو کہ آدمؑ کے زمین پر آنے کے بعد سے اس وقت تک کبھی نہیں لگا ہوگا اس وقت منجمین کا حساب ناکام ہو جائے گا۔ شیخ طوسی کی غیبت میں بدر بن خلیل سے اور بشارۃ الاسلام میں یزید بن خلیل سے ایسی ہی روایت نقل ہوئی ہے۔ اور نعمانی نے اس سلسلہ میں بہت سی روایات نقل کی ہیں، ان میں سے بعض میں یہ ہے کہ چاند و سورج دونوں کو رمضان میں گہن لگے گا۔

۷۔ کمال الدین۔ مذکورہ اسناد کے ساتھ حسین بن سعید سے اور انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حجاج سے انہوں نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: ظہور حضرت قائمؑ سے پہلے دو قسم کی موت ہوں گی ایک

ہم نے آپ کی خلافت و بادشاہت کی مدت کی تعیین کے سلسلہ میں نویں فصل میں ایک باب قائم کیا ہے۔

سرخ موت، دوسرے سفید موت، اس میں ہر سات میں سے پانچ مرجائیں گے، سرخ موت، تلوار ہے اور سفید موت طاعون ہے۔

۸۔ ارشاد۔ محمد بن ابی البلاد نے علی بن محمد ازدی سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امیر المومنینؑ نے فرمایا: ظہور قائم علیہ السلام سے پہلے سرخ و سفید موت ہوگی اور ان کے زمانہ میں ٹڈیاں اور ان کے زمانہ کے علاوہ خونی رنگ کی ٹڈیاں ہیں، سرخ موت تلوار ہے اور سفید موت طاعون ہے، اسی حدیث کو شیخ طوسی نے اپنی کتاب غیبت میں نقل کیا ہے۔

۹۔ کمال الدین۔ محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے علی بن الحسن سعد آبادی سے انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ظہور قائمؑ سے قبل ماہ رمضان میں سورج کو دوبار گہن لگے گا۔

۱۰۔ غیبت نعمانی۔ میں محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے علی بن عاصم سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے ابوالحسن رضاؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس امر سے پہلے سفیانی، یمانی، مروانی، شعیب بن صالح ہیں پھر ٹھہر کر فرمایا یہ یہ چیزیں ہیں۔

۱۱۔ غیبت نعمانی۔ محمد بن ہمام نے جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بن وہب سے انہوں نے حسن بن علی الوشاء سے انہوں نے عباس بن عبید اللہ (عبداللہ نخ) سے انہوں نے داؤد بن سرحان سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس سال چیخ سنائی دے گی اس سے پہلے رجب میں ایک نشانی ہے، میں نے عرض کی: وہ کیا ہے؟ فرمایا: چاند میں ایک کھلا چہرہ نظر آئے گا۔

۱۲۔ غیبت الشیخ۔ فضل نے ابونجران سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابوالجارود سے انہوں نے محمد بن بشر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن الحنفیہ سے عرض کی: یہ امر تو بہت طویل ہو گیا یہ کب واقع ہوگا؟ راوی کہتا ہے کہ انہوں نے اپنے سر کو ہلایا اور پھر کہا: یہ کہاں سے ہو جائے گا جبکہ ابھی زمانہ سخت نہیں ہوا ہے؟ یہ کہاں سے ہو جائے گا جبکہ بھائیوں نے ابھی جفا نہیں کی ہے؟ یہ کہاں سے ہو جائے گا جبکہ ابھی بادشاہ نے ظلم نہیں کیا ہے، قزوین میں زندیق نے خروج نہیں کیا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اس کے پردے چاک ہوں اور وہاں کے باشندے کافر ہو جائیں اور اس کی فصیل تبدیل ہو جائے اور اس کی رونق و خوبصورتی ختم ہو جائے، جو اس سے بھاگے گا وہ اس کو پکڑے گا اور جو اس سے جنگ کرے گا وہ اس کو قتل کر دے گا اور جو اس سے کنارہ کشی کرے گا وہ محتاج ہوگا اور جو اس کا اتباع کرے گا وہ کافر ہو جائے گا یہاں تک کہ رونے والے کھڑے ہوں گے کچھ اپنے دین پر روئیں گے اور کچھ اپنی دنیا پر روئیں گے۔

۱۳۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن علی الرازی نے مقانعی سے انہوں نے بکار بن احمد سے انہوں نے حسن بن حسین سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے عبدالملک بن اسماعیل اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ: جس سال مہدی ظہور فرمائیں گے چوبیس گھنٹے بارش ہوگی جس کی برکت واثر دیکھا جائے گا۔

۱۴۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ (ب۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مہدی اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک کہ سورج سے ایک نشانی ظاہر نہ ہوگی۔ اس روایت کو حافظ ابوبکر احمد بن الحسن بیہقی نے اور حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے نقل کیا ہے اور شیخ طوسی نے اپنی کتاب غیبت، میں اپنی سند سے علی بن عبداللہ بن عباس سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۱۵۔ ارشاد۔ یحییٰ بن ابی طالب نے علی بن عاصم سے انہوں نے عطا بن السائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے

فرمایا: قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ ساٹھ جھوٹے دعویدار ظاہر نہیں ہوں گے اور وہ سب یہی کہیں گے کہ میں نبی ہوں، اسی حدیث کو بشارۃ الاسلام میں عقد الدرر سے نقل کیا گیا ہے۔

۱۶۔ ارشاد۔ حسین بن سعید نے منذر جوزی سے انہوں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدیؑ کے ظہور سے پہلے لوگوں کو ان کے گناہوں سے اس آگ کے ذریعہ ڈرایا جائے گا جو آسمان میں ظاہر ہوگی اور آسمان پر بکھرنے والی سرخی سے اور بغداد پست ہوجائیگا اور بصرہ برباد ہوجائیگا اور خون بہایا جائیگا، ان کے گھروں کو برباد کردیا جائیگا اور ڈیوڑھیاں تاراج کردی جائیں گی اور اہل عراق پر ایسا خوف طاری ہوگا جس میں انہیں قرار نہیں ملے گا۔

۱۷۔ المھدی۔ عقد الدرر کے چوتھے باب کی پہلی فصل میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد فتنے رونما ہوں گے جن سے رہائی ممکن نہیں ہے، ان میں، خوف و جنگ ہے ان کے بعد اور زیادہ شدید فتنے رونما ہوں گے جتنا ان کو روکا جائے گا وہ اتنے ہی پھیلیں گے یہاں تک کہ کسی عرب کا گھر باقی نہیں بچے گا کہ جس میں فتنہ نہ ہو، کوئی مسلمان باقی نہیں بچے گا کہ جس تک فتنہ نہ پہنچے یہاں تک کہ میری عترت سے ایک شخص خروج کرے گا، اس حدیث کو حافظ ابومحمد حسین نے اپنی کتاب، المصابیح میں اور حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے اپنی کتاب الفتن، میں معناً نقل کیا ہے اور ان کے پاس اس کا ثبوت صحیح بخاری میں موجود ہے۔

۱۸۔ غیبت نعمانی۔ محمد بن ہمام نے احمد بن مابنداز اور عبد اللہ بن جعفر حمیری سب سے اور انہوں نے احمد بن ہلیل سے انہوں نے حسن بن محبوب الزراد سے ایک حدیث میں امام رضاؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے ماں، باپ قربان اس پر جس کو میرے جد کے نام سے پکارا جائیگا اور جس کو موسیٰ بن عمران سے تشبیہ دی جائیگی وہ نور کا مرقع ہیں جو ضیائے قدس کی شعاعوں سے درخشاں ہے، گویا میں ان لوگوں کو مایوس دیکھ رہا ہوں جو ان کے معتقد تھے، اور ان کو ایک ندا دی گئی ہے جس کو دور والا اس طرح سنے گا جس طرح قریب والا سنے گا وہ مومنوں کیلئے رحمت ہوں گے اور کافروں کیلئے عذاب، میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ نداء کیسی ہوگی؟ فرمایا:

رجب میں تین آوازیں آئیں گی ان میں سے پہلی: الا لعنة الله علىٰ الظالمین ، دوسری: ازفت الآزفة یا معشر المومنین اور تیسری یہ کہ خورشید کے ساتھ ایک بدن واضح طور پر نظر آئے گا جو یہ نداء کرے گا جان لو کہ خدا نے فلاں کو ظالموں کی ہلاکت کیلئے بھیج دیا ہے، اس وقت مومنوں کو کشائش و اطمینان حاصل ہوگا اور خدا ان کے سینوں کو شفاء بخشے گا اور ان کے دلوں کا غم و غصہ ختم ہوجائیگا۔

۱۹۔ الملاحم والفتن۔ (ب ۱۱۲) جس کو مؤلف نے نعیم بن حماد خزاعی جو کہ حدیث میں بخاری اور مادی وغیرہ کے شیخ ہیں۔ کی کتاب الفتن سے نقل کیا ہے، ہم سے نعیم نے، ہم سے ولید ورشدین نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو قبیل سے انہوں نے ابو رومان سے اور انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا حق آل محمد میں ہے اس وقت لوگوں کی زبان پر مہدیؑ ہی کا نام ہوگا اور وہ بے حد خوش ہوں گے۔ ان کے درمیان آپؑ کے ذکر کے علاوہ کسی اور کا ذکر نہ ہوگا۔

۲۰۔ بحار الانوار۔ تاریخ قم میں مختلف سندوں سے امام صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا بہت جلد کوفہ مومنوں سے خالی ہو جائے گا اور اس شہر سے علم ایسے ہی ناپید ہو جائے گا جیسے سانپ اپنے بل میں چھپ جاتا ہے، یعنی وہاں اس کا نام بھی نہیں ملیگا۔ پھر علم اس شہر سے ظاہر ہوگا جس کو قم کہا جاتا ہے اور قم، علم و فضل کا مرکز و سرچشمہ قرار پائے گا یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی حق سے ناواقف باقی نہیں رہے گا یہاں تک کہ پردہ نشیں عورتیں بھی، اب ہمارے قائم کا ظہور قریب ہوگا، خدا، قم اور اس کے باشندوں کو حجت کا قائم مقام قرار دے گا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت دھنس جاتی اور کوئی حجت باقی نہ رہتی اور قم ہی سے مشرق و مغرب کے تمام شہروں میں علم پھیلے گا اور دنیا والوں پر حجت تمام ہو جائیگی یہاں تک کہ روئے زمین پر ایک شخص بھی ایسا نہیں ملیگا کہ جس تک علم و دین نہ پہنچا ہو اس کے بعد ہمارے قائم ظہور فرمائیں گے اور بندوں پر خدا کے عذاب اور غیظ و غضب کا سبب ہوں گے کیونکہ خدا اپنے بندوں سے اس وقت انتقام لیتا ہے جب وہ

اس کی حجت کا انکار کرتے ہیں ۱؎

۲۱۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔(ب ۴) دار قطنی نے اپنی سنن میں محمد بن علیؑ سے

۱؎۔کتاب الارشاد کے قیام قائم علیہ السلام، آپ کے ظہور کی علامت، آپ کی سیرت، آپ کے احکام کا طریقہ اور آپ کی حکومت میں رونما ہونے والی چیزوں سے متعلق باب میں مرقوم ہے، آثار میں حضرت مہدیؑ کے قیام کی علامتیں اور آپ سے پہلے وجود میں آنے والے حوادث اور دوسری نشانیوں کا ذکر ہوا ہے، انہیں میں سے، سفیانی کا خروج، حسنی کا قتل، بنی عباس کا اختلاف، بیداء کا دھنس جانا، مشرق و مغرب کا دھنس جانا اور سورج کا زوال کے وقت سے عصر کے درمیانی وقت تک ایک جگہ رکا رہنا اور اس کا مغرب سے طلوع ہونا اور۔ستر نیک لوگوں میں سے پشت کوفہ پر نفس زکیہ کا قتل ہونا اور بنی ہاشم میں سے ایک شخص کا رکن و مقام کے درمیان ذبح ہونا اور مسجد کوفہ کی دیوار کا منہدم ہونا اور خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں کا آنا، یمانی کا خروج، مصر میں مغربی کا خروج اور اس کا شام کے علاقوں پر قابض ہو جانا، ترک کا جزیرہ میں اترنا اور روم کا رملہ میں اترنا، مشرق سے ایسے ستارہ کا طلوع ہونا جو چاند کی مانند درخشاں ہوگا اور اس کا دائرہ کی سمت میں مڑنا کہ جس سے اس کے دونوں کنارے ملنے کے قریب ہوں گے، ایک سرخی کا آسمان میں ظاہر ہونا جو کہ تمام آفاق پر چھا جائے گی، مشرق میں ایک آگ کا ظاہر ہونا جس کا تین یا سات دن فضا پر اثر رہے گا۔

اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا، شام کا تباہ ہونا اور تین پرچموں کے بارے میں اختلاف ہونا قیس و عرب کے پرچموں کا مصر میں داخل ہونا اور کندہ کے پرچم کا خراسان کی طرف جانا اور مغرب کی طرف سے لشکروں کا آنا جو کہ حیرہ کے کنارے تک پہنچ جائیں گے، اور مشرق کی سمت سے اس کی طرف کالے پرچموں کا آنا اور فرات میں طغیانی کا آنا کہ جس سے کوفہ کے گلیوں میں پانی بھر جائے گا اور ساٹھ جھوٹوں کا خروج کرنا جو کہ نبوت کا دعویٰ کریں گے اور آل ابی طالب سے بارہ آدمیوں کا خروج کرنا کہ وہ سب امامت کا دعویٰ کریں گے اور بنی عباس کے چاہنے والوں میں سے ایک جلیل القدر آدمی کا جلولاء اور خانقین کے درمیان جلایا جانا اور کرخ اور بغداد کے درمیان ایک پل کا باندھا جانا کہ جس کو اول صبح میں کالی آندھی اڑا لے جائے گی زلزلہ آنا کہ جس سے بہت سے دھنس جائیں گے۔اہل عراق اور بغداد والے خوف زدہ ہوں گے اور اس میں بدترین موت ہوگی، جان و مال اور کھیتی تلف ہو جائے گی ٹڈیاں اپنے موسم اور غیر موسم میں نکلیں گی

روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے مہدیؑ کی دو نشانیاں ہیں جو کہ جب سے خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے آج تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں، : رمضان کی پہلی رات میں چاند گہن ہوگا اور نصف رمضان

کھیتی اور غلہ پر ٹوٹ پڑیں گی اور لوگوں کو کھیتی سے کم محصول ملے گا عجم کے دو گروہوں کے درمیان اختلاف ہوگا ان میں آپس میں شدید خونریزی ہوگی، غلام اپنے مالکوں کی اطاعت چھوڑ دیں گے اور وہ اپنے آقاؤں کو قتل کریں گے ،بدع سے ایک قوم کی صورت مسخ ہو جائے گی اور وہ بندر اور خنزیر کی صورت میں بدل جائیگی ، غلام سرداروں اور آقاؤں کے شہروں پر غالب آجائیں گے، آسمان سے ایک آواز آئے گی کہ جس کو زمین کا ہر انسان سنے گا خواہ اس کی کوئی بھی زبان ہو اور سورج میں ایک چہرہ اور سینہ ظاہر ہوگا، کچھ مردے اپنی قبروں سے اٹھیں گے دنیا میں جائیں گے اور وہاں ایک دوسرے کو پہچانیں گے ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے پھر یہ سلسلہ چوبیس گھنٹے کی بارش سے منقطع ہو جائے گا اور اس سے مردہ زمین زندہ ہو جائے گی اور اس کی برکت آشکار ہو جائے گی اور اس کے بعد مہدی علیہ السلام کے ان شیعوں سے بلا و آفت کو دور کر دیا جائے گا جو حق کے معتقد ہیں اور وہ اس وقت یہ جان لیں گے کہ مہدیؑ نے مکہ میں ظہور کیا ہے چنانچہ وہ ان کی نصرت کیلئے مکہ جائیں گے اور یہ چیزیں حدیثوں میں بیان ہوئی ہیں، البتہ ان واقعات میں سے بعض کا ہونا یقینی ہے اور بعض مشروط ہیں۔

کمال الدین کے مصنف شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ صدوق نے حضرت قائم کے ظہور کی علامات، ان کی سیرت اور ان کے زمانہ میں رونما ہونے والے واقعات کے سلسلہ میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "السر المکتوم الی الوقت المعلوم" رکھا ہے اور ان علامات میں کہ جن کی طرف مفیدؒ وغیرہ نے اشارہ کیا ہے، بعض حتمی و یقینی ہیں اور بعض مشروط ہیں اور مشروط کے معنی یہ ہیں کہ جب تک یہ وجود پذیر نہیں ہوں گی اس وقت تک آپؑ کا ظہور نہیں ہوگا، تو ان کے وقوع اور امام زمانہؑ کے ظہور کے بارے میں کوئی اشکال نہیں ہے ایسے ہی جیسے علامات قیامت ہیں اور ان میں سے بعض، جیسے گناہوں کی کثرت اور فتنہ و فساد کے معنی یہ ہیں کہ یہ کسی زمانہ میں ضرور واقع ہوں گے اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ یہ امام زمانہ کے ظہور کی علامت ہیں مگر یہ کہ ان مرتب امور سے یہ مراد ہو کہ یہ آپ کے ظہور سے پہلے ہی واقع ہوں گے، اور ان میں سے بعض ظاہر ہو چکے ہیں بعض مستقبل میں ظاہر ہوں گے اور بعض آپؑ کے ظہور سے قبل ظاہر ہوں گے جس سے سفیانی کا خروج اور بعض آپؑ کے ظہور کے وقت ظاہر ہوں گے ،بعض ان میں سے حتمی ہیں جیسے سفیانی کا خروج ، بیداء کا دھنس جانا آسمان پر دمدار ستارہ کا طلوع ہونا، آسمانی

میں سورج گہن ہوگا اور یہ اس وقت سے نہیں ہوا ہے جب سے خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔

۲۲۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ ابو عبد اللہ الحسین بن علیؑ سے مروی ہے کہ جب تم آسمان میں مشرق کی طرف ایک عظیم آگ دیکھو کہ جو راتوں کو روشن کر دے تو وہ وقت آل محمد کی کشائش یا لوگوں کی کشائش کا ہے اور یہ ظہور مہدی کا پیش خیمہ ہے وضاحت: البرہان میں اس کو ان فتنوں میں بیان کیا گیا ہے جو آپ کے خروج سے پہلے رونما ہوں گے اور آپ کے ظہور سے متصل فتنوں کے بارے میں بہت سی روایات ہیں جن کو ہم نے طوالت کے خوف سے نظر انداز کر دیا ہے۔

۲۳۔سنن ابن ماجہ۔ (ج ۲) ابواب الفتن کے باب الآیات میں ہے کہ ہم سے علی بن محمد نے،

آواز اور نفس زکیہ کا قتل وغیرہ، نعمانی نے اپنی کتاب، غیبت میں علائم ظہور کے بارے میں بہت سی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: یہ علامات جن کو ائمہؑ نے بیان کیا ہے، ان کی کثرت، ان کا متواتر ہونا اور ان کا ایک دوسرے سے موافق ہونا اس بات کا موجب ہے کہ امام زمانہ کا ظہور ان کے وجود پذیر ہونے کے بعد ہی ہوگا اور جب ائمہ نے جو سچے ہیں یہ خبر دی ہے کہ ان کا واقع ہونا ناگزیر ہے یہاں تک کہ عرض کیا گیا کہ ہوسکتا ہے کوئی ایسا کام انجام وے کہ جس کی ہم کو مہدی سے توقع ہے اور اس سے پہلے سفیانی کا خروج نہ ہو فرمایا: ہاں، خدا کی قسم یہ ناگزیر ہے، اس کے بغیر چارہ نہیں ہے پھر ان پانچ علامتوں کو بیان کیا جو ظہور پر عظیم ترین دلیلیں ہیں اور وہ یہ ہیں، یمانی وسفیانی کا خروج، آسمانی آواز، بیداء کا دھنس جانا اور نفس زکیہ کا قتل ہونا، اسی طرح قائم نے ظہور کا وقت معین کرنے کو باطل قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو تمہارے سامنے ہماری طرف سے ظہور کے وقت کی تعیین کے سلسلہ میں کوئی حدیث بیان کرے تو اسے جھٹلا دو؟ خواہ وہ کوئی بھی ہو کیونکہ ہم وقت معین نہیں کرتے ہیں، یہ اس شخص کے دعوے کے بطلان پر محکم دلیلیں ہیں جو قائم کے مقام و منزلت کا دعویٰ کرتا ہے، اس کی طرف سے اس بات کا دعویٰ کیا جاتا ہو اور ان علامات کے واقع ہونے سے پہلے ظاہر ہو، آپؑ کے تمام حالات ایسا دعویٰ کرنے والے کے دعوے کے بطلان پر بہترین دلیل ہے خدا سے دعا ہے خدا ہمیں ان لوگوں میں قرار نہ دے کہ جو دین کا لباس پہن کر دنیا حاصل کرتے ہیں اور غریب و کمزوروں کو دھوکا دیتے ہیں اور ہم سے اس نور ہدایت اور اس روشنی و جمال حق اور اس کی اس رونق کو سلب نہ کرے جو کہ اس نے اپنے احسان و کرم سے عطا کی ہے۔

ہم سے وکیع نے ہم سے سفیان نے بیان کیا ہے اور انہوں نے عامر بن واثلہ ابی الطفیل کنانی سے انہوں نے حذیفہ بن اسید ابو سریحہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ عرفہ سے لوٹ رہے تھے اور ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔

آپ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں رونما نہیں ہو جائیں گی: سورج مغرب سے طلوع ہوگا، دجال، دھواں اور دابۃ الارض، یاجوج و ماجوج عیسیٰ بن مریم کا خروج، تین مرتبہ سورج گہن، مشرق کا دھنسنا، مغرب کا دھنسنا اور جزیرۃ العرب کا دھنسنا الخ۔ ابوداؤد نے اپنی سنن کی کتاب الملاحم کے باب علامات قیامت میں اپنی سند سے حذیفہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور اسی کو مسلم نے اپنی صحیح کی کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں قبل قیامت رونما ہونے والی علامات والے باب میں نقل کیا ہے۔

۲۴۔ سنن ابن ماجہ۔ مذکورہ باب میں مروی ہے، ہم سے حرملہ بن یحییٰ نے، ہم سے عبداللہ بن وھب نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن حارث، ابن لہیعہ نے خبر دی اور انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے سنان بن سعد سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ان چھ چیزوں سے پہلے (نیک) اعمال کی طرف سبقت حاصل کرو: مغرب سے سورج طلوع ہونے، دھویں، دابۃ الارض، دجال، خویصہ اور امر عامہ۔ ایسی ہی حدیث مسلم نے اپنی صحیح کی کتاب الفتن کے باب بقیۃ من احادیث الدجال میں نقل کیا ہے۔

۲۵۔ سنن ابن ماجہ۔ کے جزء ثانی کے ابواب الفتن کے باب "طلوع الشمس من مغربھا" میں آیا ہے کہ ہم سے علی بن محمد نے بیان کیا ہے، ہم سے وکیع نے بیان کیا، ہم سے سفیان نے بیان کیا اور انہوں نے ابوحیان تیمی سے انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: خروج کی اولین علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱۳ اور چھٹی فصل کے چوتھے باب کی ح ۷ او ۱۹ اور نویں باب کی ح ۵ دلالت کر رہی ہے۔

چوتھا باب

آسمان سے آپؑ کو آپؑ کی ولدیت کے ساتھ ندا دی

● جائے گی اور آپ کے سر کے اوپر ایک فرشتہ ہوگا جو آپ کو آپ کی ولدیت کے ساتھ ندا دے گا۔

اور اس باب میں ۲۷ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۲۶) میں کتاب الحجہ فی مانزل فی القائم الحجہ سے خدا کے اس قول ﴿وان نشاء ننزل علیھم من السماء﴾ کے بارے میں ابوبصیر اور ابوالورد سے اور انہوں نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت حضرت قائمؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے آسمان سے ایک منادی آپ کو آپ کی ولدیت کے ساتھ ندا دے گا۔

۲۔ ینابیع المودۃ کتاب الحجہ فی مانزل فی القائم الحجہ سے خدا کے اس قول (و استمع یوم ینادی المنادی من مکان قریب یوم یسمعون الصیحۃ بالحق ذلک یوم الخروج) کے بارے میں امام صادق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: حضرت قائمؑ کو ایک منادی آپ کی ولدیت کے ساتھ ندا دے گا اور اس آیت میں جس صیحہ و چیخ کا ذکر ہے وہ آسمان سے

آئے گی اور اسی روز حضرت قائم علیہ السلام خروج کریں گے۔

۳۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان (ب۱) ابونعیم اور خطیب نے تلخیص المتشابہ میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی خروج کریں گے اور اس وقت ان کے سر کے اوپر ایک فرشتہ ہوگا جو آواز دے گا کہ یہ مہدیؑ ہے اور ان کا اتباع کرو ایسی ہی حدیث کی روایت ینابیع المودۃ (ص ۴۷۶) میں فصل الخطاب، ابن عمر سے نقل کی ہے اور ص ۴۴۷ پر فرائد السمطین سے ابونعیم حافظ سے اور انہوں نے ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ ابن عمر نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: مہدی خروج کریں گے اور ان کے سر کے اوپر ایک فرشتہ ہوگا جو یہ اعلان کرے گا: یہ خدا کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا اتباع کرو اور کشف الغمہ میں حافظ ابونعیم کی، ''الاحادیث الاربعین'' سے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن عمر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے، اور ''البیان'' میں اپنی سند سے ابن عمر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے حفاظ و ائمہ محدثین جیسے ابونعیم اور طبرانی وغیرہ نے اس کی روایت کی ہے۔

۴۔البیان۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد المقدسی کہتے ہیں، ہم کو ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے دمشق میں اور صیدلانی نے اصفہان میں، خبر دی اور دونوں نے کہا: ہم کو ابوعلی الحسن نے اور انہوں نے کہا: ہم کو حافظ ابونعیم نے اور انہوں نے کہا: ہم کو ابواحمد غطریفی نے اور انہوں نے کہا: ہم کو محمد بن محمد بن سلیمان باغندی نے خبر دی ہے اور انہوں نے کہا: ہم سے عبد الوھاب بن ضحاک نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا اور انہوں نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے کثیرہ بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ سے فرمایا: مہدی خروج کریں گے اور ان کے سر پر ایک بادل ہوگا اور اس میں منادی ہوگا جو یہ ندا کرے گا کہ یہ خدا کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا اتباع کرو، لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور اسی لئے ہم نے اس کی روایت کی ہے، حافظ ابونعیم نے، مناقب مہدی میں اس کی روایت کی ہے اور نور الابصار کے (ص ۱۵۵) پر اس کو ابن عمر سے نقل

کیا ہے مگر یہ کہ اس میں یہ ہے کہ ان کے سر پر ایک بادل ہوگا اس میں ایک فرشتہ ہوگا جو ندا کرے گا، اور لکھا ہے کہ حافظ ابو نعیم اور طبرانی وغیرہ نے اس کی روایت کی ہے اور اسی کو کشف الغمہ میں ابو نعیم کی "الاحادیث الاربعین" سے نقل کیا ہے اور "البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" (ب ا) اور "البرہان" میں لکھا ہے کہ عقد الدرر میں مرقوم ہے کہ یہ نداء روئے زمین پر بسنے والے بھی لوگوں تک پہنچے گی اور ہر زبان والا اس کو اپنی زبان سے سنے گا۔

۵۔ اسعاف الراغبین (ص ۱۳۷) روایت میں آیا ہے کہ جب آپ ظہور فرمائیں گے تو ایک فرشتہ آپ کے سر کے اوپر سے ندائے دے گا۔ خدا کے خلیفہ مہدیؑ ہیں اور ان کا اتباع کرو، اور، بحار، میں، طرائف سے نقل کیا ہے کہ منادی آسمان سے مہدی کے نام اور آپ کی طاعت واجب ہونے کی ندا کرے گا اور احمد بن المناوی نے اپنی کتب، "الملاحم" میں اور حافظ ابو نعیم نے "اخبار مہدیؑ" میں اور ابن شیرویہ دیلمی نے کتاب "الفردوس" میں اور حافظ ابو العلاء نے "الفتن" میں، اس کی روایت کی ہے۔

۶۔ غیبت الشیخ۔ فضل بن شاذان نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں وہب بن حفص سے انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابو عبداللہ نے فرمایا: بیشک حضرت قائمؑ کے نام سے ۲۳ ویں کی شب میں ندا دی جائے گی اور حضرت مہدیؑ روز عاشورہ روز شہادت حسین بن علی علیہما السلام خروج فرمائیں گے۔

۷۔ غیبت الشیخ۔ فضل غطر یفی نے ابن محبوب سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ منادی قائم کے نام سے نداء کرے گا جو کہ مشرق سے مغرب تک سنی جائے گی جس سے ہر سونے والا اٹھ کھڑا ہوگا اور جو کھڑا ہے وہ بیٹھ جائے گا اور جو بیٹھا ہے وہ اپنے دونوں پیروں پر کھڑا ہو جائے گا اور یہ آواز روح الامین جبریل کی ہوگی۔

۸۔ بشارۃ الاسلام، عقد الدرر، میں ابو عبداللہ الحسین بن علیؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم مشرق میں تین یا سات دن تک آگ دیکھو تو آل محمدؐ کی کشائش کی توقع کرو انشاء اللہ پھر فرمایا:

آسمان سے ایک منادی مہدی کے نام سے نداء کرے گا جو مشرق سے مغرب تک سنی جائے گی جس سے سونے والا بیدار ہو جائے گا اور جو کھڑا ہے وہ بیٹھ جائیگا اور جو بیٹھا ہے وہ گھبرا کر اپنے دونوں پیروں پر کھڑا ہو جائے گا خدا رحم کرے اس شخص پر کہ جو اس آواز کو سنے اور لبیک کہے کیونکہ پہلی آواز جبریل روح الامین کی ہوگی۔

۹۔ المہدی۔ عقد الدرر کے تیسرے باب میں ابو عمرو المقری سے انہوں نے حذیفہ بن الیمان سے انہوں نے رسولؐ اللہ سے سفیانی اور اس کے فجور و قتل کے قصہ میں روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا: لوگو! خدا نے تم سے ظالموں، منافقوں اور ان کی پیروی کرنے والوں کے ہاتھ قطع کر دیئے ہیں اور تمہارا ولی و حاکم امت محمد میں سے بہترین انسان کو مقرر کیا ہے پس تم مکہ میں اس سے ملحق ہو جاؤ کہ وہی مہدی ہیں۔

۱۰۔ المہدی، عقد الدرر میں حافظ ابو عبداللہ نعیم بن حماد سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: محرم میں ایک منادی آسمان سے نداء کرے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی مخلوق سے اس کا برگزیدہ فلاں ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

۱۱۔ بشارۃ الاسلام۔ عقد الدرر سے محمد بن علیؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ آواز ماہ رمضان میں شب جمعہ میں بلند ہوگی پس اس کو سنو اور اطاعت کرو اور دن کے آخری حصہ میں ابلیس ملعون چلائے گا فلاں کو مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا گیا ہے اور لوگوں کو شک اور دھوکے میں ڈال دے گا اور کتنے ہی لوگ شک کرنے والے اس دن متحیر رہ جائیں گے پس جب تم ماہ رمضان میں پہلی آواز سنو تو شک نہ کرنا وہ جبریل کی آواز ہوگی اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ مہدی کے نام اور آپ کے والد کے نام سے آواز دیں گے۔[1]

۱۲۔ غیبت نعمانی۔ مؤلف نے اپنی سند سے ابو بصیر سے ایک طویل حدیث میں ابو جعفر محمد بن علی

---

[1] اس اور دسویں حدیث میں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نداء کرنے والے متعدد اور ندائیں مختلف ہوں۔

علیہا السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آواز خدا کے مہینے رمضان میں آئیگی (کیونکہ ماہ رمضان خدا کا مہینہ ہے نخ) اور یہ جبریل کی آواز ہوگی اس مخلوق کیلئے پھر فرمایا: منادی آسمان سے قائمؑ کے نام سے آواز دے گا جو مشرق سے مغرب تک سنی جائیگی اس سے سونے والا بیدار ہو جائے گا اور جو کھڑا ہوگا وہ بیٹھ جائے گا اور جو بیٹھا ہوگا وہ گھبرا کر دونوں پیروں پر کھڑا ہو جائے گا، خدا رحم کرے اس شخص پر جو اس آواز کا اعتبار کرے اور قبول کرے کیونکہ یہ جبریل روح الامین کی آواز ہوگی نیز فرمایا: یہ آواز ماہ رمضان میں بروز جمعہ ۲۳ ویں کی شب میں گونجے گی۔

۱۳۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید نے محمد بن یوسف بن یعقوب سے انہوں نے اسماعیل بن مہران سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شرجیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو جعفرؑ نے فرمایا: جب میں نے ان سے حضرت قائمؑ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: وہ اس وقت تک۔ ظاہر۔ نہ ہوں گے جب تک کہ آسمان سے ایک منادی، ندا نہ کرے کہ جس کو اہل مشرق و مغرب سنیں گے یہاں تک کہ جوان لڑکیاں اپنے پردے میں سنیں گی۔ ندا سے متعلق نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے متعدد روایت نقل کی ہیں۔

۱۴۔ کمال الدین۔ میرے والدؒ نے سعد بن عبداللہ، محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک منادی قائمؑ کے نام سے ندا کرے گا، میں نے عرض کی: خاص یا عام؟ فرمایا: عام جس کو ہر قوم اپنی زبان میں سنے گی، میں نے عرض کی تو پھر قائمؑ کی کون مخالفت کرے گا جب کہ ان کے نام سے ندا دی جائے گی؟ فرمایا: آخری رات میں ابلیس آواز دے گا اور لوگوں کو شک میں ڈال دے گا۔

۱۵۔ غیبت الشیخ۔ میں حسین بن عبید اللہ سے انہوں نے محمد بن سفیان البزوفری سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے فضل بن شاذان نیشاپوری سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے مثنی الحناط سے انہوں نے حسن بن زیاد الصیقل سے

روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہم السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں: حضرت قائم قیام نہیں کریں گے جب تک کہ آسمان سے ایک منادی نداء بلند نہیں کرے گا کہ جس کو پردہ نشیں لڑکیاں بھی سنیں گی اور تمام مشرق ومغرب والے سنیں گے اور اس سلسلہ میں قرآن کی آیت " ان نشاء ننزل علیهم من السماء آیة فظلت اعناقهم لها خاضعین " نازل ہوئی ہے۔

۱۶۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے حسین بن الحسن سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے عیسیٰ بن اعین سے انہوں نے معلیٰ بن خنیس سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ بن ابراہیم بن عمر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے حارث بن مغیرہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو چیخ ماہ رمضان میں بلند ہوگی وہ رمضان کی ۲۳ ویں تاریخ شب جمعہ میں بلند ہوگی۔

۱۷۔ الملاحم والفتن۔ میں (ب ۶۷) جس میں نعیم بن حماد نے ماہ رمضان میں بلند ہونے والی آواز اور فلاں کے نام سے آسمانی منادی کے نداء کرنے کا تذکرہ کیا ہے لکھتے ہیں: ہم سے نعیم نے بیان کیا اور انہوں نے ولید سے انہوں نے عنبسہ قرشی سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: رمضان میں ایک آواز پیدا ہوگی اور شوال میں بہادروں کی آواز بلند ہوگی اور ماہ ذی قعدہ میں قبائل میں جنگ ہوگی اور ذی الحجہ میں حاجی اپنی منزل مقصود پر پہنچیں گے اور محرم میں آسمان سے منادی نداء کرے گا: آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی مخلوق سے اس کا برگزیدہ فلاں ہے اور اس کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔

۱۸۔ الملاحم والفتن۔ (ب ۱۲۰) جو کہ انہوں نے نعیم کی تالیف، کتاب الفتن سے نقل کیا ہے کہتے ہیں ہم سے نعیم نے بیان کیا ہم سے رشدین نے بیان کیا اور انہوں نے ابولہیعہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا: مجھ سے ابوزرعہ نے عبداللہ بن رزین کے حوالے سے بیان کیا اور ان سے عمار بن یاسر نے بیان کیا کہ جب نفس زکیہ اور ان کے بھائی مکہ صنیعہ میں قتل کر دیئے جائیں گے تو آسمان سے منادی آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے اور وہ مہدی ہیں جو کہ زمین کو حق وعدل سے پر

کریں گے، ایسی ہی روایت، البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان (ب۴) میں ہے۔

۱۹۔الملاحم والفتن (۱۴۱) جوکہ مؤلف نے مذکورہ کتاب سے نقل کیا ہے، کہتے ہیں: ہم سے نعیم نے بیان کیا ہم سے ابواسحٰق الاقرع نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوالحکم مدنی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن سعدی نے اور ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ اختلاف وتفرقہ اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ آسمان سے ہاتھ ظاہر ہوگا اور آسمان سے منادی ندا کرے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے اور یہ حدیث ندا اسی کتاب میں ایک جماعت سے نقل ہوئی ہے۔

۲۰۔البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان۔(ب۱) طبرانی نے اوسط میں طلحہ بن عبیداللہ سے انہوں نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے: عنقریب ایسے فتنے رونما ہوں گے جن سے کسی طرف بھی امان نہیں ملے گی یہاں خاموش ہوں گے تو وہاں پھوٹ پڑیں گے یہاں تک کہ ایک منادی آسمان سے ندا دے گا: تمہارا امیر و حاکم فلاں ہے، اسی کو کشف الاستار میں حافظ ہیثمی کی مجمع الزوائد سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح۱۳ دوسری فصل کے باب اول کی ح ۷۶ سترہویں باب کی ح۱ اکتیسویں باب کی ح۱ چھٹی فصل کے باب اول کی ح۱ تیسرے باب کی ح۱۳ اور پانچویں باب کی ح ۳ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

پانچواں باب

غلہ کے مہنگا ہونے، امراض کے پھیلنے، قحط پڑنے، عظیم جنگوں، فتنوں اور بہت سے انسانوں کی موت کے بارے میں

اس باب میں ۲۴ حدیثیں ہیں

۱۔ غیبت الشیخ۔ محمد بن جعفر اسدی نے ابوسعید الادمی سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے محمد بن مسلم اور ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے کہا ہم نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں یہ امر۔ ظہور قائم۔ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تین حصہ آبادی ختم نہیں ہو جاتی، ہم نے عرض کی: تین حصہ آبادی ختم ہو جانے کے بعد کون بچے گا؟ فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے باقی ایک تہائی میں تم ہوگے، اسی کو کمال الدین میں اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

۲۔ غیبت الشیخ۔ فضل بن شاذان نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے ابولہیعہ سے انہوں نے ابوذرعہ سے انہوں نے عبداللہ بن رزین سے انہوں نے عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: تمہارے نبیؐ کے اہل بیتؑ کی دعوت آخری زمانہ میں ہوگی، تم زمین سے لگ جانا اور اس وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک کہ اس کے قائم کو نہ دیکھ لو، جب ترک روم کی مخالفت کرے اور

روئے زمین پر زیادہ جنگیں ہوں، دمشق کی فصیل پر ایک منادی نداء دے گا: بہت سخت مصیبت قریب ہے اور اس کی مسجد کی دیواریں برباد ہو جائیں گی۔

۳۔ غیبت نعمانی۔ علی بن الحسین نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے محمد بن الحسن رازی سے انہوں نے محمد بن علی کوفی سے انہوں نے علی بن جبلہ سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے، راوی کہتا ہے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان۔ قائمؑ کب خروج کریں گے؟ فرمایا: اے ابومحمد ہم اہل بیتؑ وقت معین نہیں کرتے ہیں۔ محمدؐ نے فرمایا: وقت معین کرنے والوں نے جھوٹ بولا ہے اے ابومحمدؐ اس سے پہلے پانچ علامتیں ہیں ان میں سے پہلی تو ماہ رمضان میں ندا ہے۔ سفیانی کا خروج، خراسانی کا خروج، نفس زکیہ کا قتل، اور بیداء کا دھنس جانا ہے (اور بنی عباس کے اقتدار کا ختم ہو جانا ہے نخ) فرمایا: اے ابومحمد اس سے پہلے سفید طاعون اور سرخ طاعون ہے، میں نے عرض کی میں آپ پر قربان جاؤں یہ کیا ہے؟ فرمایا: سفید طاعون تباہی مچانے والی موت اور سرخ طاعون تلوار ہے اور قائم ظہور نہیں کریں گے جب تک کہ ۲۳ رمضان کو شب جمعہ میں آسمان سے ان کے نام کی نداء نہیں آئے گی، میں نے عرض کی: کس چیز کی نداء؟ فرمایا: ان کے اور ان کے والد کے نام کی ندا کہ آگاہ ہو جاؤ فلاں بن فلاں قائم آل محمدؐ ہیں پس ان کا حکم سنو اور ان کی طاعت کرو، خلقِ خدا میں سے کوئی ذی روح ایسا باقی نہ بچے گا جو اس آواز کو نہ سنے، چنانچہ جو نیند میں ہوگا وہ بیدار ہو جائے گا اور اپنے گھر کے صحن میں آ جائے گا اور پردہ نشین پردہ سے نکل آئیں گی اور اس کو سن کر قائمؑ خروج کریں گے اور یہ جبریل کی آواز ہوگی۔

۴۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب ابوالحسین، الجعفی نے ان کی کتاب سے اسماعیل بن مہران سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوبصری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوعبداللہؑ نے فرمایا: قائمؑ سے پہلے ایسے سال کا آنا ضروری ہے جس میں لوگ بھوکے رہیں گے اور انہیں قتل، مال کے تلف ہونے، جان جانے، کھیتی برباد ہونے کا شدید خوف لاحق ہوگا، کیونکہ ان چیزوں کو کتابِ خدا میں

بیان کردیا گیا ہے۔پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: " ولنبلونکم بشیئ من الخوف و الجوع و نقص من الاموال و الانفس و الثمرات و بشر الصابرین"۔

۵۔الملاحم والفتن کے (باب ۱۷۳) جوکہ مؤلف نے نعیم کی کتاب الفتن سے نقل کیا ہے: ہم سے ضمرہ نے بیان کیا اور انہوں نے ابن شوذب سے انہوں نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مہدی خروج نہیں کریں گے جب تک ہر نو میں سے سات قتل نہیں ہو جاتے۔

۶۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان (ب ۴) ابونعیم نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدی اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک کہ ایک تہائی قتل، ایک تہائی فنا اور ایک تہائی باقی نہیں رہ جاتے، اس روایت کو کشف الاستار میں ابوعمر وعثمان بن سعید سے انہوں نے اپنی سنن میں اور نعیم بن حماد نے اپنی کتاب الفتن میں اور بشارۃ الاسلام میں عقد الدرر سے نقل کیا ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱۳، ۱۴، ۳۷، ۴۴، ۶۲، ۶۳، ۸۰، ۸۸، چھبیسویں باب کی ح ۵ اور چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱ تیسرے باب کی ح ۴، ۷، ۸، ۱۷ چوتھے باب کی ح ۱۷ نویں باب کی ح ۵ اور دسویں باب کی ح ۳ دلالت کرتی ہے۔

❀❀❀❀❀

چھٹا باب

سفیانی، دھنس جانے، نفس زکیہ کے قتل چیخ اور یمانی کے خروج کے بارے میں

اس باب میں ۴۸ حدیثیں ہیں

۱۔ غیبت الشیخ۔ اپنی اسناد سے ابن فضال سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم بن عمر سے انہوں نے عمر بن حنظلہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: پانچ علامتیں حضرت قائم کے قیام سے پہلے ظاہر ہوں گی، چیخ، سفیانی، بیداء کا دھنس جانا، یمانی کا خروج اور نفس زکیہ کا قتل۔ ۱

اسی کو کلینی نے اپنی سند سے روضۃ الکافی میں عمر بن حنظلہ سے کچھ اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور کمال الدین میں اپنی سند سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۲۶) اور اس کے آخر میں لکھتے ہیں: میں نے اس آیت " ان نشاء ننزل علیهم من السماء آیة" کی تلاوت

---

۱ چیخ، وہ آواز ہے جو آسمان سے آئے گی کہ علیؑ اور ان کے شیعہ حق کے ساتھ ہیں ممکن ہے وہ منادی مراد ہو جو آپ کے نام سے ندا کرے گا اور ممکن ہے کہ یہ دونوں ہی مراد ہوں، سفیانی، یہ ابوسفیان کے خاندان کا ایک شخص ہے اس کا نام عثمان اور اس کے باپ کا نام عنبسہ ہے، شام میں خروج کرے گا، آٹھ یا نو ماہ حکومت کرے گا، (اسعاف الراغبین باب ۲ ص ۱۴۸)

کی اور عرض کی کیا یہ حق ہے؟ فرمایا: اگر یہ حق ہوتی تو خدا کے دشمنوں کی گردنیں جھک جاتیں۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۲۷) میں الحجہ سے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس آیت ﴿ ولو تری اذ فزعوا فلا فوت﴾ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: ہمارے قائمؑ کے قیام سے پہلے سفیانی خروج کرے گا اور عورت کے حمل کی مدت کے برابر یعنی نو ماہ حکومت کرے گا، اس کا لشکر مدینہ آئے گا یہاں تک کہ بیداء پہنچ کر دھنس جائے گا۔

۳۔ ینابیع المودۃ (۴۴۰) جب زید بن علیؑ نے اپنے بھائی محمد باقر رضی اللہ عنہم سے خروج کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو آپؑ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ تم قتل نہ کر دیئے جاؤ اور کوفہ کے باہر تمہیں سولی نہ دی جائے کیا تم نہیں جانتے کہ سفیانی کے خروج سے پہلے اولادِ فاطمہ میں سے جو بھی خروج کرے گا وہ قتل کر دیا جائیگا اور سفیانی کے بعد ہمارے قائم مہدی خروج کریں گے۔

۴۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید نے علی بن الحسین سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے زیاد القندی سے اور انہوں نے ہمارے بہت سے اصحاب سے اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے عرض کی: کیا سفیانی حتمی و ضروری ہے؟ فرمایا: ہاں، اور نفس زکیہ کا قتل ضروری ہے، اور قائم حتمی ہے بیداء کا دھنس جانا ضروری ہے اور آسمان پر ہاتھ کا نمایاں ہونا حتمی ہے اور نداء ضروری ہے۔ میں نے معلوم کیا: یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: منادی قائمؑ کے نام اور آپ کے والد کے نام سے نداء کرے گا۔

۵۔ غیبت نعمانی۔ احمد محمد بن سعید نے علی بن الحسین تیملی سے انہوں نے محمد و احمد فرزندان حسن (حسین نخ) سے انہوں نے علی بن یعقوب سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے انہوں نے ابوخالد القماط سے انہوں نے حمران بن اعین سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ حتمی امور جو قیام مہدیؑ سے پہلے ضرور رونما ہوں گے سفیانی کا خروج، بیداء کا دھنس جانا، نفس زکیہ کا قتل اور آسمان سے منادی کا نداء کرنا ہے۔

۶۔غیبت الشیخ۔اپنی سند سے جعفر بن سعید کاملی سے انہوں نے بشر بن غالب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: سفیانی بلاد روم کی طرف سے کامیابی کے ساتھ بڑھے گا اور اس کی گردن میں صلیب پڑی ہوگی اور وہ قوم کا مالک ہوگا۔

۷۔غیبت الشیخ۔اپنی سند سے سفیان بن ابراہیم حریری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سنا کہ ان کے والد کہتے ہیں نفس زکیہ، آل محمد میں سے ایک نوجوان ہے، جس کا نام محمد بن حسن ہے ان کو بلا جرم وخطا قتل کیا جائیگا۔ جب اس کو قتل کردیں گے تو پھر ان کیلئے آسمان میں کوئی عذر قبول کرنے والا نہیں رہے گا اور نہ زمین پر کوئی مددگار ہوگا پھر خدا ایسے گروہ میں سے قائم آل محمد کو بھیجے گا جو انکی آنکھوں میں سرمہ سے زیادہ باریک ومحترم ہوں گے جب انہیں نکالیں گے تو لوگ ان کیلئے گریہ کریں گے گویا ان سے کچھ چھین لیا گیا ہے خدا ان کیلئے مشرق ومغرب کو فتح کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ وہی برحق مومن ہیں، جان لو کہ بہترین جہاد آخری زمانہ میں ہوگا۔

۸۔الکشاف۔خداوند عالم کے اس قول ﴿ ولو تریٰ اذ فزعوا فلا فوت و اخذ وامن مکان قریب ﴾ کی تفسیر کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت بیداء کے دھنس جانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ اس طرح ہوگا کہ اسی ہزار فوجی کعبہ کو منہدم کرنے کیلئے آئیں گے جب وہ بیداء میں پہنچیں گے تو دھنس جائیگا۔

۹۔مجمع البیان۔خداوند عالم کے اس قول " ولو تریٰ اذ فزعوا " کی تفسیر میں ابوحمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے علی بن الحسین اور حسن بن الحسین بن علی سے سنا کہ فرماتے ہیں: یہ بیداء کا لشکر ہوگا جو دھنس جائے گا۔

۱۰۔مجمع البیان۔ مذکورہ آیت کی تفسیر کے بارے میں حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے ان فتنوں کا ذکر کیا جو کہ اہل مشرق کے درمیان پھوٹیں گے فرمایا: ان میں سے ایک خشک وادی فورد میں سفیانی کا خروج ہے وہ دمشق جائے گا وہاں سے دو لشکر روانہ کرے گا ایک مشرق کی طرف دوسرا ملعون

شہر یعنی بغداد کی طرف وہاں تین ہزار سے زائد لوگوں کو قتل کرے گا اور سو سے زیادہ عورتوں کی بے عزتی کرے گا، سلسلہ حدیث جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اور اس کا دوسرا لشکر مدینہ میں داخل ہوگا تین شب و روز تک وہاں لوٹ مار کرے گا اور پھر وہاں سے مکہ کا رخ کرے گا جب بیداء میں پہنچے گا تو خدا جبریل کو بھیجے گا اور فرمائے گا: اے جبریل جاؤ اور انہیں ہلاک کردو، وہ وہاں کی زمین پر ایک پیر ماریں گے جس سے خدا انہیں اسی وقت دھنسا دے گا ان میں سے قبیلہ جہینہ کے دو آدمی بچیں گے اسی لئے یہ قول۔ وعند جهينه خبر اليقين۔ نقل ہوا ہے اور مجمع البیان میں مرقوم ہے ہمارے اصحاب نے امام محمد باقر و امام جعفر صادقؑ کی حضرت مہدیؑ سے متعلق حدیث میں ایسی ہی بات نقل کی ہے۔

۱۱۔ مجمع البیان میں۔ مذکورہ آیت کی تفسیر کے بارے میں ابو حمزہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے عمرو بن مرہ اور حمران بن اعین نے بیان کیا کہ ان دونوں نے مہاجر مکی سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے ام سلمہ سے سنا کہ کہتی ہیں: خانہ کعبہ کی پناہ لو کہ جب خدا اس کی طرف ایک لشکر کو بھیجے گا اور وہ لشکر بیداء میں پہنچے گا تو بیداء لشکر سمیت دھنس جائیگا۔

۱۲۔ ارشاد۔ سیف بن عمیرہ نے بکر بن محمد سے انہوں نے ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: سفیانی، خراسانی اور یمانی تینوں کا خروج ایک ہی سال میں ایک دن میں ہوگا اور ان میں سے یمانی کے علاوہ کسی کے پاس ہدایت کا پرچم نہیں ہوگا وہی حق کی طرف دعوت دیں گے۔

۱۳۔ ارشاد۔ ثعلبہ بن میمون نے شعیب الحداد سے انہوں نے صالح بن میثم سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: میں نے ابو جعفر۔ امام محمد باقرؑ۔ سے سنا کہ فرماتے ہیں: قیام قائم اور نفس زکیہ کے قتل کے درمیان پندرہ راتوں سے زیادہ کا فاصلہ نہیں ہوگا۔

۱۴۔ بشارۃ الاسلام۔ عقد الدرر علی بن ابی طالبؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: لوگ مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے یہاں تک انہیں سفیانی کے خروج کی خبر ملے گی، ان میں تین قریش سے ہوں گے۔

۱۵۔ کمال الدین ۔ محمد بن الحسن بن احمد بن الولید نے حسین بن الحسین بن آبان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے عیسیٰ بن اعین سے انہوں نے معلیٰ بن خنیس سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سفیانی کا معاملہ یقینی ہے اوراس کا خروج رجب میں ہوگا۔

۱۶۔ کمال الدین۔ میرے والد اور محمد بن الحسن نے محمد بن ابی القاسم ماجیلویہ سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے حسین بن سفیان سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی منصور البجلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سفیانی کا نام معلوم کیا تو آپؑ نے فرمایا: تمہیں اس کے نام سے کیا لینا ہے جب وہ شام کے پانچ صوبوں، دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین کا مالک ہو جائے گا تو کشائش وفرج کی توقع کرنا، میں نے عرض کی: وہ نو ماہ حکومت کرے گا؟ فرمایا: نہیں وہ آٹھ ماہ حکومت کرے گا اس سے ایک دن بھی زیادہ نہیں کرے گا۔ اور دوسری حدیث میں کمال الدین کے مؤلف نے اپنی سند سے عمر بن اذینہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ جگر خوار کا بیٹا خشک وادی[1] سے خروج کرے گا۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اس کا نام عثمان ہے اور اس کا باپ عنبسہ ہے اور وہ ابوسفیان کی اولاد سے ہے۔

۱۷۔ ارشاد۔ فضل بن شاذان نے اس کو اس شخص سے نقل کیا ہے کہ جس نے ابوحمزہ ثمالی سے اس کی روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے ابوجعفرؑ کی خدمت میں عرض کی کیا سفیانی کا خروج حتمی ہے؟ فرمایا: ہاں اور ندا بھی حتمی ہے اور سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا بھی حتمی ہے اور حکومت کے سلسلہ میں بنی عباس کا اختلاف بھی حتمی ہے، نفس زکیہ کا قتل بھی حتمی ہے اور آل محمد کا خروج بھی حتمی ہے۔ میں نے عرض کی کہ ندا کیسی ہوگی؟ فرمایا: آسمان سے ایک منادی صبح سویرے ندا

---

[1] تری کی ضد ہے اور خشکی کو اس شخص سے نسبت دی گئی ہے کہ جس سے آخری زمانہ میں سفیانی پیدا ہوگا (معجم البلدان ج۸ص۴۹۰)

دے گا: جان لو حق علیؑ اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے اور پھر دن کے آخری حصہ میں ابلیس ندا دے گا کہ جان لو کہ حق عثمان[1] اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے، اس وقت باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ابن محبوب سے انہوں نے ابوحمزہ سے اور صدوق نے اپنی کتاب کمال الدین میں ابن محبوب سے اور انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوعبداللہؑ سے عرض کی: ابوجعفرؑ فرمایا کرتے تھے، سفیانی کا خروج حتمی ہے۔ فرمایا: ہاں۔ پھر اس حدیث کا دوسرا حصہ بیان فرمایا:

۱۸۔ روضہ الکافی۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے ابوجمیلہ سے انہوں نے محمد بن علی حلبی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں، بنی عباس کا اختلاف حتمی ہے، نداء حتمی ہے، قائم کا خروج حتمی ہے، میں نے عرض کی: نداء کیسی ہوگی؟ فرمایا: دن کے پہلے حصہ میں ایک منادی آسمان سے نداء دے گا: جان لو کہ علی اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہیں، پھر فرمایا: دن کے آخری حصہ میں شیطان آواز لگائے گا جان لو کہ عثمان اور اسکے شیعہ کامیاب ہیں۔

۱۹۔ اثبات الوصیہ۔ ابوجعفرؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس چیز کی تمہیں امید ہے وہ اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ سفیانی لکڑیوں پر خطبہ نہ دے گا جب ایسا ہو جائے گا تو قائم آل محمد حجاز کی طرف سے تمہاری طرف آئیں گے۔

۲۰۔ الملاحم والفتن۔ کے ۶۷ ادیں باب میں، جو کہ نعیم تابعی نے کتاب الفتن میں نقل کیا ہے۔

کہتے ہیں ہم سے نعیم نے بیان کیا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا اور انہوں نے ابولہیعہ سے انہوں نے فلاں عامری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوفراس سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے سنا کہ وہ کہتے ہیں: بیداء میں لشکر کا دھنس جانا، خروج مہدی کی علامت ہے۔

---

[1] ممکن ہے کہ اس اور اس کے بعد والی حدیث میں وارد لفظ عثمان سے مراد، عثمان بن عنبسہ سفیانی ہو، واللہ اعلم۔

۲۱۔غیبت نعمانی۔احمد بن محمد بن سعید نے قاسم بن محمد بن الحسن بن حازم سے انہوں نے عبیس بن ہشام سے انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے انہوں نے محمد بن سلیمان سے انہوں نے علا سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: سفیانی اور قائم کا خروج ایک ہی سال ہوگا۔

۲۲۔البرہان فی علامات مہدی آخرالزمانؑ۔چوتھے باب میں امیر المومنینؑ علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: سفیانی خالد بن یزید ابی سفیان کی اولاد سے ایک شخص ہے، جس کا سر موٹا اور چہرہ پر یہ چیچک کے داغ اس کی آنکھ میں ایک سفید نکتہ ہے وہ دمشق کی طرف سے خروج کرے گا اور جو بھی اس کے پیچھے لگا وہ اس کو قتل کرے گا عورتوں کے شکم چاک کرے گا اور بچوں کو قتل کرے گا۔

یہاں تک میرے اہل بیت سے ایک شخص حرم میں خروج کرے گا یہ خبر سفیانی کو ملے گی تو وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا وہ اس لشکر کو شکست دیں گے، تو پھر سفیانی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کی طرف جائے گا اور جب یہ بیداء میں پہنچے گا تو وہ سب زمین میں دھنس جائیں گے اور ان میں سے صرف مخبر ہی باقی بچے گا اس کو عبداللہ اور حاکم نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ حدیث کی اسناد صحیح ہیں لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

۲۳۔البرہان۔مذکورہ باب میں ابوعبداللہ الحسین بن علیؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ظہور مہدیؑ کی پانچ علامات ہیں سفیانی، یمانی، آسمانی آواز، بیداء کا دھنس جانا اور نفس زکیہ کا قتل۔

۲۴۔البرہان۔مذکورہ باب میں نعیم نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: خروج مہدیؑ کی علامت یہ ہے کہ جب بیداء میں لشکر دھنس جائے گا تو یہ مہدیؑ کے خروج کی علامت ہے۔

۲۵۔سنن ابن ماجہ، (ج۲) ابواب الفتن کے باب جیش البیداء میں ہے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے، ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا اور انہوں نے امیہ بن صفوان بن عبداللہ بن صفوان

سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے جد عبداللہ بن صفوان سے سنا کہ کہتے ہیں: مجھے حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: یہ گھر (خانہ کعبہ) حملہ آوروں سے محفوظ رہے گا جب وہ حملہ آور سرزمین بیداء[1] پر پہنچیں گے تو ان کے درمیان کا دستہ دھنس جائے گا اور جب ان کا اول آخر کو آواز دے گا تو سبھی دھنس جائیں گے صرف وہ بھاگ نکلنے والا بچے گا جو ان کی خبر دے گا،

وضاحت: اس سلسلہ میں ابن ماجہ نے بھی دھنس جانے کے بارے میں اپنی سند سے صفیہ سے ایک حدیث اور اپنی سند سے ام سلمہ سے ایک حدیث نقل کی ہے نیز دھنس جانے، سفیانی اور مہدیؑ وسفیانی کے درمیان رونما ہونے والے حالات، نفسِ زکیہ کا قتل، یمانی اور چیخ کے بارے میں فریقین کی کتابوں میں بہت سی متواتر حدیثیں موجود ہیں۔

اسی پر دوسری فصل کے چھبیسویں باب کی ح ۱۵ اکتیسویں باب کی ح ۱ پینتیسویں باب کی ح ۱ اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱۵ اور تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۱۰، ۱۱، ۱۸ اور چوتھے باب کی ح ۹۔ ۱۸ اور پانچویں باب کی ح ۳ یہ بھی روایت ہے کہ ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کیلئے چلے گا جو کہ دھنس جائے گا، یہ مفتاح کنوز السنۃ کے ص ۱۷۴ پر مرقوم ہے اور بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں متعدد روایات ہیں۔

❁❁❁❁❁

---

[1] نہایہ میں لکھا ہے کہ ایک چٹیل میدان ہے حدیث میں مکرر طور پر اس کا ذکر ہوا ہے، یہاں مکہ اور مدینہ کے درمیان کا علاقہ مراد ہے زیادہ تر اس سے یہی مراد لیا جاتا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ: ایک گروہ خانہ کعبہ پر حملہ کرے گا۔ جب وہ بیداء کے میدان میں پہنچے گا تو خدا جبریل کو بھیجے گا اور وہ کہیں گے اے بیداء انہیں ہلاک کر دے چنانچہ وہ ان کے ساتھ دھنس جائے گا (معجم البلدان ج ۲ ص ۳۲۶) طبع الاولیٰ میں ہے کہ بیداء اس چکنی زمین کا نام ہے جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہے اور مکہ سے قریب ہے ذوالحلیفہ کے سامنے۔

ساتواں باب

دجال کے خروج کے بارے میں ۱

اس باب میں ۱۲ احدیثیں ہیں

ا۔صحیح ترمذی۔باب ماجاء فی الدجال میں ص ۴۶ پر ہے ہم سے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے، اور حماد بن سلمہ نے بیان کیا ہے انہوں نے خالد الحذاء سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن سراقہ سے انہوں نے ابی عبیدہ بن الجراح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: حضرت نوح کے بعد کوئی نبی نہیں تھا مگر یہ کہ انہوں نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں بھی تمہیں اسی سے ڈراتا ہوں۔ پھر رسولؐ نے ہمارے سامنے اس کی کچھ

۱۔ ابدانی نے "اقح المبین" کے حاشیہ ص ۷۵ پر لکھا ہے کہ اس کا نام صاف اور کنیت ابو یوسف ہے اور وہ یہودی ہے۔ اور شیخ الاسلام کی شرح الاعلام میں ہے کہ اسے مسیح کہا جائے گا اور اس کو مسیح اسی لئے کہا جائے گا کہ وہ پوری زمین کو مسح کریگا یعنی اس کو روندے گا لیکن مکہ ومدینہ نہیں پہنچ سکے گا۔ اس کو مسخ بھی لکھا گیا ہے کیونکہ اس کی ایک آنکھ خراب ہے۔ حافظ مقری ابو عمرو الدانی نے ابوالحسن قابسی سے پوچھا آپ مسیح الدجال کو کیسے پڑھتے ہیں کہا میم کے فتح، تخفیف السین اور حاء مہملہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسے مسیح عیسیٰ بن مریم کیونکہ حضرت مسیح نے برکہ کو مسح کیا اور اس کی آنکھ ٹھیک ہو گئی تذکرۃ القرطبی میں ہے یہ دجال دجل سے مشتق ہے اور اس کے معنی پردہ ڈالنے کے ہیں اور چونکہ یہ پوری زمین اور حق پر پردہ ڈالے گا اور اس کا فتنہ دنیا کے سارے فتنوں سے بڑا ہوگا لہذا نبیؐ نے اس سے پناہ مانگی ہے یہ تھا دانی کا وہ کلام جس کو ہم نے نقل کرنے کا ارادہ کیا تھا، وہیں انہوں نے اس کے کچھ اوصاف اور لوگوں کا اس کے بہکاوے میں آنے کا بھی ذکر کیا ہے

نشانیاں اسلئے بیان کیں کہ ہوسکتا ہے مجھے دیکھنے یا میرا کلام سننے والوں میں سے کوئی اسے دیکھ لے اصحاب نے عرض کی، اے اللہ کے رسولؐ اس وقت ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ فرمایا: جیسے آج ہیں یا اس سے بہتر ہوں گے۔

۲۔صحیح ترمذی۔ کے مذکورہ باب ص ۴۶ پر مرقوم ہے ہم سے عبد بن حمید، عبدالرزاق نے، معمر نے بیان کیا ہے اور انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد وثناء کی کہ جس کا وہ اہل ہے پھر دجال کا ذکر کیا۔ فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہے کہ جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو حضرت نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا۔ لیکن میں اس کے بارے میں ایک بات ایسی بیان کروں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہیں کی ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور خدا ایسا نہیں ہے۔

۳۔البیان فی اخبار صاحب الزمان۔ اپنی سند سے مسلم کی صحیح سے انہوں نے اپنی سند سے

اور لکھتے ہیں جو بھی سورۂ کہف کی دس آیات کو حفظ کرے گا وہ دجال سے محفوظ رہے گا اور ایک روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں حفظ کرے، نہایہ میں مرقوم ہے کہ حدیث میں دجال کا ذکر بار بار ہوا ہے۔ وہ آخری زمانہ میں خروج کرے گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا جھوٹ و دھوکا دہی کرے گا۔ کتاب البرہان علیٰ وجود صاحب الزمان میں ہے اکثر علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ آخری زمانہ میں ایک کافر شخص خروج کرے گا جس کا نام دجال ہے اس سلسلہ میں بہت سی روایات و احادیث آئی ہیں اور یہ علامات قیامت میں سے ہے اور قاضی عیاض کہتے ہیں، جیسا کہ ان سے نووی نے شرح مسلم میں نقل کیا ہے: یہ اہل سنت کا اور تمام محدثین و فقہاء کا مذہب ہے، پھر کہتے ہیں کہ خوارج وجہمیہ اور بعض معتزلہ اس کا انکار کرتے ہیں نیز لکھتے ہیں کہ معتزلہ میں جبائی اور جہمیہ میں سے ان کے موافقین وغیرہ کہتے ہیں دجال کا وجود تو صحیح ہے لیکن اس کے جن کارناموں کا ذکر کرتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں، مسلم نے اپنی صحیح میں اس کی صفت، نقل اور اس کے خروج کی کیفیت کے سلسلہ میں بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید خدری نے بیان کیا: ایک روز رسولؐ نے ہمارے سامنے دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی چنانچہ جو آپؐ نے بیان کیا وہ یہ ہے کہ ایک شخص آئے گا جسکا مدینہ کی زمین پر داخل ہونا حرام ہوگا، مدینہ کی زمین سے ملی ہوئی بنجر زمین پر ٹھہر جائے گا، پھر اس کی طرف ایک بہترین آدمی یا بہترین لوگوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف جائے گا اور کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے کہ جس کی رسولؐ نے خبر دی ہے تو دجال کہے گا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے اس کو قتل کر کے پھر زندہ کر دوں، کیا تم کو اس میں شک ہے تو وہ کہیں گے: نہیں چنانچہ وہ اس کو قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا، جب اس کو زندہ کرے گا وہ کہے گا۔ خدا کی قسم تمہارے بارے میں میرا یہ نظریہ نہیں تھا جو اب قائم ہو گیا ہے۔ راوی کہتا ہے اس پر دجال اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہو سکے گا، ابو اسحٰق نے کہا وہ ابراہیم بن سعد بن محمد سعید ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس جانے والا خضر ہے۔

۴۔ ینابیع المودۃ میں ص ۴۹۰ پر غایت المرام سے حافظ ابونعیم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: نبیؐ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مدینہ پلیدگیوں کو اسی طرح دور کر دیگا کہ جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے اور اس دن اعلان کیا جائے گا کہ یہ نجات کا دن ہے، ام شریک نے کہا یا رسول اللہ اس دن عرب کہاں ہوں گے؟! فرمایا وہ اس وقت کم ہوں گے ان میں سے اکثر بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کے امام مہدیؑ ہوں گے اور وہی رجل صالح ہیں۔

۵۔ سنن ابن ماجہ۔ (ج ۲) کے ابواب ''الفتن'' باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰؑ بن مریم وخروج یاجوج و ماجوج میں ہے۔ ہم سے علی بن محمد نے اور عبدالرحمٰن محاربی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسماعیل بن رافع ابی رافع سے انہوں نے ابوزرعہ یحیٰ بن ابی عمرو سے انہوں نے ابوامامۃ الباہلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور اس میں آپ کے خطبہ کا زیادہ حصہ دجال سے متعلق تھا، آپ نے ہم کو اس سے ڈرایا۔ آپ کا قول تھا کہ جب سے خدا نے

آدم کی ذریت کو خلق کیا ہے اس وقت سے روئے زمین پر دجال سے بڑا فتنہ رونما نہیں ہوا، چنانچہ خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا ہے اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں آخر الانبیاء ہوں اور تم لوگ آخری امت ہو وہ ضرور تمہارے درمیان خروج کرے گا ابن ماجہ نے اپنی سنن میں دجال کے بارے میں اس حدیث کے علاوہ دیگر روایات بھی نقل کی ہیں۔

۶۔ صحیح مسلم (ق ا ج ۱) فی باب "الزمن الذی لایقبل فیہ ایمان" (ص ۶۴) ہم سے ابو کریب نے محمد علا کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: ہم سے ابن فضیل نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا: جب تین چیزیں ظاہر ہوں گی تو پھر اس شخص کا ایمان لانا جو کہ اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان سے کوئی نیکی حاصل نہیں کی تھی اس کیلئے مفید ثابت نہ ہوگا: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال و دابۃ الارض کا ظاہر ہونا۔ وضاحت: دجال کے خروج کے بارے میں بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد، ابن ماجہ اور مالک، اور طیالسی نے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں جو تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں، مفتاح کنوز السنہ ملاحظہ فرمائیں ص ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۶ چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱، ۷ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱، ۲ دلالت کر رہی ہے۔

آٹھواں باب

آپؑ کے ظہور کے وقت کی تعیین جائز نہیں ہے

اس باب میں ۷ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔ حسین بن عبداللہ نے ابوجعفر محمد بن سفیان البز وفری سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے فضل بن شاذان سے انہوں نے احمد بن محمد و یونس بن ہشام سے انہوں نے کرام سے انہوں نے فضیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفرؑ سے دریافت کیا، کیا اس امر کا کوئی وقت معین ہے، فرمایا: وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔

۲۔غیبت الشیخ۔ فضل بن شاذان نے حسین بن یزید الصحاب سے انہوں نے منذر الجواز سے انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وقت مقرر کرنے والوں نے جھوٹ کہا ہے نہ ہم نے ماضی میں وقت مقرر کیا ہے اور نہ مستقبل میں ہم وقت مقرر کریں گے۔

۳۔غیبت الشیخ۔ اپنی اسناد سے عبدالرحمٰن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو عبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؑ کی خدمت میں مہزم الاسدی آیا اور کہنے لگا: میں آپؑ پر قربان مجھے یہ بتایئے یہ امر کب ہوگا جس کا آپ انتظار کرتے ہیں؟ اس کو بہت عرصہ ہو گیا ہے۔

فرمایا: اے مہزم! وقت مقرر کرنے والوں نے جھوٹ بولا اور عجلت کرنے والے ہلاک ہوئے اور مسلمانوں نے نجات پائی اور وہ ہماری ہی طرف آئیں گے، اسی کو کافی میں اپنی سند سے ابن کثیر سے نقل کیا ہے لیکن آخری ٹکڑا، وہ ہماری طرف آئیں گے نقل نہیں کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۴۰ آٹھویں باب کی ح ۳۴ اور دوسری فصل کے اٹھائیسویں باب کی ح ۲ اور بیسویں باب کی ح ۳ دلالت کر رہی ہے۔

نواں باب

آپؑ کس سال، کس دن اور کس ماہ میں خروج فرمائیں گے

اس باب میں ۷ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ حسین بن احمد بن ادریسؒ نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قائمؑ دس محرم، روز شہادت امام حسینؑ بروز شنبہ خروج فرمائیں گے، نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۲۔ ارشاد۔ فضل بن شاذان نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے وہب بن حفص سے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوعبداللہؑ نے فرمایا: ۲۳ کی شب میں قائمؑ کے نام سے ندا دی جائے گی اور آپ دس محرم امام حسینؑ کی شہادت کے دن بروز شنبہ قیام فرمائیں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ دس محرم بروز شنبہ حضرت قائمؑ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں، جبریل ان کے دائیں جانب ہیں اور آواز دے رہے ہیں البیعۃ للہ، بیعت اللہ کے لئے ہے یہ سن کر دنیا کے گوشہ گوشہ سے شیعہ ان کی طرف جائیں گے اور ان کیلئے زمین سمٹ جائے گی اور وہ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور پھر خدا ان کے ذریعہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔

۳۔ارشاد۔ حسن بن محبوب نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قائمؑ خروج نہیں فرمائیں گے مگر اس وقت جب سال طاق میں ہوگا یعنی سنہ ا۔۳۔۵۔۷۔یا۹ ہوگا۔

۴۔غیبت الشیخ۔ فضل نے محمد بن علی سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے حی بن مروان سے انہوں نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوجعفرؑ نے فرمایا: گویا میں محرم کی دس تاریخ بروز شنبہ قائمؑ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے دیکھ رہا ہوں اور ان کے سامنے جبریل کھڑے ہوئے نداء دے رہے ہیں البیعۃ للہ، بیعت خدا کیلئے ہے، پھر وہ اسے۔ زمین کو۔ اسی طرح عدل سے پر کردیں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۵۔الاربعون للخاتون آبادی (کہتے ہیں) بتیسویں حدیث فضل بن شاذان کہتے ہیں: ہم سے احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عاصم بن حمید نے بیان کیا اور کہا: ہم سے محمد بن مسلم نے بیان کیا اور کہا: ایک شخص نے ابوعبداللہ سے دریافت کیا: آپؑ کے قائمؑ کب ظہور فرمائیں گے؟ فرمایا: جب گمراہی پھیل جائے گی، ہدایت کم ہو جائے گی ظلم و فساد زیادہ صلاح و درستی کم ہوگی۔ مرد، مردوں پر اور عورتیں، عورتوں پر اکتفاء کریں گی، فقہاء دنیا کی طرف مائل ہوں گے، زیادہ تر لوگ اشعار اور شعراء کو پسند کریں گے، بدعت گذاروں کا ایک گروہ مسخ ہو کر بندر اور خنزیر کی صورت میں بدل جائے گا، سفیانی قتل ہو جائے گا، دجال کا خروج ہوگا گمراہی و ضلالت میں شدت پیدا ہو جائے گی اس وقت ۲۳ رمضان کی شب میں قائمؑ کے نام سے نداء دی جائے گی اور وہ روز عاشورہ قیام کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور جبریل ان کے سامنے کھڑے ہوئے نداء دے رہے ہیں: البیعۃ للہ بیعت خدا کیلئے ہے۔ پس زمین کے چپہ چپہ سے ان کے شیعہ ان کی طرف بڑھیں گے ان کیلئے زمین سمٹ جائے گی، اور وہ ان کی بیعت کریں گے پھر قائمؑ کوفہ جائیں گے اور نجف میں نزول فرمائیں گے اور وہاں سے دنیا بھر میں اپنے لشکر روانہ کریں گے تا کہ دجال کے کارندوں کو ہٹائیں، پھر آپؑ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں

گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ خدا! میرے ماں، باپ آپ پر فدا ہو جائیں! کیا اہل مکہ یہ جانتے ہیں کہ آپؑ کے قائمؑ کس طرف اور کہاں سے آئیں گے؟ فرمایا: نہیں: پھر فرمایا: وہ تو یک بیک رکن و مقام کے درمیان ظاہر ہوں گے۔ اسی کو کشف الاستار میں فضل بن شاذان کی کتاب غیبت سے نقل کیا ہے۔

۶۔ کشف الاستار۔ ابو العباس دمشقی، قرمانی نے اپنی کتاب اخبار الدول میں ابو بصیر سے اور انہوں نے ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہا آپؑ نے فرمایا: قائمؑ نہیں ظہور کریں گے مگر طاق سنہ یعنی ایک، تین پانچ و سات یا نو میں ظہور کریں گے، اور روز عاشور قیام کریں گے اور دس محرم کو بروز شنبہ رکن و مقام کے درمیان ظاہر ہوں گے اور ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہو کر ندا دے گا بیعت، بیعت پس دنیا بھر سے ان کے انصار ان کے پاس جائیں گے اور ان کی بیعت کریں گے، پھر خدا ان سے زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، پھر آپؑ مکہ سے کوفہ آئیں گے اور نجف میں نزول فرمائیں گے اور وہاں سے دنیا بھر میں اپنے لشکر کو روانہ کریں گے۔

۷۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان (ب ۶) ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا مہدیؑ روز عاشورا یعنی جس دن حسینؑ بن علیؑ شہید ہوئے تھے، ظہور فرمائیں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ دس محرم بروز شنبہ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں، جبریل ان کی دائیں جانب اور میکائیل ان کی بائیں جانب ہیں اور زمین کے گوشہ گوشہ سے ان کے شیعہ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں اور زمین ان کے لئے سکڑ اور سمٹ گئی ہے، اور وہ ان کی بیعت کر رہے ہیں۔ اور زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

دسواں باب

اس قریہ کے بیان میں جس سے آپؑ خروج فرمائیں گے اور آپؑ کا منبر کہاں لگے گا

اس باب میں ۱۷ حدیثیں ہیں

۱۔البرہان فی اخبار صاحب الزمان۔شیخ الشیوخ عبداللہ بن عمر بن حمویہ وغیرہ نے دمشق میں ہم کو خبر دی اور حافظ یوسف بن خلیل نے آخر میں حلب میں ہم کو خبر دی اور سب نے کہا کہ ہمیں ابو الفرج یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی اور حافظ یوسف کہتے ہیں قاضی ابوالمکارم نے ہم کو خبر دی اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کو ابو علی الحسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے ہیں: ہم کو ابو نعیم احمد بن عبداللہ الحافظ نے خبر دی وہ کہتے ہیں: ہم کو ابو محمد بن حبان نے خبر دی وہ کہتے ہیں: ہم سے حسین بن احمد مالکی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے عبدالوھاب بن الضحاک نے بیان وہ کہتے ہیں: ہم سے اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا اور ان سے صفوان بن عمرو نے بیان کیا ان سے عبدالرحمٰن بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے کثیر بن مرہ نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا اور کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا

مہدیؑ کرعہ نامی قریہ سے خروج کریں گے، گنجی صاحب، ''البیان'' میں لکھتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے میری نظر میں عالی ہے اس کو ابوالشیخ اصفہانی نے اپنی کتاب عوالی میں نقل کیا ہے بلکہ ایسے ہی جیسے ہم نے نقل کیا ہے ابونعیم نے مناقب مہدیؑ میں اس کی روایت کی ہے۔

۲۔ کشف الاستار۔ ابومحمد فضل بن شاذان نیشاپوری (جن کا انتقال حضرت حجت علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام حسن عسکریؑ کی حیات میں ہوگیا تھا) نے اپنی کتاب غیبت میں لکھا ہے ہم سے حسن بن محبوب نے انہوں نے علی بن رباب سے بیان کیا اور بتایا کہ ہم سے حضرت ابوعبداللہ نے امیرالمومنینؑ کی ایک طویل حدیث بیان فرمائی اور اس کے آخر میں فرمایا: پھر عرب وعجم کے درمیان اختلاف کے سلسلہ میں غور کیا جائیگا لیکن ان کا اختلاف ختم نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص حاکم بن جائے گا۔ سلسلۂ حدیث جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ پھر۔ امیروں کا امیر کافروں کا قاتل وہ بادشاہ کہ جس کی غیبت کے زمانہ میں عقلیں حیران تھیں اے حسین وہ تمہاری نویں پشت میں ہے وہ دو رکنوں اور ثقلین کے درمیان ظہور کرے گا، وہ روئے زمین پر کسی کو کمزور و پست نہیں رہنے دیگا، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان کے زمانہ کو پالیں گے اور ان کی رہائش گاہ تک پہنچ جائیں گے اور ان کے دن دیکھیں گے اور ان کی اقوام سے ملاقات کریں گے۔

۳۔ کشف الاستار۔ نعمانی نے اپنی کتاب 'غیبت' میں عبید بن زرارہ سے اور انہوں نے ابوعبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قائمؑ کے نام سے نداء دی جائے گی تو آپؑ آئیں گے اور

---

[۱] معجم البلدان (ج ۷ ص ۲۲۸) میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے منقول ہے کہ اس نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدیؑ یمن کے ایک قریہ سے خروج کریں گے جس کا نام کرعہ ہوگا، اور النجم الثاقب (ح ۲۲) عالم جلیل شریف شیخ ابوالحسن عاملی کی ضیاء العالمین سے انہوں نے ایک جماعت سے انہوں نے محمد بن احمد سے نقل کیا ہے کہ ہم کو ایک تاجر نے بتایا کہ وہ اس قریہ تک پہنچے ہیں اور انہوں نے امام زمانہ کی زیارت کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس خبر اور آپ کے مکہ میں ظاہر ہونے کے درمیان کوئی منافات نہیں ہے، وہ جہاں ہیں وہاں سے نکلیں گے اور مکہ پہنچ کر اپنے آپ کو ظاہر کریں گے۔

مقام کے پیچھے ہوں گے کہا جائے گا: آپؑ کو آپؑ کے نام کے ساتھ آواز دی گئی ہے اب کس چیز کے منتظر ہیں؟ پھر آپؑ کے ہاتھ پر بیعت شروع ہو جائے گی۔

۴۔کشف الاستار۔فضل بن شاذان نے اپنی کتاب ''الغیبۃ'' میں لکھا ہے: ہم سے صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا اور کہا: ہم سے محمد بن حمران نے بیان کیا اور کہا: جعفر صادق بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: بیشک ہم میں سے قائم کی رعب کے ذریعہ مدد کی جائے گی اور نصرت کے ذریعہ ان کی تائید کی جائے گی ،سلسلۂ جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس وقت ہمارے قائم خروج فرمائیں گے ،خروج کے بعد خانہ کعبہ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے اور ان کے پاس ۳۱۳،افراد جمع ہو جائیں گے اور آپؑ کی زبان سے جو پہلا جملہ صادر ہوگا وہ یہ آیت ہوگی ﴿ بقية الله خير لكم ان كنتم مومنين ﴾ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: جب آپ کے پاس دس ہزار آدمی جمع ہو جائیں گے تو مکہ سے نکلیں گے۔

۵۔کامل الزیارات۔مجھ سے میرے والد اور محمد بن الحسن نے بیان کیا اور ان دونوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے حسن خزاز الوشاء سے انہوں نے ابوالفرج سے انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہیکہ انہوں نے کہا: میں امام جعفر صادقؑ کے ہمراہ تھا کہ آپ کا گذر کوفہ کے باہر یا پشت کوفہ سے ہوا، آپ نے وہاں اتر کر دو رکعت نماز ادا کی پھر اس جگہ سے چند قدم آگے بڑھے اور دو رکعت نماز بجالائے ،اس کے بعد روانہ ہوئے اور تھوڑے چلنے کے بعد پھر دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا: یہ امیر المومنینؑ کی قبر ہے میں نے عرض کی میں آپؑ پر قربان یہ دونوں جگہیں کون سی ہیں جہاں آپؑ نے نماز پڑھی ہے؟ فرمایا: ان میں ایک جگہ تو امام حسینؑ کا سر اقدس رکھا گیا تھا اور ایک جگہ حضرت قائمؑ کا منبر ہوگا۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱۳، ۴۲، اور دوسری فصل کے ۳۵ ویں باب کی ح ۱ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۳ دوسرے باب کی ح ۱۵ چھٹے باب کی ح ۱۹ نویں باب کی ح ۲، ۵، ۶، ۷، اور نویں فصل کے تیسرے باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

گیارہواں باب

آپ کی بیعت کی کیفیت کے بارے میں

اس باب میں ۱۱ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔فضل نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ مہدی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: ان کی بیعت رکن ومقام کے بیچ میں ہوگی، اوران کا نام احمد، عبداللہ اور مہدی ہے ان کے یہ تین نام ہیں۔

۲۔غیبت الشیخ۔احمد بن عمر بن مسلم نے حسن بن عقبہ النہمی سے انہوں نے ابواسحاق بناء سے انہوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوجعفر نے فرمایا: تین سو کچھ افراد رکن و مقام کے درمیان قائم کی بیعت کریں گے، ان کی تعداد بدر والوں کے برابر ہوگی ان میں کچھ مصر کے نجباء ہوں گے، کچھ شام کے ابدال ہوں گے اور کچھ اہل عراق سے اخیار ہوں گے اور اس وقت قیام کریں گے جب خدا چاہے گا۔

۳۔ارشاد۔مفضل بن عمر جعفی کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں جب خدا حضرت قائم کو خروج کا اذن دے گا تو آپ منبر پر تشریف لے جائیں گے اور

لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے اور انہیں خدا کی قسم دیں گے اور ان کو اس کے حق کی دعوت دیں گے اور ان کے درمیان رسول اللہ کی سنت پر چلیں گے اور ان کے ساتھ آنحضرتؐ جیسا ہی عمل کریں گے، پھر خدا جبریل کو بھیجے گا وہ حطیم پر نازل ہوں گے اور کہیں گے: آپؑ انہیں کس چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں؟ قائمؑ انہیں بتائیں گے تو جبریل کہیں گے سب سے پہلے میں آپؑ کی بیعت کرتا ہوں ہاتھ بڑھایئے اور آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیں گے پھر تین سو دس افراد سے کچھ زیادہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، آپ مکہ میں ہی سکونت پذیر رہیں گے یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کی تعداد، دس ہزار ہو جائے گی، وہاں سے آپ مدینہ کی طرف روانہ ہوں گے، اور کشف الاستار میں فضل بن شاذان کی کتاب ''الغیبت'' سے اپنی سند سے میسر بن عبدالعزیز نخعی سے انہوں نے ابو عبد اللہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔ مزید یہ کہا ہے کہ وہ ان کے درمیان رسول خداؐ کی سیرت پر عمل کریں گے اور اس کے آخر میں کہا ہے: پھر وہاں سے مدینہ تشریف لے جائیں گے۔

۴۔ بعض کتابوں، جیسے عقد الدرر میں۔ اور اس سے کشف الاستار میں نقل کیا گیا ہے اور ابو صالح سلیلی کی کتاب الفتن۔ اس سے ''الملاحم والفتن'' میں نقل کیا گیا ہے۔ میں امیر المومنینؑ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے کہ آپ اپنے اصحاب سے اس بات پر بیعت لیں گے کہ وہ چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، مسلمان کو برا بھلا نہیں کہیں گے اور حرام طریقہ سے قتل نہیں کریں گے اور ہتک حرمت نہیں کریں گے کسی کے گھر پر حملہ نہیں کریں گے اور کسی کو ناحق نہیں ماریں گے، سونا چاندی، گیہوں اور، جو کا ذخیرہ نہیں کریں گے۔ یتیموں کا مال نہیں کھائیں گے اور اس چیز کی گواہی نہیں دیں گے جن کو نہیں جانتے ہیں، مسجد کو خراب نہیں کریں گے، نشہ آور چیز نہیں پئیں گے اور دیبا و حریر نہیں پہنیں گے اور نہ زرباف پہنیں گے، راہزنی نہیں کریں گے، نہ راستہ میں گھات لگائیں گے اور لڑکے کے ساتھ بدفعلی نہیں کریں گے اور کھانے کی چیزیں، گیہوں اور جو کو روک کر نہیں رکھیں گے، تھوڑی چیز پر راضی ہو جائیں گے، حلال و پاک چیز کو پسند کریں گے، اور نجاست سے نفرت کریں گے، نیک باتوں کا حکم دیں گے، بری باتوں سے روکیں گے، کھردرا کپڑا پہنیں

گے اور خاک کو تکیہ بنائیں گے اور راہِ خدا میں ایسا جہاد کریں گے جو کہ جہاد کا حق ہے اور اپنے لیئے بھی یہ طے کریں گے کہ انہیں لوگوں کے چال چلن کو اختیار کریں گے ایسے ہی سوار ہوں گے جیسے وہ سوار ہوں گے اور ان کے لئے ایسے ہی ثابت ہوں گے جیسا وہ چاہتے ہیں اور قلیل پر راضی رہیں گے اور خدا کی مدد سے زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی اور خدا کی عبادت اس طرح کریں گے جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے اور کسی کو حاجب و دربان نہیں رکھیں گے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۵۷، چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۲ نویں باب کی ح ۲،۴،۵،۶ اور دسویں باب کی ح ۳ دلالت کر رہی ہے۔

ساتویں فصل

آپؑ کے خروج کے بعد کے حالات سے متعلق

اس میں بارہ باب ہیں

پہلا باب

بیشک خدا آپؑ کے ہاتھوں سے مشرق ومغرب کو فتح کرے گا

اس باب میں ۲احدیثیں ہیں

ا۔''المحجہ فیما نزل فی القائم الحجۃ''۔محمد بن عباس نے محمد بن الحسین بن حمید سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ کوفی سے انہوں نے کثیر بن عباس سے انہوں نے ابوالجارود سے انہوں نے ابوجعفر سے خدا کے اس قول '' الذین ان مکنا ھم فی الارض اقامو االصلاۃ و آتوا الزکوۃ و امروابالمعروف و نھواعن المنکر و للہ عاقبۃ الامور'' کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ آیت آل محمدؑ کیلئے ہے خدا مہدیؑ اوران کے اصحاب کو زمین کے مشرق ومغرب کا مالک بنائے گا، دین کو غالب کرے گا اور خداانؑ کے اوران کے اصحاب کے ذریعہ بدعت و باطل کو اسی طرح نابود کرے گا جیسے جہالت حق کو پامال کر دیتی ہے پھر ظلم کا کہیں نشان بھی نہیں ملے گا، وہ نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے اور امور کا انجام خدا ہی کیلئے ہے، اس کو علی بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ ص ۴۲۵ مذکورہ کتاب سے نقل کیا ہے۔

۲۔ینابیع المودۃ (ص ۴۲۶) میں کتاب المحجہ سے خدا کے اس قول '' قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانھم ولا ھم ینظرون'' کے بارے میں ابن دراج سے نقل کیا ہے کہ انہوں

نے کہا: میں نے جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں۔ یوم الفتح، یعنی جس دن دنیا قائمؑ کیلئے فتح ہو جائے گی اس دن کسی کا ایمان لانا فائدہ مند نہیں ہوگا اگر وہ پہلے سے مومن نہ ہوگا لیکن جس شخص کا اس سے پہلے آپ کی امامت پر ایمان تھا اور وہ آپ کے ظہور کا منتظر تھا تو اس کا ایمان اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا اور خدا ان کے نزدیک اس کی عزت و منزلت اور بڑھا دے گا، یہی اہل بیت کے محبوں کا اجر ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے چوتھے باب کی ح ۲، ۸، ۹ اور آٹھویں باب کی ح ۴، ۲۳ دوسری فصل کے بائیسویں باب کی ح ۴ اور پینتیسویں باب کی ح؛ ۲، ۱۶ اور نویں فصل کے باب اول کی ح ۲ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

دوسرا باب

ساری امتوں کا اسلام پر اتفاق ہوگا، اور آپؑ کے ظہور کے بعد غیرِ خدا کی عبادت نہیں کی جائے گی اور آپ باطل کی حکومت کو نابود کریں گے،

اس باب میں ۷ حدیثیں ہیں۔

۱۔ "الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ"۔ عیاشی نے اپنی اسناد سے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوالحسنؑ سے خداوند عالم کے اس قول" ولہ اسلم من فی السماوات و الارض طوعاً و کرھاً" کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: یہ حضرت قائمؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے آپ دنیا بھر کے یہود و نصاریٰ، صابئین، زنادقہ، مرتد اور کافروں کے سامنے اسلام پیش کریں گے پس ان میں سے جو رضا و رغبت سے اسلام قبول کرے گا اس کو آپ نماز پڑھنے اور زکواۃ دینے کا حکم دیں گے اور ان چیزوں کا حکم دیں گے جن کا حکم مسلمان کو دیا جاتا ہے اور خدا کیلئے محبت کریں گے، اور جو اسلام قبول نہیں کرے گا اس کی گردن مار دیں گے یہاں تک مشرق و مغرب میں کوئی انسان باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہوگا، میں نے عرض کی: میں قربان خلق تو اس سے زیادہ ہے فرمایا: جب خدا کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو زیادہ چیز کم اور کم چیز زیادہ ہو جاتی ہے۔

۲۔المحجہ فیما نزل فی القائم الحجہ۔محمد بن عباس نے محمد بن الحسن بن علی سے انہوں نے اپنے والد حسن سے انہوں نے علی بن اسباط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمارے اصحاب نے خدا کے اس قول "الملک یومئذ للرحمن" کے بارے میں روایت کی ہے، رحمٰن کی بادشاہت آج ہے ،آج سے پہلے تھی اور آج کے بعد رہے گی، لیکن جب حضرت قائم ظہور فرمائیں گے تو اس وقت خدا کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہیں ہوگی۔

۳۔روضۃ الکافی۔علی بن محمد نے علی بن عباس سے، حسن بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابوجعفر سے خداوند عالم کے اس قول " قل جاء الحق و زھق الباطل" کے بارے میں ایک حدیث میں فرمایا: جب حضرت قائم ظہور فرمائیں گے تو باطل کی حکومت ختم ہو جائے گی۔،

اسی پر پہلی فصل کے چوتھے باب کی ح ۸ اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۵۳ اور بائیسویں باب کی ح ۴ اور چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱۵ دلالت کرتی ہے۔

تیسرا باب

زمین اپنے خزانے اور معادن۔کانیں۔ان پر ظاہر کردے گی

اس باب میں دس حدیثیں ہیں

ا۔بحارالانوار۔سید علی بن عبدالحمید نے اپنی کتاب "الانوار المضیئة" میں اپنی اسناد سے سید ھبۃ اللہ راوندی سے اور انہوں نے اس کو موسیٰ بن جعفرؑ کی طرف مرفوع کرتے ہوئے خدا کے اس قول " واسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة" کے بارے میں روایت کی ہے آپ نے فرمایا: نعمت ظاہرہ سے امام ظاہر اور نعمت باطنہ سے باطنی نعمت مراد ہے امام غائب کا وجود لوگوں کی آنکھوں سے غائب رہے گا، زمین کے خزانے ان کیلئے ظاہر ہو جائیں گے اور ہر بعید ان سے قریب ہو جائے گا۔

۲۔الملاحم والفتن۔ایک سو چھیالیسویں باب میں، جو کہ نعیم تابعی نے اپنی کتاب الفتن میں نقل کیا ہے، کہتے ہیں کہ ہم سے نعیم نے بیان کیا، ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا اور انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: خزانوں کو عنقریب نکال لیا جائے گا اور مال تقسیم کیا جائیگا اور اسلام کو اس کے ہمسایوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

۳۔کشف الاستار۔عقد الدرر میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے حضرت مہدی

کے قصہ اور ان کے ظہور کے بارے میں روایت کی ہے کہ۔ فرمایا: پھر وہ شام کی طرف روانہ ہوں گے اور جبریل ان کے آگے آگے اور میکائیل پیچھے پیچھے ہوں گے، ان سے زمین و آسمان والے، پرندے، جنگلی جانور اور دریاؤں میں مچھلیاں خوش ہوں گی اور ان کی حکومت کے زمانہ میں پانی کی بہتات ہوگی، نہریں پھیل جائیں گی اور زمین اپنی پیداوار کو دوگنا کر دے گی خزانے اگل دے گی، اس حدیث کو امام ابوعمر، عثمان بن سعید نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔

۴۔ کشف الاستار۔ میں عقد الدرر، سے، اس میں اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: عبداللہ بن عباس کہتے ہیں: اگر میں تمہیں اپنے گھر والوں کے برابر نہ سمجھتا تو تمہارے سامنے یہ حدیث بیان نہ کرتا، سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا لیکن: مہدیؑ جو کہ اس زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جیسا کہ یہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، چوپائے اور درندے محفوظ ہوں گے اور زمین اپنے افلاذ ظاہر کر دے گی میں نے معلوم کیا کہ افلاذ کیا ہے؟ کہا: یہ سونے چاندی کے ستون کی مانند ہیں، اس حدیث کو امام حافظ ابوعبداللہ حاکم نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں اگرچہ اس کو مسلم و بخاری نے نقل نہیں کیا ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۷۷، ۷۸ اور بائیسویں باب کی ح ۳ پینتیسویں باب کی ح ۱، ۲ اور نویں فصل کے باب اول کی ح ۲ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

چوتھا باب

آسمان وزمین وغیرہ کی برکتوں کے ظاہر ہونے کے بارے میں

اس باب میں بارہ حدیثیں ہیں

۱۔المستدرک علی الصحیحین۔(ج ۴ ص ۵۵۷) کتاب "الفتن والملاحم" مجھے ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے مرو میں بیان کیا: ہم سے سعید بن مسعود نے بیان کیا، ہم سے نضر بن شمیل نے بیان کیا ہم سے سلیمان بن عبید نے بیان کیا، ہم سے ابو الصدیق ناجی نے بیان کیا اور انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری امت کے آخر میں مہدی خروج کریں گے، خدا اس کو بارش سے سیراب کرے گا اور زمین اپنی کھیتیاں اگا دے گی اور مال صحیح طور سے دیا جائے گا، مویشیوں کی کثرت ہوگی، امت بڑھ جائے گی وہ سات یا آٹھ سال رہیں گے اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں لیکن مسلم و بخاری نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔اور تلخیص میں اس کو صحیح کہا ہے۔اور کشف الغمہ میں حافظ ابو نعیم کی کتاب، الاحادیث الاربعین سے اور انہوں نے ابو سعید سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔المستدرک علی الصحیحین (ج ۴ ص ۵۵۸) ہم سے عبد اللہ بن سعد حافظ نے ہم سے ابراہیم بن ابی طالب نے اور ابراہیم بن اسحٰق نے اور جعفر بن محمد بن احمد حافظ نے بیان کیا اور کہا: ہم

سے نصر بن علی نے ہم سے محمد بن مروان نے، ہم سے عمارہ بن ابی حفصہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے زید العمی سے انہوں نے ابوالصدیق ناجی سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوں گے اگر مدت کم ہوگی تو سات ورنہ نو سال تک میری امت ایسی نعمتوں سے سرشار رہے گی جس سے ہرگز سرشار نہیں ہوئی ہوگی زمین اپنی پیداوار اگل دے گی اور ان سے کسی چیز کو نہیں چھپائے گی اور اس وقت مال غلہ کی مانند ہوگا ایک شخص کھڑا ہوگا اور کہے گا لے لو۔ البیان کے (ب ۲۳) میں ابوسعید سے اور کشف الغمہ میں حافظ ابونعیم کتاب الاحادیث الاربعین سے اور نورالابصار میں (باب ۲ ص ۱۵۵) اور سنن ابن ماجہ کے باب "خروج المہدی" میں ایسی حدیث منقول ہے۔

۳۔ الخصال۔ اس حدیث میں کہ جس میں امیر المومنینؑ نے اپنے اصحاب کو ایک ہی مجلس میں ایسے چار سو باب کی تعلیم دی تھی جو کہ مومن کی دنیا اور اس کے دین کی اصلاح کرتے ہیں یہ حدیث بہت طویل ہے (اس میں بہت سے آداب، اخلاق حسنہ اور عظیم فوائد ہیں شائقین خصال میں ملاحظہ فرمائیں) فرمایا: خدا نے ہمیں سے دنیا کا آغاز کیا ہے اور ہمیں پر خدا اس کو ختم کرے گا اور ہمارے ہی سبب جو چاہتا ہے اس کو محو کرتا ہے اور ہمارے ہی سبب جس چیز کو چاہتا ہے ثابت کرتا ہے اور ہمارے ہی سبب خدا سختیوں کو دور کرتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے بارش برساتا ہے بس تمہیں کوئی چیز خدا کے بارے میں دھوکے میں نہ رکھے اگر خدا پانی روک دے تو آسمان سے ایک قطرہ پانی نہیں گر سکتا ہے لیکن اگر ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو آسمان اپنی بارش کو برسائے گا اور زمین اپنی نباتات کو اگائے گی اور بندوں کے دلوں سے ہماری عداوت ختم ہو جائے گی درندوں اور گائے، بھیڑ، بکریوں میں صلح ہو جائے گی، یہاں تک کہ ایک عورت عراق کے درمیان سے شام تک جائے گی اور وہ ہریالی پر ہی قدم رکھے گی اور اس کے سر پر اس کا زیور بھی ہوگا اور اسے کوئی درندہ خوف زدہ نہیں کرے گا اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ تمہارے دشمن اور تمہارے صبر کے درمیان تمہارا کیا مقام و مرتبہ ہے تو تم جو اذیت ناک بات سنتے ہو اس سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔

۴۔ کشف الاستار۔ عقدالدرر سے اس میں امیرالمومنینؑ سے حضرت مہدیؑ کے قصہ میں منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پس مہدی تمام شہروں میں اپنے نمائندے بھیجیں گے تا کہ وہ لوگوں کے درمیان عدل قائم کریں اور بکری و بھیڑیا ایک ہی جگہ چریں گے، بچے، سانپ اور بچھوؤں سے کھیلیں گے لیکن وہ انہیں ڈنک نہیں ماریں گے برائی و شر نا پید ہو جائے گا، خیر و نیکی باقی رہے گی، انسان ایک مد (تین پاؤ) بوئے گا اور سات مد پیدا ہوگا، جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے، زنا کاری، شراب خوری اور سود خوری ختم ہو جائیگی، لوگ عبادتوں، شریعت دیانت داری اور نماز جماعت کی طرف رغبت کریں گے، عمریں لمبی ہوں گی، امانتیں ادا کی جائیں گی، درختوں پر پھل لگیں گے، برکتیں دوگنا ہو جائیں گی، اشرار ہلاک ہوں گے، نیک لوگ باقی رہیں گے اور اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں کا صفایا ہو جائے گا۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱۳، ۴۹، ۸۱، ۹۳ اور تینتالیسویں باب کی ح ۱، ۲ اور ساتویں فصل کے تیسرے باب کی ح ۳ اور نویں فصل کے باب اول کی ح ۲ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

پانچواں باب

ایک ساعت میں آپؑ کے پاس آپؑ کے ۳۱۳ اصحاب کے جمع ہونے اوران کے بعض فضائل کے بارے میں

اس باب میں ۲۵ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ص ۴۴۱ کتاب الحجہ میں ابو خالد کابلی سے اورانہوں نے امام جعفرصادق رضی اللہ عنہ سے خدا کے اس قول " فاستبقوا الخیرات اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا " کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یعنی حضرت قائم کے تین سو دس سے کچھ زیادہ اصحاب ہیں، خدا کی قسم وہ گنے چنے لوگ ہیں اور ایک ساعت میں خریف کے بادلوں کی مانند جمع ہو جائیں گے۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔(ص ۴۴۴) میں کتاب الحجہ سے اور اس میں سلیمان بن ہارون عجلی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ بیشک اس امر کے مالک یعنی مہدیؑ محفوظ رہیں گے خواہ سب مرجائیں گے لیکن خدا انہیں ان کے اصحاب کے ساتھ بھیجے گا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے: "یا ایھا الذین آمنوا من یرتدّ منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبّھم و یحبّونہ اذلۃ علیٰ المومنین اعزۃ علیٰ

الکافرین " اے ایمان لانے والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو یاد رکھو کہ خدا ایسے لوگوں کو تمہاری جگہ لائے گا۔ جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کریں گے وہ مومنوں کیلئے خاکسار اور کفار کیلئے سخت ہوں گے۔

۳۔ روضۃ الکافی۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے منصور بن یونس سے انہوں نے اسمٰعیل بن جابر سے انہوں نے ابو خالد سے انہوں نے ابو جعفر سے خداوند عالم کے اس قول" فاستبقوا الخیرات اینما تکونوا یات بکم الله جمیعا" کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خیرات سے مراد ولایت اور خدا کے اس قول۔ اینما تکونوا یات بکم الله جمیعا۔ سے مراد حضرت قائمؑ کے اصحاب مراد ہیں جن کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے، پھر فرمایا: خدا کی قسم وہ گنے چنے لوگ ہیں خدا کی قسم وہ موسم خریف کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح ایک ساعت میں جمع ہو جائیں گے۔

وضاحت: کتاب المحجہ میں اس آیت کی تفسیر میں اس مضمون کی اور بھی روایت ہیں۔

۴۔ ینابیع المودۃ۔ ص۴۲۴ میں کتاب المحجہ سے اور اس میں امام محمد باقر امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما سے خدا کے اس قول " ولئن اخرنا عنهم العذاب الیٰ امة معدودة" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا امۃ المعدودۃ سے مراد آخری زمانہ میں مہدی کے اصحاب ہیں جن کی تعداد بدر والوں کی تعداد کے برابر ۳۱۳ ہے اور وہ ایک ساعت میں اسی طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح خریف کے بادل جمع ہو جاتے ہیں۔

۵۔ ینابیع المودۃ۔ میں مذکورہ کتاب سے اور اس میں صالح بن سعد سے اور انہوں نے صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت " لو ان لی بکم قوة الآیة" کے بارے میں فرمایا کہ قوت سے مراد حضرت مہدیؑ اور رکن شدید سے مراد ان کے ۳۱۳ اصحاب ہیں۔

۶۔ اربعین الخاتون آبادی۔ (ح ۳۱) شیخ الجلیل فضل بن شاذان بن الخلیلؒ کہتے ہیں: ہم سے

عبدالرحمٰن بن ابی بحران نے بیان کیااور انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تین سو تیرہ مرد بدر والوں کے برابر اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گےاور صبح کو مکہ پہنچ جائیں گےاور یہ خدا کا قول ہے " اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا" اور یہ قائم کے اصحاب ہیں اسی حدیث کوکشف الاستار میں فضل بن شاذان کی کتاب الغیبۃ سے نقل کیا ہے۔

۷۔غیبت الشیخ۔اپنی اسناد سے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: امیرالمومنینؑ فرمایا کرتے تھے: لوگ گھٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ نہیں کہا جائے گا اور جب ایسا ہوگا تو دین کا بادشاہ اس کی گناہ کے سبب مارے گا، اس وقت خدا اطراف واکناف کے لوگوں کو بھیجے گا اور وہ اس طرح جمع ہوں گے جس طرح موسم خریف میں بادل یکجا ہو جاتے ہیں، خدا کی قسم میں انہیں جانتا ہوں ان کے اور ان کے قبائل کے نام جانتا ہوں اور ان کے سالار کا نام بھی جانتا ہوں وہ کچھ لوگ ہیں جن کو خدا جیسے چاہے گا ایک شخص یا دو اشخاص کے قبیلہ سے اٹھائے گا اس طرح کہ تعداد نو ہو جائے گی اور جب وہ آفاق سے آئیں گے تو ان کی تعداد ۳۱۳ ہوگی اور یہ خدا کا قول ہے تم جہاں بھی ہوگے خدا تم سب کو اکٹھا کرے گا بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

۸۔کمال الدین۔احمد بن محمد بن یحیٰی العطارؒ نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ضریس سے انہوں نے ابوالجارود اور خالد القماط سے انہوں نے ابوخالد الکابلی سے انہوں نے سیدالعابدینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بدر والوں کی تعداد کے برابر ۳۱۳ آدمی اپنے بستر پر نہیں پائے جائیں گے اور صبح کو وہ مکہ میں ہوں گے اور یہ خدا کا قول ہے: اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً :تم جہاں بھی ہوگے خدا تم سب کو اکٹھا کریگا اس سے مراد حضرت قائم کے اصحاب ہیں۔

اس پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۴۲ دوسری فصل کے بتیسویں باب کی ح ۱ اور پینتیسویں باب کی ح ۱ اور چھیالیسویں باب کی ح ۲ اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۲ دوسرے باب کی ح ۱۵

، دسویں باب کی ح۴ گیارہویں باب کی ح۲، ۳ آٹھویں فصل کے باب اول کی ح۱، ۲، ۳، ۴ اور دوسرے باب کی ح۱، ۲، ۳ اور نویں فصل کے تیسرے باب کی ح۱ دلالت کررہی ہے۔

چھٹا باب

آپ کے پاس مشرق و مغرب والوں کا اجتماع

اس باب میں دو حدیثیں ہیں

۱۔ تاریخ ابن عساکر (ج ۱ ص ۶۲ طبع مطبعۃ الروضۃ الشام ۱۳۲۹) جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو خدا مشرق و مغرب والوں کو جمع کر دے گا چنانچہ وہ اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح خریف کے بادل جمع ہو جاتے ہیں، کوفہ والوں میں سے رفقاء ہوں گے اور شام والوں میں سے ابدال ہوں گے، ابن عساکر نے اس حدیث کو طفیل سے اور انہوں نے علیؑ سے نقل کیا ہے اور اس کو (ینابیع المودۃ ص ۴۳۳) میں صاحب جواہر العقدین سے اور صواعق کی آیت ثانیہ عشر الوارد فیھم، میں ابن عساکر سے نقل کیا ہے۔

۲۔ غایت المرام۔ عیاشی نے اپنی اسناد سے ابو سمیہ ابن ابی الحسن کے غلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوالحسنؑ سے خدا کے اس قول " اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا" کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: خدا کی قسم ایسا ہی ہے جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خدا ان کے پاس تمام شہروں سے ہمارے شیعوں کو جمع کر دے گا۔

ساتواں باب

زمین کا عدل سے بھر جانا

اس باب میں ۱۲۹ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۲۹) میں کتاب المحجہ سے خداوند عالم کے اس قول " اعلموا ان اللہ یحییٰ الارض بعد موتھا " کے بارے میں نقل کیا ہے کہ سلام بن المستنیر نے باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا زمین کو حضرت قائمؑ کے ذریعہ زندہ کرے گا اور آپؑ زمین پر عدل قائم کریں گے جو کہ ظلم سے مردہ ہو گئی تھی، عدل کے ذریعہ زندہ ہو جائے گی۔

۲۔ "الملاحم والفتن"۔ نعیم بن حماد تابعی کی تصنیف، کتاب الفتن کے ۴۸ ویں باب میں ہے ہم سے نعیم نے بیان کیا۔ ہم سے ولید نے بیان کیا اور انہوں نے ابو رافع اسماعیل بن رافع سے اور انہوں نے اس شخص سے جس نے ابوسعید سے روایت کی تھی اور ابوسعید نے رسول اللہؐ سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: ان کی طرف ان کی امت اسی طرح پناہ لے گی جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ وحاکم کے پاس جمع ہوتی ہیں، وہ زمین کو اس طرح عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اور لوگ اپنی پہلی حالت کی طرف پلٹ جائیں گے، سونے والوں کو جگایا نہیں جائے گا اور خوں ریزی نہیں ہوگی، اس حدیث کو البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، (ب ۱) میں نقل کیا

ہے اور لکھا ہے: نعیم بن حماد نے ابو سعید خدری سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مہدی کی طرف ان کی امت پناہ لے گی۔

۳۔ کامل الزیارات۔ (ب ۱۰۸) ایک طویل حدیث میں جس کو صاحب کامل الزیارات نے اپنی سند سے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے ابو عبداللہ سے نقل کیا ہے، اس میں ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ جو شب معراج رسولؐ سے آسمان پر کہی گئی تھیں اور خدا نے آپ کو ان تین چیزوں کے بارے میں بھی بتا دیا تھا کہ جن سے گذرنا تھا، امام حسین پر ان کے نانا کی امت کے ہاتھوں پڑنے والی مصیبت، شہادت، آپ کی اولاد و اصحاب کے قتل اور اہل حرم کی اسیری بیان کرنے کے بعد فرمایا: پھر ان کے صلب سے ایک بیٹا پیدا ہوگا اس کے ذریعہ میں تمہاری مدد کروں گا، تحت عرش اس کا مرقع موجود ہے (دوسرے نسخہ میں ہے) پھر اس کے صلب سے ایک بیٹا پیدا ہوگا۔ اس کے ذریعہ ان کی مدد کروں گا اور ان کا مرقع بھی زیر عرش موجود ہے، چنانچہ وہ زمین کو عدل سے پر کریں گے اور اس پر انصاف پھیلائیں گے۔ ان کے ساتھ رعب ہوگا، اور قتل اس وقت تک کریں گے جب تک ان کے بارے میں شک کیا جائے گا۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۸۸ اور پچیسویں باب کی ح ۱۲۲ اور تینتالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ دلالت کر رہی ہے۔

آٹھواں باب

عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا اوران کا حضرت مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنا

اس باب میں ۳۹ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودة۔ (ص ۴۲۲)۔ میں کتاب المحجہ سے اوراس میں محمد بن مسلم سے انہوں نے محمد باقر سے خداوندعالم کے اس قول " و ا ن من اهل الكتاب اِلا ليؤمننّ به قبل موته و يوم القيمة يكون عليهم شهيداً " کے بارے میں روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بیشک عیسیؑ قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے اوراس وقت کوئی یہودی وغیرہ نہیں بچے گا مگر یہ کہ اپنی موت سے پہلے ان پر ایمان لائے گا اور حضرت عیسیٰ ،مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۲۔ تذکرۃ الخواص۔ (ص ۳۷۷)سدّی کہتے ہیں: حضرت مہدیؑ اور عیسیٰ ایک جگہ جمع ہو جائیں گے، نماز کا وقت ہوجائے گا تو مہدیؑ عیسیٰ سے فرمائیں گے کہ آگے بڑھیے،عیسی فرمائیں گے :نماز کے لئے آپؑ اولیٰ ہیں چنانچہ عیسیٰ ماموم کی حیثیت سے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔

۳۔ صحیح مسلم (طبع مصر ۱۳۴۸ق ج ۱ ص ۶۳) کی کتاب الایمان کے باب نزول عیسیٰ بن مریم میں ہے کہ ہم سے ولید بن شجاع اور ہارون بن عبداللہ اور حجاج بن شاعر نے بیان کیا اور کہا: ہم سے

حجاج یعنی ابن محمد نے اور ان سے ابن جریج نے بیان کیا اور کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میری قوم کا ایک گروہ پاکیزگی کی حالت میں قیامت تک حق کیلئے جنگ کرتا رہے گا فرمایا: پھر عیسی بن مریم نازل ہوں گے، ان کا سردار و امیر کہے گا، تشریف لایئے ہم کو نماز پڑھائے وہ کہیں گے، تمہارے بعض افراد، دوسروں کے لئے امیر ہیں، اس امت کو خدا نے سرفراز کیا ہے۔

اس پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۸، ۴۵، ۴۶، ۸۳، اڑتالیسویں باب میں ۲۲ حدیثیں دلالت کر رہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ کے نازل ہونے کی حدیث کو متعدد روایات میں نقل کیا گیا ہے، جیسا کہ مفتاح کنوز السنۃ، بخاری، مسلم نسائی، ابن ماجہ، احمد، ابوداؤد اور طیالسی میں ہے۔

نواں باب

اس سلسلہ میں کہ آپؑ ہی دجال کو قتل کریں گے

اور اس باب میں ۶ حدیثیں ہیں

۱۔کمال الدین۔ حسن بن احمد بن ادریسؒ کہتے ہیں: ہم سے محمد بن ابی الحسین بن یزید الزیات نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حسن بن موسیٰ الخشاب سے انہوں نے علی بن الحسن بن علی بن رباط سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مفضل بن عمران (عمرظ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امام جعفرؑ صادقؑ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے چودہ انوار کو ساری مخلوقات سے چودہ ہزار سال قبل پیدا کیا تھا اور وہ ہماری ارواح تھیں، عرض کیا گیا، فرزندِ رسولؐ! وہ چودہ کون ہیں؟ فرمایا: محمد، علی، فاطمہ، حسن وحسین، اور حسین کی اولاد سے ہونے والے آئمہ ہیں جن میں آخری قائم ہیں وہ اپنی غیبت کے بعد قیام کریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور زمین کو ہر قسم کے ظلم وجور سے پاک کریں گے۔

۲۔ اربعین الخاتون آبادی، ایک طویل حدیث میں کہ جس کو انہوں نے ابن شاذان سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے مفضل سے انہوں نے صادق جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباؤاجداد سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے اور آپؑ نے رسولؐ سے

روایت کی ہے اور اس میں دجال کے خروج اور اس قریہ کا کہ جس سے خروج کرے گا اور اس کے بعض اوصاف اور اس کے خدا ہونے کے دعوے کا ذکر کیا ہے اور جس دن وہ خروج کرے گا اسی دن ستر ہزار یہودی ولدالزنا اور شراب خوار، گانے بجانے والے، لہو ولعب میں مبتلا افراد، بدو اور عورتیں اس کے ساتھ ہو جائیں گی اور اس حدیث کے آخر میں فرمایا: وہ زنا، لواط اور تمام ممنوعہ چیزوں کو مباح قرار دے گا یہاں تک کہ مرد، عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ سرراہ عریاں بدفعلی اس کے ساتھی خنزیر کا گوشت کھانے، شراب خوری اور ہر طرح کے فسق وفجور میں بری طرح مبتلا ہوں گے، کھلم کھلا وہ مکہ و مدینہ اور ائمہ کے مرقدوں کو چھوڑ کر پوری زمین پر قابض ہو جائے گا جب وہ اپنی سرکشی کی انتہا کر چکے گا اور زمین اس کے اور اس کے مددگاروں کے ظلم سے بھر جائے گی تو اسے وہ بزرگوار قتل کریں گے جنکے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۶ اور پینتیسویں باب کی ح ۱۶ اور تیسری فصل کے باب اول کی ح ۲۱ دلالت کر رہی ہے۔

دسواں باب

وہ سفیانی اور اس کے لشکر سے جنگ کریں گے اور اس کو قتل کریں گے

اس باب میں دو حدیثیں ہیں

ا۔ المہدی۔ عقد الدرر کی تیسری فصل کے چوتھے باب میں حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد سے انہوں نے اپنی کتاب ''الفتن'' میں زہری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب جنگ میں مہدی اور سفیانی آمنے سامنے ہوں گے تو وہ آسمان سے یہ ندا سنیں گے: **الا ان اولیاء اللہ من اصحاب فلان یعنی المہدی۔** جان لو کہ فلاں یعنی مہدی کے اصحاب خدا کے دوست ہیں۔

۲۔ اسعاف الراغبین۔ (ب۲ ص ۱۳۷ و ۱۳۸) روایات میں آیا ہے کہ آپ کے ظہور کے وقت ایک فرشتہ آپؑ کے سر کے اوپر سے نداء دے گا یہ خدا کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا اتباع کرو چنانچہ لوگ آپ کے مطیع اور ان کی محبت سے سرشار ہو جائیں گے اور آپ مشرق سے مغرب تک پوری زمین کے مالک ہو جائیں گے جو لوگ رکن و مقام کے درمیان پہلے آپ کی بیعت کریں گے ان کی تعداد بدر والوں کے برابر ہوگی، پھر آپ کے پاس شام کے ابدال آئیں گے، مصر کے نجیب و شریف آئیں گے اور پھر اہل مشرق کی جماعتیں آئیں گی اور ان جیسے لوگ آئیں گے، اور خدا خراسان سے ان کی طرف کالے پرچموں کے ساتھ ایک لشکر بھیجے گا تو آپ شام کی طرف روانہ ہوں گے ایک روایت

میں ہے کہ کوفہ کی طرف جائیں گے اور لکھا ہے کہ دونوں جگہ جانا، ممکن ہے خداوند عالم تین ہزار فرشتوں سے ان کی مدد کرے گا، اصحاب کہف ان کے مددگار ہوں گے، سیوطی کہتے ہیں: اس وقت ان کی اس مدت تک تاخیر کی تفسیر اس امت میں داخل ہونے سے ان کا اکرام ہوگا، یعنی وہ خلیفہ برحق کی اعانت کریں گے اور آپ کے مقدمتہ الجیش میں بنی تمیم کا ہلکی داڑھی والا ایک شخص ہوگا جس کا نام شعیب بن صالح ہے اور حضرت جبریل ہراول دستہ کے آگے آگے اور میکائیل پیچھے، پیچھے ہوں گے، اور سفیانی شام سے آپ کی طرف ایک لشکر بھیجے گا، جو کہ بیداء میں دھنس جائے گا صرف مخبر بچے گا تو پھر سفیانی اپنے ساتھیوں سمیت آپ کی طرف آئیگا اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ اس سے مقابلہ کیلئے جائیں گے اور آپ کو فتح ہوگی اور سفیانی کو قتل کر دیں گے۔

وضاحت: سفیانی، اس کے لشکر اور آپؑ کی اس سے جنگ اور آپ کے ہاتھ سے اس کے قتل کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں ان سے عامہ وخاصہ۔ اہل سنت واہل تشیع۔ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

گیارہواں باب

آپؑ کی حکومت میں زمین کا آباد ہونا

اس میں پانچ حدیثیں ہیں

۱۔ اسعاف الراغبین ۔ باب دو (ص ۱۴۰ و ۱۴۱) بعض آثار میں آیا ہے کہ آپ طاق سال میں خروج کریں گے۔ (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا) ان کی بادشاہت مشرق سے مغرب تک ہوگی اور ان کیلئے خزانے ظاہر ہو جائیں گے اور روئے زمین پر کوئی ویرانہ باقی نہیں رہے گا۔ مگر یہ کہ وہ آباد ہو جائیگا۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۴۹، ۷۷ اور پینتیسویں باب کی ح ۱۱ اور نویں فصل کے باب اول کی ح ۲ دلالت کر رہی ہے۔

بارھواں باب

آپؑ کے زمانہ میں امور آسان اور عقول کامل ہو جائیں گی

اس باب میں ۷ حدیثیں ہیں

۱۔ الکافی۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے انہوں نے الوشاء سے انہوں نے مثنی الحناط سے انہوں نے قتیبہ الأعشی سے انہوں نے ابن ابی یعفور سے انہوں نے مولیٰ لبنی شیبان سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب ہمارے قائمؑ قیام فرمائیں گے تو خدا اپنے بندوں کے سروں پر ہاتھ رکھے گا جس سے ان کی عقلیں صحیح ہو جائیں گی اور اس سے ان کے اجسام کامل ہو جائیں گے۔

۲۔ روضہ الکافی۔ ابوعلی الاشعری نے حسن بن علی الکوفی سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ربیع بن محمد المکی سے انہوں نے ابوربیع شامی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خدا ہمارے شیعوں کی قوت سماعت وبصارت کو اتنا بڑھا دے گا یہاں تک کہ ان کے اور حضرت قائم کے درمیان رابطہ ہوگا آپؑ ان سے کلام کریں گے اور وہ سنیں گے اور انہیں دیکھیں گے اور اس کو بحار میں خرائج سے نقل کیا ہے۔

۳۔ حق الیقین۔ امام صادق سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت قائم کے زمانہ میں مشرق

میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے اپنے بھائی کو دیکھے گا اور اسی طرح مغرب میں مقیم، مشرق میں رہنے والے کو دیکھے گا۔

اسی پر دوسری فصل کے سترہویں باب کی ح ۱ اکیسویں باب کی ح ۳ بتیسویں باب کی ح ۱۱ اور پینتیسویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

آٹھویں فصل

آپؑ کے اصحاب وانصار کے حالات

اس فصل میں دو باب ہیں

پہلا باب

ان کے فضائل میں

اس باب میں ۱۴ احدیثیں ہیں

ا۔ بحار الانوار۔ امالی شیخ۔ علی بن احمد المعروف بابن الحمامی نے محمد بن جعفر القاری سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن یوسف سے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر بن کثیر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: زمین ضرور ظلم و جور سے بھر جائے گی یہاں تک کہ کوئی کھلم کھلا اللہ کا نام نہیں لے سکے گا پھر خدا ایک نیک و صالح جماعت کو لائیگا جو کہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گی جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۲۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۴) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: طالقان کا کیا کہنا، بیشک وہاں خدا کے خزانے ہیں اور وہ سونے، چاندی کے خزانے نہیں ہیں، وہاں کچھ مرد ہیں جو خدا کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے اور وہ آخری زمانہ میں حضرت مہدی کے انصار ہیں۔ اس کو انہوں نے ابو غنم کوفی سے کتاب ''الفتن'' سے نقل کیا ہے۔ اسی کو ''البیان'' کے پانچویں باب میں ابن اعثم کوفی کی کتاب ''الفتوح'' سے اور اس میں امیر المومنینؑ سے نقل

کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: طالقان کا کیا کہنا کہ وہاں خدا کے خزانے ہیں اور وہ سونے چاندی کے خزانے نہیں ہیں بلکہ وہاں مومن لوگ ہیں جو ایسے ہی خدا کی معرفت رکھتے ہیں جیسا کہ معرفت رکھنے کا حق ہے اور وہی آخری زمانہ میں حضرت قائم کے انصار ہوں گے، اسی کو غایت المرام میں اعثم کوفی کی الفتوح سے نقل کیا ہے۔

۳۔ غیبت الشیخ۔ (شیخ نے) عمران بن ظبیان سے انہوں نے حکیم بن سعد سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدیؑ کے اصحاب جوان ہوں گے ان میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا مگر بالکل ایسے ہی جیسے آنکھ میں سرما اور زادراہ میں نمک اور زادراہ میں سب سے کم نمک ہی ہوتا ہے، اور سلیلی کی کتاب الفتن (ب ۷۷ میں) ابو یحییٰ حکیم بن سعید کے ذریعہ روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں مہدیؑ کے اصحاب جوان ہیں کوئی بوڑھا نہیں ہے۔

۴۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالحسین محمد بن ہارون نے ابو ہارون بن موسیٰ احمد سے انہوں نے ابو علی حسن بن محمد نہاوندی سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ القمی قطان المعروف بہ ابن الخزاز سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو عبد اللہ الخراسانی سے انہوں نے ابوحسان سعید بن جناح سے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے انہوں نے ایک طویل حدیث میں کہ جس میں حضرت مہدیؑ کے مختلف شہروں سے اصحاب کی تعداد کی تفصیل ذکر کی ہے۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: میں قربان کیا اس وقت ان کے علاوہ روئے زمین پر کوئی مومن نہ ہوگا؟ فرمایا: ہوگا۔ لیکن جن کے درمیان خدا قائم کو بھیجے گا یہ نجباء، قضاۃ، حکام اور فقہائے دین کی وہ جماعت ہے کہ جن کے شکم اور پشتوں کو خدا نے پاک کیا ہے، انہیں اسناد سے ایک حدیث میں، آپؑ کے اصحاب کی تعداد، اسماء اور ان کے شہروں کے نام بیان ہوئے ہیں۔

۵۔ بحار الانوار۔ تاریخ قم، تالیف حسن بن محمد بن الحسن القمی میں اپنی اسناد سے عفان بصری سے

انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے، راوی کہتا ہے، آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قم کا نام قم کیوں رکھا گیا ہے میں نے عرض کی: اللہ، اس کا رسولؐ اور آپؑ زیادہ جانتے ہیں؛ فرمایا: ہاں اس لئے قم رکھا گیا ہے کہ قم والے قائم آل محمد صلوات اللہ علیہ کے پاس جمع ہو جائیں گے اور وہ آپ کے ساتھ قیام کریں گے اور قیام پر استقامت کریں گے اور آپ کی مدد کریں گے۔

سیرت حلبیہ (ج ۱ ص ۲۲) میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ، اصحاب کہف عجمی ہیں لیکن وہ عربی ہی بولیں گے اور وہ مہدیؑ کے وزیر ہوں گے۔

اسی پر ساتویں فصل کے پانچویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اور نویں فصل کے تیسرے باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

دوسرا باب

ان کی قوت وشدت کے بیان میں

اوراس میں ۵ حدیثیں ہیں

ا۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۴۲) میں کتاب الحجہ سے اوراس میں ابوبصری سے منقول ہے انہوں نے کہا: جعفر صادقؑ نے فرمایا: حضرت لوط نے اپنی قوم سے یہی فرمایا تھا: ﴿لو ان لی بکم قوۃ او آوی الیٰ رکن شدید﴾ انہوں نے حضرت مہدیؑ کی قوت کی اور آپ کے اصحاب کی شدت کی تمنا کی تھی اور یہی لوگ رکن شدید ہیں کیونکہ ان میں سے ہر آدمی کو چالیس مردوں کی قوت عطا کی گئی ہے اور ان میں سے ہر ایک کا دل فولاد سے زیادہ مضبوط ہوگا اگر وہ لوہے کے پہاڑوں کی طرف سے گذریں گے تو انہیں بھی متزلزل کر دیں گے۔ اور وہ اپنی تلواروں کو نہیں روکیں گے یہاں تک کہ خدا راضی ہو جائے۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (۴۸۹) میں غایت المرام سے اور اس میں ابوجعفرؑ، امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بیشک خدا نے ہمارے دوستوں کے دل میں رعب ڈال دیا ہے، پس جب ہمارے قائم خروج کریں گے اور ہمارے مہدی ظہور کریں گے تو ہر شخص شیر سے زیادہ بہادر اور سنان سے زیادہ تیز ہو جائے گا۔

۳۔ دلائل الامامۃ ۔ ابوالحسین محمد بن ہارون نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے احمد بن الحسین المعروف بہ ابن ابی القاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حمران سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے قائمؑ کے اصحاب کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ تین سو تیرہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک خود کو تین سو سمجھتا ہے۔

۴۔ الملاحم والفتن ۔ کے اکتیسویں باب میں نعیم بن حماد کی کتاب ''الفتن'' سے نقل کیا ہے: ہم سے نعیم نے بیان کیا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا اور انہوں نے ابولہیعہ سے انہوں نے حارث بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابن زریر غافقی سے سنا اور غافقی نے علی علیہ السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں: حضرت مہدیؑ بارہ ہزار میں ظہور کریں گے اگر وہ کم ہوں گے اور اگر زیادہ ہوں گے تو پندرہ ہزار میں ظہور کریں گے، ان کا رعب بیٹھ جائے گا جو دشمن سامنے آئے گا اس کو قتل کریں گے اور ان کا نعرہ تو بس یہ ہوگا یہ وہ گروہ ہے جو راہ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہیں کرتے ہیں۔

اسی پر ساتویں فصل کے پانچویں باب کی ح ۵ دلالت کر رہی ہے۔

نویں فصل

ظہور کے بعد آپؑ کی خلافت و بادشاہت کی مدت

لوگوں کے درمیان زندگی گذارنے کا طریقہ، کس چیز پر عمل کریں گے اور کس چیز کی طرف دعوت دیں گے

اس فصل میں تین باب ہیں

پہلا باب

ظہور کے بعد آپؑ کی خلافت وسلطنت کی مدت

اس باب میں ۱۸ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔فضل بن شاذان نے عبداللہ بن القاسم حضرمی سے انہوں نے عبدالکریم بن عمرو خثعمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہؑ کی خدمت میں عرض کی، قائم کتنے عرصہ تک مالک وحاکم رہیں گے؟ فرمایا: سات سال جو تمہارے ستر برس کے برابر ہے۔

۲۔منن الرحمٰن (ج ۲ ص ۴۲) امام حسنؑ نے اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: آخری زمانہ میں خداوند عالم ایک شخص کو بھیجے گا قحط وسختی کا زمانہ ہوگا، لوگ جہالت کا مظاہرہ کریں گے، خدا اس شخص کی ملائکہ کے ذریعہ تائید ومدد کرے گا، اس کے مددگاروں کو محفوظ رکھے گا اور اپنی آیتوں کے ذریعہ اس کی مدد کرے گا اور دنیا والوں پر اسے غلبہ عطا کرے گا یہاں تک کہ دنیا والے خوشی خواہ یا بہ دلِ نخواستہ اسلام قبول کرلیں گے اور وہ زمین کو عدل وانصاف اور نور و برہان سے پر کرے گا، زمین کے عرض وطول میں اس کی فرمانبرداری ہوگی کوئی کافر باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ ایمان لائے گا، اور ہر بدکار کی اصلاح ہو جائے گی اور آپ کی حکومت میں درندوں کی عادت صحیح ہو جائے گی، دنیا میں مشرق ومغرب کے درمیان چالیس سال تک ان کی حکومت ہوگی،

خوش نصیب ہے وہ جوان کا زمانہ پائے اوران کا کلام سنے اسی حدیث کو مجالس السنیۃ میں، آپ کے اس قول خزانے اس کیلئے ظاہر ہو جائیں گے۔ تک نقل کیا ہے اور بحار میں احتجاج سے زید بن وہب سے اورانہوں نے حسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

۳۔ البیان فی اخبار صاحب الزمان۔ (ب۶) میں اپنی سند سے ہیثم بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدیؑ چالیس سال تک لوگوں کے ساتھ رہیں گے، اور منتخب کنز العمال (ج۶ص۳۴) میں علیؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدیؑ تیس یا چالیس سال تک لوگوں پر حکومت کریں گے اس حدیث کو انہوں نے نعیم سے نقل کیا ہے، اور البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان (ب۱۰) میں منتخب العمال جیسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ اعیان الشیعۃ۔ محمد بن علی علوی کی کتاب " فضل الکوفہ" میں ابو سعید خدری سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ مہدیؑ کے ہاتھ میں لوگوں کی زمام سات یادس سال تک رہے گی اوران کے زمانہ میں اہل کوفہ کامیاب ترین لوگ ہوں گے۔

۵۔ اسعاف الراغبین کے ص۱۴۰اص۱۴۱ پر دوسرے باب میں ہے کہ بعض کتابوں میں مرقوم ہے کہ وہ۔ مہدیؑ طاق سال یعنی ایک، تین پانچ، سات یانو میں خروج کریں گے اور جب مکہ میں آپ کی بیعت ہو چکے گی تو آپ وہاں سے کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے اور اپنے لشکر کو شہروں میں بھیجیں گے اور ان کا ایک سال دس سال کے برابر ہوگا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں، دوسری روایت میں آیا ہے کہ اس کی مدت مذکورہ مدت سے زیادہ ہوگی، ایک روایت میں ہے کہ یہ مدت چالیس سال ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ یہ مدت اکیس سال ہے ایک روایت میں چودہ سال ہے، پھر مؤلف نے ابن حجر کی وہ عبارت نقل کی ہے جس کو اس نے اپنے رسالہ "القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر" میں لکھا ہے اور تمام روایت کے صحیح ہونے کی صورت میں ان میں توافق وجمع کیا جاسکتا ہے اور وہ اس طرح کہ آپ کی بادشاہت ظہور وقوت کے اعتبار سے مختلف ہے، پس چالیس سال آپ کی بادشاہت کے لحاظ سے ہیں سات یا اس سے کم وبیش آپ کی حکومت وقوت کے وجود

میں آنے اور اس کے استحکام پانے کے اعتبار سے ہے اور بیس سال اور اس کے مانند درمیانی ہیں۔
بحار الانوار، میں، علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں آپ کے زمانہ حکومت کے بارے میں وارد ہونے والی حدیثیں مختلف ہیں بعض کو آپؑ کے پورے زمانہ حکومت پر حمل کیا گیا ہے اور بعض کو آپ کی حکومت کے وجود میں آنے کے زمانہ پر حمل کیا گیا ہے اور بعض کو آپ کے سن و ماہ پر حمل کیا گیا ہے شاید احادیث میں اختلاف کا راز یہ ہو کہ اس کو یقینی اور قطعی طور پر بیان کرنے کا ارادہ نہ رہا ہو۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۴، ۷، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۸، ۱۰۲ تیسرے باب کی ح ۸ چوتھے باب کی ح ۱، ۳ پینتالیسویں باب کی ح ۱۳ اور ساتویں فصل کے چوتھے باب کی ح ۱، ۲ دلالت کر رہی ہے۔

دوسرا باب

آپ کی زندگی اور روٹی کپڑے کے بارے میں

اس باب میں ۴ حدیثیں ہیں

ا۔ کشف الاستار۔ عقدالدرر میں ابوعبداللہ الحسین بن علیؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جب مہدیؑ ظہور فرمائیں گے تو ان کے اور عرب کے درمیان تلوار کے سوا اور کچھ نہ ہوگا اور وہ مہدیؑ کے جلد خروج کو نہیں چاہیں گے اور آپؑ کا لباس خدا بہتر جانتا ہے موٹا ہی ہوگا اور آپ کی غذا جو ہوگی وہ تو تلوار کے سایہ میں تلوار اور پیغام موت ہیں۔

اس پر دوسری فصل کے بیالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ دلالت کر رہی ہے۔

تیسرا باب

جس کی طرف بلائیں گے اور عمل کرائیں گے

اس باب میں ۷ حدیثیں ہیں

۱۔ الملاحم والفتن ۔ کے ایک سو انتیسویں باب میں ۔ جو کچھ بھی نعیم بن حماد تابعی نے کتاب "الفتن" میں لکھا ہے۔ کہتے ہیں: ہم سے نعیم نے بیان کیا، ہم سے سعید بن عثمان نے بیان کیا ان سے جابر نے بیان کیا اور ان سے ابو جعفرؑ نے فرمایا: پھر مہدیؑ عشاء کے وقت مکہ میں ظہور کریں گے، ان کے پاس رسولؐ اللہ کا پرچم، آپ کا پیراہن و تلوار، نشانیاں اور نور و بیان ہوگا اور جب نماز عشاء پڑھ چکیں گے تو بلند آواز سے نداء دیں گے: لوگو! میں تمہیں خدا کو یاد دلاتا ہوں اور اس کے نزدیک جو تمہارا مرتبہ ہے اور الحجہ میں تاکید کے ساتھ لکھا ہے۔ خدا نے انبیاء بھیجے اور کتاب نازل کی تاکہ تم کسی چیز کو اس کا شریک نہ قرار دو اور اس کی طاعت اور اس کے رسول کی طاعت کے پابند رہو اور اس چیز کو زندہ رکھو جس کو قرآن نے زندہ کیا ہے اور اس چیز کو مردہ قرار دو جس کو اس نے مردہ قرار دیا ہے اور ہدایت کیلئے مددگار بنو اور تقویٰ کے پشت پناہ بنو کیونکہ دنیا کا وقتِ فنا و زوال قریب آچکا ہے اور اس نے اپنی رخصتی کا اعلان کر دیا ہے، میں تمہیں خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کی کتاب پر عمل پیرا ہونے، باطل کو فنا کرنے اور سنت کو زندہ کرنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ

میں بدر والوں کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ آدمی ظاہر ہوں گے اور وہ اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خریف میں بادل کے ٹکڑے جمع ہو جاتے ہیں وہ رات میں خوف زدہ اور دن میں شیر ہوں گے اور خدا مہدیؑ کو سر زمین حجاز پر فتح عطا کرے گا اور آپ بنی ہاشم کے قیدیوں کو رہا کرائیں گے اور سیاہ پرچم کوفہ میں داخل ہوں گے اور مہدیؑ کی بیعت ہوگی، پھر مہدیؑ اپنے لشکروں کو دنیا کے اطراف میں بھیجیں گے اور ظلم و ظالم کو فنا کریں گے اور سارے شہر ان کے زیر فرمان آجائیں گے اور خدا آپ کو قسطنطنیہ پر فتح عطا کریگا۔

ایسی ہی حدیث، ''المہدیؑ'' میں عقد الدرر سے نقل کیا ہے۔

۲۔ الفتوحات المکیہ۔(ج۳ ص۳۳۲ ب ۳۶۶) میں مہدی کے وصف کے بارے میں روایت وارد ہوئی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: وہ بالکل میرے نقش قدم پر چلیں گے۔

اسی پر دوسری فصل کے تیسرے باب کی ح ۸۰۴ اور اکتالیسویں باب کی ح ۱و۲ اور چھٹی فصل کے گیارہویں باب کی ح ۴ دلالت کر رہی ہے۔

دسویں فصل

آپؑ سے متعلق امور

اس میں سات باب ہیں

پہلا باب

قائم کا انکار حرام ہے اور مہدی کا منکر بڑا گناہ گار ہے

اس باب میں نو حدیثیں ہیں

ا۔کمال الدین۔ احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے صادق جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: جس نے میرے بیٹوں میں سے قائم کا انکار کیا درحقیقت اس نے میرا انکار کیا۔

۲۔کمال الدین۔ علی بن عبداللہ الوراق نے ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: جس نے میرے بیٹوں میں سے قائم کا انکار ان کی غیبت کے زمانہ میں کیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۲۱ تیسرے باب کی ح ۴ پانچویں باب کی ح ۱۱ اور بارہویں باب کی ح ۲ سولہویں باب کی ح ۲، اٹھارہویں باب کی ح ۲ اور بیسویں باب کی ح ۲ دلالت کر رہی ہے۔

دوسرا باب

ظہورِ انتظار کی فضیلت

اس باب میں ۲۳ حدیثیں ہیں

۱۔ الصحیفہ السجادیہ۔ روز عرفہ کی دعا میں: پروردگار ان کے اہل بیت اطہار پر رحمت نازل فرما کہ جن کو تو نے اپنے امر کیلئے منتخب کیا ہے، اپنے علم کا خزینہ دار اور اپنے دین کا محافظ اور زمین پر اپنا خلیفہ اور اپنے بندوں پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور اپنے ارادہ سے انہیں ہر قسم کی نجاست و آلودگی سے پاک رکھا ہے اور انہیں اپنے تک پہنچنے کا وسیلہ اور جنت میں جانے کا راستہ بنایا ہے، پروردگار محمدؐ اور ان کی آلؑ پر ایسی رحمت نازل فرما کہ جس کے سبب تو اپنی بخشش و کرامت کو فراواں اور ان کے لئے اپنے عطایا و انعامات کو کامل کر دے اور اپنے تحفوں اور منافع میں سے وافر حصہ بخش دے پروردگار محمد اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما کہ نہ اس کی ابتداء کی کوئی مدت اور نہ مدت کی کوئی انتہا ہو اور نہ کوئی اس کا آخری کنارا ہو، پروردگار محمدؐ اور ان کی آلؑ پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے عرش اور جو کچھ اس کے نیچے ہے سب کے ہم پلہ ہو اور وہ آسمانوں اور جو کچھ آسمانوں کے اوپر ہے سب کو بھر دے اور زمینوں اور جو کچھ ان کے نیچے اور ان کے اندر ہے ان سب کے شمار کے برابر ہو، ایسی رحمت جو انہیں تیرے تقرب کی اعلیٰ منزل پر پہنچا دے اور تیرے لئے اور ان کے لئے سرمایہ خوشنودی ہو اور وہ ایسی رحمتوں سے ہمیشہ متصل رہیں اے اللہ! تو نے ہر زمانہ میں ایسے امامؑ کے ذریعہ اپنے دین

کی تائید کی ہے، جس کو تو نے اپنے بندوں کیلئے نشانِ راہ بنایا اور اپنے شہروں میں منار ہدایت قرار دیا۔ جب کہ تو نے اپنے پیمان اطاعت کو اس کے پیمان اطاعت سے وابستہ کر دیا، جسے اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ قرار دیا، جس کی اطاعت فرض کر دی، جس کی نافرمانی سے ڈرایا جس کے احکام کی بجا آوری اور جس کے منع کرنے پر باز رہنے کا حکم دیا اور یہ کہ کوئی آگے بڑھنے والا آگے نہ بڑھے اور کوئی پیچھے رہ جانے والا پیچھے نہ رہ جائے، وہ پناہ لینے والوں کیلئے سامان حفاظت اور اہل ایمان کے لئے جائے پناہ اور وابستگان دین کیلئے مضبوط سہارا اور تمام عالم کی رونق ہے، اے اللہ! اپنے ولی و پیشوا[1] کے دل

[1] سید علی خان بزرگ نے شارح الصحیفہ نے اس کلمہ کی شرح میں لکھا: بعض کہتے ہیں: یہ مہدیؑ سے کنایہ ہے۔

وضاحت:

اس بات کی تائید وہ چیز بھی کرتی ہے جس کی روایت سید ابن طاؤس کی تالیف مکیال المکارم فی فوائد الدعا للقائم عن صلوۃ البحار عن فلاح السائل میں کی گئی ہے۔ ان اہم چیزوں میں سے ایک نماز ظہر کے بعد امام صادقؑ کی پیروی کرتے ہوئے مہدیؑ کیلئے دعا کرنا بھی ہے کہ جس کی بشارت رسول ؐ نے اپنی امت کو دی ہے اور امت سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں ظہور فرمائیں گے جیسا کہ ابو ہارون ذہلی نے ابو علی محمد بن الحسن بن محمد بن جمہور العمی سے انہوں نے اپنے والد محمد بن جمہور سے انہوں نے احمد بن الحسین سکری سے انہوں نے عباد بن محمد مدائنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں مدینہ میں ابو عبداللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جس وقت آپ نماز سے فارغ ہوئے تھے، آپ نے آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کیا اور کہا: اے ہر آواز کو سننے والے، اے ہر مر جانے اور کھو جانے والے کو اکٹھا کرنے والے، اے موت کے بعد ہر نفس کو زندہ کرنے والے، اے باعث، اے وارث، اے سرداروں کے سردار، اے معبودوں کے معبود، جابروں کو شکست دینے والے، اے دنیا و آخرت کے مالک، اے پروردگاروں کے پروردگار، اے بادشاہوں کے بادشاہ اے زبردست طاقت والے، اے شدید قوت والے، اے جو چاہتا ہے اس کو انجام دینے والے، اے سانسوں کو شمار اور قدموں کی گردشوں کو گننے والے اے وہ جس کے نزدیک پوشیدہ بھی آشکار ہے، اے ایجاد کرنے والے، اے لوٹانے والے میں تجھ سے تیرے اس حق کے واسطہ سے سوال

میں، اس انعام پر جو اسے بخشا ہے، شکر ادا کرنے کا الہام فرما اور اس کے وجود کے باعث ویسا ہی ادائے شکر کا جذبہ ہمارے دل میں پیدا کر اور انہیں اپنی طرف سے ایسا تسلط عطا فرما جس سے ہر طرح کی مدد پہنچے اور اس کی کامیابی وکامرانی کی راہ آسانی سے کھول دے اور اپنے مضبوط سہارے سے اس کی مدد فرما، اس کی پشت مضبوط اور زیادہ قوی کر اور اپنی توجہ سے اس کی حفاظت اور اپنی

کرتا ہوں جو تیرے منتخب بندہ پر ہے اور ان کے اس حق کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ جس کو تو نے ان کیلئے اپنے اوپر لازم کیا ہے، کہ محمد اور ان کے اہل بیتؑ پر رحمت نازل فرما اور میری گردن کو آگ سے چھڑا کر مجھ پر بھی احسان فرما، اور اپنے اس ولی کا وعدہ پورا کر دے جو تیرے اذن سے تیری طرف بلانے والا ہے اور تیری مخلوق میں تیرا امین ہے اور تیرے بندوں پر نگراں ہے اور تیری مخلوق پر تیری حجت ہے اس پر تیری رحمتیں اور برکتیں ہوں، اے اللہ! اپنی تائید سے ان کی نصرت فرما۔ اپنے بندے کی مدد فرما اور ان کے ذریعہ اپنے اصحاب کو قوی کر دے اور انہیں صبر عطا کر اور انہیں اپنے پاس سے مددگار بادشاہ عطا کر دے اور ان کی کشائش میں عجلت کر، اور ان کو اپنے اور اپنے رسولؐ کے دشمنوں پر غلبہ عطا کر سب سے زیادہ رحم کرنے والے، راوی کہتا ہے، میں قربان کیا یہ دعا آپ نے اپنے لئے نہیں پڑھی ہے؟ فرمایا: یہ دعا میں نے نور آل محمد اور ان کے سابق اور خدا کے حکم سے ان کا انتقام لینے والے کے لئے پڑھی ہے۔ میں قربان ان کا خروج کب ہوگا؟ آپؑ نے کہا جب ان کیلئے صاحب خلق وامر چاہے گا، میں نے عرض کی اس سے پہلے ان کے ظہور کی کوئی علامت ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں بہت سی علامتیں ہیں، میں نے عرض کی مثلاً؟ فرمایا: مشرق سے ایک پرچم کا اور مغرب سے ایک پرچم کا نکلنا اور ایک فتنہ جو زوراء کو ڈھانک لیگا اور یمن میں میرے چچا زید کی اولاد سے ایک شخص کا خروج کرنا اور ستارۃ البیت کا خاتمہ ہو جائیگا اور جو خدا چاہے گا وہ کرے گا، اس دعا کو مصباح المتہجد اور البلد الامین اور جنت الامان والاختیار میں نقل کیا ہے۔ اور تمام میں ہے یا مکان یعنی ہر جگہ موجود ہے اور مکیال میں بھی لکھا ہے۔ اس حدیث اور دعا سے کتنا فائدہ حاصل ہوا ہے، اور ان کی زبان دو دعاؤں میں ساتویں سے جو ولی مطلق مراد ہے وہ مولانا صاحب الزمان علیہ السلام ہیں اور جو حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں وہ پانچویں باب میں بیان ہو چکی ہیں اور اس پر دلالت کرنے والی احادیث اگلے صفحات میں نقل کی جائیں گی۔

نگہداشت سے اس کی حمایت فرما۔ اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد اور اپنے غالب آنے والے لشکر کے ذریعہ اس کی کمک فرما۔ اپنی کتاب اور حدود واحکام اور اپنے رسولؐ۔ اے اللہ ان پر اور ان کی آل پر تیری طرف سے رحمت ہو۔ کے طریقوں کو قائم رکھ اور تیرے دین کے جن نشانات کو ظالموں نے مٹاڈالا ہے انہیں ان کے ذریعہ زندہ کردے اور اپنی شریعت سے ظلم وجور کے زنگ کو دور کردے اور اپنی راہ کی دشواریوں کو برطرف کردے اور جو لوگ تیرے سیدھے راستہ سے منھ موڑنے والے ہیں انہیں ختم اور جو تیرے سیدھے راستہ میں کجی پیدا کرنے والے ہیں انہیں نیست ونابود کردے اور اسے اپنے دوستوں کیلئے نرم وبردبار قرار دے اور اپنے دشمنوں پر انہیں غلبہ عطا کردے اور ہمیں ان کی رحمت ورافت اور شفقت ومحبت عطا فرما اور ہمیں اس کی باتوں کو سننے والا، اور اطاعت کرنے والا اور اس کی خوشنودی کیلئے کوشاں رہنے والا اور اس کی نصرت وتائید اور دشمنوں کو دھکیلنے کے سلسلہ میں مدد دینے والا اور اس سے تجھ سے اور تیرے رسولؐ (اے خدا ان پر اور ان کی آل پر تیرا درود وسلام ہو) سے تقرب چاہنے والا قرار دے، اے اللہ! ان کے دوستوں پر بھی رحمت نازل فرما جو ان کے مرتبہ ومقام کے معترف ان کے طریق ومسلک کے تابع، ان کے نقش قدم پر گامزن اور ان کے ساتھ رشتہ دین سے وابستہ ان کی دوستی اور ولایت سے متمسک، ان کی امامت کے پیرو، ان کے احکام کے فرمانبردار ان کی اطاعت میں سرگرم عمل، ان کے زمانہ اقتدار کے منتظر اور ان کیلئے چشم براہ ہیں، ایسی رحمتیں جو بابرکت، پاکیزہ اور بڑھنے والی ہوں، ان پر اور ان کی ارواح پر سلامتی نازل فرما، اور ان کے کاموں کو صلاح وتقویٰ کی بنیادوں پر قائم کر اور ان کے حالات کی اصلاح فرما اور ان کی توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے، اور ہمیں اپنی رحمت کے وسیلہ سے ان کے ساتھ دار السلام میں جگہ مرحمت فرما اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔[1]

۲۔ کمال الدین۔ میرے والد اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سبھی

[1] آپؐ کے اس قول" المنتظر ین ایامھم " کی شرح میں سید علی خان نے لکھا ہے: ان کے ایمان سے مراد

نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام صادقؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: جو شخص اس امر۔ یعنی ظہور۔ کے انتظار میں مرگیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جو حضرت قائم کے ساتھ ان کے خیمہ میں ہو، نہیں بلکہ رسولؐ کے حضور میں تلوار سے جنگ کرنے والے کی مانند ہے۔

۳۔ المحاسن۔ (کتاب الصفوۃ والنور) ابن فضال نے علی بن عقبہ سے انہوں نے موسیٰ نمیری سے انہوں نے علاء بن سیابہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوعبداللہ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اس امر کے انتظار میں مر جائے وہ ایسا ہی ہے جیسے حضرت قائم کے خیمہ میں ہو۔ اس کو کمال الدین میں اپنی سند سے ابن سیابہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے۔

۴۔ المحاسن۔ (کتاب الصفوۃ والنور) میں اپنی سند سے عبدالحمید الواسطی نے امام محمد باقرؑ کی ایک حدیث نقل کی ہے، خدا رحم کرے اس بندہ پر کہ جس نے ہمارے لئے اپنے نفس کو محبوس کیا، خدا رحم کرے اس بندہ پر جس نے ہمارے امر کو زندہ کیا، راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: اگر میں

ان کی حکمت، بادشاہت ان کی خلافت کا ظہور اور روئے زمین پر ان کا تسلط ہے، اسی کو ایام سے تعبیر کیا ہے کہ یہ حکومت کیلئے ظرف ہیں، جیسا کہ خدا کا ارشاد ہے: "وذکرھم بایام اللہ" یعنی انہیں گذشتہ امتوں کے واقعات یاد دلاؤ جبکہ اس سے صاحب الامر حضرت مہدیؑ کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے اور سب کی طرف ایام کی اضافت اسلئے ہے کہ آپؑ کی حکومت ان سب کی حکومت ہے اور آپؑ کا کلمہ۔ یات۔ ان سب کا کلمہ ہے اور جو چیز ان میں سے کسی ایک کی طرف منسوب ہوتی ہے وہ سب کی طرف منسوب ہوتی ہے چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: "فقد آتینا آل ابراھیم الکتاب و الحکمۃ و آتینا ھم ملکا عظیما" ابن عباس کہتے ہیں: آل ابراہیم کے ملک سے مراد یوسف داؤد اور سلیمان کی حکومت ہے اس کو سب کی طرف اسلئے نسبت دی ہے کہ ایک کی فضیلت گویا سب کی فضیلت ہے اور آپؑ کی توصیف میں (کہا ہے کہ: آپؑ کا اپنے دوستوں، شیعوں ان دونوں اوصاف یعنی انتظار ایامھم و مداعینھم الیھم سے متصف کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ان کے۔ شیعوں کے۔ ایسے فضائل ہیں جن کے ذریعہ ان کی مدح کی جائے گی اور اس پر انہیں ثواب دیا جائیگا۔

حضرت قائمؑ کو درک کرنے سے پہلے ہی مر گیا؟ فرمایا: تم میں سے یہ کہنے والا کہ اگر میں حضرت قائمؑ کے زمانہ میں رہوں گا تو آپ کی مدد کروں گا۔ اس شخص کی مثل ہے جو آپ کی رکاب میں تلوار سے جنگ کرنے والا ہے اور ان کے حضور میں شہادت پانے والے کو دو شہادت نصیب ہوں گی، اسی کی کمال الدین میں اپنی سند سے عبدالحمید سے اور انہوں نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے جعفر بن معروف سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے جعفر بن بشر سے انہوں نے موسیٰ بن بکر الواسطی سے انہوں نے ابوالحسن سے انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میری امت کا بہترین عمل خدا سے فرج کا انتظار ہے۔

۶۔ کمال الدین۔ گذشتہ اسناد کے ذریعہ، محمد بن مسعود سے انہوں نے ابو صالح خلف بن حامد کشی سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: صبر اور انتظار فرج کتنی اچھی چیز ہے کیا تم نے رسولؐ اللہ کا قول نہیں سنا؟ تم دیکھتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں، تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں تمہارے لئے صبر ضروری ہے بیشک یاس و ناامیدی کے بعد فرج و کشائش آئے گی یقیناً تم سے پہلے والے تم سے زیادہ صابر تھے۔

۷۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن بن احمد بن الولید نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے جد حسین بن راشد سے انہوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے اور آپؑ نے اپنے آباء سے اور انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ جو ہمارے (صاحب) امر کا منتظر ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو راہ خدا میں اپنے خون میں غلطاں ہو۔

۸۔ الکافی۔ حسین بن محمد الاشعری نے معلی بن محمد بن علی بن مرداس سے انہوں نے صفوان بن

یحییٰ، اور حسن بن محبوب سے انہوں نے ہشام بن سالم سے انہوں نے عمار ساباطی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ کی خدمت میں عرض کی، کون افضل ہے؟ باطل کی حکومت میں آپ کے پوشیدہ امام کے ساتھ پوشیدہ طور پر عبادت یا حق کی حکومت اور اس کے دور میں آپ کے ظاہر امام کے ساتھ عبادت؟ فرمایا: اے عمار! خدا کی قسم پوشیدہ طور پر صدقہ دینا، علانیہ صدقہ دینے سے افضل ہے خدا کی قسم ایسے ہی تمہاری وہ مخفی عبادت ہے جو تم باطل کی حکومت میں اپنے پوشیدہ امام کے ساتھ بجالاتے ہو، اور آرام وسکون کے زمانہ میں تمہارا باطل سے ڈرنا خدا کی اس عبادت سے افضل ہے جو حق کے ظہور میں اور امام برحق کے ظہور کے وقت حق کی حکومت میں کی جائے گی اور دیکھو باطل کی حکومت میں کی جانے والی عبادت اس عبادت کی مانند نہیں ہے جو حق کی حکومت میں امن کے ساتھ کی جاتی ہے، جان لو کہ تم میں سے جو شخص نماز فریضہ کو اس جماعت کے ساتھ ادا کرے جو اپنے دشمن سے چھپ کر قائم ہوتی ہے اور اس کو تمام کرے تو خدا پچاس واجب نماز با جماعت کا ثواب لکھتا ہے اور جو شخص تم میں سے واجب نماز کو اس کے وقت میں اپنے دشمن سے چھپ کر تنہا پڑھے تو خدا اس کیلئے تنہا پڑھی گئی پچیس واجب نمازوں کا ثواب لکھے گا اور تم میں سے جو شخص ایک نافلہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھے اور مکمل کرے اس کے لئے خدا دس نافلہ نمازیں لکھے گا، اور تم میں سے جو شخص ایک نیک عمل انجام دے گا، خدا اس کیلئے، بیس نیکیاں لکھے گا اور خدا تم میں سے مومن کے نیک اعمال کو دوگنا کر دے گا جب کہ اس نے نیک اعمال انجام دیئے ہوں اور تقیہ کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہا ہو، وہ اور اس کا امام اور جو اپنی زبان کو فضول گوئی سے محفوظ رکھے تو بیشک خدا کریم ہے، میں نے عرض کی: میں قربان خدا کی قسم آپ نے مجھے عمل کی رغبت دلائی اور اس پر ابھارا، لیکن میں تو یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے اعمال آپ میں سے امام ظاہر کے اصحاب کے ان اعمال سے کیسے افضل ہیں جو کہ انہوں نے حق کی حکومت میں انجام دیئے ہیں جبکہ ہم ایک ہی دین پر ہیں؟ فرمایا: تم نے دینِ خدا میں داخل ہونے، نماز، روزہ، حج اور ہر نیکی اور فقہ اور خدا کی عبادت کی طرف سبقت کی ہے اور اپنے دشمن سے چھپ کر اپنے پوشیدہ امام کے ساتھ اس کی اطاعت کرتے

ہوئے، اس کے ساتھ صبر کرتے ہوئے اور حکومت حق کے منتظر اپنے امام اور اپنی جان کے بارے میں ظالم بادشاہ سے خوف زدہ، اپنے امام کے حق اور اپنے ان حقوق کے بارے میں جو ظالموں کے ہاتھ میں ہیں اور جن سے تمہیں محروم کر دیا گیا ہے اور تمہیں دنیا کی کھیتی پر اور اپنے دین پر صبر کے ساتھ طلب معاش اور اپنے امام کی طاعت اور اپنے دشمن سے خوف کھانے پر مجبور کر دیا ہے، اس لئے خدا نے تمہارے اعمال کو دوگنا کر دیا ہے، پس تمہیں مبارک ہو، میں نے عرض کی: میں قربان جاؤں اگر ہم قائم کے اصحاب میں ہوں گے تو کیا ہوگا؟ اور حق ظاہر ہو جائے جبکہ ہمارے اعمال آپ کی امامت و طاعت میں حق و عدل کی حکومت والوں سے بہتر ہیں آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا شہروں میں حق و عدل کا بول بالا کرے اور ایک کلمہ پر جمع کرے اور مختلف دلوں میں الفت و محبت پیدا کرے اور لوگ خدا کی زمین پر گناہ نہ کریں اور اس کی مخلوق میں اس کے حدود قائم ہوں اور خدا حق کو حقدار کی طرف پلٹا دے، پس وہ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ حق ذرا بھی کہ جس کو کسی نے چھپایا ہوگا مخفی نہیں رہے گا۔ اے عمار خدا کی قسم تم میں سے جو شخص بھی اس حال میں مرے گا کہ جس پر تم ہو وہ بدر و احد کے بہت سے شہداء سے افضل ہے، پس بشارت دیدو، اس حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند سے عمار ساباطی سے نقل کیا ہے۔

۹۔ غیبت نعمانی: اپنی سند سے ابو بصیر سے انہوں نے ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز آپؑ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس چیز سے آگاہ نہ کروں کہ جس کے وسیلہ سے خدا تمہارے اعمال قبول کرے گا؟ میں نے عرض کی: بتایئے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ و ان محمداً عبدہ کہنا اور جو خدا نے حکم دیا ہے اس کا اور ہماری ولایت کا اقرار کرنا اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری کرنا یعنی ائمہ خاصہ اور ان کیلئے سراپا تسلیم ہونا، ورع و کوشش سے دریغ نہ کرنا اور طمانیت اور قائم کا انتظار کرنا پھر فرمایا: ہماری حکومت ہے جب خدا چاہے گا، آجائے گی، اس کے بعد فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حضرت قائم کے اصحاب میں ہو جائے تو اس کو انتظار کرنا چاہئے اور پاکدامنی، محاسنِ اخلاق کو اختیار کرنا چاہئے پھر اگر وہ اس انتظار کی حالت میں مر گیا اور اس کے بعد حضرت قائمؑ نے ظہور فرمایا تو اس کا اجر و ثواب اس شخص کے

برابر ہوگا جس نے آپؑ کو درک کیا ہے پس کوشش کرو اور انتظار کرو، مبارک ہو تمہیں اے امت مرحومہ۔

۱۰۔ بحار الانوار۔ الخصال میں اعمش کی خبر میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا: ورع وعفت اور ٹھیک بات کہنا اور صبر کے ساتھ فرج کا انتظار کرنا ائمہ کا دین ہے۔

۱۱۔ بحار الانوار۔ الخصال الاربعماۃ سے منقول ہے، امیر المومنین فرماتے ہیں فرج کا انتظار کرو اور روحِ خدا سے مایوس نہ ہو کیونکہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل انتظارِ فرج ہے۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہمارے امر سے وابستہ رہنے والا کل حظیرۃ القدس میں ہمارے ساتھ ہوگا اور ہمارے امر کا منتظر ایسا ہی ہے جیسا راہ خدا میں اپنے خون میں غلطاں۔

۱۲۔ المحاسن۔ کتاب الصفوۃ والنور۔ سندی نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہؑ سے دریافت کیا۔ اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو اس امر کے انتظار میں مرگیا؟ فرمایا: وہ اس شخص کی مانند ہے جو حضرت قائم علیہ السلام کے ساتھ ان کے خیمہ میں ہو پھر خاموش ہو گئے اسکے بعد فرمایا: بلکہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو رسولؐ اللہ کے ساتھ ہو۔

۱۳۔ المحاسن۔ کتاب الصفوۃ والنور۔ علی بن نعمان نے اسحٰق بن عمار وغیرہ سے اور انہوں نے فیض بن مختار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں: جو تم میں سے اس امر کے انتظار میں مرجائے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قائم کے ساتھ ان کے خیمہ میں ہو پھر اطمینان کے ساتھ خاموش ہو گئے پھر فرمایا نہیں بلکہ اس شخص کی سی ہے کہ جس نے ان کی رکاب میں اپنی تلوار سے جنگ کی پھر فرمایا: نہیں، خدا کی قسم بلکہ اس شخص کی مانند ہے جس نے رسولؐ کے حضور میں شہادت پائی ہے۔

۱۴۔ الکافی۔ حسین بن علی علوی نے سہل بن جمہور سے انہوں نے عبد العظیم بن عبداللہ الحسنی سے انہوں نے حسن بن الحسین العرنی سے انہوں نے علی بن حاتم سے انہوں نے اپنے والد سے

انہوں نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو ہمارے امر کے انتظار میں مر گیا اس نے کوئی نقصان نہیں کیا بلکہ اس نے مہدیؑ اور ان کے لشکر میں دم توڑا ہے۔

۱۵۔ الکافی۔ اپنی سند سے ابو الجارود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی فرزندِ رسول اللہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ مجھے آپ سے کتنی محبت ہے؟ اور میری آپ ہی پر اکتفاء ہے اور آپ سے مودت وعقیدت ہے؟ راوی کہتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا: میں آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں جواب مرحمت فرمائیں، مجھے کم دکھائی دیتا ہے، سست رفتار ہوں اور ہر وقت آپ کی زیارت نہیں کر سکتا ہوں۔ فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کی مجھے اپنے اس دین سے آگاہ کیجئے جس سے خدا نے آپکو اور آپ کے اہل بیت کو نوازا ہے تا کہ اس کے ذریعہ میں بھی خدا سے قریب ہو جاؤں، فرمایا: اگر چہ تم نے بات چھوٹی کہی ہے اور سوال بڑا کیا ہے پھر بھی خدا کی قسم میں تمہیں اپنا اور اپنے آباء کے اس دین سے ضرور آگاہ کروں گا کہ جس سے خدا نے انہیں نوازا ہے، وہ ہے، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا اور اس چیز کا اقرار کرنا جو رسول لائے ہیں اور ہمارے ولی کی ولایت کو تسلیم کرنا اور ہمارے دشمن سے بیزار رہنا اور ہمارے امر کو تسلیم کرنا، ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور کوشش و پاکدامنی سے کام لینا۔

۱۶۔ کمال الدین۔ عبد الواحد بن محمد بن عبدوس العطار نیشاپوری نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ (عقبہ نخ) انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی۔ یعنی امام محمد باقرؑ سے۔ آپ نے اپنے والد علی بن الحسین سے، آپ نے اپنے والد حسین بن علی سے، حسینؑ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اللہ نے فرمایا: انتظار فرج سب سے بڑی عبادت ہے۔ اسی کو ینابیع المودۃ۔ ص۴۹۴ پر نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں اس کا اضافہ کیا ہے یعنی ظہور مہدیؑ کے سبب حاصل ہونے والی کشائش، اسی کی روایت غایت المرام میں حموی سے

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ امیر المومنینؑ سے اور آپؑ نے رسولؐ سے کی ہے [1]

❁❁❁❁❁

---

[1] واضح رہے کہ فضیلتِ انتظار اور اس کی ترغیب کے سلسلہ میں بہت سی متواتر حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور انتظار ایک نفسانی کیفیت ہے، جس سے انتظار کرنے والے کے اندر انتظار کی جانے والی چیز کے لئے آمادگی پیدا ہوتی ہے یا انتظار آنے والی چیز کے ادراک کی طلب سے عبارت ہے گویا وہ نگاہیں جمائے ہے کہ یہ کب ہوگی یا منتظر کے حصول واثبات کا منتظر ہے اور جو ان کا منتظر ہے اس کو اپنے عمل سے اس کیلئے تیاری کرنا چاہئے اور اس کے مراتب کو منتظر کے محبوں کے مراتب سے مختلف ہونا چاہئے، چنانچہ جب محبت زیادہ ہوگی تو منتظر کے ظہور کیلئے تیاری بھی زیادہ ہوگی اور ان کے ظہور کا زمانہ جتنا زیادہ قریب آئے گا اتنا ہی اس کا دل ان کی طرف مائل ہوگا لہذا حضرت مہدیؑ کے ظہور کا انتظار کرنے والے کو ورع، جانفشانی، تہذیب اخلاق، فضائل و معارف اور کمالات حاصل کر کے پوری طرح تیار رہنا چاہئے تا کہ وہ حضرت مہدی کا مخلص منتظر بننے کا ثواب حاصل کر سکے بلکہ بعض احادیث سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ورع ومحاسن اخلاق سے تہی دامن ہوگا تو آپ اسے اپنے اصحاب میں شمار نہیں کریں گے حالانکہ وہ منتظر تھا پس مومن منتظر کیلئے ضروری ہے کہ وہ طاعات کی پابندی کرے، گناہوں سے پرہیز کرے، کہ یہ انتظار کے عظیم فوائد میں سے ہے اس کے دیگر فوائد بھی ہیں۔ مثلاً اس سے انسان کیلئے مصائب و مشکلات آسان ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ معرض تدارک میں ہے لہذا اس کے سبب اس کا قلب قوی ہو جاتا ہے، اور اسے کمال کی طرف بڑھنے، مصائب اور زندگی کے مشکلات سے جنگ کرنے پر ابھارتا ہے اور یہ کہ وہ اپنے جیسے دیگر لوگوں کو اور ان کے مستقبل کو حب ورضا کی آنکھ سے دیکھنے، لوگوں کی حاجت روائی اور ان کے امور کی اصلاح کیلئے اقدام کرے کمزور کی اعانت کرے، ناداروں پر رحم کرے، بیماروں کی عیادت کرے اور ان سے زندگی میں اور مستقبل میں سوءظن نہ رکھے روح خدا سے مایوس نہ ہو، اور کتنا فرق ہے اس شخص میں جو دنیا کو دیکھتا اور درستی وکمال کی طرف بڑھتا ہے اور مشکلوں پر قابو پالیتا ہے اور اس شخص میں جو دنیا کو دیکھتا ہے اور ظلم وفساد کی طرف بڑھتا ہے، یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ انتظار مہدی انسان کی قوت عاقلہ کے کمال، عدل پسندی، اجراء حدود، صحیح قواعد کے مطابق امور کی انجام دہی اور محمد وآل محمد کی محبت، مخلص ہونے اور صدقہ دینے کا کاشف ہے۔

واضح رہے کہ انتظار کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ کفار و اشرار کے لئے راستہ چھوڑ دیں اور تمام امور ان کے سپرد کر

دیں اوران کی چاپلوسی کریں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر کو بالائے طاق رکھ دیں اوراصلاحی امور سے چشم پوشی کر لیں کیونکہ طاقت وقدرت ہوتے ہوئے شر پسند لوگوں کے اختیار میں زمام دینا اوران سے ساز باز کرنا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے دست کش ہونا اوران معصیتوں کوانجام دینا، جن پر عقل ونقل اور مسلمانوں کا اجماع دلالت کرتا ہے، جائز نہیں ہے اور کسی عالم نے یہ نہیں کہا ہے کہ آپ کے ظہور سے قبل ساری ذمہ داریاں ختم ہو جائیں گی اور نہ ہی اخبار واحادیث میں اس کا کہیں نام ونشان ملتا ہے بلکہ اس کے برعکس بہت سی آیات واحادیث دلالت کررہی ہیں بلکہ واجبات پر عمل کرنے میں زیادہ اہتمام کرنے پر تاکید کرتی ہیں اس کے برخلاف تو وہی لب کشائی کرتا ہے جو احادیث وروایات کا علم نہیں رکھتا ہے۔

تیسرا باب

آپؑ کی نسبت آپ کی رعیت اور شیعوں کے بعض فرائض کے بارے میں

اس باب میں ۵۴ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت النعمانی۔محمد بن ہمام نے جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے یحییٰ بن علی سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں قائمؑ کے ظہور سے پہلے غیبت ہے، میں نے عرض کی کیوں؟ فرمایا: خوف محسوس کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اپنے شکم کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا: اے زرارہ یہ وہ منتظر ہیں کہ جنکی پیدائش کے بارے میں شک کیا جائے گا چنانچہ بعض تو کہیں گے کہ ان کے والد مر گئے اور ان کی کوئی اولاد نہیں تھی، بعض کہیں گے حمل تھا، بعض کہیں گے وہ غائب ہیں بعض کہیں گے وہ اپنے والد کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے تھے اور وہ منتظر ہیں مگر یہ خدا۔ چاہتا ہے کہ۔ شیعوں کے دلوں کا امتحان لے، اس وقت باطل پرست شرک میں پڑ جائیں گے، زرارہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: میں قربان! اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا عمل انجام دوں؟ فرمایا اے زرارہ! اگر تم اس زمانہ کو پا جاؤ! تو اس دعا کو پڑھو: **اللهم عرفني نفسک فانک ان لم تعرفني نفسک لم اعرف نبیک (لم اعرفک نخ) اللهم عرفني رسولک فانک ان لم تعرفني رسولک لم اعرف حجتک اللهم عرفني حجتک فانک ان لم تعرفني حجتک ظللت**

عــن دینـی. تو مجھے اپنی معرفت عطا کردے کیونکہ اگر تو مجھے اپنی معرفت سے نہیں نوازے گا تو میں تیرے نبی کی معرفت حاصل نہیں کرسکوں گا اپنے رسول کی معرفت عطا کردے کیونکہ اگر میں تیرے رسولؐ کی معرفت نہیں حاصل کرسکوں گا تو تیرے حجت کو بھی نہیں پہچان سکوں گا، اے اللہ! مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو مجھے اپنی حجت کی معرفت سے محروم رکھے گا تو میں اپنے دین سے بھٹک جاؤں گا۔

پھر فرمایا: اے زرارہ! مدینہ میں ایک غلام کا قتل ضروری ہے، میں نے عرض کی: قربان جاؤں! یہ وہی تو نہیں ہے جس کو سفیانی کا لشکر قتل کرے گا؟ فرمایا: نہیں۔ بلکہ اس کو فلاں خاندان کا لشکر قتل کرے گا، وہ خروج کرے گا، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوگا اور لوگ یہ بھی نہ سمجھ سکیں گے کہ وہ کس لئے آیا ہے چنانچہ وہ غلام کو پکڑ کر قتل کردے گا جب وہ ظلم وجور اور سرکشی سے غلام کو قتل کردے گا تو خدا انہیں مہلت نہیں دے گا، اس وقت فرج کی توقع کی جائیگی کافی میں اپنی سند سے اور کمال الدین میں اپنی سند سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے[۱]۔

---

[۱] کتاب مکیال المکارم کے آٹھویں باب میں آپ کے بارے میں بندوں کی ایسی ذمہ داریاں اور تکالیف لکھی ہیں ان میں سے ہر پر سیر حاصل بحث کی جا چکی ہے مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے، ہم یہاں ان میں سے بعض کا ذکر اختصار کے ساتھ کر رہے ہیں تفصیل کے خواہاں مذکورہ کتاب کا مطالعہ فرمائیں ا۔آپؑ کے آداب وصفات، خصائص اور آپؑ کے ظہور کی حتمی علامتوں کی معرفت حاصل کرنا، آپؑ کا ذکر ادب کے ساتھ کرنا۔ یعنی صرف آپؑ کے القاب، حجت، قائم، مہدی، صاحب الزمان اور صاحب الامر، ہی سے آپ کا ذکر کرنا۔ کھلم کھلا آپؑ کا نام نہ لینا، آپؑ کا نام وہی ہے جو رسولؐ کا نام ہے، آپؑ کا نام لینے کے سلسلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے اس سلسلہ میں بہت سی حدیثیں نقل ہوئی ہیں ان میں سے بعض کا ظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپؑ کا نام لینا حرام ہے اور کچھ ایسی حدیثیں بھی ہیں کہ جو آپ کا نام لینے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں ان ہی سے ان لوگوں نے تمسک کیا ہے جو آپ کا نام لینے کو جائز سمجھتے ہیں، یہاں اس سے بحث کرنے کا وقت نہیں ہے بلکہ اس سے ہم اپنی دوسری کتاب۔ جو اس کتاب کا تمہ کے طور پر لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ میں بحث کریں گے لہٰذا احتیاط سے کام لیتے ہوئے اور مسلکِ احتیاط پر چلتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ عام محافل ومجالس میں صراحت کے ساتھ آپ کا نام لینا جائز نہیں ہے۔

۲۔ مصباح المتہجد۔ ایک جماعت نے بتایا ہے کہ جس نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے روایت کی ہے کہ ابو علی محمد بن ہمام نے انہیں اس دعا کی خبر دی اور بتایا کہ شیخ ابو عمر عمروی قدس اللہ روحہ نے انہیں املا کرایا اور کہا کہ اس کو پڑھا کرو یہ دعا قائم آل محمد علیہم السلام کی غیبت کے بارے میں ہے: **اللھم عرفنی نفسک فانک ان لم تعرفنی نفسک لم اعرف رسولک اللھم عرفنی رسولک فانک ان لم تعرفنی رسولک لم اعرف حجتک اللھم عرفنی حجتک فانک ان لم تعرفنی حجتک ظللت عن دینی اللھم لا تمتنی**

انہیں ذمہ داریوں میں سے ایک یہ بھی ہے: خود بھی آپؑ سے محبت کریں اور دوسروں میں انہیں محبوب بنائیں، آپؑ کے ظہور وفرج کا انتظار کریں آپؑ سے ملاقات کے اشتیاق کا اظہار کریں، آپؑ کے فضائل ومناقب بیان کریں، آپؑ کے فراق میں مغموم ومحزون رہیں ان محافل ومجالس میں شریک ہوں جن میں آپ کے فضائل و مناقب بیان ہوتے ہیں کہ آپؑ کے فضائل نشر کریں اور اس سلسلہ میں پیسہ خرچ کریں کہ یہ دین خدا کی ترویج اور اس کے شعائر کی تعظیم ہے، آپؑ کی مدح میں اشعار کہیں اور پڑھیں، آپ کے فراق میں روئیں اور رلائیں یا رونے والے کی صورت بنائیں، آپ کی سلامتی کیلئے نیابت میں صدقہ دیں، آپ کے سلسلہ میں سراپا تسلیم رہیں، تعجیل نہ کریں، آپؑ کی نیابت میں حج کریں، آپؑ کی طرف سے کسی کو نائب بنا کر حج وطواف کیلئے بھیجیں، آپؑ کی طرف سے نیابتاً رسولؐ اور ائمہ کے مشاہد کی زیارت کیلئے بھیجیں، فرائض یومیہ کے ہر فریضہ یا روز جمعہ کو آپ سے تجدید بیعت کریں، مستحب ہے کہ ہر فریضہ کے بعد تجدید بیعت کریں۔

جیسا کہ امام صادقؑ سے روایت کی گئی ہے۔ اس موضوع پر امام صادقؑ سے متصل السند احادیث نقل ہوئی ہیں۔ فرمایا: جو ہر صبح کو چالیس روز تک یہ دعا پڑھے گا وہ حضرت قائم کے انصار میں ہوگا دعا کا سرنامہ یہ ہے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم رب النور العظیم۔ الخ**

ان کے نیک و پرہیزگار شیعوں کی مالی مدد کرے، مومنوں کو خوش کرے کہ یہ آپ کی مسرت کا باعث ہوتا ہے آپؑ کی طرف متوجہ ہو کر زیارت پڑھے۔ سلام کرے، آپ سے توسل کرے اور آپ کو خدا کی بارگاہ میں اپنا شفیع بنائے آپ سے استغاثہ کرے آپ سے اپنی حاجت طلب کرے آپؑ کی طرف لوگوں کو بلائے ان کی راہنمائی کرے آپ کے حقوق کی رعایت وحفاظت کرے نفس کو رذیل صفات سے پاک کرے اور اخلاق حمیدہ کے زیور سے اسے

میتة جاهلیة ولا تزغ قلبی بعد اذ هدیتنی اللهم فکما هدیتنی لولایة من فرضت علی طاعته من ولایة (ولاة نخ جمال الاسبوع) بعد رسولک صلواتک علیه و اله حتی والیت ولاة امرک امیر المومنین و الحسن و الحسین و علیا و محمدا و جعفرا و موسی و علیا و محمدا و علیا و الحسن و الحجة القائم المهدی صلواتک علیهم اجمعین اللهم فثبتنی علی دینک و استعملنی بطاعتک و لین قلبی لولی امرک، و عافنی مما امتحنت به خلقک و ثبتنی علی طاعة ولی امرک الذی سترته خلقک فباذنک غاب عن بریتک و امرک ینتظر و انت العالم غیر معلم بالوقت الذی فیه صلاح امر ولیک فی الاذن له باظهار امره و کشف سره(ستره نخ) فصبرنی علی ذلک حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا

آراستہ کرے اوران سے جسمانی یاروحانی نسبت رکھنے والوں، جیسے سادات، علماء اور مومنین کا تقرب حاصل کرے اوران کے ٹھہرنے اورآنے جانے کی جگہوں جیسے مسجد سہلہ، مسجد اعظم کوفہ وغیرہ کے تعظیم کرے آپ کے ظہور کاوقت مقرر کرنے سے پرہیز کرے، اوروقت مقرر کرنے والوں کی تکذیب کرے اسی طرح نیابت خاصہ کا دعویٰ کرنے اورغیبت کبریٰ میں

وکالت کادعویٰ کرنے والوں کوجھٹلائے اورآپ سے ملاقات کرنے میں کامیابی کے لئے کوشش کرے اوراس کیلئے خداسے دعا کرے اوراعمال واخلاق اورسید الشہداءاورنبیؐ ومعصومینؑ کی زیارت میں آپ کی اقتداءکرنا کہ یہ امام زمانہؑ کے ساتھ تعلق ہے۔ برادران کے حقوق ادا کرے، اس کے علاوہ اوربھی چیزیں ہیں جوکہ مذکورہ کتاب میں مرقوم ہیں، اعمال پر بہت زوردیا گیاہے اوران میں سے بعض کوان روایات کی بناپر جوکہ مذکورہ کتاب میں منقول ہیں واجب جاناہے خدامؤلف پراورتمام علماءعاملین پررحم کرے یہ تھی وہ چیزجس کامیں ذکرکرناچاہتاتھا۔توفیق خدا ہی کی طرف سے ہے، میں اسی پرتوکل کرتاہوں اوراسی سے لولگائے ہوں۔دعاہے کہ اس کتاب کومیرے فقروفاقہ کے دن کے لئے ذخیرہ قراردے گا۔اورمجھے اپنے ولی کے انصار، شیعوں اوران کی رکاب میں جہادکرنے والوں میں قراردے گا۔

خادم علماءورواۃ الاحادیث لطف اللہ صافی گلپایگانی

تاخير ما عجلت ولا اكشف ما سترت ولا ابحث عما كتمت ولا انازعک فی تدبيرک ولا اقول لم و كيف وما بال ولی الامر لا يظهر و قد امتلات الارض من الجور و افوض امری الی الله (اموری كلها اليک نخ) اللهم انی اسئلک ان ترينی ولی الامر (امرک نخ) ظاهرا نافذ الامر مع علمی بان لک السلطان و القدرة و البرهان و الحجة و المشية والحول و القوة فافعل ذلک بی و بجميع المومنين حتی ننظر الیٰ وليک صلواتک عليه ظاهر المقالة واضح الدلالة هاديا من الضلالة شافيا من الجهالة ابرز يا رب مشاهدته و ثبت قواعده و اجعلنا ممن تقر عينه برويته و اقمنا بخدمته و توفنا علی ملته و احشرنا فی زمرته، اللهم اعذه من شر جميع ما خلقت و ذرات و برات و انشات و صورت واحفظه من بين يديه و من خلفه و عن يمينه و عن شماله و من فوقه و من تحته بحفظک الذی لا يضيع من حفظته به واحفظ فيه رسولک و وصی رسولک عليهم السلام، اللهم و مد فی عمره و زد فی اجله واعنه علیٰ ما وليته واسترعيته وزد فی كرامتک له فانه الهادی المهدی و القائم المهتدی الطاهر التقی الزكی النقی الرضی المرضی الصابر الشكور المجتهد، اللهم ولا تسلبنا اليقين لطول الامد فی غيبته و انقطاع خبره عنا ولا تنسنا ذكره و انتظاره و الايمان به و قوة اليقين فی ظهوره و الدعاء له و الصلوة عليه حتی لا يقنطنا طول غيبته من قيامه و يكون يقيننا فی ذلک كيقيننا فی قيام رسولک صلواتک عليه و آله و ما جاء به من وحيک و تنزيلک و قو قلوبنا علیٰ الايمان به حتی تسلک بنا علی يده منهاج الهدی و الحجة العظمی و الطريقة الوسطی و قونا علیٰ طاعته و ثبتنا علیٰ مشايعته و اجعلنا فی حزبه و اعوانه و انصاره و الراضين بفعله و لا تسلبنا ذلک فی حياتنا ولا عند وفاتنا حتی تتوفانا و نحن علیٰ ذلک لا شاكين ولا ناكثين ولا

مر تابین ولا مكذبين ، اللهم عجل فرجه و ايده بالنصر و انصر ناصر يه واخذل
خاذليه و دمدم عليٰ من نصب له و كذب به و اظهر به الحق و امت به الجور
واستنقذ به عبادک المومنين من الذل و انعش به البلاد و اقتل به جابرة الكفر
(الكفرة نخ) و اقصم به روس الضلالة و ذلل به الجبارين و الكافرين و ابر به
المنافقين و الناكثين و جميع المخالفين و الملحدين فى مشارق الارض و
مغاربها و برها و بحرها و سهلها و جبلها حتى لا تدع منهم ديارا ولا تبقى لهم
آثارا طهر منهم بلادک و اشف منهم صدور عبادک و جدد به ما امتحى من
دينک و اصلح به ما بدل من حكمک و غير من سنتک (سننک نخ) حتى
يعود دينک به و عليٰ يديه غضا جديدا صحيحا لا عوج فيه ولا بدعة معه حتى
تطفىء بعد له نيران الكافرين فانه عبدک الذى استخلصته لنفسک و ارتضيته
لنصرة دينک و اصطفيته بعلمک و عصمته من الذنوب و برائه من العيوب و
اطلعته عليٰ الغيوب و انعمت عليه و طهرته من الرجس ونقيته من الدنس ا، اللهم
فصل عليه و على آبائه الائمة الطاهرين و عليٰ شيعته المنتخبين و بلغهم من
آمالهم ما يأملون و اجعل ذلک منا خالصا من كل شک و شبهة و رياء و سمعة
حتى لا نريد به غيرک ولا نطلب به الا وجهک، اللهم انا نشكو اليک فقد نبينا
و غيبة ولينا و شدة الزمان علينا و وقوع الفتن و تظاهر الاعداء و كثرة عدونا و
قلة عددنا، اللهم فافرج ذلک عنا بفتح منک تعجله و نصر منک تعزه و امام
عدل تظهره اله الحق آمين ، اللهم انا نسئلک ان تاذن لوليک فى اظهار
عدلک فى بلادک (عبادک نخ) و قتل اعدائک فى بلادک حتى لا تدع
للجور يارب دعامة الا قصمتها ولا بقية الا افنيتها ولا قوة الا اوهنتها ولا ركنا
الا هددته ولا حدا الا فللته (افللته نخ) ولا سلاحا الا اكللته ولا راية الا نكستها

ولا شجاعا الا قتلته ولا جيشا الا خذلته و ارمهم يا رب بحجرک الدامغ و اضربهم بسيفک القاطع و باسک الذی لا ترده عن القوم المجرمين و عذب اعدائک و اعداء وليک و اعداء رسولک صلواتک عليه و آله بيد وليک و ايدی عبادک المومنين ، اللهم اکف وليک و حجتک فی ارضک هول عدوه و کد من کاده و امکر من مکر به و اجعل دائرة السوء علی من اراد به سوء و اقطع عنهم مادتهم و ارعب له قلوبهم و زلزل اقدامهم و خذهم جهرة و بغتة و شدد عليهم عذابک و اخزهم فی عبادک و العنهم فی بلادک و اسکنهم اسفل نارک و احط بهم اشد عذابک و اصلهم نارا واحش قبور موتاهم نارا و اصلهم حر نارک فانهم اضاعوا الصلوة و اتبعوا الشهوات وضلوو اضلوا عبادک، اللهم فاحی بوليک القرآن و ارنا نوره سرمدا لا ليل فيه و احی به القلوب الميتة و اشف به الصدور الوغرة و اجمع به الاهواء المختلفة علیٰ الحق و اقم به الحدود المعطلة و الاحکام المهملة حتی لا يبقی حق الاظهر ولا عدل الا زهر واجعلنا يا رب من اعوانه و مقوية سلطانه و المومترين لامره و الراضين بفعله و المسلمين لاحکامه و ممن لا حاجة به الیٰ التقية من خلقک انت يا رب (يا ربی نخ) الذی تکشف الضر و تجيب المضطر اذا دعاک و تنجی من الکرب العظيم فاکشف الضر عن وليک و اجعله خليفة فی ارضک کما ضمنت له، اللهم ولا تجعلنی من خصماء آل محمد عليهم السلام ولا تجعلنی من اعداء آل محمد عليهم السلام ولا تجعلنی من اهل الحنق و الغيظ علیٰ آل محمد عليهم السلام ، فانی اعوذ بک من ذلک فاعذنی و استجير بک فاجرنی اللهم صل علیٰ محمد و آل محمد و اجعلنی بهم فائزا عندک فی الدنيا و الآخرة و من المقربين آمين رب العالمين .

اے اللہ مجھے اپنی معرفت عطا کر دے کیونکہ اگر تو مجھے اپنی معرفت نہیں عطا کرے گا تو میں تیرے رسول کو نہیں پہچان سکوں گا۔ اے اللہ! مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا کر دے کیونکہ اگر تو مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت سے نہیں نوازے گا تو میں تیری حجت کی معرفت نہیں حاصل کر سکوں گا اے اللہ! مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا کر دے کیونکہ اگر تو مجھے اپنی حجت کی معرفت سے نہیں نوازے گا تو میں اپنے دین سے دور ہی رہوں گا اے اللہ! مجھے جاہلیت کی موت نہ دینا اور ہدایت عطا کرنے کے بعد میرے دل کو کج نہ کرنا، اے اللہ! جس طرح تو نے اس کی ولایت کی طرف میری ہدایت کی ہے کہ جس کی اطاعت تو نے اپنے رسولؐ کے بعد مجھ پر واجب کی ہے یہاں تک کہ میں نے تیرے ولی امر، امیر المومنینؑ، حسن و حسین، علی، محمد، جعفر، موسیٰ، علی، محمد علی، حسن و حجۃ القائم مہدی، ان سب پر تیرا درود ہو۔ سے محبت کی اور انہیں اپنا ولی مان لیا۔ اے اللہ! مجھے اپنے دین پر قائم رکھ اور مجھے اپنی طاعت پر عمل پیرا رکھ اور اپنے ولی امر کیلئے میرے دل کو نرم کر دے اور مجھے ان چیزوں سے معاف رکھ جس سے تو نے اپنی مخلوق کا امتحان لیا ہے اور مجھے اپنے اس ولیِ امر کی طاعت پر ثابت رکھ جس کو تو نے اپنی مخلوق سے پردے میں رکھا ہے وہ تیرے اذن سے تیری مخلوق سے غائب ہو گئے اور تیرے امر کے منتظر ہیں اور تو بتائے بغیر اس وقت کو جانتا ہے کہ جس میں تیرے ولی کے لئے خود کو ظاہر کرنے کی صلاح ہے، پس مجھے اس پر صبر عطا کر یہاں تک کہ میں اس چیز میں تعجیل نہ چاہوں جس میں تو نے تاخیر کر دی ہے اور اس میں تاخیر نہ طلب کروں جس میں تو نے تعجیل کر دی ہے اور اس کو نہ کھولوں جس پر تو نے پردہ ڈالا ہے اور اس چیز کو تلاش نہ کروں جس کو تو نے چھپایا ہے اور تیری تدبیر میں تجھ سے نزاع نہ کروں اور یہ نہ کہوں۔ کیوں، کیسے اور ولی امر کو کیا ہو گیا وہ ظہور کیوں نہیں کرتے کہ زمین ظلم وجور سے بھر چکی ہے، اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے ظاہری طور پر امر کو نافذ کرتے ہوئے: مجھے ولی امر کا دیدار کرا دے تیرے پاس طاقت واقتدار، حجت و برہان اور مشیت وقدرت اور قوت ہے تو مجھے اور تمام مومنوں کو دکھا دے تا کہ ہم تیرے ولی کو علی الاعلان گفتگو کرتے ہوئے، کھلم کھلا رہنمائی

کرتے ہوئے گمراہی سے نکال کر ہدایت کرتے ہوئے اور جہالت سے نجات دلاتے ہوئے دیکھیں اے پروردگار ان کے مشاہدہ کو ظاہر کر اور ان کے پایوں کو استوار کر دے اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے کہ جن کی آنکھیں ان کے دیدار سے ٹھنڈی ہوں گی اور ہم کو ان کی خدمت کا موقع عنایت کر اور ان کے مذہب پر موت دے اور ان کے زمرہ میں محشور فرما۔ اے اللہ! انہیں ان تمام چیزوں سے جو تو نے پیدا کی ہیں، بنائی ہیں، جن کو تو نے وجود بخشا ہے، جن کو نشو نما دی ہے اور جن کو تو نے شکل وصورت دی ہے، پناہ میں رکھ اور آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اور اوپر، نیچے سے محفوظ رکھ، اپنی اس حفظ کے تحت کہ جس کے ذریعہ تو نے جس کی بھی حفاظت کی وہ ضائع نہیں ہوا اور جس میں اپنے رسولؐ اور اپنے رسولؐ کے وصی کی حفاظت کی، اے اللہ! ان کی عمر میں اضافہ فرما، ان کی مدت دراز فرما اور جس پر تو نے انہیں ولی بنایا ہے اس میں ان کی حفاظت فرما اور ان کے لئے اپنی کرامت و بخشش کو بڑھا دے کہ وہ ہادی، مہدی، قائم، ہدایت یافتہ، پاک و پاکیزہ، صاف ستھرے، راضی، مرضی، صابر، شکر گذار اور جانفشانی کرنے والے، مجتہد۔ اے اللہ! ان کی طویل المدۃ غیبت اور ان کی خبر کا سلسلہ منقطع ہو جانے سے ہمارے یقین کو ختم نہ ہونے دے اور ان کے ذکر وانتظار کو اور ان پر ایمان اور ان کے ظہور میں محکم یقین اور ان کے لئے دعا کو فراموش نہ ہونے دے۔ ان پر تیری صلوات ہو، یہاں تک کہ ان کی طویل غیبت ہمیں ان کے قیام سے مایوس نہ کرے اور ان کے قیام کے سلسلہ میں ہمارا یقین ایسا ہو جائے جیسا کہ تیرے رسولؐ کے قیام اور تیری وحی و تنزیل کے بارے میں ہے اور ان پر ایمان کیلئے ہمارے دلوں کو مضبوط کر دے یہاں تک کہ تو ہمیں ان کے ذریعہ راہ ہدایت، عظیم حجت اور طریق وسطی پر گامزن کر دے اور ہمیں ان کی طاعت پر قوی کر دے اور ان کی پیروی پر ہمیں ثابت اور ہمیں ان کے انصار و مددگار اور ان کے فعل سے راضی ہونے والوں میں قرار دے اور ان چیزوں کو ہماری حیات میں اور وفات کے وقت ہم سے نہ چھیننا: اور ہمیں اس میں شک نہیں ہے، نہ ہم انہیں توڑنے والے ہیں اور نہ ہمیں شبہہ ہے اور نہ ہم انہیں جھٹلانے والے ہیں۔ اے اللہ! ان کی کشائش میں تعجیل فرما اور نصرت سے ان کی تائید فرما، ان کے ناصروں

کی مدد فرما اور انہیں چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے اور ان سے جھگڑا کرنے والوں اور انہیں جھٹلانے والوں کو ہلاک کر دے اور ان کے ذریعہ حق کو بلند کر دے اور ظلم کو نابود کر دے اور ان کے ذریعہ مومنوں کو ذلت سے نجات عطا کر اور ان کے وسیلہ سے شہروں کو آباد کر دے اور ان کے ذریعہ سے سرکش کافروں کو ہلاک کر دے، ان کے وسیلہ سے گمراہی کے پیشواؤں کو شکست دے سرکشوں اور کافروں کو ذلیل فرما، اور ان کے ذریعہ سے منافقوں اور بیعت توڑنے والوں اور مخالفوں اور ملحدوں کو زمین کے، مشرق و مغرب اور خشک وتر اور ہموار و پہاڑی علاقہ میں ہلاک کر دے اور ان میں سے کسی کو باقی نہ رکھ اور نہ ان کا کوئی نشان باقی رکھ، ان کے وجود سے تیرے شہر پاک اور تیرے بندوں کے دل شفایاب ہو جائیں اور تیرے دین کی جو چیز مٹ گئی ہے ان کی تجدید فرما اور تیرے دین و سنت میں جو ردو بدل ہو گئی ہے، ان کے ذریعہ اس کی اصلاح کر دے یہاں تک کہ ان کے وسیلہ سے تیرا دین لوٹ آئے اور ان کے سامنے تر و تازہ تو بنو اور صحیح ہو جائے کہ جس میں کوئی کجی نہ ہو اور نہ اس کے ساتھ کوئی بدعت ہو یہاں تک کہ ان عدل کے ذریعہ کافروں کی آگ خاموش ہو جائے کیونکہ وہ تیرا ایسا بندہ ہے کہ جس کو تو نے اپنے لئے منتخب کیا ہے اور اپنے دین کی نصرت کیلئے انہیں پسند کیا ہے اور اپنے علم سے انہیں برگزیدہ کیا ہے اور انہیں گناہوں سے محفوظ رکھا ہے اور انہیں عیوب سے پاک رکھا ہے اور غیب سے آگاہ کیا ہے اور انہیں اپنی نعمت سے نوازا ہے اور رجس و کثافت سے پاک رکھا ہے اور پلیدگی سے صاف رکھا ہے اے اللہ ان پر اور ان کے آبائے طاہرین اور ان کے منتخب شیعوں پر رحمت نازل فرما، اور ان کی ان امیدوں کو پورا کر دے جس کی انہیں تمنا ہے اور ہمارے اس امر کو ہر شک و شبہ اور ریا و شہرت طلبی کے جذبہ سے بلند قرار دے یہ کام تیرے علاوہ انجام نہ پائے بلکہ اس سے ہم تیری رضا طلب کریں، اے اللہ تیری بارگاہ میں تیرے نبیؐ سے محروم ہو جانے اور اپنے ولی کی غیبت اور ہم پر زمانہ کی سختی، فتنوں کے وقوع، دشمنوں کا حلیف و ہم پیمان ہونے، ہمارے دشمنوں کی کثرت اور اپنی قلت کی شکایت کرتے ہیں۔ اے اللہ! اس سے ہم کو اپنی اس فتح و مدد کے ذریعہ کہ جس میں تو جلدی کرتا ہے اور اپنی اس نصرت کے ذریعہ کہ جس کو غلبہ دیتا

ہے نجات عطا فرما اور عادل امام کی پشت پناہی کرتا ہے اے برحق معبود قبول فرما۔

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں دعا کناں ہیں کہ تو اپنے ولی کو اپنے شہروں میں اپنا عدل پھیلانے کی اجازت مرحمت فرما اور اپنے شہروں میں دشمنوں کے قتل کی اجازت دیدے یہاں تک کہ معبود ظلم کی کوئی بنیاد و شہر باقی نہ رہے مگر یہ کہ اس کو تباہ کردے اور نہ کوئی ذخیرہ رہے کہ مگر یہ کہ اس کو برباد کردے اور نہ کوئی طاقت رہے مگر یہ کہ اس میں کمزوری پیدا کردے اور نہ کوئی رکن و سہارا رہے مگر یہ کہ اس کو منہدم کردے اور ہر رکاوٹ کو برطرف کردے اور نہ کوئی اسلحہ ہو مگر یہ کہ اس کو کند و بیکار کردے اور نہ کوئی پرچم ہو مگر یہ کہ اس کو سرنگوں کردے اور نہ کوئی شجاع، بہادر ہو مگر یہ کہ اس کو قتل کردے اور نہ کوئی لشکر ہو مگر یہ کہ اس کو شکست و رسوائی دیدے اور اے پروردگار! ان پر ہلاک کرنے والا پتھر نازل فرما اور ان پر اپنی کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگادے اور اپنی ایسی بلاء میں جکڑ دے کہ جس کو مجرم گروہ سے کوئی بھی رفع نہ کرسکے اور اپنے دشمنوں اور اپنے ولی کے دشمنوں اور رسولؐ کے دشمنوں کو اپنے ولی کے ہاتھوں اور اپنے بندوں میں سے مومنوں کے ذریعہ عذاب دے اور اپنی زمین پر اپنے ولی اور حجت کو دشمنوں کے خوف کے باوجود ٹھہرا دے اور جو شخص ان سے چال چلے تو اس سے ایسا ہی بدلہ لے اور جو ان کے خلاف تدبیر سوچے تو اس سے ایسا ہی انتقام لے اور جو ان کے لئے برا ارادہ کرے اس کو بری گردشوں میں ڈال دے اور ان کی کمک کے سلسلہ کو منقطع کردے اور ان کے دل میں امام زمانہ کا رعب ڈال دے اور ان کے قدموں میں لغزش پیدا کردے اور ان کو آشکارا اور یکبارگی گرفت میں لے لے اور ان پر اپنا عذاب سخت کردے اور انہیں اپنے بندوں کے درمیان ذلیل کردے اور اپنے شہروں میں ان پر لعنت کر اور انہیں اپنے جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں قرار دے اور انہیں اپنے شدید عذاب میں گھیر لے، انہیں جہنم میں ڈال دے اور ان کے مرنے والوں کی قبروں کو آگ سے بھر دے اور انہیں اپنے عذاب کی گرمی کا مزہ چکھا دے کہ انہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشوں کی پیروی کی، خود گمراہ ہوئے اور تیرے بندوں کو بھی گمراہ کیا۔

اے اللہ! اپنے ولی کے ذریعہ قرآن کو زندہ کردے اور ہمیں ہمیشہ ان کا نور دکھادے کہ جس میں رات نہ ہو ان کے ذریعہ مردہ دلوں کو زندہ کردے اور ان کے وسیلہ سے سینوں سے کینہ کو نکال دے اور ان کے

ذریعہ سے مختلف خواہشوں کے حامل لوگوں کو حق پر جمع کر دے اور ان کے وسیلہ سے ان حدود کو قائم فرما جنہیں چھوڑ دیا گیا اور ان احکام کو نافذ فرما جن کو بیکار سمجھ لیا گیا ہے، کہ ظاہر ہوئے بغیر کوئی حق نہ رہ جائے اور چھپے بغیر کوئی عدل نہ رہ جائے، اے پروردگار! ہمیں ان کے مددگاروں اور ان کی بادشاہت کو تقویت دینے ان کے امر کی اطاعت کرنے ان کے عمل سے راضی ہونے اور ان کے احکام کو تسلیم کرنے والوں میں قرار دے اور ان لوگوں میں قرار دے کہ جن کو تقیہ کی ضرورت نہیں ہے اے پروردگار تو وہ ہے کہ جو مجبور کی مجبوری کو برطرف کرتا ہے اور مضطر و مجبور جب پکارتا ہے تو تو اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس کو کرب عظیم سے نجات دیتا ہے، پس اپنے ولی سے بھی مجبوری کو برطرف کر اور انہیں اپنی زمین پر اپنا خلیفہ قرار دے جیسا کہ تو نے ان کیلئے ضمانت لی ہے، اے اللہ! مجھے آل محمدؑ کے مخالفوں میں قرار نہ دے اور نہ مجھے ان کے دشمنوں میں قرار دے اور نہ ہی مجھے آل محمدؑ پر غیظ و غضب کرنے والوں میں قرار دے ان چیزوں سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں پس مجھے پناہ دے اور میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں پس میری مدد فرما۔ اے اللہ! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ان کے ساتھ مجھے بھی دنیا و آخرت میں کامیابی عطا کر اور مقربین میں قرار دے، اے جہانوں کے پروردگار قبول فرما، اسی حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند سے اور جمال الاسبوع میں اپنی سند سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر روز جمعہ عصر کے تعقیبات میں تم اس کو پڑھنے سے معذور ہو تو خبردار! اس دعا کو بالکل نہ چھوڑ دینا کہ ہم لطفِ خدا سے اس کو سمجھتے ہیں کہ جس نے ہم کو اس سے مختص کیا ہے، لہٰذا اسی پر اعتماد کرو۔

۳۔ مرآۃ الکمال۔ میں کتاب الدمعۃ الساکبۃ کی آخری جلد۔ جو کہ حضرت حجت المنتظر کے حالات سے متعلق ہے۔ میں خبر مفضل کے ذیل میں شیخ محمد بن عبدالجبار کی مشکواۃ الانوار سے منقول ہے کہ جب دعبل نے امام رضاؑ کی خدمت میں اپنا مشہور قصیدہ پڑھا اور اس میں حضرت حجت عجل اللہ تعالٰی کا ذکر کیا تو امام رضاؑ کھڑے ہوئے اور انکساری سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور آپؑ کے فرج و کشائش کی دعا کی۔

۴۔ الزام الناصب۔ میں تنزیہ الخاطر سے منقول ہے کہ امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ لفظ قائم جو حضرت حجت کا لقب ہے کے ذکر کے وقت کھڑے ہونے کا کیا فلسفہ ہے تو آپؑ نے فرمایا: چونکہ آپ کی بہت طویل غیبت ہے لہذا آپؑ اس شخص طرف محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو آپ کو اس لقب کے ساتھ یاد کرتا ہے، یہ لقب آپؑ کی حکومت کی اور آپؑ کی غربت پر حسرت کی خبر دیتا ہے اور یہ تعظیم کا طریقہ ہے کہ جب مولا اپنی نگاہ شریف سے بندہ کی طرف دیکھے تو اسے کھڑا ہو جانا چاہئے اور خداوند عالم سے آپ کی کشائش میں عجلت کی دعا کرنا چاہئے، ایک دوسری روایت میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب خراسان میں آپ کی مجلس میں لفظ قائم کا ذکر کیا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور کہا: اللھم عجل فرجہ و سھل مخرجہ اور اس کے بعد امام رضا نے آپؑ کی حکومت کے کچھ خصوصیات بیان فرمائے محدث نوری طاب ثراہ نے اپنی کتاب النجم الثاقب میں تحریر کیا ہے: آپؑ کے لقب کے ذکر کے وقت کھڑا ہونا اور تعظیم کرنا، خصوصاً جب آپؑ کا لقب قائم لیا جاتا ہے تو یہ عرب و عجم، ترک و ھندوستان اور دیلم کے شیعوں کی سیرت ہے۔

اور اہل سنت والجماعت کا بھی یہی وتیرہ ہے علامہ جزائری کے نواسہ سید عبداللہ علامہ کی بعض تصانیف میں تحریر ہے کہ انہوں نے اس روایت کو دیکھا ہے جو کہ امام صادقؑ کی طرف منسوب ہے اور اہل سنت کے نزدیک یہ سنت جاری ہے اور روایت کی ہے کہ امام سبکی کے پاس ان کے زمانہ کے کچھ علماء جمع تھے کہ جب ایک شاعر نے یہ اشعار پڑھے:

قلیل مدح المصطفی الخط بالذھب	علیٰ ورق من خط احسن من کتب
و ان نھض الاشراف عند سماعه	قیاماً صفوفا او جثیاً علیٰ الرکب

یہ اشعار سنتے ہی سب تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔

۵۔ الکلم الطیب۔ (کہا ہے) یہ امام زمانہؑ سے استغاثہ ہے، یہ اس طرح سے ہے کہ پہلے دو رکعت الحمد و سورے کے ساتھ نماز پڑھے اور پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے زیر آسمان کھڑا ہو

جائے اور کہے:

سلام الله الكامل التام الشامل العام و صلواته الدائمة و بركاته القائمة التامة علىٰ حجة الله و وليه فى ارضه و بلاده و خليفته على خلقه ، و عباده ، وسلالة النبوة، و بقية العترة و الصفوة صاحب الزمان و مظهر الايمان ، و ملقن احكام القرآن ، و مطهر الارض، و ناشر العدل فى الطول و العرض، و الحجة القائم المهدى الامام المنتظر المرتضى و ابن الائمة الطاهرين الوصى ابن الاوصياء المرضيين الهادى المعصوم ابن الائمة الهداة المعصومين ، السلام عليك يا معز المومنين المستضعفين ، السلام عليك يا مذل الكافرين المتكبرين الظالمين ، السلام عليك يا مولاى يا صاحب الزمان ، السلام عليك يا بن رسول الله، السلام عليك يا بن امير المومنين ، السلام عليك يا بن فاطمة الزهراء سيدة نساء العالمين السلام عليك يابن الائمة الحجج المعصومين و الامام علىٰ الخلق اجمعين ، السلام عليك يا مولاى سلام مخلص لك فى الولاية اشهد انك الامام المهدى قولا و فعلا و انت الذى تملأ الارض قسطا و عدلا بعد ما ملئت ظلما و جورا فعجل الله فرجك ، وسهل مخرجك، و قرب زمانك، و كثر انصارك و اعوانك، و انجز لك ما وعدك فهو اصدق القائلين: و نريد ان نمن علىٰ الذين استضعفوا فى الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثين، يا مولاى يا صاحب الزمان يا بن رسول الله حاجتى كذا و كذا فاشفع لى فى نجاحها فقد توجهت اليك بحاجتى لعلمى ان لك عند الله شفاعة مقبولة و مقاما محمودا فبحق من اختصكم بامره و ارتضاكم لسره و بالشان الذى لكم عند الله بينكم و بينه سل الله تعالىٰ فى نجح طلبتى و اجابة دعوتى و كشف كربتى وادع بما احببت فانه تقضى انشاء الله.

ترجمہ: اللہ کا کامل مکمل شامل و عام سلام اور اس کا دائمی درود اور اس کی قائم رہنے والی مکمل برکتیں ہوں اللہ کی حجت پر اور اس کی زمین میں اور اس کے شہروں میں اس کے ولی پر اور اسکی مخلوق پر اس کے بندوں میں اس کے خلیفہ پر، سلالۂ نبوت، عترت کی یادگار اور برگزیدہ صاحب الزمان، ایمان کے مظہر، احکامِ قرآن کی تلقین کرنے والے، زمین کو پاک کرنے والے، اور عرض و طول میں عدل کو پھیلانے والے، حجت، قائم، مہدی، منتظر، مرتضٰی، ائمہ طاہرین کے فرزند وصی ہیں اور پسندیدہ اوصیاء کے فرزند ہیں، ہدایت کرنے والے معصوم اور ہدایت کرنے والے معصوم ائمہ کے فرزند ہیں، سلام ہو آپ پر اے کمزور و مستضعف مومنین کو عزت عطا کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے متکبر و ظالم کافروں کو ذلیل کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے مولا! اے صاحب الزمان، سلام ہو آپ پر اے فرزند رسولؐ سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنینؑ سلام ہو آپ پر اے عالمین کی عورتوں کی سردار فاطمہ زہرا کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے معصوم و حجج ائمہ کے فرزند اور ساری مخلوق کے امام، سلام ہو آپ پر اے مولا اس کا سلام جو ولایت میں آپ کا مخلص ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام مہدیؑ ہیں اور آپ ہی زمین کو عدل و انصاف سے پر کریں گے جب کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی خدا آپؑ کی کشائش میں تعجیل کرے اور آپؑ کے خروج کو آسان اور آپؑ کے زمانہ کو قریب کر دے اور آپؑ کے انصار و اعوان کو زیادہ کر دے اور اس وعدہ کو پورا کر دے جو آپؑ سے کیا ہے، کہ وہ سب سے بڑا سچا ہے: اور ہم چاہتے ہیں ان لوگوں پر احسان کریں جن کو روئے زمین پر کمزور بنا دیا گیا ہے اور ان کو امام بنائیں اور انہیں وارث قرار دیں، اے میرے مولا، اے صاحب الزمان اے فرزند رسولؐ میری حاجت یہ ہے (اپنی حاجت بیان کرے) اس کے پورا ہونے میں میری سفارش کر دیجئے حقیقت یہ ہے کہ میں نے آپ سے اس لئے لو لگائی ہے کہ میں جانتا تھا کہ خدا کے یہاں آپ کی شفاعت و سفارش قبول ہوتی ہے اور آپ کا بڑا مرتبہ ہے، پس اس کے واسطہ سے کہ جس نے آپ کو اپنے امر سے مخصوص کیا ہے اور آپ کو اپنے راز کیلئے پسند کیا ہے اور اللہ کے نزدیک آپ کی جو شان ہے اس کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی، دعا کی

قبولیت اور میرے کرب کے برطرف ہونے کیلئے خدا سے دعا کر دیجئے جو چیزیں آپ کو پسند ہیں ان کیلئے دعا کریں انشاءاللہ ضرور پوری ہوں گی۔

وضاحت: والد علام نے الکلم الطیب کے بعض نسخوں کے حاشیہ سے اس قول کے بعد حمد و سورہ کے ساتھ دو رکعت نماز بجالائے ،لکھا ہے: پہلی رکعت میں حمد کے بعد انا فتحنا اور دوسری میں اذا جاء نصر اللہ پڑھے۔ اسی طرح بعض الفاظ میں اختلاف کے ساتھ مذکورہ دعا کو نقل کیا ہے۔ علماء نے اس کے بعد سجدۂ شکر اور خدا سے زیادہ دعا کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

۶۔ مکیال المکارم فی فوائد الدعا للقائم۔ میں سید جلیل القدر علی بن طاؤس ؒ کی فلاح السائل سے منقول ہے کہ علی بن طاؤس نے تحریر کیا ہے: امام موسیٰ بن جعفر کی اقتداء کرتے ہوئے نماز عصر پڑھنے کے بعد مولا حضرت مہدیؑ کیلئے دعا کرنا مہمات میں سے ہے جیسا کہ اس کو محمد بن بشیر ازدی نے احمد بن عمر الکاتب سے انہوں نے حسن بن محمد بن جمہور قمی سے انہوں نے اپنے والد محمد بن جمہور سے انہوں نے یحییٰ بن الفضل نوفلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں بغداد ابوالحسن موسیٰ ابن جعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ نے نماز عصر سے فراغت پائی تو دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے میں نے سنا کہ کہتے ہیں:

انت الله الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و انت الله لا اله الا انت اليک زيادة الاشياء و نقصانها و انت الله لا اله الا انت خلقت خلقک بغير معونة من غيرک ولا حاجة اليهم و انت الله لا اله الا انت قبل القبل و خالق القبل و انت الله لا اله الا انت بعد البعد و خالق البعد انت الله لا اله الا انت تمحو ما تشاء و تثبت و عندک ام الکتاب و انت الله لا اله الا انت غاية کل شیء و وارثه، انت الله لا اله الا انت لا يعزب عنک الدقيق ولا الجليل، انت الله لا اله الا انت لا تخفى عليک اللغات ولا تتشابه عليک الاصوات کل يوم انت فی شان لا يشغلک شان عن شان عالم الغيب و اخفى ديان يوم الدين مدبر الامور باعث من

فی القبور محیی العظام و ھی رمیم اسئلک باسمک المکنون المخزون الحی القیوم الذی لا یخیب من سئلک بہ اسئلک ان تصلی علیٰ محمد و آلہ و ان تعجل فرج المنتقم من اعدائک و انجز لہ ما وعدتہ یا ذالجلال و الاکرام۔

ترجمہ دعا: تو خدا ہے تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے تو ہی ظاہر ہے تو ہی باطن ہے، تو خدا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اشیاء کی کمی، بیشی تیری ہی طرف سے ہے، تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے اپنی مخلوق کو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر پیدا کیا ہے اور تجھے ان کی ضرورت نہیں تھی تو اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو قبل سے قبل ہے تو خالق قبل ہے تو اللہ ہے تیرے سواء کوئی معبود نہیں ہے تو بعد کا بعد ہے، خالق بعد ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، تیرے پاس ام الکتاب ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہر شیء کی غایت اور اس کا وارث ہے تو اللہ ہے تیرے سواء کوئی معبود نہیں ہے چھوٹی اور ظاہری کوئی چیز بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے، تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تجھ پر زبانیں مخفی نہیں ہیں اور نہ آوازیں ہی تیرے لئے مبہم و متشابہ ہیں ہر روز تیری الگ شان ہے ایک چیز تجھے دوسری چیز سے باز نہیں رکھ سکتی تو غیب اور پوشیدہ باتوں کا عالم ہے، روز جزاء، جزاء دینے والا ہے ہر چیز کا نظم و نسق تیرے ہی اختیار میں ہے جو قبروں میں ہے اس کو اٹھانے والا ہے، ہڈیوں کو زندہ کرنے والا ہے جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی، میں تجھ سے تیرے مکنون و مخزون نام حی و قیوم کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تجھ سے اس کے ذریعہ سوال کیا وہ مایوس نہیں ہوا: میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور جو تیرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے اس کی کشائش میں تعجیل فرما۔ اور جو اس سے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر دے اے صاحب جلالت و اکرام۔

اسکے بعد فرمایا: میرے والد قربان اس پر جس کا شکم کشادہ، ابروئیں ملی ہوئیں، پنڈلیاں پتلی ہیں، دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ ہے، رنگ گندمی ہے سحر خیزی کی وجہ سے (آنکھوں میں) حلقے پڑے ہوں گے اس پر میرے باپ قربان جو رات میں ستاروں کو حالت رکوع و سجدہ میں دیکھے گا۔

میرے والد قربان اس پر جو خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا ہے جو تاریکی کے چراغ ہیں، میرے والد قربان اس پر جو قائم بامر اللہ ہے میں نے عرض کی ان کا خروج کب ہوگا؟ فرمایا: جب تم انبار میں فرات اور دجلہ کے کنارے لشکر اور کوفہ کے پل کی شکست و ریخت اور کوفہ کے بعض گھروں میں آتش زدگی دیکھو گے تو جو خدا چاہے گا کرے گا اور امرِ خدا پر کوئی غالب نہیں آسکتا ہے اور نہ ہی اس کے حکم کو ٹال سکتا ہے۔

وضاحت:

مکیال المکارم ایک بڑی کتاب ہے، مفید و نفع بخش ہے اس موضوع پر میں نے ایسی کتاب نہیں دیکھی ہے، مصنف نے اس کو حضرت قائم کیلئے دعا کرنے کے فوائد کے موضوع پر لکھا ہے اور اس میں ان دعاؤں کو جو کہ آپ کے فرج سے متعلق ہیں اور جن سے آپ کا تقرب حاصل ہو سکتا ہے اور معتبر کتابوں سے بہت سی دعائیں جمع کی ہیں اور اس میں دعا کے آداب و فوائد اور اس پر مترتب ہونے والے آثار و حالات اور ان جگہوں کا ذکر کیا ہے جن میں دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے لیکن اس کتاب میں ان کے بیان کی گنجائش نہیں ہے۔

۷۔ من لا یحضرہ الفقیہ۔ باب التعقیب میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب تم واجب نماز ختم کر چکو تو یہ دعا پڑھو:

رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بالقرآن کتابا و بالکعبة قبلة و بمحمد نبیا و بعلی و الحسن و الحسین و علی ابن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی و الحجة بن الحسن بن علی ائمة، اللھم ولیک الحجة فاحفظہ من بین یدیہ و من خلفہ و عن یمینہ و عن شمالہ و من فوقہ و من تحتہ وامدد لہ فی عمرہ و اجعلہ القائم بامرک المنتظر لدینک وارہ ما یحب و تقر بہ عینہ فی

نفسه و فی ذریته و اهله و ماله و فی شیعته و فی عدوه و ارهم منه ما یحذرون واره فیهم ما یحب و تقربه عینه و اشف به صدورنا و صدور قوم مومنین .

میں خدا کے رب، اسلام کے دین، قرآن کے کتاب اور محمد کے نبیؐ اور علی، حسن، حسین، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور حجت بن الحسن بن علی کے ائمہ ہونے پر راضی ہوں۔ اے اللہ! اپنے ولی حضرت حجت کی سامنے سے پیچھے سے، دائیں بائیں سے اور اوپر نیچے سے حفاظت فرما، ان کی عمر دراز فرما اور انہیں اپنے امر کے ساتھ قائم اور اپنے دین کے لئے منتظر قرار دے انہیں وہ دکھا جس کو وہ پسند کرتے ہیں اور جس سے خود ان کے لئے اور ان کی ذریت، خاندان اور مال اور ان کے شیعوں میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو دشمنوں کو ان کی طرف سے ایسی چیز دکھا کہ جس سے وہ خوف کھائیں اور امام کو دشمنوں میں ایسی چیز دکھا جس کو آپ پسند کرتے ہیں اور جس سے ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور ان کے ذریعہ ہمارے اور تمام مومنوں کے سینوں کو شفاء عطا فرما۔

وضاحت: جو دعا ہم نے نقل کی ہے اس کے علاوہ آپؑ کے لئے احادیث میں بہت سی دعائیں وارد ہوئی ہیں مثلاً وہ دعا جو یونس بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے امام رضاؑ سے نقل کی ہے اور وہ دعا جسکو نصف شعبان کی شب میں پڑھنا مستحب ہے (**اللهم بحق لیلتنا هذه و مولودها**) اے اللہ اس رات اور اس میں پیدا ہونے والے کے واسطہ سے۔ اور دعائے ندبہ، دعائے عہد اور وہ صلوات جو ہمارے مولا! ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے، ان دعاؤں کے علاوہ دعاؤں کی کتابوں، مصباح المتہجد اور مصباح الکفعمی اور فلاح السائل وغیرہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۸۔ مہج الدعوات۔ اپنی اسناد کے ذریعہ محمد بن احمد بن ابراہیم جعفی، المعروف بہ صابونی تک سلسلہ پہنچایا ہے اور اس میں حضرت مہدیؑ کی غیبت کا تذکرہ کیا ہے، میں نے عرض کی: آپ کے شیعہ کیا کریں؟ فرمایا: آپ لوگوں کیلئے دعا اور فرج وکشائش کا انتظار کرنا ضروری ہے کہ تمہارے لئے عنقریب علم ظاہر ہوگا، اور جب ظاہر ہو جائے تو تم خدا کی حمد کرنا اور جو ظاہر ہو اس سے تمسک

کرنا، میں نے عرض کی: تو ہم کس طرح دعا پڑھیں؟ فرمایا: یہ پڑھو:

اللهم انت عرفتني نفسک و عرفتني رسولک و عرفتني ملائكتک و عرفتني نبيک و عرفتني ولاة امرک اللهم لا آخذ الا ما اعطيت ولا اوقى الا ما وقيت اللهم لا تغيبني عن منازل اوليائک ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني اللهم اهدني لولاية من افترضت طاعته.

ترجمہ اے اللہ! تو نے مجھے اپنی معرفت سے نوازا ہے اور اپنے رسول کی معرفت عطا کی ہے، اپنے فرشتوں کی معرفت کرادی ہے اور اپنے نبی کی معرفت سے سرفراز کیا ہے اور اپنے اولیاءِ امر کی معرفت سے نوازا ہے۔ اے اللہ میں نے وہی لیا ہے جو تو نے دیا اور میں انہیں چیزوں سے بچا ہوں جن سے تو نے مجھے بچایا ہے، اے اللہ! مجھ سے اپنے اولیاء کی منزلوں کو پوشیدہ نہ رہنے دے اور جب تو نے مجھے ہدایت دیدی ہے تو میرے دل میں کجی نہ پیدا ہونے دے اے اللہ، اس ذات کی ولایت کی طرف میری راہنمائی کر جس کی طاعت کو تو نے مجھ پر فرض کیا ہے۔

۹۔ انہیں دعاؤں میں سے دعائے غریق بھی ہے، جس کو کمال الدین میں اپنی سند سے یونس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے نقل کیا ہے۔

وہ دعا یہ ہے:

یا الله یا رحمٰن یا رحيم یا مقلب القلوب ثبت قلبي علىٰ دينک.

ترجمہ اے اللہ! اے رحمٰن اے رحیم، اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا: یا اللہ، یا رحمٰن یا رحیم اے دلوں اور آنکھوں کو پلٹنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ، فرمایا: بیشک خدا، دلوں اور نگاہوں کو پلٹنے والا ہے لیکن تم وہی پڑھو جو میں نے بتایا ہے، اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۵۷ آٹھویں باب کی ح ۳۹ اور دوسری فصل کے

اٹھارہویں باب کی ح۱،۲ بیسویں باب کی ح۱،۴،۱۵ اکیسویں باب کی ح۲ چوبیسویں باب کی ح۱ ستائیسویں باب کی ح۱۱۴ اٹھائیسویں باب کی ح۲ بتیسویں باب کی ح۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح۱۲۱ اور دوسرے باب کی ح۳ دسویں فصل کے دوسرے باب کی ح۱ سے ۱۶ تک، چوتھے باب کی ح۱،۲،۳ پانچویں باب کی ح۱،۳،۶،۷،۸،_۹،۱۱،۱۲،۱۴ اور چھٹے باب کی ح۲،۳،۴ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

چوتھا باب

اس شخص کی فضیلت میں کہ جس نے آپؑ کو دیکھا، امام مانا اور آپؑ کی اقتداء کی

اس باب میں دس حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے احمد بن الحسین بن سعید سے انہوں نے محمد بن جمہور سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے معاویہ بن وہب سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے میرے اہل بیت کے قائم کو دیکھا اور ان کی غیبت میں قیام سے پہلے ہی اپنا امام تسلیم کیا اور ان کے دوستوں سے محبت کی اور ان کے دشمنوں کو دشمن سمجھا، وہی میرے رفقاء و محبّ ہیں اور قیامت کے دن میرے اوپر میری امت کا اکرام ضروری ہے خرائج میں رسولؐ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور ینابیع المودۃ ص ۴۹۳ میں بھی مرقوم ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد نے ابوعمرو اللجی۔ البلخی نخ۔ سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے خلف بن جابر۔ حامد نخ۔ سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے اسماعیل بن مہزیار۔ مہران نخ۔ سے انہوں نے محمد بن اسلم الجبلی سے انہوں نے خطاب بن مصب سے انہوں نے سدیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: خوش نصیب ہے وہ

شخص جس نے میرے اہل بیتؑ کے قائم کو دیکھا اور ان کے قیام سے پہلے ان کی اقتداء کی، انہیں امام تسلیم کیا اور ان سے پہلے ائمہ ھدی کو امام مانا اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کی وہی میرے رفیق اور میری نظر میں میری امت میں سب سے زیادہ معزز ہے اسی حدیث کو ینابیع المودۃ میں امام صادقؑ سے نقل کیا ہے۔

۳۔ بشارۃ المصطفیٰ۔ شیخ ابو علی، حسن بن محمد بن حسن طوسی نے ابو عبد اللہ، محمد بن احمد شہر یار اور ابو محمد، حسن بن الحسین بن بابویہ سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی طوسی سے انہوں نے شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان سے انہوں نے ابو القاسم جعفر بن محمد سے انہوں نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے یونس بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عمر بن شمر سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہماری ایک جماعت تھی، جب ہم اپنے فرائض سے فارغ ہوئے تو ہم نے رخصت چاہی اور عرض کی فرزندِ رسول ہمیں کچھ نصیحت کیجئے، فرمایا: تمہارے طاقت والوں کو تمہارے کمزور لوگوں کی مدد کرنا چاہئے اور تمہارے مالداروں کو تمہارے ناداروں پر مہربانی کرنا چاہئے اور آدمی کو چاہئے کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ہمارے اسرار کو چھپاؤ اور ہماری گردنوں پر لوگوں کو سوار نہ کرو اور ہمارے امر میں غور کرو اور ہماری طرف سے جو حدیث تم تک پہنچے اگر قرآن کے موافق دیکھو تو اسے قبول کرلو اور اگر اس کے موافق نہ محسوس کرو تو اسے رد کردو اور اگر اس کے بارے میں شبہ میں پڑ جاؤ کوئی فیصلہ نہ کرسکو تو ٹھہر جاؤ اور اسے ہماری طرف پلٹا دو تا کہ ہم تمہارے سامنے اس کی ایسی ہی شرح کریں جیسی ہمارے لئے کی گئی ہے اور جب تم ایسے ہو جاؤ گے جیسی ہم نے تمہیں وصیت کی ہے تو ان کے غیر کی طرف نہیں جاؤ گے اگر ہمارے قائم کے ظہور سے پہلے تم میں سے کوئی مر جائے تو وہ شہید ہے اور تم میں سے جو ہمارے قائم کو دیکھے گا اور ان کی رکاب میں ان کی طرف سے جنگ کرے گا تو اس کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے اور جو شخص قائمؑ کے سامنے ہمارے لئے بھاگ دوڑ کی حالت میں مارا

جائے تو اس کیلئے بیس شہیدوں کا ثواب ہے۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۷۵، دوسری فصل کے باب اول کی ح ۸۷ پانچویں باب کی ح ۳ دسویں باب کی ح ۲ اور ستائیسویں باب کی ح ۷ اور چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱۱ اور نویں فصل کے باب اول کی ح ۲ دلالت کر رہی ہے۔

پانچواں باب

اس شخص کی فضیلت میں جو آپؑ کی غیبت میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی محبت پر باقی رہا

اس باب میں ۲۴ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ احمد بن زیاد بن جعفر ھمدانی نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بسطام بن مرہ سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: سید العابدین، علی بن الحسین نے فرمایا: جو شخص ہمارے قائم کی غیبت میں ہماری محبت پر باقی و ثابت رہا، خدا اس کو بدر و احد کے ہزار شہدوں کے برابر اجر عطا کرے گا۔

۲۔ کمال الدین۔ اپنی سند سے امام جعفر بن محمد سے آپ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد علی بن ابی طالب سے ایک طویل حدیث میں جو کہ نبی کی وصیت سے متعلق ہے۔ ذکر کیا ہے کہ رسولؐ نے آپ سے فرمایا: اے علی! جان لو کہ ایمان کے لحاظ سے حیرت انگیز ترین انسان اور یقین کے اعتبار سے سب سے عظیم وہ لوگ ہیں جو آخری زمانہ میں ہوں گے جو نبیؐ سے ملحق نہیں ہوئے ہیں اور انہیں حجت سے محروم رکھا جائے گا۔ ایک نسخہ میں ہے کہ حجت کو ان سے پوشیدہ رکھا جائے گا۔ وہ تاریکی سے روشنی پر ایمان لائے ہیں۔ اسی کو ینابیع المودۃ میں ص ۴۹۴ پر نقل کیا ہے۔

۳۔کمال الدین۔محمد بن الحسن بن احمد بن الولید نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ البرقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن المغیرہ سے انہوں نے مفضل بن صالح سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابو جعفر باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں ان کے امام ان کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے ،خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس زمانہ میں ہمارے امر پر ثابت رہیں گے ان کا ادنیٰ ثواب یہ ہے کہ انہیں خدا ندا دے گا۔فرمائے گا: میرے بندو! میری کنیزو! تم میرے راز پر ایمان لائے میرے غیب کی تصدیق کی ،میری طرف سے اچھے ثواب کی خوشخبری لو،اے میرے بندو اور اے میری کنیزو! میں تسلیم کرتا ہوں کہ تمہارا حق ہے،تم سے درگزر کرتا ہوں اور تمہیں بخش دیتا ہوں اور تمہاری وجہ سے میں اپنے بندوں کو بارش سے سیراب کرتا ہوں اور ان سے بلاء کو دفع کرتا ہوں،اگر تم نہ ہوتے تو ان پر ضرور اپنا عذاب نازل کرتا۔جابر کہتے ہیں: میں نے عرض کی: فرزند رسول کونسی چیز افضل ہے کہ جس پر اس زمانہ میں مومن عمل کرے فرمایا: زبان پر قابو رکھنا اور گھر میں رہنا۔

۴۔کمال الدین۔محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے محمد بن یحییٰ العطار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ہمارے بہت سے اصحاب سے اور انہوں نے داؤد بن کثیر رقی سے انہوں نے ابو عبداللہ سے خداوند عالم کے اس قول " الـذيـن يـومـنـون بـالغيب" کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو حضرت قائم کے قیام سے پہلے اس بات پر ایمان لایا کہ وہ برحق ہیں۔(یہی غیب پر ایمان ہے)

۵۔کمال الدین۔علی بن احمد الدقاق نے احمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی القاسم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام صادقؑ سے خدا کے اس قول " الـم ذلک الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يومنون بالغيب " کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: متقین سے مراد شیعیان علیؑ ہیں اور غیب سے مراد غائب وحاضر کیلئے حضرت

حجت ہیں اور یہ خدا کا قول ہے " و یقولون لو لا انزل علیہ آیت من ربہ فقل انما الغیب للہ فانتظر وا انی معکم من المنتظرین" اس حدیث کو الحجۃ میں اسی اسناد کے ساتھ بس اس فرق کے ساتھ کہ اس میں احمد بن ابی عبداللہ کوفی کی بجائے محمد بن ابی عبداللہ کوفی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ غیب سے مراد حجت القائم ہیں اور یہی اس کا ثبوت ہے۔

٦۔ کمال الدین۔ مظفر علوی نے محمد بن جعفر بن مسعود اور حیدر بن محمد بن نعیم سمرقندی اور انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: کہ خدا کے اس قول "یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمنھا خیراً کے بارے میں جعفر صادق بن محمد نے فرمایا: یعنی ہم میں سے قائم المنتظر مراد ہیں (یعنی جو شخص آپ کے ظہور سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اس ایمان سے پہلے اس نے کوئی نیک کام انجام نہیں دیا ہوگا تو اس کا ایمان کوئی فائدہ نہیں پہچا سکے گا) اور فرمایا: اے ابوبصیر خوش نصیب ہیں ہمارے قائم کے شیعہ جو کہ ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کے ظہور کے منتظر ہیں اور ظہور کے زمانہ میں ان کے فرمانبردار ہیں یہی تو خدا کے اولیاء ہیں کہ جن پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوتے ہیں"۔

٧۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر بن مظفر علوی سمرقندی نے جعفر بن محمد بن مسعود عیاشی سے انہوں نے جعفر بن احمد سے انہوں نے عمرکی بن بحر نوفلی سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے مروان بن موسیٰ سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امام جعفر صادقؑ بن محمد نے فرمایا طوبیٰ ہے اس شخص کیلئے جس نے ہمارے قائم کی غیبت کے زمانہ میں ہمارے امر سے تمسک کیا اور ہدایت کے بعد اس کے دل میں کجی پیدا نہ ہوئی عرض کیا گیا: میں قربان یہ طوبیٰ کیا ہے؟ فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جسکی جڑ علی بن ابی طالبؑ کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے اور یہ خدا کا قول ہے: طوبی لھم و حسن مآب ان کیلئے طوبیٰ اور بہترین جائے بازگشت ہے۔

۸۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۲۱) کتاب المحجہ سے، اس میں یزید بن معاویہ عجلی سے اور انہوں نے امام محمد باقرؑ سے خدا کے اس قول "یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا و رابطوا" کے بارے میں فرمایا: یعنی فرائض کی ادائیگی پر صبر اور اپنے دشمن کی اذیت پر صبر کرو اور امام مہدی منتظر سے رابطہ قائم کرو۔

۹۔ نہج البلاغہ۔ (ج۲ خ ۱۸۵) زمین سے چمٹ جاؤ، بلاؤں پر صبر کرتے رہو اور اپنی زبان کی خواہشوں سے مغلوب ہو کر اپنے ہاتھوں اور تلواروں کو حرکت نہ دو اور جس میں خدا نے تمہارے لئے جلدی نہیں کی ہے اس میں تم جلدی نہ کرو کیونکہ تم میں جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ کے حق کو پہچانتے ہوئے اپنے بستر پر مر جائے تو وہ شہید مرتا ہے اور اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے اور جس نیک عمل کی اس نے نیت کی ہے اس کے ثواب کا مستحق ہے اور اس کی یہ نیت تلوار کھینچنے کے برابر ہے بیشک ہر چیز کی ایک مدت و میعاد ہوتی ہے۔

۱۰۔ غیبت الشیخ۔ فضل بن شاذان نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ کا ارشاد ہے کہ تمہارے بعد ایک قوم آئے گی کہ جس کے ایک آدمی کا اجر تمہارے پچاس آدمیوں کے اجر کے برابر ہے۔ صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ: ہم بدر، احد اور حنین میں آپؐ کے ساتھ تھے اور ہمارے بارے میں قرآن میں آیتیں بھی نازل ہوئی ہیں۔ فرمایا: اگر تم اس مصیبت کو اٹھاتے جو وہ اٹھائیں گے تو ان جیسا صبر نہ کر پاتے۔ خرائج میں بھی ایسی ہی حدیث نقل ہوئی ہے۔

۱۱۔ غیبت الشیخ۔ فضل بن فضال نے ثعلبہ بن میمون سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: اپنے امام کو پہچانو! جب تم انہیں پہچان لوگے تو تمہیں اس امر کے تقدم و تاخر سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور جس نے اپنے امام کو پہچان لیا اور پھر وہ اس امر کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا اور اس کے بعد حضرت قائمؑ کا خروج ہوا تو اس کا اجر اس شخص کی مانند ہوگا جو کہ حضرت قائمؑ کے ساتھ ان کے خیمہ میں ہوگا۔

۱۲۔ غیبت الشیخ۔ فضل نے ابن فضال سے انہوں نے مثنی الحناط سے انہوں نے عبداللہ بن

عجلان سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے اس امر کو پہچان لیا اور پھر وہ حضرت قائم کے قیام کرنے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کا اجر اس شخص کے برابر ہے جس نے آپ کی رکاب میں رہ کر جنگ کی۔

۱۳۔ بحار الانوار۔ میں صدوقؒ کی مجالس سے اپنی سند سے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک دن رسولؐ نے فرمایا: اے کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کر لیتا۔ ابوبکر و عمر نے عرض کی: کیا ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں کیا ہم آپ پر ایمان نہیں لائے اور آپؐ کے ساتھ ہجرت نہیں کی؟ فرمایا تم ایمان بھی لائے ہو اور تم نے ہجرت بھی کی ہے پھر آپؐ نے فرمایا: اے کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کر لیتا: پھر وہی جملہ کہا گیا: تو رسولؐ نے فرمایا: تم میرے صحابی ہو لیکن جو لوگ تمہارے بعد آئیں گے وہ میرے بھائی ہیں وہ مجھ پر ایمان لائیں گے، مجھ سے محبت کریں گے، میری تصدیق کریں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہے، اے کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کر لیتا۔

۱۴۔ المحاسن۔ (کتاب الصفوۃ و النور) میں اپنی سند سے فضیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوجعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں: جو شخص مر گیا اور اس کا کوئی امام نہیں تھا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور لوگ کوئی عذر نہیں پیش کر سکیں گے جب تک کہ اپنے امام کو نہیں پہچان لیں گے اور جو شخص مر گیا جبکہ وہ اپنے امام کی معرفت رکھتا تھا تو اسے اس امر کا تقدم و تاخر کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور جو شخص امامت کی معرفت رکھتے ہوئے مر گیا تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو حضرت قائم کے ساتھ آپ کے خیمہ میں ہو۔

۱۵۔ المحاسن۔ (کتاب الصفوۃ و النور) میں اپنے والد سے انہوں نے علاء بن سیابہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوعبداللہ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص ہمارے اس امر پہ مر گیا تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے حضرت قائمؑ کے رواق۔ برآمدہ۔ میں خیمہ لگایا ہو بلکہ اس شخص کی طرح ہے کہ جس نے آپ کے ہمراہ اپنی تلوار سے جہاد کیا ہو بلکہ اس شخص جیسا ہے کہ جس نے آپؐ

کے ساتھ شہادت پائی ہو بلکہ اس شخص کے مثل ہے جس نے رسول اللہؐ کے حضور میں شہادت پائی ہو۔

۱۶۔ بحار الانوار۔ تاریخ قم میں اپنی اسناد سے صفوان بن یحییٰ بیاع السابری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک روز میں ابوالحسنؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں قم کے باشندوں اور حضرت مہدیؑ کی طرف ان کے میلان کا ذکر چھڑ گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ خدا ان پر رحم کرے اور فرمایا: رضی اللہ عنہم پھر فرمایا: بیشک جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ان میں سے ایک قم والوں کیلئے ہے تمام شہروں میں وہ ہمارے بہترین شیعہ ہیں، ہماری ولایت کو خدا نے ان کی طینت میں خمیر کر دیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح۴۵، دوسری فصل کے باب اول کی ح۴۶، دسویں باب کی ح۴، ۵ اور سولہویں باب کی ح۳ چوبیسویں باب کی ح۱، اور چھیالیسویں باب کی ح۲ دلالت کر رہی ہے۔

چھٹا باب

آپؑ پر درود و سلام بھیجنے کا طریقہ

اس باب میں ۶ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔فضل بن شاذان نے ابن محبوب سے انہوں نے عمر بن شمر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی ہمارے قائمؑ سے ملاقات کرے اور انہیں دیکھے تو کہے: **السلام علیکم یا اهل بیت النبوة و معدن العلم و موضع الرسالة**، سلام ہو آپ پر اے نبوت کے اہل بیت، معدن علم اور رسالت کے مرکز۔

۲۔کمال الدین۔روایت کی گئی ہے کہ حضرت قائمؑ پر اس طرح سلام بھیجنا چاہئے، **السلام علیک یا بقیة الله فی ارضه**۔

۳۔مصباح المتہجد۔ہمارے کچھ علماء نے ہم کو ابو الفضل شیبانی کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے کہا: ہم سے ابو محمد عبداللہ بن محمد العابد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے مولا ابو محمد حسن بن علیؑ (امام حسن عسکریؑ) سے ۲۵۵ھ میں سامراء میں آپ کے گھر میں گذارش کی کہ مجھے نبی اور ان کے اوصیاء پر درود بھیجنے کا طریقہ املا کرا دیجئے، میں اپنے ساتھ ایک بڑا کاغذ لے گیا تھا چنانچہ آپ نے کتاب الصلوات علی النبیؐ کے علاوہ مجھے املا لکھایا۔پھر آپ پر اور کیے بعد دیگرے صاحب الزمان تک تمام

ائمہ علیہم السلام پر درود کا ذکر کیا اور فرمایا: ولی امر المنتظر پر اس طرح درود بھیجنا چاہئے۔

اللھم صل علیٰ ولیک و ابن اولیائک الذین فرضت طاعتھم و اوجبت حقھم و اذھبت عنھم الرجس و طھرتھم تطھیرا، اللھم انصرہ و انتصر بہ لدینک و انصر بہ اولیائک و اولیائہ و شیعتہ و انصارہ و اجعلنا منھم ، اللھم اعذہ من شر کل باغ و طاغ و من شر جمیع خلقک و احفظہ من بین یدیہ و من خلفہ و عن یمینہ و عن شمالہ و احرسہ و امنعہ ان یوصل الیہ بسوء و احفظ فیہ رسولک و آل رسولک و اظھر بہ العدل و ایدہ بالنصر و انصر ناصریہ و اخذل خاذلیہ و اقصم بہ جبابرۃ الکفر (الکفرۃ نخ) و اقتل بہ الکفار و المنافقین و جمیع الملحدین حیث کانوا من مشارق الارض و مغاربھا و برھا و بحرھا و املا بہ الارض عدلا و اظھر بہ دین نبیک علیہ و آلہ السلام و اجعلنی اللھم من انصارہ و اعوانہ و اتباعہ و شیعتہ و ارنی فی آل محمد ما یاملون و فی عدوھم ما یحذرون الہ الحق آمین .

ترجمہ: اے اللہ اپنے ولی اور اپنے اولیاء کے فرزند پر رحمت نازل فرما کہ جن کی طاعت تو نے فرض کی ہے، اور ان کے حق کو واجب کیا ہے اور ان سے رجس کو دور رکھا ہے اور اس طرح پاک رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے اے اللہ ان کی مدد فرما اپنے دین کی خاطر انہیں غلبہ عطا کر اور ان کے ذریعہ اپنے اولیاء، ان کے محبوں، شیعوں اور ان کے انصار کی مدد فرما، اور ہمیں بھی ان میں قرار دے۔ اے اللہ انہیں۔ امام زمانہ کو۔ ہر باغی و سرکش کے شر سے اور اپنی تمام مخلوق کے شر سے پناہ میں رکھ اور آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے بائیں سے ان کی حفاظت فرما۔ اور ان کی نگہبانی کر کہ کوئی برائی ان تک نہ پہنچے اور ان کے بارے میں اپنے رسول اور آل رسول کی حفاظت فرما ان کے وسیلہ سے عدل کا بول بالا کر دے اور مدد کے ذریعہ ان کی تائید فرما، ان کے مددگاروں کی مدد فرما اور انہیں چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے اور ان کے ذریعہ سرکش کافروں کی کمر توڑ دے، ان کے

وسیلہ سے کفار، منافقین اور تمام ملحدین کو۔ وہ جہاں بھی ہوں مشرق میں، مغرب میں خشکی میں، ترائی میں۔ موت کے گھاٹ اتار دے اور ان کے ذریعہ زمین کو عدل سے پر کر دے اور اپنے نبیؐ کے دین کو غالب کر دے اور اے اللہ مجھے ان کے انصار و مددگار اور ان کے شیعوں میں قرار دے اور مجھے آل محمد میں وہ چیز دکھا دے جس کی وہ امید رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں میں وہ چیز دکھا دے جس سے وہ ڈرتے ہیں برحق معبود قبول فرما اس حدیث کو، جمال الاسبوع، میں اپنی سند سے امام حسن عسکریؑ سے نقل کیا ہے۔

۴۔ احتجاج۔ محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا امام زمانہ کی طرف سے ایک تحریر۔ توقیع۔ صادر ہوئی خدا اس توقیع کی حفاظت کرے، مسائل کے بعد لکھا ہے: رحمٰن و رحیم خدا کے نام سے نہ تم ان کے امر کو سمجھتے ہو اور نہ ان کے اولیاء۔ دوستوں۔ کو قبول کرتے ہو، انتہائی درجہ کی دانائی ہے ان لوگوں کو دھمکیاں کوئی کام نہیں دیتی ہیں جو ایمان نہیں لائے، سلام ہو ہم پر اور سلام ہو خدا کے نیک بندوں پر جب تم ہمارے ذریعہ خدا کی یا ہماری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ کرو تو اس طرح کہو جس طرح خدا نے کہا ہے: سلام ہو آل یاسین پر، سلام ہو آپ پر اے اللہ کی طرف دعوت دینے والے، پوری زیارت اور اس دعا کو پڑھے جو اس کے آخر میں ہے۔ احتجاج (ص ۴۷۶) اور ادعیہ و زیارات کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں اور اس زیارت اور اس کے علاوہ ماثور زیارات کے ذریعہ آپ کی زیارت پڑھیں آپ سے توجہ نہیں ہٹنا چاہئے خصوصاً اماکن اور ان اوقات میں جن میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے۔ اپنی نیک دعاؤں میں مجھے بھی فراموش نہ فرمائیں۔

اسی پر دوسری فصل کی پینتیسویں باب کی ح ۱۱ اور چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱۵ دلالت کر رہی ہے۔

ساتواں باب

آپؑ کی دعا اور ان بعض دعاؤں کے بارے میں جو آپ سے ماثور و منقول ہیں

اس باب میں ۱۳ حدیثیں ہیں

۱۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالحسین، محمد بن ہارون بن موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابو علی محمد بن ھمام سے انہوں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد حمیری سے انہوں نے احمد بن جعفر سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے اس کو امیرالمومنین کی طرف مرفوع کیا ہے کہ آپ نے صفت قائم کے بارے میں فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ محجل گھوڑے پر سوار وادی السلام سے مسجدِ سہلہ کی طرف جارہے ہیں کھجور ٹپک رہی ہے۔ اور آپ دعا فرماتے ہیں:

لا الـه الا الـلـه حـقـا حقا لا اله الا الله ايمانا و صدقا لا اله الا الله تعبدا و رقا الـلـهـم مـعيـن كـل مـومن و حيد، و مذل كل جبار عنيد، انت كهفي حين تعيينى المذاهب، و تضيق عليّ الارض بما رحبت، اللهم خلقتنى و كنت عن خلقي غنيا ولو لا نصركـ اياى لكنت من المغلوبين يا مبعثر الرحمة من مواضعها، و مخرج البـر كات من معادنها و يا من خص نفسه بشموخ الرفعة فاوليائه بعزه يتعززون، يا مـن وضـعـت لـه الـمـلـوكـ نيـر الـمـذلة علىٰ اعناقهم فهم من سطوته خائفون ،

اسئلک باسمک الذی قصرت عنه خلقک فکل لک مذعنون، اسئلک ان تصلی علی محمد و علیٰ آل محمد و ان تنجز لی امری و تعجل لی الفرج و تکفینی و تعافینی و تقضی من حوائجی الساعة اللیلة اللیلة انک علی کل شیء قدیر.

برحق خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور ایمان وسچائی کے ساتھ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بندگی وغلامی کے ساتھ کہتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اے اللہ تو ہر تنہا مومن کا مددگار ہے اور ہر ظالم وسرکش کو ذلیل کرنے والا ہے اور جب مجھے مذاہب فکر مند کرتے ہیں تو، تو ہی میری پناہ گاہ ہے اور زمین مجھ پر اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جاتی ہے۔

اے اللہ! مجھے تو نے ہی پیدا کیا ہے اور تو میرے پیدا کرنے سے بے نیاز ہے اور تیری مدد میرے شامل حال نہ ہوتی تو میں مغلوب لوگوں میں قرار پاتا، اے رحمت کو اس کی جگہوں سے ابھارنے والے اور برکتوں کو اس کے معدن سے نکالنے والے اے وہ جس نے رفعت کی بلندی کو خود سے مخصوص کیا ہے، جس کے اولیاء اس کی عزت سے خود کو سرفراز سمجھتے ہیں اے وہ جس کیلئے بادشاہ اپنے کندھوں پر ذلت کا جوار کھتے ہیں کہ وہ اس کے سطوت سے خائف ہیں، میں تجھ سے تیرے اس نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس سے تیری مخلوق قاصر ہے پس ہر ایک تیرا مطیع وفرمانبردار ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما۔ اور میرے کام ومقصد کو پورا کر دے اور میری کشائش میں تعجیل فرما، میری کفایت کر مجھے عافیت عطا کر اور میری حاجتوں کو پورا کر دے، ابھی ابھی، اسی رات میں اسی رات میں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۔ الجنتہ الماویٰ۔ کہتے ہیں۔ چالیسویں حکایت۔ صاحب تفسیر شیخ جلیل امین الاسلام فضل بن الحسن طبرسی اپنی کتاب کنوز النجاح میں لکھتے ہیں، ایک دعا صاحب الزمان علیہ سلام اللہ الملک المنان نے ابوالحسن محمد بن احمد بن ابی اللیث رحمتہ اللہ کو بغداد میں مقابر قریش میں تعلیم کی تھی، ابوالحسن نے قتل کے خوف سے بھاگ کر قریش کے مقابر میں پناہ لی تھی چنانچہ اس دعا کی برکت سے انہوں نے قتل

سے نجات پائی بھی ابوالحسن کہتے ہیں کہ آپؑ نے مجھے یہ دعا تعلیم کی: **اللھم عظم البلاء و برح الخفاء و انقطع الرجاء و انکشف الغطاء و ضاقت الارض و منعت السماء و الیک یا رب المشتکی و علیک المعول فی الشدة و الرخاء اللھم فصل علی محمد و آل محمد اولی الامر الذین فرضت علینا طاعتھم فعرفتنا بذلک منزلتھم ففرج عنا بحقھم فرجا عاجلا کلمح البصر او ھو اقرب یا محمد یا علی اکفیانی فانکما کافیای و انصرانی فانکما ناصرای یا مولای یا صاحب الزمان الغوث الغوث ادرکنی ادرکنی ادرکنی.**

اے اللہ، بلا عظیم ہوگئی، رسوائیاں ظاہر ہوگئیں، امید ٹوٹ گئی، پردہ اٹھ گیا، زمین تنگ ہوگئی اور آسمان کو روک دیا گیا پروردگار تنگی و خوش حالی میں تجھ ہی سے شکایت کی جاسکتی ہے اور تجھی پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ اے اللہ! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما وہ صاحبان امر کہ جن کی طاعت تو نے ہم پر واجب کی ہے اور اس کے ذریعہ ہمیں ان کی منزلت بتائی ہے، پس ان کے حق کے واسطہ سے ہم سے غم و محن کو بہت جلدی چشم زدن میں پلک جھپکنے سے بھی جلد دور کردے۔ یا محمد، یا علی، آپ دونوں میرے لئے کافی ہوجائیں اور میری مدد کیجئے کہ آپ میرے مددگار ہیں، یا مولا یا صاحب الزمان مدد ، مدد، ادرکنی ادرکنی ادرکنی، راوی کہتا ہے کہ وہ۔ امام زمانہ۔ یا صاحب الزمان کہتے وقت اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

۳۔ الجنۃ الماویٰ۔ (چھٹی حکایت) شیخ ابراہیم کفعمی نے کتاب ''البلد الامین'' میں مہدیؑ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص نئے ظرف میں خاک شفاء سے اس دعا کو لکھے اور اس کو دھو کر پیئے تو اسے مرض سے شفا ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ دواء و الحمد للہ شفاء و لا الہ الا اللہ کفاء ھو الشافی شفاء و ھو الکافی کفاء اذھب الباس برب الناس شفاء لا یغادرہ سقم وصلی اللہ علی محمد و آلہ النجباء.

یہ دعا امام مہدیؑ نے اس شخص کو خواب میں تعلیم کی تھی جو حائر میں رہتا تھا وہ ایک مرض میں مبتلا تھا اس نے اس کی شکایت حضرت قائم عجل اللہ فرجہ سے کی تو آپ نے اس کو لکھنے، اس کو دھونے اور اس کو پینے کا حکم دیا اس نے ایسا ہی کیا تو اسے اسی وقت شفاء ہوگئی۔

۴۔ الکلم الطیب۔ میں نے جلیل القدر، صالح، ثقہ، معتبر سادات میں سے اپنے بعض اصحاب کے خط سے لکھا ہوا دیکھا ہے میں نے رجب ۱۰۹۳ھ میں جامع کمالات الانسیہ والصفات القدسیہ برادر ایمانی امیر اسماعیل بن حسین بیگ بن علی بن سلیمان الجابری الانصاری سے سنا کہ، خدا ان کے برہان کو روشن کرے، کہ کہتے ہیں: میں نے صالح و متقی، شیخ حاج علی مکی سے سنا کہ انہوں نے کہا: میں حق کے منکر سے بحث کی بنا پر تنگی اور شدت میں مبتلا ہو گیا تھا مجھے اندیشہ تھا کہ میں قتل یا ہلاک نہ کر دیا جاؤں کہ۔ مجھے میری جیب میں یہ دعا لکھی ہوئی ملی، مجھے کسی نے دی نہیں تھی اس سے مجھے تعجب ہوا، میں متحیر تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کہنے والا صلحاء اور زہاد کے لباس میں تھا وہ کہہ رہا تھا کہ: فلاں دعا تمہیں ہم نے دی ہے اس کو پڑھ کر دعا مانگو تو تنگی و شدت سے نجات پا جاؤ گے لیکن مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کہنے والا کون ہے، اس سے میرا تعجب اور بڑھ گیا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت حجۃ المنتظر کی زیارت کی تو آپؑ نے فرمایا: جو دعا میں نے تمہیں دی تھی اس کو پڑھا کرو جو تم چاہتے تھے وہ سکھا دیا گیا ہے۔

میں نے بارہا اس کا تجربہ کیا ہے اور کشائش کے قریب پایا ہے اس کے بعد وہ دعا ایک زمانہ تک مجھ سے گم ہوگئی، اس کے گم ہو جانے کا مجھے بہت افسوس تھا اور اپنی بد عملی پر استغفار کرتا تھا، ایک مرتبہ ایک شخص آیا کہنے لگا یہ دعا فلاں جگہ آپ سے چھوٹ گئی تھی۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ میں کبھی اس جگہ گیا تھا، میں نے دعا لے لی اور سجدہ شکر بجالایا دعا یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم رب اسئلک مددا روحانيا تقوى به قواى الكلية و الجزئية حتى اقهر بمبادى نفسى كل نفس قاهرة فتنقبض لى اشارة دقائقها انقباضا تسقط به قويها حتى لا يبقى فى الكون ذو روح الا و نار قهرى قد

احرقت ظهوره یا شدید یا شدید یا ذا البطش الشدید یا قاهر یا قهار اسئلک بما اودعته عزرائیل من اسمائک القهریة فانفعلت له النفوس بالقهر ان تودعنی هذا السر فی هذه الساعة حتی الین به کل صعب و اذلل به کل منیع بقوتک یا ذا القوة المتین .

ترجمہ اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے، میرے پروردگار! میں تجھ سے روحانی مدد چاہتا ہوں اس کے ذریعہ میرے کلی وجزی قوی قوی ہو جائیں یہاں تک کہ میرے نفس کے مبادی سے ہر قاہر نفس مغلوب ہو جائے اور میرے لئے اس سے باریک اشارہ محدود ہو جائے اور اس سے اس کے قویٰ شکستہ ہو جائیں یہاں تک کہ دنیا میں کوئی ذی روح ایسا نہ بچے کہ جس کی پشت کو میرے قہر کی آگ نہ جلا دے، اے شدید، اے شدید اے سخت گرفت کرنے والے، اے قاہر اے قہار میں تجھ سے تیرے اس قہری اسم کا سوال کرتا ہوں جو تو نے عزرائیل کو ودیعت کیا ہے کہ جس سے نفوس اس سے قہری طور پر متاثر ہو جاتے ہیں۔ مجھے یہ راز تو ابھی بتا دے، تاکہ سخت ودشوار کام میرے لئے نرم ہو جائے اور غالب وزبردست گردن جھکا دے، تیری قوت سے اے زبردست قوت والے۔

اگر ممکن ہو تو سحر کے وقت اس کو تین مرتبہ پڑھے، پھر صبح کو تین مرتبہ، پھر شام کو تین مرتبہ پڑھے اور اگر پڑھنے والے پر زیادہ مشکل آن پڑے تو اس کو پڑھنے کے بعد تیس مرتبہ "**یا رحمن یا رحیم ، یا ارحم الراحمین اسئلک اللطف بما جرت به المقادیر**" پڑھے۔

۵۔ الکلم الطیب۔ یہ عظیم دعا صاحب الامر کی طرف سے اس شخص کیلئے آئی تھی جس کی کوئی چیز گم ہو گئی تھی اس کو کوئی حاجت درپیش تھی اس کا بھی مذکورہ دعا کی مانند عجیب قصہ ہے، طلب حاجت کے وقت دعا کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے، دعا یہ ہے: **بسم الله الرحمن الرحیم انت الله الذی لا اله الا انت مبدء الخلق و معیدهم و انت الله الذی لا اله الا انت مدبر الامور و باعث من فی القبور و انت الله الذی لا اله الا انت القابض الباسط و انت الله الذی لا اله الا انت وارث الارض و من علیها اسئلک**

باسمک الذی اذا دعیت بہ اجبت و اذا سئلت به اعطیت و اسئلک بحق محمد و اهل بیته و بحقهم الذی اوجبته علیٰ نفسک ان تصلی علیٰ محمد و آل محمد و ان تقضی لی حاجتی الساعة الساعة یا سیداہ یا مولاہ یا غیاثاہ اسئلک بکل اسم سمیته به نفسک و استاثرت به فی علم الغیب عندک ان تصلی علیٰ محمد و آل محمد و ان تعجل خلاصنا من هذہ الشدة یا مقلب القلوب و الابصار یا سمیع الدعاء انک علیٰ کل شیء قدیر برحمتک یا ارحم الراحمین.

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو کہ رحمٰن ورحیم ہے۔تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے مخلوق کا آغاز بھی تو ہی ہے، انجام بھی تو ہی ہے،تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے،تو ہی امور کو منظم کرنے والا اور قبروں سے مردوں کو اٹھانے والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہی سمیٹنے والا اور پھیلانے والا ہے،تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو زمین اور اس کی ہر چیز کا وارث ہے، میں تجھ سے تیرے اس نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر اسکے ذریعہ تجھ سے دعا مانگی جائے تو تو قبول کر لیتا ہے اور اگر اس کے ذریعہ تجھ سے سوال کیا جائے تو تو عطا کرتا ہے، میں تجھ سے محمد اور ان کے اہل بیت کے اور ان کے اس حق کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ جو تو نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میری حاجت کو ابھی، ابھی پورا کر دے اے میرے سردار، اے میرے مولا اے میری فریاد کو پہنچنے والے، میں تجھ سے ہر اس اسم کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ جس سے تو نے خود کو موسوم کیا ہے اور اسے اپنے پاس علم غیب میں اپنے سے مخصوص کیا ہے محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ہم کو اس شدت و سختی سے جلد رہائی عطا کر، اے دلوں اور آنکھوں کو بدلنے والے اے میری دعا کو سننے والے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۶۔الجنۃ الواقیۃ۔چھبیسویں فصل میں اپنی دعا میں (صاحب الامر) فرماتے ہیں۔ یـــا نـور

النور یا مدبر الامور یا باعث من فی القبور صل علیٰ محمد و آل محمد و اجعل لی و لشیعتی من الضیق فرجاً و من الهم مخرجاً و اوسع لنا المنهج و اطلق لنا من عندک ما یفرج و افعل بنا ما انت اهله یا کریم (ترجمہ) اے نور سب نوروں کے نور اے امور کو منظم رکھنے اور انہیں کما حقہ چلانے والے اے مردوں کو قبر سے اٹھانے والے محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما۔ اور میرے اور میرے شیعوں کو تنگی وسختی سے کشائش قرار دے اور ہر غم سے نجات عطا کر اور ہمارے راستہ کو کشادہ کر دے اور اپنے پاس سے وہ چیز مرحمت فرما جو باعث کشائش وخوشحالی ہو اور ہمارے ساتھ وہی سلوک کر جو تیرے شایان شان ہے۔

جو اس دعا کے پڑھنے پر مداومت کرے وہ صاحب الامر کے ساتھ محشور ہوگا۔ انشاللہ۔

۷۔ مہج الدعوات۔ ہمارے مولا حضرت قائم صلوات اللہ علیہ کا یہ حرز ہے بسم الله الرحمن الرحیم یا مالک الرقاب و هازم الاحزاب یا مفتح الابواب یا مسبب الاسباب سبب لنا سببا لا نستطیع له طلبا بحق لا اله الا الله محمد رسول الله صلوات الله علیه و علیٰ آله اجمعین.

آغاز اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے اے گردنوں کے مالک اے گروہوں کو شکست دینے والے اے بند دروازوں کو کھولنے والے اے مسبب الاسباب ہمارے لئے ایسا سبب قرار دے کہ جس کو مانگنے کی ہم میں استطاعت نہ ہو اللہ کے سوا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں ان پر اور ان کی آل پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔

۸۔ مہج الدعوات۔ (ایک طویل حدیث کے ذیل میں کہ جس میں ائمہ کے قنوت درج کئے گئے ہیں) ہمارے مولا حضرت حجت بن الحسن علیہما السلام کا قنوت:

اللهم صل علیٰ محمد و آل محمد و اکرم اولیائک بانجاز وعدک و بلغهم درک ما یأملونه من نصرک و اکفف عنهم باس من نصب الخلاف

علیک و تمرد بمنعک علی رکوب مخالفتک واستعان برفدک علی فلّ حدک و قصد لکیدک بایدک و وسعته حلما لتاخذه علی جهرة، و تستاصله علی عزة فانک اللهم قلت و قولک الحق حتی اذا اخذت الارض زخرفها و ازینت (الآیة) و قلت فلما آسفونا انتقمنا منهم و ان الغایة عندنا قد تناهت و انا لغضبک غاضبون و علیٰ نصر الحق متغاضبون و الیٰ ورود امرک مشتاقون ولا نجاز وعدک مرتقبون و لحلول وعیدک باعدائک متوقعون، اللهم فاذن بذلک وافتح طرقاته و سهل خروجه و وطیء مسالکه و اشرع شرائعه و اید جنوده و اعوانه و بادر باسک القوم الظالمین و ابسط سیف نقمعک علیٰ اعدائک المعاندین و خذ با لثار انک جواد مکار.

اے اللہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اپنا وعدہ پورا کر کے اپنے اولیاء کو سرفراز فرما اور ان تک اس نصرت کو پہنچا دے جس کی انہیں تجھ سے امید ہے اور ان سے اس شخص کے شر کو دور رکھ جس نے تیری مخالفت کی اور تیرے منع کرنے کے باوجود سرکشی پر اتر آیا اور تیرے حدود کو توڑنے میں تیری مدد کا سہارا لیا اور تیری تدبیر ٹھکرانے کی ٹھان لی اور تو نے حلم و بردباری کی وجہ سے اسے چھوٹ دیدی تا کہ اسے جو کرنا ہے وہ کر گذرے، اے اللہ تیرا قول حق ہے کہ جب زمین نے زینت پائی اور سنوری تو انہوں نے ہمیں غیظ دلایا تو ہم نے بھی ان سے انتقام لیا اور انہیں آنا تو ہمارے ہی پاس ہے ہم تیرے غضب پر غضبناک ہونے اور حق ونصرت کیلئے قہر کرنے والے ہیں۔

اور تیرے امر کے آنے کے مشتاق ہیں اور تیرے وعدے کے پورا ہونے کے منتظر ہیں اور تیرے دشمنوں پر تیرے عذاب کے نازل ہونے کی توقع رکھتے ہیں پس اے اللہ اس کے ذریعہ اسکے راستوں کو کھول دے اور ان کے خروج وظہور کو آسان بنادے اور ان کے مسالک پر گامزن کر دے اور ان کے طریقوں کو رائج کر دے اور ان کے لشکر اور مددگاروں کی تائید فرما۔ ظالموں کو جلد از جلد نابود فرما اور اپنے معاند دشمنوں پر تلوار کھینچ لے اور ان سے انتقام لے بیشک تو جواد وتدبیر والا ہے اس

کے بعد مہج میں آپ کے قنوت کی ایک اور دعا نقل کی ہے جس کا اول اللھم مالک الملک ہے۔

۹۔ مہج الدعوات۔ موصوف کہتے ہیں میں نے ابوالفضل بن حسن طبری رضی اللہ عنہ کی تالیف کنوز النجاح مولانا الحجۃ سے منقول لکھا ہوا دیکھا ہے احمد بن الدرنی نے خزامہ سے انہوں نے ابوعبد اللہ الحسین بن محمد البزوفری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: آپ کی طرف سے ایک تحریر صادر ہوئی! جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو اسے چاہئے کہ شب جمعہ میں آدھی رات کے بعد غسل کرے۔ مصلے پر جائے دو رکعت نماز بجالائے پہلی رکعت میں الحمد پڑھے اور جب (ایاک نعبد و ایاک نستعین) پر پہونچے تو اسے سو مرتبہ پڑھے اور سویں مرتبہ کے ساتھ سورہ حمد تمام کرے اور ایک مرتبہ سورۂ توحید پڑھے پھر رکوع و سجدہ کرے اور ان میں سات سات مرتبہ سبحان اللہ کہے اور دوسری رکعت کو بھی اسی طرح بجالائے اور یہ پڑھے خدا اسکی دعا کو ضرور قبول کرے گا خواہ کچھ بھی ہو مگر یہ قطع رحم کیلئے نہ ہو:

اللھم ان اطعتک فالمحمدۃ لک و ان اعصیتک فالحجۃ لک منک الروح و منک الفرج سبحان من انعم و شکر سبحان من قدر و غفر اللھم ان کنت قد عصیتک فانی قد اطعتک فی احب الاشیاء الیک و ھو الایمان بک لم اتخذ لک ولدا و لم ادع لک شریکا منا منک بہ علی لا منا منی بہ علیک و قد عصیتک یا الھیٰ علی غیر وجہ المکابرۃ ولا الخروج عن عبودیتک ولا الجحود لربوبیتک ولک اطعت ھوای و ازلنی الشیطان فلک الحجۃ علی و البیان فان تعذبنی فبذنوبی غیر ظالم و ان تغفر لی و ترحمنی فانک جواد کریم یا کریم یا کریم (یہاں تک کہ سانس ٹوٹ جائے) پھر کہے **یا آمنا من کل شیء و کل شیء منک خائف حذر، اسئلک بامنک من کل شیء و خوف کل شیء منک ان تصلی علیٰ محمد و آل محمد و ان تعطینی امانا لنفسی و اھلی و ولدی و سائر ما انعمت بہ علی حتی لا اخاف احدا ولا احذر من شیء ابداً انک**

علی کل شیء قدیر و حسبنا اللہ و نعم الوکیل یا کافی ابراهیم نمرود و یا کافی موسیٰ فرعون اسئلک ان تصلی علیٰ محمد و آل محمد و ان تکفینی شر فلان بن فلان .

اے اللہ اگر میں نے تیری اطاعت کی ہے تو تو قابل حمد و ستائش ہے اور اگر میں نے تیری نافرمانی کی ہے تو تو حجت و دلیل میرے لئے ہے روح فرج تیری طرف سے ہے پاک ہے وہ جس نے نعمت دی اور احسان کیا پاک ہے وہ جس نے مقدر کیا اور بخشا اے اللہ اگر میں نے تیری نافرمانی کی ہے تو تیری محبوب ترین چیز میں تیری اطاعت کی ہے اور وہ تیرے اوپر ایمان ہے میں نے تیرے لئے بیٹا نہیں قرار دیا اور نہ ہی کسی کو تیرا شریک گردانا یہ تیری طرف سے میرے اوپر احسان ہے میری طرف سے تجھ پر احسان نہیں ہے معبودٰ میں نے تیری نافرمانی کی لیکن تکبر کی بنا پر نہیں اور نہ تیری عبودیت سے نکلنے کیلئے اور نہ الوہیت سے انکار کیلئے ہاں میں نے اپنی خواہش کا اتباع کیا اور شیطان نے مجھے بہکا دیا بس میرے خلاف تیرے پاس حجت ہے پھر اگر تو مجھے عذاب دیگا تو میرے گناہ کے سبب دیگا تو ظالم نہیں ہے اور اگر تو بخشے گا اور میرے اوپر رحم کریگا تو تو جواد و کریم ہے اے کریم، اے کریم، (یہاں تک کہ سانس ٹوٹ جائے) پھر کہے اے وہ جو ہر چیز سے محفوظ ہے اور ہر چیز اس سے خوف زدہ ہے میں تجھ سے ہر چیز اور ہر چیز کے خوف سے امان کا سوال کرتا ہوں محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔ تو مجھے میرے اہل اور میری اولاد اور ہر اس چیز کو امان عطا کر دے جو تو نے مجھے عطا کی ہے یہاں تک کہ میں کسی سے نہ ڈروں اور نہ کبھی کسی چیز کو خاطر میں لاؤں بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اے ابراہیم کیلئے نمرود کے خلاف کفایت کرنے والے فرعون کے مقابلہ میں موسیٰ کی کفایت کرنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور فلاں بن فلاں کے شر کے مقابلہ میں میرے لئے کافی ہو جا۔

انشاء اللہ اس شخص کے شر سے محفوظ رہے گا کہ جس کے شر سے ڈرتا ہے پھر سجدہ میں اپنی حاجت طلب کرے اور خدا سے تضرع وزاری کرے جس مومن و مومنہ نے بھی اس نماز و دعا کو خلوص کے

ساتھ پڑھا ہے اس کی دعا کی قبولیت کیلئے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور اسی وقت اور اسی شب اس کی دعا قبول ہوئی ہے خواہ کوئی بھی حاجت ہو اور یہ ہم پر اور تمام لوگوں پر خدا کا فضل ہے، اسی دعا کی "مکارم الاخلاق" میں ابوعبداللہ الحسین بن محمد المبر وفری سے مرفوع طریقہ سے روایت کی ہے اور صاحب مکیال نے فرمایا ہے میرے سامنے بارہا مشکلیں آئیں ہیں میں نے مذکورہ طریقہ سے اس نماز کو پڑھا ہے تو خدا نے اپنے کرم و احسان اور مولانا صاحب الزمان کی برکت سے اس میں میری مدد کی ہے۔

۱۰۔ مصباح للکفعمی۔ میں ان دعاؤں کو بیان کرنے کے بعد جو بیان کی ہیں، لکھا ہے: واضح رہے کہ حضرت مہدیؑ کی دونوں آخری دعاؤں کا پڑھنا نہایت ہی آسان ہے لیکن میزان میں بہت بھاری و گراں ہیں، یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کا وصف بیان کیا جائے۔ پہلی کو میں نے نہج الدعوات اور دوسری کو کتاب الادعیۃ المستجابات سے نقل کیا ہے (اس کے بعد یا مالک الرقاب کو آخر تک نقل کیا ہے) اس کے بعد دوسری دعا کو کتاب الادعیۃ المستجابات سے نقل کیا ہے اور وہ یہ ہے:

الهی بحق من ناجاک و بحق من دعاک فی البر و البحر صل علیٰ محمد و آله و تفضل علیٰ فقراء المومنین و المومنات بالغنی و السعة و علیٰ مرضی المومنین و المومنات بالشفاء و الصحة و علی احیاء المومنین و المومنات بالمغفرة و الرحمة و علیٰ غرباء المومنین و المومنات بالرد الیٰ اوطانهم سالمین بحق محمد و آله اجمعین.

معبود اس ذات کے حق کے واسطہ سے جو تجھ سے راز بیان کرتا ہے اور اس ذات کے حق کے واسطہ سے جو تجھے بیابانوں اور دریاؤں میں پکارتا ہے، محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور جو مومنین و مومنات نادار ہیں انہیں بے نیازی اور ثروت سے نواز دے اور جو مومنین و مومنات بیمار ہیں انہیں شفا و صحت عطا فرما اور جو مومنین و مومنات زندہ ہیں انہیں مغفرت و رحمت سے نواز دے اور جو مومنین

و مومنات سفر میں ہیں انہیں تندرستی اور بہرہ وری کے ساتھ ان کے وطن واپس لوٹا دے محمدؐ اور ان کی آل کے تصدق میں۔

۱۱۔ مصباح الکفعمی۔ کی انیسویں فصل، کہ جس کو مؤلف نے ادعیہ ماثورہ کے ذکر سے مخصوص کیا ہے اور ان دعاؤں کے نام نہیں ہیں کہ جن کے ذریعہ پہچانی جائیں۔ انہیں میں سے وہ دعا بھی ہے جو امام مہدیؑ سے مروی ہے:

اللھم ارزقنا توفیق الطاعة و بعد المعصیة و صدق النیة و عرفان الحرمة و اکرمنا بالھدیٰ و الاستقامة و سدد السنتنا بالصواب و الحکمة و املا قلوبنا بالعلم و المعرفة و طھر بطوننا من الحرام و الشبھة و کف ایدینا عن الظلم و السرقة و اغضض ابصارنا عن الفجور و الخیانة و اسدد اسماعنا عن اللغو و الغیبة و تفضل علی علمائنا بالزھد و النصیحة و علیٰ المتعلمین بالجھد و الرغبة و علیٰ المستمعین بالاتباع و الموعظة و علیٰ مرضی المسلمین بالشفاء و الراحة و علیٰ موتاھم بالرافة و الرحمة و علیٰ مشایخنا بالوقار و السکینة و علیٰ الشباب بالانابة و التوبة و علیٰ النساء بالحیاء و العصمة و علیٰ الاغنیاء بالتواضع و السعة و علیٰ الفقراء بالصبر و القناعة و علی الغزاة بالنصر و الغلبة و علیٰ الاسراء بالخلاص و الراحة و علیٰ الامراء بالعدل و الشفقة و علی الرعیة بالانصاف و حسن السیرة و بارک للحجاج و الزوار فی الزاد و النفقة و اقض بما اوجبت علیھم من الحج و العمرة بفضلک و رحمتک یا ارحم الراحمین.

اے اللہ ہمیں طاعت کی توفیق اور معصیت سے دوری، پاک نیت، حرمت کی پہچان عطا فرما اور ہم کو ہدایت جوئی اور استقامت سے سرفراز فرما اور ہماری زبان کو صدق گوئی اور حکمت کی طرف لوٹا دے اور ہمارے دلوں کو علم و معرفت سے معمور کر دے اور ہمارے شکم کو حرام اور شبہ والی چیزوں سے پاک کر دے اور ہمارے ہاتھوں کو ظلم و چوری سے باز رکھ اور ہماری نگاہوں کو فجور و خیانت سے موڑ دے اور ہمارے کانوں کو لغو و غیبت سے مسدود کر دے اور ہمارے علماء کو زہد و نصیحت مرحمت فرما اور طلباء کو کوشش و شوق کا جذبہ عطا کر اور سننے والوں کو پیروی اور نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت عطا کر اور

مسلمانوں کے بیماروں کو شفاء و راحت عطا کر اور ان کے مردوں کو رأفت و رحمت سے نواز اور ہمارے بزرگوں کو وقار و سکون عطا کر اور جوانوں کو (صحیح راستے کی طرف) بازگشت و توبہ کی توفیق عطا کر، عورتوں کو حیاء و عفت عطا کر اور مالداروں کو خاکساری اور بخشش کرنے کی توفیق عطا کر اور فقیروں کو صبر و قناعت عطا کر، سربازوں کو مدد و کامیابی دے اور اسیروں کو رہائی و آسودگی عطا کر، اور امیروں کو عدل و شفقت کے جذبہ اور رعیت کو انصاف اور حسن سیرت سے نواز اور حاجیوں اور زائروں کے زادراہ اور مال میں برکت عطا کر اور جو چیز تو نے ان پر حج و عمرہ میں واجب کی ہے اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دے اپنے فضل و رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

وضاحت: امام زمانہؑ سے مروی (دوسری) دعائیں، دعاؤں کی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں اس سے زیادہ کے شائقین حضرات دعاؤں کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں نیز شیخ طوسی کی کتاب غیبت ص ۱۸۰ مصباح المتہجد ص ۲۸۴ مصباح الکفعمی ص ۳۰۶ جمال الاسبوع ص ۵۰۰، ان کے علاوہ نبیؐ اور ائمہ معصومینؑ پر دہ درود بھیجیں جو رائج اور مشہور کتابوں میں درج ہیں، سید نے "جمال الاسبوع" میں لکھا ہے کہ اگر تم سے جمعہ کے دن کسی عذر کی بنا پر عصر کے تعقیبات چھوٹ جائیں تو ان صلواتوں کو ہرگز ترک نہ کرنا جن سے خدا نے ہمیں مطلع کیا ہے۔

اسی پر چوتھی فصل کے باب اول کی ح ۱۰، ۲۲ دلالت کرتی ہے، اس کتاب میں ہم نے جن احادیث کو جمع کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ تمام ہو گئیں۔ اول و آخر میں ساری تعریف خدا ہی سے مخصوص ہے، درود ہو اس کے رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر اور اس کے ولی حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) بارہویں امام پر قارئین کرام سے گذارش ہے کہ میرے اور میرے والدین کیلئے دعاء و استغفار کریں، یہ کتاب خدا کے بندے لطف اللہ صافی بن علامہ حجت آخوند ملا محمد جواد گلپایگانی کے ہاتھ سے شوال ۱۳۷۳ھ میں مکمل ہوئی۔

اسکی تصحیح میں اقل طلبہ السید احمد (عبد منافی) نے (خدا ان کو معاف کرے) بہت جانفشانی کی ہے۔

❁❁❁❁❁

ادارہ منہاج الصالحین کی کتب پر ایک نظر

سوگنامہ آل محمدؐ

سوگنامہ آل محمدؐ علامہ محمد محمدی اشتہاردی کی تالیف مستطاب ہے جس کا اردو ترجمہ علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم نے فرمایا ہے: تقریباً ہزار صفحات پر مشتمل اس کتاب میں چہاردہ معصومینؑ کے فضائل و مصائب کو نہایت جامعیت سے بیان کیا گیا ہے۔ بالخصوص مصائب محمدؐ و آل محمدؐ پر دور حاضر کے خطباً اور ذاکرین کے لئے یہ ایک نہایت مفید اور مستند پیش کش ہے۔ دو سال کے قلیل عرصے میں اسی کا تیسرا ایڈیشن شائع ہونے کو ہے۔ ہدیہ/225 روپے۔

سردار کربلا

یہ کتاب مستطاب محقق عالی قدر حجۃ الاسلام والمسلمین عباس اسماعیلی یزدی کا تاریخ کربلا کے موضوع پر بہترین سرمایہ تحقیق ہے۔ سحاب رحمت کے نام سے جسے پروفیسر مظہر عباس صاحب نے خوبصورت سلیس اور رواں دواں اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ کتب مقاتل میں تحقیق عمیق اور اسلوب بیان کے حوالے سے یہ کتاب بلندترین مقام کی حامل ہے، جس کی تالیف میں سینکڑوں قدیم کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ منفرد، تجزیاتی، تاریخ، حوالہ جاتی کتب تاریخ میں خصوصی امتیاز کی حامل ہے۔ مصائب کی دنیا میں اس کتاب کی آمد سے ہر ذی شعور اور باضمیر قاری کے ذہن میں جہان ذورد آباد ہونے کو ہے۔ ہدیہ: 300 روپے

فلسفہ غیبت مہدیؑ

شیخ صدوق علیہ الرحمہ مذہب تشیع کے نہایت بلند پایہ علمائے اعلام میں سے ہیں جنہوں نے شیعیت کو حیات نو بخشی۔ شیخ موصوف امام زمانہؑ کی دعا سے پیدا ہوئے اور انہی کے حکم سے کمال الدین و تمام النعمہ نامی کتاب عربی میں تالیف کی۔ غیبت کے موضوع پر یہ معتبر ترین کتاب ہے۔ اس کی اہمیت و

افادیت کے پیش نظر دانشمند گرامی پروفیسر مظہر عباس صاحب نے نہایت تدقیق سے تصحیح و تنقیح کے بعد اس کا انتخاب و اختصار اردو زبان میں پیش کیا ہے۔ یہ انتخاب و اختصار اپنی مثال آپ ہے، جو عربی کتاب کی دونوں جلدوں کے مطالعے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ منتظرین امام کے لئے یہ بیش بہا تحفہ، نہایت پرکشش اور جاذب نظر و قلب انداز میں منصۂ شہود پر آیا ہے۔ یقیناً یہ بھی امام زمانہؑ ہی کا اعجاز ہے کہ غیبت امام کے فلسفہ کو اس قدر سلیس، رواں دواں اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ہدیہ: 135 روپے

جنت

کتاب لاجواب "جنت" آیت اللہ دستغیب شہید کی طرف سے کی گئی "سورہ واقعہ" کی تفسیر ہے۔ تفسیر قرآن کی اگرچہ بے شمار کتابیں میسر ہیں لیکن آیت اللہ موصوف کی تفسیر کا ہر نسخہ معلومات کا سمندر اور تحقیقات کا خزانہ ہوتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ ان شاء اللہ جنت کے مناظر کو اپنے سامنے مصور پائیں گے...... انذار و تبشیر لازم و ملزوم ہیں، لہٰذا مومنوں کے مقام جنت کے ساتھ ساتھ اسی تفسیر میں آیات قرآنی کے مطابق آیت اللہ موصوف نے دوزخ کی ہولناکیوں کا بھی منظر کشی (فرمودات معصومینؑ کی روشنی میں) کی ہے۔

مولانا ریاض حسین جعفری فاضل قم کے قلم سے اس کا خوبصورت اردو ترجمہ انتہائی قابل رشک ہے۔ خوبصورت ٹائٹل، نفیس کاغذ، اعلیٰ طباعت کا نمونہ ہے۔ ہدیہ: 150 روپے

نصائح

"نصائح" آیت اللہ دستغیب شہید کی طرف سے سورہ القمر کی تفسیر کا بیش بہا ارمغان ہے۔ اس سورہ کی تفسیر میں آقائے دستغیب اعلی اللہ مقامہٗ نے اپنے اسلوب خاص کے مطابق نہ صرف معلومات دینیہ کے انبار لگائے ہیں، بلکہ بے شمار نصائح ایزدی کو بھی منظر عام پر لائے ہیں۔

مولانا ریاض حسین جعفری صاحب فاضل قم نے اس کتاب کا ترجمہ کر کے اردو کے دامن کو قرآن فہمی کے خصوصی شاہکار سے ہمکنار کیا ہے۔ نصائح ایک ایسی کتاب ہے جس کو ایک دفعہ پڑھنے کے بعد بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ خوبصورت طباعت سے بہترین کتاب کا ہدیہ: 135 روپے۔

سے منظر عام پر آئی ہے جو کتب ولایت و امامت کے فروغ کی آئینہ دار ہے۔ علامہ موصوف کی ان مجالس کے مرتب مولانا مشتاق حسین جعفری ہیں۔

اولی الامر کون؟ ایک سوال ہی نہیں بلکہ یہ پوری کتاب اس کا منہ بولتا جواب اور معصومینؑ کے اولی الامر ہونے کا زندہ ثبوت ہے۔

علامہ نسیم عباس رضوی کی مجالس کا یہ تیسرا مجموعہ بھی فضائل و مصائب اہل بیتؑ کا ایک بیش بہا خزینہ ہے۔ ہدیہ: 135 روپے

ریاض المجالس

سید العلماء آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی مدظلہ العالی زعیم حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور شیعان پاکستان کی نظر میں ایک عظیم علمی شخصیت اور باعمل دینی رہنما کا مقام رکھتے ہیں۔

اس بلند پایہ ہستی نے "ایاک نعبد وایاک نستعین" کی ایک آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں پورا عشرہ محرم خطاب فرمایا ہے۔ لہٰذا قبلہ موصوف کا یہ مجموعہ تقاریر نہ صرف مجالس کی ایک کتاب ہے بلکہ تفسیر آیۂ قرآنی کا درجہ بھی رکھتی ہے۔

ریاض المجالس میں انتہائی علمی، فکری اور پُرمغز مجالس ہیں جنہیں پڑھنے اور سننے سے عقائد محکم، اعمال صالح اور عاقبت بالخیر ہونا یقینی امر ہے۔ اس کتاب کی ابتداء میں ایک مبسوط تنقیدی مقالہ بھی شامل ہے۔ ہدیہ: 125 روپے

خطبات شیخ الجامعہ

شیخ الجامعہ آیت اللہ اختر عباس قدس سرہ علمائے پاکستان میں بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ آپ علمائے ایران و عراق میں بھی نہایت عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کو اگر شیخ العلماء کہا جائے تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔

آیت اللہ علامہ اختر عباس نے شہر سیالکوٹ میں کم و بیش ۳۳ عشرہ ہائے قوم سے خطاب فرمایا۔ خطبات شیخ الجامعہ آپ کے ایک عشرہ محرم کا مجموعہ تقاریر ہے، جسے سید شفقت حسین جعفری نے مرتب کیا ہے اور تصحیح کے فرائض پروفیسر چودھری مظہر عباس نے انجام دیئے ہیں۔

یہ کتاب قبلہ موصوف کی مجالس ہی نہیں دروس فقہ بھی ہیں۔ آپ نے فضائل مصائب کے ساتھ

افادیت کے پیش نظر دانشمند گرامی پروفیسر مظہر عباس صاحب نے نہایت تدقیق سے تصحیح و تنقیح کے بعد اس کا انتخاب و اختصار اردو زبان میں پیش کیا ہے۔ یہ انتخاب واختصار اپنی مثال آپ ہے، جو عربی کتاب کی دونوں جلدوں کے مطالعے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ منتظرین امام کے لئے یہ بیش بہا تحفہ، نہایت پرکشش اور جاذب نظر وقلب انداز میں منصۂ شہود پر آیا ہے۔ یقیناً یہ بھی امام زمانہؑ ہی کا اعجاز ہے کہ غیبت امام کے فلسفہ کو اس قدر سلیس، رواں دواں اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ہدیہ: 135 روپے

جنت

کتاب لاجواب ''جنت'' آیت اللہ دستغیب شہید کی طرف سے کی گئی ''سورہ واقعہ'' کی تفسیر ہے۔ تفسیر قرآن کی اگرچہ بے شمار کتابیں میسر ہیں لیکن آیت اللہ موصوف کی تفسیر کا ہر نسخہ معلومات کا سمندر اور تحقیقات کا خزانہ ہوتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ ان شاء اللہ جنت کے مناظر کو اپنے سامنے مصور پائیں گے...... انذار وتبشیر لازم وملزوم ہیں، لہٰذا مومنوں کے مقام جنت کے ساتھ ساتھ اسی تفسیر میں آیات قرآنی کے مطابق آیت اللہ موصوف نے دوزخ کی ہولناکیوں کا بھی منظر کشی (فرمودات معصومینؑ کی روشنی میں) کی ہے۔

مولانا ریاض حسین جعفری فاضل قم کے قلم سے اس کا خوبصورت اردو ترجمہ انتہائی قابل رشک ہے۔ خوبصورت ٹائٹل، نفیس کاغذ، اعلیٰ طباعت کا نمونہ ہے۔ ہدیہ: 150 روپے

نصائح

''نصائح'' آیت اللہ دستغیب شہید کی طرف سے سورہ القمر کی تفسیر کا بیش بہا ارمغان ہے۔ اس سورہ کی تفسیر میں آقائے دستغیب اعلی اللہ مقامہٗ نے اپنے اسلوب خاص کے مطابق نہ صرف معلومات دینیہ کے انبار لگائے ہیں، بلکہ بے شمار نصائح ایزدی کو بھی منظر عام پر لائے ہیں۔

مولانا ریاض حسین جعفری صاحب فاضل قم نے اس کتاب کا ترجمہ کر کے اردو کے دامن کو قرآن فہمی کے خصوصی شاہکار سے ہمکنار کیا ہے۔ نصائح ایک ایسی کتاب ہے جس کو ایک دفعہ پڑھنے کے بعد بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ خوبصورت طباعت سے بہترین کتاب کا ہدیہ: 135 روپے۔

بحرالمصائب

اردو میں مصائب کا زیادہ تر ذخیرہ عربی فارسی کتب سے منتقل ہوا ہے۔ علامہ...... واسطی دہلوی نے بحرالمصائب کو اردو میں رقم فرمایا۔ یہ کتاب تقریباً سو سال پہلے منصۂ شہود پر آئی۔ دورِ حاضر میں اس کی ادق زبان اور مقفٰی و مسجع انداز بیان کو سلیس اسلوب میں ڈھالنے کی ضرورت تھی۔ مولانا ریاض حسین جعفری صاحب فاضل قم نے اس کتاب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید شکل وصورت سے نواز کر شائع کیا۔

بحرالمصائب واقعی مصائب کا سمندر ہے۔ واقعات کربلا اور شہادت ہائے شہداء کو نہایت پرسوز انداز سے قلمبند کیا گیا۔ ہدیہ: 165 روپے

آفتاب ولایت

کتاب ولایت فارسی کتاب ''امام علیؑ ...... خورشید بے غروب، کا اردو ترجمہ ہے۔ جس کے مصنف محمد ابراہیم سراج ہیں جب کہ اس کا اردو ترجمہ انجینئر سید علی شیر نقوی صاحب کے قلم سے زیب قرطاس ہوا ہے۔

انجینئر صاحب نہ صرف دنیاوی و سائنسی علوم کے ماہر ہیں بلکہ دینی علوم میں بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ موصوف نے اپنی ترجمہ نگاری کی ابتداء ہی ایک ''غیر متنازعہ'' علمی کتاب سے کی ہے جس میں حضرت علیؑ کے بارے میں مختلف مکاتب فکر اور طبقات انسانی کی آراء کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ آپ کو جو مولائے کائنات کے بارے میں علمی و تحقیقی مواد کا ایک ذخیرہ مہیا کر دے گا۔ امیر المومنین کی سیرت مبارکہ پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی دنیا وآخرت سنوار سکتے ہیں۔ ہدیہ: 150 روپے

آرزوئے جبرئیلؑ

آرزوئے جبرئیلؑ درحقیقت ایک صحیفۂ علم وعمل ہے ایسی کتابوں کی دورِ حاضر میں اشد ضرورت ہے جن کو پڑھ کر اعمال صالح کو انجام دینے کی ترغیب پیدا ہو۔ اس میں حضرت جبرئیلؑ جیسے روح القدس اور امین فرشتے کی ایسی سات آرزوئیں بیان کی گئی ہیں جن میں وہ حضرت انسان سے رشک کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔

آرزوئے جبرائیل مرزا باقر الحسینی کی تالیف لطیف ہے جب کہ اس کے مترجم انجینئر سید علی شیر نقوی ہیں۔ اس کتاب کی تقریظ پروفیسر چودھری مظہر عباس نے تحریر کی ہے جو پوری کتاب کا نچوڑ اور جذبۂ عمل سے سرشار کرنے کا خوبصورت چارٹر ہے۔ نقوی صاحب کی یہ دوسری پیش کش ان کی علمی و ادبی میدان میں دقت و زحمت پسندی کا قابلِ فخر نمونہ ہے۔ ہدیہ: 135 روپے

تفسیر سورۂ فاتحہ

سورۂ فاتحہ حمد و ثنائے خداوندی کا کماحقہ آئینہ دار سورہ ہے۔ قرآن مجید کا یہ افتتاحی سورہ سبع مثانی بھی کہلاتا ہے اور اسے سورہ حمد بھی کہا جاتا ہے۔

اسی سورہ مبارکہ میں علوم کے وہ خزائن موجود ہیں جن کا ورک کرنے کے لئے صدیاں درکار ہیں۔

اسی کتاب تفسیر کے مفسر و رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ آقائے خمینی رضوان اللہ علیہ ہیں جب کہ اردو ترجمہ علامہ حسن رضا غدیری صاحب نے کیا ہے جو ان کی دیگر تحریروں کی طرح ایک منفرد اسلوب تحریر کا حامل ہے۔ آقائے خمینی جیسے عظیم مفسر اور آقائے غدیری جیسے مایہ ناز مترجم کا یہ شاہکار الوہی تعلیمات کے فروغ کے سلسلے میں ادارہ منہاج الصالحین کا شائع کردہ لائق ناز فن پارہ ہے۔ ہدیہ: 100 روپے

نسیم المجالس

جلد اول، دوم

علامہ نسیم عباس رضوی دورِ حاضر کے بہترین خطیب ہیں جو پوری دنیا میں فضائل و مصائب آلِ محمدؐ کو منفرد انداز میں بیان فرماتے ہیں خصوصی مقام رکھتے ہیں۔

ایسے مایہ ناز خطیب اور ہر دلعزیز عالم کی مجالس کو شائع نہ کرنا بادِ نسیم کو چلنے سے روکنے کے مترادف تھا۔ لہٰذا ادارہ منہاج الصالحین نے اس ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے قبلہ موصوف کی علمیت، منطقیت اور ادبیت سے معمور مجالس کے دو مجموعہ شائع کئے ہیں۔ یہ مجموعہ ہائے مجالس تبلیغ تشیع کا بہترین ذریعہ ہیں جو پیار اور محبت کی فضا میں مذہب حقہ اثنا عشریہ کے فروغ کا باعث بننے والی تقاضے ہیں۔ ہدیہ: 250 روپے

اولی الامر کون؟

علامہ نسیم عباس رضوی کی ہر دلعزیز مجالس کی تیسری کتاب ''اولی الامر کون؟'' کے استفہامی عنوان

سے منظر عام پر آئی ہے جو کتب ولایت وامامت کے فروغ کی آئینہ دار ہے۔ علامہ موصوف کی ان مجالس کے مرتب مولانا مشتاق حسین جعفری ہیں۔

اولی الامر کون؟ ایک سوال ہی نہیں بلکہ یہ پوری کتاب اس کا منہ بولتا جواب اور معصومینؑ کے اولی الامر ہونے کا زندہ ثبوت ہے۔

علامہ تسیم عباس رضوی کی مجالس کا یہ تیسرا مجموعہ بھی فضائل ومصائب اہل بیتؑ کا ایک بیش بہا خزینہ ہے۔ ہدیہ: 135 روپے

ریاض المجالس

سید العلماء آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی مدظلہ العالی زعیم حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور شیعان پاکستان کی نظر میں ایک عظیم علمی شخصیت اور باعمل دینی رہنما کا مقام رکھتے ہیں۔

اس بلند پایہ ہستی نے "ایاک نعبد وایاک نستعین" کی ایک آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں پورا عشرہ محرم خطاب فرمایا ہے۔ لہٰذا قبلہ موصوف کا یہ مجموعہ تقاریر نہ صرف مجالس کی ایک کتاب ہے بلکہ تفسیر آیۂ قرآنی کا درجہ بھی رکھتی ہے۔

ریاض المجالس میں انتہائی علمی، فکری اور پُر مغز مجالس ہیں جنہیں پڑھنے اور سننے سے عقائد محکم، اعمال صالح اور عاقبت بالخیر ہونا یقینی امر ہے۔ اس کتاب کی ابتداء میں ایک مبسوط تنقیدی مقالہ بھی شامل ہے۔ ہدیہ: 125 روپے

خطبات شیخ الجامعہ

شیخ الجامعہ آیت اللہ اختر عباس قدس سرہ علمائے پاکستان میں بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ آپ علمائے ایران وعراق میں بھی نہایت عزت واحترام کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کو اگر شیخ العلماء کہا جائے تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔

آیت اللہ علامہ اختر عباس نے شہر سیالکوٹ میں کم وبیش ۳۳ عشرہ ہائے قوم سے خطاب فرمایا۔ خطبات شیخ الجامعہ آپ کے ایک عشرہ محرم کا مجموعہ تقاریر ہے، جسے سید شفقت حسین جعفری نے مرتب کیا ہے اور تصحیح کے فرائض پروفیسر چودھری مظہر عباس نے انجام دیئے ہیں۔

یہ کتاب قبلہ موصوف کی مجالس ہی نہیں دروس فقہ بھی ہیں۔ آپ نے فضائل مصائب کے ساتھ

ساتھ اصول وفروع دین، تاریخ اسلام اور عالم اسلام کے حالات حاضرہ پر بھی خصوصی گفتگو فرمائی ہے۔

ہدیہ: 135 روپے

خطبات محسن

(جلد اول، دوم)

سید محسن نقوی شہید وطن عزیز کے مقبول ترین ذاکر اور شاعر تھے۔ محسن شہید نے تمام عمر ذکر محمدؐ و آل محمدؐ کو منظوم اور منثور انداز میں پیش کرتے ہوئے گزاری۔ اسی لئے حماد اہل بیتؑ اور دبیر عصر کہلائے۔

وہ شعر وسخن کی تمہید میں نہایت عالمانہ خطابت کے جوہر دکھاتے تھے۔ خطبات محسن جلد اول اور دوم ان کی مختلف مجالس کے دو مجموعے ہیں جن میں محسن شہید کے فن خطابت کے عروج کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ بقول محسن شہید:

مجال کیا ہے بروز محشر نہ دیں فرشتے ہمیں سلامی
ہمارے سینے پہ داغ ماتم نشان حیدر سے کم نہیں

ہدیہ: 250 روپے

گلزار خطابت

علامہ حسین بخش جاڑا درجہ اجتہاد پر فائز عالم باعمل اور محقق ومفسر تھے۔ تبلیغ مذہب شیعہ خیرالبریہ میں علامہ جاڑا نے جو خدمات انجام دیں ان کا پورا پاکستان معترف ہے۔

اس عالم باعمل نے قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ غرضیکہ سبھی علوم پر اپنی دسترس کے تقریری وتحریری نمونے چھوڑے ہیں۔ آپ اردو اور سرائیکی ہر دو زبانوں میں عمدہ ترین وعظ فرماتے تھے۔ گلزار خطابت جاڑا صاحب قبلہ مرحوم کی کچھ اردو اور کچھ سرائیکی مجالس اردو ترجمہ پر مشتمل مجموعہ ہے۔ جاڑا صاحب قبلہ کی اسی قدر یکجا مجالس پہلے کبھی شائع نہ ہوئی تھیں۔ مجالس کا ضخیم مجموعہ عالمانہ گفتگو و بحوث کا آئینہ دار ہے۔ ہدیہ: 135 روپے

معیار مودت

آیت اللہ علامہ سید محمد یار اُستاذ العلماء اور پاک و ہند میں تشیع کے فروغ میں ایک بڑا نام تھے۔

آپ اگرچہ نہ صرف اردو بلکہ انگریزی زبان پر بھی دسترس رکھتے تھے لیکن اکثر و بیشتر اپنی مادری زبان سرائیکی میں خطابت کے جوہر دکھاتے تھے۔ قبلہ موصوف نہایت نڈر، بے باک، دبنگ اور حق گو بزرگ عالم تھے۔ آپ رؤسا کو خاطر تک میں نہ لاتے تھے اور تبلیغ دین کے سلسلے میں سب کو کھری کھری سناتے تھے۔

معیار مودت ادارہ منہاج الصالحین کا افتخار ہے۔ ادارہ نے معیار مودت میں قبلہ موصوف کی سرائیکی مجالس کے تراجم کو پیش کیا ہے۔ جن کی تمام علمی حلقوں نے داد وتحسین کی ہے۔ اس بزرگ عالم دین ہستی کی مجالس میں علمی نکات کا بیش قدر ذخیرہ موجود ہے۔ ہدیہ: 135 روپے

عصر ظہور

علامہ علی الکورانی کی امام زمانہؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر یہ تالیف با تحقیق ''عصر ظہور'' عہد حاضر کی ایک نمائندہ اور ضروری کتاب ہے۔ علامہ افتخار حسین صاحب نے کتاب ہذا کا اردو ترجمہ پیش کر کے اردو دان حلقوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ عصر ظہور غیبت صغریٰ، غیبت کبریٰ، علائم ظہور، انتظار امام اور ظہور امام جیسے موضوعات پر ایک مبسوط علمی کتاب ہے۔

پاکستان میں امام زمانہ پر چھپنے والی کتب انگلیوں پر گنوائی جا سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں ادارہ منہاج الصالحین نے سورج بادلوں کی اوٹ میں، عصر ظہور، فلسفہ غیبت مہدیؑ، جمال منتظر، آفتاب عدالت اور مہدی حدیث کی روشنی میں جیسی کتابیں شائع کر کے شیعیان پاکستان پر عائد اہم فریضہ ادا کیا۔ عصر ظہور کا مطالعہ یقیناً خوشنودی امام زمانہؑ کا باعث بنے گا اور یہی دور حاضر میں ثنائے ایزدی ہے۔ ہدیہ: 200 روپے

نصیر المجالس

علامہ نصیر الاجتہادی ایک مایہ ناز اور رجحان ساز خطیب اور ادیب تھے۔ ان کا انداز بیان دلوں میں اتر جانے والا اور ذہنوں میں گھر کر لینے والا تھا۔ علامہ موصوف نے فن خطابت کو عروج تک پہنچا دیا اور شیعیت کی ایسی نمائندگی کی جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

نصیر المجالس علامہ مرحوم کی مجالس کا ایسا مجموعہ ہے جو اپنے انداز کے علمی و ادبی مواد کی طرح اشاعت وطباعت کا بھی ایک عمدہ انداز لئے ہوئے ہے۔ اس مجموعہ تقاریر کے مرتب شیخ خادم حسین ہیں۔ مردہ دلوں کو زندہ کرنے اور فن تقریر سیکھنے کے لئے یہ کتاب نہ صرف طلبہ بلکہ علماء کے لئے بھی مشعل راہ ہے۔ ہدیہ: 135 روپے